النفحات العاطرة في توجيه القراءات العشر المتواترة

تقدیم استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

تالیف قاری عویم ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ نظر ثانی فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالولی خان حفظہ اللہ

اس کتاب کی خصوصیات و مندرجات

① اصول و فروش کو جمع کیا ہے۔ ② تمام قراءات کی توجیہ بیان کی ہے۔

③ مفہومِ قراءت میں ہونے والی تبدیلی کی وضاحت کی ہے۔

④ قراءات کے الگ الگ معنی کے ساتھ دونوں کا اکٹھا معنی بھی ذکر کیا ہے۔

⑤ بعض مقامات پر آیت کی تفسیر اور سبب نزول بھی بیان کیا ہے۔

⑥ قراءات میں حروف کی کمی بیشی کا اختلاف مصاحف عثمانیہ میں وارد اختلاف کی وضاحت سے کیا ہے۔

⑦ صحیح احادیث میں موجود قراءات کو بطورِ دلیل ذکر کیا گیا ہے۔

⑧ امہات الکتب اور بنیادی مآخذ سے استفادہ کیا ہے۔

یہ کتاب فضیلۃ الشیخ استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب حفظہ اللہ کی نگرانی میں لکھی گئی ہے اور انہوں نے اس کتاب کی تقدیم بھی رقم فرمائی ہے۔ نیز "علم توجیہ القراءات" پر ان کا تالیف کردہ رسالہ بھی اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

ملنے کے پتے

■ المعہد العالی لعلوم التجوید والقراءات والتربیۃ الاسلامیۃ

ابوالخیر روڈ، سگیاں بائی پاس، نزد کوٹ عبدالمالک، لاہور

قاری ریاض عزیزی صاحب 03127048176

■ جامع مسجد طیبہ (معہد القرآن الکریم)

چیمبرلین روڈ، موچی دروازہ، لاہور

قاری محمد عبداللہ ابوحازم 03004115280

سلسلة المعاجم الإلكترونية

النفحات العاطرة
في
توجيه القراءات العشر المتواترة

تقديم
استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

تالیف
قاری عویم ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ مفتی عبد الولی خان حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

دار المصنفين
DAR-UL-MUSANNIFEEN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلة المكتبة الرقمية

النفحات العاطرة في توجيه القراءات العشر المتواترة

تقديم
استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی

تالیف
قاری عویمر ابراہیم میر محمدی

نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالولی خان

دار المصنفین
DAR-UL-MUSANNIFEEN

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب

النفحات العاطرۃ فی توجیہ القراءات العشر المتواترۃ

تقدیم ـــــــ استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾

تالیف ـــــــ قاری عویم ابراہیم میر محمدی ﷾

نظر ثانی ـــــــ فضیلۃ الشیخ مفتی عبد الولی خان ﷾

اشاعت ـــــــ 2021ء

استاکسٹ

دار المصنفین

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

G/F-3 ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0300-4262092

0308-4131740

Facebook/Dar-ul-Musannifeen

darulmusannifeen@gmail.com

ملنے کے پتے

□ المعهد العالی لعلوم التجوید و القراءات و التربیة الاسلامیة

ابو الخیر روڈ، سگیاں بائی پاس، نزد کوٹ عبد المالک، لاہور

قاری ریاض عزیزی صاحب 03127048176

□ جامع مسجد طیبہ (معهد القرآن الکریم) چیمبر لین روڈ، موچی دروازہ، لاہور

قاری محمد عبد اللہ ابو حازم 03004115280

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فہرس

- عرض مؤلف 11
- پیش لفظ (از الشیخ مفتی عبدالولی خان ﷾) 20
- تقریظ (از الشیخ عبدالرشید خلیق ﷾) 22
- تقدیم (از قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾) 23

أطيب النفحات في علم توجيه القراءات

- مقدمہ 37
- تمہید 41
- **المطلب الأول:** توجیہ اور احتجاج کی لغوی و اصطلاحی تعریف 42
- **المطلب الثاني:** توجیہ اور احتجاج کی مترادف اصطلاحات 48
- **المطلب الثالث:** توجیہ القراءات اور ایک قراءت کو دوسری پر ترجیح دینے میں فرق 51
- **المبحث الأول** 54
- **المطلب الأول:** علم توجیہ القراءات کی اہمیت اور اس سے متعلقہ علوم 55
- **المطلب الثاني:** علم توجیہ القراءات کے فوائد وثمرات 59
- **المطلب الثالث:** علم توجیہ کا علم قراءات کے ساتھ تعلق 61
- **المبحث الثاني:** علم توجیہ القراءات کے اہم مقاصد 62
- **المطلب الأول:** قراءاتِ قرآنیہ میں غلطیاں نکالنے والوں کے مقابلے میں کتاب اللہ کا دفاع 63
- **المطلب الثاني:** لغتِ قرآن کی صحت کا دفاع 67
- **المطلب الثالث:** ایک لفظ کی متعدد قراءات کے درمیان اعجازِ قرآن 71
- **المطلب الرابع:** قرآنِ کریم کی تفسیر 75
- **المبحث الثالث:** علمِ توجیہ کا ارتقاء اور اس کے مراحل 79
- پہلا مرحلہ: باقاعدہ تدوین سے پہلے قراءات کے بعض الفاظ کی توجیہات 79

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- دوسرا مرحلہ: کتاب اللہ سے متعلق علوم میں پھیلی ہوئی قراءات کی توجیہات 80
- تیسرا مرحلہ: توجیہ واحتجاج میں مستقل کتب کی تدوین 83
- **المبحث الرابع:** علل کے اصول وانواع کی جہت سے دلائل قراءات کی اقسام 86
- **المبحث الخامس:** توجیہ القراءات سیکھنے کا حکم اور کس سے قرآن اور قراءات سیکھنا چاہئیں؟.... 93
- **الخاتمة** 98

النفحات العاطرة في توجيه القراءات العشر المتواترة

- باب الاستعاذة 107
- باب البسملة 110
- باب ميم الجمع 114
- باب الإدغام 117
- باب هاء الكناية 119
- باب المد والقصر 121
- باب الهمز 127
- باب السكت 128
- باب الفتح والإمالة 130
- باب الراءات 132
- باب اللامات 134
- باب الوقف على أواخر الكلم 135
- باب الوقف على مرسوم الخط 136
- باب ياءات الإضافة 139
- باب ياءات الزوائد 141
- کثرت سے استعمال ہونے والے کلمات کی توجیہات 142
- سورة الفاتحة 146
- سورة البقرة 149

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- سورة آل عمران 216
- سورة النساء 247
- سورة المائدة 276
- سورة الأنعام 295
- سورة الأعراف 330
- سورة الأنفال 358
- سورة التوبة 368
- سورة يونس 383
- سورة هود 398
- سورة يوسف 413
- سورة الرعد 426
- سورة إبراهيم 432
- سورة الحجر 437
- سورة النحل 443
- سورة الإسراء 459
- سورة الكهف 476
- سورة مريم 499
- سورة طٰه 511
- سورة الأنبياء 531
- سورة الحج 544
- سورة المؤمنون 558
- سورة النور 561
- سورة الفرقان 593
- سورة الشعراء 606
- سورة النمل 617
- سورة القصص 632

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- سورة العنكبوت 641
- سورة الروم 649
- سورة لقمان 659
- سورة السجدة 664
- سورة الأحزاب 667
- سورة سباء 678
- سورة فاطر 690
- سورة يٰسٓ 695
- سورة الصّٰفّٰت 708
- سورة صٓ 717
- سورة الزمر 725
- سورة المؤمن 733
- سورة حٰم السجدة 743
- سورة الشورٰى 748
- سورة الزخرف 753
- سورة الدخان 766
- سورة الجاثية 770
- سورة الأحقاف 777
- سورة محمد ﷺ 783
- سورة الفتح 788
- سورة الحجرات 793
- سورة قٓ 798
- سورة الذاريات 800
- سورة الطور 803
- سورة النجم 808
- سورة القمر 813

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- سورة الرحمٰن 816
- سورة الواقعة 821
- سورة الحديد 827
- سورة المجادلة 836
- سورة الحشر 839
- سورة الممتحنة 843
- سورة الصف 845
- سورة المنافقون 847
- سورة التغابن 849
- سورة الطلاق 851
- سورة التحريم 855
- سورة الملك 858
- سورة القلم 861
- سورة الحاقة 863
- سورة المعارج 866
- سورة نوح 870
- سورة الجن 872
- سورة المزمل 878
- سورة المدثر 881
- سورة القيامة 884
- سورة الدهر 889
- سورة المرسلٰت 893
- سورة النبأ 896
- سورة النازعات 900
- سورة عبس 903
- سورة التكوير 905

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- سورة الإنفطار 908
- سورة المطففين 911
- سورة الإنشقاق 914
- سورة البروج 916
- سورة الطارق 918
- سورة الأعلى 919
- سورة الغاشية 920
- سورة الفجر 923
- سورة البلد 926
- سورة الشمس 928
- سورة الّيل 929
- سورة الم نشرح 930
- سورة العلق 931
- سورة القدر 932
- سورة البيّنة 934
- سورة الزلزال 935
- سورة القارعة 936
- سورة التكاثر 937
- سورة الهمزة 938
- سورة قريش 940
- سورة اللهب 941
- سورة الاخلاص 942
- سورة الفلق 943
- اَطْيَبُ النَّفَحَاتِ فِيْ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ (بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ) 947

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ ، وَ رَفَعَ بِهِ الْإِنْسَانَ ، وَجَعَلَهُ نُوْرًا لِلْقُلُوْبِ وَالْأَبْدَانِ، وَكَرَّمَ أَهْلَهُ بِالْفَوْزِ بِالدُّنْيَا وَيَوْمَ يَحْشُرُ الثَّقَلَانِ ، وَبَشَّرَ حَامِلِيْهِ وَحَفَظَتَهُ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضْوَانِ ، وَالْفَلَاحِ وَالْفَوْزِ بِالْجِنَانِ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْهَادِيْ ، الَّذِيْ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ ، وَمَنْ سَارَ عَلَى نَهْجِهِ بِإِحْسَانٍ. أَمَّا بَعْدُ !

قرآن کریم وہ معجزہ نما کلام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے آخری پیغمبر خاتم النّبیین محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ اگر اللہ رب العزت چاہتے تو قرآن کریم کو بنی بنائی کتاب کی صورت میں یکبارگی ہی اُتار سکتے تھے، تاکہ ہر شخص جیسے چاہتا اسے پڑھ لیتا اور اسے اس سے جو سمجھ آتا اسے مراد الٰہی جان کر اس پر عمل پیرا ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل وخرد سے نوازا ہے اور فہم وفراست اور عقل و دانش کے میدان میں کچھ لوگ ایسے بھی گزرے ہیں جو بڑے عالی دماغ اور بال کی کھال اُتارنے والے تھے، وہ چاہتے تو قرآن کریم کو اپنی تاویل کی عینک سے وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھال سکتے تھے، اور ہر دور کے لوگوں کو ان کی مرضی کے مطابق قرآنی مفاہیم ومطالب مہیا کر سکتے تھے۔

لیکن اللہ علام الغیوب نے ایسا نہیں کیا کہ قرآن کریم کے مفاہیم ومطالب کو اہل عقل وشعور کی فہم وفراست پر چھوڑ دیا ہو، بلکہ نزول قرآن کے لئے ایسے رسول کا اِنتخاب فرمایا جسے خاتم النّبیین کے منصب پر فائز کیا اور تعلیم کتاب کی ذِمہ داری آپ کے سپرد فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبی الفاظِ الٰہی سے مراد الٰہی کو قیامت تک آنے والے اِنسانوں کے لئے واضح کردے، یوں کتاب الٰہی اہل عقل کی مختلف تعبیرات سے بازیچہ اَطفال بننے سے محفوظ ہو جائے، اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ [النحل: 44]

''(اے نبی!) ہم نے آپ کی طرف اس نصیحت نامہ کو اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کے لئے ان کی طرف نازل کردہ کتاب کی وضاحت کریں۔''

اور کتاب وحکمت کی تعلیم کا فریضہ صاحب قرآن ﷺ کے حوالے کرتے ہوئے اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [آل عمران: 164]

''اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جبکہ ان میں اپنا رسول ان میں سے ہی بھیجا، جو ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''

مذکورہ آیات جہاں تلاوت اور قرآنی مفاہیم ومعارف کی وضاحت وصراحت کو شامل ہیں ایسے ہی قراءاتِ عشرہ متواترہ کی تعلیم وتلاوت بھی ان میں داخل ہے، کیونکہ یہ تمام قراءاتِ متواترہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں، اور ان قراءات اور لہجات کی وجہ عرب کے مختلف قبائل ہیں، کیونکہ قرآن مجید کے مخاطبِ اول عرب کے یہی صحرانشین تھے، جن کو تہذیب وتمدن اور کتابت وقراءت کا کم ہی علم تھا، ہر قبیلہ کے لب ولہجہ میں باقی قبائل کی نسبت کچھ نہ کچھ فرق تھا۔

دین اسلام چونکہ سہولت وآسانی کا منبع ومصدر ہے۔ اس کے ہر پہلو اور حکم میں اللہ تعالیٰ نے سہولت اور آسانی رکھی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ [البقرة: 185]

''اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا۔''

جیسے نماز کو ہی دیکھیں لیں کہ اس میں تلاوتِ قرآن سے پہلے تعوذ کے الفاظ، رفع الیدین کے طریقے، ہاتھ باندھنے کے طریقے، تورّک کے طریقے، تشہد کے الفاظ وغیرہ، ہر پہلو میں اللہ رب العزت نے آسانی کے لیے مختلف choice رکھی ہیں، اسی طرح تلاوتِ قرآن میں بھی سہولت اور آسانی کے لیے ان قراءات اور لہجات پر قرآن کریم کو پڑھنے کی اجازت خود نبی اکرم ﷺ نے بذریعۂ وحی عنایت فرمائی، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اقدس ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَأَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيْدُهُ وَيَزِيْدُنِيْ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)) [1]

''جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک لہجہ پر قرآن مجید کو پڑھنے کا حکم دیا، میں نے ان سے زیادہ کا مطالبہ کیا اور مسلسل اضافے کا سوال کرتا رہا، حتیٰ کہ معاملہ سات لہجات تک جا پہنچا۔''

قبائل عرب میں سے ہر ایک کو اگر ایک ہی لغت پر پڑھنے کا پابند بنا دیا جاتا اور جس لب ولہجہ کا وہ عادی تھا اس پر قراءت کرنے سے اُسے روک دیا جاتا تو یہ اس کے لئے مشکل اور دُشوار ہوتا، اور قراءات کا یہ

[1] صحيح البخاري: 4991

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ایسا نہیں جس سے حلال وحرام پر اثر پڑتا ہو یعنی ایک قراءت سے ایک چیز حلال قرار پاتی ہو اور دوسری قراءت سے حرام بن جاتی ہو، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ بیشتر قراءات کا اختلاف لغات کا ہے اور اس میں حرکات، افعال اور اسماء کا اختلاف جو کثرت سے آیا ہے' مفہوم میں وسعت اور تنوع پیدا کرتا ہے اور تبدیلیٔ لفظ سے معنی میں عموماً تبدیلی واقع نہیں ہوتی اور جن بعض مقامات پر معنوی تبدیلی رونما ہوتی ہے وہ ایک دوسرے سے متضاد نہیں بلکہ وضاحت، وسعت اور تنوع کے لیے ہے۔

نبی اکرم ﷺ کو جب سات حروف پر قرآن مجید پڑھنے کی اجازت مل گئی تو آپ ﷺ نے وحی الٰہی کے مطابق نازل کردہ ساتوں حروف میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پڑھانا شروع کر دیا، اور صحابہ کرام میں سے کسی نے ایک حرف سیکھا تو کسی نے دو سیکھے، تو کسی نے دو سے زائد حاصل کیے۔ اور اگر کسی جگہ صحابہ کے مابین قراءات کی وجہ سے اختلاف نظر آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ کے ساتھ اس اختلاف کا سد باب کیا:

((أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ))[1]

''قرآن مجید سات لہجات میں نازل کیا گیا ہے، یہ سب شافی وکافی ہیں۔''

((فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوْا))[2] أَيْ أَصَابُوْا مُرَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى

''جس حرف پر وہ قرآن پڑھیں گے، (اللہ تعالیٰ کی مراد کو) پہنچ جائیں گے۔''

((فَأَيَّ ذٰلِكَ قَرَأْتُمْ أَصَبْتُمْ))[3]

''ان (لہجات) میں سے جس کے مطابق پڑھو گے، تم درستگی کو پالو گے۔''

((فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ))[4]

''ان (لہجات) میں سے جو آسان لگے، اس کے مطابق پڑھ لیا کرو۔''

((هٰكَذَا أُنْزِلَتْ))[5]

''(قرآن مجید) اس طرح (بھی) نازل ہوا ہے۔''

آپ ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مختلف ملکوں اور شہروں میں پھیل گئے، تو تابعین نے ان سے وہی حروف اخذ کیے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اخذ کیے تھے۔ چنانچہ تابعین کا قراءات میں اختلاف ہو گیا، کیونکہ کسی نے ایک قراءت کسی صحابی سے پڑھی تو دیگر نے دوسری قراءت کسی اور صحابی سے پڑھی تھی۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے شاگرد ایک جگہ جمع ہوتے تو ایک دوسرے سے اختلاف کرنے

---

[1] سنن النسائي: 941 [2] صحيح مسلم: 821
[3] مسند أحمد: 204/4 [4] صحيح البخاري: 5041 [5] مسند أحمد: 277/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لگتے، کیونکہ وہ ایک دوسرے کی قراءت کو جانتے ہی نہ تھے۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس اختلاف کے سد باب کے لیے سرکاری طور پر مختلف مصاحف نقل کروا کر متعدد اسلامی ملکوں اور شہروں میں بھیجے دیے، اور ساتھ ایک ایک صحابی کو بھی مبلغ بنا کر بھیجا تا کہ وہ اس مصحف کے موافق اس شہر والوں کو تعلیم دے۔ جب یہ مصاحف مختلف شہروں اور ممالک میں پہنچے تو ایک بڑی جماعت اس کے پڑھنے پڑھانے کی طرف متوجہ ہوئی، اور جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تھا، اس کے موافق ان کی تلاوت وقراءت کا اہتمام کرنے لگی۔ نتیجتاً ہر شہر میں بے شمار قراء کرام معروف ہو گئے۔

امام ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ایک قوم اپنی دیگر تمام مصروفیاتِ زندگی ترک کر کے قراءاتِ قرآنیہ کی تعلیم اور ان کے فروغ میں مگن ہو گئی۔ انہوں نے ضبط قراءات کے میدان میں اتنی زیادہ محنت کی کہ وہ اس فن کے امام بن گئے، اور دور دراز سے سفر کر کے علم کے پیاسے ان کے پاس آنے لگے اور اپنی علمی پیاس بجھانے لگے۔ شہر والوں کی جانب سے ان کی قراءات کو تلقی بالقبول حاصل ہوا اور کہیں بھی دو آدمیوں نے ان سے اختلاف نہ کیا اور ان کے اس خصوصی اہتمام کی وجہ سے قراءات کو ان کی طرف منسوب کیا جانے لگا۔ ❶

مزید فرماتے ہیں:

''وَهٰذِهِ الْإِضَافَةُ إِضَافَةُ اِخْتِيَارٍ وَدَوَامٍ وَلُزُوْمٍ لَا إِضَافَةُ اِخْتِرَاعٍ وَرَأْيٍ وَاجْتِهَادٍ'' ❷

''یہ نسبت صرف اختیاری اور ان کے اس قراءت کے ساتھ لزوم کی بنا پر تھی، نہ کہ یہ نسبت وضعی اور ایجادی تھی۔''

تو معلوم ہوا کہ قراء عشرہ کی طرف قراءات کی نسبت ان کے اس علم کے ساتھ لزوم اور دوام کی وجہ سے ہے، وضعی اور ایجادی نہیں ہے۔

کتاب کی تالیف کا سبب:

اس کتاب کی اہمیت وافادیت کی طرف میرے والد شفیق استاذی ومربی قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ نے بارہا توجہ دلائی کہ اس علم پر کتاب ہونی چاہیے، جس سے قراءاتِ قرآنیہ کے معانی وتفسیر کے ساتھ ساتھ ان متنورین (روشن خیال طبقہ) کی اصلاح ہو سکے جو علم القراءات کی حقیقت سے ناواقفیت کی بنا پر علم نحو وصرف کے قواعد کو قراءاتِ قرآنیہ پر حاکم بنا دیتے ہیں اور ان کے خیال میں جو قراءت نحو وصرف کے قواعد

❶ النشر في القراءات العشر: 8/1 ❷ النشر في القراءات العشر: 52/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف ہو، اسے یہ کہہ کر رد کر دینا چاہیے کہ یہ قواعدِ عربیت کے خلاف ہے، اور یہ بہت بڑی جسارت ہے کہ غیر قرآن کو قرآن کریم پر حاکم بنا دیا جائے، اور وحی پر مبنی قراءات کی صحت وسقم کا فیصلہ ایسے علوم سے کیا جائے جو سراسر انسانی سعی وکاوش کا نتیجہ ہیں، اسی کے متعلق علامہ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَلَا عَجَبٌ أَعْجَبُ مِمَّنْ إِنْ وَجَدَ لِامْرِئِ الْقَيْسِ أَوْ لِزُهَيْرٍ أَوْ لِجَرِيرٍ أَوِ الْحُطَيْئَةِ أَوِ الطِّرِمَّاحِ أَوْ لِأَعْرَابِيٍّ أَسَدِيٍّ أَوْ أَسْلَمِيٍّ أَوْ تَمِيمِيٍّ أَوْ مِنْ سَائِرِ أَبْنَاءِ الْعَرَبِ بَوَّالٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لَفْظًا فِي شِعْرٍ أَوْ نَثْرٍ جَعَلَهُ فِي اللُّغَةِ وَقَطَعَ بِهِ وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ . ثُمَّ إِذَا وَجَدَ لِلّٰهِ تَعَالَى خَالِقِ اللُّغَاتِ وَأَهْلِهَا كَلَامًا لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ وَلَا جَعَلَهُ حُجَّةً وَجَعَلَ يَصْرِفُهُ عَنْ وَجْهِهِ وَيُحَرِّفُهُ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَتَحَيَّلُ فِي إِحَالَتِهِ عَمَّا أَوْقَعَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ....."

"اس سے بڑی تعجب خیز کوئی بات نہیں ہے کہ اگر (عرب کے شعراء:) امرؤالقیس، زُہیر، جریر، حطیہ، رماح یا کسی اسدی، اسلمی اور تمیمی بدوی یا ایسے ابنائے عرب جو قضائے حاجت کے آداب سے بھی ناواقف ہوتے ہیں' ان کے شعر یا نثر میں ہمیں کوئی بات دکھائی دیتی ہے تو ہم اس کو لغت میں اصول بنا لیتے ہیں، اس کو قطعی اور حتمی مان لیتے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا ..... لیکن جب تمام لغات اور سبھی لغویوں کے خالق؛ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہم کوئی بات دیکھتے ہیں تو نہ اس کی طرف التفات کرتے ہیں اور نہ اس کو حجت اور دلیل بناتے ہیں، بلکہ اس کو اس کی حقیقی صورت سے بدلنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں، اس کو اس کے مقام سے ہٹانے لگ جاتے ہیں اور جس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اس کو بیان کیا ہوتا ہے اس سے پھیر کر اپنی مرضی کے مطابق چلانے لگتے ہیں۔"[1]

اس لیے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض یہ بنتا ہے کہ قواعد لغت کی تصحیح قراءاتِ قرآنیہ سے کریں، اس کے برعکس قراءات کی تصحیح قواعدِ عربیت سے کرنا کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا، کیونکہ قواعدِ لغت کا انحصار قراءاتِ قرآنیہ اور نصوص سنت پر ہے، اور قراءات کا دارومدار سماع پر ہے، اجتہاد و استنباط پر نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان قراءات کا سماع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، اور ان سے تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ سے ہوتا ہوا یہ علم قراءِ عشرہ تک پہنچا اور انہوں نے اسے آگے روایت کیا۔ لہٰذا علم قراءات کے سلسلہ میں ائمہ لغت یا علماءِ نحو کی تقلید نہیں کی جا سکتی، اس لئے کہ اس فن کا تمام تر دارومدار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع پر ہے۔

---

[1] الفصل فی الملل والنحل: 192/3

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی رحمت، توفیق اور عنایت سے اس کتاب میں قراءاتِ قرآنیہ کی نحوی وصرفی توجیہات کی وضاحت کے ساتھ تبدیلی قراءت سے معنی قراءت میں وارد ہونے والی تبدیلی کی وضاحت بھی کی جائے گی، تاکہ حفاظتِ قرآن کے دعویٰ ربانی پر آنچ نہ آئے۔ زیر نظر کتاب میں درج ذیل امور کا التزام کیا گیا ہے:

① اصول وفروش کی تمام قراءات (بطریق شاطبیہ، درّہ اور طیبہ) کو جمع کیا گیا ہے۔

② اختصار اور والد گرامی کی ہدایت پر تمام قراءات کو قراء کی طرف بغیر انتساب کے ذکر کیا گیا ہے۔

③ تمام قراءات کی توجیہ بیان کی گئی ہے، تاہم مکرر توجیہ والی قراءات دوبارہ لکھنے کی بجائے پیچھے اشارہ کر دیا گیا ہے۔

④ توجیہ قراءات کے لیے امہات الکتب اور بنیادی مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

⑤ معنی قراءت میں ہونے والی تبدیلی کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

⑥ کلمہ کی قراءات کے مابین فروق کے ساتھ دونوں کو ملا کر بھی معنی کیا گیا ہے۔

⑦ قراءات میں حروف کی کمی وزیادتی کا اختلاف مصاحف عثمانیہ میں وارد اختلاف کی وضاحت سے کیا گیا ہے۔

⑧ بعض کلماتِ قرآن کی قراءت کی وضاحت کے لیے آیت کی تفسیر وسبب نزول بیان کیا گیا ہے۔

⑨ صحیح احادیث میں موجود قراءات کو بطور تائید پیش کیا گیا ہے۔

کتاب کو لکھنے کے اہداف:

① قراءاتِ متواترہ کی حقانیت ثابت کرنا۔

② حفاظتِ قرآن کے دعویٰ ربانی کا اثبات کرنا۔

③ قراءت کی تبدیلی سے تبدیلی معنی کے تصور کا تحقیقی جائزہ لینا۔

④ ان قواعد لغویہ کی وضاحت کرنا جن کا ثبوت قراءات سے ممکن ہوا۔

⑤ امت کے لیے قراءات کی عقلی تفہیم پیش کرنا۔

مصادر ومراجع:

آیات کے ترجمے کے لیے درج ذیل تراجم سے مدد لی گئی ہے:

① ترجمہ عبدالسلام بھٹوی:.....حافظ عبدالسلام بن محمد بھٹوی

② ترجمہ مکہ:.....مولانا جونا گڑھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

③ ترجمہ تیسیر القرآن:.....عبدالرحمٰن کیلانی

④ ترجمہ تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن:.....محمد لقمان سلفی

⑤ ترجمہ ترجمان القرآن:.....مولانا عبدالکلام آزاد

⑥ ترجمہ سراج البیان:.....شاہ عبدالقادر دہلوی و شاہ رفیع الدین دہلوی

⑦ ترجمہ فہم القرآن:.....میاں محمد جمیل ایم۔اے

اورقراءات قرآنیہ کی توجیہ کے لیے درج ذیل کتب کوزیادہ ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے:

① **شرح الهداية:**.....ابوعباس احمد بن عمار مہدوی، (متوفی:440ھ)

② **الحجة في القراءات السبع:**.....ابوعبداللہ حسین بن احمد بن خالویہ، (متوفی:370ھ)

③ **الحجة في علل القراءات السبع:**.....ابوعلی حسن بن عبدالغفار الفارسی، النحوی، (متوفی:377ھ)

④ **الكشف عن وجوه القراءات السبع و عللها و حججها:**..... ابومحمد مکی بن ابی طالب القیسی، (متوفی:437ھ)

⑤ **الموضح في وجوه القراءات وعللها:**.....ابوعبداللہ نصر بن علی بن محمد الشیرازی الفارسی النحوی المعروف بابن ابی مریم، (متوفی:565ھ)

⑥ **لطائف الإشارات لفنون القراءات:**.....ابوعباس احمد بن محمد بن ابی بکر قسطلانی، (متوفی:923 ھ)

⑦ **اتحاف فضلاء البشر بالقراءات الأربعة عشر:**.....احمد بن محمد البنّا، (متوفی:1117ھ)

⑧ **المهذب في القراءات العشر وتوجيهها من طريق طيبة النشر:**.....الدکتور محمد سالم محیسن

⑨ **المغني في توجيه القراءات العشر المتواترة:**.....الدکتور محمد سالم محیسن

⑩ **حجة القراءات:**.....ابوزرعۃ عبدالرحمٰن بن محمد بن زنجلۃ

⑪ **تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:**.....منشورات الجامعة الإسلامية ورابطة علماء فلسطين- غزة

⑫ **طلائع البشر في توجيه القراءات العشر:**.....محمد صادق قمحاوی، (متوفی:1405 ھ)

⑬ **قلائد الفكر في توجيه القراءات العشر:**.....محمد صادق قمحاوی، (متوفی:1405 ھ) وقاسم احمد الدجوی

⑭ عنایات رحمانی:.....قاری فتح محمد پانی پتی

⑮ **آثار اللهجات العربية في القراءات السبع**

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑯ **في اللهجات العربية:**.....دکتور ابراہیم انیس

⑰ **اللهجات العربية في التراث:**.....دکتور احمد علم الدین الجندی

⑱ **توجيه ماقُرِئَ به من لهجة أسد:**.....دکتور محمد مسعود علوانی

⑲ **لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم:**.....امام ابوعبید قاسم بن سلام، (متوفی:224ھ)

⑳ **القراءات القرآنية بين لغتي الحجاز وتميم:**.....دکتور نورالدین مہری

㉑ **لهجات العرب في القرآن الكريم:**.....عبداللہ عبدالناصر خیری

میں آخر میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، جس کی بے پایاں توفیق اور عنایتوں ہی سے اس کتاب کی تکمیل ممکن ہوئی۔ اس کے بعد اپنے والد اور مربی محترم قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کا بھی انتہائی ممنون ہوں، جن کی موضوع سے خاص دلچسپی اور علمی راہنمائی سے اور اہم مصادر و مراجع کی نشان دہی سے یہ کتاب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

محترم فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالولی خاں ﷾ کا بھی شکر گزار ہوں، جنہوں نے کتاب کو حرف بہ حرف پڑھا، اور اس کی پروف ریڈنگ کا کام سرانجام دیا۔ اور میں اپنے نہایت عزیز حافظ فیض اللہ ناصر ﷾ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، جنہوں نے کتاب کی تہذیب و تحسین میں قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ نیز راقم کے دل میں ان تمام احباب کے لیے شکر و امتنان کے جذبات و احساسات موجزن ہیں جنہوں نے کسی بھی طرح سے اس کارِ خیر میں معاونت کی اور اس کتاب کی تیاری میں اپنی خدمات پیش کیں۔ **فجزاهم الله أحسن الجزاء في الدّارَين.**

وَأَسْأَلُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطَئِيْ وَتَقْصِيْرِيْ ، وَأَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ سَائِرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهٗ سَمِيْعٌ مُجِيْبٌ ، وَأَنْ يَجْعَلَهٗ فِيْ صَحَائِفِ أَعْمَالِيْ ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝﴾ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ ، وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ ، نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ ، وَالْهَادِيْ إِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ.

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ میری غلطی اور کمی و کوتاہی کو معاف فرما دے، اس کتاب کے ذریعے سے تمام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، یقیناً وہ دعا کو خوب سننے اور بہت قبول فرمانے والا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری بارگاہِ الٰہی میں یہ بھی التجا ہے کہ وہ اس (ادنیٰ سی کاوش) کو اس دن میرے اعمال نامے میں رکھ دے جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ ہی اولاد، ہاں! جو قلبِ سلیم لے کر آئے گا (وہی نجات پائے گا)۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو ہمارے آقا و سردار محمد ﷺ پر؛ جنہوں نے بند دماغوں کو کھولا اور انبیاء کے سلسلے پر آخری مہر ثبت فرمائی، جنہوں نے حق کے ذریعے سے ہی حق کی مدد کی اور تیرے صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی فرمائی اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب پر؛ اللہ کی عظیم شان و شمار کے مطابق نزولِ رحمت ہو!

عويمر إبراهيم

رَاجِيْ رَحْمَةِ الْغَفُوْرِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

(الشیخ مفتی عبدالولی خان صاحب ﷾)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ . أَمَّا بَعْدُ

اس خطے کے حوالے سے علومِ شریعہ اور قراءات پڑھنے کے متعلق ایک افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ علمِ دین، یعنی کتبِ درس نظامی پڑھتے ہیں، ان کا میلان قرآن مجید کو درست پڑھنے، یعنی قواعد تجوید و قراءت کے مطابق ادا کرنے کی طرف بے حد کم ہے۔ **إلا ماشاء اللّٰه**

اسی طرح جو لوگ فن تجوید اور قراءات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، قرآن مجید کے حافظ بن جاتے ہیں اور علوم قراءات پڑھ لیتے ہیں ان کا پھر علومِ شریعت اور مسائل فقہیہ سیکھنے کی طرف رجحان کم ہوتا ہے، یقیناً یہ ایک المیہ ہے جس کا سد باب ہونا چاہیے۔

ماضی قریب میں بعض ایسی شخصیات کی طرف سے اس خلیج اور تفریق کو ختم کرنے کی کوششیں ہوئیں جو دونوں میدانوں کے شہسوار ہیں، وہ درس نظامی کے بھی فضلاء ہیں اور فن قراءات کے بھی ماہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے۔

اس کار خیر میں بہت زیادہ سعی کرنے والے فضیلۃ الشیخ استاذ القراء محمد ابراہیم ﷾ ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر خاص کرم فرمایا ہے کہ ان کا سارا خاندان، بھائی اور اولاد علوم شریعت کے دونوں حصوں کی خدمت میں مصروف اور محنت فرما رہے ہیں۔ اس حوالے سے ان کی تدریسی، تالیفی اور تصنیفی خدمات نمایاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو شرفِ قبولیت سے نوازے۔

ابھی حال ہی میں ان کے فرزند ارجمند جناب قاری عویمر ابراہیم میر محمدی ﷾ نے اپنے والد ماجد کی رہنمائی میں ایک گرانقدر کتاب لکھی ہے۔ جو فن قراءات کے شعبوں میں ایک اہم شعبہ ''توجیہ القراءات'' سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اسی اہم کتاب پر ان کے والد ماجد ﷾ کا نہایت وقیع مقدمہ بھی درج ہے جس میں محترم استاذ القراء محمد ابراہیم ﷾ نے قراءات کے اس اہم شعبے کا تعارف، اس کی اہمیت، فوائد، ثمرات اور مقاصد کا تذکرہ کیا ہے اور اس علم کے دیگر متعلقہ مسائل کا خلاصہ بیان کیا ہے جس سے اس کتاب کی اہمیت

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور افادیت مزید بڑھ گئی ہے۔

ہمارے ہاں قرائے کرام ماشاء اللہ فن تجوید کے ساتھ قراءات عشرہ بھی پڑھ لیتے ہیں، اور ان کے مطابق قراءت بھی کرتے ہیں، لیکن ان قراءات میں جو باہمی تنوع ہے، اس تنوع یا اختلاف کی وجوہات، علمی توجیہات سے کم ہی واقف ہوتے ہیں۔ جناب قاری عویمر ابراہیم میر محمدی ﷾ نے اس سلسلے میں ''توجیہ القراءات'' پر بڑی مفید کتاب لکھ کر برصغیر پاک و ہند کے علوم شریعت کے طلاب العلم پر عموماً اور علم قراءات کے طلاب العلم پر خصوصاً احسان کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔ آمین

عاجز بندے نے بھی اس کتاب کے پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے، نیز یہ سعادت بھی حاصل ہوئی ہے کہ بعض صرفی اور نحوی مسائل کے حوالے سے میں نے فاضل مؤلف کو مشورے بھی دیے ہیں جو انہوں نے خندہ پیشانی سے قبول فرمائے ہیں۔

میرے مطابق یہ کتاب اہل فن کے لیے بہت مفید ہے اور بہت مبارک اور باشرف کتاب ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے عظیم کلام ''قرآن مجید'' سے متعلق ہے۔

اہل علم اور فن قراءات سے محبت رکھنے والوں کے لیے انمول تحفہ ہے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ۔

أخوكم في الله

عبدالولی خان

4/ربیع الآخر/1443ھ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

(الشیخ عبدالرشید خلیق صاحب ﷾)

میں نے اپنے قابلِ فخر بیٹے قاری حافظ عویمر ابراہیم کی کاوش کو حرفاً حرفاً پڑھا اور اسے اغلاط اور اخطاء سے مبرّا پایا، **وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ**۔ میرے عزیز نے جس دقیق علمی موضوع پر قلم اٹھایا اور حقِ قلم ادا کیا جہاں وہ اس کے لیے باعثِ اعزاز ہے، ہم سب کے لیے باعث فخر ہے۔ میں چشمِ تصوّر میں عویمر کو دیکھتا ہوں تو مجھے ایک پیارا سا بچہ نظر آتا ہے لیکن بعینِ حقیقت جب میں نے اس کی تحریر کردہ کتاب پڑھی تو بے ساختہ دل سے آواز آئی **"آخر آمد بود فخر الأوّلين"**۔ ماشاء اللہ عزیز نے بڑی عرق ریزی سے ترجمہ و تحقیق کی ہے، اس پر اس کی جتنی حوصلہ افزائی کروں جس قدر ہدیہ تبریک پیش کروں کم ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ عُمْرِهٖ وعِلْمِهٖ وعَمَلِهٖ وَتَقَبَّلْ مِنْهُ هٰذَا الْعَمَلَ فِيْ فَنِّ الْقِرَاءَاتِ وَالتَّجْوِيْدِ وَانْفَعَ بِهِ الْعُلَمَاءُ وَالطُّلَّابُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

16 رمضان 1442ھ

خادم العِلم والعلماء

عبدالرشید خلیق

29/4/2021

قرأته وصحّته بالدقّة والإمعان

خريج كلية القرآن الجامعة الإسلاميّة

المدينة المنوّرة

تلميذ الأُستاذ العظيم أُستاذ الأساتذة

الشيخ القاري المُقري عبد الفتّاح القاضي

صاحب الوافي والبدور الزاهِرَة

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

(استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَكَفَّلَ بِحِفْظِ كِتَابِهٖ ، فَهَيَّأَ لَهٗ فِيْ كُلِّ عَصْرٍ ثُلَّةً مِنْ أَحْبَابِهٖ ، وَجَعَلَهُمْ يُقْبِلُوْنَ عَلٰى حِفْظِهٖ وَاسْتِيْعَابِهٖ ، يَضْبِطُوْنَ كُلَّ حَرْفٍ مِنْهُ حَتّٰى حَرَكَاتِ إِعْرَابِهٖ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ مَنْ تَلَا وَقَرَأَ الْقُرْآنَ ، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ ، اَلنُّجُوْمِ الزَّاهِرَةِ ، اَلَّذِيْنَ نَقَلُوْا لَنَا الْقُرْآنَ وَحَافَظُوْا عَلَيْهِ كَمَا أُنْزِلَ ، حَتّٰى وَصَلَ إِلَيْنَا ، عَذْبًا وَ سَلْسَلًا ، فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ . أَمَّا بَعْدُ !

قرآنِ کریم خیر و برکات کی حامل اور رُشد و ہدایت کی سرچشمہ کتاب ہے۔ اس کے اعزاز و اکرام کے لیے بس یہی بات کافی ہے کہ یہ ربِ کریم کا کلام ہے۔ اس کو پڑھنے کی فضیلت الگ ہے، اس کو سمجھنے کا اجر الگ ہے، اس میں تدبر کے ثمرات الگ ہیں، اس پر عمل کے انعامات الگ ہیں اور اس کی نشر و اشاعت کی خیر الگ ہے، حتیٰ کہ کوئی شخص فقط اس کی سماعت ہی کر رہا ہو تو وہ بھی اس کی برکت سے محروم نہیں رہتا۔ قرآن مجید کے فضائل، برکات اور ثمرات ایسے ہیں کہ انسان کسی بھی طرح سے اس کے ساتھ جُڑ جائے تو وہ سعادت سے محروم نہیں رہے گا۔ یہی وجہ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے اس کی تعلیم لینے اور دینے والوں کو خاص اعزاز سے نوازا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ)) [1]

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔''

ہم دنیا کے کسی بھی شعبے میں Excellent کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیتے ہیں، سر توڑ محنت کرتے ہیں، اچھا خاصا سرمایہ خرچ کر دیتے ہیں، پھر بھی یقین نہیں ہوتا کہ اس شعبے کی Excellent ڈگری مل پائے گی یا نہیں؟ مگر یہاں رسول اللہ ﷺ واضح طور پر یہ گارنٹی دے رہے ہیں کہ جو شخص قرآن کی تعلیم لینے اور دینے سے وابستہ ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں ''بہترین شخص'' بن جاتا ہے۔ یقیناً ایک مومن کے لیے اس سے بڑھ کر سعادت اور رشک کی بات نہیں ہے!!

[1] صحيح البخاري: 5027

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ جس کلام پاک کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ضابطہ حیات، راہِ ہدایت اور ذریعہ نجات قرار دیا ہے اس کے ساتھ ہمارا عملی تعلق کس قدر ہے؟! ہمارے دُنیوی جھنجٹ اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ہماری ترجیحات ہی بدل چکی ہیں۔ ہمارے روزمرہ کے شیڈول میں ہر کام کے لیے ٹائم طے ہوتا ہے لیکن قرآن کے لیے نہیں۔ یہ روحانی طور پر ہمارے کمزور ہونے اور قلبی طور پر ہمارے پاکیزہ نہ ہونے کی دلیل ہے۔ جیسا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

"لَوْ طَهُرَتْ قُلُوبُكُمْ مَا شَبِعْتُمْ مِنْ كَلَامِ رَبِّكُمْ۔"[1]

''اگر تمہارے دل پاک ہوں تو تمہارا اپنے رب کے کلام سے کبھی جی نہ بھرے۔''

اگر ہمارے دِل پاکیزہ ہوں تو قرآن پڑھنے سے ہمارا جی ہی نہ بھرے۔ پھر اگر تلاوتِ قرآن کو ہم اپنا معمول بنا لیں تو اس سے ہم قلبی اطمینان بھی حاصل کر لیں گے، پریشانیوں سے چھٹکارا بھی مل جائے گا اور امراض و مصائب سے بھی نجات مل جائے گی، کیونکہ یہ ایسا تریاق ہے جس میں ہر مرض کی شفا ہے اور ہر غم کا علاج ہے۔ جیسا کہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دِل کی بیماریوں پر تلاوتِ قرآن ویسے ہی اثر کرتی ہے جیسے جسم کی بیماریوں پر شہد۔[2]

گویا ہم اپنی ہی قلبی اصلاح، روحانی تزکیہ، دین و دنیا کی فوز و فلاح کے لیے بھی تلاوتِ قرآن کا اہتمام نہیں کر پاتے۔ یہ کس قدر بدنصیبی کی بات ہے!!

ہماری کوتاہ عملی کا حال یہ ہے کہ ہم تو تلاوت کرنے ہی میں بڑی سستی کا شکار رہتے ہیں جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حال یہ ہوتا تھا کہ وہ تلاوت کے ساتھ ساتھ فہم اور تفسیر پر بھی شدید محنت کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

"لَقَدْ عِشْنَا بُرْهَةً مِنْ دَهْرِنَا ، وَإِنَّ أَحَدَنَا يُؤْتَى الْإِيْمَانَ قَبْلَ الْقُرآنِ ، وَتَنْزِلُ السُّوْرَةُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَيَتَعَلَّمُ حَلَالَهَا وَحَرَامَهَا وَمَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُوْقَفَ عِنْدَهُ فِيْهَا كَمَا تَعْلَمُوْنَ أَنْتُمُ الْقُرْآنَ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا يُؤْتَى أَحَدُهُمُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ مَا بَيْنَ فَاتِحَتِهِ إِلَى خَاتِمَتِهِ، مَا يَدْرِيْ مَا أَمْرُهُ وَلَا زَاجِرُهُ وَلَا مَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُوْقَفَ عِنْدَهُ مِنْهُ يَنْثُرُهُ نَثْرَ الدَّقَلِ"۔[3]

''ہم نے اپنی عمر کا کچھ حصہ اس صورت میں گزارا کہ ہم میں سے نئے مسلمان ہونے والے کو

---

[1] حلية الأولياء: 300/7 [2] التبصرة: 79/1

[3] المستدرك للحاكم: 101

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرآن سے پہلے ایمان سکھایا جاتا تھا، اور جب محمد ﷺ پر کوئی سورت نازل ہوتی تو مسلمان اس کے حلال وحرام اور مقاماتِ وقف کی تعلیم اس طرح حاصل کرتا جیسے تم لوگ قرآن سیکھتے ہو۔ پھر انہوں نے فرمایا: (آج صورتِ حال یہ ہے کہ) میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ ان میں سے کسی کو قرآن پڑھا دیا جاتا ہے اور وہ سورۃ الفاتحہ سے لے کر اختتامِ قرآن تک سب پڑھ ڈالتا ہے لیکن اس کو یہ نہیں پتا ہوتا کہ قرآن کیا حکم دے رہا ہے؟ کس بات سے منع کر رہا ہے؟ اور نہ ہی اس کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے کس مقام پر وقف کرنا ہے؟ بلکہ وہ اس کو ردّی کھجوروں کی طرح بکھیرتا چلا جاتا ہے۔''

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كُنَّا لَا نَتَجَاوَزُ عَشْرَ آيَاتٍ حَتّٰى نَعْلَمَ مَا فِيهِنَّ وَنَعْمَلَ بِهِنَّ ، فَتَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ جَمِيعًا. ❶

''ہم اس وقت تک دس آیات سے آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک ان میں بیان ہونے والے احکام نہ جان لیتے اور ان پر عمل نہ کر لیتے، سو ہم نے علم اور عمل ایک ساتھ حاصل کیا ہے۔''

اللہ اکبر! ان اصحابِ شرف کو قرآنِ کریم کے ساتھ کس قدر لگاؤ تھا! ہماری ان کے ساتھ محبت کا دعویٰ تبھی حقیقت ثابت ہوسکتا ہے جب ہم ان کے طریقِ کار کو اپنائیں، ان جیسے اعمال کرنے کی کوشش کریں اور ان ہی کی طرح قرآنِ کریم سے محبت کرنے والے بن جائیں۔ نہ صرف تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول بنالیں بلکہ علومِ قرآن سیکھنے کو بھی اپنی ترجیحات میں شامل کریں۔ اس کا اہتمام عام لوگوں کو بالعموم اور علماء وقراء کو بالخصوص کرنا چاہیے۔

ویسے تو جتنے بھی شرعی علوم ہیں سب ہی خیر وبرکت کے حامل ہیں، اگرچہ ان کے اصول مختلف اور جہتیں جدا جدا ہیں، لیکن شان ومنزلت کے لحاظ سے عظیم تر، غایت ومقصد کے اعتبار سے بلند تر، مقام ومکان کے حساب سے بڑھ کر، متانت میں شدید تر، ذِکر وبیان میں عالی تر اور قدر وقیمت میں بیش تر علم وہی ہے جو کتب سماویہ میں سب سے افضل کتاب یعنی قرآنِ کریم سے متعلق ہے۔ اس کتابِ مقدس کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لیے نازل کیا ہے اور اس کی قراءت وتلاوت کو فضل وشرف والی عبادت بنایا ہے، جس بنا پر بندگانِ الٰہی اس میں خوب رغبت کرتے ہیں۔ تلاوتِ قرآن کی علوّ مکانی کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اس کو جہاد فی سبیل اللہ سے بھی محبوب ترین عمل قرار دیا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ تفسير القرطبي: 51/1

❷ علم توجيه القراءات: 1، المدخل إلى علم القراءات: 22، النشر: 4/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرآنِ کریم کے شرف ہی کے بدولت اس کے حاملین و حافظین بھی اس اُمت کے سب سے معزز ترین افراد قرار دیے گئے ہیں۔ جنہوں نے اس کتابِ مقدس کو پڑھنا اور پڑھانا ہی اپنی محبوب مشغولیت بنا لیا؛ ان کے اس ملت کے افضل افراد ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے؟! یہی وجہ ہے کہ صحابہ وتابعین سلف صالحین قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا بہت شوق رکھتے تھے اور دیگر کسی بھی عمل کو اس کے برابر نہیں سمجھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل کردہ کتاب میں اس امت کو ایسا امتیازی وصف عنایت کیا ہے جو اس نے اس سے پہلے کسی بھی آسمانی کتاب میں کسی امت کو عنایت نہیں فرمایا۔ وہ یہ ہے کہ ربِ کریم نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اٹھائی ہے جبکہ دیگر کتب کے بارے میں ایسا کوئی ذمہ نہیں لیا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر: 9]

''یقیناً ہم نے ہی ذِکر (قرآن) کو نازل کیا اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''[1]

اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ کتاب اللہ کے ساتھ دیگر جملہ علوم کی نسبت علم قراءات کا تعلق زیادہ ہے۔ اسی سبب سے یہ شرف وفضل والا علم اور پرشکوہ جائے طلب ہے۔ اس علم کا شرف وفضل معلوم ومعروف ہے (یعنی اس کو دلائل کی ضرورت نہیں ہے)۔[2]

علم قراءات عظیم رُتبے پر فائز ہے، اس لیے کہ یہ کتاب اللہ سے متعلق علم ہے۔ اس سے الفاظِ قرآنی کی ادائیگی کی کیفیت کا پتا چلتا ہے، اسی کے باعث کتاب اللہ کی تحریف وتغییر سے حفاظت ہوتی ہے اور اسی کے سبب ہی صحیح اور غیر صحیح قراءت کی پہچان ہوتی ہے۔ اس لیے سلف وخلف نے اس کو بڑی اہمیت دی ہے اور انہوں نے اپنا سب سے بڑا شغف اسی سے منسلک رکھا۔ انہوں نے اس کے قواعد واحکام کو مرتب کیا، اس کی شروحات رقم کیں اور اس کے دفاع میں خدمات انجام دیں۔ اہل علم کی یہ تمام تر توجہ اور عنایت کتاب اللہ کے حفظ ومعنی اور ادراک وفہم کے طور پر تھا، تاکہ وہ اللہ کا یہ وعدہ ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ پورا کر دکھائیں۔[3]

حقیقت یہی ہے کہ یہ علم مقام ومرتبے کے لحاظ سے دیگر جملہ علوم کی نسبت اعلیٰ و اَرفع ہے، بلکہ یہ

---

[1] المدخل إلى علم القراءات: 22

[2] مصادر علم توجيه القراءات: 1

[3] رسالہ ماجستیر: توجيه القراءات بين المهدوي والسخاوي والفاسي: 1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بالعموم جمیع علومِ عربیہ کا اور بالخصوص علومِ شریعت کا مصدر ہے۔ ہر مقرئ، مفسر، محدث، فقیہ اور لغوی اس کا یکساں محتاج ہے۔

جب ہم علم قراءات کے خصائص وفوائد پڑھتے ہیں تو اس کی اہمیت اور بھی دوچند ہو جاتی ہے۔ وہ اس طرح کہ علم قراءات کے بدولت ہی بعض تفسیری وجوہات راجح قرار پاتی ہیں، اسی کے باعث بہت سے فقہی احکام کی گتھیاں سلجھتی ہیں، اسی سے اعجازِ قرآن کی وجوہ نمایاں ہوتی ہیں اور اس کے ذریعے سے ہی قرآن کی بلاغت کے چشمے پھوٹتے ہیں، نیز یہ علم نحوی قواعد وضوابط کے مصادر میں سے ہے۔ قرآنِ کریم کا متعدد قراءات پر مشتمل ہونا ایسا امتیاز ہے جس کی نظیر سابقہ کتبِ سماویہ میں نہیں ملتی۔ ❶

علم قراءات کی ایک شاخ ''علم توجیہ القراءات'' ہے۔ یہ بہت اہم علم ہے۔ توجیہ القراءات سے مراد ایسا علم ہے جو قراءتِ قرآنی کی وجوہ اور اسے نحوی ولغوی قواعد کے ساتھ اس کے اتفاق کو بیان کرتا ہے، تاکہ کسی بھی صحیح قراءت کا معروف رُکن ثابت ہو سکے اور لغت کے ساتھ اس کی موافقت معلوم ہو سکے، خواہ کسی ایک وجہ میں ہی ہو۔ یہ بڑا خوب صورت اور دلچسپ علم ہے۔ یہ آپ کو متعدد علوم کی فضا میں اُڑا لے جاتا ہے اور علمی دنیا کی سیر کراتا ہے۔ بعض دفعہ یہ آپ کے سامنے ایک اعرابی وجہ آشکار کرتا ہے اور بسا اوقات علم تفسیر کے کئی پرت کھولتا جاتا ہے۔ کبھی نادر الفاظ زیرِ بحث آتے ہیں تو کبھی ان سب پر آیاتِ قرآنیہ، اشعارِ عرب اور اقوال وامثال سے استدلال واستشہاد کیا جاتا ہے۔ یہ کیا ہی عمدہ علم ہے!

یہاں اس علم سے متعلق ایک بات ملحوظ رہے کہ توجیہ کی انواع متعدد ہوتی ہیں۔ یہ توجیہات بسا اوقات نظائر سے متعلق ہوتی ہیں، کبھی تفسیر سے، کبھی سیاق سے، کبھی رسم سے، کبھی فقہی احکام سے، کبھی نحو وصرف سے، کبھی عربی اقوال ولغات سے، کبھی شعری شواہد سے اور اسی طرح دیگر امور ہیں جن پر ان مؤلفین نے اعتماد کیا ہے جنہوں نے توجیہ القراءات پر کتب تالیف کی ہیں۔ کتبِ توجیہ میں سے ہر کتاب کا ایک منہج ہوتا ہے جس کے مطابق مؤلف نے تالیف کی ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض نے نظائر کی توجیہ کا اہتمام کیا ہوتا ہے، بعض نے سیاق سے احتجاج کا اور بعض نے اپنی کتاب میں لغت اور اشعارِ عرب کو اہمیت دی ہے۔ اسی طرح ہر ایک نے اپنے اپنے منہج ومسلک کے مطابق کام کیا ہے۔ ❷

---

❶ المدخل إلى علم القراءات: 22، 23 نقلاً عن مقدمة التبصرة في القراءات السبع لمحمد الندوي: 41 ـ 47

❷ مصادر علم توجيه القراءات: 11/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس عظیم الشان علم کی اہمیت کے باعث **كلية القرآن الكريم**☆ کے طلبہ پر ''توجیہ القراءات'' کا مضمون پڑھنا لازم کیا گیا ہے، تاکہ وہ قراءات سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے مختلف معانی اور اسرار و وجوہ پر بھی کامل دسترس پیدا کر سکیں، نیز ایک ہی لفظ کی مختلف قراءات کے مابین سببِ اختلاف، ان کا باہمی تعلق اور تفسیری فروق جان سکیں۔

ہر دور میں اللہ کی طرف سے توفیق یافتہ ایسے رجالِ کار، ائمہ مجتہدین اور علماء محققین پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے کتاب اللہ کی خدمت کو اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔ انہوں نے قرآنی علوم کی معرفت، اس کے اسرار کی عقدہ کشائی، دقیق و مبہم کی فہمائش اور اس کے پوشیدہ و پنہاں امور تک رسائی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی تھیں اور ان کا یہ احسان ہے کہ انہوں نے امت کو قرآن کے خزائنِ حکمت اور کنوزِ ہدایت سے نہ صرف روشناس کیا بلکہ مالا مال کر دیا۔ اس لیے کہ انہوں نے قرآن کریم اور قراءاتِ متواترہ کے دفاع کے سلسلے میں قرونِ اولیٰ سے ہی مسلسل اپنی مقدور بھر قوت کے مطابق اور تسلی بخش انداز میں عظیم کاوشیں کی ہیں۔ ❶

وہ اصحابِ سعادت علمی صورت میں قراءاتِ قرآنیہ کا بھی دفاع کیا کرتے تھے، کہ جس سے اس کے معانی، علل اور اعراب کی جہتیں واضح ہوں۔ ان کی جہود ایسی دلیل سے متصف اور ایسی حجت پر قائم ہوتی

☆ یہ کلیہ پاکستان میں تعلیم کا ایک ایسا منفرد مرکز ہے کہ جس سے سندِ فضیلت حاصل کرنے والے تجوید اور قراءات میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ علومِ شرعیہ و عربیہ کے بھی فاضل ہوتے ہیں۔ **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ**۔ پاکستان میں مدارسِ دینیہ کا روایتی نظامِ تعلیم ایسا ہے کہ درسِ نظامی اور علوم قرآن کو جدا جدا رکھا جاتا ہے، یعنی اگر ایک طالب علم قرآنِ کریم حفظ کرتا ہے، تجوید سیکھتا ہے اور اگر ممکن ہو تو علومِ قراءات کی تعلیم حاصل کرتا ہے، تو وہ علوم قرآن سے تو شناسا ہو جاتا ہے مگر فقہ و حدیث اور دیگر علومِ شرعیہ سے ناواقف ہی رہتا ہے۔ ایسی ہی صورتِ حال اس کے برعکس ہے کہ اگر کوئی درسِ نظامی کا فاضل ہے تو وہ تجوید و قراءات کے علم سے محروم ہوتا ہے۔ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ ایسے مدارس کا فاضل دین اور دین داروں کے خلاف بننے والی سازشوں کا مقابلہ نہیں کر پاتا، اس لیے کہ اس میں اِدھر اُدھر سے اٹھنے والی سورشوں اور سازشوں کے مقابلے میں قرآن اور قراءات کا دفاع کرنے کے لیے مطلوب صلاحیت ہی مفقود ہوتی ہے، جیسا کہ وہ عصری تقاضوں اور جدید چیلنجز سے نمٹنے کی اہلیت سے قاصر ہوتے ہیں۔ ایسا شخص جو درسِ نظامی کا فاضل ہوتا ہے اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ مکمل قرآن صحیح طرح پڑھنا تو کجا؛ سورۃ الفاتحہ بھی ٹھیک سے پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوتا۔ بسا اوقات تو وہ علومِ قرآن میں، خاص طور پر تجوید و قراءات اور رسم کے موضوع پر بے سوچے سمجھے سنگین غلطیاں کر جاتا ہے۔ اس سلسلے میں اسے چنداں پروا نہیں ہوتی کہ اس سے دشمنانِ اسلام کو ہرزہ سرائی کا موقع مل سکتا ہے۔ اسی طرح ان مسلمانوں کا حال ہے جو ان دشمنوں کی ملمع کار گفتگو سے متاثر ہو جاتے ہیں، جیسا کہ پاکستان میں اصلاحی فکر کے بعض حاملین کی صورتِ حال ہے۔ سو جب فضلائے جامعات؛ خواہ وہ قراء ہوں یا علماء، کی طرف سے یہ صورتِ حال ہمارے سامنے آئی کہ جمیع علومِ شرعیہ سیکھنے کے بجائے بعض ہی کو حاصل کیا جاتا ہے تو **مَجْلِسُ جَامِعَةِ لَاهُوْرِ الْإِسْلَامِيَّةِ** نے 2 رمضان المبارک 1411 ہجری میں منعقدہ ایک اجتماع میں **كُلِّيَّةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ** کے آغاز کا فیصلہ کیا، جہاں سے ایسے طلاب سندِ فضیلت حاصل کرنے لگے جو درسِ نظامی کے ساتھ ساتھ علومِ قرآن (تجوید و قراءات اور رسم و ضبط وغیرہ) میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔

❶ **تقديم جبيرة الجراحات في حجية القراءات: 8**

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھیں کہ جس کی صحت پر کوئی جاہل یا واضح حسد ونخوت رکھنے والا ہی جھگڑا کر سکتا ہے۔ ﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾[الإسراء:81] ''آپ فرما دیجیے کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، یقیناً باطل مٹنے ہی والا تھا۔'' ایسے مدعیان کو نامراد ہونا پڑا جو اس طرف بغض بھری نظروں سے دیکھتے تھے اور اس بابت انتہائی نامناسب انداز میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ ایسے لوگ اپنے اردگرد شبہات کی آگ بھڑکائے رکھتے ہیں اور جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں جبکہ قرآنِ کریم کا علم آسمان کے اُفق پر لہرا رہا ہے۔ اس لیے کہ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر: 9] ''یقیناً ہم نے ہی ذِکر (قرآن) کو نازل کیا اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''[1]

تحدیثِ نعمت کے طور پر یہ بیان کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ میرے پیارے اور ہونہار بیٹے قاری عویمر ابراہیم[2] نے مکمل قرآنِ کریم (قِرَاءَةً وَسِمَاعَةً) قراءاتِ عشرہ صغریٰ میں جمع الجمع کے طریق سے پڑھا ہے۔ انہوں نے یہ سعادت دیگر رفقاء کے ساتھ كُلِّيَّةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ وَالتَّرْبِيَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ میں حاصل کی۔

پھر ان کی ہمت مزید بندھی اور اللہ کے فضل وکرم سے انہوں نے متعدد بار قراءات و روایات میں طَيِّبَةُ النَّشْرِ کے طریق سے بعض وجوہ پر انحصار کرتے ہوئے ان تحریرات کے مطابق جو کتاب فَرِيدَةُ الدَّهْرِ میں بیان ہوئی ہیں؛ مجھے زبانی قرآنِ کریم سنایا۔ ان ختمات کی تفصیل یہ ہے:

- پہلی مرتبہ ورش عن نافع المدني من طريق الأزرق کی روایت میں قرآن سنایا، جس کی مدت تین ماہ اور 11 دن تھی۔
- دوسری مرتبہ ابن وردان عن أبي جعفر المدني کی روایت میں قرآن سنایا، جو ایک ماہ اور 9 دن میں مکمل کیا۔
- تیسری مرتبہ رويس عن يعقوب الحضرمي کی روایت میں قرآن سنایا، جس کی مدت 29 دن تھی۔
- چوتھی مرتبہ أبو عمرو البصري من روايتي الدوري والسوسي کی قراءت میں قرآن سنایا، جو انہوں نے 27 دن میں مکمل کر لیا تھا۔
- پانچویں مرتبہ الدوري عن الكسائي الكوفي کی روایت میں قرآن سنایا، جس کی مدتِ تکمیل 28 دن تھی۔

---

[1] فن توجيه القراءات القرآنية: 2

[2] میں نے ان کا نام سیدنا ابوالدرداء عویمر بن مالک خزرجی رضی اللہ عنہ کی نسبت سے رکھا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

- چھٹی مرتبہ ورش عن نافع المدني من طريق الأصبهاني کی روایت میں قرآن سنایا، جو صرف 14 دن میں مکمل کرلیا۔
- ساتویں مرتبہ ابن ذكوان عن ابن عامر الشامي کی روایت میں قرآن سنایا، جو 16 دن میں مکمل کرلیا تھا۔
- آٹھویں مرتبہ خلف عن حمزة الكوفي کی روایت میں قرآن سنایا اور یہ بھی صرف 14 دن میں مکمل کرلیا تھا۔
- نویں مرتبہ ابن كثير المكي من روايتي البزي وقنبل کی روایت میں قرآن سنایا، جس کی تکمیل 15 دن میں ہوئی۔
- دسویں مرتبہ عاصم الكوفي من روايتي شعبة وحفص کی روایت میں قرآن سنایا، جس کی مدتِ تکمیل 24 دن تھی۔

اسی طرح انہوں نے قراءاتِ عشرہ صغریٰ میں شاطبیہ اور دُرّہ کے طریق سے تجوید، اتقان اور تحریر کے ساتھ بڑے ہی احسن انداز میں مکمل قرآنِ کریم مجھے سنایا، جس کی ابتدا 16 اکتوبر 2014 کو ہوئی اور بفضلہٖ تعالیٰ 3 اپریل 2015 کو، یعنی 15 مہینے اور 19 دنوں میں تکمیل ہوئی۔ جتنے بھی تلامذہ نے مجھ سے عشرہ صغریٰ میں اجازہ لیا ہے؛ یہ ان سب سے نمایاں رہے ہیں۔ والحمد للہ

یہ تمام تکمیلات ایک سال اور ساڑھے چار ماہ کی مدت کے اندر ہوئیں۔ ان کی ابتدا 15 دسمبر 2013 سے ہوئی اور اختتام 3 اپریل 2015 میں ہوا۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا ، وَتُبْ عَلَيْنَا وَاغْفِرْلَنَا كُلَّ زَلَلٍ ، أَوْ خَطَإٍ ، أَوْ سَهْوٍ ، أَوْ تَقْصِيْرٍ بِكَرَمِكَ وُجُوْدِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ، كَمَا أَسْأَلُ اللّٰهَ الْمَنَّانَ بَدِيْعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ يَّرْزُقَنِيْ وَإِيَّاهُ الْإِخْلَاصَ وَأَنْ يُّثَبِّتَنَا عَلَيْهِ حَتّٰى نَلْقَاهُ ، وَأَنْ يَّجْعَلَنِيْ وَإِيَّاهُ مِنْ أَهْلِ الْقُرْآنِ الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُهٗ وَخَاصَّتُهٗ .

”اے اللہ! ہم سے قبول فرما لے اور ہم پر رجوع فرما، اور اے ذوالجلال و الاکرام! ہماری ہر لغزش، خطا، بھول اور کوتاہی کو اپنے جود و کرم سے معاف کر دے۔ اسی طرح میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں؛ جو کہ بڑا ہی احسان فرمانے والا اور آسمان و زمین کو نئے سرے سے پیدا کرنے والا ہے، کہ وہ مجھے اور میرے اس پیارے بیٹے کو اخلاص عطا کرے اور ہمیں اپنے حضور میں پیش

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہونے تک اخلاص ہی پر ثابت قدم رکھے، نیز وہ مجھے اور میرے اس بیٹے کو ان اہل قرآن میں شامل فرما دے جو اس کے 'اپنے' اور اس کے 'خاص' لوگ ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے قاری عویمر ابراہیم ﷾ کو عزت بخشی ہے کہ انہوں نے اس کی کتابِ مقدس کو ان روایات میں حفظ کیا ہے جو اس کے پیارے پیغمبر ﷺ سے مروی ہیں۔ میری شدید خواہش ہے کہ میرا بیٹا کتاب اللہ ہی کی خدمت سے عزت پائے، اسی کو اپنے لیے شرف سمجھے اور اس قافلے میں شامل ہو جائے جو قرآن وسنت کی طرف دعوت دینے والوں اور ان کا دفاع کرنے والوں کا قافلہ ہے۔

ربِ کریم کا بے پناہ احسان ہے کہ اس نے میرے بیٹے کو یہ توفیق بخشی کہ اس نے اردو زبان میں **"تَوْجِيْهُ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ"** پر ایک قیمتی کتاب تالیف کی، جو کہ پاکستان میں موجود تمام **كُلِّيَّاتُ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ** کے طلبہ کے لیے ایک بیش قیمت تحفہ ثابت ہوگی (ان شاء اللہ) اس لیے کہ انہیں ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی۔ امید ہے کہ یہ کتاب ان کی استفادے کی صلاحیتوں کے موافق اور ان کی ذہنی استعداد کے مناسب ہوگی۔ مؤلف نے اس کتاب کو انتہائی آسان انداز اور عام فہم اسلوب میں لکھا ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى أَوَّلًا وَآخِرًا، أَجَلَّ الْحَمْدِ وَأَوْفَاهُ عَلٰى مَا وَفَّقَهُ لَهُ وَأَوْلَاهُ.

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر سے نوازے، جنہوں نے خدمتِ کتاب اللہ سے متعلق اس شان دار کام میں اپنا حصہ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس مبارک عمل کے باعث ان کے میزانِ حسنات کو وزنی کر دے۔ مجھے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے امید ہے کہ وہ مؤلف کے شرف کو بڑھائے گا اور اسے توفیقِ مزید سے نوازے گا کہ وہ آئندہ بھی اپنے قراء بھائیوں کے لیے ایسے علمی اور تحقیقی کام انجام دیتے رہیں جن کی اس میدان میں ضرورت اور کمی محسوس کی جاتی ہے۔

میں نے اس کتاب کا نام **"اَلنَّفَحَاتُ الْعَاطِرَةُ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْمُتَوَاتِرَةِ"** تجویز کیا ہے اور مجھے بارگاہِ الٰہی سے امید ہے کہ واقعتاً یہ کتاب **"اَلنَّفَحَاتُ الْعَاطِرَةُ"** (خوشبودار ہوا کے جھونکے) ہی ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

اس کتاب کا مراجعہ، تحقیق اور تہذیب محقق عالم دین، فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالولی خان ﷾ نے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور عزت وشرف میں اضافہ فرمائے۔ ان کی محنت اور عرق ریزی سے کی ہوئی نظر ثانی اور تحقیقِ دقیق کے بعد یہ ایک کامل علمی کتاب اور اس علم کی نہایت عمدہ دستاویز بن گئی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مفتی صاحب پر اپنی عطائیں اور عنایات کے دروازے کھول دے اور دین ودنیا میں ان کی اور ان کے اہل خانہ کی حفاظت فرمائے۔ نیز میں رب تعالیٰ کے حضور میں یہ التجا کرتا ہوں کہ وہ مؤلف کو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور فاضل شیخ کو بہترین جزا عطا فرمائے، ان دونوں کو نفع عطا فرمائے، ان کی ذات کو نفع رساں بنائے اور ان کی اس محنت کو سب کے لیے مفید و نافع بنا دے۔ نیز ربِ کریم ہم سب کو قرآن سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے اور سبھی مسلمانوں کو بالعموم جبکہ قراء کرام کو بالخصوص اس کتاب سے استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

میری اپنے لیے، اپنے بھائیوں کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص، توفیق، نعمتوں کے دوان اور حسنِ اختتام کی دولت سے نوازے۔ **إِنَّهُ تَعَالَى قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.**

آخر میں میری ان احباب کو نصیحت ہے جو اس مبارک علم (علم القراءات) کو سیکھنے اور سکھانے سے منسلک ہیں، کہ وہ علم توجیہ القراءات کو خاص توجہ دیں، تاکہ ان کے لیے قراءات کو سمجھنا اور ان کے معانی میں تدبر کرنا آسان ہو جائے۔

باوجود اس کے کہ اب نوجوانوں میں فکری بیداری پائی جاتی ہے اور وہ حفظ و تجوید کے ذریعے سے قرآنِ کریم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور اس کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے وقت نکال رہے ہیں لیکن ان میں سے بعض کے احوال پر نگاہ ڈالنے والے کو یہی ملے گا کہ یہ لوگ حروف و مدود، اجازات، اسانید اور روایات بڑھانے سے آگے ہی نہیں بڑھ رہے، لہٰذا ان کو اسی طریق پر لوٹنے کی دعوت دینی چاہیے جس پر ائمہ مقرئین قائم تھے، یعنی وہ بقیہ علوم سیکھنے اور سکھانے کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کے معانی کی سمجھ بوجھ اور اس کی قراءات کی توجیہ پر بھی توجہ دیا کرتے تھے۔ لہٰذا اس تدارک کی بہت ضرورت ہے۔ [1]

قاریٔ قرآن کو کن علوم سے آراستہ ہونا لازم ہے؟ اس سلسلے میں امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قاری کو نحو اور صرف کا علم حاصل کرنا چاہیے، اس بنا پر کہ یہ علم اس کے سامنے آنے والی قراءات کی توجیہ بیان کرتا ہے اور یہ دونوں (نحو و صرف) ایسے اہم علم ہیں کہ ان کو سیکھنے کی بہت ضرورت ہے، اور اگر ان سے شناسائی نہ ہو تو آدمی وقف و ابتدا اور امالہ وغیرہ میں بہت سی غلطیاں کرتا ہے۔ اس بارے میں امام ابوالحسن الحصری نے ایک قصیدے میں بہت ہی خوب اشعار کہے:

لَقَدْ يَدَّعِيْ عِلْمَ الْقِرَاءَاتِ مَعْشَرٌ ... وَبَاعُهُمْ فِي النَّحْوِ أَقْصَرُ مِنْ شِبْرِ

فَإِنْ قِيْلَ: مَا إِعْرَابُ هٰذَا وَوَزْنُهُ؟ ... رَأَيْتَ طَوِيْلَ الْبَاعِ يَقْصُرُ عَنْ فِتْرِ

''علم القراءات (میں مہارت کے) کئی لوگ دعوے دار ہیں جبکہ نحو میں ان کا بازو ایک

[1] تأملات في قراءة الإمام حمزة الزيات: 12

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بالشت سے بھی چھوٹا پڑ جاتا ہے۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ اس لفظ کا اعراب اور وزن کیا ہے؟ تو آپ دیکھیں گے کہ لمبے لمبے بازو بھی دو انگلیوں کے درمیانی فاصلے جتنے چھوٹے ہو جائیں گے۔''

اور قاری کو لغت اور تفسیر کا علم بھی حاصل کرنا چاہیے۔''[1]

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِمَا عَلَّمْتَنَا ، وَعَلِّمْنَا مَا يَنْفَعُنَا ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَهْمًا لِشَرِيْعَتِكَ ، وَحِفْظاً لِكِتَابِكَ ، وَقِيَامًا بِهٖ عِلْمًا وَتِلَاوَةً وَتَدَبُّرًا وَعَمَلًا وَذُرِّيَّةً صَالِحَةً بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ، وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ. آمِيْنَ إِلَى الْحَقِّ آمِيْنَ.

كَتَبَهُ

أبو عويمر

محمد إبراهيم مير محمدي

غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِأَسَاتِذَتِهٖ

مترجم

حافظ فیض اللہ ناصر

[1] منجد المقرئين: 50، 51

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

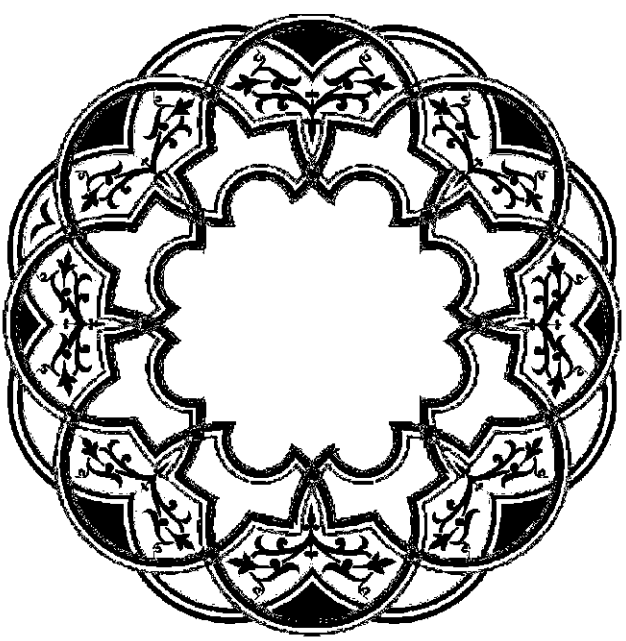

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أطيب النفحات في علم توجيه القراءات

تالیف

فضیلۃ الشیخ استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

ترجمہ

حافظ فیض اللہ ناصر

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ اختر صدیق حفظہ اللہ فضیلۃ الشیخ احمد صدیق حفظہ اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْنَا أَكْمَلَ كِتَابٍ ، فَهَدَانَا بِهٖ طَرِيْقَ الصَّوَابِ ، وَنَجَّانَا بِهٖ مِنْ ظُلُمَاتِ الْإِرْتِيَابِ ، وَأَجْزَلَ لَنَا بِهٖ مِنْ فَضْلِهٖ أَوْفَرَ الثَّوَابِ ، وَوَقَانَا بِهٖ بِرَحْمَتِهٖ سُوْءَ الْعَذَابِ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّحْمَةِ الْمُهْدَاةِ ، مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ وَالَاهُ ، أَمَّا بَعْدُ:

علمائے اسلام اور ائمہ اَعلام نے کتاب اللہ کی خدمت کے لیے اپنے شب و روز وقف کیے رکھے۔ انہوں نے اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھ کر علمی اور فنی مسائل کی گتھیاں سلجھائیں، مبہمات واضح کیں اور مشکلات آسان کیں۔

ان کے عمدہ ترین کارناموں اور دلکش کاوشوں میں سے وہ ہے جو انہوں نے علم توجیہ اور استدلال کے متعلق لکھا ہے، اس لیے کہ اسی کے ذریعے سے انہوں نے بلاغتِ بیان اور قوتِ برہان (دلیل) کے ساتھ قرآنِ مجید کی مختلف قراءتوں کی توجیہات بیان کیں۔ [1]

انہوں نے یہ مہنت قراءات قرآنیہ کے دفاع ونصرت، قراءات کے متعلق شکوک وشبہات اور ان کی طرف منسوب ہر کمزوری کے خاتمہ کے لیے کی اور قراءات کے انکار کی ہر کوشش کو ناکام ثابت کرنے کے لیے۔ اسی لیے قراءاتِ قرآنیہ کی توجیہ کا علم جلیل القدر، دقیق ترین، وسیع ترین اور کثیر الفوائد علوم میں سے ایک ہے، اس لیے کہ اس کا براہِ راست تعلق کتاب اللہ اور اس کی قراءات سے ہے۔

اس علمِ توجیہ ہی کے باعث قرآن کی لغوی، نحوی، بلاغی، تفسیری اور فقہی توجیہات کی گئی ہیں، اگر یہ علم نہ ہوتا تو قرآن مجید کے متعلق جو کوئی کچھ بھی چاہتا کہہ دیتا اور قیل وقال کی بھرمار ہوتی۔ جبکہ اس طرح کی باتیں بعض جہال کی طرف سے کہہ بھی دی گئی ہیں۔

اس بحث کی بعض فصول کے دوران ہم دیکھیں گے کہ بلاشبہ زنادقہ نے قراءاتِ قرآنیہ کے متعلق بدنیتی پر مبنی تنقید اور بدکلامی کی ہے، مثلاً وہ کہتے ہیں کہ جس قراءت کو امام عاصم نے منصوب پڑھا ہے اس کو امام نافع نے مرفوع کیوں پڑھا ہے؟ جس کو امام حمزہ نے موخر کیا ہے اس کو امام ابن کثیر نے مقدم کیوں کیا ہے؟

---

[1] موارد توجيه القراءات القرآنية، المقدمة

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس کو امام نافع مدنی اور امام ابن کثیر مکی نے مشدد پڑھا ہے اس کو کوفیوں نے مخفف کیوں پڑھا ہے؟ اسی طرح انہوں نے اپنی بیمار عقلوں اور کمزور ذہنوں کی وجہ سے بہت سے شبہات پھیلائے تاکہ وہ اہل ایمان کے کتابِ الٰہی کے ساتھ پختہ تعلق کو ختم کرنے میں کامیاب ہوسکیں، لیکن وہ لوگ اپنے ان مذموم مقاصد میں کامیاب نہ ہوسکے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ﴾ [فصلت: 42]

''اس (قرآن) کے پاس باطل نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے۔''

خدمت قرآن کے اس میدان میں شروع سے لے کر اب تک بہت سی یکتائے روزگار شخصیات نے اپنے آپ کو اس کے لیے وقف کیے رکھا، وہ دن کے اوقات اور رات کی گھڑیوں میں کتاب اللہ کو کما حقہٗ پڑھتے اور ان شبہات سے قرآن کا دفاع بھی کرتے ہیں، جو دھوکے باز لوگوں کے پیدا کردہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو بہت کم قیمت پر شیطان کے ہاتھوں بیچ ڈالا۔

ان شریر لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو تیار کر دیا جو ان کی بہ نسبت تعداد میں بھی زیادہ تھے اور علم میں بھی بڑھ کر تھے۔ انہوں نے قراءاتِ قرآنیہ کے متعلق شبہات اور باطل تاویلات کو ہوا میں اُڑا کر رکھ دیا، اور کوئی شک وشبہ باقی نہیں چھوڑا۔ نیز انہوں نے قراءات کی علمی توجیہات بیان کرنے، اس کے معانی کو واضح کرنے، اس کی علل اور اعراب کو دلیل کے ساتھ مستند بنانے اور حجت قائم کرنے کی طرف خوب توجہ کی۔ ان اصحابِ علم نے ایسی مدلل ابحاث رقم کیں کہ ان کے بعد کوئی بھی قراءاتِ قرآنیہ کی صحت کے متعلق جھگڑا نہیں کرسکتا، سوائے کسی جاہل اور متکبر شخص کے، جو حسد کی آگ میں جل رہا ہو۔

قرآن کی یہ علمی خدمات اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں:

﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ [الإسراء: 81]

''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔''

اس کے بعد باطل پرستوں کے تمام دعوے خاک میں مل گئے اور قرآن مجید کا جھنڈا آسمان کے اُفق میں چہار سُو لہرانے لگا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان برحق ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر: 9]

''یقیناً ہم ہی نے اس ذِکر (قرآن) کو نازل کیا اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''[1]

---

[1] فن توجيه القراءات القرآنية: 2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جان لیجیے! علمِ قراءات کے پڑھنے کا ایک عظیم فائدہ توجیہ القراءات سے شناسائی ہے۔ اس لیے قراءات کی ادائیگیِ قرآنی کو ہر قسم کی غلطی سے محفوظ کر لینے کے بعد ضروری ہے کہ علم توجیہ کا اہتمام کیا جائے!

قرآنی علوم میں سے علم قراءات افضل ترین علم، نفع کے اعتبار سے اس وقت ہوگا جب قراءات کو توجیہات کے ساتھ پڑھا جائے، کیونکہ قراءات کے پڑھنے کا مقصد صرف الفاظ کی پختگی نہیں ہے بلکہ قراءات کی توجیہ کی معرفت اور اس کا معانی پر بھی اثر جاننا ضروری ہے۔ ❶

امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قراءاتِ قرآنیہ کی توجیہ کی معرفت اور ہر قاری کی اختیار کردہ قراءت کی وضاحت؛ یہ بہت شان اور عظمت والا فن ہے۔ کیونکہ اس علم کے ذریعے ہی معانی کی جلالت اور وسعت و گہرائی کو پہچانا جاتا ہے، ائمہ کرام نے اس علم پر خوب توجہ دی اور اس میں بہت سی مستقل کتب بھی تالیف کی ہیں۔'' ❷

امام ابن الجزری رحمہ اللہ ''قراءات کے فوائد اور اس کی اقسام'' پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''قراءات کا ایک فائدہ اُمت کے اجر و ثواب کو بڑھانا بھی ہے، اس لیے کہ (علمِ قراءات پڑھنے اور پڑھانے والے) لوگ اس سلسلے میں خوب محنت صرف کرتے ہیں تاکہ وہ معانی کے تتبع، ہر لفظ سے دلالت لیتے ہوئے احکام کے استنباط، مخفی اسرار کی عقدہ کشائی، اشارات کی توضیح، توجیہ و تعلیل کی گتھیاں سلجھانے اور ترجیح و تفصیل کے ساتھ جس قدر ان کی علمی بساط اور فہم کی انتہا سے ممکن ہو سکے اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کر لیں۔ اس لیے ان کا رب بھی اعلان کرتا ہے:

﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ﴾

[آل عمران: 195]

''ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت' میں ہرگز ضائع نہ کرتا۔''

اور یہ اتنے ہی زیادہ اجر سے نوازے جاتے ہیں جتنی زیادہ مشقت اٹھاتے ہیں۔'' ❸

---

❶ المرشد الأمين: 210، 211، 226 اقتباسات

❷ البرهان في علوم القرآن: 339

❸ النشر: 53

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

علامہ عبدالفتاح قاضی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں ہر اس طالب علم کو نصیحت کرتا ہوں جو علم القراءات کے حصول کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کو پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سکھانے کی تگ و دو میں رہتا ہے، کہ وہ قراءات کے متون یاد کرنے کا خوب اہتمام کرے اور اس کی عملی مشق بھی کرے، جیسے کہ شاطبیہ، دُرّہ اور طیبہ ہیں۔ اور ان کتب کی دقیق عبارات کو حل کرے اور ان کے اسرار سے پردہ اٹھائے۔ ہر قراءت کی وجہ جانے اور لغت عرب سے اس کی حقیقت معلوم کرے۔ جب وہ کسی قراءات یا روایت کو پڑھے یا اس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے یا کسی قراءت کی توجیہ پوچھی جائے، تو وہ کسی قسم کے تردّد اور الجھن کا شکار نہ ہو بلکہ وہ ہمیشہ حاضر دماغ رہے اور گہری نظر رکھے۔''[1]

[1] ابحاث فی قراءات القرآن: 31

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تمہید

قرآنِ مجید بڑی عظمت والی کتاب ہے۔جس کو اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ہدایت اور نور بنا کر نازل کیا ہے۔لہٰذا جو بھی علم اس کتاب سے متعلق ہے وہ قدر و منزلت اور عظمت کے اعتبار سے باقی علوم سے زیادہ لائق تکریم ہے۔قرآنی علوم میں سے ایک علم ''توجیہ القراءات'' اور ان قراءات سے حجت و استدلال کا بھی ہے، جو کہ نہایت جلیل القدر علم ہے۔ [1]

اس تمہید کے ضمن میں تین مطالب پر بحث کی جائے گی:

① توجیہ اور احتجاج کی لغوی و اصطلاحی تعریف

② توجیہ اور احتجاج کی مترادف اصطلاحات

③ توجیہ القراءات اور ایک قراءات کو دوسری پر ترجیح دینے میں فرق

[1] المدخل الی علم القراءات: 369

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

المطلب الأول:

توجیہ اور احتجاج کی لغوی و اصطلاحی تعریف

توجیہ کے لغوی معانی:

لفظ توجیہ بابِ تفعیل وَجَّهَ يُوَجِّهُ سے مصدر ہے۔ یہ دو معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے:

① کسی شے کو ایک طرف متوجہ کرنا۔ "وَجَّهَ الشَّيءَ" اس نے فلاں چیز کی طرف توجہ کی۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ﴾[النحل: 76]

''وہ (غلام) جب بھی کسی کام کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو خیر (کی خبر) لے کر نہیں آتا۔''

② کسی چیز کی وجہ کو واضح کرنا۔ "وَجَّهَ الشَّيءَ" یعنی اس نے اس چیز کی وجہ بیان کی، یا اس نے اس کو وجہ والی شے بنا دیا، یا اس کو دلیل، حجت اور برہان بنا دیا۔ عرب کہتے ہیں: لِكَلَامِكَ وَجْهٌ یعنی تمہاری گفتگو ٹھیک ہے۔ اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿وَنَعَّمَهُ﴾ [الفجر: 15] یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو نعمت والا بنا دیا۔ اور " نَضَّرَ اللّٰهُ وَجْهَهُ " یعنی ''اللہ تعالیٰ نے اس کے چہرے کو تازگی و شادابی والا بنا دیا۔''

اس دوسرے معنی کے مطابق ہی ''توجیہ'' کا اصطلاحی مفہوم متعین ہوتا ہے۔ [1]

احتجاج کی لغوی تعریف:

احتجاج بابِ افتعال سے مصدر ہے۔ جب کہ اس کی اصل اَلْحُجَّةُ سے ہے، جس کا معنی دلیل اور برہان ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: اِحْتَجَّ عَلَيْهِ یعنی اس نے اس کے خلاف حجت قائم کر دی۔ اس کی جمع حُجَجٌ اور حِجَاجٌ ہے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ﴾[البقرة: 150]

''تاکہ لوگوں کے پاس تمہارے خلاف کوئی حجت نہ رہے۔''

---

[1] مدخل الی توجیہ القراءات: 1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ﴾[الأنعام: 149] [1]

''پھر کامل دلیل تو اللہ ہی کے پاس ہے۔''

توجیہ یا احتجاج کی اصطلاحی تعریف:

اہل علم نے اس کی متعدد تعریفیں کی ہیں، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

① "هُوَ عِلْمٌ يُقْصَدُ مِنْهُ: تَبْيِيْنُ وُجُوْهِ وَعِلَلِ الْقِرَاءَاتِ وَالْإِيْضَاحِ عَنْهَا وَالِانْتِصَارِ لَهَا "ایسا علم جس سے مقصود قراءاتِ قرآنیہ کی وجوہ وعلل کی وضاحت کرنا اور اس سے متعلق شبہات کا ازالہ کرنا ہے۔ [2]

② "عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ مَعَانِي الْقِرَاءَاتِ وَالْكَشْفِ عَنْ وُجُوْهِهَا فِي الْعَرَبِيَّةِ". ایسا علم جس میں قراءات کے معانی اور لغت عرب میں اس کی وجوہات کو واضح کرنے کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ [3]

③ "هُوَ عِلْمٌ يُعْنٰى بِالْكَشْفِ عَنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَالْاِحْتِجَاجِ لَهَا ، سَوَاءً بِسَنَدِهَا أَوْ رَسْمِهَا أَوْ تَفْسِيْرِهَا أَوْ إِعْرَابِهَا أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مَعَ ذِكْرِ الْأَدِلَّةِ". ایسا علم جس میں قراءات کی وجوہ اور ان کو حجت ماننے کی توضیح دلائل کے ساتھ کی گئی ہو، خواہ وہ قراءات کی سند کے ساتھ ہو، یا رسم، تفسیر، اعراب یا ان کے علاوہ کسی اور کے ساتھ ہو۔ [4]

④ "عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ عِلَلِ وَحُجَجِ الْوُجُوْهِ الْقِرَائِيَّةِ ، نَقْلِيَّةً كَانَتْ أَوْ عَقْلِيَّةً ، مِنْ حَيْثُ اللُّغَةُ وَالْإِعْرَابُ وَالْمَعْنٰى". ایسا علم جس میں قراءاتِ قرآنیہ کی وجوہ پر دلائل اور علتوں کے ساتھ بحث کی جاتی ہے، خواہ وہ وجوہِ قراءت نقلی ہوں یا عقلی۔ لغت، اعراب اور معنی کے لحاظ سے بحث کرنے کو علم التوجیہ کہا جاتا ہے۔ [5]

⑤ "عِلْمٌ يَبْحَثُ عَنْ إِيْضَاحِ مَعَانِي الْقِرَاءَاتِ وَبَيَانِ وُجُوْهِهَا وَالْكَشْفِ عَنْ عِلَلِهَا وَحُجَجِهَا". اس علم میں قراءاتِ قرآنیہ کے معانی کی وضاحت، اس کی وجوہ کا بیان، اس

---

[1] المدخل إلى علم القراءات: 369 نقلاً عن لسان العرب: 226/2 ومعجم مقاييس اللغة: 29/2

[2] الدكتور حازم حيدر، شرح الهداية، قسم الدراسة: 18/1

[3] الدكتور عبد العزيز الحربي، توجيه مشكل القراءات العشرية الفرشية: 65

[4] المنهج الموحد لمقرر المدخل لعلم القراءات: 31

[5] الدكتور عبد القيوم السندي، المدخل الى علم القراءات: 370

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی علتوں اور دلائل کو واضح کرنے کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔ ❶

⑥ "هُوَ فَنٌّ يُعْنٰى بِالْكَشْفِ عَنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا وَحُجَجِهَا وَبَيَانِهَا وَالْإِيْضَاحِ عَنْهَا". توجیہ القراءات ایسا فن ہے کہ جس میں قراءات کی وجوہ، علل اور اس کے دلائل کو واضح کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ❷

⑦ "هُوَ عِلْمٌ يَبْحَثُ عَنِ الْقِرَاءَاتِ مِنْ جَوَانِبِهَا الصَّوْتِيَّةِ ، وَالصَّرْفِيَّةِ ، وَالنَّحْوِيَّةِ ، وَالْبَلَاغِيَّةِ ، وَالدَّلَالِيَّةِ". توجیہ القراءات ایسا علم ہے جو قراءات کی صوتی، صرفی، نحوی، بلاغی اور دلالتی پہلوؤں سے بحث کرتا ہے۔ ❸

فائدہ:..... "مَنْهَجُ مَادَةِ مَدْخَلٍ لِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ" کتاب میں علم توجیہ پر بہت عمدہ کلام کی گئی ہے، ملاحظہ فرمائیے:

> ''اصطلاحی طور پر توجیہ القراءات سے مراد ایسا علم ہے کہ جس میں قراءاتِ قرآنیہ کے بارے میں ان کے معانی کے درمیان فرق، ہر معنی کو اختیار کرنے میں راجح موقف اور لغت عرب سے اس کی تخریج کرنے سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔''

اس علم کو ''علل القراءات'' کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں قراءات کی وجوہ اور علتوں پر بحث کی جاتی ہے۔ یعنی یہ علم ہر قراءت کے معنی کو واضح کر دیتا ہے، خواہ ان قراءتوں کا معنی ایک ہی ہو یا مختلف ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ﴾ [البقرة: 265] اس آیت میں لفظ ﴿بِرَبْوَةٍ﴾ کی را پر فتح اور ضمہ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ اور اس میں علم توجیہ کا کردار یہ ہے کہ یہ دونوں دو مشہور لغتیں ہیں، مگر ان کا معنی ایک ہی ہے۔

اس کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ لفظ ﴿اَلرُّعْب﴾ کی عین کو ضمہ کے ساتھ اور سکون کے ساتھ، دونوں طرح سے پڑھا گیا ہے۔ اسی طرح لفظ ﴿بِالْبُخْلِ﴾ میں ایک قراءت ﴿بِالْبَخَلِ﴾ جبکہ دوسری قراءت ﴿بِالْبُخْلِ﴾ ہے، لیکن ان دونوں قراءتوں کا معنی بھی ایک ہی ہے۔

تعریف کے ایک نکتے کی وضاحت:

اصطلاحی تعریف میں بیان کیے گئے ان الفاظ ''ہر معنی کو اختیار کرنے میں راجح موقف اور لغت عرب سے اس کی تخریج کرنے سے متعلق بحث'' کا مطلب یہ ہے کہ جب معنی مختلف ہو جائے تو علم توجیہ القراءات کا

---

❶ رسالة ماجستير، توجيه القراءات بين المهدوي: 22

❷ الدكتور احمد محمد سعد، التوجيه البلاغي للقراءات القرآنية: 20

❸ المرشد الأمين: 225

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر قراءت کا معنی واضح کرتا ہے، پھر ان میں سے کسی ایک معنی کو اختیار کرنے کی تائید میں وارد ہونے والے شواہد کی وضاحت کر کے راجح معنی کو بیان کرتا ہے۔

معنی میں ترجیح کی صورتیں:

درج ذیل صورتوں کی بنا پر کسی معنی کو راجح قرار دیا جا سکتا ہے:

1. **لغتِ عرب:**..... بسا اوقات دو قراءت میں سے ایک قراءت لغت عرب میں دوسری قراءت کی بہ نسبت زیادہ مشہور ہوتی ہے۔
2. **المعنی:**..... جب اختلافِ قراءات کی بنا پر معانی مختلف ہو جائیں تو ہر عالم کسی ایک معنی کو چھوڑ کر دوسرے معنی کو اختیار کر لیتا ہے۔
3. **شواهد القراءة:**..... جب کسی ایک معنی کی تائید کے لیے دیگر ایسے الفاظ موجود ہوں جن کی قراءات میں کوئی اختلاف نہ ہو، تو ان کو شواہد کے طور پر تائیداً لے لیا جاتا ہے۔
4. **السیاق:**..... معنی کو راجح قرار دینے والی باتوں میں سے یہ بہت اہم ہے۔ جب بہت سے علماء کسی آیت کی ابتدا اور انتہا کو دیکھتے ہیں یا اس کے ماقبل اور مابعد کی آیات پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ کسی ایک معنی کو اختیار کرنے میں بہترین سبب بن جاتا ہے۔

اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ قرآن کے الفاظ توقیفی ہیں لیکن بسا اوقات نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث مبارکہ کے ذریعے سے کسی ایک معنی کو راجح قرار دینے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

ترجیحات کی صورتوں کی مثالیں:

مذکورہ بالا تمام امورِ ترجیحات بسا اوقات معنی، اعراب اور سیاقِ کلام کے اعتبار سے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ترجیحات کی یہ ساری صورتیں جمع بھی ہو جاتی ہیں۔ اس مسئلے کی ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

پہلی مثال:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَٰنُ عَنْهَا﴾

امام حمزہ نے اس کو ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ پڑھا ہے، یعنی تشدید کے بغیر اور الف کے ساتھ۔ جب کہ باقی قراء نے اسے الف کے بغیر اور تشدید کے ساتھ پڑھا ہے، یعنی اس طرح: ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾۔

یہاں جب ہم علم توجیہ سے مدد لیں گے تو وہ اوّلاً تو وارد شدہ ہر قراءت کے معنی کو واضح کر دے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثانیاً ترجیحات کی صورتیں واضح کرے گا، جس سے کسی ایک قراءت کے اختیار کو ترجیح دی جاسکتی ہے۔

تخفیف والی قراءت کا مطلب زائل کرنا اور ہٹانا ہے، جبکہ تشدید والی قراءت پھسلن میں گرنے کے معنی میں ہے۔

❁:.....جس نے ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

① انہوں نے اس سلسلے میں اپنے ماقبل ﴿اُسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ [البقرة: 35] کے معنی کے متضاد کا اعتبار کرتے ہوئے اس کو اختیار کیا ہے، اس لیے کہ جنت میں سکونت و ثبات کی ضد جنت میں قائم نہ رہنا ہے، اسی وجہ سے ابلیس نے ان کو وہاں سے ہٹانے کی کوشش کی۔

② تخفیف والی قراءت مابعد کلام کے معنی کا لحاظ کرتے ہوئے ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ﴾ [البقرة: 36]

جس کا معنی زائل کرنا اور ختم کرنا ہے، کیونکہ خروج کا لفظ زوال کے معنی پر دلالت کرتا ہے۔

❁:.....جن قراء نے ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ پڑھا ہے، یعنی الف کے بغیر اور تشدید کے ساتھ۔ ان کے دلائل:

① پہلی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ﴾ [آل عمران: 155]

یعنی شیطان نے ان سے پھسلنے کی غلطی کروادی۔

② شیطان کو یہ طاقت حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کردے بلکہ وہ گمراہ کرنے اور پھسلنے کا وسوسہ ڈالنے پر قدرت رکھتا ہے۔ جس دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ﴾

③ اس کا بھی احتمال ہے کہ ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ کا لفظ "زَلَّ عَنِ الْمَكَانِ" "جگہ سے ہٹادیا" کے معنی میں ہو۔ اس صورت میں دونوں قراءتوں کا ایک ہی معنی بن جائے گا۔

دوسری مثال:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ﴾ [البقرة: 48]

امام ابن کثیر اور ابوعمرو نے اس کو تاء کے ساتھ پڑھا ہے، یعنی ﴿تُقْبَلُ﴾۔ جبکہ باقی قراء نے یاء کے ساتھ ہی پڑھا ہے، یعنی ﴿يُقْبَلُ﴾۔

﴿تُقْبَلُ﴾ قراءت میں فعل مؤنث ہے اور ﴿يُقْبَلُ﴾ قراءت میں فعل مذکر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿ تُقْبَلُ ﴾ پڑھنے والوں کی دلیل یہ ہے کہ اس آیت میں لفظ ﴿شَفَاعَةٌ﴾ مؤنث ہے، لہٰذا فاعل مؤنث ہونے کی وجہ سے فعل کو بھی مؤنث لایا گیا ہے، یہ بات بالکل ظاہر ہے۔

اس فعل کو مذکر پڑھنے والوں کی دلیل کئی امور ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

① جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ لایا جائے تو فعل کو مذکر لانا بہتر ہے۔

② ﴿شَفَاعَةٌ﴾ کی تانیث غیر حقیقی ہے۔

③ ﴿شَفَاعَةٌ﴾ اور شَفِيعٌ ایک ہی معنی میں ہیں، چنانچہ لفظ ﴿شَفَاعَةٌ﴾ کو تذکیر پر محمول کیا گیا۔

تیسری مثال:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ﴾ [البقرة: 119]

امام نافع نے تاء پر فتحہ اور لام پر جزم کے ساتھ پڑھا ہے، یعنی ﴿وَلَا تَسْئَلْ﴾ اور باقی قراء نے تاء اور لام پر رفع کے ساتھ پڑھا ہے، ﴿وَّلَا تُسْئَلُ﴾۔

جس نے اسے ﴿وَلَا تَسْئَلْ﴾ پڑھا ہے، اس کا معنی (جہنمیوں) کے متعلق سوال کرنے کی ممانعت ہوگا، کہ آپ اہل جہنم کے بارے سوال مت کیجئے۔ جس عذاب میں وہ مبتلا ہیں اس بارے میں سوال کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ آپ ان کے متعلق سوال نہ کریں، وہ عذاب کی جس انتہائی ذلت کو پہنچے ہیں اس کے بعد کوئی ذلت نہیں بچتی۔

اور جہاں تک ﴿وَّلَا تُسْئَلُ﴾ پڑھنے کی بات ہے، تو اس کا معنی ہوگا کہ نبی کریم ﷺ سے اہل جہنم کے بارے سوال نہیں کیا جائے گا۔ یہاں پر حالت بیان کرنا بھی مقصود ہوسکتا ہے، یعنی ہم نے آپ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے، سو آپ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ یا یہ جملہ مستانفہ بھی ہوسکتا ہے۔ امام مکی کہتے ہیں: رفع پڑھنا زیادہ قوی ہے کیونکہ اس کا ماقبل اور مابعد خبر ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ یہ کلام بھی اپنے ماقبل اور مابعد کے مطابق ہو۔ [1]

[1] منهج مادة مدخل لعلم القراءات: 27 ـ 29

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المطلب الثاني:

توجیہ اور احتجاج کی مترادف اصطلاحات

اس فن پر مطبوع مختلف کتب:

اس فن کے کئی نام ہیں اور اس پر تالیف کردہ مختلف کتابوں کے نام بھی دلالت کرتے ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

- **اَلْاِحْتِجَاجُ لِلْقِرَاءَاتِ:**..... یہ نام متاخرین اور معاصرین کے ہاں سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اسی سے امام مبرد اور ابن السراج کی کتاب "اِحْتِجَاجُ الْقِرَاءَةِ" ہے۔
- **تَوْجِيْهُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اسی سے ابوحسن شریح محمد الرعینی الاشبیلی الاندلسی کی کتاب "اَلْجَمْعُ وَالتَّوْجِيْهُ لِمَا انْفَرَدَ بِهِ يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ الْبَصَرِيُّ" ہے۔
- **حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اسی نام پر یہ کتابیں لکھی گئی ہیں: "اَلْحُجَّةُ فِيْ عِلَلِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ" حسین بن خالویہ کی، "اَلْحُجَّةُ لِلْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ" ابوعلی الفارسی کی، "حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ" عبدالرحمن بن محمد ابوزرعۃ المعروف ابن زنجلۃ کی اور "اَلْكَشْفُ عَنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ وَعِلَلِهَا وَحُجَجِهَا" مکی بن ابوطالب القیسی کی۔
- **تَعْلِيْلُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اسی سے ابوعباس الموصلی کی کتاب "اَلتَّعْلِيْلُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ" ہے۔
- **عِلَلُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اس پر ابن مریم الشیرازی نے "اَلْمُوْضِحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا" کے نام سے کتاب لکھی ہے۔
- **مَعَانِي الْقِرَاءَاتِ:**..... اس پر ابومنصور الازہری (ت:370ھ) نے "مَعَانِي الْقِرَاءَاتِ" کے نام سے کتاب لکھی ہے۔
- **إِعْرَابُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اس پر ابوعبداللہ بن خالویہ نے "إِعْرَابُ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ وَعِلَلِهَا" کے نام سے کتاب لکھی ہے۔
- **تَخْرِيْجُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اس اصطلاح پر امام ابن ہشام نے اپنی مصنفات میں لکھا ہے اور امام سیوطی نے بھی اپنی تالیفات میں اسے درج کیا ہے اور ان دونوں نے اس کو توجیہ کے مترادف ہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

استعمال کیا ہے۔ ❶

- **تَأْوِيْلُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اس نام سے ابو حیان الغرناطی نے لکھا ہے۔ ❷
- **إِيْضَاحُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اسی نام سے ابن جنی کی کتاب "اَلْمُحْتَسَبُ فِيْ تَبْيِيْنِ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَالْإِيْضَاحِ عَنْهَا" ہے اور اس کے ساتھ ابو مریم شیرازی کی "اَلْمُوْضِحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا" ❸ ملحق ہے۔
- **اَلْإِنْتِصَارُ لِلْقِرَاءَةِ:**..... اس پر شمس الدین محمد بن حسن المعروف ابن مقسم نحوی کی کتاب "اَلْاِنْتِصَارُ لِقُرَّاءِ الْأَمْصَارِ" ہے۔
- **نُكَاتُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اس نام پر عبد اللہ بن احمد بن عبد الرحمٰن مُقری (ت: 833ھ) کی کتاب "نُكَاتُ الْقُرْآنِ" ہے۔

زیادہ معروف دو اصطلاحات:

یہ تمام اصطلاحات قریب المعنی ہیں اور ان سب کا مقصد بھی متفقہ ہی ہے۔ ان میں سے دو اصطلاحات نے زیادہ شہرت پائی ہے:

① **تَوْجِيْهُ الْقِرَاءَاتِ:**..... اس سے مراد اس قراءت کی وجہ کو بیان کرنا ہے جسے قاری نے خود اپنے لیے اختیار کیا ہے، کسی اور آیت، یا شانِ نزول، یا مصحف کے رسم الخط، یا سند کی صحت یا عربیت کی موافقت کا اعتبار کرتے ہوئے۔ یہ وجہ بعض لوگوں سے پوشیدہ ہوتی ہے، اس لیے توجیہ کے باعث یہ واضح ہو جاتی ہے۔

② **اَلْإِحْتِجَاجُ لِلْقِرَاءَاتِ یا حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ:**..... یہ اصطلاح زیادہ تر متقدمین ائمہ فن کے ہاں مستعمل ہے جب کہ متاخرین علماء نے احتجاج کے بجائے توجیہ کی اصطلاح استعمال کرنے کو ترجیح دی ہے، بلکہ انہوں نے اختلافِ قراءات کی بنیاد پر مرتب ہونے والے معانی کی وجوہ سے متعلقہ بحث کے ساتھ اس اصطلاح کو خاص کیا ہے۔ ❹

ہم دیکھتے ہیں کہ امام زرکشی اپنی کتاب البرهان کی 23ویں فصل اس عنوان سے قائم کرتے ہیں:

"مَعرِفَةُ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ وَتَبْيِيْنُ وَجْهِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ كُلُّ قَارِئٍ"

---

❶ فن توجيه القراءات القرآنيه: 3 ❷ المصدر السابق

❸ "اَلْمَدْخَلُ لِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ" میں اس کا نام "اَلْإِيْضَاحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا" لکھا ہے۔

❹ التجديد في توجيه القراءات القرآنية: (التمهيد أولاً: مفهوم التوجيه)، التوجيه البلاغي للقراءات القرآنية: 20

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گویا امام موصوف کا خیال ہے کہ توجیہ القراءات کا فن نہایت جلیل القدر ہے، اسی کے ذریعے معانی کی عظمت اور گہرائی کو پہچانا جاتا ہے۔ ❶

لفظ ''توجیہ'' کے معروف ہونے کی وجوہات:

لفظ توجیہ کے معروف اور کثیر الاستعمال ہونے کی دو وجوہات ہیں:

① یہ لفظ باقی ناموں کی نسبت اس فن میں بطور لقب کے معروف ہو گیا ہے، جیسا کہ علمائے فن نے اپنی کتابوں میں اس لفظ کو کثرت کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

② فن قراءات میں جب لفظ ''توجیہ'' کا اطلاق کیا جاتا ہے تو مراد توجیہ القراءات ہی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور چیز مراد ہی نہیں ہوتی، باوجود یکہ دیگر امور پر اس لفظ کے استعمال کا جواز موجود ہوتا ہے۔ ❷

فائدہ:

بعض حضرات نے ''توجیہ'' اور ''حجت'' یا ''احتجاج'' کی اصطلاحات کے درمیان فرق کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ''توجیہ'' کا مطلب ہے: قراءت کو لغت اور اعراب کے لحاظ سے بیان کرنا، جبکہ ''حجت'' کا مفہوم ہے کہ قراءت کو دلائل کے ساتھ تقویت پہنچانا۔ یہ مؤقف اپنانے والوں میں کتاب **"الْمُوْضِحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا "** کے محقق ہیں۔ انہوں نے لفظ ''احتجاج'' کی تعریف کرنے کے بعد کہا ہے: ہمارے صاحب، یعنی مؤلف کتاب نصر بن علی نے اپنی کتاب میں اصطلاحات کے استعمال میں باریک بینی سے کام لیا ہے جو ان کی اس فن میں دقت نظری پر دلالت کرتا ہے۔ انہوں نے ''توجیہ'' کے لفظ کا قراءت میں لغوی طور پر اطلاق کیا ہے، جب کہ ''حجت'' کا لفظ وہاں استعمال کرتے ہیں جہاں ایک قراءت کو دیگر آیاتِ قرآنیہ کی مختلف قراءات کے ساتھ مدد اور تقویت مل رہی ہو۔ اسی لیے انہوں نے اپنی کتاب کا نام **"الْمُوْضِحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا "** رکھا ہے۔ ❸

---

❶ البرهان فی علوم القرآن: 339/1

❷ رسالة ماجستير: توجيه القراء ات بين المهدوی، 23، توجيه مشكل القراء ات العشرية الفرشية: 55

❸ رسالة ما جستير: توجيه القراء ات بين المهدوی: 24، المو ضح فی وجوه القراء ات وعللها: 19/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

المطلب الثالث:

توجیہ القراءات اور ایک قراءت کو دوسری پر ترجیح دینے میں فرق

قراءات کی باہم افضلیت اور ترجیح کا مسئلہ:

یہ بات طے شدہ ہے کہ قراءات کو دو بڑی صورتوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

① متواتر قراءات، ان کی تعداد دس ہے۔

② قراءاتِ شاذہ، پہلی دس کے علاوہ جتنی بھی ہیں۔

متواتر قراءات کو شاذ قراءات پر ترجیح دینا بہت مستحسن اور جائز ہے۔ اسی طرح شاذ قراءات کو ایک دوسری پر ترجیح دینا جائز ہے لیکن متواتر قراءات میں سے بعض کو بعض پر ترجیح دینا غلط ہے۔ خاص طور پر جب متواتر قراءات ثابت ہو جائیں اور انہیں دوسری شاذ قسم کی قراءات سے الگ کر دیا جائے، کیونکہ متواتر قراءات میں بعض کے متعلق مرجوح کا موقف رکھنے سے اس قراءت میں ضعف یا خلل کا وہم پڑے گا، حالانکہ وہ حد تواتر تک پہنچتی ہے۔ ❶

ڈاکٹر عبدالقیوم سندی کا کہنا ہے: جس چیز کی بھی کلام الٰہی کی طرف نسبت ہو وہ باہم افضل و مفضول نہیں، کیونکہ سارا قرآن درحقیقت کلام الٰہی ہے۔ لیکن دیگر پہلوؤں کے لحاظ سے ان کے درمیان ایک دوسرے پر فضیلت ہو سکتی ہے، اور یہی بات راجح ہے۔

ڈاکٹر صاحب مزید فرماتے ہیں: متواتر قراءات میں سے ایک قراءت کو دوسری قراءت پر صحت، اسناد یا تواتر کے اعتبار سے یا اس اعتبار سے کہ یہ سنت متبوعہ ہے؛ ترجیح اور فضیلت دینا درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے تمام قراءات میں ہی قرآن پڑھا ہے۔ البتہ اگر کسی ایک قراءت کو اختیار کرنے کا معاملہ ہو یا کسی معین چیز کی وجہ سے کسی قراءت کو دوسری پر ترجیح دی جائے، جیسا کہ اعرابی توجیہ، تو پھر ایسا ممکن ہے۔ ❷

امام زرکشی رحمہ اللہ امام کواشی سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس بات سے آگاہ رہنا ضروری ہے کہ بعض اہل توجیہ بسا اوقات دو متواتر قراءاتوں کے درمیان ایک کو دوسری پر ایسی ترجیح دیتے ہیں جس سے دوسری قراءت قریب قریب ساقط ہی ہو جاتی ہے۔ یہ انداز کسی طرح

---

❶ مدخل الی علم توجیه القراءات: 6، 7

❷ المدخل الی علم القراءات: 135، 136

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی پسندیدہ نہیں، اس لیے کہ دونوں قراءات ہی متواتر ہیں۔

امام ثعلب رحمہ اللہ (ت: 291ھ) فرماتے ہیں:

''جب قرآن مجید میں سات قراء سے مختلف قسم کے اعراب منقول ہوں تو پھر میں قرآن میں کسی ایک اعراب کو دوسرے اعراب پر فضیلت نہیں دیتا، لیکن جب میں لوگوں کی عام کلام کی طرف جاتا ہوں تو پھر میں ان میں سے جو زیادہ قوی ہو اس کو افضل قرار دیتا ہوں۔ یہی صورت بہتر ہے۔''[1]

امام جعفر نحاس فرماتے ہیں:

''اہل دین کی سلامتی اسی میں ہے کہ جب دو قراءتیں صحیح ثابت ہو جائیں تو پھر یہ نہیں کہنا چاہیے کہ ان میں سے ایک قراءت زیادہ اچھی ہے۔ اس لیے کہ وہ دونوں قراءتیں ہی نبی کریم ﷺ سے منقول ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک کو زیادہ اچھی اور دوسری کو کم اچھی سمجھنے والا گنہگار ٹھہرے گا، کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک قراء کا اختلاف مطلقاً درست ہے اور یہ فقہاء کے اختلاف جیسا نہیں ہے کہ جو درست بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا صحابی ہمارے علم میں نہیں ہیں جو ایک قراءت کو دوسری قراءت پر فضیلت دیتا ہو بلکہ وہ تو اس طرح کی تفضیل کو درست ہی نہیں سمجھتے تھے۔''[2]

امام جعفر نحاس قراء کا اختلاف ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ﴾ میں مصدر اور فعل کے اعتبار سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کو نقل کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:

''دیانت ایسی قراءت پر طعن کرنے سے منع کرتی ہے جسے ایک جماعت نے پڑھا ہو، کیونکہ وہ قراءت بھی یقیناً نبی کریم ﷺ سے منقول ہے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ))[3]

''بلاشبہ قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔''

لہٰذا یہ دونوں قراءتیں ہی اچھی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو دوسری پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے۔[4]

امام ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''توجیہ القراءات کے موضوع پر کلام و بحث کرنے والے پر واجب ہے کہ ہر قراءت کی توجیہ تو کرے لیکن قراءت متواترہ کو ضعیف قرار نہ دے، اور اس سلسلے میں بعض مقامات پر زمخشری وغیرہ

---

[1] البرهان في علوم القرآن: 1/339
[2] مدخل إلى علم توجيه القراءات: 7
[3] صحيح البخاري: 2419
[4] البرهان في علوم القرآن: 1/339

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے جو کچھ منقول ہوا ہے وہ ان کی لغزش اور خطا ہے۔‘‘ ❶

اور امام علم الدین سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اس بات کو جان لیجیے کہ قراء کے دلائل کو ذکر کرنے کا مقصد عربی زبان میں قراءت کی توجیہ کو ظاہر کرنا ہے، نہ کہ دو قراءات میں سے ایک کو تقویت اور دوسری کو غلط قرار دینا ہے، کیونکہ ہر ایک قراءت صحیح ثابت ہے اور اس کی صحت پر اتفاق ہے۔ فقہ کے مسائل کے برخلاف کہ اس میں ایک اختلافی مسئلہ کو دوسرے پر لازماً ترجیح دی جاتی ہے۔‘‘

لہٰذا جو شخص اس کے علاوہ کوئی دوسرا موقف اختیار کرتا ہے وہ حق کی خلاف ورزی کرتا ہے، کیونکہ قراءت میں کوئی رائے یا خام خیالی نہیں چلتی۔ ❷

شیخ شہاب الدین ابو شامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’قراءت اور تفاسیر میں مصنفین نے ﴿مَلِكِ﴾ اور ﴿مَالِكِ﴾ کی قراءت کے درمیان ترجیح دینے کا رویہ بہت زیادہ اپنایا ہے۔ حتیٰ کہ بعض نے تو اس حد تک مبالغہ کیا ہے کہ تقریباً دوسری قراءت کی وجہ ہی ساقط ہو جاتی ہے۔ جبکہ دونوں قراءتوں کے ثابت ہو جانے اور ان دونوں کے ساتھ رب تعالیٰ کے متصف ہونے کے بعد کسی کو ترجیح دینے کا عمل پسندیدہ نہیں ہے۔ پھر موصوف فرماتے ہیں: میں تو ایک رکعت میں ﴿مَلِكِ﴾ پڑھتا ہوں اور دوسری رکعت میں ﴿مَالِكِ﴾ پڑھ لیتا ہوں۔‘‘ ❸

تنبیہ:..... یاد رکھیے! علم توجیہ القراءات قراءت کی صحت کو ثابت کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ قراءت کے ثبوت کے بعد اس کو مزید تقویت دینے کے لیے ہے۔

تو اس سے علم توجیہ کا صحیح تصور یہ واضح ہوا کہ قراءات کے صحیح ثابت ہونے کے بعد تفسیرات اور تعلیلات کو تلاش کرنا ہے۔ اسی لیے بعض اہل علم نے ’’توجیہ‘‘ کی اصطلاح کو ’’احتجاج‘‘ کے لفظ پر ترجیح دی ہے، تاکہ یہ وہم پیدا نہ ہو کہ قراءات کا ثابت ہونا اس قراءت کی علت و توجیہ کی صحت پر موقوف ہے۔

امام کواشی (ت: 680) سے منقول ہے، فرماتے ہیں:

’’علم توجیہ کا فائدہ یہ ہے کہ یہ اپنے مدلول پر دلیل اور اس کے لیے ترجیح دینے کا سبب بنتا ہے۔‘‘

اسی بنا پر بعض توجیہات کبھی اجتہادی ہوتی ہیں اور کبھی اطمینان کے لیے غیر کافی ہوتی ہیں۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ (توجیہ) قراءت کے لیے کسی طرح اثر پذیر ہو اور نہ وہ قراءت کی صحت اور قبولیت کو کم کرتی ہے۔ ❹

---

❶ مدخل إلى علم توجيه القراءات: 7
❷ المرشد الأمين: 213
❸ البرهان في علوم القرآن: 340
❹ مدخل الى علم توجيه القراءات: 8

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

المبحث الأول

اس میں تین مطالب ہیں:

① علم توجیہ القراءات کی اہمیت اور اس سے متعلقہ علوم

② علم توجیہ کے فوائد وثمرات

③ علم توجیہ کا علم قراءات کے ساتھ تعلق

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المطلب الأول:

علم توجیہ القراءات کی اہمیت اور اس سے متعلقہ علوم

تمام علوم وفنون کی اہمیت، شرف ومنزلت اور رفعت ان کے موضوعات کے ساتھ ہوتی ہے، جس پر وہ علوم مشتمل ہوتے ہیں۔ ان علوم کی نمود اور پھیلاؤ اپنے موضوع کے عظیم ہونے کے ساتھ موقوف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علم توجیہ القراءات نہایت جلیل القدر اور عظیم الشان علم ہے، کیونکہ یہ قرآن سے متعلقہ علم ہے۔ یہ مقامِ رفیع درحقیقت لوگوں کی زندگی میں قرآن مجید کی اہمیت کی وجہ سے ہے اور یہ شرف اس کتابِ مقدس ہی کے سبب سے ہے جسے اُمت مسلمہ کی زندگی کا دستور بنایا گیا ہے۔ [1]

لہٰذا علم توجیہ القراءت کی معرفت ضروری ہے، کیونکہ اس علم کا ہدف قراءاتِ قرآنیہ کی وجوہات کو بیان کرنا ہے اور اس کا مقصود قرآن کے معانی، اعراب، تفسیر، لغت عرب اور نحوی قواعد کی روشنی میں ان اعتراضات کا رَد کرنا ہوتا ہے جن کو بعض نحویوں، اہل زبان اور مفسرین نے قراءات کی وجوہ پر وارد کیا ہے۔

علم توجیہ سے متعلقہ علوم میں مہارت:

علم توجیہ کی اہمیت کے پیش نظر عرض ہے کہ جو شخص اس علم کی تعلیم وتعلّم کے ساتھ منسلک ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس سے متعلقہ علوم میں بھی مہارت پیدا کرے، تاکہ وہ صاحب فکر اور صاحب رائے ہوجائے۔

توجیہ القراءات کا علم متعدد علوم سے تعلق رکھتا ہے۔ خاص طور پر عربی علوم، مثلاً عربی لغت، نحو و صرف، بلاغت (معانی، بیان اور بدیع) وغیرہ۔ اصل اور معاون علوم کا اعتبار کرتے ہوئے کئی دیگر علوم کو بھی اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، مثلاً تفسیر قرآن کو ہی لے لیجیے۔ قراءات کی توجیہ دراصل قرآن کی تفسیر کا ایک حصہ ہے۔ ہر وہ تفسیر جس میں قراءت کے مختلف معانی کی رعایت نہ رکھی گئی ہو وہ تفسیر ناقص ہے۔ ایسی تفسیر قرآنِ کریم کی تمام آیات کی کما حقہٗ توضیح وتشریح کر ہی نہیں پاتی، بلکہ بعض آیات کی تفسیر کرتی ہے اور بعض کو چھوڑ دیتی ہے۔

تفسیر کے علم میں کئی دیگر اسلامی علوم بھی شامل ہیں، مثلاً عقیدہ، فقہ اور رسم مصحف وغیرہ۔ [2]

---

[1] المدخل الی علم القراءات: 370

[2] المدخل الی علم توجیہ القراءات: 7

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امام ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وہ علوم جن کا جاننا ایک قاری کے لیے لازم ہوتا ہے ان میں سے ایک فقہ کا علم ہے۔ وہ فقہ کا اتنا علم ضرور رکھے جس سے دینی امور کی اصلاح کر سکے اور خاص طور پر اپنے طلبہ اور دیگر لوگوں کی درپیش مسائل میں راہنمائی کر سکے۔''

قاری کو اصول کا اس قدر علم ہو کہ جس سے وہ قراءات میں طعن کرنے اور شبہات ڈالنے والوں کے اعتراضات کا رَد کر سکے۔

قراءت کے معلم کو نحو اور صرف میں مہارت ہونی چاہیے، تاکہ قراءات میں کوئی مشکل پیش آنے پر کوئی توجیہ کر سکے۔ ان دونوں (نحو وصرف) کا علم ہونا بہت اہم ہے۔ اگر معلمِ قراءت اس سے ناواقف ہو گا تو امام حمزہ کے وقف کی قراءت میں کثرت کے ساتھ غلطیاں کرے گا، اسی طرح امالہ، وقف اور ابتدا کے علاوہ دیگر کئی امور میں غلطیاں کرے گا۔

امام حسن علی بن عبد الغنی حصری (ت: 488ھ) نے اپنے قصیدہ ''رائیہ'' میں امام نافع کی قراءت بیان کرتے ہوئے بہت ہی عمدہ بات کو اشعار میں بیان کیا ہے:

وَأَحْسِنْ كَلَامَ الْعُرْبِ إِنْ كُنْتَ مُقْرِئًا ❖ وَإِلَّا فَتُخْطِيْ حِيْنَ تَقْرَأُ أَوْ تُقْرِيْ

لَقَدْ يَدَّعِيْ عِلْمَ الْقِرَاءَاتِ مَعْشَرٌ ❖ وَبَاعُهُمْ فِي النَّحْوِ أَقْصَرُ مِنْ شِبْرِ

فَإِنْ قِيْلَ: مَا إِعْرَابُ هٰذَا وَ وَزْنُهُ ؟ ❖ رَأَيْتَ طَوِيْلَ الْبَاعِ يَقْصُرُ عَنْ فِتْرِ

''اگر تم مقرئ (قراءت کے معلم) ہو تو کلامِ عرب کو اچھا کرو، وگرنہ جب تم پڑھو گے تو غلطیاں کرو گے۔ ایک جماعت نے علم قراءت (میں ماہر ہونے) کا دعویٰ کیا ہے جبکہ علمِ نحو میں ان کی دسترس بالشت سے بھی کم تر ہے۔ اگر کہا جائے کہ اس کلمہ کا اعراب اور وزن کیا ہے؟ تم دیکھو گے کہ لمبا تڑنگا آدمی (علمی اعتبار سے) انگشت کے درمیانی فاصلے سے بھی چھوٹا ثابت ہوتا ہے۔''

لہٰذا قراءت کے معلم کو لغت اور تفسیر کا علم حاصل کرنا چاہیے۔ اسی طرح وہ ایک ایسی کتاب کو حفظ کرے جو قراءت کے اصول وفروش پر مشتمل ہو۔ نیز اس کو اپنی عقل وفہم اور اپنی دانست کے مطابق کسی قراءت کو بہتر سمجھ کر اس کو اختیار کرنے سے بچنا چاہیے، بلکہ اسے وہی قراءت اپنانی چاہیے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہو۔ اسی طرح وہ اعراب اور لغت میں بھی اپنی رائے زنی سے اجتناب کرے۔ [1]

[1] المرشد الأمين: 214، 215

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: ''قرآن مجید کا بعض اعراب مجھے اس کے حروف یاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔''[1]

امام ابن عطیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''شریعت میں اصل قرآن مجید کا اعراب ہے، کیونکہ اسی کے ساتھ معانی کا علم قائم ہے، جو شریعت کا مطلوب ہے۔''

امام حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''(عجمیوں) کو عجمیت نے تباہ کر ڈالا ان میں سے کوئی ایک آیت غلط تلاوت کرتا ہے، پھر وہ اس کی وجوہات تلاش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس سلسلے میں اللہ کی ذات پر جھوٹ باندھ دیتا ہے۔''[2]

امام دانی رحمہ اللہ (ت: 444ھ) اپنی کتاب **"الْأُرْجُوْزَةُ الْمُنَبِّهَةُ"** میں اُن لوگوں کے بارے میں جن سے علم نہیں لیا جا سکتا، فرماتے ہیں:

وَكُلَّ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْإِعْرَابَا ❖ فَرُبَّمَا قَدْ يَتْرُكُ الصَّوَابَا

وَرُبَّمَا قَدْ قَوَّلَ الْأَئِمَّهْ ❖ مَا لَا يَجُوْزُ وَيَنَالُ إِثْمَهْ

''ہر وہ شخص جو اعراب کو نہیں جانتا، اور بسا اوقات وہ صحیح بات کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ ائمہ کی طرف ایسی بات منسوب کر دیتا ہے جو کہ جائز نہیں ہوتی اور یوں وہ گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔''[3]

چار علوم پر خاص دسترس

"الْمُرْشِدُ الْأَمِيْنُ" کے مصنف کہتے ہیں: قرآن مجید کا طالب علم جن علوم سے کامل ہوتا ہے وہ یہ ہیں: نحو، صرف، وقف، ابتدا اور رسم الخط یا رسم المصحف وغیرہ۔

① .....علم النحو:

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے قرآن میں فاش غلطی کی، اُس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا۔''

یحییٰ بن عتیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن بصری رحمہ اللہ سے سوال کیا: اے ابوسعید! ایک آدمی عربی زبان سیکھتا ہے، وہ گفتگو بھی اچھی کر لیتا ہے اور عمدہ قراءت کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ (کیا وہ بھی علم نحو سیکھے؟) انہوں نے فرمایا: بیٹا! تم عربی زبان سیکھو، یقیناً ایک آدمی قراءت کرتا ہے، پھر وہ اس کی وجوہ تلاش کرنے لگ جاتا ہے تو ہلاک ہو جاتا ہے۔

---

[1] تفسیر القرطبی: 1/23 [2] المحرر الوجیز: 1/155 ـ 158

[3] مدخل الی علم توجیه القراءات: 6، فصله: 4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ کی مراد یہ تھی کہ اُس نے آیت کو تلاوت تو کیا لیکن اُسے سمجھنے میں غلطی کر لی، کیونکہ وہ عربی زبان سے واقف نہیں تھا۔ بسا اوقات اصل معنی کے بالکل اُلٹ معنی کر دینے کی وجہ سے عقیدے میں بھی خرابی واقع ہو جاتی ہے، اور اس کی بنیادی وجہ عربی زبان سے ناواقفیت ہی ہوتی ہے۔

امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عربی زبان سے ناواقف حدیث کا استاد ایسے گدھے کی مانند ہے جس پر بُورا لدا ہوا ہو لیکن اُس میں چارہ نہ ہو۔ یعنی نحو اور عربی گرامر کے بغیر قرآن مجید یا حدیث شریف پڑھانے والا علم سے کورا ہے۔ وہ ایسے ہے کہ جیسے اس کے پاس علم کی ظاہری صورت تو ہے لیکن اُس کا حقیقی فہم نہیں!

②.....علم الصرف:

علم الصرف عربی زبان کا اہم ترین علم ہے۔

③.....علم الوقف والابتداء:

امام زرکشی رحمہ اللہ اس علم کی اہمیت اور اس سے متعلقہ علوم کے حکم کے بارے میں فرماتے ہیں: ''یہ علم نہایت جلیل القدر ہے، اسی کے ذریعے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کی ادائیگی کیسے کی جائے؟ اسی پر بہت سے فوائد مرتب ہوتے اور نادر استنباط ہوتے ہیں۔ اسی علم کے ذریعے آیات کے معانی واضح ہوتے ہیں اور یہ علم (وقف کی) مشکلات میں پڑنے سے یقینی طور پر بچاتا ہے۔''

یہ ایسا فن ہے جس کے لیے بہت سے علوم کی ضرورت ہے! امام ابوبکر بن مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وقف کے فن میں اسی شخص کو مہارت ہو سکتی ہے جو نحو جانتا ہو، تفسیر کا عالم ہو، قصص اور ان کی تلخیص سے شناسا ہو اور اس لغت سے واقف ہو جس میں قرآن کا نزول ہوا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ علم فقہ پر بھی اسے دسترس ہو۔''

④.....علم رسم المصحف:

شیخ محمد مکی نصر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے شیخ نور الدین منزلی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: (قرآن کے) کسی استاذ کے لیے تب تک لوگوں کو پڑھانا جائز نہیں ہے جب تک وہ تین علوم پر دسترس حاصل نہ کر لے:

① علم الرسم ② علم التجوید ③ علم القراءات

جو ان علوم کو حاصل نہیں کرتا اس کی حالت یوں ہوتی ہے کہ وہ بسا اوقات مصاحف میں کوئی رسم دیکھتا ہے تو اس کو بدل ڈالتا ہے، حالانکہ اس پر اہل علم کا اجماع ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات وہ کسی محفوظ قراءت کے خلاف رائے دینے لگ جاتا ہے اور اس کو بدل ڈالتا ہے، حالانکہ ایسا کرنا اُس پر حرام ہے۔ ❶

❶ المرشد الأمين: 176، 181، اقتباسات

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

المطلب الثاني:

علم توجیہ القراءات کے فوائد وثمرات

اس علم کا عمومی فائدہ یہ ہے کہ لغوی اعتبار سے قرآن مجید کی قراءات طعن وشبہ سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

اس ایک فائدے سے دیگر کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- .....قراءات کی درستی اور لغوی شروط کے مطابق پڑھنے کا اعتماد اور ثقاہت حاصل ہوتی ہے۔
- .....متواتر قراءات کے طالب کی معلومات پختہ ہوتی ہیں اور شبہ وانکار سے بچ جاتا ہے۔
- .....ایک آیت کی قراءت کے مختلف معانی معلوم ہوتے ہیں اور ہر معنی کی وجہ سے شناسائی ہوتی ہے۔
- .....عام حکم کو خاص کرنا یا مطلق کو مقید کرنا اور دیگر کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔
- .....قرآن مجید کی اعجازی بلاغت کے متعلق مختلف وجوہات سے تعارف ہوتا ہے۔
- .....عربی زبان کے مختلف اور کثیر لہجوں سے آگاہی ہوتی ہے۔
- .....تدبر اور غور وفکر پر معاونت ملتی ہے۔
- .....ایک طالب علم کو لغتِ عرب کے کئی علوم حاصل ہوتے ہیں۔ [1]

اس علم کا ایک فائدہ یہ بھی واضح ہے کہ اس کی بدولت تفسیر کے علم کے ساتھ شدید تعلق قائم ہو جاتا ہے، کیونکہ قرآنی الفاظ کی دلالات کا فہم دراصل آیات اور الفاظِ قرآن کی توجیہ کو سمجھنے پر موقوف ہے۔ گویا ہر قراءت ایک آیت کے قائم مقام ہے۔ [2]

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس پر نص قائم کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"إِنَّ الْقِرَاءَتَيْنِ كَالْآيَتَيْنِ ، فَزِيَادَةُ الْقِرَاءَاتِ كَزِيَادَةِ الْآيَاتِ". [3]

''بلاشبہ دو قراءتیں دو آیتوں کے برابر ہیں، جتنی قراءات زیادہ ہوں گی اُتنی ہی زیادہ آیات شمار کی جائیں گی۔''

توجیہ القراءات کے علم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دوسرے لوگوں کے درمیان علمی اختلافات کی حقیقت کو

---

[1] مدخل الی توجیہ القراءات: 4

[2] مدخل الی علم القراءات: 370

[3] مجموع فتاویٰ: 13/400

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کھول کر رکھ دیا ہے، جب وہ ایک آیت کی تفسیر کو مختلف قراءات کے معانی پر محمول کرتے ہیں۔

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخصوص قراءات کے اعتبار سے وارد ہونے والی تفاسیر کو جاننا بہت اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ ایک آیت کی دو مختلف تفسیریں بھی مروی ہیں، اور دیکھنے والا بادی النظر میں اسے اختلاف سمجھ رہا ہوتا ہے، حالانکہ وہ کوئی اختلاف نہیں ہوتا بلکہ الگ الگ قراءت کی الگ الگ تفسیر ہوئی ہوتی ہے۔''[1]

[1] الإتقان: 365/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

المطلب الثالث:

علم توجیہ کا علم قراءت کے ساتھ تعلق

توجیہ القراءات کا علم، قراءاتِ قرآنیہ کے علوم کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ دراصل علم قراءت، علم روایت کا نام ہے اور علم توجیہ القراءات، علم درایت کا نام ہے۔ ❶

اس لیے کہ آپ جو بھی قراءت یا اصولی روایت یا فرشی اختلاف دیکھیں گے اُس کی ضرور کوئی لغوی یا معنوی یا تفسیری توجیہ ہوگی۔

❁.....علم القراءات:

یہ علم مختلف اور متعدد وجوہ کو بیان کرتا ہے، کہ اس قراءت کو کس امام یا ان کے راویوں میں سے کس نے پڑھا ہے؟ کیا یہ قراءت صحیح ہے یا غیر صحیح ہے؟ کیا یہ قراءت متواتر ہے یا غیر متواتر ہے؟

❁.....علم توجیہ القراءات:

اس علم میں لغوی، معنوی اور تفسیری وجوہات اور علل کے بارے بحث کی جاتی ہے۔

اس ساری گفتگو سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ علم قراءات کتاب اللہ کی تلاوت سے متعلق ہے اور علم توجیہ تلاوت کردہ آیات کے فہم وتدبر سے متعلق ہے۔ علم قراءات اصل ہے اور علم توجیہ اس کی شاخ ہے۔ ❷

آئندہ صفحات میں جب قراءات کے دلائل کی اقسام کا ذکر ہوگا تو اس بات کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

❶ مفتاح السعادة لطاش كبرى زادة: 335/3

❷ المدخل الى علم القراءات: 371

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المبحث الثاني[1]

علم توجیہ القراءات کے اہم مقاصد

اس میں چار مطالب بیان کیے جائیں گے:

① .....قراءاتِ قرآنیہ میں غلطیاں نکالنے والوں کے مقابلے میں کتاب اللہ کا دفاع

② .....لغتِ قرآن کی صحت کا دفاع

③ .....ایک لفظ کی متعدد قراءات کی روشنی میں اعجازِ قرآن

④ .....قرآنِ کریم کی تفسیر

[1] یہ بحث ڈاکٹر فائز محمد الغرازی (استاذ القراءات کلیہ التربیۃ النادرۃ) کی بحث "فن توجیہ القراءات القرآنیۃ" سے نقل کی گئی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المطلب الأول:

قراءاتِ قرآنیہ میں غلطیاں نکالنے والوں کے مقابلے میں کتاب اللہ کا دفاع

جب سے مشرق ومغرب میں اسلام کا نور پھیلا ہے اور آسمان کی بلندیوں میں دین کے پھریرے لہرانا شروع ہوئے ہیں تب ہی سے اس کے دشمن بھی پیدا ہونا شروع ہو گئے تھے، جو اس کی طرف بغض وعداوت والی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور اس کے متعلق ایسی نازیبا گفتگو کرتے ہیں کہ الامان! وہ اسلام کے بارے میں شبہات پھیلانے، جھوٹے الزامات لگانے، عام لوگوں کو دھوکہ دینے اور ان کو حق و باطل کے مابین کنفیوژ (خلط ملط) کرنے میں ہی لگے رہتے ہیں۔ خصوصاً وہ لوگ جو ظاہری طور پر تو اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں جبکہ حقیقت میں وہ اپنے دلوں میں کفر کو چھپائے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ''زندیق''☆ کہا جاتا ہے۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ کے ذریعے اس کتاب مقدس کو ایسے زندیقوں کی چال، مکروفریب اور دلوں میں چھپی ہوئی عداوت سے محفوظ کر دیا ہے:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ﴾

''اس (قرآن) کے پاس باطل نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے۔''

امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ملحدین نے کتاب اللہ پر اعتراض کرتے ہوئے اس کے متعلق بہت فضول باتیں کیں۔ درحقیقت وہ کج بحثی کرتے ہوئے اور فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے قرآن کے متشابہات کے پیچھے پڑ گئے۔ اپنا حال ان کا یہ ہے کہ ردی فہم، بیمار بصیرت اور کوتاہ نظری کے مالک ہیں۔ انہوں نے کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالا (یعنی کلامِ الٰہی کا جو مفہوم تھا، جان بوجھ کر اس میں تحریف کی) اور راہِ راست سے ہٹ گئے، اور قرآن مجید میں تضاد کے خود ساختہ دعوے کیے، کج روی اختیار کرتے ہوئے اس میں غلطیاں نکالنے لگے، نظم قرآنی کے بابت فضول باتیں کرنے لگے اور اس

☆ یہ عجمی لفظ ہے اور معرب ہے اور یہ ظہورِ اسلام کے بعد فارسی کلام سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ لفظ ہر ایسے شخص پر بولا جاتا ہے جو دین میں تشکیک پیدا کرتا ہو یا امورِ دینیہ میں سے کسی کا انکار کرتا ہو، یا اسلام کی تعلیم فرمودہ عبادات کی ادائیگی کو غیر اہم اور غیر ضروری سمجھتا ہو۔

[1] الموسوعة المسيرة في الأديان والمذاهب والأحزاب والمعاصرة: 1075/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بارے میں انہوں نے ایسی علتوں کا سہارا لیا جس سے ایک کمزور فکر والے شخص کے دل میں کھوٹ پیدا ہو جاتا ہے، ناپختہ شخص پھسل جاتا ہے، دلوں میں شبہات اور سینوں میں شکوک پیدا ہونے لگ جاتے ہیں۔ اگر معاملہ ایسا ہی سمجھ لیا جائے جیسا یہ معترضین بیان کرتے ہیں تو یہ درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ حجیتِ قرآن پر طعن ہوگا، جسے آپ ﷺ اپنی نبوت کی علامت اور اپنی سچائی کی دلیل بنا کر پیش فرماتے رہے ہیں۔ یہ وہی کتابِ مقدس ہے کہ جس کے متعلق منکرین کو یکے بعد دیگرے کئی چیلنجز دیے گئے کہ اس کی سورت جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا کر دکھا دو! لیکن وہ بسیار کوشش کے باوجود ناکام اور بے بس رہے۔ حالانکہ وہ بڑی فصاحت وبلاغت کے حامل تھے، خطابت و شاعری پر انہیں ملکہ تھا، بلکہ وہ زبان کی تیزی اور سخت جھگڑا؛ دونوں ہی کی بھرپور استعداد رکھتے تھے۔"[1]

دورِ موجود میں؛ جب کہ زنادقہ اور ملحدین کے باطل افکار بہت پھیل چکے ہیں، قراءات پر بہت زیادہ اعتراضات ہونے لگ گئے ہیں کہ ان قراءات کی سند کیا ہے؟ ان کی حجیت کیا ہے؟ قاری ان قراءات کو کیونکر اختیار کر سکتا ہے؟ کیا اس کے پاس نحو اور لغت کی کوئی معتمد دلیل ہے؟ حالانکہ نحاۃ نے تو حجیت کے موضوع پر اور ایسے لوگوں کے رَد میں مستقل کتابیں لکھ چھوڑی ہیں، ان کتب میں انہوں نے ثابت شدہ روایات و آثار کے ذریعے سے ایسے معاندین کے آگے بند باندھا ہے اور ان کے ان ہتھیاروں کا رُخ ان کی اپنی ذات کی طرف ہی موڑ دیا ہے جو وہ مسلمانوں پر اور ان کی کتابِ مقدس پر چلاتے تھے۔[2]

قرآن اور قراءات کے حوالے سے طعن وتشنیع کرنے والے لوگوں کا ایک اعتراض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تو قرآنِ کریم میں یہ فرماتا ہے کہ:

﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾ [النساء: 82]

"اور اگر یہ (قرآن) اللہ کے علاوہ (کسی اور) کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے۔"

نیز اللہ کا یہ بھی فرمان ہے کہ:

﴿لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ﴾ [فصلت: 42]

"اس (قرآن) کے پاس باطل نہ تو سامنے سے آ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے۔"

---

[1] تأويل مشكل القرآن لابن قتيبة: 22، 23

[2] الاحتجاج للقراءات بواعثه، تصوره للدكتور عبد الفتاح شلبي ـ بحث منشور في مجلة البحث العلمي والتراث الاسلامي العدد الرابع، عام 1401هـ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معترضین کہتے ہیں کہ ان دونوں فرامین کے ہوتے ہوئے بھی ہم یہ دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام ﷺ اور ان کے بعد کے لوگوں نے قرآن کے کئی حروف میں اختلاف کیا ہے۔ مثال کے طور پر سیدنا عبداللہ بن عباس ﷺ (وَادَّكَرَ بَعْدَ أَمَهٍ) پڑھتے ہیں [1] جبکہ باقی سب ﴿وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ﴾ [یوسف: 45] پڑھتے ہیں۔ اسی طرح سیدہ عائشہ ﷺ (وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ) پڑھتی ہیں جبکہ باقی لوگ ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ [ق: 19] پڑھتے ہیں۔ اور بعض قراء نے ﴿وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً﴾ پڑھا ہے جبکہ باقی لوگوں نے ﴿وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً﴾ [یوسف: 31] پڑھا ہے۔ اسی طرح سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷺ (إِنْ كَانَتْ إِلَّا زَقِيَّةً وَّاحِدَةً) پڑھا کرتے تھے جبکہ باقی لوگ ﴿إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ [یس:29] پڑھتے ہیں۔ نیز ﴿كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ﴾ [القارعة: 5] کو (كَالصُّوفِ الْمَنْفُوشِ) پڑھا جاتا ہے۔ ایسی مثالیں بہت ہیں۔ غرضیکہ قراء کرام قرآنِ مجید کے الفاظ وکلمات میں اختلاف کرتے ہیں، ایک ہی لفظ کو ایک قاری مکسور پڑھ رہا ہوتا ہے تو دوسرا مرفوع پڑھ رہا ہوتا ہے، ایک مرفوع پڑھ رہا ہوتا ہے تو دوسرا منصوب پڑھ رہا ہوتا ہے، اور اس سب کے باوجود آپ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی اللہ کا کلام ہے اور وہ بھی اللہ کا کلام ہے۔ ایسے اختلاف کے بعد بھی تم یہ دعویٰ کیسے کر سکتے ہو؟ ایسی واضح خطا کے بعد بھی تم اور کس باطل کی پیروی کرنا چاہتے ہو؟ [2]

امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ معترضین کی اس بات کے جواب میں فرماتے ہیں:

''جن لوگوں نے وجوہِ قراءات کے اختلاف کی وجہ سے چڑھائی کرنے کی کوشش کی ہے ہم ان کے سامنے بطورِ دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان رکھتے ہیں:

((أُنْزِلَ القُرآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ، فَاقْرَؤُوا كَيفَ شِئْتُمْ))

''قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، سب کے سب ہی کافی و شافی ہیں، تم جیسے چاہو پڑھ لیا کرو۔'' [3]

یہ تمام حروف (قراءات) کلام اللہ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے اپنے رسولِ کریم ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ ہر رمضان المبارک میں جبرائیل علیہ السلام آ کر نبی ﷺ سے قرآن کے اس سارے حصے کا دَور کیا کرتے تھے جو اب تک نازل ہو چکا ہوتا، پھر اس میں اللہ تعالیٰ جو کچھ نئی آیات وقراءات شامل فرمانا چاہتا ان کو شامل فرما دیتا اور جن کو منسوخ کرنا ہوتا وہ منسوخ کر دیتا۔ اس کا مقصد

---

[1] تأويل مشكل القرآن لابن قتيبة: 24، 25 بتصرف
[2] المصدر نفسه
[3] تفسير الطبري: 18/10

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے آسانی فراہم کر دے۔ اس آسانی کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ ہر قوم اور قبیلے کو اسی قراءت میں پڑھنے کی اجازت دے دی جاتی جس میں ان کے لیے پڑھنا عادتاً آسان ہوتا۔ جیسا کہ ہذلی ﴿حَتّٰى حِيْنٍ﴾ [یوسف: 35] کو (عَتّٰى حِيْنٍ) پڑھتے تھے۔ اس لیے کہ وہ اس لفظ کو اسی طرح (عین کے ساتھ) بولتے اور استعمال کرتے تھے۔ اسدی ﴿تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة: 22]، ﴿تَعْلَمْ﴾ [البقرة: 106]، ﴿وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ [آل عمران: 106] اور ﴿اَلَمْ اَعْهَدْ﴾ [یس: 60] کو حرفِ مضارعہ کے کسرہ کے ساتھ پڑھتے تھے، یعنی اس طرح: (تِعْلَمُوْنَ ، تِعْلَمْ ، تِسْوَدُّ ، إِعْهَدْ)۔ اسی طرح تمیمی ہمزہ پڑھتے تھے اور قریشی ہمزہ نہیں پڑھتے تھے۔ اور باقی سارے ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ﴾ [البقرة: 11] اور ﴿وَغِيْضَ الْمَآءُ﴾ [هود: 44] کو ضمہ کا کسرہ کے ساتھ اشمام کر کے پڑھتے تھے۔

اگر ان سب کو یہ حکم دیا جاتا کہ یہ اپنی اس زبان سے ہٹ جائیں جو وہ بچپن سے بولتے آ رہے ہیں اور جوانی و بڑھاپا بھی اسی لغت کو استعمال کرتے گزارا ہے، تو یقیناً یہ حکم ان سب کے لیے بہت گراں اور سخت ہوتا اور ان کو اپنی اپنی زبان چھوڑ کر، جن الفاظ کو بولنے کی عادت بن چکی تھی ان کو ترک کر کے اور اپنے اسلوب و انداز کو سختی کے ساتھ تبدیل کر کے دوسری لغت اپنانے میں بہت زیادہ محنت و ریاضت کرنا پڑتی، پھر بھی شاید ہی یہ ممکن ہو پاتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و رحمت کے ساتھ ان کو متعدد لغات میں قرآن پڑھنے کی وسعت اور گنجائش مہیا فرما دی، جیسا کہ ان کے لیے دین کے باقی تمام معاملات میں آسانیاں عطا فرمائی تھیں، جب کہ اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کی زبانِ اطہر سے لوگوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ اسلام کے احکام و فرائض، نماز و روزہ، زکاۃ و حج، اور دیگر جملہ امورِ دینیہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فقہی اختلافات میں سے جس کو آسان سمجھیں اسی پر عمل کر لیں۔ [1]

لغات کا مختلف ہونا درحقیقت قراءات کا تنوع ہے اور اسی تنوع کی وجہ سے اسلام کے جدید و قدیم معاندین قرآن کی صحت پر طعن کرنے لگ گئے۔ چنانچہ اہل علم نے دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ کے ساتھ ان کے شبہات کا ازالہ کیا اور اعتراضات کے جواب دیے، جس سے ان تمام شبہات کا خاتمہ ہو گیا اور ان کا معاملہ اس آیت کے مصداق ٹھہرا کہ:

﴿جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [الإسراء: 81]

''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، یقیناً باطل مٹ ہی جانے والا تھا۔''

[1] تأويل مشكل القرآن لابن قتيبة: 42/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

المطلب الثاني:

لغتِ قرآن کی صحت کا دفاع

بعض نحویوں کو عربی کے بعض لہجات کے بارے میں یہ وہم ہوا کہ یہ ضعیف اور ردّی ہیں، جبکہ وہ لہجے بالکل صحیح، فصیح اور عرب کے مشہور قبائل کی طرف منسوب تھے۔ اس وہم کی وجہ سے لغتِ عرب، یعنی لغتِ قرآن کا دفاع بھی ضروری معلوم ہوا۔

یہ بات ہمارے احاطہ علم میں ہے کہ لغتِ عرب ان ارکانِ ثلاثہ میں سے ایک رُکن ہے جن کو اہل علم نے قراءاتِ صحیحہ کی غیر صحیحہ سے پہچان کے لیے وضع کیا ہے۔ یہ ایک ایسا سمندر ہے کہ جس کی گہرائی کو ناپا نہیں جا سکتا اور نہ ہی اس کے معانی و مبانی کے لحاظ سے اس کے ساحل کا احاطہ کیا جا سکتا ہے۔

علمِ قراءات اور لغتِ عرب؛ دونوں ہی ایک دوسرے کو لازم و ملزوم ہیں۔ یہ بھی کوئی تعجب اور حیرانی کی بات نہیں ہے کہ جتنے بھی قراءت کے مشائخ ہوتے تھے وہ لغتِ عرب کے بھی مشائخ مانے جاتے تھے۔ جیسا کہ ابوعمرو بصری، کسائی اور یعقوب الحضرمی وغیرہ کے نام نمایاں ہیں۔

اس پختہ تلازم کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ نحویوں نے بعض قراءاتِ قرآنیہ کو رَد کرنے اور ضعیف قرار دینے کی راہ نکال لی ہے۔ اس کا طریقہ انہوں نے یہ اپنایا کہ پہلے قواعد وضع کیے اور اصول بنائے، پھر ان پر قراءاتِ قرآنیہ کو جاری کیا۔ جو قراءات ان اصول و قواعد کے موافق ہوئیں ان کو قبول کر لیا اور جو ان کے مخالف آئیں ان کو ضعیف کہہ کر رَد کر دیا۔ خواہ اس کو مشہور قرائے سبعہ میں سے کسی ایسے قاری نے ہی روایت کیا ہو جو قوتِ حافظہ اور دِقتِ نقل میں بلند مقام رکھتا ہو۔

اصلاً تو یوں ہونا چاہیے تھا کہ وہ اپنے قواعد کو کتاب اللہ پر پیش کرتے، جس کتابِ مقدس سے سارے علوم پھوٹتے ہیں اور اسی سے تمام اصول و قواعد اخذ کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنے قواعد کے شواہد لاتے، پھر انہیں جو قاعدہ کتاب اللہ کے موافق نظر آتا اس کو باقی رکھ لیتے اور جو قاعدہ مخالف دکھائی دیتا اس کو مٹا دیتے۔ یعنی اپنے قواعد کو قرآن کے تابع بناتے، نہ کہ قرآن کو اپنے قواعد کے تابع بنانا چاہیے تھا۔

جن قراءات کو نحویوں نے اپنے قواعد کے مطابق ضعیف قرار دیا، ان میں سے بطورِ مثال ایک یہ ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ [النساء: 1]

امام حمزہ بن حبیب الزیات نے ﴿وَالْأَرْحَامِ﴾ کو میم کے کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ لیکن کچھ نحویوں نے اس کو درست نہیں مانا، حتیٰ کہ محمد بن یزید المبرد (ت: 285ھ) نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"لَو صَلَّيتُ خَلفَ إِمَامٍ يَقرَأُ ﴿وَالْأَرْحَامِ﴾ - يَقْصُدُ بِكَسرِ الْمِيمِ - لَأَخَذْتُ نَعْلِي وَمَضَيتُ."

''اگر میں کسی ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں جو ﴿وَالْأَرْحَامِ﴾ کو میم کے کسرہ کے ساتھ پڑھے، تو میں اپنے جوتے اٹھاؤں گا اور وہاں سے چلا جاؤں گا۔''[1]

ان کی نظر میں اس قراءت کے غلط ہونے کا سبب یہ ہے کہ اسم ظاہر کا عطف مضمر پر ہو رہا ہے اور نحویوں کے قاعدے کے مطابق یہ جائز نہیں ہے۔

زجاج کہتے ہیں:

''عربی کے معاملے میں نحویوں کا اجماع ہے کہ اسم ظاہر کا اسم مضمر پر جری حالت میں عطف کرنا قبیح ہے، سوائے اس صورت کے کہ جر دینے والے کو ظاہر رکھا جائے۔ نحوی حضرات ''مَرَرْتُ بِهِ وَزَيدٍ'' اور ''مَرَرْتُ بِكَ وَزَيدٍ'' کو برا سمجھتے ہیں، سوائے اس کے کہ جس کی وجہ سے جر آئی ہو اس کو ظاہر کیا جائے۔''[2]

زجاج کا علومِ عربیہ میں نمایاں نام اور بلند مقام ہے، اس کے باوجود ان کے ذکر کردہ اجماعِ نحاۃ کو اجماع نہیں قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ اجماع کا مطلب ہوتا ہے کہ سب کے سب نحویوں نے، مکتب فکر مختلف ہونے کے باوجود، کسی ایک رائے یا کسی ایک قاعدے پر اتفاق کر لیا ہے۔ جبکہ ایسا ہونا دشوار ہے۔ جس رائے کا زجاج دفاع کر رہے ہیں اس کو زیادہ سے زیادہ اہل بصرہ کی رائے کہا جا سکتا ہے بس! اور ابن خالویہ نے اس کی صراحت بھی کر دی ہے، جیسا کہ انہوں نے کہا:

" فَالبَصرِيُّونَ أَنكَرُوا الخَفضَ، وَلَحَنُوا القَارِئَ بِهِ وَأَبطَلُوهُ."

''بصریوں نے (﴿وَالْأَرْحَامِ﴾ کو) مکسور پڑھنے کا انکار کیا ہے اور انہوں نے اس طرح پڑھنے والے کو غلط اور باطل قرار دیا ہے۔''[3]

یہاں ایک بہت عمدہ اور مفید سوال وارد ہوتا ہے کہ کیا نحو کے دو بڑے مراکز (بصرہ اور کوفہ) میں اتنی وسعت اور گنجائش ہے کہ وہ قبائل عرب کے تمام تر فصیح، افصح، اجماعی اور اختلافی لہجات کا احاطہ کر لے؟

تو اس کا **جواب** یہ ہے کہ نہیں، ان تمام لہجات کا احاطہ نہیں ہو سکتا، جیسا کہ علامہ ابن عاشور فرماتے ہیں:

''بصرہ اور کوفہ کے نحویوں کی بیان کردہ فصیح عربی پر ہی انحصار کر لینا درست نہیں ہے۔''[4]

---

[1] الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: 3/5
[2] حجة القراءات لابن زنجلة: 188، 189
[3] الحجة لابن خالوية: 118، 119
[4] التحرير والتنوير: 61/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح یہ امکان بھی بہرحال موجود ہے کہ کوئی قراءت ایسی ہو جو قدیم عربی لغت پر ہو، جس کو عرصہ دراز ہو چکا ہو اور اس کا رسم الخط بھی محو ہو چکا ہو۔ بہت سی زبانیں ایسی بھی تو ہیں جو ہم تک پہنچ ہی نہیں پائی ہیں اور وہ معدوم ہو چکی ہیں۔ ابوعمرو بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عرب کے اقوال و آثار کا بہت کم حصہ تم لوگوں تک پہنچا ہے، اگر اس کا وافر حصہ تمہیں موصول ہوا ہوتا تو اس میں بہت سا علم اور شاعری بھی موجود ہوتی۔''[1]

ایسی صورت میں یہ کیوں ممکن نہیں ہے کہ ﴿وَالْأَرْحَامِ﴾ والی قراءت بھی پختہ لغت عرب سے ہو لیکن اس کے قواعد بعض نحاۃ پر مخفی ہوں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ اسلوب عرب سے ہی وارد ہوا ہے کہ اسم ظاہر کا مضمر پر عطف کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ اس عربی شعر میں بھی یہی انداز اپنایا گیا ہے:

فَالْيَوْمَ أَصْبَحْتَ تَهْجُوْنَا وَتَشْتُمُنَا ❖ فَاذْهَبْ فَمَا بِكَ وَالْأَيَّامِ مِنْ عَجَبٍ[2]

شعر میں اسم ظاہر "الْأَيَّامِ" کا عطف مضمر "بِكَ" پر کیا گیا ہے اور اہل عرب اپنی لغت کو دیگر لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں۔ انہوں نے اگر یہ اسلوب اپنایا ہے تو اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ ایسا کرنا درست ہے اور کسی اصول و قاعدے کے خلاف نہیں ہے۔

ابن زنجلہ رحمہ اللہ اس ﴿وَالْأَرْحَامِ﴾ قراءت کا دفاع کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''بعض مفسرین نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ اسم ظاہر کا ضمیر مجرور پر عطف نہیں ہو سکتا، سوائے اس صورت کے کہ حرفِ جارہ کو دوبارہ لایا جائے۔ یہ بات غلط بھی نہیں ہے۔ غلط تو یہ ہے کہ اسم ظاہر کا عطف ایسی ضمیر پر ہو جس کا پہلے ذکر نہ ہوا ہو، مثلاً آپ کہیں: "مَرَرْتُ بِهِ وَزَيْدٍ" جبکہ ایسا کہنا درست نہیں ہوگا۔ البتہ اگر "هاء" کا پہلے ذکر ہوا ہو تو پھر عطف صحیح ہے، اس کی مثال یہ ہے: "عَمْرٌو مَرَرْتُ بِهِ وَزَيْدٍ"۔ اسی طرح اس فرمانِ الٰہی: ﴿تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامِ﴾ میں بھی ضمیر کا پہلے ذکر ہوا ہے، اور وہ ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ﴾ ہے۔''[3]

یہاں اور بھی بہت سی ایسی قراءاتِ قرآنیہ ہیں جن پر نحویوں نے اعتراضات اٹھائے ہیں۔ ان سب کے تذکرے کی یہاں گنجائش نہیں ہے اور نہ ہمارا یہ مقصود ہے۔ البتہ ہم علامہ ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ کی ایک بہت عمدہ کلام ضرور یہاں نقل کرنا چاہیں گے، جس میں وہ فرماتے ہیں:

---

[1] البحر المحيط: 230/4

[2] البيت لم يعلم قائله، ينظر: الكتاب لسيبويه: 383/2 بلفظ فاليوم قد بتّ، الحجة لابن خالويه: 118، 119

[3] حجة القراءات لابن زنجلة: 190

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اس سے بڑی تعجب خیز کوئی بات نہیں ہے کہ اگر (عرب کے شعراء:) امرؤالقیس، زُہیر، جریر، حطیئہ، رماح یا کسی اسدی، اسلمی اور تمیمی بدوی یا ایسے ابنائے عرب جو قضائے حاجت کے آداب سے بھی ناواقف ہوتے ہیں' ان کے شعر یا نثر میں ہمیں کوئی بات دکھائی دیتی ہے تو ہم اس کو لغت میں اصول بنا لیتے ہیں، اس کو قطعی اور حتمی مان لیتے ہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا.....لیکن جب تمام لغات اور سبھی لغویوں کے خالق؛ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہم کوئی بات دیکھتے ہیں تو نہ اس کی طرف التفات کرتے ہیں اور نہ اس کو حجت اور دلیل بناتے ہیں، بلکہ اس کو اس کی حقیقی صورت سے بدلنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں، اس کو اس کے مقام سے ہٹانے لگ جاتے ہیں اور جس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اس کو بیان کیا ہوتا ہے اس سے پھیر کر اپنی مرضی کے مطابق چلانے لگتے ہیں۔''[1]

[1] الفصل فی الملل والنحل: 192/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

المطلب الثالث:

ایک لفظ کی متعدد قراءات کے درمیان اعجازِ قرآن

نبی کریم ﷺ نے اپنی مبارک دعوت کا واضح اعلان کرنے کے بعد اور اللہ کے اس فرمان پر لبیک کہا:

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ [الحجر: 94]

''جو آپ کو حکم دیا جا رہا ہے اس کو کھول کر سنا دیجیے اور مشرکوں سے اعراض کیجیے۔''

اس کے بعد کفار و مشرکین نے دعوتِ اسلام اور پیغمبر اسلام کو ہر طرح کی طاقت کے استعمال، مکر و فریب اور دھوکہ دہی کے ساتھ روکنے کی کوشش کی، بلکہ کئی متشددانہ طریقوں اور ایذا رسانیوں سے بھی گریز نہ کیا، تاکہ وہ سچے مومنوں کو بدترین سزاؤں سے دوچار کر کے انہیں ان کے دین سے پھیر دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ایک فیصلہ ہو چکا تھا، جو یہ تھا کہ:

﴿وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ [التوبة: 32]

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے نور (دین اسلام) کو مکمل کر کے رہے گا، خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو!

اس شدید عداوت کے باوجود ایک چیز ایسی تھی جس نے ان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا، ان کی زبانوں کو گنگ کر دیا، اور اس کے سامنے ان کی فصیحانہ قوتِ بیان بھی بے بس ہو کر رہ گئی! وہ چیز تھی قرآنِ کریم!

نبی کریم ﷺ کا دائمی معجزہ:

قرآنِ مجید نبی کریم ﷺ کا ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ ہے۔ اس کے متعلق خود رسولِ گرامی ﷺ فرماتے ہیں:

((مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ ، وإِنَّما كانَ الَّذِي أُوْتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ ، فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ القِيامَةِ))[1]

''ہر نبی کو ایسے ایسے معجزات دیے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر لوگ ایمان لاتے رہے، البتہ مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ وحی (قرآنِ کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نازل کیا ہے۔ اس لیے مجھے امید ہے کہ روزِ قیامت میرے پیروکار دیگر انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔''

یہ قرآن خالص عربی حروف کی صورت میں نازل کیا گیا ہے۔ عرب لوگوں نے اپنی زبان کی کئی طریقوں

[1] صحيح البخاري: 4981

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے خدمت کی، اس کی فصاحت و بلاغت کو بہت پروان چڑھایا اور شعر و نثر میں اس زبان پر بہت کام کیا۔ لیکن قرآن کا معجزہ دیکھیے کہ بڑے سے بڑے عربی دان بھی اس کتابِ مقدس جیسی کوئی ایک چھوٹی سی سورت بھی بنانے میں ناکام رہے۔ ان کی عربیت سے متعلق صلاحیتیں باطل امور میں بحث و تکرار اور خصم و جدال تک ہی رہیں، تاکہ وہ حق و باطل کو خلط ملط کر سکیں۔ اسی مقصد کے لیے ان کے ناپاک مشن کو کچھ بے وقوف لوگ لے کر چل پڑے ہیں، تاکہ وہ اپنے بچوں اور کم عقل لوگوں کو دھوکے میں ڈال سکیں۔ وہ سب مل کر قرآن مجید کے متعلق ہفوات بکتے ہیں، تلاوتِ قرآن کے وقت شور شرابہ کرتے ہیں تاکہ اس کتابِ ہدایت کی آواز کسی کے کان تک نہ پہنچ سکے اور ان کے قلوب و اذہان میں ایمان اپنی جگہ نہ بنا سکے۔ یہ شیوہ اُس وقت کے کافروں کا بھی تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾ [فصلت: 26]

''اور کافر لوگ (اپنے ہم نواؤں سے) کہنے لگے: تم اس قرآن کو نہ سنا کرو، بلکہ (جب یہ پڑھا جا رہا ہو تو) تم اس میں خلل ڈالا کرو، شاید ایسے ہی تم غالب آ سکو۔''

ڈاکٹر محمد حسن ہیتو کہتے ہیں:

''قرآنِ مجید نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والا ایسا معجزہ ہے کہ بہت سی قومیں اس کے تعارف اور معرفت کے بارے میں ہی سرگرداں ہیں، تاکہ وہ اس معجزے کا ادراک کر سکیں اور اس کی حقیقت کو پا سکیں۔ نیز اس کے متعلق ان میں پایا جانے والا یہ اضطراب دُور ہو سکے کہ کیا یہ لوگوں کو اپنی سحر بیانی میں جکڑنے والی چیز ہے؟ کیا یہ کوئی جادوئی شے ہے؟ یا یہ کوئی شعبدہ بازی ہے؟ (نعوذ باللہ) یا ان سب کے سوا یہ کوئی ایسی چیز ہے جو عمومی اور عادی امور سے تعلق نہیں رکھتی، بلکہ وہ بہت ہی عجیب و غریب چیز ہو سکتی ہے؟!

قرآنِ مجید نبی کریم ﷺ پر بطورِ معجزہ نازل ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے جب اس کی تلاوت کرنا شروع کی تو جو بھی اس کو سنتا اس کا دل اس کے اپنے اختیار میں نہ رہتا اور یہ کلام اس کے قلب و ذہن اور عقل و شعور پر گہرا اثر مرتب کرتا، جس کے نتیجے میں وہ اس کی طرف مائل ہونے لگتا۔ اس لیے کہ یہ کلامِ مقدس فصاحت بلاغت، وجد آفریں بیان، جمال آفریں اسلوب، دقیق جملوں، رُوح پرور مضامین، اُمید بھری بشارتوں اور یقین آمیز نویدوں کا مرکز و محور ثابت ہو رہا تھا۔ یہی وہ امور تھے جن کے ساتھ عربی زبان نے صدیوں اپنا امتیاز قائم رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے جب یہ کلام سنا تو وہ دل گرفتہ ہو کر رہ گئے۔ وہ شعر کی زبان سے واقف تھے، چنانچہ انہوں نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ یہ تو شاعری بھی نہیں ہے۔ وہ نثر کے اسلوب سے بھی شناسا تھے، سو انہوں نے محسوس کیا کہ یہ تو نثر بھی نہیں ہے۔ وہ کاہنوں کی نغمات سے بھی آشنا تھے، لیکن انہیں یہ کلام کاہنوں کی نغمات سے بھی پاک نظر آیا۔'' [1]

جس چیز نے اعجازِ قرآن کی شان وشوکت میں اضافہ کیا وہ یہ ہے کہ ایک ایک آیت میں کئی کئی قراءات ہوتی ہیں۔ یہی وہ دلچسپ چیز ہے جس نے اہل علم کو شوق دلایا کہ وہ اس کتاب سے اپنے علم کے برتنوں کو بھریں اور اپنی علمی تشنگی کو ایسے چشمہ صافی سے دُور کرنے کی کوشش کریں جو کبھی خشک نہیں ہوسکتا۔ ایک فقیہ اس قرآن میں تفقہ کے ذریعے مختلف فقہی احکام کو بہت وسعت دے سکتا ہے۔ ایک مفسر قرآنی الفاظ وکلمات میں خوب غور وفکر کر کے جامع مفاہیم کے لیے علم کے اس دریا میں غوطہ زن ہوسکتا ہے۔ ایک نحوی اعراب کے قواعد مرتب کرنے کے لیے اس کے اسلوبِ بیان سے راہنمائی لے سکتا ہے اور ایسے اصول وضع کرسکتا ہے کہ جن کا کوئی توڑ نہ ہو، کیونکہ اس کلام میں اسے کسی بھی قسم کا تضاد اور تناقض نہیں ملے گا، بلکہ قرآن کے تمام گوشے ایک دوسرے کی تصدیق وتائید کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی لیے تو ربِ کریم نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾

[فصلت: 42]

''اس (قرآن) کے پاس باطل نہ تو سامنے سے آسکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے (کیونکہ) یہ حکمت اور تعریف والی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" فَهٰذِهِ القِرَاءَاتُ الَّتِيْ يَتَغَايَرُ فِيْهَا الْمَعْنٰى كُلُّهَا حَقٌّ ، وَكُلُّ قِرَاءَةٍ مِنْهَا مَعَ الْقِرَاءَةِ الْأُخْرٰى بِمَنْزِلَةِ الْآيَةِ مَعَ الْآيَةِ ، يَجِبُ الْإِيْمَانُ بِهَا كُلِّهَا وَاتِّبَاعُ مَا تَضَمَّنَتْهُ مِنَ الْمَعْنٰى عِلْمًا وَعَمَلًا ، لَا يَجُوْزُ تَرْكُ مُوْجِبِ إِحْدَاهُمَا لِأَجْلِ الْأُخْرٰى ظَنًّا أَنَّ ذٰلِكَ تَعَارُضٌ ، بَلْ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه : مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِنْهُ فَقَدْ كَفَرَ بِهٖ كُلِّهٖ".

''وہ تمام قراءات جن میں معانی بدل جاتے ہیں، سب کی سب حق ہیں اور ان میں سے ہر قراءت دوسری قراءت کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے ایک آیت کے ساتھ دوسری آیت ہے۔ ان تمام پر ایمان لانا واجب ہے اور یہ قراءات جس معنی کو بھی شامل ہوں اس کی علمی اور عملی طور پر اتباع

[1] المعجزة القرآنية: 28 ـ 30

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرنا ضروری ہے۔ دونوں قراءات کے درمیان تعارض کا گمان کرتے ہوئے ایک کو واجب سمجھنا اور دوسری قراءت کو ترک کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ اس کا حکم ویسے ہی ہوگا جیسے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے اس (قرآن) کے ایک حرف کا بھی انکار کیا، یقیناً اس نے اپنے اس عمل سے سارے قرآن ہی کا انکار کر دیا۔"[1]

ایک اور مقام پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" قَدْ بَيَّنَّا أَنَّ الْقِرَاءَتَيْنِ كَالْآيَتَيْنِ ، فَزِيَادَةُ الْقِرَاءَاتِ كَزِيَادَةِ الْآيَاتِ."

"یقیناً ہم یہ واضح طور پر بیان کر چکے ہیں کہ دو قراءتیں دو آیتوں کے برابر ہیں، چنانچہ جتنی قراءات زیادہ ہوں گی اُتنی ہی زیادہ آیات شمار کی جائیں گی۔"[2]

امام ابن الجزری رحمہ اللہ قراءات کے "فوائد اور ان کی مختلف اقسام" کی بحث میں رقم طراز ہیں:

"علم قراءت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس میں انتہا درجے کی بلاغت، کمالِ اعجاز اور جمالِ اختصار دیکھنے کو ملتا ہے۔ ہر ایک قراءت ایک آیت کے برابر ہوتی ہے۔ (یعنی ایک آیت کو جتنی قراءات میں پڑھو گے اتنی ہی آیات شمار ہوں گی اور ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا) جب کسی کلمے میں الفاظ کا تنوع ہوگا تو وہ کئی آیات کے قائم مقام ہو جائے گا اور اگر ہر لفظ کی دلالت کو علیحدہ ایک آیت بنایا جائے تو اس میں طوالت سے پیدا ہونے والا خوف بھی جاتا رہے گا۔"[3]

امام عبدالعظیم زرقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"قراءات کا مختلف ہونا کئی آیات کے قائم مقام ہونا ہے۔ یہی چیز بلاغت کی اقسام میں سے ہے، جس کی ابتدا اعجاز کے جمال سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا اعجاز کے کمال پر ہوتی ہے۔"[4]

علامہ شنقیطی رحمہ اللہ کا قول ہے:

"مختلف قراءات متعدد آیات کے قائم مقام ہیں۔ یعنی جب ایک ہی آیت میں دو قراءتیں ثابت ہوں اور ہر قراءت کا معنی دوسری قراءت سے مختلف ہو، تو پھر اگر ایک قراءت کو دوسری پر محمول کرنا ممکن ہو تو ایسا کرنا لازم ہے، لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو وہ دو آیتوں کے قائم مقام سمجھی جائے گی اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا اپنا الگ مستقل معنی ہوگا۔"

---

[1] مجموع الفتاوی: 391/13 [2] مجموع الفتاوی: 400/13
[3] النشر: 52/1 [4] مناهل العرفان: 149/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المطلب الرابع:

قرآنِ کریم کی تفسیر

قراءاتِ قرآنیہ کی تقسیم (قراءاتِ متواترہ اور قراءاتِ شاذہ) ہمیشہ سے ہی قرآنِ کریم کی تفسیر کرنے والے کے لیے پہلا آلہ رہا ہے اور جو بھی مفسر اپنی تفسیر میں علمِ قراءات کے تذکرے سے پہلوتہی کرتا ہے؛ اس کی تفسیر بے رنگ اور اس کی معلومات ناقص سمجھی جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ کتب تفاسیر کے مؤلفین یہ ضرور ممکن بناتے کہ آیات کی تفسیر کرتے ہوئے مختلف قراءات اور معانی میں ان کے اثر کو بھی بیان کیا جائے، چنانچہ ان کی تفاسیر اس مفید گوشے کے ساتھ عمدہ قرار پاتیں۔

کتنی ہی ایسی آیاتِ قرآنیہ ہیں کہ جن کا مفہوم بیان کرنا قدرے مشکل ہو جاتا ہے، لیکن کسی دوسری قراءت کے ذریعے یہ اشکال ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بہت سی آیات ایسی بھی ہوتی ہیں کہ جن کے معانی خفی، دقیق اور غیر واضح ہوتے ہیں، پھر کوئی اور قراءت دیکھنے سے اس دِقت کو ختم کیا جاتا ہے۔

درج ذیل مثالیں تفسیر میں قراءاتِ قرآنیہ کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں:

❀.....فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنَزِّلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ [المائدة: 112]

امام کسائی رحمہ اللہ نے صیغہ خطاب کے ساتھ، یعنی ﴿هَلْ تَسْتَطِيعُ﴾ پڑھا ہے اور ﴿رَبَّكَ﴾ کو نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ جبکہ باقی نو ائمہ قراءت نے صیغہ غائب، یعنی ﴿هَلْ يَسْتَطِيعُ﴾ اور ﴿رَبُّكَ﴾ کو رفع کے ساتھ پڑھا ہے۔

ان دونوں قراءات کا معنی:

امام کسائی رحمہ اللہ کی قراءت کا مطلب ہے: اے عیسیٰ! کیا تم اپنے رب سے سوال کرنے کی قدرت رکھتے ہو؟ یعنی کیا تم ہمارے لیے یہ کر سکتے ہو؟ یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ کسی سے کہیں:

هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُكَلِّمَنِي.

''کیا تم مجھ سے بات کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟''

حالانکہ آپ کو علم ہوتا ہے کہ وہ آپ سے بات کرنے کی استطاعت رکھتا ہے، لہٰذا یوں پوچھنے کا مطلب

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ ہوتا ہے کہ اس کو وہ کام کرنے کا کہا جائے، کہ تم ایسا کرو۔ ❶

باقی نو ائمہ کی قراءت کا معنی یہ ہوگا کہ: ''اگر آپ اپنے رب سے مانگیں، تو کیا وہ آپ کی دعا کو قبول فرما لے گا؟'' حالانکہ ایسا کہنے والے بھی جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس پر بہ خوبی قادر ہے۔

ان دونوں قراءتوں کا حاصل یہ ہے کہ:

امام کسائی کی قراءتِ خطاب نے غیب والی قراءت کی مراد واضح کی ہے اور اس اشکال کا خاتمہ کیا ہے جو اس سے پیدا ہو رہا تھا۔ وہ اشکال یہ ہے کہ غیب والی قراءت سے یہ سمجھ آتا ہے کہ یہ سوال اللہ کی قدرت میں شک کی وجہ سے ہے اور اس سے تو حواریوں کے ایمان کی نفی ہو رہی ہے، جبکہ اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کا اثبات کیا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ﴾

[المائدة: 111]

''اور جب میں نے (عیسیٰ علیہ السلام کے) حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ، انہوں نے کہا: ہم ایمان لائے اور گواہ رہیے کہ بے شک ہم فرمانبردار ہیں۔''

تو پھر ان کا سوال قدرت کے بارے میں شک کی وجہ سے کیونکر ہو سکتا ہے؟ حالانکہ وہ اہل ایمان تھے۔ ❷

❀ ..... فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَى فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ﴾ [الإسراء: 93]

''(کفار مکہ نے کہا:) یا آپ کے لیے سونے کا ایک گھر ہو، یا آپ آسمان میں چڑھ جائیں اور ہم آپ کے چڑھنے کا ہرگز یقین نہ کریں گے، یہاں تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب اتار لائیں جسے ہم پڑھیں۔''

قاری کے لیے یہ بات تو ابتداءً ہی واضح ہو جاتی ہے کہ اس آیت کریمہ میں وارد ہونے والے لفظ ﴿زُخْرُفٍ﴾ مادہ زُخْرُف ہی ہے، جس کا معنی تزئین اور خوب صورتی پیدا کرنا ہے۔ ❸

دونوں معنوں کے درمیان بہت دُور کا فاصلہ ہے، کیونکہ یہاں زُخْرُف کا معنی ''سونا'' ہے۔ جیسا کہ

---

❶ معاني القرآن للفراء: 325/1، الكشف: 422/1

❷ الكشف: 422/1، حجة القراءات لابن زنجلة: 240، القراءات وأثرها في التفسير والأحكام: 664/2

❸ مختار الصحاح، مادة: زخرف

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"كُنَّا لَا نَدْرِي مَا الزُّخْرُفُ حَتَّى رَأَيْنَاهُ فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ: (أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ ذَهَبٍ)."

"ہم جانتے نہیں تھے کہ زُخْرُف کیا چیز ہے؟ یہاں تک کہ ہم نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت (أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ ذَهَبٍ) میں اس کو دیکھ لیا (کہ اس سے مراد سونا ہے)۔" ❶

مزید فرماتے ہیں:

"عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ أَقِفُهُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ أَسْأَلُهُ فِيمَ نَزَلَتْ ، وَلَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ لَمْ أَحْتَجْ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ."

"میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین مرتبہ مکمل قرآن سنایا۔ میں ہر آیت پر ٹھہرتا اور ان سے اس کا شانِ نزول پوچھتا۔ اگر میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قراءت میں قرآن پڑھ رہا ہوتا تو مجھے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن کے بہت سے ایسے مقامات کے متعلق سوال کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی، جن کے متعلق میں (دیگر قراءات میں پڑھتے ہوئے) پوچھتا تھا۔" ❷

❀.....فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا ﴿١٦﴾﴾ [الكهف: 16]

اس آیت میں استثناء کی نوعیت کیا ہے؟ اگر تو یہ منقطع ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اصحاب کہف جن لوگوں سے فرار ہوئے تھے ان کو اللہ کی معرفت تھی اور نہ ہی علم۔ نیز وہ صرف بتوں کے ہی معبود ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اور اگر یہ منقطع نہیں بلکہ متصل ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ لوگ کفارِ مکہ کے مثل تھے کہ وہ اللہ کی معرفت تو رکھتے تھے لیکن عبادت میں وہ بتوں کو اللہ کا شریک بناتے تھے۔ ❸

یا پھر ایسا ہے کہ ﴿وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ﴾ کا جملہ معترضہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان نوجوانوں کے متعلق یہ خبر دے رہا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ ❹

---

❶ جامع البيان: 188/15، البحر المحيط: 80/6

❷ مقدمة في أصول التفسير لابن تيمية: 102، 103

❸ الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: 367/10

❹ البحر المحيط: 106/6

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ ایسا واضح اشکال ہے کہ مفسرین اس میں اختلاف کرنے لگے اور اپنی آراء اور عربی لغت کے ساتھ دلیلیں دینے لگے اور مختلف وجوہ بیان کرنے لگے، جبکہ اگر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک شاذ قراءت (وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ)[1] کو دیکھ لیا جائے تو یہ قراءت اس اشکال کو ختم اور معنی کی وضاحت کر دیتی ہے، اور قاری کو استثناء کے باب میں اور اس نوعیت کے دیگر امور میں گھسنے سے بھی بچا لیتی ہے۔

[1] جامع البیان: 241/15

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المبحث الثالث:

علمِ توجیہ کا ارتقاء اور اس کے مراحل

اُمت محمدیہ نے قرآنِ کریم کی مختلف جہات سے خدمات کا بڑا اہتمام کیا ہے اور تلاوت، حفظ اور تفسیر کے حوالے سے اس کو خاص توجہ تھی۔ اسی طرح اُمت کی سہولت کی خاطر اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی متعدد قراءاتِ قرآنیہ کی توجیہات کے حوالے سے بھی خوب علمی کام کیا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ))

''بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، تمہیں اس سے جو بھی آسان لگے وہی پڑھ لیا کرو۔''[1]

اُمت مسلمہ نے ایک زمانے سے اس رخصت کو قبول کیا ہے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو ایک مصحف میں جمع کر دیا تھا، جو بعض ان قراءات پر مشتمل تھا جو عرضہ اخیرہ☆ میں باقی رکھی گئی تھیں۔ اس کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر شہر کی طرف ایک مصحف اور ایک قاری بھیجا۔ تمام شہروں کے لوگوں نے ان قراء کے پاس جمع ہو کر قرآن کی قراءت کی اصلاح کی اور ہر اس شخص کے خلاف حجت قائم کر دی جو قراءات میں شبہات اور طعن کا مرتکب ہوتا ہے۔[2]

علم توجیہ مختلف مراحل سے گزرتا رہا، حتیٰ کہ اس نے پختہ علم کی حیثیت اختیار کر لی اور اپنی مضبوط بنیادوں پر کھڑا ہو گیا۔ علمِ توجیہ متعدد علوم کے کندھوں پر کھڑا ہے، جن میں سے علم لغت، علمِ تفسیر اور علمِ قراءات نمایاں ہیں۔[3]

ان مراحل کی اجمالی وضاحت درج ذیل ہے:

① پہلا مرحلہ:..... باقاعدہ تدوین سے پہلے قراءات کے بعض الفاظ کی توجیہات:

یہ مرحلہ اوّل وقت سے ہی شروع ہو گیا تھا، یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مبارک عہد سے۔ پھر ان کے بعد

---

[1] صحيح البخاري: 4992

☆ عرضہ اخیرہ سے مراد جبرائیل علیہ السلام کا نبی ﷺ کے ساتھ قرآنِ کریم کا آخری دَور ہے۔

[2] رساله ماجستير: توجيه القراءات بين المهدوي: 38

[3] مصادر علم توجيه القراءات: 2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بعض مشہور ائمہ سے توجیہاتِ قراءات منقول ہوئیں، ان میں سے امام عاصم جحدری، امام عیسیٰ بن عمر اور امام علی الکسائی کے نام قابل ذکر ہیں۔

اس مرحلے میں تدوین کا امتیاز کیا تھا؟ اس مرحلے میں تدوین انفرادی اجتہادات سے عبارت تھی۔ اس میں اصحابِ فن نے بعض قراءات کی لغوی اور نحوی دلیلیں بیان کیں اور اس دور میں باقاعدہ تدوین اور کوئی مستقل کتابیں وضع نہیں کی گئیں۔ ❶

اس مرحلے کو "الْمَرْحَلَةُ بِالتَّوْجِيْهِ الشِّفَاهِيِّ لِلْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ" (قراءاتِ قرآنیہ کی زبانی توجیہات کا مرحلہ) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک قاری کوئی معین قراءت پڑھتا، جسے اس نے دیگر قراءات کے سوا اختیار کیا ہوتا، پھر وہ اپنے اس انتخاب کی دلیل بیان کرتا، اور اس کے بعد وہ لغوی، معنوی یا تفسیری اعتبار سے اس کی توجیہ بیان کرتا۔ ❷

② دوسرا مرحلہ:..... کتاب اللہ سے متعلق علوم میں پھیلی ہوئی قراءات کی توجیہات:

ماہرین اہل علم نے قرآن اور علومِ قرآن کے باب میں بہت ساری کتب کے صفحات روشن کیے ہیں، انہوں نے بڑی خدمات انجام دیں، شبہات اور فتنوں کا دروازہ کھولنے والے، قراءات اور اس کی اسانید میں تشکیک پیدا کرنے والے دشمنانِ قرآن کے آگے بند باندھا۔ ان اہل علم نے قراءات کی اس کی مختلف اسانید کے ساتھ حجیت ثابت کرتے ہوئے ان کا بھرپور علمی رَد کیا۔

اس مرحلے میں تدوین کا امتیاز کیا تھا؟ اہل علم نے اس مرحلے میں توجیہ کے موضوع پر تالیف وتدوین کا آغاز کیا۔ جبکہ حجیت قراءات کا مسئلہ قرآن مجید سے متعلق علوم میں تھا اور ابتدائی مرحلہ میں اس کو مستقل نہیں لکھا گیا تھا۔ ❸

❁ .....اس مرحلے کے اندر علم توجیہ میں جو مؤلفات اور مصادر ہیں، ان کی عموماً دو قسمیں ہیں:

❀.....پہلی قسم:

توجیہ القراءات کے سلسلے میں وہ آراء اور نظریات جن کو ضمناً جمع کیا گیا ہے حالانکہ وہ کتابوں میں کئی مقامات پر بکھری ہوتی ہیں۔ وہ کتابیں جن سے بہت عمدگی کے ساتھ قراءات کے لیے استدلال ممکن ہے، وہ درج ذیل ہے:

---

❶ منهج مادة مدخل لعلم القراءات: 29

❷ منهج مادة مدخل لعلم القراءات: 29، فن توجيه القراءات القرآنية: 8

❸ رساله ماجستير: توجيه القراءات بين المهدوى: 38

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❶ ..... کتبِ لغت

کتبِ لغت میں سب سے اوّلیں کتاب، کہ توجیہ القراءات کے سلسلے میں جس کی طرف نظر اٹھتی ہے وہ سیبویہ ابوبشر عمرو بن عثمان بن قنبر (ت 180ھ) کی کتاب ہے۔ یہ بہت مفید کتاب ہے۔ اس میں استدلالی آراء اور قراءات کی توجیہ سے متعلقہ بہت سے فوائد بیان ہوئے ہیں۔ اس کتاب کو ایسی اوّلیت حاصل ہے کہ اس کے بعد جتنی بھی کتابیں اس موضوع پر تالیف کی گئی ہیں سبھی نے اسی پر ہی اعتماد کیا اور اسی کو انہوں نے مستند سمجھا ہے۔

❷ ..... کتبِ معانی

تیسری صدی ہجری کے شروع میں اہل علم نے معانی القرآن پر کتب لکھنا شروع کیں۔ اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں ان حروف کی لغوی تفسیر بھی کی گئی جن میں قراء کا اختلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور کی متعدد کتب میں توجیہ القراءات پر روشنی ضرور ڈالی گئی ہے۔

ان کتب میں سے معروف اور لائق ذکر یہ ہیں:

- "مَعَانِي الْقُرْآنِ"..... امام فراء (ت: 207ھ)
- "مَعَانِي الْقُرْآنِ"..... امام اخفش اوسط (ت: 215ھ)
- "مَعَانِي الْقُرْآنِ وَإِعْرَابُهُ".....امام زجاج (ت: 311ھ)[1]

یہ وہ اوّلیں کتب ہیں جو معانی القرآن کے بیان میں تالیف کی گئیں۔ ہر زمانے میں ان کو عمدہ اور مفید سمجھا گیا۔ ان کے مؤلفین بھی علمی اور فکری طور پر ایک بلند مقام پر کھڑے دکھائی دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تالیف کردہ یہ کتب لغت، نحو، شاعری، قراءات اور تفسیر سے بھری ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ کتب گویا ایسی موسلا دھار بارش کی مانند ہیں جو زمین کے ہر گوشے کو سیراب کرتی ہے اور کوئی بھی حصہ اس کی خیر سے محروم نہیں رہتا۔ عدل و انصاف کی نگاہ سے دیکھنے والا شخص یہ محسوس کر لیتا ہے کہ اس کے بعد چوتھی اور پانچویں صدی ہجری کے علماء اس موضوع پر جتنی بھی تالیفات لائے ہیں، وہ ان ہی کتب سے خوشہ چینی کرتے نظر آتے ہیں۔ گویا جو کچھ تیسری صدی ہجری میں لکھا جا چکا تھا اس سے وہ مستغنی نہیں ہو سکے۔ چنانچہ انہوں نے نحو و بلاغت اور تفسیر و معانی میں جتنی بھی کتب لکھی ہیں ان کے لیے اساسی مصدر ان ہی مذکورہ تین کتب کو بنایا ہے۔[2]

❸ ..... کتبِ اعراب

ان کتابوں نے قراءات کے اعراب اور لغوی توجیہ کا اہتمام کیا ہے، جن سے توجیہ القراءات اور

---

❶ مصادر علم توجيه القراءات: 5/2 ❷ فن توجيه القراءات القرآنية: 11

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حجیت قراءات کو بھی موضوع سخن بنایا جا سکتا ہے، جیسے:

- "إِعْرَابُ الْقُرْآنِ"..... امام نحاس (ت: 338ھ)
- "مُشْكَلُ إِعْرَابِ الْقُرْآنِ"..... امام مکی بن ابی طالب (ت: 437ھ)
- "إِمْلَاءُ مَا مَنَّ بِهِ الرَّحْمٰنُ مِنْ وُجُوْهِ الْإِعْرَابِ وَالْقِرَاءَاتُ فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْآنِ" ..... امام ابو البقاء العکبری (ت: 616ھ)

4 ..... کتبِ تفسیر

علم تفسیر اور علم قراءات دونوں میں ہم آہنگی ہے اور دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ ایک مفسر کا قراءات سے واقف ہونا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ بصارت وبصیرت کی نگاہ سے دیکھیں تو معلوم پڑتا ہے کہ اکثر مفسرین قراء بھی تھے، بلکہ انہوں نے قراءات میں کتب تالیف کی ہیں، جیسا کہ امام ابن جریر، ابوحیان اور سمین حلبی وغیرہ۔

آپ کتب تفاسیر کا مطالعہ کریں تو اکثر میں یہ اسلوب پائیں گے کہ الفاظِ قرآنی کی مختلف قراءات بیان کی جاتی ہیں، پھر ان کی توضیح کی جاتی ہے اور اس کے بعد ان کی توجیہ بھی ذکر کی جاتی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل کتب تفاسیر میں آپ کو غالب طور پر یہی اسلوب دیکھنے کو ملے گا:

- "جَامِعُ الْبَيَانِ"..... امام طبری (ت: 310ھ)
- "بَحْرُ الْعُلُوْمِ"..... ابولیث سمرقندی (ت: 375ھ)
- "الْكَشْفُ وَالْبَيَانُ"..... احمد بن محمد ثعالبی (ت: 428ھ)
- "النُّكَتُ وَالْعُيُوْنُ"..... ماوردی (ت: 450ھ)
- "الْوَسِيْطُ"..... واحدی (ت: 468ھ)
- "الْكَشَّافُ"..... زمخشری (ت: 538ھ)
- "الْمُحَرَّرُ الْوَجِيْزُ"..... ابن عطیہ (ت: 546ھ)
- "الْجَامِعُ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ"..... امام قرطبی (ت: 671ھ)
- "الْبَحْرُ الْمُحِيْطُ"..... ابوحیان (ت: 745ھ)
- "الدُّرُّ الْمَصُوْنُ"..... سمین حلبی (ت: 756ھ)
- "التَّحْرِيْرُ وَالتَّنْوِيْرُ"..... ابن عاشور (ت: 1393ھ) وغیرہ

ان میں اور دیگر تفاسیر میں قراءات متواترہ کی توجیہ کے متعلق بہت عمدہ اور قیمتی مہرے موجود ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قراءات کے طالب کو چاہیے کہ ان کو اپنی نظروں میں رکھے، ان کا اہتمام کرے اور ان پر حریص رہے!

⑤.....شروحاتِ قصید

امام شاطبی رحمہ اللہ کے ''قصیدہ لامیہ'' نے لوگوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا، ان کے دلوں کو موہ لیا اور ان کی قلموں پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اہل علم نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اس کی شروحات لکھیں، اس کے معانی بیان کیے اور اس میں بیان ہونے والی قراءات کی توجیہات ذکر کیں۔

قصیدہ لامیہ کی وہ نمایاں شروحات جن میں توجیہات کا اہتمام کیا گیا ہے؛ درج ذیل ہیں:

- "فَتْحُ الْوَصِيْدِ".....سخاوی (ت: 643ھ)
- "اللَّآلِئُ الْفَرِيْدَةُ".....فاسی (ت: 656ھ)
- "إِبْرَازُ الْمَعَانِيِّ".....ابوشامہ (ت: 665ھ)
- "كَنْزُ الْمَعَانِي".....امام جعبری (ت: 732ھ)

❀.....دوسری قسم:

علم توجیہ القراءات میں مستقل تصنیف۔ جس کی تفصیل تیسرے مرحلے کے تحت بیان کی جا رہی ہے:

③ تیسرا مرحلہ:.....توجیہ واحتجاج میں مستقل کتب کی تدوین:

تیسرے مرحلے میں قراءات کی توجیہ اور حجیت میں بہت سی مؤلفات منصۂ شہود پر آئیں۔ [1]

محققین کا کہنا ہے کہ سب سے پہلے جس نے قراءات کی وجوہ اور ان میں سے شاذ قراءات کا تتبع کیا، وہ عبد اللہ بن ہارون بن موسیٰ ازدی عتکی اعور (متوفی: 170ھ کے قریب) ہے، جنہوں نے "وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ" نامی کتاب تالیف کی۔

ابو حاتم السجستانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بصرہ میں سب سے پہلے ہارون بن موسیٰ اعور ہی نے وجوہ القراءات کا سماع کیا، اس باب میں کتاب تالیف کی اور شاذ قراءات کا تتبع کیا، پھر ان کی اسناد سے متعلق بحث وتحقیق کی۔ آپ کا شمار ماہر قراء میں ہوتا ہے۔

اس کے بعد اس ذی شان علم کی تالیف وتدوین کے میدان میں اہل علم نے پے در پے جہود ومساعی کی تاریخ رقم کی، جو ہنوز جاری ہے اور بہت سی کتب دستیاب ہو چکی ہیں۔ ان میں سے اہم مطبوعات؛ ان کے مؤلفین کی تاریخ وفات کی ترتیب سے ذیل میں بیان کی جا رہی ہیں:

---

[1] رسالہ ماجستیر: توجیہ القراءات بین المهدوی:39

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

① "إِعْرَابُ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ وَعِلَلُهَا"..... ابو عبد اللہ حسین بن احمد ابن خالویہ الہمذ انی النحوی (ت:370ھ)

② "اَلْحُجَّةُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ"..... ابو عبد اللہ حسین بن احمد ابن خالویہ الہمذ انی النحوی (ت: 370ھ)

③ "عِلَلُ الْقِرَاءَاتِ"..... ابو منصور محمد بن احمد الازہری (ت:370ھ)

④ "اَلْحُجَّةُ لِلْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ"..... ابو علی حسن بن عبد الغفار الفارسی (ت:377ھ)

⑤ "اَلْمُحْتَسَبُ فِيْ تَبْيِيْنِ وُجُوْهِ شَوَاذِ الْقِرَاءَاتِ وَالْإِيْضَاحِ عَنْهَا"..... ابو فتح عثمان بن جنی (ت:392ھ)

⑥ "حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ"..... ابو زرعۃ عبد الرحمن بن محمد بن زنجلۃ (ت:403ھ کے قریب)

⑦ "اَلْكَشْفُ عَنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ"..... ابو محمد مکی بن ابی طالب القیسی (ت:437ھ)

⑧ "شَرْحُ الْهِدَايَةِ"..... ابو عباس احمد بن عمار مہدوی (ت:440ھ کے قریب)

⑨ "اَلْمُوْضَحُ لِمَذَاهِبِ الْأَئِمَّةِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِي الْفَتْحِ وَالْإِمَالَةِ"..... ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی (ت:444ھ)

⑩ "اَلْكِتَابُ الْمُخْتَارُ فِيْ مَعَانِيْ قِرَاءَاتِ أَهْلِ الْأَمْصَارِ"..... احمد عبید اللہ بن ادریس (پانچوں صدی کے علماء میں سے ہیں)

⑪ "اَلْجَمْعُ وَالتَّوْجِيْهُ لِمَا انْفَرَدَ بِهِ الْإِمَامُ يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ"..... ابو حسین شریح بن محمد رعینی (ت:539ھ)

⑫ "كَشْفُ الْمُشْكَلَاتِ وَإِيْضَاحُ الْمُعْضَلَاتِ"..... ابو حسین علی بن حسین باقولی اصبہانی المعروف "بِجَامِعِ الْعُلُوْمِ" (ت:543ھ)

⑬ "مَفَاتِيْحُ الْأَغَانِي فِي الْقِرَاءَاتِ وَالْمَعَانِيْ"..... ابو علاء الکرمانی (ت:563ھ کے بعد)

⑭ "اَلْمُوْضَحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا"..... نصر بن علی شیرازی المعروف ابن ابی مریم (ت:565ھ)

⑮ "شَرْحُ الْعُنْوَانِ"..... عبد الطاہر بن نشوان الجذامی (ت:649ھ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑯ "تُحْفَةُ الْأَقْرَانِ فِيْ مَا قُرِئَ بِالتَّثْلِيْثِ مِنْ حُرُوْفِ الْقُرْآنِ"..... ابوجعفر احمد بن یوسف رعینی (ت:779ھ)

⑰ "إِتْحَافُ فُضَلَاءِ الْبِشْرِ فِي الْقِرَاءَاتِ الْأَرْبَعِ عَشَرَ"..... احمد بن محمد دمیاطی المشہور البنّا (ت:1117ھ)

موجودہ دور میں بھی علمِ توجیہ پر لکھی جانے والی کتب کثیر تعداد میں ہیں، ان میں سے چند مشہور کتب درج ذیل ہیں:

① "اَلْقِرَاءَاتُ الشَّاذَّةُ وَتَوْجِيْهُهَا مِنْ لُغَاتِ الْعَرَبِ"..... الشیخ عبد الفتاح قاضی (ت: 1403ھ)

② "طَلَائِعُ الْبِشْرِ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ"..... محمد صادق قمحاوی

③ "اَلْمُغْنِيْ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْمُتَوَاتِرَةِ" و "الْمُسْتَنِيْرُ فِيْ تَخْرِيْجِ الْقِرَاءَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ"..... یہ دونوں کتابیں..... دکتور محمد سالم محیسن (ت:1422ھ)

④ "تَوْجِيْهُ مُشْكَلِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِيَّةِ الْفَرْشِيَّةِ"..... دکتور عبد العزیز حربی[1]

[1] مصادر علم توجیه القراءات: 8/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المبحث الرابع:

علل کے اصول و انواع کی جہت سے دلائل قراءات کی اقسام

قراءات کی حجیت کی صورتیں متعدد اور کئی اقسام کی ہیں، چند درج ذیل ہیں:

① دوسری قرآنی آیات سے قراءات کی حجیت کی دلیل:

ابن خالویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ﴾ [طه: 133]

اس آیت مبارکہ میں ﴿تَأْتِهِمْ﴾ کو ابو عمرو، نافع اور حفص نے تاء کے ساتھ پڑھا ہے، کیونکہ اس کا فاعل ﴿بَيِّنَةُ﴾ مؤنث ہے۔ جبکہ باقی قراء نے یاء کے ساتھ، یعنی ﴿يَأْتِهِمْ﴾ پڑھا ہے، اس لیے کہ ﴿بَيِّنَةُ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ البتہ تاء کے ساتھ پڑھنا زیادہ پسندیدہ ہے، کیونکہ قرآن کا ایک حصہ دوسرے کی تصدیق کرتا ہے اور صحابہ و تابعین بھی قرآن کے ایک حصے کو دوسرے کے لیے دلیل بنایا کرتے تھے۔ قرآن کے دوسرے مقام پر ہے: ﴿جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ [البينة:4] چنانچہ یہ آیت ﴿أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ﴾ کے لیے شاہد ہے۔

② مصاحف عثمانی کے رسم سے قراءات کی حجیت کی دلیل:

بہت ساری ایسی قراءات ہیں کہ توجیہ القراءات کے علماء ان کی یہ توجیہ بیان کرتے ہیں کہ یہ قراءت اہل شام کے مصحف میں ایسے ہی مرقوم ہیں، یا اہل مکہ کے مصحف میں ایسے ہی موجود ہے، وغیرہ۔

③ معنی و مفہوم اور تفسیر سے قراءات کی حجیت کی دلیل:

توجیہ القراءات کی کتب میں اس کا تذکرہ بکثرت ہوا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ﴾ [البقرة: 37] میں قراءات کی توجیہ بیان کرتے ہوئے ابن زنجلہ رحمہ اللہ اپنی کتاب "حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ" میں رقمطراز ہیں کہ ان کی دلیل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے مذکورہ فرمان کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ ﴿فَتَلَقَّىٰ﴾ کا معنی "قَبِلَهَا" ہے (یعنی آدم علیہ السلام نے ان کلمات کو قبول کر لیا)۔ تو جب آدم علیہ السلام قبول کرنے والے ہیں تو کلمات قبول ہونے والے ہوئے۔ [1]

---

[1] المنهج الموحد لمقرر (المدخل لعلم القراءات: 38

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

④ سند سے قراءات کی حجیت کی دلیل:[1]

قراءات کو قبول کرنے کی ایک اہم ترین شرط جمہور کے ہاں تواتر اور بعض علماء کے ہاں سند کا صحیح ہونا ہے۔ اسی وجہ سے علماء اور ائمہ قراءات نے قراءات کی اسانید اور اس کے متعدد طرق کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے اور ان کی صحت وضعف کو محدثین کے بیان کردہ اصولوں کے مطابق پرکھا ہے۔ یہ چیز متقدمین قراء کرام کی تالیفات سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے کیونکہ انہوں نے قراءات کے اختلافات کو اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ ان میں سے جن اہل علم نے اپنی تالیف میں اختصار سے کام لیا ہے انہوں نے بھی ذکر کردہ قراءات میں ہر قاری کی اسانید کو کتاب کے مقدمہ میں نقل کر دیا ہے اور اسی قراءت کو اختیار کیا ہے جو نبی اکرم ﷺ تک متصل سند سے ثابت ہے، اور جن اسانید کے رجال میں کلام ہے اسے چھوڑ دیا۔ یہ بات ابن مجاہد کی کتاب **"السَّبْعَة"**، امام دانی کی کتاب **"جَامِعُ الْبَيَانِ"** اور **"التَّيْسِيْر"**، ابن باذش کی کتاب **"الإِقْنَاع"**، ابن الجزری کی کتاب **"النَّشْر"** اور **"التَّحْبِيْر"** اور ان کے علاوہ بھی جنہوں نے قراءات کے باب میں لکھا ہے؛ کے منہج سے واضح ہوتی ہے۔

جب تمام قراءات کو ان کی اسناد کی کانٹ چھانٹ کے بعد جمع کر لیا گیا تو قراء کرام نے اپنی تالیفات میں تلخیص اور تہذیب کے منہج کو اختیار کیا اور قراءات ذکر کر کے اس کے نقل کرنے والے کی طرف نسبت کرنے لگے۔ امام ابن الجزری رحمہ اللہ نے اپنی کتب **"النَّشْر"**، **"تَقْرِيْبُ النَّشْرِ"** اور **"تَحْبِيْرُ التَّيْسِيْرِ"** وغیرہ میں یہی منہج اختیار کیا ہے اور اسی طرزِ عمل کو صفاقسی نے **"غَيْثُ النَّفْعِ"** میں اپنایا ہے۔ ان دونوں سے پہلے ابو عمرو الدانی، ابو طاہر الاندلسی (جو کہ **"الْعُنْوَان"** کے مؤلف ہیں) اور ابو معشر الطبری (جو **"التَّلْخِيْص"** کے مؤلف ہیں) نے بھی اسی طریقے کو اختیار کیا ہے۔

پھر علماء کرام نے قراء کرام کو طبقات میں تقسیم کیا اور محدثین کی طرز پر مشاہیر قراء کرام کے حالاتِ زندگی پر کتب تالیف کیں۔ جن میں سے چند مشہور کتب یہ ہیں:

① **"مَعْرِفَةُ الْقُرَّاءِ الْكِبَارِ"**..... امام ذہبی رحمہ اللہ۔ انہوں نے اس کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر اپنے زمانے تک کے قراء کے 18 طبقات بنائے ہیں۔

② **"نِهَايَةُ الدِّرَايَاتِ فِيْ أَسْمَاءِ رِجَالِ الْقِرَاءَاتِ"**..... امام ابن الجزری رحمہ اللہ

③ **"غَايَةُ النِّهَايَةِ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ"**..... امام ابن الجزری رحمہ اللہ

---

[1] اس عنوان سے لے کر چوتھی بحث کے آخر تک اکثر حصہ دکتور عبد القیوم السندی کی کتاب **(المدخل الی علم القراءات)** سے منقول ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑤ نحوی اور لغوی لحاظ سے قراءات کی حجیت کی دلیل:

جب "الإِحْتِجَاج" کا لفظ مطلق بولا جائے تو اس سے مراد نحوی اور لغوی طریقہ سے استدلال کرنا ہی ہوتا ہے اور یہ اصولی اور فرشی ہر دو اختلافات کو شامل ہوتا ہے۔

✱.....اصولی اختلافات کی حجیت کے دلائل:

شاطبیہ، دُرّہ اور طیبہ کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ وہ اصول جن کے گرد قراءات گھومتی ہیں؛ تیس سے زائد ہیں اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

اظہار، ادغام، اخفاء، اقلاب، صلہ، مد، قصر، توسط، طول، تحقیق، تسہیل، ابدال، اسقاط، نقل، تخفیف، حذف، فتح، تقلیل، امالہ، ترقیق، تَفْخِيْم، تغلیظ، اختلاس، تَتْمِيْم، إِرْسَال، تشدید، تَثْقِيْل، وقف، سکتہ، قطع، اسکان، روم، اشمام، یائے اضافت، یائے زائدہ۔ [1]

ان میں سے اکثر اصولوں میں اختلاف کا سبب عربی زبان میں اس کا پایا جانا اور اس کے قراءت ہونے کا ثبوت ہے۔ ذیل میں ان اصولوں میں سے بعض کی توجیہات نقل کی جاتی ہیں:

①.....اظہار اور ادغام:

عربی لغت میں اظہار کا معنی "واضح کرنا" ہے۔ قراء کرام کی اصطلاح میں اظہار سے مراد: "سکتہ کیے بغیر پہلے حرف کو دوسرے حرف سے جدا کر کے پڑھنا" ہے۔

اور عربی لغت میں ادغام کے معنی داخل کرنے اور چھپانے کے ہیں۔ کہا جاتا ہے: أَدْغَمْتُ اللِّجَامَ فِيْ فَمِ الْفَرَسِ یعنی میں نے گھوڑے کے منہ میں لگام ڈالی۔ قراء کرام کی اصطلاح میں ادغام سے مراد: "دو حرفوں کو ایک کر کے دوسرے حرف کی مانند مشدد پڑھنا" ہے۔

اظہار اور ادغام دونوں عربوں سے منقول ہیں، لیکن اظہار اصل ہے کیونکہ:

① یہ کسی سبب کا محتاج نہیں ہے۔

② اکثر حروف میں اظہار ہی ہوتا ہے۔

③ اس میں ہر حرف کو اس کے اعراب اور حرکت کا پورا پورا حق ملتا ہے۔

اور ادغام ایک سبب پر موقوف ہے اور وہ ہے تخفیف کا ارادہ، کیونکہ زبان جب کسی حرف کو ایک مخرج سے ادا کرتی ہے اور پھر دوبارہ اسی کی مثل حرف ادا کرنے کی غرض سے اس مخرج کی طرف لوٹتی ہے تو اسے مشقت ہوتی ہے۔

---

[1] الإيضاء ة فی بيان وأصول القراء ة از علی الضباع، ص: 2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ جیسے ایک ہی بات کو دو مرتبہ دوہرایا جائے تو سامع پر گراں گزرتا ہے، ایسا ہی کچھ ادغام کا معاملہ ہے۔ ❶

ابو عمرو بن علاء سے ادغام بکثرت منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ادغام عربوں کی عام زبان ہے، وہ غیر ادغام کو اچھے طریقے سے ادا نہیں کر پاتے۔ عربی زبان میں ادغام کے شواہد میں سے شاعر کا یہ قول ہے:

عَشِيَّةَ تَّمَنّٰى أَنْ تَكُوْنَ حَمَامَةً
بِمَكَّةَ يُؤْوِيْكَ السِّتَارُ الْمُحَرَّمُ

''وہ رات کے وقت تمنا کرتی ہے کہ وہ مکہ میں کبوتری بن جائے اور اسے غلافِ کعبہ اپنے اندر سما لے۔'' ❷

❶ النشر: 275/1

مندرجہ بالا شعر "عَشِيَّةَ تَّمَنّٰى" میں دو تاؤں کے ادغام کے ساتھ ہی درست ہو سکتا ہے۔ ❸

اور اس بارے میں امام دانی کی کتاب "الْإِدْغَامُ الْكَبِيْرِ فِي الْقُرْآنِ" کا بھی مطالعہ کیجیے!

② .....مد اور قصر:

حرفِ مد یا حرفِ لین کے بعد ہمزہ یا سکون آنے پر کسی حرف کو لمبا کر کے پڑھنے کا نام مد ہے اور حرفِ مد و حرفِ لین کو بغیر لمبا کیے پڑھنے کا نام قصر ہے۔

قصر اصل ہے، کیونکہ یہ کسی سبب کی محتاج نہیں ہے جبکہ مد قصر کی فرع ہے کیونکہ یہ سبب کی محتاج ہے۔

مد کرنے کے اسباب درج ذیل ہیں:

① مابعد ہمزہ کو تحقیق کے ساتھ پڑھنے میں آسانی پیدا کرنا۔

② حرفِ مد کی وضاحت۔

③ مابعد ہمزہ کی ادائیگی میں صعوبت کی وضاحت، کیونکہ ہمزہ حروفِ شدت میں سے ہے، تو ہمزہ کے مخفی ہونے اور اس کی ادائیگی میں صعوبت کے سبب ایک حرف کا اضافہ کر دیا گیا کہ کہیں جلدی میں یہ ساقط ہی نہ ہو جائے۔ اس کے حروفِ شدت میں سے ہونے کی وجہ سے حرفِ مد میں اضافہ کر دیا گیا تاکہ اس کی ادائیگی ظاہر ہو جائے اور ہمزہ کے ساتھ ملنے کی وجہ سے؛ جو کہ قوی اور شدید حرف ہے، خفا میں اضافہ نہ ہو۔ ❹

---

❶ الإدغام الكبير از امام الداني، ص: 40
❷ النشر: 275
❸ طلائع البشر: 7، 8
❹ المنهج الموحد لمقرر (المدخل لعلم القراءات: 39)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

③..... فتح اور امالہ:

حرف کی ادائیگی کے وقت منہ کو کھولنے کا نام فتح ہے، اسے تَفْخِیْم بھی کہا جاتا ہے۔ اور فتحہ سے کسرہ کی طرف میلان اور الف سے یاء کی طرف میلان کو امالہ کہتے ہیں۔

امالہ کی دو قسمیں ہیں:

1..... امالہ کبریٰ:

اسے "اَلْاِضْجَاعُ"، "اَلْبَطْحُ" اور "اَلْإِمَالَةُ الْمَحْضَةُ" بھی کہا جاتا ہے اور جب امالہ کا لفظ مطلقاً آئے تو یہی مراد ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورہ الضحیٰ میں آیات کے اواخر ﴿قَلٰی﴾ اور ﴿الْاُوْلٰی﴾ وغیر پر حمزہ اور کسائی اور ﴿مَجْرٖىهَا﴾ [هود: 41] میں حفص امالہ کرتے ہیں۔

2..... امالہ صغریٰ:

اسے "اَلتَّقْلِيْلُ"، "بَيْنَ بَيْنَ" اور "بَيْنَ اللَّفْظَيْنِ" (یعنی فتحہ کے لفظ اور امالہ کے لفظ کے درمیان) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ امالہ ورش کی روایت اور ابوعمرو البصری کی قراءت میں ہے۔

فتحہ اور امالہ کی توجیہ:

یہ دونوں فصیح لغات ہیں جو قرآن کریم میں نازل ہوئی ہیں۔ فتح اہل حجاز اور امالہ کی دونوں قسمیں (صغریٰ اور کبریٰ) تمیم میں سے اہل نجد، قیس اور اسد کی لغت ہے۔

امالہ کا فائدہ یہ ہے کہ حرف کی ادائیگی میں آسانی ہوتی ہے کیونکہ زبان فتح کے ساتھ بلند ہوتی ہے اور امالہ کے ساتھ نیچے آتی ہے، اور زبان کا نیچے آنا اوپر اٹھنے سے زیادہ آسان ہے۔ [1]

✱.....فرشی اختلافات کی حجیت کے دلائل:

اس سے مراد قرآنی سورتوں میں موجود وہ کلمات ہیں جن میں مشہور قراء کرام کے لیے متعدد وجوہ ہیں اور یہ بکثرت ہیں۔ جب "اَلِاحْتِجَاج" کا لفظ مطلقاً بولا جائے تو یہی مراد ہوتے ہیں۔ قراء کرام اور علمائے نحو نے ان کے لیے بھی نحوی اور لغوی لحاظ سے استدلال کرنے کی سعی کی ہے۔ ذیل میں چند متواتر قراءات کے لیے استدلال ذکر کیا جائے گا:

① ..... ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ [الفاتحة: 3]

لفظ ﴿مٰلِكِ﴾ الف کے اثبات کے ساتھ عاصم، کسائی، یعقوب اور خلف العاشر کی قراءت ہے اور

---

[1] الإضاءة: 38/5، طلائع البشر: 15،14

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الف کے حذف کے ساتھ ﴿مَلِكِ﴾ باقی قراء کرام: ابوجعفر، نافع، ابن کثیر، ابوعمر، ابن عامر اور حمزہ کی قراءت ہے۔ ❶

❶ النشر: 27، الاتحاف: 363

❀.....پہلی قراءت کی توجیہ:

﴿مٰلِكِ﴾ الف کے ساتھ مَلَكَ يَمْلِكُ مِلْكًا سے اسم فاعل ہے، یعنی وہ حساب کے دن کے آنے کا مالک ہے اور مالک اپنی ملکیت والی اشیاء میں جیسے چاہے تصرف کرتا ہے۔

قراء کرام کا اجماع ہے کہ آیت ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ﴾ [آل عمران: 26] میں الف پڑھا جائے گا، اگرچہ اس میں بھی رسماً الف نہیں ہے۔

اور ﴿مٰلِكِ﴾ 'الف کے ساتھ' ﴿مَلِكِ﴾ 'بغیر الف کے' سے زیادہ قابل ستائش اور عام ہے، کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کو "مَالِكُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ وَالدَّوَابِّ....." (جنوں، انسانوں، پرندوں اور چوپایوں کا مالک) کہہ سکتے ہیں، لیکن ﴿مَلِكِ﴾ کی اضافت مذکورہ بالا اصناف کی طرف نہیں کر سکتے۔

نیز حروف کا زیادہ ہونا (جیسا کہ مَالِكِ میں ہیں) معنی کے زیادہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

❀.....دوسری قراءت کی توجیہ:

﴿مَلِكِ﴾ فَقِه کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے، یعنی وہ حساب کے دن کا قاضی ہے اور ﴿مَلِكِ﴾ وہ ہوتا ہے جو اپنے ماتحت افراد کو کسی بات کا حکم دینے یا کسی کام سے روکنے کا اختیار رکھتا ہو۔

اور ﴿مَلِكِ﴾ زیادہ بلیغ ہے ﴿مٰلِكِ﴾ سے، کیونکہ ہر ﴿مَلِكِ﴾ مالک ہوتا ہے لیکن ہر مالک ﴿مَلِكِ﴾ نہیں ہوتا۔ اسی طرح قراء کرام کا درج ذیل مقامات میں ﴿مَلِكِ﴾ حذفِ الف' کے ساتھ ہونے پر اجماع ہے:

﴿الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ﴾ [الحشر: 23]

﴿الْمَلِكُ الْحَقُّ﴾ [المؤمنون: 116]

﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ [الناس: 2]

② ..... ﴿وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ﴾ [البقرة: 9]

جس ﴿يَخْدَعُونَ﴾ سے پہلے ﴿وَمَا﴾ آتا ہے، اس میں دو قراءات ہیں:

☆ ﴿يَخْدَعُونَ﴾ یہ ابوجعفر، یعقوب، ابن عامر اور کوفیوں کی قراءت ہے۔

☆ ﴿يُخٰدِعُونَ﴾ یہ نافع، ابن کثیر اور ابوعمرو کی قراءت ہے۔ ❶

❶ النشر: 2/207، الإتحاف: 1/377

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀.....پہلی قراءت کی توجیہ:

﴿يَخْدَعُوْنَ﴾ خَدَعَ سے فعل مضارع ہے، اس کا معنی ہوگا: دھوکا ایک جانب یعنی منافقین کی طرف سے ہے۔

❀.....دوسری قراءت کی توجیہ:

﴿يُخٰدِعُوْنَ﴾ بابِ مُفَاعَلَة سے فعل مضارع ہے اور یہ آیت میں موجود پہلے کلمہ ﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ﴾ کی مناسبت سے اسی کے وزن پر پڑھا گیا ہے۔ مُفَاعَلَة یا تو اپنے باب کے معنی میں ہوگا کہ دھوکا دونوں جانب سے ہے کیونکہ وہ باطل کی تمنا کر کے اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔ یا دھوکا ایک طرف سے ہوگا، جیسا کہ پہلی قراءت میں ہے، اس وقت مُفَاعَلَة اپنے باب کے معنی پر نہیں ہوگا۔ [1]

جیسے کوئی جج کہے: عَاقَبْتُ اللِّصَّ (میں نے چور سے بدلہ لیا) بدلہ صرف ایک جانب یعنی جج کی طرف سے ہوتا ہے۔

اہل لغت کا قول ہے کہ خَدَعَ اور خَادَعَ ایک ہی معنی میں ہیں اور خِدَاع کا مطلب خلافِ باطن چیز کا اظہار کرنا ہے۔ رسم مصحف بھی اس معنی کی تائید کرتی ہے۔

[1] الحجة لأبي علي الفارسي: 1/312 ـ 319

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المبحث الخامس:

توجیہ القراءات سیکھنے کا حکم اور کس سے قرآن اور قراءات سیکھنا چاہئیں؟

توجیہ القراءات سیکھنے کا حکم:

اس علم کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہی کے بعد یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ یہ ایسا علم نہیں جو ہر مسلمان کی ضرورت ہو۔ جس کا سیکھنا ہر ایک پر فرض نہ ہو اسے اہل علم فرضِ کفایہ کہتے ہیں، جو امت پر واجب تو ہوتا ہے لیکن اگر لوگوں کی اتنی سی تعداد اسے ادا کر دے جس سے وہ واجب اچھے طریقے سے ادا ہو جائے تو وہ باقی افرادِ اُمت سے ساقط ہو جاتا ہے۔ لیکن وجوب سے ہٹ کر اس علم کو حاصل کرنے کے مراتب ہیں۔ حافظ قرآن کے لیے اس کو سیکھنے کا حکم تاکید کے ساتھ ہے اور قراءات کے طالب علم کے لیے تاکید اس سے بھی زیادہ ہے۔

امام ابن مجاہد رحمہ اللہ جو اس فن کے امام اور قراءات سبعہ کی تقسیم کرنے والے ہیں؛ وہ قرآن کے حاملین کی اقسام بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> ''قرآن کے حاملین میں کچھ ایسے بھی ہیں جو جیسا پڑھا ہے ویسے ہی اپنے طلبہ کو پڑھا دیتے ہیں، ان کے پاس صرف ادائیگی ہوتی ہے، اعراب وغیرہ کی معرفت نہیں رکھتے۔ ایسے شخص کے بارے میں قوی امکان ہے کہ وہ وقت گزرنے کے ساتھ بھول جائے گا۔ اعرابِ قرآن میں غلطی کا مرتکب ہو گا کیونکہ قرآن کریم میں متشابہات کی کثرت ہے۔ ایک ہی آیت میں ضمہ، فتحہ اور کسرہ بار بار آتے ہیں، کیونکہ اسے عربی زبان اور اس کے معانی کا علم نہیں ہے، بلکہ اس کا اعتماد حفظ اور سماع پر ہے۔ متشابہات کے سبب حافظ شخص کے بھولنے کا امکان ہے، وہ غلطی کر بیٹھے گا اور اسے ادراک بھی نہیں ہو گا کہ وہ غلط پڑھ رہا ہے۔ وہ اپنی اس غلطی کی نسبت اپنے شیخ کی طرف کرے گا اور اپنے آپ کو بری کر لے گا۔ ممکن ہے کہ وہ لوگوں کے ہاں معتبر اور سچا ہو اور لوگ اس سے ویسے ہی سیکھ لیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ بھول چکا ہے، اسے وہم پیدا ہو گیا ہے اور وہ اسی وہم پر ڈٹا ہوا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے پڑھا ہی ایسے شخص سے ہو جو بھول

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چکا ہو اور اعراب میں غلطی کرتا ہو اور اسے وہم پیدا ہو گیا ہو۔ اس لیے ایسا شخص نہ تو قراءات میں قابل تقلید ہے، اور نہ ہی اس کے منقول علم کو دلیل بنایا جا سکتا ہے۔"[1]

کس شخص سے قرآن اور قراءات سیکھنا چاہئیں؟

قرآن کریم کو سیکھنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے قراء کرام نے قرآن کے معلم کی صفات ذکر کی ہیں۔

ابو القاسم الہذلی نے ابو بکر بن مجاہد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم ہر مقرئ سے دھوکا نہ کھاؤ کیونکہ لوگوں کے کئی طبقات ہیں: ان میں کوئی ایسا ہوتا ہے جو ایک آیت، دو آیتیں، ایک سورت یا دو سورتوں کا حافظ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اسے کسی چیز کا علم نہیں ہے۔ ایسے شخص سے قراءت سیکھی جائے گی، نہ روایت لی جائے گی اور نہ ہی اس کو سنایا جائے گا۔

اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے روایات تو حفظ کی ہیں لیکن اس کے معانی کی معرفت نہیں ہے اور نہ ہی لغت عرب سے ان کو استنباط کرنے کی صلاحیت ہے۔ ایسے شخص سے بھی نہیں سیکھنا چاہیے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ الفاظ کی ادائیگی میں غلطی کا مرتکب ہو جائے۔

کچھ ایسے بھی ہیں جو عربی زبان سے واقف ہیں لیکن قراءات میں منقول اور مشائخ کی اتباع نہیں کرتے، ایسے افراد سے بھی روایت نقل نہیں کی جائے گی، کیونکہ امکان ہے کہ اس کی عربی زبان تو اچھی ہو گئی ہو لیکن وہ روایت منقول نہ ہو۔ روایت قابل اتباع ہے اور قراءت سنت ہے، جس کو بعد میں آنے والا سابقہ لوگوں سے حاصل کرتا ہے۔

اور بعض ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے تلاوت کو سمجھا، روایات کا علم حاصل کیا، نحو اور لغت میں مہارت حاصل کی، یہی وہ لوگ ہیں جن سے روایت اور قراءات کا علم حاصل کرنا چاہیے۔[2]

امام ابن مجاہد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "السَّبْعَةُ فِي الْقِرَاءَاتِ" کی ابتدا میں حاملین قرآن کی اقسام بیان کی ہیں، تاکہ قرآن کا طالب اس معاملے میں صاحب بصیرت ہو۔ فرماتے ہیں:

① قرآن کے حاملین میں سے جو اعراب کا ماہر ہو، قراءات کا عالم ہو، لغات اور معانی کلمات سے آگاہی رکھتا ہو، قراءات کی غلطیوں سے آشنا ہو، آثار پر نقد کرنے کی اہلیت رکھتا ہو، ایسا شخص ہی اس فن میں امام ہے اور اس کے پاس تمام اطراف سے حفاظِ قرآن کو طلبِ علم کے لیے دوڑے آنا چاہیے۔

② بعض ایسے بھی ہیں جو اعراب کے ماہر ہیں لیکن اس کے علاوہ کسی چیز کا علم نہیں رکھتے۔ یہ اس شخص کی مانند ہیں جو صرف اپنی مادری زبان میں ماہر ہو، وہ زبان نہیں پھیر سکتا جبکہ اس کے الفاظ اس پر نقش ہیں۔

---

[1] مدخل الی علم توجیه القراءات 6

[2] المرشد الأمين: 26

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

③ بعض ایسے بھی ہیں جو جیسا پڑھا ہے ویسے ہی اپنے طلبا کو پڑھا دیتے ہیں، اعراب وغیرہ کی معرفت نہیں رکھتے۔ ایسے شخص کے بارے میں قوی امکان ہے کہ وہ وقت گزرنے کے ساتھ بھول جائے گا اور اعرابِ قرآن میں غلطی کا مرتکب ہوگا کیونکہ قرآنِ کریم میں متشابہات کی کثرت ہے۔ ایک ہی آیت میں ضمہ، فتحہ اور کسرہ بار بار آتے ہیں کیونکہ اسے عربی زبان اور اس کے معانی کا علم نہیں ہے اور اس کا اعتماد حفظ اور سماع پر ہے۔ متشابہات کے سبب حافظ شخص کے بھولنے کا امکان ہوتا ہے، وہ غلطی کر بیٹھے گا اور اسے ادراک بھی نہیں ہوگا کہ وہ غلط پڑھ رہا ہے۔ پھر وہ اس غلطی کی نسبت اپنے شیخ کی طرف کرے گا اور اپنے آپ کو بری کر لے گا۔ ممکن ہے کہ وہ لوگوں کے ہاں معتبر اور سچا ہو اور لوگ اس سے ویسے ہی سیکھ لیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ بھول چکا ہے، اسے وہم پیدا ہو گیا ہے اور وہ اسی وہم پر ڈٹا ہوا ہے، یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے پڑھا ہی ایسے شخص سے ہو جو بھول چکا ہو، اعراب میں غلطی کرتا ہو اور اسے وہم پیدا ہو گیا ہو۔ اس لیے ایسا شخص نہ تو وہ قراءات میں قابل تقلید ہے، اور نہ ہی اس کے منقول علم کو دلیل بنایا جا سکتا ہے۔

④ بعض ایسے بھی ہیں جو قراءات کے اعراب سے تو واقف ہیں، لغت اور معانی کلمات کی معرفت بھی رکھتے ہیں لیکن انہیں قراءات، لوگوں کے اختلافات اور آثار کا علم نہیں ہوتا۔ ممکن ہے کہ وہ اعراب کے لحاظ سے کسی جائز وجہ کی قراءت شروع کر دے، حالانکہ وہ سابقہ قراء سے منقول نہ ہو، اس بنا پر وہ بدعتی کہلائے گا۔ [1]

تدریس قرآن سے وابستہ افراد کی اقسام:

ابن مجاہد رحمہ اللہ کی کلام میں غور وخوض کرنے کے بعد ہم آج کے دور میں تدریسِ قرآن سے وابستہ افراد کی چار قسمیں کر سکتے ہیں: [2]

① جس نے قرآن اور علم تجوید روایت اور درایت کے طریقے سے حاصل کیا، متقن شیوخ سے اپنی ادا کو مضبوط کیا، تجوید کے احکام، اس کی علتیں اور ضوابط قراء کرام سے معتبر کتب کے ذریعے سیکھی ہوں۔ یہ ایسے معلمینِ قرآن ہیں جن سے قرآن کی تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے اور حصولِ علم کی خاطر ان کی جانب رختِ سفر باندھا جا سکتا ہے۔

② جس نے قرآن کو اساتذہ سے نہیں سیکھا اور باقاعدہ فنِ قراءت کی کتب نہیں پڑھیں، ایسے شخص کے

---

[1] السبعة فی القراءات از ابن مجاهد: 45، 46

[2] یہاں سے لے کر چوتھی قسم کے آخر تک (الْمُرْشِدِ الْأَمِيْنِ) کے مؤلف کی کلام ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو قرآن کی تعلیم دے۔ المیہ یہ ہے کہ اس قسم کے افراد چھوٹے بچوں کی تعلیم کے مدارس میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اپنے زعم میں یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ کوئی بھی بندہ کسی معتبر قاری سے سیکھے بغیر بھی قرآن کی تدریس کرسکتا ہے، حالانکہ ایسی سوچ قطعاً درست نہیں ہے۔

اے بغیر سیکھے سکھانے والے! آپ بغیر علم کے مسند تدریس پر کیسے بیٹھ گئے ہیں؟ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اگر آپ نے نے کسی استاد سے قرآنِ کریم پڑھا نہیں ہے تو آپ کا اس کو پڑھانا کیسے درست ہوسکتا ہے؟ خواہ آپ کے پاس کتنی ہی اعلیٰ ڈگریاں موجود ہوں مگر تدریسِ قرآن کے لیے کسی ماہر قاریٔ قرآن سے سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیوں نہ ہو کہ آپ پہلے کسی استاد سے سیکھ لیں، اس کے بعد دوسروں کو سکھانا شروع کریں۔ ورنہ آپ کے پڑھانے میں جتنی بھی غلطیاں سرزد ہوں گی اور آپ سے پڑھ کر جتنے بھی لوگ اس غلطی کو اپنائیں گے، ان سب کا وبال آپ پر ہی پڑتا رہے گا۔ اس لیے کہ یہ عام کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلامِ مقدس ہے۔ اگر اس کا کوئی ایک لفظ بھی غلط پڑھایا یا اس کا غلط مفہوم بیان کیا، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اللہ کی طرف جھوٹی بات کو منسوب کر دیا، جو کہ بہت بڑا جرم اور کبیرہ گناہ ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے پہلے خود قرآن کی اچھے سے تعلیم حاصل کیجیے، اس کے بعد دوسروں کو سکھانا شروع کریں۔

واضح رہے کہ آپ سے یہ مطالبہ نہیں کیا جا رہا کہ آپ سب کچھ چھوڑ کر پہلے تجوید سے مکمل قرآن سیکھیں بلکہ آپ سے مطلوب فقط یہ ہے کہ آپ کو وہ چیز صحیح طریقے سے آتی ہونی چاہیے جو آپ دوسروں کو سکھانا چاہ رہے ہیں۔ چاہے وہ بڑے لوگ ہیں یا چھوٹی عمر کے بچے۔ اگر آپ کی نیت ٹھیک ہوئی تو اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرما دے گا۔

③ بعض ایسے ہیں جنہوں نے اساتذہ سے قراءات کو تو سیکھا ہوتا ہے لیکن احکامِ قراءت نہیں سیکھے ہوتے۔ ایسے لوگوں کی قراءت کی بنیاد کسی ٹھوس اصل پر قائم نہیں ہوتی۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ لمبا عرصہ گزرنے کے ساتھ ان کی قراءت میں تغیر و تبدل ہو جائے اور انہیں خبر تک نہ ہو، خاص طور پر جو قراءاتِ عشرہ پڑھاتے ہوں۔ ان مقامات میں جہاں ضبط اور اتقان کی ضرورت ہے، جیسے امالے کے مقامات، ہمزہ کی تسہیل، حمزہ اور ہشام کے وقف کے مقامات میں ان کو وہم ہوسکتا ہے۔ ان کے پاس وہ علم بھی موجود نہیں ہوتا جس سے وہ اپنے اس وہم کو زائل کرسکیں، چنانچہ وہ اسی کی تعلیم دیتے رہتے ہیں جس میں ان کو وہم ہوا ہوتا ہے۔ یہی امام ابن مجاہد رحمہ اللہ کے قول کا مفہوم ہے۔ چنانچہ ایسے قراء کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ان قواعد وضوابط کہ جن سے وہ اپنی قراءت کو تغیر تبدل سے بچا سکیں، کو سیکھے بغیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسند تدریس پر بیٹھیں، چاہے ان کی سند جتنی بھی عالی ہو۔ ❶

④ چوتھی قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے عربی قواعد کو سیکھا، اس میں مہارت حاصل کی، لیکن قرآن کریم کو اساتذہ سے نہیں پڑھا۔ ایسے افراد بھی کثرت میں موجود ہیں۔ ان میں سے اکثر یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ موجودہ قراء اور مقرئین سے تَلَقِّي حجت نہیں ہے۔ ﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ﴾ [الكهف: 5] ''یہ بہت بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے۔'' ہر گزرتے دن کے ساتھ ان میں سے کوئی نہ کوئی نئی بدعت اور طریقہ نکال لیتا ہے جو قراء کرام کے مابین متفقہ تَلَقِّي کے طریقے کے خلاف ہوتا ہے۔

عصر حاضر میں قرآنِ کریم کے اساتذہ کی درج بالا اقسام ہیں۔ ہر قاری کو یہی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ ایسے شیخ سے تجوید اور قراءت کا علم سیکھے جس نے روایت اور درایت؛ ہر دو لحاظ سے اس کو ضبط کیا ہو۔ جب آپ کو ایسا استاد میسر آ جائے تو اس سے خوب استفادہ کریں، تاکہ آپ بھی متقن ہو جائیں۔ اس سے ہر اس چیز کے بارے میں سوال کریں جو آپ کو مشکل لگتی ہے۔ اس سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو تجوید کی کوئی کتاب؛ خواہ مختصر سی ہی کیوں نہ ہو، پڑھا دے۔ اتقان حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے، بس اسی پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کیجیے۔ ❷

---

❶ موجودہ دور میں قرآن کے بعض اساتذہ کی جانب سے بے جا سستی اور بعض طلب کی فسادِ نیت کے سبب ہم دو آزمائشوں میں مبتلا ہیں:

1 اتقان اور ضبط پر توجہ دیے بغیر عالی سند کے حصول کی کوشش کرنا۔ حالانکہ طالب علم کو چاہیے کہ پہلے وہ ضابط اور متقن شیخ سے قرآن اور علم قراءات سیکھے، جب وہ متقن ہو جائے تب اس کے لیے مستحب ہے کہ کسی شیخ کو مکمل قرآن سنانے کے بعد عالی سند حاصل کرنے کا شرف حاصل کرے۔

2 اجازات کی بھرمار اور افراتفری۔ بعض مقرئین اجازہ دینے میں تساہل برتتے ہیں اور نااہل لوگوں کو بھی اس سے نوازتے جاتے ہیں۔ اور یہ آفت آج ان لوگوں کو بھگتنا پڑ رہی ہے جو طالب علم قرآن مجید میں مہارت حاصل کرتے ہیں، اور ان کو بھی اس مصیبت کا سامنا ہے جو علماء اور ماہرین فن قراءات ہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس طرح کی افراتفری پھیلانے والے علماء وقراء کو ہدایت عطا کرے تاکہ وہ اس نامناسب کام سے خود بھی باز رہیں اور اس کا سد باب کرنے میں بھی کردار ادا کریں۔ جس شخص نے بغیر اہلیت کے اجازہ حاصل کیا ہو اس کو جان لینا چاہیے کہ قیامت کے روز جب تمام لوگ رب کے حضور پیش ہوں گے، تب اللہ تعالیٰ اس سے سوال کرے گا، تو وہاں کیا جواب دے گا؟ اسے اس بارے میں بہت زیادہ فکرمند ہونا چاہیے۔ پس وہ اس سوال کا جواب تیار کرلے۔ اس پر واجب ہے کہ وہ سیکھے یہاں تک کہ متقن ہو جائے، پھر پڑھانا شروع کرے، جب چاہے۔ رہی بات بغیر سیکھے سکھانے کی، تو بالکل نہیں۔ خبردار رہنا! میں نے بات پہنچا دی۔ اے اللہ گواہ رہنا۔

تنبیہ:..... میری مذکورہ گفتگو سے کوئی یہ مفہوم بالکل اخذ نہ کرے کہ میں شاید اجازہ دینے کے حق میں نہیں ہوں، بلکہ میری معروضات صرف اس بارے میں ہیں کہ اس سلسلے میں تساہل نہیں ہونا چاہیے اور ایسے لوگوں کو اجازہ کا شرف قطعاً نہیں دینا چاہیے جو اس کے اہل نہ ہوں۔ اس میں چنداں شبہ نہیں کہ خیر اور بھلائی اب بھی باقی ہے اور بہت سے کبار شیوخ اور اصحاب علم وفضل اب بھی پہلی طرز کو اپنائے ہوئے ہیں، کہ وہ مکمل امتحان اور جائزے کے بعد ہی اجازہ عنایت کرتے ہیں۔ فتنہ تو بعض مقرئین کے تساہل کی بنا پر پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ آمین (المرشد الأمين: 74)

❷ المرشد الأمين: 172 ـ 175 بتصرف

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ ، مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ.

میں ربِ کریم کا بے حد شکر گزار ہوں جس کے احسان اور توفیق کی بدولت میں اس بحث کو مکمل کر پایا۔ میں رب تعالیٰ کے حضور میں دعا گو ہوں کہ وہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو قراءات اور اس کی توجیہات کی اہمیت کو واضح کرنے میں قابل قدر مقام عطا فرمائے اور اسے ان لوگوں کے خلاف قراءات کے دفاع کا ذریعہ بنائے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ایک ہی قراءت پر اکتفا کر لینا چاہیے اور وہ اس بات کے دعویدار ہیں کہ علم قراءات کی اہمیت باقی علوم سے کم ہے، نیز ان کے خلاف بھی جو یہ سمجھتے ہیں کہ علم قراءات کی تعلیم وتعلم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

قراءات کے متعلق ایسی رائے اور موقف رکھنا درحقیقت ان لوگوں کی جہالت اور انصاف پسند نہ ہونے کی دلیل ہے، جیسا کہ مشہور مقولہ ہے:

"مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ"

''جو شخص جس چیز سے جاہل ہوتا ہے اس کا دشمن ہو جاتا ہے۔''

اسی طرح یہ مقولہ بھی بہت عمدہ ہے کہ:

"مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ غَيْرِ فَنِّهِ أَتَى بِالْعَجَائِبِ"

''جو شخص اپنے فن کے علاوہ (کسی اور کام) میں گفتگو کرتا ہے وہ عجیب وغریب باتیں کرتا ہے۔''

اور کسی نے کیا خوب کہا:

"فَاقِدُ الشَّيْءِ لَا يُعْطِيْهِ"

''جو خود کسی چیز کی ملکیت نہیں رکھتا، وہ آگے کسی کو کیا دے گا؟

اور ایسی ہی ایک مفید بات یہ ہے کہ:

"مَنْ قَلَّ عِلْمُهُ كَثُرَ غَلَطُهُ"

''جس کا علم کم ہوتا ہے اس کی غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا جو شخص علم قراءات کی قدر و منزلت نہیں جانتا وہ اس سے دشمنی مول لیتا ہے۔ ایسے شخص پر اللہ کی رحمت ہو جو اپنی علمی استعداد کے مطابق ہی گفتگو کرتا ہے۔

جس نے کتب تفسیر بالخصوص آیاتِ احکام اور قراءات کی توجیہات کو پڑھا ہے، اس پر کافی چیزیں آشکار ہو جاتی ہیں۔ اس لیے ہر علم اور فن کے بارے میں جاننے کے لیے اس کے ماہر کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ عربی کے ایک شعر میں اسی بات کو یوں سمجھایا گیا ہے:

يَا بَارِيَ الْقَوْسِ بَرْيًا لَسْتَ تُحْسِنُهَا
لَا تُفْسِدَنْهَا وَأَعْطِ الْقَوْسَ بَارِيْهَا

''اے کمان کو بنانے والے! تو اسے چلانے میں ماہر نہیں ہے، لہٰذا اسے خراب نہ کر اور کسی ماہر کے حوالے کر دے۔''

اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

مَهْلًا هَدَاكَ اللّٰهُ مَا الْحَدِيْثُ لَكَ
مَنْ خَاضَ فِي اللَّجَاجِ حَتْمًا قَدْ هَلَكَ
لَا تَحْسَبَنْ أَنَّ بِالْكُتْبِ مِثْلَنَا سَتَصِيْرُ
فَلِلدَّجَاجَةِ رِيْشٌ لٰكِنَّهَا لَا تَطِيْرُ

''رُک جا، تجھے اللہ ہدایت دے، تو گفتگو کرنے کا اہل نہیں ہے، جو شخص کسی جھگڑے میں پڑتا ہے وہ ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔ تو یہ بالکل مت سمجھ کہ کتابوں کے ساتھ تو ہمارے جیسا ہو جائے گا، مرغی کے پَر تو ہوتے ہیں لیکن وہ اُڑ نہیں پاتی۔''

اسی طرح ایک شاعر کا قول ہے:

فَدَعْ عَنْكَ الْكِتَابَةَ لَسْتَ مِنْهَا
وَلَوْ سَوَّدْتَّ وَجْهَكَ بِالْمِدَادِ

''تو تالیف کرنا چھوڑ دے کیونکہ یہ تیرے بس کا کام نہیں ہے، اگرچہ تو اپنے چہرے کو سیاہی سے سیاہ ہی کیوں نہ کر لے۔''[1]

علم قراءات ان علوم میں سے ہے جن کی حفاظت کرنا امت پر فرض ہے کیونکہ اس کا تعلق براہِ راست کلام الٰہی سے ہے۔ جب قراءاتِ متواترہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہیں تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ قراءات کی تعلیم و تعلم کی کوئی اہمیت نہیں ہے؟![1]

[1] السُّبُل النيرات في أهمية علم القراءات: 8، 9 بتصرف

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں اس کے بارے میں تفصیلاً گفتگو کرتے ہوئے وہی کہوں گا جو شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ علم جس کا سیکھنا انسان پر فرض عین ہے جیسے جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، یا جن سے منع فرمایا ہے، ان کا علم حاصل کرنا ان احکام پر مقدم ہو گا جو واجب نہیں ہیں۔ پہلے علم کا حصول واجب جبکہ دوسرے کا حصول مستحب ہے، اور واجب مستحب پر مقدم ہوتا ہے۔

قرآن کریم کو حفظ کرنا بہت سے علوم کے حصول سے افضل ہے۔ جو شخص شرعی علم کے اصول وفروع کی معرفت کا طالب ہے اس کی پہلی ترجیح حفظ قرآن ہونی چاہیے۔ سب سے پہلے قرآن کریم حفظ کرے کیونکہ یہ دینی علوم کا منبع ہے۔ مزید یہ کہ قرآن کریم کو یاد کرنے کا مقصد اس کے معانی کا ادراک اور اس پر عمل کرنا ہونا چاہیے، اگر یہ مقصد انسان کے پیش نظر نہیں تو وہ اہل علم میں سے نہیں ہے۔ واللہ اعلم ❷

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یاد رکھو! اگر انسان کی عمر لمبی ہوتی تو میں کہتا کہ ہر علم کو اس کی انتہا تک حاصل کرو، لیکن چونکہ عمر کم ہے اور علم کا میدان بہت وسیع ہے، اس لیے انسان کو چاہیے کہ جب وہ قرآنِ کریم حفظ کر لے تو قراءاتِ عشرہ پر بھی اکتفا کر سکتا ہے۔ ❸

نیز طالب علم کو چاہیے کہ وہ علم قراءات کی تعلیم وتعلم میں غلو کرنے سے بچے، اس قدر اس میں مگن نہ ہو جائے کہ وہ دیگر فرائض اور واجبات میں سستی کا مرتکب ہونے لگے۔ ❹

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بعض طلابِ علم قراءاتِ شاذہ کو سیکھنے، جمع کرنے، لکھنے اور پڑھانے میں اپنی عمر کا ایک حصہ صرف کر دیتے ہیں لیکن فرائض وواجبات سے غافل رہتے ہیں۔ بعض امامِ مسجد ایسے بھی ہوتے ہیں جو قرآن پڑھانے میں پیش پیش ہوتے ہے لیکن نماز کو فاسد کرنے والے امور سے غافل ہوتے ہیں۔'' ❺

مزید فرمایا:

''حصولِ علم کی فضیلت دلیل سے ثابت ہے لیکن بعض طلبہ نے کوتاہی کا مظاہرہ کیا اس طرح کہ ہر طالب علم نے اپنے لیے الگ میدان کو منتخب کر لیا ہے۔ بعض نے ساری عمر قراءات میں ہی کھپا دی، اس طرح وہ دیگر علوم کے علم سیکھنے میں کوتاہی کا مرتکب ہوا کیونکہ اسے چاہیے تھا کہ وہ شاذ قراءات کو ترک کر کے مشہور قراءات پر ہی اکتفا کر لیتا۔ قاری کے لیے کتنی بری بات ہے

---

❶ السبل النيرات فی أهمية علم القراءات: 10

❷ مجموع الفتاوی: 54/23 باختصار

❸ صيد الخاطر لابن الجوزی: 441، 442

❹ السبل النيرات فی اهمية علم القراءات: 12

❺ تلبيس ابليس: 665/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ اس سے فقہ کا کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ اس سے ناواقف ہو؟ اس لیے کہ اس نے تو اپنی ساری عمر قراءات کے طرق جمع کرنے پر ہی لگا دی۔"[1]

یہ دل شکستہ عارض کی چند گزارشات اور حسرات ہیں جن کو قلمبند کر دیا گیا ہے۔ ان معلومات کو راقم نے اپنی بحث "أَطْيَبُ النَّفَحَاتِ فِيْ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ" کی زینت بنانے کے لیے مختلف کتب سے جمع کر کے منظم اور مرتب کیا ہے۔ اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل ہی سے ممکن ہو پایا ہے اور اگر کسی کوتاہی کا مرتکب ٹھہرا ہوں تو وہ میری طرف سے ہے، کیونکہ غلطی انسانی طبیعت کا حصہ ہے۔

میں یہ بات ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنی اس بحث میں کسی نئی چیز کا اضافہ نہیں کیا بلکہ مختلف چیزوں کو اِدھر اُدھر سے اکٹھا کر کے یکجا کر دیا ہے۔

اور میرے دل میں ان تمام احباب کے لیے شکر و امتنان کے جذبات و احساسات موجزن ہیں جنہوں نے کسی بھی طرح سے اس کام میں میرے ساتھ معاونت کی اور اس رسالے کی تیاری میں اپنی خدمات پیش کیں۔ ان میں سے بطورِ خاص میرے تلمیذ رشید حافظ فیض اللہ ناصر لائق ذکر ہیں، جنہوں نے اس رسالے اور کتاب کی تقدیم کو اردو قالب میں ڈھالنے کی ذمہ داری نبھائی۔ **فجزاهم الله أحسن الجزاء في الدّارَين.**

اور آخر میں وہی کہوں گا جو امام شاطبی رحمہ اللہ نے اپنے منظومہ الشاطبیہ کے آخر میں کہا ہے:

وَقَدْ وَفَّقَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ بِمَنِّهٖ
لِإِكْمَالِهَا حَسْنَاءَ مَيْمُوْنَةَ الْجِلَا

"اللہ کریم نے اپنے فضل سے اس قصیدہ کو مکمل کرنے کی توفیق بخشی، جو نہایت عمدہ اور مبارک جلوہ ہے۔"

وَتَمَّتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ سَهْلَةً
مُنَزَّهَةً عَنْ مَنْطِقِ الْهُجْرِ مِقْوَلَا

"قصیدہ بحمد اللہ مکمل ہوا، جو اپنی تخلیق میں نہایت سہل ہے اور ہر اس بات سے پاک ہے جو زبان کے اعتبار سے ناشائستہ کلام ہو۔"

وَلَيْسَ لَهَا إِلَّا ذُنُوْبُ وَلِيِّهَا
فَيَا طَيِّبَ الْأَنْفَاسِ أَحْسِنْ تَأَوُّلَا

[1] صيد الخاطر لابن الجوزي: 322

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اس قصیدے میں عیب اور خامی کی وجہ اور تو کچھ نہیں مگر اس کے ناظم کے گناہ ہیں، چنانچہ اے بہترین عادات کے مالک! تو (اس خامی کی) کوئی اچھی توجیہ اختیار کر لے۔''

وَ قُلْ رَحِمَ الرَّحْمٰنُ حَيًّا وَمَيِّتًا
فَتًى كَانَ لِلْإِنْصَافِ وَالْحِلْمِ مَعْقِلَا

''اور کہو کہ رحمان رحم فرمائے ہر اس جوان پر، خواہ وہ زندہ ہو یا وفات پا گیا ہو، جو انصاف وحلم کا قلعہ ہے۔''

عَسَى اللّٰهُ يُدْنِيْ سَعْيَهُ بِجَوَازِهٖ
وَإِنْ كَانَ زَيْفًا غَيْرَ خَافٍ مُزَلَّلَا

''امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ناظم کی مساعی کو اپنے انعام سے قریب فرمائے گا، اگرچہ نظم واضح طور پر کھوٹی اور لغزشوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔''

فَيَا خَيْرَ غَفَّارٍ وَيَا خَيْرَ رَاحِمٍ
وَيَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ جَدًا وَتَفَضُّلَا

''پس اے بہترین مغفرت اور بہترین رحم فرمانے والی ذات! اور بخشش وفضل کے لحاظ سے بہترین امید گاہ!''

أَقِلْ عَثْرَتِيْ وَانْفَعْ بِهَا وَبِقَصْدِهَا
حَنَانَيْكَ يَا اللّٰهُ يَا رَافِعَ الْعُلَا

''میری لغزشوں کو معاف فرما اور اس قصیدے کا نفع عام کر دے، اس قصیدے سے مقصود تیری بار بار مہربانیوں کی خواہش ہے، اے حسنات کو بلندی بخشنے والی ذات!''

وَآخِرُ دَعْوَانَا بِتَوْفِيْقِ رَبِّنَا
أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَحْدَهُ عَلَا

''اپنے رب کی توفیق سے ہمارا آخری مدعا یہ ہے کہ تمام ستائش اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو اکیلا ہے اور عالی ہے۔''

وَبَعْدُ صَلَاةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهٗ
عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ الرِّضَا مُتَنَخِّلَا

''اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو اس سید الخلق ﷺ پر جو پسندیدہ اور چنیدہ ہیں۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ لِلْمَجْدِ كَعْبَةً
صَلَاةً تُبَارِي الرِّيْحَ مِسْكًا وَمَنْدَلَا

''یعنی محمد ﷺ جن کو شرف و بزرگی کے لیے منتخب کیا گیا ہے، ان پر ایسی رحمتیں ہوں جو مشک و مندل کی خوشبو سے مقابلہ کریں۔''

وَتُبْدِيْ عَلٰى أَصْحَابِهٖ نَفَحَاتِهَا
بِغَيْرِ تَنَاهٍ زَرْنَبًا وَقَرَنْفُلَا

''اور یہ رحمتیں آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر بے شمار اپنی خوشبوئیں پھولوں ولونگ کی سی ظاہر کریں۔''

میں اس اُمید کے ساتھ بارگاہِ ربِ کریم میں دست بہ دُعا ہوں کہ وہ اپنے فرمانِ ذی شان ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾[الحجر: 9] کے مطابق قرآن اور اس کی قراءات کی حفاظت فرمائے، قرآن کو ہمارے لیے حجت بنائے، نہ کہ ہمارے خلاف! نیز میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی جناب میں شرفِ قبولیت بخشے اور اس کو میرے، میرے والدین، میرے اساتذہ کرام اور ان تمام افراد کے لیے جو اس سے فائدہ اٹھائیں؛ اپنے ہاں اس دن کے لیے ذخیرہ بنالے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝﴾[الشعراء: 88، 89] ''جس دن مال کوئی فائدہ دے گا اور نہ ہی اولاد، سوائے اس کے جو قلبِ سلیم لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوگا۔''

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الطَّاهِرِيْنَ ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

كَتَبَهَا
أبو عويمر
محمد إبراهيم مير محمدي
غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِأَسَاتِذَتِهٖ

2021/8/3

مترجم
حافظ فیض اللہ ناصر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

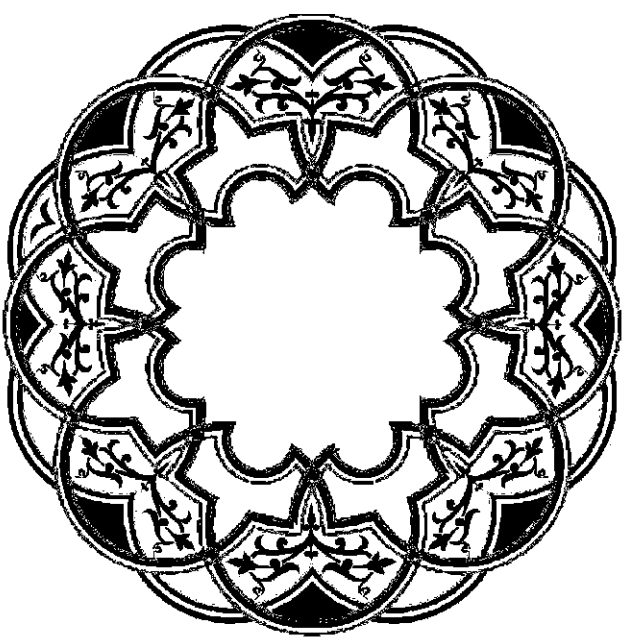

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

النفحات العاطرة
في
توجيه القراءات العشر المتواترة

تالیف

قاری عویمر ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ مفتی عبد الولی خان حفظہ اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الاستعاذة

الاستعاذة کا لغوی معنی: **"طَلَبُ التَّعَوُّذِ"** ''پناہ چاہنا'' ہے۔ اس کا دوسرا نام **"تَعَوُّذٌ"** ہے۔ جیسے عرب میں کہتے ہیں: **"اِسْتَعَذْتُ وَتَعَوَّذْتُ"** اور اس سے مراد: **"أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ"** ہے۔ یعنی تلاوتِ قرآن سے پہلے شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ میں آنا۔

استعاذہ کے درج ذیل چار احکام ہیں:

❶ حکم ❷ محل ❸ الفاظ ❹ کیفیت

❶.....حکم:

اس میں علماء کے تین اقوال ہیں:

① امام عطاء رحمہ اللہ اور امام ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝﴾ (النحل: 98) میں ﴿فَاسْتَعِذْ﴾ صیغہ امر آیا ہے، جو کہ وجوب پر دلالت کرتا ہے۔ اس لیے جب بھی قرآنِ مجید کی تلاوت کی جائے گی، استعاذ پڑھنا واجب ہے۔

② امام ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جب زندگی میں ایک مرتبہ استعاذہ پڑھ لیا جائے تو وجوب کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔'' اس کے بعد ہر مرتبہ استعاذہ پڑھنا مستحب ہے، نہ کہ واجب۔

③ جبکہ جمہور علماء ﴿فَاسْتَعِذْ﴾ صیغہ امر کو استحباب پر محمول کرتے ہیں کہ استعاذہ پڑھنا مندوب اور مستحب ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں اور مقامات پر بھی صیغہ امر مستحب کے معنی میں آیا ہے: ﴿وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾، ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ اور یہی راجح موقف ہے۔ ❶

❷.....محل:

جمہور علماء کے نزدیک استعاذہ تلاوت کرنے سے پہلے پڑھیں گے، کیونکہ آیت ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ﴾ کا معنی ہے: **"فَإِذَا أَرَدْتَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ"** ''جب تم قرآن مجید پڑھنے کا ارادہ کرو۔'' جس طرح دوسرے مقام پر بھی ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ یعنی **"إِذَا أَرَدْتُّمُ الْقِيَامَ إِلَى الصَّلَاةِ"**۔ ❷

❶ لطائف الإشارات: 589/2 وطلائع البشر: 4 ❷ لطائف الإشارات: 592/2 وطلائع البشر: 4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

3 .....الفاظ:

بہتر یہ ہے کہ وہی الفاظ پڑھے جائیں جو سورۃ النحل میں آئے ہیں، یعنی: "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" لیکن اگر اس کے علاوہ کوئی اور منقول الفاظ بھی پڑھ لیے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَلٰى مَا أَتٰى فِي النَّحْلِ يُسْرًا
وَإِنْ تَزِدْ لِرَبِّكَ تَنْزِيْهًا فَلَسْتَ مُجَهَّلَا[1]

یعنی ''سورۃ نحل کی آیت کے مطابق استعاذہ پڑھنا بہتر ہے، کیونکہ وہ مختصر اور آسان ہے، لیکن اگر تم تعظیم رب کے لیے ان الفاظ پر کچھ اضافہ کرلو تو جاہل تصور نہیں کیے جاؤ گے (کیونکہ یہ جائز ہے)۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ سے استعاذہ کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں:

① سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں: "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ"۔

② امام اعمش رحمہ اللہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"۔

③ امام ابن شنبوذ رحمہ اللہ سے بھی یہی الفاظ روایت کیے گئے ہیں، لیکن 'ھا' کا 'ھا' میں ادغام کے ساتھ، یعنی: "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"۔

④ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے صرف اتنے الفاظ مروی ہیں: "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ"۔[2]

4 .....کیفیت:

استعاذہ کب آہستہ اور کب اونچی پڑھنا چاہیے؟ حسن خلف حسینی اپنی کتاب "إِتْحَافُ الْبَرِيَّةِ بِتَحْرِيْرَاتِ الشَّاطِبِيَّةِ" میں لکھتے ہیں:

إِذَا مَا أَرَدْتَّ الدَّهْرَ تَقْرَأُ فَاسْتَعِذْ
وَبِالْجَهْرِ عِنْدَ الْكُلِّ فِي الْكُلِّ مُسْجَلَا

---

[1] الشاطبية، شعر: 96

[2] اتحاف فضلاء البشر: 1/107، 108

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بِشَرْطِ اسْتِمَاعٍ وَابْتِدَاءِ دِرَاسَةٍ
وَلَا مُخْفِيًا أَوْ فِي الصَّلَاةِ فَفَصِّلَا

ترجمہ: ''جب بھی تم قرآن مجید پڑھنے کا ارادہ کرو تو تمام وجوہ میں، تمام قراء کے لیے بلند آواز میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ بشرطیکہ کوئی سننے والا موجود ہو اور دراسہ یعنی قراءت وتعلیم کی ابتدا ہو۔ اور استعاذہ کو بلند آواز سے نہ پڑھو جب تم قراءت آہستہ کرنے والے ہو یا نماز میں ہو۔ پس اس کی تفصیل کو تم جان لو۔''

ان دونوں شعروں میں ناظم نے اونچی اور آہستہ آواز سے استعاذہ پڑھنے کی دو دو صورتیں بیان کی ہیں:

استعاذہ اونچی پڑھنے کی صورتیں:

① جب تلاوتِ قرآن کو کوئی سننے والا ہو۔

② جب قراءت وتعلیم کی ابتدا ہو۔

استعاذہ آہستہ پڑھنے کی صورتیں:

① جب آہستہ تلاوت کی جارہی ہو۔

② جب نماز میں تلاوت کر رہے ہوں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب البسملة

'بسملہ' یہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' کا مخفف ہے۔ اہل عرب کے ہاں جب دو یا دو سے زیادہ کلمات یا جملے کو مختصر کرنا ہو تو اسے عموماً چار حرفی فعل کے وزن پر لے آتے ہیں اور اس فعل سے پورا جملہ مراد لے لیتے ہیں۔ اسے اصطلاح میں ''نَحْت'' کہتے ہیں۔ جس طرح ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' کا مخفف ''حَوْقَلَ''، ''لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ'' کا مخفف ''هَلْهَلَ'' اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کا مخفف ''حَمْدَلَ'' ہے۔ ❶

یہ باب تین حصوں پر مشتمل ہے:

1. بسملہ پڑھنے کا مقصد:

بسم اللہ پڑھنے کا مقصد اللہ کے نام وصفات کے ذریعے برکت کا حصول ہے۔ ❷

2. کیا بسملہ ہر سورت کا جز ہے؟

❶ .....ابتدائے سورۃ فاتحہ: اس میں قراء کے دو گروہ ہیں:

① مکہ اور کوفہ کے قراء 'بسم اللہ' کو سورۃ فاتحہ کی آیت شمار کرتے ہیں۔

② اور مدینہ، بصرہ اور شام کے قراء 'بسم اللہ' کو سورۃ فاتحہ کی آیت شمار نہیں کرتے، بلکہ اس کی جگہ ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کو علیحدہ آیت شمار کرتے ہیں۔

توجیہ:..... ''بسم اللہ'' کو سورۃ فاتحہ کی آیت شمار کرنا اور نہ کرنا دونوں طرح آپ ﷺ سے ثابت ہے۔

''بسم اللہ'' کو آیت شمار کرنے کی دلیل:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((﴿اَلْحَمْدُ﴾ سَبْعُ آيَاتٍ، إِحْدَاهُنَّ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾)) ❸

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: سورۃ الفاتحہ کی سات آیات ہیں، ان میں سے ایک آیت ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ہے۔''

---

❶ الكشف: 14/1 ❷ الكشف: 1/ 13، 22

❸ البيان في عدّ آي القرآن للدّاني: 53، اس میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور تابعین سے مزید روایات بھی ہیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''بسم اللہ'' کو آیت شمار نہ کرنے کی دلیل:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ ، وَإِذَا قَالَ:﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝﴾ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ ، وَإِذَا قَالَ: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ ، قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ -وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِيْ- فَإِذَا قَالَ:﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ ، قَالَ: هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ ، قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ)). اس حدیث میں 'بسم اللہ' کو آیت شمار نہیں کیا گیا۔'' ❶

❷ .....ابتدائے باقی سور: یہ دو سورتوں کے درمیان فاصلہ کرنے کے لیے لائی گئی ہے۔جیسا کہ درج ذیل روایات سے ثابت ہوتا ہے:

①.....عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى تَنَزَّلَ عَلَيْهِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ". ❸

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اس وقت تک دو سورتوں کے درمیان فاصلے کا علم نہیں ہوتا تھا، جب تک "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" نازل نہ ہو جاتی۔''

②.....عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: "كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ انْقِضَاءَ السُّوْرَةِ حَتّٰى تَنْزِلَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" فَإِذَا نَزَلَتْ: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" عَلِمُوْا أَنَّ السُّوْرَةَ قَدِ انْقَضَتْ. ❹

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمانوں کو اس وقت تک دو سورتوں کے درمیان فاصلے کا علم ہی نہیں ہوتا تھا، جب تک "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" نازل نہ ہو جاتی، پھر جب "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" نازل ہو جاتی، تو مسلمان جان لیتے کہ سورت ختم ہو چکی ہے۔ (اب نئی سورت شروع ہو گئی ہے)۔''

❶ صحيح مسلم: 878 ❷ سنن أبي داود: 788 وصححه الألباني
❸ المستدرك للحاكم: 846

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❸ تلاوت اور سورت کے اعتبار سے بسم اللہ کی صورتیں؟

❶.....ابتدائے تلاوت، ابتدائے سورت:

تلاوت کی ابتداء اگر سورت کے شروع سے کی جائے، تو 'بسملہ' پڑھنا ضروری ہے، سوائے سورۃ التوبۃ کے۔

سورة التوبة کے شروع میں 'بسملہ' اس لیے نہیں پڑھی جاتی کیونکہ یہاں 'بسملہ' لکھی ہی نہیں اور مصحف عثمانی میں اس کا نہ لکھا جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں اس کی عدم کتابت وقراءت پر اجماع ہے۔ ❶

اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا فِيْ أَوَّلِ كُلِّ سُوْرَةٍ بِـ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ وَلَمْ يَأْمُرْنَا فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ بِشَيْءٍ، فَلِذٰلِكَ ضَمَّتْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَلَمْ يَكْتُبْ بَيْنَهُمَا فِيْ أَوَّلِ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ. ❷

''اللہ کے رسول ﷺ ہمیں ہر سورت کے شروع میں **"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"** لکھنے کا حکم دیتے تھے، لیکن سورۃ توبہ (کے شروع) میں کچھ بھی لکھنے کا حکم نہیں دیا، اس لیے سورۃ توبہ کو سورۃ انفال کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے اور دونوں کے درمیان سورۃ توبہ کے شروع میں **"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"** نہیں لکھی گئی۔''

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَلَا بُدَّ مِنْهَا فِي ابْتِدَائِكَ سُوْرَةً سِوَاهَا" ❸

''اور تلاوت کی ابتداء سورت کے شروع سے کرتے وقت 'بسملہ' پڑھنا لازم ہے، سوائے سورۃ التوبۃ کے۔''

❷.....ابتدائے تلاوت، درمیان سورت:

تلاوت کی ابتدا اگر سورت کے درمیان سے کی جائے تو بسملہ پڑھنے اور نہ پڑھنے میں اختیار ہے۔

امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَفِي الْأَجْزَاءِ خَيَّرَ مَنْ تَلَا" ❹

''اور تلاوت کی ابتداء سورت کے کسی جزء یعنی درمیان سے کرتے وقت پڑھنے والے کو بسملہ اور

---

❶ الكشف: 20،19/1 ❷ طلائع البشر: 6

❸ الشاطبية،شعر: 106 ❹ الشاطبية،شعر: 106

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عدم بسملہ میں اختیار ہے۔''

❸ ..... ابتدائے سورت، درمیان تلاوت:

دورانِ تلاوت ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت شروع کی جائے تو وہاں سوائے سورۃ التوبۃ کے تین وجہیں ہیں:

① بسملہ ② سکتہ ③ وصل

توجیہ:..... 'بسم اللہ' پڑھنے کی وجہ مصحف عثمانی میں اس کا مکتوب (لکھا ہوا) ہونا ہے، اور سننے والے کے لیے واضح کرنا ہے کہ ایک سورت ختم ہوکر دوسری سورت شروع ہوچکی ہے۔ اور 'بسم اللہ' نہ پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ کہیں 'بسم اللہ' کو سورت کا جزء (حصہ) نہ سمجھ لیا جائے۔

اور 'سکتہ' کرنے کا سبب 'بسم اللہ' کے بجائے 'سکتہ' سے دوسورتوں کے درمیان فاصلہ کرنا ہے۔ اور 'وصل' کرنے کا سبب سورت کے آخری حرف کی حرکت کو ظاہر کرنا اور دوسری سورت کے شروع کے ہمزہ وصلی وقطعی وغیرہ کی وضاحت کرنا ہے۔ ❶

گویا 'سکتہ' اور 'وصل' کی صورت میں ابتداء تلاوت میں ہی 'بسملہ' پڑھنے کو کافی سمجھ لیا گیا ہے۔

❹ ..... نوٹ: سورۃ توبہ اور سورۃ انفال کے درمیان تین وجہیں ہیں:

① فصل ② سکتہ ③ وصل

توجیہ:..... 'فصل' دوسورتوں کے درمیان فاصلہ کرنے کے لیے کیا گیا ہے، تاکہ سننے والے پر واضح ہوجائے کہ ایک سورت ختم ہوکر دوسری سورت شروع ہوچکی ہے۔ 'سکتہ' کرنے کا سبب 'فصل' کے بجائے 'سکتہ' سے دوسورتوں کے درمیان فاصلہ کرنا ہے۔ اور 'وصل' کرنے کا سبب مصاحف عثمانیہ میں 'بسم اللہ' کا نہ لکھا ہونا ہے۔ ❷

❶ الکشف: 1/23-21 و طلائع البشر: 6،5 ❷ طلائع البشر: 6

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب میم الجمع

'میم جمع' سے مراد 'جمع' کی وہ 'میم' ہے، جو "ك ، هـ ، ت" کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے: ﴿عَلَيْكُمْ، رَزَقْنٰهُمْ، اَنْتُمْ﴾

اور اس کی اصل حرکت 'ضمہ' ہے، کیونکہ اس کے بعد 'واو' ہوتی ہے۔[1] اسی طرح اس میں 'صلہ' کرنا اصل ہے، تاکہ مذکر کے لیے دو علامتیں بن جائیں جس طرح مؤنث کے لیے دو علامتیں ہیں۔ مثال: "عَلَيْهِنَّ" میں "عَلَيْهِنْ" نون ساکن "عَلَيْهِمْ" کی 'میم ساکن' کے مقابلے میں، اور اس کا 'نون' متحرک "عَلَيْهِمُوْ" کے 'واو' کے مقابلے میں ہے۔[2] اور اس لیے بھی کہ تثنیہ میں 'میم' کے ساتھ 'الف' آتا ہے، جیسے: "عَلَيْهِمَا" تو جمع میں 'الف' کی جگہ 'واو' لے آئے۔[3]

یہ باب تین حصوں میں مشتمل ہے:

❶ صلہ وعدم صلہ کے اعتبار سے میم جمع کی قراءت:

اس کی دو صورتیں ہیں:

❶ .....میم جمع ساکن سے پہلے ہو۔ جیسے: ﴿مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾

حکم:

اس میں صرف عدم صلہ ہے۔

توجیہ:.....صلہ نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ صلہ کرنے سے اجتماع ساکنین (دو ساکن جمع) ہو جاتے ہیں، جیسے: "مِنْهُمُوْ الْمُؤْمِنُوْنَ" لہٰذا پہلے ساکن "واو" کو حذف کر دیا گیا۔

❷ .....میم جمع متحرک سے پہلے ہو۔ اس کی مزید دو صورتیں ہیں:

① متحرک حرف میم جمع کے ساتھ متصل ہو۔

میم جمع کے ساتھ متصل متحرک حرف صرف 'ضمیر' ہو سکتا ہے۔ جیسے: ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ﴾ (المائدة:23)، ﴿اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ﴾ (هود:28)

---

[1] الكشف: 38/1 [2] شرح الهداية: 24

[3] الكشف: 39/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکم:

اس میں صرف صلہ ہے۔

توجیہ:.....میم جمع کے بعد متحرک متصل حرف آنے پر صرف 'صلہ' کرنے کی وجہ مصحف عثمانی کے رسم کی موافقت کرنا ہے اور یہی فصیح لغت ہے۔

② متحرک حرف میم جمع کے بعد منفصل (علیحدہ کلمہ میں) ہو۔

حکم:

اس میں 'عدم صلہ' اور 'صلہ' دونوں وجہیں ہے۔

توجیہ:.....''صلہ'' اصل کے موافق پڑھا گیا ہے۔جس طرح کہ اوپر بیان ہوا ہے۔اور ''اسکان (عدم صلہ)'' تخفیف اور آسانی کے لیے کیا گیا ہے، کہ آسانی کی غرض سے 'میم' کے بعد 'واو' کو حذف کر دیا گیا، کیونکہ اس پر دلالت کرنے کے لیے 'میم' پر 'ضمہ' موجود تھا۔ پھر چونکہ 'میم' پر 'ضمہ' ثقل (دشوار) تھا، اس لیے 'میم' ساکن کر دی گئی۔ ❶ 'صلہ' اور 'اسکان' عربوں کے ہاں دونوں لغات معروف ہیں۔

② 'ھا' اور 'میم' کے کسرہ اور ضمہ کے اعتبار سے میم جمع کی قراءت:

قاعدہ:.....قرآن مجید میں جہاں بھی 'میم جمع' ساکن سے پہلے ہو، اور اس سے پہلے 'ھا' ہو، اور 'ھا' سے پہلے 'کسرہ' یا 'یائے ساکنہ' ہو تو وہاں تین قراءات ہیں:

❶ 'ھا' کا کسرہ 'میم' کا ضمہ: جیسے: ﴿بِهِمُ الْأَسْبَابُ ، عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ ، يُرِيْهِمُ اللّٰهُ ، عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ﴾

توجیہ:.....'ھا' سے پہلے جب 'کسرہ' یا 'یائے ساکنہ' آجائے تو اُن کی مناسبت میں 'ھا' مکسور ہوتی ہے۔اور 'میم جمع' کی اصلی حرکت 'ضمہ' اور 'صلہ' کرنا ہے، 'صلہ' کرنے سے اجتماع ساکنین لازم آتا ہے، لہٰذا ساکن اول حذف کر دیا گیا۔جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

❷ 'ھا'، 'میم' دونوں کا ضمہ: جیسے: ﴿بِهُمُ الْأَسْبَابُ ، عَنْ وُّجُوْهِهُمُ النَّارَ ، يُرِيْهُمُ اللّٰهُ ، عَلَيْهُمُ الْقِتَالُ﴾

توجیہ:.....اس قراءت میں 'میم' مضموم کی اتباع (پیروی) میں ماقبل 'ھا' کو بھی ضمہ دے دیا گیا ہے، اور اس لیے بھی کہ 'ھا' کی اصل حرکت ضمہ ہے۔یعنی اصل میں یہ ''هُمُ'' تھا۔یہ قبیلہ قریش اور اہل حجاز کی لغت ہے۔ ❷

---

❶ شرح الهداية:24،25 ❷ المهذب:45/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

③ 'ھا'، 'میم' دونوں کا کسرہ: جیسے: ﴿بِهِمِ الْأَسْبَابُ ، عَنْ وُّجُوْهِهِمِ النَّارَ ، يُرِيْهِمِ اللّٰهُ ، عَلَيْهِمِ الْقِتَالُ﴾

توجیہ:.....اس قراءت میں 'ھا' مکسور کی اتباع (پیروی) میں مابعد 'میم' کو بھی کسرہ دے دیا گیا ہے، اور اس لیے بھی اجتماع ساکنین میں اصل حرکت 'کسرہ' ہے۔ جیسا کہ نحو کا قاعدہ ہے: "اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" ''جب ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے۔'' 'میم' اور بعد کا حرف دونوں ساکن تھے، اس لیے ساکن اول 'میم' کو کسرہ دے دیا گیا۔ یہ بھی عرب کے ہاں لغت پائی جاتی ہے۔ ❶

③ 'میم' سے پہلے 'ھا' میں کسرہ اور ضمہ کے اعتبار سے دو قراءت ہیں:

قاعدہ:.....قرآن مجید میں جہاں بھی "هُمَا، هُمْ، هُنَّ" ضمیر سے پہلے 'یائے ساکنہ' آجائے' تو وہاں دو قراءات ہیں:

① 'ھا' مضموم کے ساتھ۔ جیسے: ﴿عَلَيْهُمْ ، اِلَيْهُمْ ، لَدَيْهُمْ ، تَأْتِيْهُمْ ، عَلَيْهُنَّ ، فِيْهُنَّ ، عَلَيْهُمَا﴾

توجیہ:..... یہ قبیلہ قریش اور اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ھا' کو ضمہ دیتے ہیں، کیونکہ اصل میں "هُمَا، هُمْ، هُنَّ" ضمیر کی 'ھا' مضموم ہی تھی۔

② 'ھا' مکسور کے ساتھ۔ جیسے: ﴿عَلَيْهِمْ ، اِلَيْهِمْ ، لَدَيْهِمْ ، تَأْتِيْهِمْ ، عَلَيْهِنَّ ، فِيْهِنَّ ، عَلَيْهِمَا﴾

توجیہ:..... یہ قبیلہ قیس، تمیم اور بنی سعد کی لغت ہے۔ وہ ماقبل یاء ساکنہ کا اعتبار کرتے ہوئے 'ھا' کو کسرہ دیتے ہیں۔ ❷

⭕:..... لفظ ﴿اَنْبِئْهُمْ﴾ (البقرة: 33) اور ﴿وَ نَبِّئْهُمْ﴾ (الحجر: 51، القمر: 28) میں وقفاً میم جمع سے پہلے 'ھا' میں دو قراءات ہیں:

①.....﴿اَنْبِيْهِمْ﴾، ﴿نَبِّيْهِمْ﴾

توجیہ:.....اس قراءت میں چونکہ 'ہمزہ' کو 'یاء' سے بدل دیا گیا ہے، اس لیے 'یاء' کی مناسبت سے 'ھا' کو کسرہ دے دیا گیا ہے۔

②.....﴿اَنْبِيْهُمْ﴾، ﴿نَبِّيْهُمْ﴾

توجیہ:.....اس قراءت میں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ھا' کا ضمہ باقی رکھا گیا ہے، کیونکہ 'ھا' سے پہلے 'یاء' عارضی ہے جو صرف وقف میں آئی ہے۔ اور اصل میں 'ہمزہ' ہے، اور 'ہمزہ' کے بعد 'ھا' مضموم ہوتی ہے۔ ❸

---

❶ الكشف: 1/37-39 وشرح الهداية: 21-23 ❷ المهذب: 1/45

❸ الكشف: 1/40، 41

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الإدغام

ادغام کا لغوی معنی: ''ایک چیز کو دوسری میں داخل کرنا'' ہے۔ اور اصطلاحی معنی: "اَلنُّطْقُ بِالْحَرْفَيْنِ حَرْفًا وَاحِدًا كَالثَّانِيْ مُشَدَّدًا" دوحرفوں کو ایک حرف مشدد کی طرح ادا کرنا'' ہے۔ ❶

ادغام کے مقابلے میں اظہار ہے۔ جس کا لغوی معنی: ''واضح کرنا، ظاہر کرنا'' ہے۔ اور اصطلاحی معنی: "فَصْلُ الْحَرْفِ الْأَوَّلِ مِنَ الْحَرْفِ الثَّانِيْ مِنْ غَيْرِ سَكْتٍ عَلَيْهِ" ''سکتہ کیے بغیر پہلے حرف کو دوسرے حرف سے جدا کر کے پڑھنا'' ہے۔ ❷

ادغام کی دو قسمیں ہیں:

❶ ادغام کبیر: جس میں مدغم، مدغم فیہ مثلین (ایک طرح کے) حروف ہوتے ہیں۔ جیسے: ﴿يَعْلَمُ مَا، فِيْهِ هُدًى، طُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، اَلْعَفْوَ وَاْمُرْ﴾

اس ادغام سے چار صورتیں مستثنیٰ ہیں:

❶ ..... 'مثلین' کا پہلا حرف تائے متکلم ہو۔ جیسے: ﴿كُنْتُ تُرَابًا﴾

❷ ..... 'مثلین' کا پہلا حرف تائے مخاطب ہو۔ جیسے: ﴿اَنْتَ تُكْرِهُ، اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ﴾

توجیہ: ..... تاء ضمیر میں ادغام کی ممانعت کی وجہ 'تاء متکلم' اور 'تاء مخاطب' میں تمیز برقرار رکھنا ہے۔ چونکہ 'تاء متکلم' مضموم اور 'تاء مخاطب' مفتوح ہوتی ہے اور ادغام سے ان کا یہ فرق ختم ہو جائے گا، لہٰذا یہاں اظہار واجب قرار دے دیا گیا تا کہ دونوں تاؤں کے خلط ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ ❸

❷ ..... 'مثلین' کا پہلا حرف مُنَوَّن ہو۔ جیسے: ﴿وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

توجیہ: ..... تنوین چونکہ قوی اور ادغام سے رکاوٹ علامت ہے۔ اور ادغام کا مقصد سہولت اور آسانی کا حصول ہے جبکہ اس نوع میں ادغام ثقل کا باعث بن رہا ہے، لہٰذا اظہار کیا گیا ہے۔ ❹

❹ ..... 'مثلین' کا پہلا حرف مشدد ہو۔ جیسے: ﴿فَتَمَّ مِيْقَاتُ، مَسَّ سَقَرُ﴾

توجیہ: ..... چونکہ حرفِ مشدد دو حروف ہوتے ہیں: پہلا ساکن اور دوسرا متحرک اور مدغم فیہ بیک وقت

---

❶ الرائد في تجويد القرآن: 7 ❷ الإدغام الكبير في القرآن للداني: 40

❸ المغني في توجيه القراءات العشر: 96/1

❹ لطائف الإشارات: 618/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوحروف کے ادغام کا متحمل نہیں ہوسکتا، لہٰذا اظہار کیا گیا ہے۔

2 ادغام صغیر: جس میں مدغم، مدغم فیہ متقاربین (قریب المخرج) حروف ہوتے ہیں۔ جیسے: ﴿يَرْزُقْكُمْ، حِيلُوا التَّوْرِيَةَ ثُمَّ، قَدْ سَمِعَ اللهُ، إِذْ جَعَلْنَا، كَذَّبَتْ ثَمُودُ، بَلْ ضَلُّوا﴾

۞:.....اس سارے باب میں قواعد اور شرائط کے ساتھ دو لغتیں ہیں:

❁ الإظهار: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ان کے ہاں اظہار اصل کے موافق ہے، کیونکہ ہر حرف کو مکمل پڑھنا اُس کا حق ہے۔

❁ الإدغام: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبدالقیس کی لغت ہے۔ [1]
ان کے ہاں ادغام محض ثقل (دشواری) کو ختم کرنے اور سہولت کی غرض سے کیا گیا ہے۔

[1] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب هاء الكناية

قراء کے ہاں 'ہائے کنایہ' سے مراد واحد مذکر غائب کی ہائے ضمیر ہے، جس کا اصل اعراب 'ضمہ' ہے، جیسے: ﴿لَهُ﴾ سوائے اس صورت کے کہ جب وہ 'کسرہ' یا 'یائے ساکنہ' کے بعد آئے تو اُن کی مناسبت میں 'مکسور' ہوگی، تاہم اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ضمہ' بھی جائز ہے۔ جیسے: ﴿عَلَيْهُ اللَّهَ﴾ (الفتح: 10) کہ اس میں دونوں وجوہ جائز ہیں۔

هاء کنایہ کی صورتیں:

ہائے کنایہ کی درج ذیل چار صورتیں ہیں:

1. ہائے ضمیر دو ساکنوں کے درمیان واقع ہو۔ جیسے: ﴿مِنْهُ الْكِتَابَ، يَعْلَمْهُ اللَّهُ﴾
2. ہائے ضمیر ساکن سے پہلے اور متحرک کے بعد واقع ہو۔ جیسے: ﴿لَهُ الْكِتَابَ، لَعَلِمَهُ الَّذِينَ﴾

حکم:

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں صرف عدمِ صلہ ہے۔

توجیہ:..... صلہ کرنے سے اجتماعِ ساکنین ہو جاتا ہے۔ جیسے: "مِنْهُوْ الْكِتَاب، لَهُوْ الْكِتَاب" اس لیے صلہ ختم کر کے صرف 'هاء' باقی رکھی گئی ہے۔ خواہ اُس کی حرکت ضمہ ہو یا کسرہ۔

3. ہائے ضمیر دو متحرک حروف کے درمیان واقع ہو۔ جیسے: ﴿مَالَهُ وَمَا كَسَبَ، ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ﴾

حکم:

اس میں صرف صلہ ہے۔

توجیہ:..... 'ہائے ضمیر' چونکہ ایک حرف ہوتا ہے، اور یہ حرف خفی (پوشیدہ حرف) اور کمزور بھی ہے، لہٰذا اُس کی حرکت کے 'موافق حرف' سے صلہ کر کے اُسے تقویت دی گئی ہے۔ اور یہ 'ہائے ضمیر' کی اصل حرکت ہے۔ [1]

4. ہائے ضمیر متحرک سے پہلے اور ساکن کے بعد واقع ہو۔ جیسے: ﴿فِيهِ هُدًى﴾ اس میں عدم صلہ اور صلہ ہے۔

---

[1] الكشف: 42/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکم:

اس میں عدم صلہ اور صلہ دونوں وجہیں ہے۔

توجیہ:..... اصل کا اعتبار کرتے ہوئے صلہ کیا گیا ہے، کہ ہائے ضمیر کی اصل حرکت 'صلہ' ہے۔جس طرح کہ اوپر بیان ہو چکا ہے، اور تخفیف کی غرض سے عدم صلہ کیا گیا ہے۔یعنی عدم صلہ کرنے والوں نے 'ہائے ضمیر' جو کہ حرف خفی (پوشیدہ حرف) ہے کہ اردگرد دو ساکنوں کے اجتماع کو ناپسند کیا ہے۔[1]

❁:..... ہائے کنایہ کے 15 مخصوص کلمات ہیں:

❶ 13 کلمات میں تین قراءتیں ہیں:

①.....عدم صلہ ②.....صلہ ③.....اسکان

﴿يُؤَدِّهِ﴾ (آل عمران: 75 دوجگہ) ﴿نُؤْتِهِ﴾ (آل عمران: 145 دوجگہ)

﴿نُوَلِّهِ، نُصْلِهِ﴾ (النساء: 112) ﴿اقْتَدِهِ (وصلا)﴾ (الأنعام: 90)

﴿أَرْجِهِ / أَرْجِهْهُ﴾ (الأعراف: 111، الشعراء: 36)

﴿يَأْتِهِ﴾ (طٰہٰ:75) ﴿وَيَتَّقْهِ﴾ (النور: 52)

﴿فَأَلْقِهِ﴾ (النمل: 28) ﴿يَرْضَهُ﴾ (الزمر: 7)

﴿أَنْ لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ﴾ (البلد: 7) ﴿خَيْرًا يَّرَهُ، شَرًّا يَّرَهُ﴾ (الزلزال: 7،8)

❷ اور دو کلمات میں دو قراءتیں ہیں:

①.....عدم صلہ ②.....صلہ

﴿تُرْزَقَانِهِ﴾ (یوسف:37)، ﴿بِيَدِهِ﴾ (البقرة:237، 249، المؤمنون: 88، يٰسٓ:83)

توجیہ:.....ان کلمات میں:

❁ عدم صلہ، اسکان: امام کسائی کہتے ہیں: یہ بنی عقیل اور بنو کلاب کی لغت ہے۔[2]

❁ صلہ: یہ عرب کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔

---

[1] الكشف: 42/1 واتحاف فضلاء البشر بالقراءات الأربعة عشر: 149/1، 150

[2] الهجات العربية في التراث: 514، 515

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب المد والقصر

لغت میں مد ''کھینچنا'' اور ''لمبا کرنا'' اور قصر ''چھوٹا اور کم کرنے''[1] کو کہا جاتا ہے۔ اور قراء کی اصطلاح میں 'مد' سے مراد: 'حروفِ مدہ' اور 'حروفِ لین' کے بعد 'سببِ مد' آنے پر انہیں کھینچ کر پڑھنا'' ہے۔

حروفِ مدہ: تین ہیں:

① واو:.....واو ساکن ماقبل پیش ہو۔ جیسے: "قُوْلُوْا"

② یا:.....یا ساکن ماقبل زیر ہو۔ جیسے: "قِيْلَ"

③ الف ساکن ہو ماقبل زبر ہو۔ جیسے: "قَالَ"

حروفِ لین: دو ہیں:

① واؤ لین:.....واؤ ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے: "خَوْفٍ"

② یا لین:..... یا ساکن ماقبل زبر ہو۔ جیسے: "وَالصَّيْفِ"

لفظی سبب مدہ: تین ہیں:

① ہمزہ جیسے: "شَآءَ ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا"

② سکون جیسے: "ءٰٓالْـٰٔنَ"

③ تشدید جیسے: "دَآبَّةٍ"

معنوی سبب مدہ: دو ہیں:

① مد مبالغہ جیسے: "لَا رَيْبَ، لَا جُنَاحَ، لَا خَلَاقَ"

② مد تعظیم جیسے: "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ"

مد کی اقسام: بنیادی طور پر مد کی دو قسمیں ہیں:

①.....مد اصلی ②.....مد فرعی

① مد اصلی:.....اس سے مراد وہ طبعی مد ہے جو سببِ مد کی محتاج نہیں ہوتی۔ حروفِ مدہ کے بعد اگر سببِ مدہ نہ ہوں تو انہیں دو حرکات کے برابر لمبا کیا جاتا ہے۔ جیسے: " قَالَ ، قِيْلَ ، قُوْلُوْا ".

توجیہ:..... مد اصلی میں طبعی مد کی وجہ حروف مدہ کا وجود ہے اور لمبی مد نہ کرنے کی وجہ سببِ مد کا عدمِ وجود ہے۔

---

[1] المنجد: 825

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

② **مدفرعی:**..... اس مراد وہ مد ہے جو سببِ مدہ پایا جانے کی وجہ سے اپنی اصلی اور ذاتی مقدار سے بڑھا کر پڑھی جاتی ہے۔ جیسے: "شَآءَ ، آلْـٰٔنَ، دَآبَّةٍ"۔

① **لفظی سببِ مدہ کے اعتبار سے مدفرعی کی چھ اقسام ہیں:**

❶ .....**مدلازم:** کلمہ قرآنی یا حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد سببِ مدہ میں سے 'سکون' یا 'تشدید' آجائے۔ جیسے: "آلْـٰٔنَ، دَآبَّةٍ ، حٰمٓ، قٓ، الٓمّٓ"۔ اس کی مقدار: صرف طول ہے۔

توجیہ:..... مدلازم میں صرف مد کرنے کی وجہ سے یہ کہ سبب مدہ 'سکون' و 'تشدید' وصلاً ووقفاً کسی بھی صورت میں 'حرف مدہ' سے جدا نہیں ہوسکتے، اور نہ حرف مدہ کے بغیر پڑھے جاسکتے ہیں۔ اس لیے سبب مدہ 'سکون' و 'تشدید' کا نطق کرنے کے لیے ان سے پہلے حرف مدہ ہونے کی وجہ سے صرف مد کریں گے۔ ❶

❷:..... 'عین مریم' اور 'عین شوریٰ' میں تمام قراء کے لیے تینوں طرح مد 'طول، توسط، قصر' جائز ہے۔

توجیہ:..... 'مد' کرنے کی وجہ 'حرف لین' کے بعد 'سکون اصلی' کا آنا ہے، اور 'قصر' کرنے کا سبب محل مد (حرف لین) کا حرفِ مدہ سے ضعیف (کمزور) ہونا ہے۔ اور اس لیے بھی تاکہ 'حرف مدہ' و 'لین' میں فرق ہوجائے۔ ❷

❷ .....**مد متصل (واجب):** حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو۔ جیسے: "شَآءَ، السَّمَآءِ"۔ اس کی مقدار: طول (چھ حرکت)، فَوَيْقُ التَّوَسُّط (پانچ حرکت)، توسط (چار حرکت)، فَوَيْقُ الْقَصْرِ (تین حرکت) ہے۔ ❸

❸ .....**مد منفصل (جائز):** حرف مدہ ایک کلمہ کے آخر میں ہو اور 'ہمزہ' دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو۔ جیسے: "بِمَآ أُنْزِلَ، قَالُوٓا اٰمَنَّا، فِيٓ أُمِّهَا"۔ اس کی مقدار: طول (چھ حرکت)، فَوَيْقُ التَّوَسُّط (پانچ حرکت)، توسط (چار حرکت)، فَوَيْقُ الْقَصْرِ (تین حرکت)، قصر (دو حرکت) ہے۔ ❹

توجیہ:..... 'مد متصل' اور 'مد منفصل' میں مد کرنے کے دو سبب ہیں:

① مابعد ہمزہ کو تحقیق کے ساتھ پڑھنے میں آسانی پیدا کرنا۔

② حرفِ مد کی وضاحت۔ کیونکہ 'حروفِ مدہ' ناقص اور کمزور حروف ہیں جبکہ 'ہمزہ' قوی اور ثقیل حرف ہے، 'ہمزہ' کے ملنے سے 'حروف مدہ' کے خفاء (پوشیدگی) میں اضافے کا اندیشہ تھا، لہٰذا اُن میں مد کرکے انہیں خوب ظاہر کردیا گیا۔ ❺

---

❶ طلائع البشر: 8 والكشف: 64/1

❷ الكشف عن وجوہ القراءاتِ السبع: 67/1 واتحاف فضلاء البشر: 171/1، 172

❸ المهذب: 39/1 ❹ المهذب: 38/1

❺ الكشف عن وجوہ القراءاتِ السبع: 46/1 والمنهج الموحد لمقرر (المدخل لعلم القراءات: 39)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور 'مد منفصل' میں 'قصر' اس کا 'مد متصل' اور 'مد لازم' نہ ہونا ہے۔ اور اس لیے بھی کہ یہ حرف مدہ کی اصلی حالت ہے بغیر زیادت کے۔ ❶

❹ ..... مد عارض: کلمہ قرآنی میں حرف مدہ یا لین کے بعد حالت وقف میں سکون عارضی آجائے۔ جیسے: "اَلْعٰلَمِيْنْ ، يُؤْمِنُوْنْ ، خَوْفْ ، اَلصَّيْفْ" اس کی مقدار: طول، توسط، قصر ہے۔

توجیہ: ..... 'مد' کرنے کی وجہ 'حرف مدہ' و 'لین' کے بعد سبب مدہ 'سکون' کا آنا ہے اور 'قصر' کرنے کی وجہ سبب مدہ کا عارضی ہونا ہے، کہ اصل میں حرف متحرک ہے۔ ❷

❺ ..... مد بدل: حرف مدہ ہمزہ ثابتہ یا مغیرہ کے بعد ہو۔ جیسے: "اٰمَنَ ، اُوْتُوْا ، اِيْمَانًا ، هٰٓؤُلَآءِ اِلٰهَةً اُخْرٰى"۔ اس کی مقدار: قصر، توسط، طول ہے۔

توجیہ: ..... 'مد بدل' کو 'بدل' اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اصل میں یہ دو ہمزہ تھے: ایک 'متحرک' اور دوسرا 'ساکن'۔ جیسے: "ءَاٰمَنَ ، ءُاْوْتُوْا ، اِئْمَانًا"۔ ہمزہ 'ساکنہ' کو ماقبل حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدل دیا گیا۔

اور اس میں مد کا سبب بھی 'مد متصل' و 'منفصل' والا ہی ہے، کہ 'حروفِ مدہ' ہمزہ کے بعد بھی ایسے ہی مخفی (پوشیدہ) ہیں جیسا کہ 'ہمزہ' سے پہلے ہیں بلکہ بعد میں اُن کا 'خفاء' (پوشیدگی) زیادہ ہوجاتی ہے۔ لہٰذا حروفِ مدہ کی خوب وضاحت کے لیے 'مد' کی جاتی ہے۔ ❸

اور مد نہ کرنے کا سبب یہ ہے کہ 'ہمزہ' کی تقدیم 'حروفِ مدہ' کو خفاء (پوشیدگی) سے محفوظ کر دیتی ہے کیونکہ خفاء کا خدشہ تب ہوتا ہے جب 'ہمزہ' حروفِ مدہ کے بعد واقع ہو، جیسے: "قَآئِمٌ ، يَشَآءُ"۔ 'مد بدل' میں چونکہ 'ہمزہ' مقدم ہے، لہٰذا مد نہیں ہوگی۔ ❹

مد بدل سے دو صورتیں مستثنیٰ ہیں:

① ہمزہ سے پہلے صحیح ساکن اُسی کلمہ میں آجائے۔ جیسے: "اَلْقُرْاٰنُ ، مَسْـُٔوْلًا"۔

توجیہ: ..... مد نہ کرنے وجہ نقل کا اعتبار کرنا ہے، یعنی جب 'ہمزہ' کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے حذف کرنا جائز ہو تو وہاں حرف مدہ کا حذف ہوجانا مد نہ کرنے کی وجہ ہوتا ہے، کیونکہ جب اس کی حرکت ماقبل کو دے دی جائے گی، تو مد باقی ہی نہیں رہ سکتی۔ ❺

---

❶ طلائع البشر: 7 ❷ اتحاف فضلاء البشر: 166/1، 167 والكشف: 62/1

❸ شرح الهداية: 30، 31 والكشف: 46/1

❹ الكشف عن وجوهِ القراءاتِ السبع: 47/1

❺ الكشف عن وجوهِ القراءاتِ السبع: 49/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ کہا جائے کہ ﴿مَنْ اٰمَنَ، الْاٰخِرِ﴾ وغیرہ میں تو نقل ہو جانے کے باوجود مد ہوتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کلمات میں 'ساکن حرف' نفس کلمہ کا نہیں ہے بلکہ دوسرے کلمہ میں ہے، اور یہ چیز مد سے مانع نہیں ہے۔ ❶

② ہمزہ کے بعد الف وقف کی بناء پر تنوین سے بدلا ہو۔ جیسے: "دُعَآءً ، نِدَآءً".

توجیہ:..... اصل کا اعتبار کرتے ہوئے مد نہیں ہو گی کیونکہ اصل میں حرف مدہ موجود ہی نہیں بلکہ تنوین ہے۔

❁:..... یاد رہے 'حرفِ مدہ' کا 'ہمزہ وصلی' کے بعد آنے کی صورت میں بھی 'قصر، توسط، طول' تینوں طرح مد جائز ہے۔ جیسے: "اِیْتِ بِقُرْاٰنٍ، اُوْتُمِنَ، اِیْتُوْنِیْ"

توجیہ:..... مد کرنے کی وجہ 'ہمزہ' کے بعد 'حرف مدہ' کا آنا ہے، اور 'عدم مد' محل مد (حرف مدہ: ہمزہ) کا عارضی ہونا ہے۔ ❷

❁..... مد لین: جب 'یاء یا 'واو' ایک کلمہ میں 'فتحہ' اور 'ہمزہ' کے درمیان ہو۔ جیسے: "شَیْءٍ، شَیْئًا، سَوْءَةٌ" ۔ اس کی مقدار: قصر، توسط، طول ہے۔

توجیہ:..... مدلین میں مد اس لیے کی جاتی ہے، کیونکہ 'حروفِ مدہ' کی طرح 'حروفِ لین' بھی ناقص اور کمزور حروف ہیں جبکہ 'ہمزہ' قوی اور ثقیل حرف ہے، 'ہمزہ' کے ملنے سے 'حروف لین' کے خفاء (پوشیدگی) میں اضافے کا اندیشہ تھا، لہٰذا اُن میں مد کر کے انہیں خوب ظاہر کر دیا گیا ہے۔ ❸

مدلین سے دو کلمات مستثنیٰ ہیں:

① ..... ﴿لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِلًا ۝﴾ (الکھف:58)

② .....﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۝﴾ (التکویر:8)

توجیہ:..... ان دونوں کلمات میں 'ہمزہ' سے پہلے 'واو' کا سکون عارضی ہے، جو کہ اس سے پہلے 'میم' آنے کی وجہ سے آیا ہے، اور اصل میں 'واو' متحرک ہے۔ کیونکہ یہ کلمات "وَأَلَ، وَأَدَ" سے ہیں۔ ❹

---

❶ الکشف عن وجوہ القراءاتِ السبع: 51/1

❷ ابراز المعاني في حرز الاماني لأبي شامة: 177 ولطائف الإشارات: 1014/3

❸ الکشف عن وجوہ القراءاتِ السبع: 46/1

❹ الکشف: 56/1 وإتحاف فضلاء البشر: 170/1 والمهذب: 41/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2 معنوی سبب مدہ کے اعتبار سے مدفرعی کی دو اقسام ہیں:

1 ..... مد مبالغہ: یہ قرآن مجید کے 43 کلمات کے 'لام' میں ہوتی ہے، اور ان کے 'لام' کو "لَامِ تَبْرِئَة" کہتے ہیں۔ اس کی مقدار: قصر، توسط ہے۔ وہ 43 کلمات یہ ہیں:

	کلمات	سورتیں		کلمات	سورتیں
1	لَا رَيْبَ	ہر جگہ	2	لَا جُنَاحَ	ہر جگہ
3	لَا عِلْمَ	البقرۃ:32	4	لَا شِيَةَ	البقرۃ:71
5	لَا عُدْوَانَ	البقرۃ:193 والقصص:28	6 7 8	فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ	البقرۃ:197
9	لَا طَاقَةَ	البقرۃ:249،286	10	لَا خَلَاقَ	آل عمران:77
11	لَا غَالِبَ	آل عمران:160 والانفال:48	12	لَا خَيْرَ	النساء:114
13	فَلَا كَاشِفَ	الانعام:17 ویونس:107	14	لَا مُبَدِّلَ	الانعام:34،115 والکہف:27
15	لَا شَرِيكَ	الانعام:163	16	فَلَا هَادِيَ	الاعراف:186
17	لَا مَلْجَأَ	التوبۃ:118	18	لَا تَبْدِيلَ	یونس:64 والروم:30
19	فَلَا رَآدَّ	یونس:107	20	لَا جَرَمَ	ہود:22 والنحل:23،62،10 وغافر:43
21	لَا عَاصِمَ	ہود:43	22	فَلَا كَيْلَ	یوسف:60
23	لَا تَثْرِيبَ	یوسف:92	24	لَا مَرَدَّ	الرعد:11 والروم:43 والشوری:47
25	لَا مُعَقِّبَ	الرعد:41	26	لَا قُوَّةَ	الکہف:39
27	لَا مِسَاسَ	طہ:97	28	لَا عِوَجَ	طہ:108
29	فَلَا كُفْرَانَ	الانبیاء:94	30	لَا بُرْهَانَ	المومنون:117
31	لَا بُشْرَى	الفرقان:22	32	لَا ضَيْرَ	الشعراء:50
33	لَا قِبَلَ	النمل:37	34	لَا مَقَامَ	الاحزاب:13

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

35	فَلَا فَوْتَ	سباء:51	36	فَلَا مُمْسِكَ	الفاطر:2
37	فَلَا مُرْسِلَ	الفاطر:2	38	فَلَا صَرِيخَ	يٰسٓ:43
39	لَا ظُلْمَ	غافر:17	40	لَا حُجَّةَ	الشوری:15
41	لَا مَوْلَىٰ	محمد:11	42	فَلَا نَاصِرَ	محمد:10
43	لَا وَزَرَ	القيامة:11			

توجیہ:.....'مد' کرنے وجہ لائے نفی میں مبالغہ اور تاکید پیدا کرنا ہے، اور 'عدم مد' اصل کا اعتبار کرتے ہوئے سبب مدہ کا نہ پایا جانا ہے۔ ❶

❷ .....مد تعظیم: یہ قرآن مجید کے پانچ کلمات کے 'لام' میں ہوتی ہے۔ اس کی مقدار: توسط ہے۔ یعنی عام مد منفصل کے 'قصر' کے ساتھ اس میں 'توسط' جائز ہے۔ وہ پانچ کلمات یہ ہیں: ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾، ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ﴾، ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾، ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْ﴾، ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا﴾ (جہاں بھی آئیں)

توجیہ:.....'مد' کرنے کی وجہ توحید الٰہی کی تعظیم اور غیر اللہ سے الوہیت کی نفی کرنا ہے۔ ❷

❶ طلائع البشر: 8 واتحاف فضلاء البشر: 178،167/1

❷ اتحاف فضلاء البشر: 178،167/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الهمز

اس باب میں ہمزہ کے تمام ابواب "بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَةٍ، بَابُ الْهَمْزَتَيْنِ مِنْ كَلِمَتَيْنِ، بَابُ الْهَمْزِ الْمُفْرَدِ، بَابُ نَقْلِ حَرَكَةِ الْهَمْزَةِ إِلَى السَّاكِنِ قَبْلَهَا، بَابُ وَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ" آجاتے ہیں۔

لغتِ عرب میں ہمزہ کا شمار ثقیل حروف میں ہوتا ہے جس کی وجہ اس کے مخرج کا بُعد اور صفتِ جہر و شدت کا پایا جانا ہے۔ اہل عرب کے ہاں اس کے ثقل کو مختلف طریقوں سے ختم کیا جاتا ہے:

① **تسہیل** (ہمزہ کو نرمی سے ادا کرنا)۔ جیسے: ﴿كَأَنَّهُمْ ، مُسْتَهْزِءُونَ ، ءَأَنذَرْتَهُمْ ، جَآءَ أَمْرُنَا﴾

② **ابدال** (ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدل کر پڑھنا)۔ جیسے: ﴿يُؤْمِنُونَ ، بِئْرٍ ، إِقْرَأْ ، قُرِئَ ، يَعْبَؤُا ، ءَأَنذَرْتَهُمْ ، جَآءَ أَمْرُنَا ، لَوْ نَشَآءُ أَصَبْنَٰهُمْ ، مِّنَ السَّمَآءِ أَوِ ائْتِنَا﴾

③ **نقل** (ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دینا)۔ جیسے: ﴿الْأَرْضِ، مَنْ آمَنَ ، الْمَرْءِ، قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا﴾

④ **ادغام** (ہمزہ کو حرف مدہ سے بدل کر ماقبل حرف مدہ سے مدغم کر دینا)۔ جیسے: ﴿شَيْـًٔا ، كَهَيْـَٔةِ ، خَطِيٓـَٔتُهُۥ﴾

⑤ **حذف** (ہمزہ کو گرا کر پڑھنا)۔ جیسے: ﴿وَلَا يَطَـُٔونَ ، جَآءَ أَمْرُنَا ، بِالسُّوٓءِ إِلَّا ، مُسْتَهْزِءُونَ ، السُّفَهَآءُ﴾

۞:.....اس سارے باب میں:

✿ ہمزہ کو تحقیق کے ساتھ: یہ بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے۔ وہ اسے اصل کے مطابق پڑھتے ہیں۔

❀ ہمزہ کو تخفیف کے ساتھ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ تخفیف اور آسانی کے لیے ہمزہ کو کبھی تسہیل، کبھی ابدال، کبھی نقل، کبھی ادغام اور کبھی حذف کر کے پڑھتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَلَيْسُوْا بِأَصْحَابِ نَبَرٍ ، وَلَوْلَا أَنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام نَزَلَ بِالْهَمْزِ عَلَى النَّبِيِّ مَا هَمَزْنَا"[1]

"قرآن مجید قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے اور وہ 'ہمزہ' (کو تحقیق سے) پڑھنے والے نہیں تھے، اگر جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر 'ہمزہ' (کی تحقیق) لے کر نازل نہ ہوتے تو ہم نے "ہمزہ" (کی تحقیق) نہیں پڑھنا تھی۔"

[1] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 431 ولهجات العرب في القرآن الكريم: 119

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب السکت

یہ باب تین حصوں پر مشتمل ہے:

1. ہمزہ کی تخفیف طلب متعدد صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ حرفِ ساکن ایک کلمہ کے آخر میں واقع ہو اور ہمزہ متحرکہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، تو حرفِ ساکن پر سکتہ کیا جاتا ہے۔ اور سکتہ کے 7 مراتب ہیں:
   1. .....اَلْ ، شَيْءٌ میں سکتہ۔ جیسے: ﴿الْأَرْضِ، شَيْءٌ﴾
   2. .....اَلْ ، شَيْءٌ اور ساکن المفصول میں سکتہ۔ جیسے: ﴿الْأَرْضِ، شَيْءٌ، مَنْ آمَنَ﴾
   3. ..... اَلْ ، شَيْءٌ ، ساکن المفصول اور ساکن الموصول میں سکتہ۔ جیسے: ﴿الْأَرْضِ، شَيْءٌ، مَنْ آمَنَ، الْمَرْءِ﴾
   4. ..... اَلْ، شَيْءٌ ، ساکن المفصول، ساکن الموصول اور مد منفصل میں سکتہ۔ جیسے: ﴿الْأَرْضِ، شَيْءٌ، مَنْ آمَنَ، الْمَرْءِ، قَالُوا آمَنَّا﴾
   5. ..... اَلْ ، شَيْءٌ ، ساکن المفصول اور مد منفصل میں سکتہ۔ جیسے: ﴿الْأَرْضِ، شَيْءٌ، مَنْ آمَنَ، قَالُوا آمَنَّا﴾
   6. ..... اَلْ ، شَيْءٌ ، ساکن المفصول، ساکن الموصول، مد منفصل اور مد متصل میں سکتہ۔ جیسے: ﴿الْأَرْضِ، شَيْءٌ، مَنْ آمَنَ، الْمَرْءِ، قَالُوا آمَنَّا، أُولَٰئِكَ﴾
   7. .....مطلقاً عدم سکتہ [1]

توجیہ:..... امام ابو عمرو عثمان بن سعید الدانی رحمہ اللہ (متوفی: 444ھ) فرماتے ہیں: ہمزہ پر سکتہ اُس کے خفاء (پوشیدگی) کو دور کرنے اور اسے مکمل وضاحت اور تحقیق کے ساتھ پڑھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ [2]

2. سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات میں سے ہر ایک میں سکتہ وعدم سکتہ دونوں طرح ثابت ہے۔ جیسے: ﴿قٓ، نٓ، الٓمٓ، حٰمٓ، كٓهٰيٰعٓصٓ﴾

توجیہ:.....حروف مقطعات کی ادائیگی میں اصل انفصال اور انقطاع (ہر حرف کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا)

---

[1] المهذب: 42/1

[2] جامع البيان فی القراءات السبع المشهورة: 270

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس کے ہر حرف کو وقف کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس لیے ان حروف کے درمیان واضح فاصلہ کرنے کے لیے سکتہ کیا جاتا ہے۔ اور عدم سکتہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے کیا جاتا ہے کہ رسم مصحف میں کلمات ملا کر لکھے ہوئے ہیں۔ [1]

3 اسی طرح قرآن مجید میں چار مقامات پر بھی سکتہ وعدم سکتہ دونوں وارد ہیں:

1 ..... ﴿عِوَجًا ۜ قَيِّمًا﴾ (الکھف: 1)

2 ..... ﴿مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا﴾ (یٰسٓ: 52)

2 ..... ﴿وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ﴾ (القیٰمۃ: 27)

1 ..... ﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ﴾ (المطففین: 14)

ان کلمات کی توجیہ ان کے مقامات پر بیان ہوگی۔

[1] اتحاف فضلاء البشر: 1/223، 224

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الفتح والإمالة

فتح:

فتح سے مراد لفظ کی ادائیگی کے لیے منہ اس انداز سے کھولنا ہے کہ نہ زبر کا زیر کی طرف جھکاؤ ہو اور نہ الف کا یاء کی طرف۔

امالہ:

اس کی دو قسمیں ہیں:

❶ .....الإمالةُ الكُبْرٰى ، اسے "اَلْإِضْجَاعُ" اور "الْإِمَالَةُ الْمَحْضَةُ" بھی کہا جاتا ہے۔

❷ .....الإمالةُ الصُّغْرٰى ، اسے تقلیل بھی کہتے ہیں۔

اس میں اختلاف ہے کہ یہ دونوں اصل ہیں، یا فتح اصل ہے اور امالہ فرع ہے۔ عربوں کے ہاں دونوں رائے پائی جاتی ہیں۔ ❶

❶ الإمالةُ الكُبْرٰى:

امالہ کا لغوی معنی ''جھکانا'' ❷ ہے۔ اصطلاح میں امالہ 'فتحہ کو کسرہ اور الف کو یاء کی طرف جھکا کے' ادا کرنے کو کہتے ہیں، مثلاً: 'یا' کو 'یے' پڑھنا، اسے 'امالہ کبریٰ' کہا جاتا ہے۔

'امالہ کبریٰ' میں نہ الف کو مکمل یاء سے بدلا جائے گا اور نہ بہت زیادہ کھینچا جائے گا بلکہ محض جھکاؤ لایا جائے گا۔ ❸

❷ الإمالةُ الصُّغْرٰى: اسے تقلیل بھی کہتے ہیں۔

تقلیل، یہ "قَلَّلَ يُقَلِّلُ تَقْلِيْلًا" سے ہے، جس کا معنی ''کسی چیز میں کمی کرنا'' ❹ ہے۔

لفظ کو فتح اور امالہ کے درمیان پڑھنا 'تقلیل' کہلاتا ہے۔ یعنی 'فتح' اور 'امالہ کبریٰ' دونوں میں کچھ کمی کر کے درمیانی صورت میں پڑھنا 'تقلیل' ہے، اسے 'امالہ صغریٰ' بھی کہا جاتا ہے۔ ❺

---

❶ المهذب: 49/1 ❷ المنجد: 862

❸ الوافي في شرح الشاطبيه: 140 ❹ المنجد: 712

❺ إرشاد المريد إلى مقصودِ القصيد: 118

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ باب چھ قسموں پر مشتمل ہے:

1. ذوات الیاء: جیسے: ﴿بِالْهُدٰى ، مُوْسٰى ، سَجٰى﴾ اس میں تین قراءتیں ہیں: فتح، تقلیل، امالہ۔
2. ذوات الراء: جیسے: ﴿بِالْبُشْرٰى ، النَّصٰرٰى ، قُرًّى﴾ اس میں تین قراءتیں ہیں: فتح، تقلیل، امالہ۔
3. راء متطرفہ مکسورہ: جیسے: ﴿اَلنَّارِ ، اَلدَّارِ ، اَلْقَهَّارِ ، اَلْاَبْرَارِ﴾ اس میں تین قراءتیں ہیں: فتح، تقلیل، امالہ۔
4. کلمات ثلاثی: جیسے: ﴿جَآءَ ، شَآءَ ، زَادَ ، خَابَ ، خَافَ ، رَانَ﴾ اس میں دو قراءتیں ہیں: فتح، امالہ۔
5. مخصوص کلمات: جیسے: ﴿لِّلشّٰرِبِيْنَ ، مَشَارِبُ ، اٰنِيَةٍ ، كَمِشْكٰوةٍ﴾ اس میں دو قراءتیں ہیں: فتح، امالہ۔

توجیہ:..... ان پانچ قسموں میں قواعد وشرائط کے ساتھ تین لغتیں ہیں:

- **الفتح:** یہ قبیلہ قریش، ثقیف، ہوازن، کنانہ کی لغت ہے۔
- **الإمالة (الصغرٰى، الكبرٰى):** یہ بنی تمیم، قیس، اسد، طیء، بکر بن وائل، عبدالقیس کی لغت ہے۔ [1]
- تائے مدورہ پر وقف کی صورت میں: جیسے: ﴿مَّوْضُوْعَةٌ ، الْغَاشِيَةِ ، حَامِيَةٌ ، الْحِجَارَةُ﴾ اس میں دو قراءتیں ہیں: فتح، امالہ۔

اس سے ایک صورت مستثنیٰ ہے: جب تائے مدورہ سے پہلے 'الف' آجائے۔ جیسے: ﴿الصَّلٰوةَ ، الزَّكٰوةَ ، كَمِشْكٰوةٍ ، عَلٰى حَيٰوةٍ﴾ کہ اس میں صرف 'فتح' ہے۔

توجیہ:..... 'تائے مدورہ' میں 'امالہ' یہ اہل کوفہ کی لغت ہے۔ اور 'فتح' باقی قبائل کی لغت ہے۔ [2]

---

[1] في رحاب القرآن: 116 والمهذب: 49/1 ولهجات العرب في القرآن الكريم: 126

[2] طلائع البشر: 13

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الراءات

''راء'' کی ترقیق وتفخیم میں قراء کا اتفاق ہے، ماسوائے چند صورتوں کے جن میں عثمان بن سعید ورش نے اختلاف کیا ہے۔ ترقیق سے مراد ''حرف کو باریک آواز میں ادا کرنا'' ہے، اور تفخیم سے مراد ''حرف کو موٹا اور پُر پڑھنا'' ہے۔ ❶

درج ذیل دوصورتوں میں 'راء' میں ترقیق وتفخیم دوقراءات ہیں:

1. ہر وہ ''راء'' جس سے پہلے 'یائے ساکنہ' ہو یا پھر 'کسرہ متصل' ہو۔ جیسے: ﴿خَيْرٌ لَّكُمْ، فَاقِرَةٌ، اِرَمَ﴾ ❷
2. کسرہ متصلہ اور ''راء'' کے درمیان اگر کوئی حرف ساکن آجائے، جیسے: ﴿وِزْرَكَ، ذِكْرَكَ، سِتْرًا، لَا اِكْرَاهَ، اِجْرَامِيْ، اِخْرَاجُهُمْ﴾ سوائے وہ ساکن 'صاد، طاء اور قاف' ہو۔ جیسے: ﴿مِصْرًا، فِطْرَتَ اللّٰهِ، وِقْرًا﴾ کہ ان میں صرف تفخیم ہے۔

ان دونوں قواعد سے چھ صورتیں مستثنیٰ ہیں:

1. ..... 'راء' سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو۔ جیسے: ﴿اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ، بِرُءُوْسِكُمْ﴾ صرف تفخیم ہوگی۔
2. ..... 'راء' سے پہلے 'صاد، طاء اور قاف' میں سے کوئی حرف آجائے۔ ﴿اِصْرَهُمْ، فِطْرَتَ اللّٰهِ، وِقْرًا﴾ صرف تفخیم ہوگی۔
3. ..... وہ 'راء' عجمی اسماء میں ہو۔ جیسے: ﴿اِسْرَآءِيْلَ، اِبْرٰهِمَ، عِمْرٰنَ﴾ صرف تفخیم ہوگی۔
4. ..... وہ 'راء' مکرر 'راء' والے الفاظ میں ہو۔ جیسے: ﴿فِرَارًا، مِّدْرَارًا، اِسْرَارًا، ضِرَارًا﴾ صرف تفخیم ہوگی۔
5. ..... وہ 'راء' جس کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف آجائے۔ جیسے: ﴿صِرَاطَ، اِعْرَاضًا، فِرْقَةٍ﴾ صرف تفخیم ہوگی۔ اس سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے: ﴿وَالْاِشْرَاقِ﴾ (صٓ: 18) کہ اس میں مابعد حرف مستعلیہ مکسور ہونے کی وجہ سے 'راء' میں ترقیق بھی جائز ہے۔ ❸
6. .....﴿اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ﴾ (المرسلٰت: 32) میں لفظ ﴿بِشَرَرٍ﴾ کی پہلی راء میں بھی دوسری راء کی

---

❶ الوافي في شرح الشاطبيه: 161

❷ اتحاف فضلاء البشر: 297/1

❸ اتحاف فضلاء البشر: 298/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترقیق کی وجہ سے 'ترقیق' جائز ہے۔

توجیہ:..... راء 'مفتوح' و 'مضموم' میں تفخیم، اور 'مکسور' میں ترقیق اصل ہے، لیکن عربوں کے ہاں درج بالا دو قواعد میں 'راء' کے 'کسرہ' اور 'یاء' کے قریب ہونے کی وجہ سے 'راء' میں 'ترقیق' بھی ہے۔ یعنی 'کسرہ' اور 'یاء' میں زبان کا جھکاؤ 'راء' کی 'ترقیق' کا موجب ہے۔ [1]

[1] الكشف عن وجوہ القراءات السبع وعللها وحججها: 209/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب اللامات

'ترقیق' رَ قَ قَ سے مشتق ہے، جس کا معنی ''نرمی'' اور ''باریکی'' ہے۔ 'ترقیق' کی ضد 'تفخیم' اور 'تَغْلِیظ' ہے۔ لفظ 'تَغْلِیظ' 'تفخیم' کے ہم معنی ہے۔ 'راء' کی موٹائی کے لیے 'تفخیم' جبکہ 'لام' کے لیے 'تَغْلِیظ' بولا جاتا ہے۔

یہ باب تین حصوں پر مشتمل ہے:

❶ لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ اور ﴿اللّٰهُمَّ﴾ سے پہلے 'فتحہ' اور 'ضمہ' ہونے کی صورت میں 'لام' میں صرف 'تَغْلِیظ'، اور 'کسرہ' ہونے کی صورت میں صرف 'ترقیق' ہے۔

توجیہ:..... اسم جلالہ کے لام میں 'تَغْلِیظ' تعظیم کے لیے ہے۔ ❶

❷ اس کے علاوہ تین صورتوں میں 'لام' میں 'تَغْلِیظ' اور 'ترقیق' دونوں قراءت ہیں:

❶ ..... لام مفتوح ماقبل 'صاد' مفتوح یا ساکن ہو۔ جیسے: ﴿الصَّلٰوةَ، تَصْلٰى﴾

❷ ..... لام مفتوح ماقبل 'طا' مفتوح یا ساکن ہو۔ جیسے: ﴿طَالَ، مَطْلَعِ﴾

❸ ..... لام مفتوح ماقبل 'ظا' مفتوح یا ساکن ہو۔ جیسے: ﴿ظَلَمَ، اَظْلَمُ﴾

توجیہ:..... لفظ 'صاد، طاء، ظاء' حروف مطبقہ، مستعلیہ ہیں۔ جن کی ادائیگی میں 'بلندی' اور 'تفخیم' پائی جاتی ہے۔ اس لیے 'لام' کو ان کے قرب کی وجہ سے 'موٹا' اور اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'باریک' پڑھا گیا ہے۔ ❷ اور عربوں کے ہاں 'تَغْلِیظ' اور 'ترقیق' دونوں لغتیں مشہور ہیں۔ لیکن زیادہ مشہور ترقیق ہے۔ ❸

❸ لفظ ﴿صَلْصَالٍ﴾ (ہر جگہ) کے 'لام ساکن' میں بھی 'تَغْلِیظ' اور 'ترقیق' دونوں قراءت ہیں۔

توجیہ:..... 'تَغْلِیظ' کی وجہ 'لام' کا دو حروف مستعلیہ، مطبقہ کے درمیان آنا ہے، اور اس لیے بھی تاکہ زبان کی ایک ہی کیفیت اور حالت رہے، اور اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'لام' میں 'ترقیق' ہے۔ ❹

---

❶ الکشف: 219/1 ❷ الکشف: 219،218/1

❸ المهذب: 47/1 ❹ الکشف: 221/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

باب الوقف على أواخر الكلم

قرآنی کلمات کے آخری حرف کی حرکت کے اعتبار سے وقف کی تین قسمیں ہیں:

1. **وقف بالإسكان:** موقوف علیہ کی حرکت کو ساکن کر کے سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا۔ یہ 'فتحہ، کسرہ' اور 'ضمہ' تینوں پر ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿الْعٰلَمِيْنَ، الرَّحِيْمِ، نَسْتَعِيْنُ﴾

توجیہ:..... یہ وقف میں اصل ہے کہ حرف کو حرکت سے خالی کر کے 'سکون' کے ساتھ پڑھا جائے اور اس لیے بھی کہ وقف طلب راحت کے لیے کیا جاتا ہے، اور یہ مکمل راحت حرف کو حرکت سے خالی کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

2. **وقف بالروم:** موقوف علیہ کی حرکت کو آہستہ آواز میں پڑھنا کہ قریب والا سن سکے۔ یہ 'کسرہ' اور 'ضمہ' پر ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿الرَّحِيْمِ، نَسْتَعِيْنُ﴾

توجیہ:..... وقف بالروم موقوف علیہ کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اور 'فتحہ' پر اس لیے نہیں ہوتا کیونکہ 'فتحہ' خفیف (ہلکی) حرکت ہے، اور 'روم' کرنے سے پوری پڑھی چلی جاتی ہے۔

3. **وقف بالإشمام:** موقوف علیہ کی حرکت کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا۔ یہ صرف 'ضمہ' پر ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿نَسْتَعِيْنُ﴾

توجیہ:..... وقف بالاشمام موقوف علیہ کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اور 'فتحہ' اور 'کسرہ' پر اس لیے نہیں ہوتا کیونکہ ہونٹ گول صرف ضمہ پر ہوتے ہیں۔

وقف بالروم اور اشمام سے چار صورتیں مستثنیٰ ہیں:

1. ..... تائے مدورہ، کیونکہ یہ وقف میں 'ہائے ساکنہ' سے بدل جاتی ہے۔ جیسے: ﴿رَحْمَةِ، الْحِجَارَةُ﴾ سے ﴿رَحْمَهْ، الْحِجَارَهْ﴾
2. ..... میم جمع، کیونکہ اس پر حرکت صرف صلہ کی صورت میں آتی ہے، وہ بھی وصلاً۔ جیسے: ﴿عَلَيْهِمْ، عَلَيْكُمْ، اَنْتُمْ﴾
3. ..... اجتماع ساکنین میں سے پہلے پر وقف کی صورت میں، کیونکہ اس کو حرکت صرف آگے ملانے کی صورت میں دی جاتی ہے، جبکہ وقف میں ساکن ہی ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ، فَمَنِ اضْطُرَّ﴾
4. ..... ہائے ضمیر، اس میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک اصل کا اعتبار کرتے ہوئے روم واشمام جائز ہے۔ اور بعض کے نزدیک تخفیف کی غرض سے ناجائز ہے کہ روم واشمام یہاں مشکل ہوتا ہے۔ [1]

[1] طلائع البشر: 13

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الوقف على مرسوم الخط

'رسم' کا لغوی معنی: 'اثر' اور 'نشان' ہے۔ اس کے مترادف الفاظ 'خط، کتابت' ہیں۔ مصاحف عثمانیہ کے خط کو تغلیباً 'رسم' کہا جاتا ہے۔ اور 'رسم عثمانیہ' سے مراد: وہ طریقہ کتابت ہے جس کے مطابق صحابہ کرام نے عہد عثمانی میں مصاحف کو لکھا۔

قرآن مجید میں اصل یہ ہے کہ جہاں دو کلمات ملا کر لکھے ہوں تو وہاں وقف دوسرے کلمہ پر کیا جائے۔ جیسا کہ: ﴿عَنْ مَّا﴾ بعض جگہ ملا کر ﴿عَمَّا﴾ لکھا ہوا ہے، اور بعض جگہ ﴿عَنْ مَّا﴾ کاٹ کر لکھا ہوا ہے۔ اس طرح کچھ کلمات مختلف فیہ ہیں جن میں دو طرح وقف کیا گیا ہے۔ جو کہ چار حصوں پر مشتمل ہیں:

1. **ابدال:** یعنی ایک حرف کو وقفاً دوسرے حرف سے بدل دینا۔ یاد رہے قرآن مجید میں اصل یہ ہے کہ 'تائے مبسوطہ' (لمبی تاء) پر وقف 'تاء' ہی کو ساکن کر کے کیا جائے، اور 'تائے مدورہ' کو وقف کی صورت میں 'ہائے ساکنہ' سے بدلا جائے۔ لیکن 15 کلمات میں 'تائے مبسوطہ' کو وقف کی صورت میں 'ہائے ساکنہ' سے بدلنا، اور 'تاء' پر ہی وقف کرنا دونوں طرح ثابت ہے:

﴿لَعْنَت ، سُنَّت ، رَحْمَت ، نِعْمَت ، امْرَأَت ، مَرْضَاتِ ، يَأَبَتِ﴾ میں ہر جگہ۔ اسی طرح ﴿فِطْرَتَ اللهِ﴾ (الروم: 30) ، ﴿إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ﴾ (الدخان: 43) ، ﴿مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ﴾ (المجادلة: 9،8) ، ﴿بَقِيَّتُ اللهِ﴾ (هود: 86) ، ﴿أَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ﴾ (النجم: 19) ، ﴿حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ﴾ (العنكبوت: 60) ، ﴿وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ﴾ (ص: 3) ، ﴿هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ﴾ (المؤمنون: 36) میں۔

- ان کلمات کو وقف میں 'ہائے ساکنہ' سے بدل کر پڑھنا یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے، کیونکہ ان کے ہاں یہ کلمات 'تائے مدورہ' سے ہیں: ﴿لَعْنَهُ ، سُنَّهُ ، رَحْمَهُ ، نِعْمَهُ ، امْرَاَهُ ، مَرْضَاهُ ، يَأَبَهُ ، فِطْرَهُ ، شَجَرَهُ ، مَعْصِيَهُ ، بَقِيَّهُ ، اللّٰهُ ، ذَاهُ ، وَلَاهُ ، هَيْهَاهُ﴾
- جبکہ قبیلہ بنی طیء کے لوگ 'تاء' ہی کو ساکن کر کے وقف کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ہاں یہ کلمات 'تائے مبسوطہ' (لمبی تاء) سے ہیں۔ اور اسی طرح رسم کے ساتھ موافقت بھی ہے۔ ﴿لَعْنَتْ ، سُنَّتْ ، رَحْمَتْ ، نِعْمَتْ ، امْرَأَتْ ، مَرْضَاتْ ، يَأَبَتْ ، فِطْرَتْ ، شَجَرَتْ ، مَعْصِيَتْ ، بَقِيَّتْ ، اللّٰتْ ، ذَاتْ ، وَلَاتْ ، هَيْهَاتْ﴾ [1]

[1] المهذب: 125/1 والمهذب: 49/2 وقلائد الفكر: 10

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2 اثبات وحذف: اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب کلمہ کے آخر میں 'ہائے سکتہ' لائی جائے، جسے 'ہائے الحاق' بھی کہتے ہیں۔ جس کے دو مقصد ہوتے ہیں:

1 .....کبھی وقف میں طلب راحت اور موقوف علیہ کی حرکت کو واضح کرنے کے لیے 'ہائے سکتہ' لائی جاتی ہے۔ اور یہ چار جگہوں میں آتی ہے:

1 ..... 'نون مشدد' جس سے پہلے 'ھ' ہو۔ جیسے: ﴿فَاَنَّهُنَّ ، اَنْ يَّنْكِحْنَ﴾ سے ﴿فَاَنَّهُنَّهُ ، اَنْ يَّنْكِحُوْهُنَّهُ﴾ اور اس سے ایک کلمہ مستثنیٰ ہے: ﴿مِنْ كَيْدِكُنَّ﴾ (یوسف:28) کہ اس پہلے "ك" آنے کے باوجود 'ہائے سکتہ' کا اضافہ کرنا جائز ہے۔

2 .....جمع مذکر سالم، اور اس کے مُلْحَقَات کے 'نون' پر وقف کی صورت میں۔ [1]

جمع مذکر سالم سے مراد: وہ جمع ہے جو اسم مفرد کے آخر میں حالت رفعی میں 'واو ساکن ماقبل مضموم' اور 'نون مفتوح' اور حالت نصبی وجری میں 'یاء ساکن ماقبل مکسور' اور 'نون مفتوح' لگانے سے بنتی ہے، جیسے: ﴿ظٰلِمُوْنَ ، الْعٰلَمِيْنَ ، الضَّآلِّيْنَ ، مُؤْمِنِيْنَ﴾ سے ﴿ظٰلِمُوْنَهْ ، الْعٰلَمِيْنَهْ ، الضَّآلِّيْنَهْ ، مُؤْمِنِيْنَهْ﴾

جمع مذکر سالم کے مُلْحَقَات سے مراد: وہ اسماء ہیں جن پر جمع مذکر سالم کی تعریف تو پوری نہیں ہوتی لیکن پھر بھی وہ جمع مذکر سالم کے ساتھ شامل کیے جاتے ہیں۔ اور وہ 15 کلمات ہیں:

① "عِشْرِيْنَ" سے لے کر "تِسْعِيْنَ" تک دہائیاں ② "الْعٰلَمِيْنَ"

③ "سِنِيْنَ" ④ "أَرْضِيْنَ"

⑤ "عِلِّيُّوْنَ" جیسے: ﴿مَا عِلِّيُّوْنَ﴾۔ ⑥ "أَهْلُوْنَ"

⑦ "أُولُو" جیسے: ﴿أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾۔

3 .....'یاء متکلم مشدد' پر وقف کی صورت میں۔ جیسے: ﴿بِيَدَيَّ ، بِمُصْرِخِيَّ ، اِلَيَّ﴾ سے ﴿بِيَدَيَّهْ ، بِمُصْرِخِيَّهْ ، اِلَيَّهْ﴾

4 .....ان آٹھ حروف پر وقف کی صورت میں۔ جیسے: ﴿هُوَ ، هِيَ ، لِمَ ، عَمَّ ، فِيْمَ ، مِمَّ ، بِمَ ، فَبِمَّ﴾ سے ﴿هُوَهْ ، هِيَهْ ، لِمَهْ ، عَمَّهْ ، فِيْمَهْ ، مِمَّهْ ، بِمَهْ ، فَبِمَّهْ﴾

2 .....کبھی معنی میں زور پیدا کرنے اور ڈرانے میں زیادتی پیدا کرنے کے لیے 'ہائے سکتہ' لائی جاتی ہے۔ اور یہ تین مقامات پر آئی ہے: ﴿يٰاَسَفٰى ، يٰحَسْرَتٰى ، يٰوَيْلَتٰى﴾ سے ﴿يٰاَسَفٰاهْ ، يٰحَسْرَتٰاهْ ، يٰوَيْلَتٰاهْ﴾۔

---

[1] المهذب: 44/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

3 لفظ ﴿اَيُّهَ﴾ جو تین مقامات پر آیا ہے: ﴿اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾(النور: 32)، ﴿يَاَيُّهَ السّٰحِرُ﴾ (الزخرف: 49)، ﴿سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ﴾(الرحمٰن: 31)

ان کلمات میں اصل اور اہل حجاز کی لغت کا اعتبار کرتے ہوئے 'الف' کے ساتھ وقف کیا گیا ہے۔ اور رسم اور قبیلہ بنی اسد میں سے بنی مالک کی لغت کا اعتبار کرتے ہوئے بغیر 'الف' کے وقف کیا گیا ہے۔

4 لفظ ﴿وَيْكَاَنَّهٗ، وَيْكَاَنَّهٗ﴾ (القصص: 82) میں ﴿وَيْ﴾ کی 'یاء' پر وقف کرنا اور ﴿كَاَنَّ، كَاَنَّهٗ﴾ سے ابتداء کرنا، اسی طرح ﴿وَيْكَ﴾ کے 'کاف' پر وقف کرنا اور ﴿اَنَّ، اَنَّهٗ﴾ سے ابتداء کرنا، دونوں لغات ہیں۔ لیکن کلمہ کے رسماً متفق اور متصل ہونے کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں وقف کرنا زیادہ بہتر ہے۔ [1]

[1] قلائد الفكر: 9، 10

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب یاء ات الإضافة

قراء کی اصطلاح میں 'یاء اضافت' متکلم پر دلالت کرنے والی 'یاء' کو کہتے ہیں، اور یہ اصل کلمہ سے زائدہ ہوتی ہے۔ اس کے زائدہ کی علامت یہ ہے کہ کلام میں اس کی جگہ "ھ" اور "ك" ضمیر کو داخل کیا جاسکتا ہے۔ یہ اسم، فعل اور حرف تینوں کے ساتھ آجاتی ہے۔ 'اسم' کی مثال: ﴿وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا﴾، ﴿ضَيْفِي أَلَيْسَ﴾، 'فعل' کی مثال: ﴿فَطَرَنِي، أَوْزِعْنِيٓ أَنْ﴾ 'حرف' کی مثال: ﴿لَّعَلِّيٓ، لِيَ، إِنِّي﴾ ❶

'یاء ات اضافہ' قرآن مجید میں 796 مقامات پر آئی ہے۔ جن میں سے 579 میں ایک قراءت ہے، اور 217 میں دو قراءات ہیں، اور یہ 217 مابعد کے اعتبار سے چھ قسموں میں تقسیم ہیں:

❶ 'یاء اضافہ' کے بعد 'ہمزہ قطعی مفتوح' آجائے۔ جیسے: ﴿إِنِّيٓ أَخَافُ﴾ یہ قرآن مجید میں 99 مقامات پر آئی ہے۔

❷ 'یاء اضافہ' کے بعد 'ہمزہ قطعی مکسور' آئے، جیسے: ﴿وَحُزْنِيٓ إِلَى اللَّهِ﴾ یہ 52 مقامات پر آئی ہے۔

❸ 'یاء اضافہ' کے بعد 'ہمزہ قطعی مضموم' آجائے، جیسے: ﴿إِنِّيٓ أُمِرْتُ﴾ یہ 10 مقامات پر آئی ہے۔

❹ 'یاء اضافہ' کے بعد 'لام تعریف' آجائے، جیسے: ﴿عِبَادِيَ الصَّٰلِحُونَ﴾ یہ قرآن مجید میں 14 مقامات پر آئی ہے۔

❺ 'یاء اضافہ' کے بعد لام تعریف کے بغیر اکیلا 'ہمزہ وصلی' آجائے، جیسے: ﴿إِنِّي ٱصْطَفَيْتُكَ﴾ یہ قرآن مجید میں 7 مقامات پر آئی ہے۔

❻ 'یاء اضافہ' کے بعد ہمزہ (قطعی یا وصلی) کے علاوہ 'حروفِ ہجا میں سے کوئی اور حرف' آجائے، جیسے: ﴿مَحْيَايَ﴾ یہ قرآن مجید میں 35 مقامات پر آئی ہے۔ ❷

توجیہ:..... یاء ات اضافہ میں عربوں کے ہاں چار لغتیں پائی جاتی ہیں:

① 'یاء' کو فتحہ دینا، اور یہ اصل ہے۔ جیسے: "هٰذَا غُلَامِيَ قَدْ جَاءَ"

② 'یاء' کو ساکن پڑھنا، تخفیف کی غرض سے۔ جیسے: "هٰذَا غُلَامِيْ قَدْ جَاءَ"۔ یہ بنی طیٔ کی لغت ہے۔ ❸

---

❶ اتحاف فضلاء البشر: 333/1 والوافی: 163

❷ اتحاف فضلاء البشر: 333/1-340

❸ آثار اللهجات العربية فی القراءات السبع: 40

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

③ 'یاء' کے بعد 'ھاء' کا اضافہ کر دینا۔ جیسے: "هٰذَا غُلَامَيْهْ قَدْ جَاءَ"

④ 'یاء' کو حذف کر دینا۔ جیسے: "هٰذَا غُلَامِ قَدْ جَاءَ"

لیکن! قرآن مجید میں پہلی دو لغتیں 'یاء کو فتحہ دینا' اور 'یاء کو ساکن پڑھنا' آئی ہیں۔ [1]

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 94 والحجة في القراءات السبع: 74

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب یاء ات الزوائد

قراء کی اصطلاح میں 'یاء اتِ زوائد' سے مراد وہ کلمہ کے آخر میں آنے والی 'یاء ات' ہیں جو مصحف عثمانی کے رسم سے زائد ہوتی ہیں، یعنی لکھی ہوئی نہیں ہوتیں۔ چنانچہ ﴿الدَّاعِ﴾ کی 'یاء' اگرچہ نفس کلمہ کی ہے۔ لیکن قراء کی اصطلاح میں 'زائدہ' ہی ہے، کیونکہ یہ خطِ مصحف میں موجود نہیں ہے۔ اور یہ 'یاء' قرآن مجید میں 112 مقامات پر آئی ہے۔ ❶

'یاء ات زوائد' کی مثالیں: ﴿فَارْهَبُونِ، فَاتَّقُونِ، الدَّاعِ، دَعَانِ، نَكِيرِ، يَوْمَ يَأْتِ، الْمُتَعَالِ، وَّالٍ، مَتَابِ﴾

'یاء اضافہ' اور 'یاء زائدہ' میں پانچ فرق ہیں:

1. 'یاء زائدہ' اسماء میں بھی آتی ہے، جیسے: ﴿الدَّاعِ، الْجَوَارِ﴾، اور افعال میں بھی، جیسے: ﴿يَأْتِ، يَسْرِ﴾، حروف میں نہیں آتی، جبکہ 'یاء اضافہ' اسماء، افعال اور حروف تینوں پر آتی ہے۔ جس طرح کہ پیچھے بیان ہو چکا ہے۔
2. 'یاء زائدہ' رسم مصحف میں محذوف (لکھی ہوئی نہیں) ہوتی ہے جبکہ 'یاء اضافہ' رسم میں ثابت (لکھی ہوئی) ہوتی ہے۔
3. 'یاء زائدہ' میں اختلاف حذف واثبات کا ہوتا ہے، جبکہ 'یاء اضافہ' فتح اور سکون کا ہوتا ہے۔
4. 'یاء زائدہ' میں اختلاف وصلاً وقفاً دونوں حالتوں میں ہوتا ہے، جبکہ 'یاء اضافہ' صرف وصلاً ہوتا ہے۔
5. 'یاء زائدہ' کلمہ میں اصلیہ اور زائدہ دونوں ہوسکتی ہے، اصلیہ کی مثال: ﴿الدَّاعِ، الْمُنَادِ، يَأْتِ، يَسْرِ﴾، اور زائدہ کی مثال: ﴿وَعِيدِ، نُذُرِ﴾ اور یہ چیز اس کے نام کے منافی نہیں ہے کیونکہ یہ سب 'یاء ات' رسم مصحف سے زائد (لکھی ہوئی نہیں) ہوتی ہیں، اس لیے انہیں 'یاء ات زوائد' ہی کہتے ہیں۔ جبکہ 'یاء اضافہ' کلمہ میں 'زائدہ' ہی ہوتی ہے۔ اصلیہ نہیں ہوتی۔ ❷

: ..... 'یاء ات زوائد' میں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں:

- **إثبات الياء:** یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'یاء' کو باقی رکھتے ہیں۔
- **حذف الياء:** یہ قبیلہ ہذیل کی لغت ہے۔ وہ تخفیف وآسانی کی غرض سے 'یاء' کو حذف کر دیتے ہیں۔ ❸

❶ اتحاف فضلاء البشر: 346/1 ❷ الوافي: 193

❸ المهذب: 54/1 وشرح الهداية للمهدوي: 555 والموضح: 657

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے استعمال ہونے والے کلمات کی توجیہات

1 - ﴿الصِّرَاطَ، صِرَاطَ﴾

ان دونوں کلمات میں ہر جگہ تین قراءات ہیں:

- صاد کے ساتھ: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔
- اشمام بالزای: یہ قبیلہ قیس کی لغت ہے۔
- سین کے ساتھ: یہ عرب کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔ ❶

2 - ﴿قِيْلَ، غِيْضَ، وَجَايْٓءَ، حِيْلَ، سِيْقَ، سِيْٓءَ، سِيْٓئَتْ﴾

ان سات کلمات میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

- قُيْلَ، غُيْضَ، جُايْٓءَ، حُيْلَ، سُيْقَ، سُيْٓءَ، سُيْٓئَتْ (اشمام کے ساتھ): یہ قبیلہ قیس، عقیل اور اسد کی لغت ہے۔
- قِيْلَ، غِيْضَ، وَجَايْٓءَ، حِيْلَ، سِيْقَ، سِيْٓءَ، سِيْٓئَتْ (عدم اشمام): یہ اہل حجاز اور ان کے اردگرد قبائل کی لغت ہے۔ ❷

❸:.....قبیلہ ہذیل اور بنی دُبیر کی لغت خالص ضمہ کے ساتھ ہے: "قُوْلَ، غُوْضَ، جُوْءَ، حُوْلَ، سُوْقَ، سُوْءَ، سُوْئَتْ" لیکن یہ قرآن مجید میں نہیں ہے۔ ❸

3 - ﴿وَهُوَ، فَهُوَ، لَهُوَ، وَهِيَ، فَهِيَ، لَهِيَ، ثُمَّ هُوَ، اَنْ يُّمِلَّ هُوَ﴾

ان آٹھ کلمات میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

- وَهُوَ، فَهُوَ، لَهُوَ، وَهِيَ، فَهِيَ، لَهِيَ، ثُمَّ هُوَ، اَنْ يُّمِلَّ هُوَ ("ھا" کے سکون کے ساتھ): یہ اہل نجد کی لغت ہے۔
- وَهُوَ، فَهُوَ، لَهُوَ، وَهِيَ، فَهِيَ، لَهِيَ، ثُمَّ هُوَ، اَنْ يُّمِلَّ هُوَ (متحرک "ھا" کے ساتھ): یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ❹

---

❶ المهذب: 45/1 ❷ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 449

❸ توجيه ماقرء به من لهجة أسد : 447

❹ المهذب: 49/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿بَارِئِكُمْ، يَأْمُرُكُمْ، تَأْمُرُهُمْ، يَنْصُرُكُمْ، يُشْعِرُكُمْ، أَرِنَا، أَرِنِي، بِوَرِقِكُمْ ❶﴾

ان آٹھ کلمات میں ہر جگہ تین قراءات ہیں:

✿ مکمل حرکت: یہ اصل ہے، کہ عامل کے مطابق جو حرکت بن رہی ہے، اس حرکت کو اُس کا پورا حق دینا۔

❀ إسكان: یہ بنی تمیم، اسد، اور بعض اہل نجد کی لغت ہے۔ ❷

✿ إختلاس: بعض عرب تخفیف اور آسانی کرتے ہوئے ❸ حرکت کا دو تہائی حصہ پڑھتے ہیں، جس طرح اہوازی کہتے ہیں:

"وَهُوَ أَنْ يَأْتِيَ بِثُلُثَيِ الْحَرَكَةِ." ❹

''اختلاس سے مراد ہے حرکت کا دو تہائی حصہ ادا کرنا۔''

5 - ﴿النَّبِيِّينَ، النَّبِيُّونَ، الْأَنْبِيَاءَ، النَّبِيُّ﴾

ان چار کلمات میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ النَّبِيِّينَ، النَّبِيُّونَ، الْأَنْبِيَاءَ، النَّبِيءُ: اس قراءت میں اصل کے مطابق ان کلمات کو 'ہمزہ' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ "اَلنَّبَأ" سے ہیں۔ اور "أَخْبَرَ" کے معنی میں ہیں۔ یعنی "أَخْبَرَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى" ''وہ جس نے اللہ کی جانب سے خبر دی۔'' ❺

بعض نحاۃ اس قراءت کا انکار کرتے ہیں، اور دلیل میں یہ دو احادیث پیش کرتے ہیں:

❶ .....سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا نَبِيْءَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((لَسْتُ بِنَبِيْءِ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ نَبِيُّ اللّٰهِ)). ❻

''ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: ''اے نبیء اللہ'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نبیء اللہ نہیں ہوں، میں تو نبی اللہ ہوں۔''

---

❶ المهذب: 57/1 و توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 455

❷ المهذب: 57/1 ❸ لطائف الاشارات: 1443/4

❹ ﴿بِوَرِقِكُمْ﴾ کی لغات (عنایات رحمانی: 2/616) سے لی گئی ہیں۔

❺ المرضح: 279 و حجة القراءات لأبي زرعة: 98

❻ المستدرك للحاكم: 2906۔ قال الذهبي: حديث منكر وحمران رافضي، ليس بثقة. (امام ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے، اس کی سند میں حمران راوی ہے جو کہ رافضی ہے۔)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❷ .....سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"مَا هَمَزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَا أَبُوْبَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا الْخُلَفَاءُ، وَإِنَّمَا الْهَمْزُ بِدْعَةٌ، ابْتَدَعُوْهَا مِنْ بَعْدِهِمْ"❶

''اللہ کے رسول ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور خلفاء میں سے کسی نے بھی 'ہمزہ' کے ساتھ نہیں پڑھا، 'ہمزہ' کے ساتھ پڑھنا بدعت ہے، جس کو بعد والوں نے ایجاد کیا۔''

ویسے یہ کلمہ قرآن میں مختلف صیغوں کے ساتھ زیادہ تر 'ہمزہ' کے ساتھ ہی استعمال ہوا ہے، مثال کے طور پر:

① ﴿فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ﴾ [البقرۃ:31]

② ﴿قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ﴾ [البقرۃ: 33]

③ ﴿تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ﴾ [ھود:49]

④ ﴿قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۝﴾ [ص: 68]

⑤ ﴿فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝﴾ [التحریم:3]

⑥ ﴿عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝﴾ [النبا:2]

✿ النَّبِيِّيْنَ، النَّبِيُّوْنَ، الْأَنْبِيَآءَ، النَّبِيُّ : اس قراءت میں تخفیف کی غرض سے 'ہمزہ' کا 'یاء' سے ابدال کر کے ادغام کر دیا گیا ہے۔ اور یہ عرب کے ہاں زیادہ مشہور ہے۔❷

اور بعض کے نزدیک یہ "اَلنَّبْوَةُ" سے ہے، جس کا معنی ہے: "مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْأَرْضِ وَعَلَاهُ" ''جو زمین سے بلند ہو''۔ اس لیے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ذات باقی لوگوں سے درجات میں بلند ہوتی ہے۔❸

6 - ﴿الْقُرْاٰنُ﴾

اس کلمہ میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ الْقُرْاٰنُ : یہ "قَرَأَ يَقْرَأُ قِرَاءَةً وَ قُرْآنًا" سے مصدر ہے اور "مَقْرُوْءٌ" کے معنی میں ہے، کیونکہ

---

❶ المستدرك للحاكم : 2907۔ قال أبو شامة: هذا حديث لا يحتج به، وموسى بن عبيدة الربذي ضعيف. (امام ابوشامہ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: ''اس حدیث سے دلیل نہیں لی جاسکتی کیونکہ اس کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی ضعیف ہے۔)

❷ الكشف: 244/1

❸ الحجة لابن خالويه: 81 و الموضح: 279

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عرب میں مصدر کو کبھی اسم مفعول کے معنی میں لیا جاتا ہے۔ اس کے آخر میں 'الف، نون' مبالغہ کے لیے ہے۔ معنی ہوگا: ''بہت زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔''[1]

❀ **الْقُرْاٰنُ** : یہ **"قَرَنَ يَقْرُنُ"** سے مشتق ہے اور **"اَلْجَمْعُ وَالضَّمُّ"** ''جمع کرنا اور ملانا'' کے معنی میں ہے، کیونکہ اس کتاب میں سورتیں، آیات، قصص و واقعات، اوامر و نواہی اور وعظ و نصیحت؛ سب کچھ جمع ہیں۔

''حج قران'' کو بھی ''قران'' اسی لیے کہتے ہیں کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں کی نیت کو جمع کیا جاتا ہے۔ اور اسی کا اعتبار کرتے ہوئے امام معمر بن مثنی رحمہ اللہ (متوفی:210) اپنی کتاب 'مجاز القرآن' میں فرماتے ہیں:

"إِنَّمَا سُمِّيَ قُرْانًا لِأَنَّهُ يَجْمَعُ السُّوَرَ وَيَضُمُّهَا."

''بلاشبہ قرآن کو **"قُرْان"** اس لیے کہتے ہیں کیونکہ قرآن نے سورتوں کو جمع اور اکٹھا کیا ہوا ہے۔''

اور بعض کے نزدیک تخفیف کی غرض سے 'ہمزہ' کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔[2]

[1] أصول تفسير: 23 [2] لطائف الإشارات: 1553/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قراءاتِ عشرہ کے فرشی اختلاف کی توجیہات

سورۃ الفاتحۃ

1 - ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ [رقم الآية : 3]

لفظ [مٰلِكِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مٰلِكِ:** یہ "مَلَكَ يَمْلِكُ" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اور اس کی جمع: "مُلَّاك، مَالِكُوْنَ" آتی ہے۔ اس کا معنی ہے: ''ایسی ذات جو اپنی ملکیت میں ہر طرح کا اختیار رکھتی ہے اور اسے کوئی روک نہیں سکتا۔'' ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ) روز جزا و سزا کے دن کا مالک ہے۔''

یعنی دنیا میں اگرچہ انسان کو زمین کے تھوڑے سے خطے کی چند دن کے لیے حقیری سی ملکیت مل جاتی ہے۔ وہ اختیار رکھتا ہے کہ اس کو رکھے یا بیچے۔ لیکن روزِ قیامت ظاہری طور پر بھی مالکیت اور ملوکیت کا سلسلہ ختم ہوجائے گا۔ اور پوری کائنات کی ملکیت اور تصرف صرف رب تعالیٰ کا ہوگا۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر اسی بات کی مزید وضاحت ہے: ﴿يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ﴾ (الانفطار: 19) ''قیامت کے دن کوئی جان کسی جان کے لیے کسی چیز کی مالک نہیں ہوگی (یعنی کوئی اختیار نہیں رکھے گی) اور اس دن حکم (تمام امور پر اختیار) صرف اللہ کا ہوگا۔''

❀ **مَلِكِ:** یہ "مَلَكَ يَمْلِكُ" سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اور اس کی جمع "أَمْلَاك، مُلُوْك" آتی ہے۔ اس کا معنی ہے: ''ایسی قادرِ مطلق ذات جس کے لیے بادشاہت اور شہنشاہیت ہے۔''[1] ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ) روز جزا و سزا کے دن کا بادشاہ ہے۔''

یعنی دنیا میں اگرچہ انسان کو زمین کے تھوڑے سے خطے پر چند دن کے لیے حقیری سی بادشاہت مل جاتی ہے لیکن روزِ قیامت شہنشاہی صرف رب تعالیٰ کی ہوگی۔ وہ جسے چاہیں گے اپنی رحمت سے جنت کا مہمان بنا دیں گے اور جسے چاہیں گے عدل و انصاف کرتے ہوئے جہنم کا ایندھن بنا دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ ''آج کس کی بادشاہت ہے؟'' پھر خود ہی فرمائیں گے: ﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾

[1] المهذب: 45/1 وحجة القراءات لأبي زرعة: 77 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 108/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کی جو واحد و یکتا ہے اور ہر چیز پر غالب ہے۔'' (المومن:16)

اور رسولِ کریم ﷺ کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ روزِ قیامت فرمائیں گے:

((أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ))[1]

''(آج صرف) میں بادشاہ ہوں، زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟!''

بعض لوگ اس قراءت کا انکار کرتے ہیں اور دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں:

((قَالَ مَعْمَرٌ وَرُبَّمَا ذَكَرَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقْرَءُونَ: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ مَرْوَانُ.))[2]

''معمر بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ نبی ﷺ، سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر اور سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہم: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھا کرتے تھے، اور سب سے پہلے مروان بن حکم نے ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھا۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی یوں ہوگا: ''رب تعالیٰ روزِ جزا و سزا کے دن کے مالک بھی ہیں اور بادشاہ بھی ہیں۔'' دنیا میں بسا اوقات انسان کسی تھوڑے سے خطے کا بادشاہ ہوتا ہے لیکن اس کی ملکیت میں کچھ نہیں ہوتا۔ پھر کوئی شخص بہت سی ملکیت کا مالک ہوتا ہے مگر اس ملک یا ریاست کا بادشاہ کوئی اور ہوتا ہے اور وہ مالک ہوتے ہوئے بھی پورا اختیار نہیں رکھتا۔[3] جبکہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کے بادشاہ ہیں، یہ ساری کائنات ان کی ملکیت ہے اور وہ اس میں ہر طرح کے تصرف کا اختیار رکھتے ہیں۔

❁:..... قرآن میں لفظ ﴿مٰلِكِ﴾ پانچ جگہ آیا ہے۔ ایک جگہ اسم فاعل کے ساتھ: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ﴾ (آل عمران:26) اور تین جگہ صفت مشبہ کے ساتھ: ﴿فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ﴾ (طٰہٰ:114)، ﴿اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ﴾ (الحشر:23)، ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ (الناس:2) اور ایک جگہ اسم فاعل اور صفت مشبہ دونوں کے ساتھ: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (الفاتحۃ:4)

❁:..... نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثر قراءت ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تھی، جس طرح کہ درج ذیل احادیث سے واضح ہوتا ہے:

---

[1] صحيح البخاري: 4812، وصحيح مسلم: 2787

[2] سنن أبي داود:4000، قال الألباني: ضعيف الإسناد. امام البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

[3] تفسیر حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

1 سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾)). [1]

''بلاشبہ نبی کریم ﷺ ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔''

2 عبداللہ بن مُلیکہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقْرَؤُهَا: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ .)) [2]

''سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ پڑھا کرتی تھیں۔''

3 مُرہ الھمدانی بیان کرتے ہیں:

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ قَالَ: هُوَ يَوْمُ الْحِسَابِ)) [3]

''سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور نبی ﷺ کے متعدد صحابہ سے مروی ہے کہ وہ ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ کا ترجمہ 'حساب کا دن' کرتے تھے۔''

2 - ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝﴾ (رقم الآية:7)

لفظ [صِرَاطَ] میں تین قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (صفحہ:142)

لفظ [عَلَيْهِمْ] اور اس جیسے کلمات [إِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ، فِيهِمْ، عَلَيْهِنَّ، فِيهِنَّ، عَلَيْهِمَا، إِلَيْهِمَا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **هاء** کی ضمہ کے ساتھ:..... یہ قبیلہ قریش اور اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ها' کو ضمہ دیتے ہیں، کیونکہ اصل میں "هُمَا، هُمْ، هُنَّ" ضمیر کی 'ها' مضموم ہی تھی۔

❀ **هاء** کے کسرہ کے ساتھ:..... یہ قبیلہ قیس، تمیم اور بنی سعد کی لغت ہے۔ وہ ماقبل یائے ساکنہ کا اعتبار کرتے ہوئے 'ها' کو کسرہ دیتے ہیں۔ [5]

✿:..... مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: (بَابُ مِيمِ الْجَمْعِ:116)

---

[1] المستدرك للحاكم: 2911

[2] المستدرك للحاكم: 2910، قال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم. امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت امام بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔

[3] المستدرك للحاكم: 3020، قال الذهبي: على شرط مسلم. امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط پر ہے۔

[4] المهذب: 45/1

[5] المهذب: 45/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ البقرۃ

1 - ﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝﴾
(رقم الأية : 9)

لفظ [وَمَا يَخْدَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **وَمَا يَخْدَعُوْنَ:** یہ "خَدَعَ يَخْدَعُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "منافقین (زبان سے اسلام کا اظہار کر کے) اللہ اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں (تاکہ مسلمانوں سے کچھ فائدہ لے سکیں اور ان کے راز بھی معلوم کرتے رہیں) مگر حقیقت میں وہ اپنے نفسوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور انہیں سمجھ نہیں آتی۔" کہ دنیا کی چند دن کی زندگی میں تو انہیں مسلمان کہہ دیا گیا اور انہیں مسلمانوں والے حقوق اور فوائد مل گئے، لیکن آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب اور غضب الٰہی ہے اور وہ جہنم کے سب سے نچلے گڑے میں ہوں گے۔ جس طرح کہ سورۃ النساء میں ہے: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝﴾ (النساء: 145)

تو گویا دھوکہ حقیقتاً خود ان کا اپنے نفس کے ساتھ ہوا کہ وہ جس طرزِ زندگی کو اپنے لیے کامیابی سمجھتے رہے وہی ان کے لیے عذاب کا باعث بن گئی۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر اسی بات کو دوہرایا گیا ہے: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ﴾ (النساء: 142)

❁ **وَمَا يُخٰدِعُوْنَ:** یہ "خَادَعَ يُخَادِعُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ جس میں مشارکت کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "منافقین (زبان سے اسلام کا اظہار کر کے) اللہ اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں، مگر حقیقت میں وہ اپنے نفسوں کو دھوکہ دے رہے ہیں اور ان کا نفس (امارہ) ان کو دھوکہ دے رہا ہے اور انہیں سمجھ نہیں آتی۔" کیونکہ نفس امارہ ہی انسان کو گناہ پر ابھارتا ہے۔ دوسرے مقام پر مزید وضاحت ہے:

﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ﴾ (یوسف: 53)

"بلاشبہ نفس تو انسان کو گناہ پر ابھارنے والا ہے۔"

❁:..... محمد سالم محیسن اور ابن مریم کہتے ہیں: عربی زبان میں کبھی باب "مُفَاعَلَة" یک طرفہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معنی کے لیے بھی استعمال ہو جاتا ہے، یعنی مشارکت کے معنی کے بغیر۔ اس لیے یہ دونوں قراءت ہم معنی بھی ہو سکتی ہیں۔ [1]، جیسے کہا جاتا ہے: "عَاقَبْتُ اللِّصَّ، طَارَقْتُ النَّعْلَ"۔

2 - ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [يَكْذِبُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَكْذِبُونَ : یہ "كَذَبَ يَكْذِبُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور "صَدَقَ" کی ضد ہے۔ جس کا معنی: "جھوٹ بولنا" ہے۔ اور اس جھوٹ سے مراد منافقین کا یہ قول ہے جس کا پیچھے ذکر ہوا ہے: ﴿مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾۔ [2] ترجمہ ہوگا: "اور (منافقین) کے لیے دردناک عذاب ہوگا، اس لیے کہ وہ (اپنے قول "کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے آئے" میں) جھوٹے تھے۔"

بلکہ ان کی عام گفتگو بھی جھوٹ سے لبریز ہوتی تھی۔ جیسا کہ رسولِ کریم ﷺ نے منافقین کی صفات بیان کرتے ہوئے ایک خصلت یہ ذکر فرمائی:

((إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ)) [3]

"وہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔"

❀ يُكَذِّبُونَ : یہ "كَذَّبَ يُكَذِّبُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اور "تَصْدِيق" کی ضد ہے۔ جس کا معنی: "جھٹلانا" ہے۔ اور ان کے جھٹلانے سے مراد 'قرآن اور رسول کو جھٹلانا' ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے کہ ان کے دلوں میں (قرآن اور رسول کے بارے میں شک کا) مرض ہے اور سچائی کے بارے میں شک کرنا اس کو جھٹلانا ہوتا ہے۔ [4]

ترجمہ یوں ہوگا: "اور (منافقین) کے لیے دردناک عذاب ہوگا، اس لیے کہ وہ (قرآن اور اللہ کے رسول کو زبان سے تو مانتے تھے، لیکن دل سے) جھٹلاتے تھے۔"

3 - ﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾ (رقم الآية : 40)

لفظ [تُرْجَعُونَ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] المهذب: 47/1 والموضح: 244

[2] الموضح: 286

[3] صحيح البخاري: 33

[4] لطائف الاشارات: 1406/4 وحجة القراءات لأبي زرعة: 88

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ **تُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تم اللہ کے ساتھ کیسے کفر کر سکتے ہو، حالانکہ تم کچھ نہ تھے، اس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں مارے گا، پھر زندہ کرے گا، پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

❁ **تَرْجِعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''تم اللہ کے ساتھ کیسے کفر کر سکتے ہو، حالانکہ تم کچھ نہ تھے، اس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں مارے گا، پھر زندہ کرے گا، پھر اسی کی طرف تم لوٹ کر آؤ گے۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جب وہ اللہ تمہیں لوٹائے گا تو تم لوٹ کر آؤ گے۔''

4 - ﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ﴾ (رقم الآية : 34)

لفظ [لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

❁ **لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا**: اس قراءت میں ﴿لِلْمَلٰٓئِكَةِ﴾ ماقبل ''لِـ'' حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔

❁ **لِلْمَلٰٓئِكَةُ اسْجُدُوْا**: اس قراءات میں وصلاً مابعد فعل ﴿اسْجُدُوْا﴾ کے تیسرے حرف 'جیم' کی مناسبت سے جو کہ مضموم ہے ﴿لِلْمَلٰٓئِكَةُ﴾ کو بھی ضمہ دے دیا گیا ہے۔ اور اس لیے بھی کہ یہ ضمہ ﴿اسْجُدُوْا﴾ فعل کے ہمزہ وصلی کی حرکت پر دلالت کرتا ہے۔

امام ابن جنی کہتے ہیں: ''تِ'' کا کسرہ حرکتِ اعراب ہے، اس کو تبدیل کرنا جائز نہیں ہے۔'' اور زمخشری کہتے ہیں: کسی حرکت کی اتباع میں حرکت کو تبدیل کرنا لغت ضعیف (کمزور لغت) ہے جبکہ ابو حیان کہتے ہیں: اس کو لغت ضعیف کیسے کہا جا سکتا ہے جبکہ یہ أَزْدِ شَنُوْءَة قبائل (قبیلہ زَهْرَان، غَامِد، لَهَب، ثَمَالَه) کی لغت ہے۔ پھر یہ ایسے قاری کی قراءت ہے جنہوں نے بلاواسطہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پڑھا ہے اور وہ امام نافع کے استاذ بھی ہیں، یعنی ابو جعفر یزید بن قعقاع۔[2]

❁ **لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا** : اس قراءات میں ﴿اسْجُدُوْا﴾ فعل کے ہمزہ وصلی کی حرکت پر دلالت کرنے کے لیے ''إِشْمَامُ كَسْرَتِهَا الضَّمَّ'' ''کسرہ پڑھتے ہوئے ضمہ کی طرف اشارہ'' کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی عرب کے ہاں لغت پائی جاتی ہے۔[3]

5 - ﴿فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ﴾ (رقم الآية : 36)

---

[1] لطائف الإشارات: 1419/4

[2] لطائف الإشارات: 1429/4 و زاد المسير: 55/1 و البحر المحيط: 152/1

[3] المغني: 133/1 و طلائع البشر: 20

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [فَأَزَلَّهُمَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَأَزَالَهُمَا: یہ "الزَّوَال" سے ہے، یعنی "نَحَّاهُمَا وَأَبْعَدَهُمَا عَنْ نَعِيمِ الْجَنَّةِ" ''ان دونوں کو جنت کی نعمتوں سے دور کر دیا، ہٹا دیا۔''[1]

"اَلزَّوَال" کی ضد "اَلثَّبَات" ہے۔ گویا سابقہ آیت ﴿وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ میں اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی بیوی حوا علیہا السلام کو جنت میں رہنے کا حکم دیا تو شیطان نے ان کو اللہ کی معصیت میں مبتلا کر کے جنت سے دور کر دیا، جہاں اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی فرمانبرداری کے ساتھ رہنے کا حکم دیا تھا۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''پس شیطان نے آدم و حوا علیہما السلام کو (ورغلایا جس کی وجہ سے انہوں نے درخت کا پھل کھا لیا، اور انہیں) جنت سے دور کر دیا، تو جس (عیش و عشرت کی زندگی) میں وہ تھے وہاں سے نکال دیا۔''

❀ فَأَزَلَّهُمَا: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ "زَلَّ" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پس شیطان نے آدم و حوا علیہما السلام کو (ورغلایا جس کی وجہ سے انہوں نے درخت کا پھل کھا لیا، اور انہیں) جنت سے پھسلا دیا، تو جس (عیش و عشرت کی زندگی) میں وہ تھے وہاں سے نکال دیا۔''

یہی صیغہ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی آیا ہے: ﴿إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا﴾ (آل عمران: 155) ''درحقیقت ان کے بعض اعمال کے نتیجے میں شیطان نے انہیں (میدانِ جہاد سے) پھسلا دیا (اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے)۔''

❷ یہ "اَلزَّلَلُ" سے ہے، یعنی "أَوْقَعَهُمَا فِي الزَّلَّةِ، وَالْمُرَادُ بِهَا الْمَعْصِيَةُ." [3]

ترجمہ ہوگا: ''پس شیطان نے آدم و حوا علیہما السلام کو اس (درخت کا پھل کھانے) کے سبب معصیت الٰہی میں مبتلا کر دیا۔ تو جس (عیش و عشرت کی زندگی) میں وہ تھے وہاں سے نکال دیا۔''

✿:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں، کیونکہ 'دور کر دیا، ہٹا دیا، پھسلا دیا' سب کا معنی ایک ہی ہے۔[4]

اور آدم و حوا علیہما السلام کو جنت سے نکلنے کا حکم تو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا جس طرح کہ آیت کا اگلا حصہ بتا رہا ہے: ﴿وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ﴾ لیکن جنت سے پھسلانے، دُور کرنے، نکالنے کی نسبت شیطان کی طرف اس لیے کی گئی ہے کیونکہ اس نے ورغلایا تھا، اور ان کے نکلنے کا سبب بنا تھا۔ جس طرح کہ دوسرے

[1] المهذب: 53/1 [2] الكشف: 235 [3] المهذب: 53/1
[4] المهذب: 53/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مقام پر وضاحت ہے: ﴿فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ﴾ (الاعراف:20) ❶

6 - ﴿فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [اٰدَمُ ... كَلِمٰتٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اٰدَمُ ... كَلِمٰتٍ: اس قراءت میں لفظ ﴿اٰدَمُ﴾ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿كَلِمٰتٍ﴾ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ﴿كَلِمٰتٍ﴾ جمع مؤنث سالم ہے، اور جمع مؤنث سالم کی نصبی حالت جر ہی سے آتی ہے۔ جیسے: "رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ" ترجمہ ہوگا: ''پھر آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لیے، لے لیے (اور ان کے ذریعے دعا مانگی) تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔''

❀ اٰدَمَ ... كَلِمٰتٌ: اس قراءت میں لفظ ﴿اٰدَمَ﴾ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿كَلِمٰتٌ﴾ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''پھر آدم علیہ السلام کو اس کے رب کی طرف سے کلمات مل گئے، سکھلا دیے گئے (اور ان کے ذریعے انہوں نے دعا مانگی) تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو توبہ کے کلمات سکھلائے تو آدم علیہ السلام نے سیکھ لیے اور ان کے ذریعے دعا مانگی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی۔''

7 - ﴿فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (رقم الآية : 38)

لفظ [فَلَا خَوْفٌ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ فَلَا خَوْفٌ: اس قراءت میں "لَا" مشابہ بہ لَيْسَ ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس لیے ﴿خَوْفٌ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿عَلَيْهِمْ﴾ اس کی خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے آدم وحوا علیہما السلام کو جنت سے زمین پر اتارتے ہوئے فرمایا:) تو جو (تمہاری اولاد میں سے) میری ہدایت کی پیروی کرے گا، سو ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

❀ فَلَا خَوْفَ: اس قراءت میں "لَا" لائے نفی جنس ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اس لیے ﴿خَوْفَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿عَلَيْهِمْ﴾ اس کی خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے آدم وحوا علیہما السلام کو جنت سے زمین پر اتارتے ہوئے فرمایا:) تو جو (تمہاری اولاد میں سے) میری ہدایت کی پیروی کرے گا، سو ان پر کسی قسم کا نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

---

❶ الكشف: 236 و حجة القراءات لأبي زرعة: 94

❷ المهذب: 53/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات معنی کے لحاظ سے قریب ہیں۔لیکن "لَا" مشابہ بہ لَیْسَ میں 'لائے نفی جنس' کے مقابلے میں نفی کم ہوتی ہے۔اور 'لائے نفی جنس' میں زیادہ ہوتی ہے۔ ❶

8 - ﴿وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾ (رقم الأية : 48)

لفظ [يُقْبَلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ ❀ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح کا صیغہ آ سکتا ہے۔جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ"۔اور یہی حکم نائب فاعل کا ہوتا ہے۔یہاں فعل کا نائب فاعل ﴿شَفَاعَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

9 - ﴿وَإِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً﴾ (رقم الأية : 51)

لفظ [وٰعَدْنَا] میں یہاں اور [وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى] (الاعراف:142) [وَوٰعَدْتُكُمْ] (طٰهٰ: 80) میں دو قراءات ہیں:

✿ وَعَدْنَا: یہ "وَعَدَ يَعِدُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ترجمہ ہوگا: "اور (اہل کتاب یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا۔"

❀ وٰعَدْنَا: یہ "وَاعَدَ يُوَاعِدُ مُوَاعَدَةً" باب "مُفَاعَلَةً" سے ہے۔جس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ترجمہ ہوگا: اور (اہل کتاب یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا، اور موسیٰ علیہ السلام نے (کوہِ طور پر آنے کا) وعدہ کیا۔"

---

❶ الموضح: 270 ❷ المهذب: 55/1

قرآن مجید میں مؤنث غیر حقیقی سے پہلے فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آیا ہے:

❶ فاعل مؤنث غیر حقیقی سے پہلے فعل مذکر آنے کی مثال: ﴿وَإِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ﴾ (الأعراف: 87)، ﴿فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (الانعام: 157)، ﴿فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ﴾ (البقرة: 275)

❷ فاعل مؤنث غیر حقیقی سے پہلے فعل مؤنث آنے کی مثال: ﴿لَوْلَآ أَنْ تَدَارَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ﴾ (القلم:49) اور ﴿وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ﴾ (البقرة: 123)

نوٹ: مؤنث غیر حقیقی دو طرح کی ہوتی ہے:

لفظی: جیسے: وَرَقَةٌ، سَفِيْنَةٌ

تقدیری: جیسے: دَارٌ، شَمْسٌ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو عبید اور ابو حاتم لکھتے ہیں: "المُوَاعَدَة" دو طرفہ انسانوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اللہ کے درمیان نہیں ہوتا، اس بناء پر وہ ﴿وَعَدْنَا﴾ قراءت کا انکار کرتے ہیں لیکن ابو حیان کہتے ہیں کہ دونوں ہی قراءات متواترہ ہیں۔"[1]

اور ابن مریم کہتے ہیں: عربی زبان میں کبھی باب "مُفَاعَلَة" یک طرفہ معنی کے لیے بھی استعمال ہوجاتا ہے، جیسے: "عَاقَبْتُ اللِّصَّ ☆، طَارَقْتُ النَّعْلَ" ہے۔ اس لیے یہاں بھی یک طرفہ معنی لینا جائز ہے۔[2] اس طرح یہ دونوں قراءت ہم معنی ہوں گی۔

10 - ﴿وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ﴾ (رقم الآية : 58)

لفظ [نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ**: اس قراءت میں ﴿نَّغْفِرْ لَكُمْ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور ﴿خَطٰيٰكُمْ﴾ اس کا مفعول بہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(جب بیت المقدس فتح ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا:).....اور شہر کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوجاؤ اور (زبان سے) کہو "حِطَّةٌ" "بخش دے" تو ہم تمہاری خطائیں معاف کردیں گے۔"

❀ **يُغْفَرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ** ✿ **تُغْفَرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ**: ان دونوں قراءات میں ﴿خَطٰيٰكُمْ﴾ نائب فاعل ہے۔ اور ﴿يُغْفَرْ لَكُمْ﴾ واحد مذکر غائب، اور ﴿تُغْفَرْ لَكُمْ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔[3]

ترجمہ ہوگا: "(جب بیت المقدس فتح ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا:).....اور شہر کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوجاؤ اور (زبان سے) کہو: "حِطَّةٌ" "بخش دے۔" تو تمہاری خطاؤں کو معاف کردیا جائے گا۔"

فعل کی تذکیر و تانیث:

نحو کا قاعدہ ہے کہ جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر اور مؤنث دونوں آ سکتا ہے، جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ﴾، ﴿قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾ فعل مذکر اس لیے لائے کہ یہ "جَمْعٌ" اور "فَرِيْقٌ" کے معنی میں ہے۔ فعل مؤنث اس لیے لائے کہ یہ "جَمَاعَةٌ" اور "طَائِفَةٌ" کے معنی میں ہے اور یہی حکم نائب فاعل کا ہے۔

---

[1] البحر المحيط لأبي حيان: 199/1 [2] الموضح: 274 [3] الموضح: 277

☆ جیسے کوئی جج کہے: عَاقَبْتُ اللِّصَّ (میں نے چور سے بدلہ لیا) بدلہ صرف ایک جانب یعنی جج کی طرف سے ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں فعل کا نائب فاعل ﴿خَطٰيٰكُمْ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل ﴿يُغْفَرْ لَكُمْ / تُغْفَرْ لَكُمْ﴾ مذکر اور مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❶

11 - ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ﴾ (رقم الآية : 62)

لفظ [الصّٰبِـِٕيْنَ] میں یہاں اور سورۃ الحج: 17 میں، اور [وَ الصّٰبِـُٔوْنَ] (المائدة: 69) میں دو قراءات ہیں:

✿ **الصّٰبِـِٕيْنَ، الصّٰبِـُٔوْنَ:** یہ "صَبَأَ يَصْبَأُ" باب "فَتَحَ" سے ہے۔ اور "تَرَكَ" کے معنی میں ہے۔ عربی زبان میں "صَبَأَ الرَّجُلُ فِيْ دِيْنِهٖ" "وہ شخص اپنے دین سے صابی ہوگیا۔" اس وقت کہتے ہیں: "إِذَا تَرَكَ دِيْنَهٗ وَانْتَقَلَ إِلٰى دِيْنٍ اٰخَرَ" "جب وہ اپنے دین کو چھوڑ کر کسی اور دین کو اختیار کر لے۔" ❷

"فَالصَّابِيْ: التَّارِكُ لِدِيْنِهٖ" "صابی اسے کہتے ہیں: جس نے اپنا دین چھوڑ دیا ہو۔" ❸

یا یہ "خَرَجَ" کے معنی میں ہے۔ عربی زبان میں "صَبَأَ فُلَانٌ" "وہ شخص صابی ہوگیا۔" اس وقت کہتے ہیں: "إِذَا خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ إِلٰى دِيْنٍ" "جب وہ اپنے دین سے نکل کر دوسرے دین میں چلا جائے۔" ❹

حقیقت میں دونوں معنی ایک ہی ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "بیشک جو لوگ ایمان لائے، اور جو یہودی بنے، اور عیسائی، اور صابی (جنہوں نے دین حق چھوڑ کر باطل اختیار کر لیا)......"

❀ **الصّٰبِـِٕيْنَ، الصّٰبُوْنَ :** اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ امام اخفش ابو زید کہتے ہیں: تخفیف و آسانی کے لیے اس کے ہمزہ کو حذف کیا گیا ہے۔ ❺

❷ باقی علماء نحاۃ اور قراء کے ہاں: یہ "صَبَا يَصْبُوْ صُبُوٌّ" سے ہے اور "مَالَ" کے معنی میں ہے۔ یعنی "مَالَ إِلٰى دِيْنِهٖ" "وہ کسی اور دین کی طرف مائل ہوگیا۔" اور قرآن مجید میں دوسرے مقام پر یہی معنی لیا گیا ہے: ﴿وَ إِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ إِلَيْهِنَّ﴾ (یوسف:33) "(یوسف علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ!) اگر تو نے ان عورتوں کے مکر و فریب کو مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا۔" ❻

---

❶ الكشف: 243/1
❷ الموضح: 280
❸ الكشف: 246/1
❹ الحجة: 81
❺ الكشف: 246/1
❻ حجة القراءات لأبي زرعة: 100

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''بیشک جولوگ ایمان لائے اور جو یہودی بنے، اور عیسائی، اور صابی (جو دین حق سے باطل کی طرف مائل ہو گئے) .....''

✿:..... ''صابی'' عرب میں ایک گروہ تھا جو نہ تورات کو مانتے تھے نہ انجیل کو، بلکہ اپنی بنائی ہوئی شریعت پر عمل پیرا تھے۔ کسی خاص دین کے پابند نہیں تھے اور اسی معنی میں مشرکین صحابہ کو صابی کہا کرتے تھے، یعنی انہوں نے سارے دین چھوڑ دیے ہیں، اور نیا دین بنالیا ہے۔ ❶

12 - ﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً﴾ (رقم الأية : 67)

لفظ [يَأْمُرُكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (کثرت سے استعمال ہونے والے کلمات کی توجیہات: 143)

13 - ﴿قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا﴾ (رقم الأية : 67)

لفظ [هُزُوًا] قرآن مجید میں 11 مرتبہ آیا ہے، اس میں ہر جگہ تین قراءات ہیں:

✿ هُزْؤًا: یہ بنی تمیم، اسد اور قبیلہ قیس کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔ ''زا'' کے سکون کے ساتھ۔

❀ هُزُؤًا: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ''زا'' کے ضمہ کے ساتھ۔

✿ هُزُوًا: یہ بھی اہل حجاز کی ہی لغت ہے۔ ''زا'' کے ضمہ کے ساتھ۔ اور 'ہمزہ' کا 'واو' سے ابدال تخفیف اور آسانی کے لیے کیا گیا ہے۔ ❸

✿:..... عیسیٰ بن عمران اخفش فرماتے ہیں: ''ہر وہ اسم جو تین حرفی ہو اور اس کے پہلے حرف پر 'ضمہ' ہو تو اس کے درمیانی حرف میں 'سکون' اور 'ضمہ' دونوں لغتیں ہیں۔'' جیسے: ﴿اَلْيُسْر، اَلْعُسْر، هُزُؤًا، نُكْرًا، رُحْمًا، كُفُؤًا، اُكُلُهَا، اُكُلٍ، اُذُن، سُحْقًا، الرُّعْب، شُغُلٍ، خُطُوٰت﴾ ہے۔ ❹

14 - ﴿وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾ (رقم الأية : 74)

لفظ [تَعْمَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْمَلُونَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گذشتہ آیات میں گائے کے ذکر کے ساتھ اہل کتاب کی بد اعمالیوں کا ذکر کر کے ان سے خطاب کیا جا رہا ہے۔

---

❶ خلاصه از تفسير ابن كثير

❷ المهذب: 59/1

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 100 و طلائع البشر: 24

❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 101

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور جو کچھ تم (اب) کر رہے ہو (یعنی رسول پر ایمان نہ لانا، اس کے خلاف سازشیں رچانا) اللہ اس سے ہرگز غافل/ بے خبر نہیں ہے۔''

❁ **يَعْمَلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گذشتہ آیات میں گائے کے ذکر کے ساتھ اہل کتاب کی بد اعمالیوں کا ذکر کر کے مسلمان کو خبر دی جاری ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور جو کچھ وہ (اہل کتاب اب) کر رہے ہیں (یعنی رسول پر ایمان نہ لانا، اس کے خلاف سازشیں رچانا) اللہ اس سے ہرگز غافل/ بے خبر نہیں ہے۔''

❁:.....عرب کے ہاں مخاطب کو صیغہ غائب سے بیان کرنا عام ہے۔ جس طرح کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِى الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ﴾ (یونس:22) یہاں ''بِكُمْ'' نہیں کہا۔ ❷

15 - ﴿وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِىَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝۷۸﴾

(رقم الآية : 78)

لفظ [اَمَانِىَّ] میں اور [تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ] (البقرۃ: 111)، [لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِىِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ] (النساء: 123) [فِىْۤ اُمْنِيَّتِهٖ] (الحج:52)، [وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِىُّ] (الحدید:14) میں دو قراءات ہیں:

❁ **اَمَانِىَّ، اَمَانِيُّهُمْ، بِاَمَانِيِّكُمْ، اُمْنِيَّتِهٖ، الْاَمَانِىُّ** : لفظ ﴿اَمَانِىَّ، اَمَانِيُّهُمْ، بِاَمَانِيِّكُمْ، الْاَمَانِىُّ﴾ جمع کے صیغے ہیں، اور ﴿اُمْنِيَّتِهٖ﴾ واحد کا صیغہ ہے۔ جو اصل میں ''اُمْنُوْيَةٌ'' تھا، 'واو' کو 'یا' سے بدل کر 'یا' کا 'یا' میں ادغام کر دیا گیا۔ پھر 'یا' کی مناسبت سے ماقبل 'نون' کو کسرہ دے دیا گیا۔ اور اسی سے جمع کے صیغے ہیں۔

❁ **اَمَانِىَّ، اَمَانِيُّهُمْ، بِاَمَانِيِّكُمْ، اُمْنِيَّتِهٖ، الْاَمَانِىُّ**: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کے لیے ''اُمْنُوْيَةٌ'' کی واو 'کو 'یا' سے بدلنے کی بجائے حذف کر دیا گیا ہے۔ اور اسی سے جمع کے صیغے ہیں۔ ❸

16 - ﴿بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۸۱﴾ (رقم الآية : 81)

لفظ [خَطِيْٓـَٔتُهٗ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الكشف: 448/1 ❷ الحجة لابن خالويه: 83

❸ المهذب: 61/1، 62

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ:** اس قراءت میں ﴿سَيِّئَةً﴾ سے مراد ''شرک'' ہے اور ﴿خَطِيْٓئَتُهٗ﴾ اسم جنس کا صیغہ ہے، اس کی ماقبل ﴿سَيِّئَةً﴾ سے مناسبت ہے اور اس سے مراد بھی ''شرک'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کیوں نہیں! جس نے برائی کمائی (یعنی شرک کیا) اور اس کے گناہ (شرک) نے اسے گھیر لیا۔ تو یہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

❀ **مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ:** اس قراءت میں ﴿سَيِّئَةً﴾ سے مراد ''شرک'' ہے اور ﴿خَطِيْٓئَتُهٗ﴾ جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہے اور اس سے مراد ''کبیرہ گناہ'' ہیں۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''کیوں نہیں! جس نے برائی کمائی (یعنی شرک کیا) اور اس کے گناہوں نے اسے گھیر لیا۔ تو یہی لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جس نے شرک کر لیا اور وہ اس کے ساتھ مزید گناہ کرے یا نہ کرے، یہ شرک ہی اس کو جہنم کا ایندھن بنانے کے لیے کافی ہے۔'' جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (النساء:48) ''بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشیں گے کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے، اور وہ (شرک) کے علاوہ جسے چاہیں گے بخش دیں گے۔'' [2]

17 - ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ﴾ (رقم الآية : 83)

لفظ [لَا تَعْبُدُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا تَعْبُدُوْنَ:** یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی مابعد ﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ﴾ اور ﴿ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ آیت میں بنی اسرائیل کے ساتھ وعدے کو حکایۃً انہی الفاظ کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیتے وقت کہے تھے۔ [3]

ترجمہ ہوگا: ''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو گے۔''

❀ **لَا يَعْبُدُوْنَ:** یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ [4] اللہ رب العزت بنی اسرائیل سے لیے گئے وعدہ کو مسلمانوں کے لیے بطور خبر بیان کر رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔''

❁:..... عرب کے ہاں جب کسی کے ساتھ عہد و پیمان کو بیان کیا جا رہا ہو تو صیغہ غائب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی عہد و پیمان کے ہو بہو الفاظ نقل کر دینا، یا بطور خبر صیغہ غائب لے آنا۔ جس طرح

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 100 والمهذب: 62/1

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 138/1

[3] المهذب: 62/1 [4] الكشف: 249/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ کہا جاتا ہے: "أَخَذْتُ عَلَى فُلَانٍ الْعَهْدَ لَا يَضْرِبُ زَيْدًا/لَا تَضْرِبُ زَيْدًا." ❶

18 - ﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ (رقم الآية : 83)

لفظ [حُسْنًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ حَسَنًا : اس قراءت میں یہ محذوف "قَوْلًا" موصوف کی صفت ہے۔ تقدیری عبادت ہوگی: "وَقُولُوا قَوْلًا حَسَنًا" عربی کلام میں "حَسَنًا" صفت کا موصوف اکثر حذف ہوتا ہے۔ جیسے: "هٰذَا حَسَنٌ، مَرَرْتُ بِحَسَنٍ، رَأَيْتُ حَسَنًا"۔ ترجمہ ہوگا: "(بنی اسرائیل کے ساتھ عہد و پیمان کو بیان کیا جا رہا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا:) اور لوگوں سے ایسی بات کہو جو اچھی ہو۔"

❀ حُسْنًا : اس قراءت میں یہ 'حَسُنَ يَحْسُنُ' سے مصدر ہے۔ جس میں "بات" اور "بات کرتے وقت طریقے" کا اچھا ہونا دونوں شامل ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "(بنی اسرائیل کے ساتھ عہد و پیمان کو بیان کیا جا رہا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا:) اور لوگوں سے اچھی بات اچھے طریقے سے کہو۔"

بعض کے ہاں یہ بھی صفت ہی ہے اور اس کلمہ میں "رَشَد، رُشْد، بَخَل، بُخْل، حَزَن، حُزْن" کی طرح دو لغتیں ہیں۔ ❷

19 - ﴿تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (رقم الآية : 85)

لفظ [تَظٰهَرُونَ] میں اور [وَإِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ] (التحریم:4) میں دو قراءات ہیں:

✿:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ کونسی 'تا' حذف ہوگی؟ ہشام بن معاویہ نحوی کے نزدیک پہلی 'تا' حذف ہوگی جو مضارع کی علامت تھی۔ جبکہ امام سیبویہ کے نزدیک دوسری 'تا' حذف ہوگی جو باب "تَفَعُّل" یا "تَفَاعُل" کی علامت تھی۔ ❸ جیسے: ﴿وَأَنْ تَصَدَّقُوا﴾ اصل میں "وَأَنْ تَتَصَدَّقُوا" اور ﴿تَظٰهَرُونَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُونَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ،" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ❹ جیسے: "تَتَظَاهَرُونَ" سے ﴿تَظٰهَرُونَ﴾ "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

---

❶ الموضح: 285

❷ الموضح: 286، 287 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 143/1

❸ الحجة لابن خالويه: 84

❹ علم الصيغة: 45

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ادغام کرنا: یہ بنوتمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❶

✿ **تَظْهَرُوْنَ، تَظٰهَرَا**: یہ باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ اس لیے قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔

✿ **تَظٰهَرُوْنَ، تَظٰهَرَا**: اس قراءت میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'ظاء' سے بدل کر 'ظاء' کا 'ظاء' میں ادغام کر دیا گیا۔

20 - ﴿وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ﴾

(رقم الأية : 85)

لفظ [اُسٰرٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اَسْرٰى**: یہ "اَسِيْرٌ" کی جمع ہے۔ کیونکہ "فَعِيْلٌ" کی جمع "فَعْلٰى" ہی آتی ہے۔

✿ **اُسٰرٰى**: یہ ﴿اَسْرٰى﴾ کی جمع ہے۔ گویا یہ جمع الجمع ہے۔ جیسے: "كَلْبٌ" کی جمع "أَكْلُبٌ" اور اس کی جمع "أَكَالِبُ" آتی ہے۔ "حِمَارٌ" کی جمع "حُمُرٌ" اور اس کی جمع "حُمُرَاتٌ" آتی ہے۔ ❷

✿:..... دونوں قراءات میں یہ کلمہ "مَاسُوْرٌ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں۔'' ❸

لفظ [تُفٰدُوْهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

☆..... ﴿تُفٰدُوْهُمْ﴾ اصل میں "تُفَادُوْنَ هُمْ" تھا، ماقبل ﴿اِنْ يَّاْتُوْكُمْ﴾ کا جواب شرط ہونے کی وجہ سے مضارع کا 'نون' حذف ہو گیا ہے۔ ❹

✿ **تُفٰدُوْهُمْ**: یہ "فَادٰى يُفَادِيْ مُفَادَاةً" باب "مُفَاعَلَةٌ" سے ہے۔ جس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو تم (فریق مخالف کے) قیدی کے بدلے اپنے قیدی چھڑاتے ہو، حالانکہ ان کو ان کے گھروں سے نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔''

✿ **تَفْدُوْهُمْ**: یہ "فَدٰى يَفْدِيْ فِدًى" باب "حَسِبَ يَحْسِبُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آتے ہیں تو تم فدیہ (میں مال وغیرہ) دے کر انہیں چھڑاتے

---

❶ لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

❷ المهذب: 63/1 ❸ لطائف الإشارات: 1483/4

❹ لطائف الإشارات: 1484/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہو، حالانکہ ان کو ان کے گھروں سے نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔"[1]

قرآن مجید میں دوسرے مقام پر یہی صیغہ آیا ہے: ﴿وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾ (الصّٰفّٰت: 107) "اور ہم نے (ابراہیم علیہ السلام) کو (اسماعیل علیہ السلام) کے فدیے میں عظیم ذبیحہ (مینڈھا) دے دیا۔"

❁:..... "فَادٰى" اور "فَدٰى" دونوں دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں اور حقیقت میں دونوں بابوں میں شراکت دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے، کیونکہ دونوں طرف سے کچھ نہ کچھ دیا جا رہا ہوتا ہے[2] اور بعض نے "فَدٰى" کا معنی: "قیدی کا فدیہ دینا" کیا ہے۔ گویا وہ ایک جانب سے ہے۔ اور "فَادٰى" کا معنی: "قیدی کے بدلے قیدی" کیا ہے، گویا یہ دونوں جانب سے ہے[3] اور ترجمہ میں یہی واضح کیا گیا ہے۔

❁:..... دورِ نبوی میں انصار (جو اسلام سے قبل مشرک تھے) کے دو قبیلے اوس اور خزرج کی آپس میں آئے دن جنگ رہتی تھی۔ اسی طرح مدینہ میں یہود کے تین قبیلے رہتے تھے۔ بنو قینقاع، بنو نضیر اور بنو قریظہ۔ یہ بھی آپس میں لڑتے رہتے تھے۔ بنو قریظہ اوس کے حلیف (ساتھی) اور بنو قینقاع، بنو نضیر خزرج کے حلیف تھے۔ جنگ میں یہ اپنے اپنے حلیفوں (ساتھیوں) کی مدد کرتے اور اپنے ہی ہم مذہب یہودیوں کو قتل کرتے، ان کے گھروں کو لوٹتے اور انہیں جلاوطن کر دیتے حالانکہ تورات کے مطابق ایسا کرنا ان کے لیے حرام تھا، لیکن پھر انہی یہودیوں کو جب وہ مغلوب ہونے کی وجہ سے قیدی بن جاتے تو فدیہ میں مال یا فریق مخالف کے قیدی دے کر چھڑاتے اور کہتے ہمیں تورات میں یہی حکم دیا گیا ہے۔ اس آیت میں یہودیوں کے اسی کردار کو بیان کیا جا رہا ہے۔

21 - ﴿وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾

(رقم الأية : 85)

لفظ [تَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَعْمَلُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گذشتہ آیات میں یہودیوں کی بداعمالیوں کا ذکر کیا گیا کہ وہ تورات کے بعض احکام کو مانتے اور جو ان کی خواہش کے مخالف ہوتے ان کو چھوڑ دیتے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "اور جو کچھ وہ (اب) کر رہے ہیں اللہ اس سے ہرگز غافل، بے خبر نہیں ہے۔" اس لیے ان کو دنیا میں رسوائی اور آخرت میں سخت عذاب دیں گے۔

---

[1] الكشف: 252/1 [2] طلائع البشر: 25

[3] الموضح: 289 وعنایاتِ رحمانی: 39/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ تَعْمَلُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ﴾ اور ﴿فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ [1] گذشتہ آیات میں یہودیوں کی بداعمالیوں کا ذکر کر کے ان سے کہا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو کچھ تم (اب) کر رہے ہو (یعنی رسول پر ایمان نہ لانا، اس کے خلاف سازشیں رچانا) اللہ اس سے ہرگز غافل، بے خبر نہیں ہے۔''

اور بعض کے نزدیک گذشتہ آیات میں یہودیوں کی بداعمالیوں کا ذکر کر کے اس سے امت مسلمہ کو خطاب کیا جا رہا ہے کہ یہودی تو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ کے قہر کے مستحق ٹھہرے، تم ان جیسی روش اختیار نہ کرنا۔ اور اپنے اعمال کی فکر کرتے رہنا، اللہ اس سے غافل نہیں ہے جو تم کر رہے ہو، [2] اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں: "إِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قَدْ مَضَوْا، وَأَنْتُمُ الَّذِيْنَ تَعْنُوْنَ بِهٰذَا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ" ''بلاشبہ بنی اسرائیل تو (دنیا سے) جا چکے ہیں، اور اب تم اس سے مراد ہو اے امت محمد!'' [3]

22 - ﴿وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ﴾ (رقم الآية : 87)

لفظ [الْقُدُسِ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ الْقُدْسِ: یہ بنی تمیم کی لغت ہے۔ "دال" کے سکون کے ساتھ

❀ الْقُدُسِ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "دال" کے ضمہ کے ساتھ [4]

23 - ﴿اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ﴾ (رقم الآية : 90)

لفظ [يُنَزِّلَ] اور اس جیسے کلمات [وَ نُنَزِّلُ، تُنَزِّلَ، تُنَزَّلَ، مُنَزَّلٌ، مُنْزِلُهَا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ يُنْزِلَ، وَ نُنْزِلُ، تُنْزِلَ، تُنْزَلَ، مُنْزَلٌ، مُنْزِلُهَا : یہ "أَنْزَلَ يُنْزِلُ" باب "إِفْعَال" سے ہیں۔

❀ يُنَزِّلَ، وَ نُنَزِّلُ، تُنَزِّلَ، تُنَزَّلَ، مُنَزَّلٌ، مُنَزِّلُهَا : یہ "نَزَّلَ يُنَزِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہیں۔

✿:.....دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيْل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ." [5] اور ایک مقام پر دونوں ایک

[1] الكشف: 253/1
[2] طلائع البشر: 25
[3] المحرر الوجيز لابن عطية
[4] المهذب: 64/1
[5] خاصياتِ ابواب الصرف: 72

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہی آیت میں استعمال ہوئے ہیں: ﴿فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴾ (الطارق:17)

بعض کی رائے یہ ہے کہ تشدید کی صورت میں معنی ہوتا ہے کہ یہ فعل کئی بار اور کثرت سے ہوا ہے۔ جبکہ امام جَعْبَرِی اس کا ردّ کرتے ہیں اور دونوں کو ہم معنی سمجھتے ہیں، اور دلیل یہ دیتے ہیں: ﴿لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً﴾ (الفرقان :32) ''اور کافروں نے کہا: یہ قرآن اس (نبی) پر ایک ہی بار کیوں نہ نازل کر دیا گیا۔'' اگر یہاں ﴿نُزِّلَ﴾ سے مراد تکثیر (کئی بار نازل ہونا) مراد لیں تو کفار کا اعتراض ہی باقی نہیں رہتا۔ ❷

❁:.....قرآن مجید میں ایک جگہ صرف تشدید ہے: ﴿وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ (الحجر:21)

24 - ﴿وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ﴾

(رقم الآية : 96)

لفظ [يَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **يَعْمَلُوْنَ**: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا﴾ اور ﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ آیت میں یہود کے متعلق مسلمانوں کو خبر دی جا رہی ہے کہ وہ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ پھر فرمایا۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہے ہیں جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔'' یہ یہود کے لیے تہدید اور تنبیہ ہے کہ اللہ ان کی بداعمالیوں سے غافل نہیں بلکہ واقف ہے۔ اور ان کو ان کے کیے کی سزا دے گا۔

❁ **تَعْمَلُوْنَ**: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور سابقہ کلام ﴿قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً﴾ کا حصہ ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''(آپ کہہ دیں:) اور اللہ تعالیٰ خوب دیکھ رہے ہیں جو (برے اعمال) تم کر رہے ہیں۔''

25 - ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰي قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

(رقم الآية : 97)

لفظ [جِبْرِيْلَ] میں ہر جگہ چار قراءات ہیں:

❁:.....ابن الجوزی فرماتے ہیں: ''لفظ ﴿جِبْرِيْلَ﴾ میں عربوں کے ہاں 11 لغتیں پائی جاتی ہیں۔'' ❹ لیکن قرآن مجید میں چار لغتیں نازل ہوئی ہیں۔

---

❶ كنز المعاني:146 ❷ لطائف الاشارات: 1488/4

❸ الموضح:290، 291 ❹ الكشف: 255/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ جِبْرِيْلَ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ❶

اور حدیث مبارکہ میں بھی اکثر یہی لغت آئی ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :((مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ)) ❷

❀ جَبْرِيْلَ : یہ بھی عرب کے ہاں لغت پائی جاتی ہے۔

✿ جَبْرَئِيْلَ : یہ قبیلہ تمیم اور قیس کی لغت ہے۔ ❸

❀ جَبْرَئِيْلَ : یہ قبیلہ تمیم، قیس اور اکثر اہل نجد کی لغت ہے۔ امام فراء کے بقول۔ ❹

اس کی تائید حدیث مبارکہ سے بھی تائید ہوتی ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ "أَنَّ جَبْرَئِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فَمِ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ أَنْ يَّقُوْلَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ ، أَوْ قَالَ: خَشْيَةَ أَنْ يَرْحَمَهُ اللّٰهُ." ❺

26 - ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ﴾ (رقم الأية : 98)

لفظ [مِيْكٰلَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ مِيْكَلَ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ❻

❀ مِيْكَئِيْلَ : یہ قبیلہ تمیم، قیس اور اکثر اہل نجد کی لغت ہے۔ ❼

اس کی تائید حدیث مبارکہ سے بھی تائید ہوتی ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِجِبْرِيْلَ: ((مَالِيْ لَمْ أَرَ مِيْكَائِيْلَ ضَاحِكًا قَطُّ؟ فَقَالَ مَا ضَحِكَ مِيْكَائِيْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ.)) ❽

✿ مِيْكَئِيْلَ : یہ بھی بعض عرب قبائل کی لغت ہے۔ ❾

---

❶ لطائف الإشارات: 1489/4
❷ صحيح البخاري: 6015
❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 107
❹ لطائف الإشارات: 1491/4
❺ المستدرك للحاكم: 189 وقال الذهبي: على شرط البخاري ومسلم
❻ المهذب: 67/1
❼ الكشف: 255/1
❽ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2511
❾ المغني في توجيه القراءات: 166/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کی تائید حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا ذَكَرَ فِيْهِ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ، فَقَالَ: جِبْرَائِلُ وَمِيْكَائِلُ. ❶

❁:.....لفظ ﴿جِبْرِيْل﴾ اور ﴿مِيْكٰلَ﴾ دونوں غیر عربی لفظ ہیں۔ اہل عرب جب کسی عجمی لفظ کو عربی بناتے ہیں تو اس کے اشتقاق معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ادائیگی میں وسعت رکھتے ہیں۔ ❷ اس لیے ان دونوں کی ادائیگی میں وسعت ہے اور ان میں اور بھی لغات پائی جاتی ہیں۔

27 - ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا﴾(رقم الآية : 102)

لفظ [لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ:** اس قراءت میں ﴿لٰكِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، اور ﴿الشَّيٰطِيْنَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❀ **لٰكِنِ الشَّيٰطِيْنُ:** اس قراءت میں ﴿لٰكِنِ﴾ حرفِ عطف ہے، جو بعد والے اسم میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور ﴿الشَّيٰطِيْنُ﴾ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ "لٰكِنْ" کا 'نون' التقاء ساکنین کی وجہ سے مکسور ہے، کیونکہ عربی کا قاعدہ ہے: "اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" ''جب ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے۔'' ❸

28 - ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ﴾(رقم الآية : 106)

لفظ [نَنْسَخْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مَا نَنْسَخْ:** یہ "نَسَخَ يَنْسَخُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ جس کا معنی: ''منسوخ کرنا، ختم کرنا، زائل کرنا'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جس آیت کو بھی ہم منسوخ کرتے ہیں.....۔''

❀ **مَا نُنْسِخْ:** یہ "أَنْسَخَ يُنْسِخُ" سے باب "إِفْعَال" کے وزن پر ہے۔ جس کا معنی: ''منسوخ کرانا، ختم کرانا، زائل کرانا'' ہے۔ ❹ ترجمہ ہوگا: ''جس آیت کو بھی ہم منسوخ کراتے ہیں.....۔'' یعنی منسوخ/ختم کرنے کا آپ کو حکم دیتے ہیں۔

29 - ﴿اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا﴾(رقم الآية : 106)

---

❶ سنن أبي داود: 3998، وضعفه الألباني.
❷ الحجة لابن خالويه: 86
❸ المهذب: 67/1
❹ الموضح:294

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [نُنْسِهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **نُنْسِهَا**: یہ "أَنْسَى يُنْسِيْ إِنْسَاءً" باب "إِفْعَال" سے ہے۔جس کا معنی: ''بھلا دینا، فراموش کر دینا'' ہے۔ترجمہ ہوگا: ''..... یا ہم کوئی آیت آپ کو بھلا دیتے ہیں (یعنی آپ کو چھوڑنے کا حکم دیتے ہیں)۔تو ہم اس سے بہتر یا اس جیسی اور (آیت) لے آتے ہیں۔''

❀ **نَنْسَئُهَا**: یہ "نَسَأَ يَنْسَأُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے اور "نُؤَخِّرُهَا" کے معنی میں ہے۔جس کا معنی: ''تاخیر کرنا، مؤخر کرنا'' ہے۔جس طرح کہ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ﴾(التوبۃ:37) ''بلاشبہ (حرمت والے) مہینوں کو ان کی جگہ سے آگے پیچھے کر دینا کفر میں مزید بڑھنا ہے۔'' اور عرب میں بولا جاتا ہے: "نَسَأْتُ الْإِبِلَ عَنِ الْحَوْضِ أَيْ أَخَّرْتُهَا" ''میں نے اونٹنی کو تالاب سے پیچھے رکھا۔''[1]

ترجمہ ہوگا: ''..... یا ہم کسی آیت کو مؤخر کر دیتے ہیں (منسوخ نہیں کرتے) تو ہم اس سے بہتر یا اس جیسی اور (آیت) لے آتے ہیں۔'' یعنی بعض دفعہ ہم کسی آیت کو مؤخر کر دیتے ہیں، اس کی تلاوت باقی رہتی ہے لیکن اس میں بیان کردہ حکم دوسری آیت سے بدل دیتے ہیں۔تو تلاوت جاری رہتی ہے لیکن اس کا حکم ختم ہو جاتا ہے۔[2]

✿:..... ''نسخ کرنا، کسی آیت یا حکم کو منسوخ کرنا'' یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا مظہر ہے۔کہ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا بادشاہ ہے، وہ جو مناسب سمجھے کرے، جس وقت جو حکم اس کی مصلحت و حکمت کے مطابق ہو، اسے نافذ کرے اور جسے چاہے منسوخ کر دے۔اس آیت مبارکہ میں نسخ کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں:

﴿مَا نَنْسَخْ/ مَا نُنْسِخْ﴾: کبھی اللہ تعالیٰ آیت اور حکم دونوں منسوخ کر دیتے ہیں۔

﴿أَوْ نُنْسِهَا﴾: کبھی آیت منسوخ، اور اس کا حکم باقی رکھتے ہیں۔

﴿أَوْ نَنْسَئُهَا﴾: کبھی آیت باقی، لیکن اس کا حکم منسوخ کر دیتے ہیں۔

30 - ﴿تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ﴾(رقم الأية : 111)

لفظ [أَمَانِيُّهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے:(سورۃ البقرۃ: 78)

31 - ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (رقم الأية : 112)

لفظ [وَلَا خَوْفٌ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے:(سورۃ البقرۃ: 38)

---

[1] الموضح: 295 [2] حجة القراءات لأبي زرعة: 109
[3] المهذب: 69/1 [4] المهذب: 70/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

32 - ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ﴾ (رقم الآية : 116)

لفظ [وَقَالُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَقَالُوا** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور اس آیت کا ماقبل آیت پر عطف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (مشرکین) نے کہا: اللہ نے کوئی اولاد بنا رکھی ہے۔''

❀ **قَالُوا**: اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہونے کی وجہ سے ﴿وَ﴾ حذف کر دی گئی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(مشرکین) نے کہا: اللہ نے کوئی اولاد بنا رکھی ہے۔''

اور بعض کے نزدیک یہ جملہ معطوفہ ہی ہے۔ اس کا ماقبل آیت پر عطف ہے لیکن عرب کے ہاں کسی قرینے کی وجہ سے 'واو' عاطفہ کو حذف کرنا جائز ہے۔ اور جملوں کے درمیان 'حرف عاطفہ' کے حذف کرنے کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر بھی ہے: ﴿يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ﴾ (الرعد: 2) ﴿عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝﴾ (الرحمن: 23) اور ایک ہی آیت میں دو جگہ 'واو' عاطفہ حذف کی گئی ہے اور ایک جگہ ثابت رکھی گئی ہے: ﴿سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ﴾ (الكهف: 22)

✿:.....لفظ ﴿وَقَالُوا﴾: مصحف شامی میں: ﴿قَالُوا﴾ بغیر 'واو' کے، اور باقی مصاحف میں: ﴿وَقَالُوا﴾ 'واو' کے ساتھ مکتوب ہے۔ [1]

33 - ﴿وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝﴾ (رقم الآية : 117)

لفظ [كُنْ فَيَكُوْنُ] میں قرآن مجید میں آٹھ مرتبہ آیا ہے۔ دو مقامات ایک قراءت ہے، یعنی ضمہ کے ساتھ: ﴿ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ﴾ (آل عمران: 59) ﴿كُنْ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ﴾ (الأنعام :73) اور باقی چھ مقامات پر دو قراءات ہیں:

☆:.....نحو کا قاعدہ ہے جو فعل 'فاء' کے ساتھ 'امر، نہی، استفہام، ترجی کے جواب میں آئے تو وہاں 'فاء' کے بعد ''أَنْ'' پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو 'فاء' کے بعد والے فعل کو نصب دیتا ہے۔ [2]

✿ **فَيَكُوْنَ**: اس قراءت میں یہ فعل ماقبل ﴿كُنْ﴾ امر کے جواب میں آیا ہے۔ اس لیے 'فاء' کے بعد ''أَنْ'' پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب وہ (اللہ) کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو بلاشبہ اسے یہی کہتا ہے 'ہو جا' تو وہ ہو جاتا ہے۔''

بعض نحاۃ اس قراءت کا رد کرتے ہیں۔ [3] لیکن ابو الحسن اخفش فرماتے ہیں: اس طرح کی قرآن مجید

---

[1] الوسيلة: 119 [2] الموضح: 1126

[3] دیکھیے: البحر المحيط: 365/1، الدر اللقيط لابن مكتوم: 365/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں اور بھی مثالیں ہیں، جہاں صیغہ امر کو حقیقی امر کے مشابہ سمجھا گیا ہے: ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ (ابراھیم:31)، ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ يَقُولُوا الَّتِي﴾ (الإسراء:53)، ﴿قُلْ لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ﴾ (الجاثیۃ:14) ان آیات میں ﴿يُقِيمُوا، يَقُولُوا، يَغْفِرُوا﴾ ماقبل ﴿قُلْ﴾ کے لفظاً جواب امر ہیں، اگرچہ حقیقت میں نہیں ہیں۔

امام ابن بکر قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس قراءت کو لحن، غلطی قرار دینا سب سے بڑی غلطی ہے، جو کہنے والے کو کفر تک لے جاسکتی ہے کیونکہ وہ قراءت متواترہ پر اعتراض کر رہا ہے، جس کی قرآنیت ثابت ہو چکی ہے۔ ❶

❀ **فَيَكُونُ**: اس قراءت میں اس کو جواب امر بنانے کی بجائے 'فاء' کو حرف عاطفہ بنایا گیا ہے اور اس فعل کو ماقبل ﴿يَقُولُ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھا گیا ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور جب وہ (اللہ) کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو بلاشبہ اسے یہی کہتا ہے 'ہوجا' تو بیشک وہ ہو جاتا ہے۔''

34 - ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ﴿١١٩﴾﴾

(رقم الآية : 119)

لفظ [وَلَا تُسْأَلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَلَا تُسْأَلُ**: یہ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے اور ﴿لَا﴾ لائے نفی ہے، جو عمل نہیں کرتا۔ اور فعل مضارع جب حروفِ ناصب و جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بیشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے جہنمیوں کے بارے نہیں پوچھا جائے گا۔'' یعنی آپ کا کام صرف پیغام حق پہنچاتے ہوئے جنت کی خوشخبری اور جہنم سے ڈرانا ہے، آپ سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ یہ لوگ مسلمان کیوں نہیں ہوئے؟

❀ **وَلَا تَسْأَلْ**: یہ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے اور ﴿لَا﴾ لائے نہی ہے، اس لیے فعل مجزوم ہے، کیونکہ لائے نہی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''بیشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اور آپ جہنمیوں کے بارے میں کچھ نہ پوچھیں۔'' یعنی آپ ان کو حقیر سمجھے اور کسی شمار میں نہ لائیں۔ اور ان کے بارے میں کوئی سوال نہ کریں کہ وہ کہاں ہیں، کس حالت میں ہیں؟''

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ہم آپ سے جہنمیوں کے بارے میں سوال نہیں کریں گے

---

❶ لطائف الإشارات: 1507/4 ❷ الموضح: 297

❸ المغني: 183/1، 184

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ کیوں ایمان نہیں لائے؟ اس لیے آپ بھی ان کے بارے میں نہ پوچھیں کہ وہ کدھر ہیں، کس حالت میں ہیں؟''

35 - ﴿وَإِذِ ابْتَلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ رَبُّهُۥ بِكَلِمَٰتٍ فَأَتَمَّهُنَّ﴾ (رقم الآية : 124)

لفظ ﴿إِبْرَاهِم﴾ قرآن مجید میں 69 بار آیا ہے لیکن ان میں مختلف فیہ 33 ہیں۔ 15 کلمات جو سورۃ البقرۃ میں ہیں اور اس کے علاوہ 18 کلمات' جو درج ذیل مقامات میں ہیں، ان میں دونوں قراءات ہیں:

﴿إِبْرَاهِم﴾ بِالياء، ﴿إِبْرَاهُم﴾ بالألف۔

النساء:	125معًا، 163	الانعام	161	التوبة	114معًا	ابراهيم	35
النحل	120 123	مريم	46 58 41	العنكبوت	31	الشوریٰ	13
الذاريات	24	النجم	37	الحديد	26	الممتحنة	4 (پہلا)

امام سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ عبرانی میں ﴿إِبْرَاهُم﴾ تھا، اب بعض عرب تو اس کو اس کے حال پر رکھتے ہیں اور کوئی تصرف نہیں کرتے، اور بعض الف کی بجائے 'یاء' لاکر ﴿إِبْرَاهِم﴾ کہتے ہیں۔

مصحف شامی میں یہ 33 مقامات ﴿إِبْرَاهُم﴾ بالالف سے لکھے ہوئے ہیں۔ ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مشائخ کی مجلس میں عبداللہ بن احمد بن بشیر بن ذکوان رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قرآن مجید میں 33 جگہ ﴿إِبْرَاهُم﴾ بالالف ہے۔ پھر میں نے یہ بات امام مالک رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: کہ میرے پاس قدیم زمانے کا قرآن ہے، پھر انہوں نے اس میں مجھے دیکھ کر فرمایا: میں نے اس قرآن میں ان 33 جگہوں کو الف سے لکھا ہوا پایا ہے۔

ابوالفضل محمد بن جعفر خزاعی فرماتے ہیں کہ میں شام کی ایک بستی میں گیا تو کیا دیکھا کہ وہاں لوگ ایک دوسرے کو "اِبْرَاهَام" کہتے ہیں۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور لغت جانتے ہی نہیں۔ [1]

36 - ﴿وَٱتَّخِذُوا۟ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى﴾ (رقم الآية : 125)

لفظ [وَاتَّخِذُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَاتَّخِذُوْا: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ امت مسلمہ کو حکم دیا جارہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور تم (مسلمانو!) مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو!''

اس کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

[1] عنایاتِ رحمانی: 2/ 62، 65

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾. ❶

''میں اپنے رب کے ساتھ تین باتوں میں موافق ہوا ہوں۔ (جن میں سے ایک یہ ہے کہ) میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیں (تو اچھا نہ ہوگا؟) تو یہ آیت نازل ہوگئی: ''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو!''

❁ **وَاتَّخَذُوْا** : یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اس کی ماقبل ﴿وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ﴾ اور ما بعد ﴿وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے پیروکاروں کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''(اور یاد کرو!) جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے (بار بار) لوٹ کر آنے کی جگہ اور امن کا گہوارہ بنا دیا۔ اور انہوں نے (یعنی ملت ابراہیمی کے پیروکاروں نے) مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالیا، اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ تم میرے گھر کو صاف رکھو گے۔''

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''مسلمانو! تم بھی مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو! جس طرح تم سے پہلے ملت ابراہیمی کے پیروکاروں نے بنایا تھا، پھر آہستہ آہستہ یہ سنت ناپید ہوگئی تھی۔ اب تم اسے زندہ کرو اور اپنالو!'' ❸

37 - ﴿قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ﴾ (رقم الآية: 126)

لفظ [فَأُمَتِّعُهُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **فَأُمَتِّعُهُ** : یہ ''أَمْتَعَ يُمْتِعُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے (ابراہیم علیہ السلام سے) فرمایا: ''اور جس نے (آپ کی اولاد میں سے) کفر کیا تو میں اسے بھی تھوڑا سا فائدہ دوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف بے بس کردوں گا۔''

❁ **فَأُمَتِّعُهُ** : یہ ''مَتَّعَ يُمَتِّعُ'' باب ''تَفْعِيل'' سے ہے۔ اس میں فعل کے تکرار کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❹ ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے (ابراہیم علیہ السلام سے) فرمایا: ''اور جس نے (آپ کی اولاد میں سے) کفر کیا تو میں اسے بھی تھوڑا سا بار بار فائدہ دوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف بے بس کردوں گا۔'' کیونکہ کافر کے لیے یہی جنت ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: 402 ❷ الموضح: 298 و الكشف: 263/1 وعنایات رحمانی: 65/2

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 165/1

❹ الكشف: 265/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....اللہ تعالیٰ کی کافروں کے ساتھ یہ دونوں سنتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک بار دنیوی تھوڑا سا فائدہ دیتے ہیں اور کسی کو بار بار تھوڑا سا دنیوی فائدہ دیتے رہتے ہیں، کیونکہ یہی دنیا ان کے لیے جنت ہے۔

38 - ﴿وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ﴾ (رقم الآية : 132)

لفظ [وَصّٰى] میں دو قراءات ہیں:

❁ وَأَوْصٰى : یہ "أَوْصٰى يُوْصِيْ" باب "إِفْعَال" سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔اس میں قلت اور کثرت دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ترجمہ ہوگا:''اور اسی (ملت اسلام) کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور یعقوب علیہ السلام نے بھی۔''

❁ وَوَصّٰى : یہ "وَصّٰى يُوَصِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔اس میں صرف کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ترجمہ ہوگا:''اور اسی (ملت اسلام) کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو بار بار وصیت کی اور یعقوب علیہ السلام نے بھی۔''

❁:.....جبکہ امام کسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں:''عربوں میں دونوں لغتیں مشہور ہیں، معنی میں کوئی فرق نہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے:

"وَصَّيْتُكَ وَأَوْصَيْتُكَ - كَرَّمْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ" [1]

❁:.....لفظ ﴿وَوَصّٰى﴾: مصحف مدینہ اور شامی میں: ﴿وَأَوْصٰى﴾ اور مصحف مکی، کوفی اور بصری میں: ﴿وَوَصّٰى﴾ مکتوب ہے۔ [2]

39 - ﴿اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ﴾ (رقم الآية : 140)

لفظ [تَقُوْلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَقُوْلُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ استفہامیہ انداز میں اہل کتاب کے متعلق خبر دے رہے ہیں۔ترجمہ ہوگا:''کیا وہ (اہل کتاب) کہتے ہیں کہ بلاشبہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔آپ (ان سے) کہیے: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟''

❁ تَقُوْلُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا﴾ اور مابعد ﴿قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔اہل کتاب سے خطاب ہو رہا ہے۔ [3] ترجمہ ہوگا:''کیا تم

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 115

[2] الوسيلة: 115 [3] الكشف: 266/1 والموضح: 303

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہو کہ بلاشبہ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔ (اے نبی) آپ (ان سے) کہیے: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟''

40 - ﴿إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾﴾ (رقم الأية : 143)

لفظ [لَرَءُوفٌ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **لَرَءُوفٌ** : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ہمیشہ شفقت فرمانے والے ہیں، اور بار بار رحم فرمانے والے ہیں۔''

❀ **لَرَءُوفٌ**: یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿غَفُورٌ، شَكُورٌ، وَدُودٌ﴾ ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت فرمانے والے ہیں، اور بار بار رحم فرمانے والے ہیں۔''

✿:.....امام قرطبی کہتے ہیں: ﴿لَرَءُوفٌ﴾ بنی اسد کی، اور ﴿لَرَءُوفٌ﴾ اکثر اہل عرب کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ [2] جبکہ اکثر نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے، جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔

41 - ﴿وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٤﴾﴾ (رقم الأية : 144)

لفظ [يَعْمَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَعْمَلُونَ**: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿أُوتُوا الْكِتَابَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ آیت میں اہل کتاب کے متعلق خبر دے کر کہ انہیں علم ہے کہ آخری امت کا قبلہ بیت اللہ ہوگا' فرمایا۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ اس سے ہرگز غافل نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔'' یعنی جان بوجھ کر حق کو جھٹلا رہے ہیں۔

❀ **تَعْمَلُونَ**: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گذشتہ آیات میں ایمان والوں کو نیا قبلہ 'بیت اللہ' کو بنانے کا حکم دے کر خطاب کیا جا رہا ہے۔ [3] ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ اس سے ہرگز غافل نہیں جو تم کرو گے۔'' یعنی رب تعالیٰ دیکھ رہے ہیں کہ تم اس کی کتنی اطاعت کرتے ہو؟

---

[1] الحجة: 89 و عنایات رحمانی: 2/68 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 336/12

[2] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 463 [3] المهذب: 75/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

42 - ﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا﴾ (رقم الآية : 148)

لفظ [هُوَ مُوَلِّيْهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **هُوَ مُوَلّٰهَا**: یہ "وَلّٰى يُوَلِّيْ تَوْلِيَةً" باب "تَفْعِيْل" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہر ایک (قوم) کے لیے ایک جہت (اور سمت) ہے جس کی طرف وہ (عبادت کرتے وقت) پھیری جاتی ہے۔'' یعنی ہر مذہب والوں کا ایک قبلہ ہے۔

اس کا فاعل کون ہے؟

❶ اس کا فاعل ''اللہ تعالیٰ'' ہیں، کہ اللہ تعالیٰ انہیں پھیر دیتے ہیں، جس طرف وہ قوم چاہتی ہے۔ ❶

❷ اس کا فاعل ''قوم کے سردار اور بڑے لوگ'' ہیں، جس طرح کہ دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا﴾ (الأحزاب: 67) ''(قیامت کے دن) وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! بے شک ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا۔''

❀ **هُوَ مُوَلِّيْهَا**: یہ "وَلّٰى يُوَلِّيْ تَوْلِيَةً" باب "تَفْعِيْل" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور ہر ایک (قوم) کے لیے ایک جہت (اور سمت) ہے جس کی طرف (وہ عبادت کرتے وقت) اپنے آپ کو پھیرتی ہے۔''

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور ہر مذہب کا ایک قبلہ اور جہت ہے، جس کی طرف اللہ تعالیٰ اس قوم کی چاہت کے مطابق پھیر دیتے ہیں، یا وہ قوم اپنے سرداروں کے کہنے پر اس کو قبلہ بنا لیتی ہے۔''

43 - ﴿وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۹﴾ (رقم الآية : 149)

لفظ [تَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَعْمَلُوْنَ**: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۭ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گذشتہ آیات میں اہل کتاب کے کتمان حق (حق کو چھپانے) کا ذکر کر کے خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ اس سے ہرگز غافل نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔'' یعنی جو جان بوجھ کر حق کو چھپا رہے ہیں۔

❀ **تَعْمَلُوْنَ**: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گذشتہ آیات میں ایمان والوں کو نیا قبلہ 'بیت اللہ' کو بنانے کا حکم دے کر خطاب کیا جا رہا ہے۔ ❸

---

❶ المغني: 203/1 ❷ الكشف: 267/1

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 117 و لطائف الإشارات: 1531/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ اس سے ہرگز غافل نہیں جو تم کرو گے۔'' یعنی رب تعالیٰ دیکھ رہے ہیں کہ رسول کو تو تحویل قبلہ کا حکم دے دیا گیا ہے، اب تم کتنی اطاعت کرتے ہو!

44 - ﴿وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾﴾ (رقم الآية : 158)

لفظ [تَطَوَّعَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' سے فعل مضارع کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو ان کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: ''مَنْ يَّتَطَوَّعْ'' سے ﴿مَنْ يَّطَّوَّعْ﴾ ''يَتَطَهَّرُ'' سے ''يَطَّهَّرُ''۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[2]

❁ **وَمَنْ يَّطَّوَّعْ** : اس قراءت میں ﴿مَنْ﴾ شرطیہ ہے اور ﴿يَطَّوَّعْ﴾ ''تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ'' باب ''تَفَعُّل'' سے ہے اور واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ یہ اصل میں ''يَتَطَوَّعْ'' تھا، باب ''تَفَعُّل'' سے ہونے کی وجہ سے قاعدہ کے تحت اس کی 'تا' کو 'طاء' سے بدل کر 'طاء' کا 'طاء' میں ادغام کر دیا گیا۔ اور یہ فعل ماقبل ﴿مَنْ﴾ شرطیہ کی وجہ سے مجزوم ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے گا، تو بے شک اللہ تعالیٰ (اس کا اچھا) بدلہ دینے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔''

❁ **وَمَنْ تَطَوَّعَ** : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ اس قراءت میں ﴿مَنْ﴾ اسم موصولہ ہے۔ اور ﴿تَطَوَّعَ﴾ ''تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ'' باب ''تَفَعُّل'' سے ہے۔ اور واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جس کسی نے خوشی سے کوئی نیکی کر لی، تو بے شک اللہ تعالیٰ (اس کا اچھا) بدلہ دینے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔''

❷ اور بعض کے ہاں ﴿مَنْ﴾ شرطیہ ہے۔ اور یہ فعل محلاً مجزوم ہے۔ اس صورت میں دونوں قراءات کا معنی ایک ہی ہوگا، کیونکہ ''مَنْ'' شرطیہ ماضی کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔[3]

---

[1] علم الصيغه: 45

[2] لهجات العرب فی القرآن الكريم: 130

[3] المهذب: 77/1 والموضح: 305

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

45 - ﴿وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾ (رقم الآية : 164)

لفظ [الرِّيٰح] [1] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ وَتَصْرِيْفِ الرِّيْحِ : اس سے مراد ہوا کی جنس ہے۔ جس کی کئی اقسام ہیں:

❀ وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ : اس سے مراد ہوا کی اقسام ہیں، جو چار ہیں:

① "الصبا" جو سامنے سے آتی ہے۔ ② "جنوب" جو دائیں جانب سے آتی ہے۔

③ "الشمال" جو بائیں جانب سے آتی ہے۔ ④ "الدَّبُوْر" جو پیچھے سے آتی ہے۔ [2]

آخری عذاب والی ہے، باقی باعث رحمت ہیں۔ حدیث مبارکہ میں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ)) [3]

''میری بادِ صبا سے مدد کی گئی ہے اور قوم عاد بادِ دبور سے ہلاک کی گئی ہے۔''

✿:..... قرآن مجید میں ایک جگہ ﴿الرِّيٰح﴾ صرف جمع کے ساتھ ہے: ﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ﴾ [الروم:46]

اور ایک جگہ ﴿الرِّيْح﴾ صرف واحد کے ساتھ ہے: ﴿وَ فِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ﴾ [الذاريات:41]

46 - ﴿وَ لَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾﴾ (رقم الآية : 165)

لفظ [يَرَى] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَ لَوْ تَرَى: یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، اور خطاب نبی اکرم ﷺ کو ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ ظالموں کو دیکھ لیں.....''

اور بعض کے ہاں خطاب اگرچہ نبی اکرم ﷺ کو ہے لیکن امت بھی شامل ہے۔ جس طرح قوم کے سردار کو مخاطب کر کے قوم کو شامل کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح کی قرآن مجید میں بے شمار مثالیں ہیں: ﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا﴾ (الأنعام: 27، 30)، ﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ﴾ (الأنفال: 50)، ﴿وَ لَوْ تَرٰۤى

---

[1] نوٹ: "اَلرِّيْح" کی تصغیر "رُوَيْحَة" آتی ہے اور جمع "اَلرِّيَاح" آتی ہے۔ اور "رُوْح" کی جمع "أَرْوَاح" آتی ہے۔

[2] الحجة لابن خالويه: 91

[3] صحيح الجامع: 6762

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿اِذْ فَزِعُوْا﴾(سبا:51) ❶

❀ **وَ لَوْ يَرٰى:** یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور ﴿اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا﴾ اس کا فاعل ہوگا۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا (اس وقت کو) دیکھ لیں .....''

لفظ [يَرَوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اِذْ يُرَوْنَ:** یہ "أَرَى يَرَى" باب "إِفْعَال" سے ہے اور جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''..... جب وہ (ظالم لوگ) عذاب دکھائے جائیں گے۔''

❀ **اِذْ يَرَوْنَ:** یہ "رَأَى يَرَى" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے اور جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''..... جب وہ (ظالم لوگ اللہ کا) عذاب دیکھیں گے۔''

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اللہ تعالیٰ جب ظالم لوگوں کو عذاب دیکھائیں گے تو وہ دیکھیں گے۔''

لفظ [اَنَّ] میں دو جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **اِنَّ الْقُوَّةَ ..... وَ اِنَّ اللّٰهَ...** : اس قراءت میں ان دونوں جملوں کو جملہ مستانفہ (نیا جملہ) شمار کیا گیا ہے۔ یا ان سے پہلے امام فراء کے نزدیک "قَالَ" فعل محذوف ہے کیونکہ "قَالَ" فعل کے بعد "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔

❀ **اَنَّ الْقُوَّةَ... وَ اَنَّ اللّٰهَ...** : اس قراءت میں ان دونوں جملوں کو جملہ مستانفہ (نیا جملہ) شمار نہیں کیا گیا بلکہ سابقہ کلام کے ساتھ ہی جوڑا گیا ہے۔ یا ان سے پہلے ﴿وَ لَوْ يَرَى الَّذِيْنَ﴾ غائب کی صورت میں "عَلِمَ" فعل محذوف ہے اور ﴿وَ لَوْ تَرَى الَّذِيْنَ﴾ خطاب کی صورت میں "رَأَيْتَ" فعل محذوف ہے۔ ❸

✿:.....لفظ ﴿يَرَى الَّذِيْنَ﴾، ﴿اِذْ يَرَوْنَ﴾ اور ﴿اَنَّ الْقُوَّةَ﴾، ﴿اَنَّ اللّٰهَ﴾ کی قراءات کو ملائیں تو پانچ قراءات بنتی ہیں:

❀ ﴿وَ لَوْ تَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ (لَرَأَيْتَ) اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ﴾

ترجمہ: ''اور اگر آپ ظالموں کو دیکھ لیں جب وہ (اللہ کا) عذاب دیکھیں گے، تو (آپ دیکھیں گے) کہ بے شک ساری قوت و طاقت اللہ کے پاس ہے اور یہ کہ بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

---

❶ الموضح: 307

❷ المهذب: 78/1

❸ الموضح: 309

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

② ﴿وَلَوْ تَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ (لَرَأَيْتَ) أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ﴾

ترجمہ: ''اور اگر آپ ظالموں کو دیکھ لیں جب وہ عذاب دیکھائے جائیں گے، تو (آپ دیکھیں گے) کہ بے شک ساری قوت وطاقت اللہ کے پاس ہے اور یہ کہ بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

③ ﴿وَلَوْ تَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ (لَقُلْتَ) إِنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ﴾

ترجمہ: ''اور اگر آپ ظالموں کو دیکھ لیں جب وہ (اللہ کا) عذاب دیکھیں گے، تو (آپ واقعی ہی کہیں گے کہ) بے شک ساری قوت وطاقت اللہ کے پاس ہے اور بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

④ ﴿وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ (لَعَلِمُوا) أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ﴾

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا (اس وقت کو) دیکھ لیں جب وہ عذاب کو دیکھیں گے، تو (جان لیں گے) کہ بے شک ساری قوت وطاقت اللہ کے پاس ہے اور یہ کہ بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

⑤ ﴿وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ (لَقَالُوا) إِنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ﴾

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا اس وقت کو دیکھ لیں جب وہ عذاب کو دیکھیں گے، تو (کہہ اٹھیں گے کہ) بے شک ساری قوت وطاقت اللہ کے پاس ہے اور بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

47 - ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ﴾ (رقم الآية : 168)

لفظ [خُطُوٰتِ] جو کہ قرآن مجید میں 5 مرتبہ آتا ہے، اس میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ خُطْوَاتِ: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " ط " کے سکون کے ساتھ

❀ خُطُوَاتِ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " ط " کے ضمہ کے ساتھ [1]

48 - ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾ (رقم الآية : 173)

لفظ [الْمَيْتَةَ] اور اس سے جیسے کلمات [بَلَدٍ مَّيِّتٍ، الْمَيِّت، مَيْتًا، مَيْتَةً] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ الْمَيْتَةَ، بَلَدٍ مَّيِّتٍ، الْمَيِّت، مَيْتًا، مَيِّتَةً: لفظ ﴿الْمَيْتَةَ، مَيِّتَةً﴾ مؤنث، اور ﴿بَلَدٍ مَّيِّتٍ، الْمَيِّت، مَيْتًا﴾ مذکر کے صیغے ہیں۔ بصریوں کے ہاں ان کی اصل "مَيْوِتٌ" ہے،

[1] في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 127

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"فَيْعِلٌ" کے وزن پر۔'واو' کو'یاء' سے بدل کر'یاء' کا'یاء' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

❀ **اَلْمَيْتَةَ، بَلَدٍ مَّيْتٍ، اَلْمَيْت، مَيْتًا، مَيْتَةً:** اس قراءت میں تخفیف وآسانی کی غرض سے اس'واو' کو جو'یاء' سے بدل گئی تھی، حذف کر دیا گیا۔ اور یہ بروزن "فَيْلٌ" ہو گیا۔ ❶

❁:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں، معنی میں کوئی فرق نہیں۔

❁:.....قرآن مجید میں تین جگہ صرف'یاء' کی تشدید کے ساتھ ہے: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ﴾ (الزمر :30) اور ﴿وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ﴾ (إبراهيم :17)

49 - ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (رقم الآية : 173)

لفظ [فَمَنِ اضْطُرَّ] اور اس جیسے کلمات [اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا، وَقَالَتِ اخْرُجْ، وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ، وَلٰكِنِ انْظُرْ، قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ، قُلِ انْظُرُوْا، اَوِ ادْعُوا، فَتِيْلَانِ ○ انْظُرْ، بَعْضِنِ انْظُرْ، مُتَشَابِهِنِ انْظُرُوْا، مَحْظُوْرَانِ ○انْظُرْ، مُّبِيْنِنِ ○ اقْتُلُوْا، خَبِيْثَةِنِ اجْتُثَّتْ، مَسْحُوْرَنِ ○ انْظُرْ] وغیرہ میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **فَمَنِ اضْطُرَّ، اَنِ اقْتُلُوْا... اَوِ اخْرُجُوْا، وَقَالَتِ اخْرُجْ، وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ، وَلٰكِنِ انْظُرْ، قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ، اَوِ ادْعُوا، قُلِ انْظُرُوْا، فَتِيْلَانِ ○ انْظُرْ، بَعْضِنِ انْظُرْ، مُتَشَابِهِنِ انْظُرُوْا، مَحْظُوْرَانِ ○ انْظُرْ، مُّبِيْنِنِ ○ اقْتُلُوْا، خَبِيْثَةِنِ اجْتُثَّتْ، مَسْحُوْرَنِ ○ انْظُرْ:** یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ نحو کے عام قاعدہ: " اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ "'جب ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو حرکت کسرہ دی جاتی ہے۔'' کے تحت اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے ساکن کو کسرہ دیتے ہیں۔

❀ **فَمَنْ اضْطُرَّ، اَنْ اقْتُلُوْا ..... اَوْ اخْرُجُوْا، وَقَالَتْ اخْرُجْ، وَلَقَدْ اسْتُهْزِئَ، وَلٰكِنْ انْظُرْ، قُلْ ادْعُوا اللّٰهَ، اَوْ ادْعُوا، قُلْ انْظُرُوْا، فَتِيْلَانْ ○ انْظُرْ، بَعْضِنْ انْظُرْ، مُتَشَابِهِنْ انْظُرُوْا، مَحْظُوْرَانْ ○ انْظُرْ، مُّبِيْنِنْ ○ اقْتُلُوْا، خَبِيْثَةِنْ اجْتُثَّتْ، مَسْحُوْرَنْ ○ انْظُرْ :** یہ أَزْدِ شَنُوْءَة قبائل (قبیلہ زَهْرَان، غَامِد، لَهَب، ثَمَالَه) کی لغت ہے۔ وہ تخفیف اور آسانی کی غرض سے پہلے ساکن کو ضمہ دیتے ہیں۔ ان کے ہاں قاعدہ یہ ہے:'جب فعل کا تیسرا حرف مضموم ہو، اور اجتماع ساکنین ہو رہا ہو تو پہلے ساکن کو فعل کے تیسرے حرف کی مناسبت سے ضمہ دیا جائے گا۔ اور اس لیے بھی کہ یہ ضمہ ہمزہ وصلی کی حرکت پر دلالت کرتا ہے۔ ❷

---

❶ الكشف: 339/1

❷ المهذب: 80/1 ولطائف الإشارات: 1429/4

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [اضْطُرَّ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **فَمَنُ اضْطِرَّ** : یہ اصل میں "اُضْطُرِرَ" تھا۔ مثلین حروف جمع ہونے کی وجہ سے پہلی 'را' کا دوسری 'را' میں ادغام کر کے اس کی حرکت ماقبل حرف 'طا' کو دے دی گئی، تو ﴿اُضْطِرَّ﴾ ہو گیا۔

❀ **فَمَنُ اضْطُرَّ** : اس قراءت میں 'را' کا دوسری 'را' میں ادغام کرنے کے بعد اس کی حرکت ماقبل حرف 'طا' کو نہیں دی گئی بلکہ 'طا' کی اصلی حرکت باقی رکھی گئی ہے، تو ﴿اُضْطُرَّ﴾ ہو گیا۔

✿:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں، معنی میں کوئی فرق نہیں۔ [1]

50 - ﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ (رقم الآية : 177)

لفظ [لَيْسَ الْبِرَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....عربی زبان میں ﴿لَيْسَ﴾ عامل ہے۔ جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اور نحو کا قاعدہ ہے کہ جب اس کے بعد دو معرفہ آ جائیں تو ان میں سے کسی کو بھی اسم اور خبر بنایا جا سکتا ہے۔ ﴿الْبِرَّ﴾ الف لام کی وجہ سے معرفہ ہے، اور ﴿تُوَلُّوْا﴾ بھی محلاً الف لام کی وجہ سے معرفہ ہے، کیونکہ یہ ماقبل ﴿اَنْ﴾ مصدریہ کی وجہ سے مصدر "التَّوْلِيَة" کی تاویل میں ہے۔ [2]

✿ **لَيْسَ الْبِرُّ** : اس قراءت میں ﴿الْبِرُّ﴾ کو اسم اور ﴿تُوَلُّوْا﴾ کو خبر بنایا گیا ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق و مغرب کی طرف پھیرو، اور لیکن اصل نیکی اس کی ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے.....''

❀ **لَيْسَ الْبِرَّ** : اس قراءت میں ﴿الْبِرَّ﴾ کو خبر مقدم اور ﴿تُوَلُّوْا﴾ کو اسم مؤخر بنایا گیا ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''تمہارا اپنے منہ کو مشرق و مغرب کی طرف پھیرنا نیکی نہیں ہے، اور لیکن اصل نیکی اس کی ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے.....''

✿:.....مسلمانوں کو جب بیت المقدس اور پھر بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا تو یہ بعض اہل کتاب اور بعض مسلمانوں پر شاق گزرا، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حکمت بیان فرمائی کہ اصل مقصد اللہ کی اطاعت، اس کے احکام کی فرمانبرداری ہے، جدھر وہ کہے ادھر رخ کرنا اور جو حکم وہ دے اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ ہے اصل نیکی، تقوی، اور کامل ایمان، رہا مشرق و مغرب میں سے کسی طرف رخ کرنے کی پابندی، تو اس

---

[1] المغني: 227/1 والمهذب: 80/1

[2] الحجة في القراءات السبع : 92

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی نیکی نہیں ہے، اگر وہ اللہ کے حکم کی وجہ سے نہ ہو۔ ❶

51 - ﴿وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ (رقم الآية : 177)

لفظ [لَٰكِنَّ الْبِرَّ] میں یہاں اور آیت نمبر 189 میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَٰكِنَّ الْبِرَّ**: اس قراءت میں ﴿لَٰكِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، اور ﴿الْبِرَّ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❀ **لَٰكِنِ الْبِرُّ**: اس قراءت میں ﴿لَٰكِنِ﴾ حرف عطف ہے، جو بعد والے اسم میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور ﴿الْبِرُّ﴾ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ "لٰكِنْ" کا 'نون' التقاء ساکنین کی وجہ سے مکسور ہے۔ کیونکہ عربی کا قاعدہ ہے: " اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ " "جب ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو حرکت کسرہ دی جاتی ہے۔" ❷

52 - ﴿فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (رقم الآية : 182)

لفظ [مُوصٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مِنْ مُوصٍ**: یہ "أَوْصٰى يُوْصِيْ" باب "إِفْعَال" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس میں قلت اور کثرت دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر جو شخص وصیت کرنے والے سے کسی قسم کی طرف داری یا غلط وصیت کرنے سے ڈرے، پس وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔"

❀ **مِنْ مُوَصٍّ**: یہ "وَصَّى يُوَصِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس میں صرف کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر جو شخص بار بار وصیت کرنے والے سے کسی قسم کی طرف داری یا غلط وصیت کرنے سے ڈرے، پس وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔"

✿:.....جبکہ امام کسائی کہتے ہیں: "عربوں میں یہ دونوں لغتیں مشہور ہیں، معنی میں کوئی فرق نہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: " وَصَّيْتُكَ وَأَوْصَيْتُكَ - كَرَّمْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ " ❸

53 - ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (رقم الآية : 184)

لفظ [فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ تفسیر ابن کثیر

❷ المهذب: 82/1

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 115

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ **فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ** : اس قراءت میں ﴿فِدْيَةٌ﴾ مبتداء اور مبدل منہ ہے، اور ﴿طَعَامُ﴾ اس سے بدل ہے۔ گویا فدیہ سے مراد وہی طعام ہے، جسے روزہ چھوڑنے والے پر لازم قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا فدیہ اور طعام ایک ہی چیز ہیں اور ﴿مِسْكِينٍ﴾ یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں ایک دن کا روزہ چھوڑنے والے کا حکم بیان کیا گیا ہے، کہ وہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، تو ان پر (روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے) فدیہ ہے یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔''

❀ **فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ** : اس قراءت میں بھی ﴿فِدْيَةٌ﴾ مبتداء اور مبدل منہ ہے، اور ﴿طَعَامُ﴾ اس سے بدل ہے اور ﴿مَسَاكِينَ﴾ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں ایک سے زائد روزے چھوڑنے والے کا حکم بیان کیا گیا ہے، کہ وہ جتنے روزے چھوڑے اتنے مساکین کو کھانا کھلائے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، تو ان پر (روزے نہ رکھنے کی وجہ سے) فدیہ ہے یعنی مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔''

✿ **فِدْيَةُ طَعَامِ مَسَاكِينَ** : اس قراءت میں ﴿فِدْيَةُ﴾ مبتداء اور مضاف ہے، اور ﴿طَعَامِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہے اور یہ اہل حجاز، بنی تغلب اور بنو تمیم کی لغت ہے۔ وہ کلام میں بدل مبدل منہ اور موصوف صفت کی بجائے اضافت کو پسند کرتے ہیں۔[1] اور ﴿مَسَاكِينَ﴾ یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں ایک سے زائد روزے چھوڑنے والے کا حکم بیان کیا گیا ہے کہ وہ جتنے روزے چھوڑے اتنے مساکین کو کھانا کھلائے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، تو ان پر (روزے نہ رکھنے کی وجہ سے) مساکین کو کھانا کھلانے کا فدیہ ہے۔''

✿:..... ﴿فِدْيَةُ طَعَامِ﴾ قراءت میں 'بعض' کی 'کل' کی طرف اضافت کی گئی ہے۔ یعنی ہر طعام (کھانا) فدیے کا نہیں ہوتا لیکن یہ فدیہ صرف طعام سے ہی ہوگا۔ کسی اور مثلاً بکری دینے سے ادا نہیں ہوگا۔ اور عرب میں کہا جاتا ہے: "خَاتَمُ حَدِيْدٍ (لوہے کی صرف انگوٹھی نہیں بنتی اور چیزیں بھی بنتی ہیں لیکن یہ انگوٹھی صرف لوہے کی ہے یعنی اس کا بعض حصہ ہے۔)، حَلْقَةُ فِضَّةٍ، ثَوْبُ خَزٍّ"۔

54 - ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ﴾ (رقم الآية : 158)

---

[1] أثر اللهجات العربية في توجيه المعنى النحوي: 165

[2] الموضح: 315 والحجة في القراءات السبع: 93 وحجة القراءات لأبي زرعة: 125

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [تَطَوَّعَ] میں دوقراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو ان کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: "مَنْ يَّتَطَوَّعْ" سے ﴿مَنْ يَّطَّوَّعْ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[2]

❁ فَمَنْ يَّطَّوَّعْ: اس قراءت میں ﴿مَنْ﴾ شرطیہ ہے۔ اور ﴿يَّطَّوَّعْ﴾ "تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے، اور واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ یہ اصل میں "يَتَطَوَّعْ" تھا، باب "تَفَعُّل" سے ہونے کی وجہ سے قاعدہ کے تحت اس کی 'تا' کو 'طاء' سے بدل کر 'طاء' کا 'طاء' میں ادغام کر دیا گیا۔ اور یہ فعل ماقبل ﴿مَنْ﴾ شرطیہ کی وجہ سے مجزوم ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''تو جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے گا، تو وہ اس کے لیے بہتر (خیر کا باعث) ہے۔''

❁ فَمَنْ تَطَوَّعَ: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ اس قراءت میں ﴿مَنْ﴾ اسم موصولہ ہے۔ اور ﴿تَطَوَّعَ﴾ "تَطَوَّعَ يَتَطَوَّعُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اور واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''تو جس کسی نے خوشی سے کوئی نیکی کر لی، تو وہ اس کے لیے بہتر (خیر کا باعث) ہے۔''

❷ اور بعض کے ہاں ﴿مَنْ﴾ شرطیہ ہے۔ اور یہ فعل محلاً مجزوم ہے۔ اس صورت میں دونوں قراءات کا معنی ایک ہی ہوگا، کیونکہ ﴿مَنْ﴾ شرطیہ ماضی کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔[3]

55 - ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (رقم الآية: 185)

لفظ [الْيُسْرَ، الْعُسْرَ] اور جیسے کلمات [عُسْرٍ، يُسْرًا، عُسْرًا، ذُوْ عُسْرَةٍ، سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، لِلْيُسْرٰى، لِلْعُسْرٰى] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

❁ الْيُسْرَ، الْعُسْرَ، عُسْرٍ، يُسْرًا، عُسْرًا، ذُوْ عُسْرَةٍ، سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، لِلْيُسْرٰى، لِلْعُسْرٰى: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "س" کے سکون کے ساتھ

❁ الْيُسُرَ، الْعُسُرَ، عُسُرٍ، يُسُرًا، عُسُرًا، ذُوْ عُسُرَةٍ، سَاعَةِ الْعُسُرَةِ، لِلْيُسُرٰى، لِلْعُسُرٰى:

---

[1] علم الصيغه: 45

[2] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

[3] المهذب: 77/1 والموضح: 305

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "س" کے ضمہ کے ساتھ ❶

56 - ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ﴾ (رقم الآية : 185)

لفظ [وَلِتُكْمِلُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ: یہ "أَكْمَلَ يُكْمِلُ" باب "إِفْعَال" سے جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔

❀ وَلِتُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ: یہ "كَمَّلَ يُكَمِّلُ" باب "تَفْعِيل" سے جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔

✿:..... عربوں میں دونوں لغتیں مشہور ہیں، معنی میں کوئی فرق نہیں، جیسے کہا جاتا ہے: "أَكْمَلْتُ الْعَدَدَ وَكَمَّلْتُهُ" ❷ اور یہ اختلاف ﴿وَاوْصٰى / وَوَصّٰى﴾ اور ﴿اَنْزَلَ / نَزَّلَ﴾ کی طرح ہے۔

57 - ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ﴾ (رقم الآية : 189)

لفظ [الْبُيُوْتَ] اور جیسے کلمات [بُيُوْت، بُيُوْتًا، بُيُوْتِكُمْ، بُيُوْتِكُنَّ، بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ، بُيُوْتُهُمْ، مِنْ بُيُوْتِهِنَّ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ الْبُيُوْتَ، بُيُوْت، بُيُوْتًا، بُيُوْتِكُمْ، بُيُوْتِكُنَّ، بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ، بُيُوْتُهُمْ، مِنْ بُيُوْتِهِنَّ: یہ سب "بَيْتٌ" کی جمع ہیں، اس قراءت میں اصل کے مطابق 'باء' کو ضمہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ "فَعْلٌ" کی جمع "فُعُوْلٌ" ہی آتی ہے۔ جیسے: "قَلْبٌ" سے "قُلُوْبٌ"۔

❀ الْبِيُوْتَ، بِيُوْت، بِيُوْتًا، بِيُوْتِكُمْ، بِيُوْتِكُنَّ، بِيُوْتَنَا عَوْرَةٌ، بِيُوْتُهُمْ، مِنْ بِيُوْتِهِنَّ: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'یاء' کی مناسبت سے ماقبل 'باء' کو کسرہ دے دیا گیا۔ ❸

✿:..... عربوں کے ہاں یہ دونوں لغتیں مشہور ہیں۔ اسی طرح ﴿الْغُيُوْب، عُيُوْنٍ، الْعُيُوْنِ، شُيُوْخًا، جُيُوْبِ﴾ میں بھی یہی دونوں لغتیں ہیں۔

لفظ [وَلٰكِنَّ الْبِرَّ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:177)

58 - ﴿وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ﴾ (رقم الآية : 191)

لفظ [وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ ... يُقٰتِلُوْكُمْ ... قٰتَلُوْكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ ... يُقٰتِلُوْكُمْ ... قٰتَلُوْكُمْ: یہ صیغے "قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَة" باب "مُفَاعَلَة"

---

❶ في رحاب القرآن الكريم، الفصل الثالث: 126

❷ الكشف: 283/1 ❸ الموضح:318 والمغني:236/1

❹ المهذب:85/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے ہیں جس میں دوطرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ معنی ہوگا: "قِتَالٌ، محاربہ، لڑائی جھگڑا اور جنگ۔" ترجمہ ہوگا: "اور مسجد حرام کے پاس (کفار) سے نہ جنگ کرو، یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں جنگ (کرنے میں پہل) کریں، پھر اگر وہ تم سے جنگ (کرنے میں پہل) کریں تو تم انہیں قتل کرو۔"

❁ وَلَا تَقْتُلُوهُمْ... يَقْتُلُوكُمْ... قَتَلُوكُمْ: یہ صیغے "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہیں، جس میں یک طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ معنی ہوگا: "قتل کرنا، مارنا۔"[1] ترجمہ ہوگا: "اور مسجد حرام کے پاس (کفار) کو نہ مارو، یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں مارنے میں پہل کریں، پھر اگر وہ تمہیں مارنے (میں پہل) کریں تو تم انہیں قتل کرو۔"

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "مسجد حرام کی حدود میں نہ جنگ کرو اور نہ کسی کو قتل کرو، ہاں اگر کوئی تم سے جنگ کرنے میں پہل کرتا ہے یا تمہیں قتل کرتا ہے۔ تو پھر تمہیں بھی اسے قتل کرنا چاہیے۔"

امام اعمش کہتے ہیں کہ میں نے امام حمزہ سے پوچھا: ﴿فَإِنْ قَتَلُوكُمْ﴾ کی قراءت سے نکلتا ہے کہ ایک آدمی مرنے کے بعد بھی کسی کا قاتل بن کر اس کو قتل کرسکتا ہے؟ تو فرمایا: "عرب کی عادت ہے کہ جب ان میں کوئی قتل ہوجاتا تو کہتے ہم قتل ہو گئے اور جب ان میں سے کسی ایک پر مار پڑتی تو کہتے ہم سب پر مار پڑی۔" یہ بھی ممکن ہے ﴿فَإِنْ قَتَلُوكُمْ﴾ کا مضاف محذوف ہو۔ اصل عبارت "فَإِنْ قَتَلُوا بَعْضَكُمْ" ہو۔ امام فراء کا قول بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ عرب "قُتِلْنَا بَنُو فُلَانٍ" اس صورت میں بھی کہہ دیتے ہیں جب اس قبیلے کے بعض لوگ قتل ہوئے ہوں۔[2]

59 - ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ﴾

(رقم الآية: 197)

لفظ [فَلَا رَفَثَ ۞ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ] میں تین قراءات ہیں:

✲:.....نحو کا قاعدہ ہے کہ جب لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ مفرد آجائے اور اس کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار آجائے تو اسے مبنی بر فتح یا مرفوع پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

❁ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ: اس قراءت میں تینوں کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ "لائے نفی جنس" ہے۔ جو اپنے اسم مفرد کو مبنی بر فتح اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اس لیے یہ تینوں کلمات مستثنیٰ بر فتح ہیں۔

---

[1] الحجة فی القراءات السبع: 94

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 128 و عنایات رحمانی: 2/88

[3] ﴿فَلَا رَفَثَ﴾ کا معنی "فَلَا جَمَاع" ہے اور یہ قبیلہ مذحج کی لغت ہے۔ وہ "جَمَاع" کی جگہ ﴿رَفَث﴾ بولتے ہیں۔ (لغات القبائل الواردة فی القرآن الکریم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ان کی خبر ﴿فِي الْحَجِّ﴾ ہے۔ معنی کے لحاظ سے یہ زیادہ بلیغ ہے کیونکہ اس سے ان تینوں افعال کی کلی نفی ہوجاتی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تو جو شخص حج کے مہینوں میں حج کا ارادہ کرلے تو وہ حج کے دوران نہ تو جماع کرے، نہ کوئی بھی گناہ کرے اور نہ لڑائی جھگڑا ہی کرے۔''

❀ **فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ** : اس قراءت میں پہلے دو کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ مشابہ بہ لَیْسَ ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں کلمات مرفوع ہیں اور ان کی خبر ﴿فِي الْحَجِّ﴾ ہے۔ ﴿وَلَا جِدَالَ﴾ کے ساتھ ﴿لَا﴾ ''لائے نفی جنس'' ہے، اس لیے وہ منصوب ہے، چونکہ یہ زیادہ کثرت سے ہوتا ہے، اس لیے اس کے ساتھ 'لائے نفس جنس' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تو جو شخص حج کے مہینوں میں حج کا ارادہ کرلے تو وہ حج کے دوران نہ جماع کرے، نہ گناہ کرے اور نہ بالکل لڑائی جھگڑا کرے۔''

اور بعض کے نزدیک ﴿وَلَا جِدَالَ﴾ بطورِ خبر یہ ہے کہ حج کے بارے میں اختلاف اور جھگڑا اب ختم ہو چکا جو قرآن کے آنے سے پہلے کفار کیا کرتے تھے۔ اس کے بطورِ خبر یہ ہونے کی تائید حدیث نبوی ﷺ سے بھی ہوتی ہے:

((مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) ❶

اس حدیث میں گناہ سے دھلنے کے لیے ﴿وَلَا جِدَالَ﴾ کی شرط نہیں لگائی گئی۔'' ❷

✿ **فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ** : اس قراءت میں تینوں کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ مشابہ بہ لَیْسَ ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس لیے یہ تینوں کلمات مرفوع ہیں۔ اور ان کی خبر ﴿فِي الْحَجِّ﴾ ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''تو جو شخص حج کے مہینوں میں حج کا ارادہ کرلے تو وہ حج کے دوران نہ جماع کرے، نہ گناہ کرے اور نہ لڑائی جھگڑا کرے۔''

60 - ﴿وَاللّٰهُ رَءُوفٌۢ بِالْعِبَادِ﴾ (رقم الأية : 207)

لفظ [رَءُوفٌۢ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **رَءُوفٌۢ** : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ بندوں پر ہمیشہ شفقت فرمانے والا ہے۔''

---

❶ صحيح البخاري: 1521

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 128، 129

❸ الكشف: 286/1 و عنایات رحمانی: 2/ 97، 98

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ رَءُوْفٌ: یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿غَفُوْرٌ، شَكُوْرٌ، وَدُوْدٌ﴾ ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ بندوں پر بہت زیادہ شفقت فرمانے والا ہے۔''

✿:.....امام قرطبی کہتے ہیں: ﴿رَؤُفٌ﴾ بنی اسد کی، اور ﴿رَءُوْفٌ﴾ اکثر اہل عرب کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❷ جبکہ اکثر نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے۔ جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔

61 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ﴾ (رقم الآية : 208)

لفظ [السِّلْمِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فِي السَّلْمِ ❀ فِي السِّلْمِ

✿:..... یہ ''سَلِمَ يَسْلَمُ'' سے مصدر ہے، اور اس میں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ❸ اور اس کا معنی ''اسلام اور اللہ کی فرمانبرداری'' بھی ہوتا ہے۔ اور ''صلح وسلامتی'' بھی۔ یہاں اس سے مراد: ''اسلام اور اللہ کی فرماں برداری'' ہے۔ جس طرح سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

﴿ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ﴾ يَعْنِي الْإِسْلَامَ.''

''﴿ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ﴾ سے مراد اسلام ہے۔'' ❹

جبکہ ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾ (الأنفال:61) ﴿فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ﴾ (محمد: 35) میں اس سے مراد: ''صلح وسلامتی'' ہے۔ ❺

✿:..... ''صلح وسلامتی'' کے لیے عربوں کے ہاں: ﴿السَّلْمِ/السِّلْمِ﴾ 'سین' کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے جب کہ ''اسلام اور اللہ کی فرمانبرداری'' کے لیے ﴿السِّلْمِ﴾ عام، اور ﴿السَّلْمِ﴾ بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ ❻

لفظ [خُطُوٰتِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❼ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 168)

62 - ﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ﴾ (رقم الآية : 210)

---

❶ الحجة: 89 وعنایات رحمانی: 2/68 وتفسیر القرآن بالقراءات القرآنیة العشر: 336/12

❷ توجیه ما قرء به من لهجة أسد: 463

❸ المغني: 239/1 ❹ مختصر تفسیر ابن کثیر: 185/1

❺ الموضح: 321 ❻ الموضح: 321 ❼ المهذب: 88/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [وَالْمَلٰٓئِكَةُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَالْمَلٰٓئِكَةُ**: اس قراءت میں یہ ماقبل لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ پر معطوف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''کیا وہ (کفار، اسلام قبول کرنے کے لیے) اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے بادلوں کے سائے میں آ جائیں اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے۔'' پھر وہ فوراً اسلام قبول کر لیں گے۔ لیکن اس وقت مسلمان ہونا کسی کام کا نہیں ہوگا۔

❀ **وَالْمَلٰٓئِكَةِ**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿فِيْ ظُلَلٍ﴾ پر معطوف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''کیا وہ (کفار، اسلام قبول کرنے کے لیے) اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور بادلوں کے سائے میں آ جائیں اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے۔'' پھر وہ فوراً اسلام قبول کر لیں گے، لیکن اس وقت مسلمان ہونا کسی کام کا نہیں ہوگا۔

63 - ﴿وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾ (رقم الآية : 210)

لفظ [تُرْجَعُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ**: اس قراءت میں ﴿تُرْجَعُ﴾ ''رَجَعَ يَرْجِعُ'' سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے اور ﴿الْاُمُوْرُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔''

❀ **تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ**: اس قراءت میں ﴿تَرْجِعُ﴾ ''رَجَعَ يَرْجِعُ'' سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿الْاُمُوْرُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں۔''

64 - ﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ﴾ (رقم الآية : 213)

لفظ [لِيَحْكُمَ] جو کہ قرآن مجید میں 4 مرتبہ آتا ہے، اس میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **لِيَحْكُمَ**: یہ ''حَكَمَ يَحْكُمُ'' سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء خوشخبری دینے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے، اور ان کے ہمراہ حق کے ساتھ کتابیں اتاریں تاکہ وہ (انبیاء) لوگوں کے مابین اختلاف کا فیصلہ کریں۔''

❀ **لِيُحْكَمَ**: یہ ''حَكَمَ يَحْكُمُ'' سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا:

❶ المهذب: 88/1 ❷ المهذب: 89/1 ❸ المهذب: 89/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء خوشخبری دینے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے، اور ان کے ہمراہ حق کے ساتھ کتابیں اتاریں تا کہ لوگوں کے مابین اختلاف کا فیصلہ کیا جائے۔''

65 - ﴿وَزُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية :214)

لفظ [حَتّٰى يَقُولَ] میں دو قراءات ہیں:

☆:.....عربی زبان میں "حَتّٰى" فعل مضارع پر آتا ہے۔ اس کے بعد "أَنْ" پوشیدہ ہوتا ہے، جو بعد میں آنے والے فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ لیکن جب فعل میں ایسے حال کو حکایت کیا جا رہا ہو، جس کا تعلق ماضی سے ہے۔ تو اس فعل کو ماضی کی تاویل میں کر کے رفع بھی دے سکتے ہیں۔ اور اس صورت میں "أَنْ" پوشیدہ نہیں مانیں گے۔ جیسے کہا جاتا ہے: "سِرْتُ حَتّٰى أَدْخُلُهَا" اور چونکہ حکایت حال میں کیا جا رہا ہے تو فعل کو نصب دیں گے۔

امام ابن مالک "اَلْخُلَاصَة" میں فرماتے ہیں:

"وَتِلْوِ حَتّٰى حَالًا أَوْ مُؤَوَّلًا ..... بِهِ ارْفَعَنْ وَانْصِبْ الْمُسْتَقْبِلَا" [1]

''اور جو فعل مضارع "حَتّٰى" کے بعد حال یا حال کی تاویل میں ہو، تو اسے رفع اور نصب دونوں دے سکتے ہیں۔''

✿ **حَتّٰى يَقُولُ** : اس قراءت میں ماضی کا اعتبار کرتے ہوئے جیسے حال میں حکایت کیا جا رہا ہے، فعل کو مرفوع پڑھا گیا ہے، یعنی اصل میں "قَالَ الرَّسُولُ" تھا۔

✿ **حَتّٰى يَقُولَ** : اس قراءت میں حال کا اعتبار کرتے ہوئے کیونکہ ماضی کو حکایت حال میں کیا جا رہا ہے ﴿حَتّٰى﴾ کے بعد "أَنْ" پوشیدہ مان کر فعل کو منصوب پڑھا گیا ہے۔

✿:.....دونوں قراءات میں ﴿حَتّٰى﴾ غایت کے معنی میں ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: "سِرْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ الْبَلَدَ" اصل میں تھا: "سِرْتُ إِلَى أَنْ أَدْخُلَ الْبَلَدَ" ''میں چلا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہو گیا۔'' آیت کا ترجمہ ہو گا: ''(تم سے پہلے) رسول اور ان پر ایمان والے اتنے (ظلم و تشدد کے ساتھ) جھنجھوڑ دیے گئے یہاں تک کہ وہ پکار اٹھے! اللہ کی مدد کب آئے گی؟''

66 - ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ (رقم الآية : 219)

لفظ [كَبِيرٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **إِثْمٌ كَثِيرٌ** : یہ "اَلْكَثْرَةُ" سے ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''وہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں

[1] المغني: 242/1 والمهذب: 89/1 وحجة القراءات لأبي زرعة: 132

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پوچھتے ہیں، کہہ دیں: ان دونوں میں بہت زیادہ گناہ ہے۔'' کیونکہ ان میں قباحتیں بہت زیادہ ہیں۔

اور شراب کے بارے میں حدیث میں وضاحت ہے کہ اس کا گناہ بہت سوں کو ملتا ہے۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ ، وَشَارِبَهَا ، وَسَاقِيَهَا ، وَبَائِعَهَا ، وَمُبْتَاعَهَا ، وَعَاصِرَهَا ، وَمُعْتَصِرَهَا ، وَحَامِلَهَا ، وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ ، وَآكِلَ ثَمَنِهَا)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے شراب، اس کے پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، نچوڑنے والے، جس کے لیے نچوڑا گیا، اس کو اٹھانے والے، جس کے لیے اٹھایا گیا اور اس کی قیمت کھانے والے، ان سب پر لعنت کی ہے۔''

❀ ﴿إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ : یہ ''الْكَبِيرُ'' سے ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''وہ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیں: ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے۔'' یعنی ان کا گناہ بہت بڑا ہے۔ ❷

شراب کے بارے میں حدیث سے بھی تائید ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ فَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فَإِنْ مَاتَ وَهِيَ فِيْ بَطْنِهِ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً)) ❸

''شراب گناہوں اور قباحتوں کی ماں ہے، جو اس کو پی لیتا ہے اس کی 40 دن تک نماز قبول نہیں ہوتی، اور جو اس حال میں مر گیا کہ شراب اس کے پیٹ میں ہوئی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔''

67 - ﴿وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۗ﴾ (رقم الآية : 219)

لفظ [الْعَفْوَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوُ : اس قراءت میں ﴿مَا﴾ حرف استفہامیہ ہے، اور ﴿ذَا﴾ اسم موصولہ ہے۔ گویا اصل عبارت تھی: ''مَا الَّذِيْ يُنْفِقُوْنَهُ ؟ '' تو جواب میں کہا گیا: ''قُلِ الَّذِيْ يُنْفِقُوْنَهُ الْعَفْوُ '' یہاں ''الَّذِيْ يُنْفِقُوْنَهُ '' مبتدا مقدر ہے۔ اور ﴿الْعَفْوُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ چیز کیا ہے جس کو وہ خرچ کریں؟ آپ جواب دیں: جس چیز

❶ صحيح الجامع: 5091 و سنن أبي دواد: 3674 و سنن ابن ماجة: 3380

❷ الموضح: 325

❸ صحيح الجامع: 3344

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو وہ خرچ کریں وہ (ضروریاتِ زندگی سے) زائد چیز ہونی چاہیے۔'' جس کے خرچ کرنے کے بعد انسان خود اتنا محتاج نہ ہوجائے کہ دوسروں سے سوال کرنے لگے۔

❀ **مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ** : اس صورت میں ﴿مَاذَا﴾ مکمل اسم ہے اور "أَيُّ شَيْءٍ" کے معنی میں ہے اور ﴿الْعَفْوَ﴾ ماقبل محذوف فعل "أَنْفِقُوا" کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ گویا اصل عبارت تھی: "قُلْ أَنْفِقُوا الْعَفْوَ"[1]

ترجمہ ہوگا: ''وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا چیز خرچ کریں؟ آپ جواب دیں: زائد چیز خرچ کرو'' تاکہ خرچ کرنے کے بعد افسوس وندامت نہ ہو۔

اور حدیث مبارکہ میں بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ))[2]

''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے۔ اور تم پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا کرو۔''

68 - ﴿فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ﴾ (رقم الآية : 222)

لفظ [يَطْهُرْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو ان کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[3] جیسے: "يَتَطَهَّرْنَ" سے ﴿يَطَّهَّرْنَ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[4]

✿ **حَتّٰى يَطْهُرْنَ** : یہ "طَهُرَ يَطْهُرُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو، اور ان کے قریب مت جاؤ یہاں تک وہ پاک ہوجائیں (یعنی خون بند ہوجائے)۔ پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہوجائیں (یعنی غسل کرلیں) تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔'' ﴿يَطْهُرْنَ﴾ ''وہ پاک ہوجائیں۔'' یعنی خون بند ہوجائے، اور ان کے پاس کب جانا ہے؟ اگلا کلمہ

---

[1] الموضح: 325، 326
[2] صحيح البخاري: 1426
[3] علم الصيغه: 45
[4] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بتا رہا ہے ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں (یعنی غسل کر لیں)۔

❀ حَتّٰى يَطَّهَّرْنَ: یہ "تَطَهَّرَ يَتَطَهَّرُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ یہ اصل میں "يَتَطَهَّرْنَ" تھا، باب "تَفَعُّل" سے ہونے کی وجہ سے قاعدہ کے تحت اس کی 'تا' کو 'طاء' سے بدل کر 'طاء' کا 'طاء' میں ادغام کر دیا گیا۔

ترجمہ ہو گا: ''حالت حیض میں عورتوں سے الگ رہو، اور ان کے قریب مت جاؤ یہاں تک وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں (یعنی غسل کر لیں)۔ پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں (یعنی غسل کر لیں) تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے۔''

﴿يَطَّهَّرْنَ﴾ ''وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں۔'' یعنی طہارت حاصل کرنے میں تکلف کریں، اور یہ غسل سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

✿:.....دونوں قراءت سے مراد یہ ہے کہ اس وقت تک بیوی کے قریب نہ جاؤ جب تک وہ خون بند ہونے کے بعد ''غسل نہ کر لے۔'' ﴿يَطَّهَّرْنَ﴾ والی قراءت ہی واضح ہے جبکہ ﴿يَطْهُرْنَ﴾ کے بعد ﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ﴾ کا آنا وضاحت کر رہا ہے کہ جب تک ''وہ غسل نہ کر لیں'' تب تک ان کے پاس نہ جاؤ۔

جبکہ بعض کے نزدیک: ﴿يَطْهُرْنَ﴾ سے اباحت، اور ﴿يَطَّهَّرْنَ﴾ سے افضلیت اور عزیمت ثابت ہوتی ہے۔ یعنی خون بند ہونے کے بعد صرف شرمگاہ دھونے سے بیوی سے تعلق قائم کرنا جائز ہے، جس طرح ابن مجاہد کہتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ وہ غسل بھی کر لے۔ ❶

69 - ﴿وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ﴾ (رقم الآية: 229)

لفظ [إِلَّا أَنْ يَخَافَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ أَنْ يَخَافَا: یہ تثنیہ مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے، اور "خَافَ يَخَافُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس کی ضمیر فاعل "هُمَا" میاں بیوی کی طرف لوٹ رہی ہے جو سیاق سے سمجھ آ رہے ہیں اور اس کے بعد ﴿أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ﴾ اس کا مفعول بہ ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''اور تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ جو (حق مہر) تم نے عورتوں کو دیا ہے، اس میں سے کچھ لو، مگر یہ کہ وہ میاں بیوی دونوں خوف محسوس کریں (انہیں یقین ہو جائے) ❷ کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ

---

❶ الكشف: 294/1 والموضح: 326 ولطائف الإشارات: 1573/4

❷ مکی بن ابی طالب فرماتے ہیں: ﴿أَنْ يَخَافَا/أَنْ يُخَافَا﴾ 'خوف' سے مراد 'یقین' ہے۔ (الكشف: 295/1) اور ترجمہ میں بھی یہی واضح کیا گیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سکیں گے۔'' یعنی حقوق الزوجین پوری طرح ادا نہیں کر سکیں گے۔ بیوی کو اپنے متعلق اندیشہ ہو کہ جب شوہر مجھے پسند نہیں ہے تو شاید مجھ سے اس کے حقوق پوری طرح ادا نہ ہو سکیں۔ خاوند کو اندیشہ ہو کہ شاید میں اس کو نافرمانی کی صورت میں حد سے زیادہ سزا نہ دے دوں، تو آیت کا اگلا حصہ بتا رہا ہے: ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ﴾ پھر بیوی خاوند کو حق مہر واپس کر کے خلع لے سکتی ہے۔

❀ **أَنْ يُخَافَا** : یہ تثنیہ مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور **"خَافَ يَخَافُ"** سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس کی ضمیر نائب فاعل **"هُمَا"** میاں بیوی کی طرف لوٹ رہی ہے جو سیاق سے سمجھ آ رہے ہیں، اور اسی ضمیر سے ﴿أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ﴾ بدل اشتمال ہے۔ اس فعل کا فاعل **"هُوَ"** محذوف ہے۔ جس سے مراد: میاں بیوی کے ولی، سرپرست یا حاکم وقت ہے۔[1] اور اس کی مابعد ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔[2]

ترجمہ ہو گا: ''اور تمہارے لیے جائز نہیں ہے کہ جو (حق مہر) تم نے عورتوں کو دیا ہے، اس میں سے کچھ لو، مگر یہ کہ ان دونوں (میاں بیوی) کے بارے میں خوف محسوس کیا جائے (یقین ہو جائے) کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔'' یعنی حقوق الزوجین پورے نہیں کر سکیں گے۔

سعید بن جبیر، حسن بصری اور ابن سیرین رحمہم اللہ فرماتے ہیں: اس قراءت میں دلیل ہے جو عورت خلع کا اختیار حاکم وقت یا کسی اور کو دے دے اور اسے یقین ہو جائے کہ یہ آپس کے حقوق ادا نہیں کر سکیں گے تو وہ عورت کا خلع کروا سکتا ہے۔[3]

70 - ﴿وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا﴾ (رقم الآية : 55)

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:67)

71 - ﴿لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ﴾ (رقم الآية : 233)

لفظ [لَا تُضَارَّ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **لَا تُضَارَّ** : اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نہی ہے۔ جو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ اور ﴿تُضَارَّ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور **"ضَارَّ يَضَارُّ"** باب **"مُفَاعَلَة"** سے ہے۔ یہ اصل میں **"لَا تُضَارَرْ"** تھا، لائے نہی کی وجہ سے مجزوم۔ پھر مثلین ہونے کی وجہ سے تخفیف کی غرض

---

[1] الكشف: 295/1 [2] حجة القراءات لأبي زرعة: 135
[3] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 218/1
[4] المغني: 142/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے دونوں 'راء' کا آپس میں ادغام کر دیا گیا اور ماقبل الف کی مناسب سے 'را' کو فتحہ دے دیا گیا۔ اس کی ماقبل ﴿وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''کسی شخص کو اس کی وسعت (گنجائش) سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے، نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور (اگر باپ کا اسی اثنا میں انتقال ہو جائے تو جو اس کا) وارث (ہو، اس) پر (عورت کا کھانا کپڑا) اسی طرح ہے (جس طرح اس کے باپ کے ذمہ تھا)۔''

❀ **لَا تُضَآرَّ**: اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نفی ہے، جو عمل نہیں کرتا۔ اور فعل مضارع جب حروف ناصب، جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ اس کی ماقبل ﴿لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اس قراءت میں 'نہی' بطور خبر آئی ہے۔ اور عرب میں بسا اوقات امر کو صیغہ خبر سے بیان کیا جاتا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ (البقرة: 228) ''اور مطلقہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو (دیگر نکاح سے) روکے رکھتی ہیں۔'' مراد: 'نہی' ہے کہ روکے رکھیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''کسی شخص کو اس کی وسعت (گنجائش) سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جاتا ہے، نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ اور (اگر باپ کا اسی اثنا میں انتقال ہو جائے تو جو اس کا) وارث (ہو، اس) پر (عورت کا کھانا کپڑا) اسی طرح ہے (جس طرح اس کے باپ کے ذمہ تھا)۔'' یہاں امر کو بطور خبر بیان کیا گیا ہے۔

✿ **لَا تُضَآرَّ**: اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نہی ہے، اس لیے فعل مجزوم ہے، کیونکہ لائے نہی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ اور ﴿تُضَآرَّ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور ''ضَارَّ يَضِيرُّ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ❷ اور اس کا ترجمہ ﴿لَا تُضَآرَّ﴾ والا ہے۔

✿:..... ﴿لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا﴾: بچے کی ماں کو نقصان اور تکلیف دینا یہ ہے کہ وہ مثلاً اپنے بچے کو اپنے پاس رکھنا چاہے مگر باپ زبردستی چھین لے، یا یہ کہ اسے دودھ پلانے پر مجبور کرے اور خرچہ نہ دے۔

﴿وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ﴾: اور باپ کو نقصان اور تکلیف دینا یہ ہے کہ ماں دودھ پلانے سے انکار کر دے، یا بھاری اخراجات کا مطالبہ کرے جو باپ کی وسعت سے باہر ہو۔ ❸

---

❶ الكشف: 296/1 والموضح: 328 ❷ المغني: 251/1

❸ تفسیر عبد السلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

72 - ﴿وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (رقم الأية : 233)

لفظ [مَا آتَيْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَا آتَيْتُمْ: یہ "أَعْطَيْتُمْ" کے معنی میں ہے، کیونکہ جب تک دیا نہ جائے ﴿سَلَّمْتُمْ﴾ سپرد ہوتا ہی نہیں۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾(النساء:25) ''اور عورتوں کو دستور کے مطابق ان کا حق مہر دو''۔

ترجمہ ہوگا: ''اور تم اگر مطلقہ عورت سے ہی اپنے بچوں کو دودھ پلانا چاہو تو کوئی گناہ نہیں (بشرطیکہ) جب تم ان کے حوالے (سپرد) کر دو جو دستور کے مطابق تم نے دینا تھا''

❀ مَا آتَيْتُمْ: یہ "فَعَلْتُمْ" کے معنی میں ہے، جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا﴾ أَيْ مَفْعُولًا(مریم:61) ''بے شک اس کا وعدہ ہمیشہ سے پورا ہو کر رہنے والا ہے۔''[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور تم اگر مطلقہ عورت سے ہی اپنے بچوں کو دودھ پلانا چاہو تو کوئی گناہ نہیں (بشرطیکہ) جب تم ان کے حوالے (سپرد) کر دو جو دستور کے مطابق تم نے کرنا تھا''[2]

73 - ﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ﴾ (رقم الأية : 236)

لفظ [تَمَسُّوهُنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَمْ تَمَسُّوهُنَّ: یہ "مَسَّ يَمَسُّ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس میں یک طرفہ معنی پایا جاتا ہے اور مراد 'جماع' ہے۔ جس طرح کہ قصہ مریم علیہا السلام میں ہے: ﴿وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ﴾ (مریم:20) ''مجھے کسی بشر نے چھوا بھی نہیں (مراد جماع نہیں کیا)۔''

ترجمہ ہوگا: ''تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو، کہ ابھی تم نے انہیں ہاتھ نہ لگایا ہو'' یعنی جماع نہ کیا ہو۔

❀ لَمْ تُمَاسُّوهُنَّ: یہ "مَاسَّ يُمَاسُّ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے، کیونکہ جماع کے وقت میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے بدن کو چھوتا ہے۔ جس طرح کہ دوسرے مقام پر ہے: ﴿مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا﴾ (المجادلة: 3) ''ظہار کی صورت میں ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے فدیہ دینا ہے۔''[3]

---

[1] عنایاتِ رحمانی: 2/113

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 137 والكشف: 297/1 والمهذب: 94/1

[3] الموضح: 330

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو، کہ ابھی تم نے ایک دوسرے کو ہاتھ نہ لگایا ہو'' یعنی جماع نہ کیا ہو۔

74 - ﴿وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ﴾ (رقم الآية : 236)

لفظ [قَدَرُهٗ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں:

✿ قَدْرُهٗ: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " دال " کے سکون کے ساتھ

❀ قَدَرُهٗ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " دال " کے فتحہ کے ساتھ [1]

75 - ﴿وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ﴾ (رقم الآية : 236)

لفظ [تَمَسُّوْهُنَّ] میں یہاں اور سورۃ البقرۃ:237، سورۃ الأحزاب:49 میں دو قراءات ہیں:

✿ لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ: یہ "مَسَّ يَمَسُّ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس میں یک طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ اور مراد 'جماع' ہے۔ جس طرح کہ قصہ مریم علیہا السلام میں ہے: ﴿وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ﴾ (مریم:20) ''مجھے کسی بشر نے چھوا بھی نہیں (مراد جماع نہیں کیا)۔''

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر تم (عورتوں) کو طلاق دے دو اس سے پہلے کہ انہیں ہاتھ لگاؤ (یعنی جماع کرو) اس حال میں کہ تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو، تو جو تم نے مقرر کیا ہے اس کا نصف (دینا لازم) ہے۔''

❀ لَمْ تُمَاسُّوْهُنَّ: یہ "مَاسَّ يُمَاسُّ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے، کیونکہ جماع کے وقت میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے بدن کو چھوتا ہے۔ جس طرح کہ دوسرے مقام پر ہے: ﴿مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا﴾ (المجادلة: 3) ''ظہار کی صورت میں ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے فدیہ دینا ہے۔'' [2]

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر تم انہیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ تم ایک دوسرے کو ہاتھ لگاؤ (یعنی جماع کرو) اس حال میں کہ تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو، تو جو تم نے مقرر کیا ہے اس کا نصف (دینا لازم) ہے۔''

76 - ﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ﴾ (رقم الآية : 240)

لفظ [وَصِيَّةً] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَصِيَّةً: اس قراءت میں یہ ماقبل محذوف فعل "فَلْيُوْصُوْا" کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

[1] في رحاب القرآن الكريم، الفصل الثالث: 125 [2] الموضح: 330

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنی بیویوں کے لیے وصیت کر جائیں ایک وصیت کہ وہ سال بھر (اس کے مال سے) فائدہ اٹھا سکتی ہیں، اور ان کو کوئی (اس کے گھر) نہ نکالے۔''

❀ وَصِيَّةً : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ ماقبل محذوف خبر ''فَعَلَيْهِمْ'' کا مبتدا مؤخر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اس کی ایک شاذ قراءت سے تائید بھی ہوتی ہے: ''فَالْوَصِيَّةُ لِأَزْوَاجِهِمْ'' ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان پر اپنی بیویوں کے لیے وصیت کرنا لازم ہے کہ وہ سال بھر (اس کے مال سے) فائدہ اٹھا سکتی ہیں، اور ان کو کوئی (اس کے گھر) نہ نکالے۔''

❷ یہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور اس کی خبر آگے ﴿لِأَزْوَاجِهِمْ﴾ ہے۔ یہاں چونکہ وصیت کی تخصیص ہو رہی ہے، اس لیے نکرہ کو مبتدا بنانا درست ہے۔ جیسے: '' سَلَامٌ عَلَيْكَ، خَيْرٌ بَيْنَ يَدَيْكَ'' ہے۔ ❷

77 - ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً﴾

(رقم الآية : 245)

لفظ [فَيُضَاعِفَهُ] میں یہاں اور سورۃ الحدید: 11 میں چار قراءات ہیں:

❀ فَيُضْعِفَهُ ❀ فَيُضَعِّفَهُ: ان دونوں قراءات میں فعل منصوب ہے، کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے جو فعل 'فاء' کے ساتھ 'امر، نہی، استفہام، ترجی' کے جواب میں آئے تو وہاں 'فاء' کے بعد ''أَنْ'' پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو 'فاء' کے بعد والے فعل کو نصب دیتا ہے۔ ❸ یہاں فعل ماقبل ﴿مَنْ ذَا الَّذِي﴾ استفہام کا جواب استفہام ہے، اس لیے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''کون ہے وہ جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے؟ کہ وہ (اللہ) اسے اس کے لیے کئی گنا زیادہ کر دے۔''

❀ فَيُضْعِفُهُ ❀ فَيُضَعِّفُهُ : ان دونوں قراءات میں ﴿فَـ﴾ مستانفہ ہے، اور فعل مضارع جب حروف ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ اس لیے یہ مرفوع ہے۔ ❹

---

❶ الحجة لابن خالويه: 98

❷ الكشف: 299/1 والموضح: 331 وحجة القراءات لأبي زرعة: 138 ❸ الموضح:1126

❹ الموضح: 333، 334 والمهذب: 97/1 وحجة القراءات لأبي زرعة: 139

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے گا، پس وہ (اللہ) اسے اس کے لیے کئی گنا زیادہ کر دے گا۔''

❁:.....﴿فَيُضَعِّفَهُ، فَيُضَعِّفُهُ﴾ ''عین کی تشدید'' کے ساتھ یہ اہل نجد کی، اور ﴿فَيُضْعِفَهُ، فَيُضْعِفُهُ﴾ ''عین کی تخفیف'' کے ساتھ یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ❶

78 - ﴿وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ۪﴾ (رقم الأية : 245)

لفظ [يَبْصُطُ] میں اور [وَزَادَهُ بَسْطَةً] (البقرة:247)، [وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۚ] (الأعراف:69)، میں دو قراءات ہیں:

❁ وَيَبْصُطُ، بَصْطَةً: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ "ص" کے ساتھ۔

❁ وَيَبْسُطُ، بَسْطَةً: یہ عرب کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے، اور اصل کے موافق ہے۔ "س" کے ساتھ۔ ❷

79 - ﴿وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (رقم الأية : 245)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ تُرْجَعُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی (ذات) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

❁ تَرْجِعُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی (ذات) کی طرف تم لوٹو گے۔''

80 - ﴿قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ﴾ (رقم الأية : 246)

لفظ [عَسَيْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ عَسَيْتُمْ: یہ عرب کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔ "س" کے فتحہ کے ساتھ

❁ عَسِيْتُمْ: یہ بعض قبائل کی لغت ہے۔ "س" کے کسرہ کے ساتھ ❹

بعض نحاۃ اس لغت کا انکار کرتے ہیں۔ جبکہ یہ بعض عرب کی لغت ہے، اور امام سخاوی فرماتے ہیں کہ مجھے ان حضرات پر تعجب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ 'سین' کے 'کسرہ' والی لغت کے فصیح وعمدہ نہ ہونے پر اہل لغت کا اتفاق ہے۔ حالانکہ یہ امام نافع المدنی اور حسن ابن مصرف کی صحیح اور ثابت قراءت ہے۔ ❺

❶ الموضح: 332 وعنایاتِ رحمانی: 118/2
❷ المهذب: 97/1
❸ المهذب: 97/1
❹ الموضح: 335 والكشف: 303/1
❺ عنایاتِ رحمانی: 118/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....لفظ "عَسٰى" جب کسی ضمیر کے ساتھ مل کر آئے تو اس میں عربوں کے ہاں یہ دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور جمہور بصری نحاۃ کے نزدیک: یہ ہر حالت میں "الرَّجَاء" "امید" کے معنی میں ہی ہوتا ہے۔ ❶

81 - ﴿وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ﴾ (رقم الآية : 247)

لفظ [بَسْطَةً] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:245)

82 - ﴿وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّيْٓ إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ﴾ (رقم الآية:249)

لفظ [غُرْفَةً] میں دو قراءات ہیں:

❁ غُرْفَةً : یہ اسم ہے۔ جس کا معنی ہوتا ہے: "بقدر چلو پانی۔ اتنا پانی جو ایک چلو میں آ جائے"۔ ترجمہ ہوگا: "(طالوت کے سامنے جب ایک نہر آئی تو اپنے لشکر سے کہا:) اور جو اس کا پانی نہیں چکھے گا، وہ میرا ساتھی ہے۔ ہاں مگر جو اتنا پانی اپنے ہاتھ سے لے جو چلّو میں آ جائے (یعنی تھوڑا سا پانی لیں، تو کوئی مضائقہ نہیں)۔"

❁ غَرْفَةً : یہ مصدر ہے۔ جس کا معنی ہوتا ہے: "ایک چلو پانی"۔ ❸ ❹ ترجمہ ہوگا: "(طالوت کے سامنے جب ایک نہر آئی تو اپنے لشکر سے کہا:) اور جو اس کا پانی نہیں چکھے گا، وہ میرا ساتھی ہے۔ ہاں مگر جو چلّو بھرے، ایک چلّو اپنے ہاتھ سے (یعنی ایک چلو پانی لیں، تو کوئی مضائقہ نہیں)۔"

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "طالوت کے سامنے جب ایک نہر آئی تو اپنے لشکر سے کہا: اور جو اس کا پانی نہیں چکھے گا وہ میرا ساتھی ہے، ہاں مگر جو اتنا پانی اپنے ہاتھ سے لے جو چلّو میں آ جائے، یعنی ایک چلو پانی تو کوئی مضائقہ نہیں۔"

83 - ﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ﴾ (رقم الآية : 251)

لفظ [دَفْعُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ دَفْعُ اللّٰهِ : یہ "دَفَعَ يَدْفَعُ" باب "فَتَحَ" سے مصدر ہے، اور ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اگر اللہ تعالیٰ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بعض کے ذریعے دفع (دور) کرنا نہ ہوتا تو زمین میں فساد ہو جاتا۔"

---

❶ المغني: 262/1 والقراءات القرآنية بين لغتي الحجاز وتميم: 97

❷ المهذب: 97/1، 98

❸ الكشف: 304/1

❹ ❁:.....عربی زبان میں: "خُطْوَةٌ" دو قدموں کے درمیان فاصلہ کو، اور "خَطْوَةٌ" ایک بار چلنے کو کہتے ہیں اور "أُكْلَةٌ" تھوڑی سی چیز کھانے کو، اور "أَكْلَةٌ" ایک بار کھانے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح ﴿غُرْفَةً﴾ تھوڑے سے پانی کو، اور ﴿غَرْفَةً﴾ ایک چلّو پانی کو کہتے ہیں۔ (حجة القراءات لأبي زرعة: 140)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ دِفْعُ اللّٰهِ : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ "دَفَعَ يَدْفَعُ دِفَاعًا" باب "فَتَحَ" سے مصدر ہے، اور ثلاثی مجرد ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: "كَتَبَ كِتَابًا" اور قرآن مجید میں ہے: ﴿كُتِبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾ (النساء:24) ترجمہ وہی ہوگا۔

❷ یہ "دَافَعَ يُدَافِعُ دِفَاعًا وَمُدَافَعَةً" یعنی باب "مُفَاعَلَةٌ" سے مصدر ہے لیکن اس میں یک طرفہ معنی پایا جا رہا ہے، کیونکہ عربی زبان میں کبھی باب "مُفَاعَلَةٌ" یک طرفہ معنی کے لیے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَحْسَنَ اللّٰهُ عَنْكَ الدِّفَاعَ ، عَافَاكَ اللّٰهُ ، عَاقَبْتُ اللِّصَّ ، طَارَقْتُ النَّعْلَ" ہے۔ اور قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی ہے: ﴿يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ﴾ (المائدة: 33) ﴿قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ﴾ (التوبة: 30) [1] اور یہاں باب "مُفَاعَلَةٌ" سے 'مبالغہ' مراد ہے۔ [2]

ترجمہ ہوگا: "اور اگر اللہ تعالیٰ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بعض کے ذریعے پوری طرح دفع (دور) کرنا نہ ہوتا تو زمین میں فساد ہو جاتا۔"

❁:..... آیت میں بیان ہو رہا ہے کہ جب بھی کوئی گروہ قوت اور اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر انسانی حد سے آگے بڑھنا چاہتا ہے تو اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کسی دوسرے گروہ کو اٹھا کر اس کی سرکوبی کروا دیتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو زمین میں امن قائم نہ رہتا۔ [3]

84 - ﴿وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ﴾

(رقم الآية : 253)

لفظ [الْقُدُسِ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة البقرة:87)

85 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ﴾ (رقم الآية : 254)

لفظ [لَا بَيْعٌ ... وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ] میں دو قراءات ہیں:

✲:..... نحو کا قاعدہ ہے کہ جب لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ مفرد آ جائے اور اس کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار آ جائے تو اسے مبنی بر فتح یا مرفوع پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

---

[1] الكشف: 304/1 والموضح: 336 وحجة القراءات لأبي زرعة: 140
[2] المهذب: 173/2
[3] تفسير عبدالسلام بهتوى
[4] المهذب: 100/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِاللّٰهِ" میں علماء نحاۃ کے ہاں پانچ طرح کا اعراب جائز ہے لیکن قرآن میں دو طرح کا اعراب آیا ہے:
❶ دونوں مفتوح بدون تنوین۔ ❷ دونوں مضموم باتنوین۔

✿ لَا بَيْعَ ... وَلَا خُلَّةَ وَّلَا شَفَاعَةَ: اس قراءت میں تینوں کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ "لائے نفی جنس" ہے۔ جو اپنے اسم مفرد کو مبنی بر فتح کر دیتا ہے۔ اس لیے یہ تینوں کلمات مبنی بر فتح ہیں اور ان کی خبر ﴿فِيهِ﴾ ہے۔ معنی کے لحاظ سے یہ زیادہ بلیغ ہے کیونکہ اس سے ان تینوں افعال کی کلی نفی ہو جاتی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں دیا ہے، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے، جس میں بالکل کسی قسم کی نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی، نہ کوئی دوستی ہوگی، اور نہ کوئی سفارش ہوگی۔"

❀ لَا بَيْعٌ ... وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ: اس قراءت میں تینوں کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ "لَا" مشابہ بہ لَيْسَ ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس لیے یہ تینوں کلمات مرفوع ہیں اور ان کی خبر ﴿فِيهِ﴾ ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں دیا ہے، اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے، جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی، نہ کوئی دوستی ہوگی، اور نہ کوئی سفارش ہوگی۔"

✿:.....دونوں قراءات میں نفی بطور خبر استعمال ہوئی ہے۔[2]

86 - ﴿قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ﴾ (رقم الآية: 258)

لفظ [أَنَا أُحْيِي] میں اور جہاں بھی ﴿أَنَا﴾ ضمیر کے بعد 'ہمزہ قطعی' آجائے، وہاں دو قراءات ہیں:[3]

✿ أَنَا أُحْيِي: یہ قبیلہ تمیم، ربیعہ اور بعض قبیلہ قیس کی لغت ہے، کہ وہ ﴿أَنَا﴾ واحد متکلم ضمیر کے 'الف' کو وصلاً، وقفاً ثابت رکھتے ہیں۔ اور اس کے 'الف' کو "أَنْتَ" کی "تاء" کی طرح سمجھتے ہیں۔

❀ أَنَا أُحْيِي: یہ عام اہل عرب کی لغت ہے، کہ وہ ﴿أَنَا﴾ واحد متکلم ضمیر کے 'الف' کو صرف وقفاً ثابت رکھتے ہیں۔ اس کے 'الف' کو 'ہائے سکتہ' کی طرح سمجھتے ہیں۔ جسے صرف وقف میں آخری حرف کی حرکت ظاہر کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔[4]

---

[1] لطائف الإشارات: 1593/4 [2] عنایاتِ رحمانی: 122/2

[3] :....."أَنَا" واحد متکلم کی ضمیر میں عربوں کے ہاں اور بھی لغات پائی جاتی ہیں، جو قرآن مجید میں نہیں آئیں۔ جیسے بنی قضاعہ کے لوگ ہمزہ کے بعد الف کا اضافہ کرتے ہیں، مثلاً: "أَنَا انْ قُلْتُهُ" بعض قبائل 'نون' کو ساکن کرتے ہیں، مثلاً: "أَنْ قُلْتُ ذٰلِكَ" اور بعض بنی تمیم اور قیس 'نون' کے بعد ہائے سکتہ کا اضافہ کرتے ہیں، مثلاً: "أَنَهْ." (الحجة: 100 واللهجات العربية في التراث: 356)

[4] الكشف: 306/1 والحجة: 99 ولطائف الاشارات: 1597/4

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

87 - ﴿فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ﴾ (رقم الآية : 259)

لفظ [لَمْ يَتَسَنَّهْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَمْ يَتَسَنَّ وَانْظُرْ (وصلاً) لَمْ يَتَسَنَّهْ (وقفاً): یہ "تَسَنَّنَ يَتَسَنَّنُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ جس کا معنی: "بدبودار ہونا، متغیر ہونا، خراب ہونا" ہے۔[1] اور اسی سے ہے: ﴿مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ﴾ "جو بدبودار، سیاہ کیچڑ سے تھی۔" (الحجر:28) تخفیف کی غرض سے آخری نون کو "ی" سے بدلا "يَتَسَنَّى" ہوگیا۔ شروع میں ﴿لَمْ﴾ کی وجہ سے "ی" گر گئی اور ﴿لَمْ يَتَسَنَّ﴾ رہ گیا۔ اس کے آخر میں وقفاً ہائے سکتہ آخری حرف کی حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے لائی گئی ہے۔ حالت وصل میں چونکہ حرکت خود ہی ظاہر ہو جاتی ہے، لہٰذا اس کی ضرورت نہیں رہتی اور اسے گرا دیا جاتا ہے۔ یہ قرآن مجید کے متعدد مقامات پر ہے، جیسے: ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ ، ﴿مَالِيَهْ﴾، ﴿سُلْطَانِيَهْ﴾۔ اور کلام عرب میں ہے: "لَمْ يَتَقَضَّضِ الْبَازِي" (باز نے تیزی سے نہیں جھپٹا) اس میں دوسرے "ضاد" کو حذف کر کے وقف میں ہائے سکتہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے: "لَمْ يَتَقَضَّهْ"۔[2]

❀ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ (وصلاً، وقفاً): یہ "تَسَنَّهَ يَتَسَنَّهُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے اور اس کا معنی بھی: "بدبودار ہونا، متغیر ہونا، خراب ہونا" ہے۔ "يَتَسَنَّهُ" کے شروع میں ﴿لَمْ﴾ کی وجہ سے ﴿لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾ ہوگیا۔[3]

❁:.....دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "(اللہ تعالیٰ نے عزیر علیہ السلام کو جب وہ سو سال سونے کے بعد بیدا ہوئے، فرمایا:) سو تم اپنے کھانے اور پینے کی طرف دیکھو، وہ بالکل خراب اور بدبودار نہیں ہوئے۔"

88 - ﴿وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا﴾ (رقم الآية : 259)

لفظ [نُنْشِزُهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ نُنْشِزُهَا: یہ "أَنْشَزَ يُنْشِزُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ جس کا معنی "نَرْفَعُهَا" ہے۔ جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا﴾ (المجادلة:11) "اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔"

ترجمہ ہوگا: "اور تم (گدھے کی) ہڈیوں (کی طرف) دیکھو کہ کیسے ہم (ہڈیوں کو زندہ کرنے کے لیے ان کی جگہ سے) اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت کو چڑھاتے ہیں۔"

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قراءت ﴿نُنْشِزُهَا﴾ تھی، اس لیے ان کا قول ہے:

---

[1] المنجد:396 [2] تفسير الرازي وجامع لطائف التفسير

[3] الموضح: 340، 341 والكشف: 307/1 و تفسیر عبدالسلام بھٹوی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّمَا هِيَ زَايٌ فَزَوِّهَا."[1]

''اس (کلمہ) میں 'زا' ہے، پس تم 'زا' سے ہی پڑھو۔''

❀ **نُنْشِرُهَا:** یہ "أَنْشَرَ يُنْشِرُ" "باب "إِفْعَال" سے ہے۔ جس کا معنی "نُحْيِيْهَا" ہے۔ جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ﴾ (الملك: 15) ''اور اسی اللہ کی طرف تمہیں دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔'' اور ﴿ثُمَّ إِذَا شَآءَ أَنْشَرَهُ﴾ (عبس:22) ''اور وہ اللہ جب چاہے گا اسے زندہ کر دے گا۔''[2]

ترجمہ ہوگا: ''اور تم (گدھے کی) ہڈیوں (کی طرف) دیکھو کیسے ہم ان میں (جان ڈال کر) زندہ کرتے ہیں پھر ان پر گوشت کو چڑھاتے ہیں''۔

89 - ﴿فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (رقم الآية : 259)

لفظ [قَالَ اَعْلَمُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **قَالَ اعْلَمْ:** اس قراءت میں ﴿قَالَ﴾ کا فاعل ''اللہ تعالیٰ'' ہیں۔ ﴿اِعْلَمْ﴾ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ ... وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ ... وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ﴾ اور مابعد ﴿وَاعْلَمْ أَنَّ اللهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب عزیز علیہ السلام کے لیے سب کچھ واضح ہو گیا (طعام وشراب کا اپنی حالت میں رہنا اور گدھے کی بوسیدہ ہڈیوں کا زندہ ہونا) تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اب تو یقین کر لے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس قراءت کی تائید ایک قراءت شاذہ سے بھی ہوتی ہے: "قِيْلَ اعْلَمْ۔"[3]

❀ **قَالَ اَعْلَمُ:** اس قراءت میں ﴿قَالَ﴾ کا فاعل ''سیدنا عزیر علیہ السلام'' ہیں اور ﴿اَعْلَمُ﴾ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔[4] ترجمہ ہوگا: ''پھر جب عزیز علیہ السلام کے لیے سب کچھ واضح ہو گیا (طعام وشراب کا اپنی حالت میں رہنا اور گدھے کی بوسیدہ ہڈیوں کا زندہ ہونا) تو (عزیر علیہ السلام نے) کہا: میں جان گیا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''پھر جب عزیز علیہ السلام کے لیے سب کچھ واضح ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اب تو یقین کر لے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو عزیز علیہ السلام نے آگے سے کہا: میں

---

[1] عنایات رحمانی: 2/125

[2] المهذب: 1/101 والموضح: 342 والكشف: 1/311

[3] الكشف: 1/312 وحجة القراءات لأبي زرعة: 144

[4] المغني: 1/274

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جان گیا ہوں کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

90 - ﴿قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا﴾ (رقم الآية : 260)

لفظ [فَصُرْهُنَّ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ : یہ "صَارَ يَصُوْرُ" باب "نَصَرَ" سے واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔اور "أَمِلْهُنَّ" کے معنی میں ہے۔اس قراءت میں ﴿ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ﴾ سے پہلے "ثُمَّ قَطِّعْهُنَّ" محذوف ہے۔چونکہ بعد کا جملہ اس پر دلالت کر رہا ہے، اس لیے اسے حذف کر دیا گیا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے اطمینان قلب کے لیے فرمایا:) چار پرندے پکڑو، ان کو اپنے ساتھ مانوس کرلو/ مائل کرلو، (پھر ان پرندوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو) پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو، پھر انہیں پکارو! وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔''

اللہ تعالیٰ نے "أَمِلْهُنَّ" ''ان کو اپنے مانوس کرلو/ مائل کرلو'' اس لیے فرمایا تاکہ زندہ ہونے کے بعد ان کو آسانی سے پہچان سکو کہ یہ وہی پرندے ہیں اور کسی قسم کا شک باقی نہ رہے۔

❁ فَصِرْهُنَّ إِلَيْكَ: یہ "صَارَ يَصِيْرُ" باب "ضَرَبَ" سے واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے اور "قَطِّعْهُنَّ" کے معنی میں ہے اور کلام میں تقدیم وتاخیر ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ إِلَيْكَ فَصِرْهُنَّ"۔ "إِلَيْكَ" ماقبل "فَخُذْ" کا صلہ ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے اطمینان قلب کے لیے فرمایا:) چار پرندے اپنے پاس پکڑ کر رکھو، پھر ان پرندوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو، پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دو، پھر انہیں پکارو! وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔''

❁:.....دونوں قراءات مل کر واقعہ کی جزئیات بیان کرتی ہیں۔

❁:.....بعض علماء کے نزدیک ﴿فَصُرْهُنَّ / فَصِرْهُنَّ﴾ دونوں ہم معنی ہیں اور یہ عربوں کے ہاں "أَمِلْهُنَّ" اور "قَطِّعْهُنَّ" دونوں معنی میں استعمال ہوتے ہیں جبکہ بعض نے فرق کیا ہے، جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔ ❸

91 - ﴿ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا﴾ (رقم الآية : 260)

---

❶ تفسير بيضاوي ❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 145

❸ المهذب: 102/1 والموضح: 343

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [جُزْءًا] میں یہاں اور سورۃ الزخرف:15 میں اور [جُزْءٌ] (الحجر:44) میں تین قراءات ہیں:

- جُزْءًا، جُزْءٌ: یہ قبیلہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "زا" کے سکون کے ساتھ
- جُزُءًا، جُزُءٌ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "زا" کے ضمہ کے ساتھ [1]
- جُزًا، جُزٌ: تخفیف اور آسانی کے لیے ہمزہ کا زاء سے ابدال کرتے ہوئے زاء کا زاء میں ادغام کیا گیا ہے۔ [2]

92 - ﴿وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (رقم الآية : 261)

لفظ [يُضٰعِفُ] اور جیسے کلمات [يُضٰعِفُهَا، يُضٰعِفُهُ لَكُمْ، يُضٰعَفُ، مُضٰعَفَةً] میں دو قراءات ہیں:

- يُضَعِّفُ، يُضَعِّفُهَا، يُضَعِّفُهُ لَكُمْ، يُضَعَّفُ، مُضَعَّفَةً: یہ اہل نجد کی لغت ہے اور "ضَعَّفَ" سے ہے۔
- يُضٰعِفُ، يُضٰعِفُهَا، يُضٰعِفُهُ لَكُمْ، يُضٰعَفُ، مُضٰعَفَةً: یہ اہل حجاز کی لغت ہے اور "ضَاعَفَ" سے ہے۔ [3]

93 - ﴿وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (رقم الآية : 262)

لفظ [لَا خَوْفٌ] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:38)

94 - ﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ﴾ (رقم الآية : 265)

لفظ [بِرَبْوَةٍ] میں یہاں اور ﴿وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ﴾ (المؤمنون:50) میں دو قراءات ہیں:

- بِرَبْوَةٍ، رَبْوَةٍ: یہ بنی تمیم کی لغت ہے۔ "را" کے فتحہ کے ساتھ
- بِرُبْوَةٍ، رُبْوَةٍ: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ "را" کے ضمہ کے ساتھ [5]

95 - ﴿فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ﴾ (رقم الآية : 265)

لفظ [اُكُلَهَا] اور اس سے جیسے کلمات [اَلْاُكُلِ، اُكُلٍ، اُكُلُهٗ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

- اُكُلَهَا، اَلْاُكُلِ، اُكُلٍ، اُكُلُهٗ: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "ك" کے سکون کے ساتھ

---

[1] في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 125
[2] المهذب: 102/1
[3] الموضح: 332 وعناياتِ رحماني: 118/2
[4] المهذب: 103/1
[5] حجة القراءات لأبي زرعة: 146

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ اُكُلَهَا، اَلْاُكُلِ، اُكُلٍ، اُكُلُهٗ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ''ك'' کے ضمہ کے ساتھ ❶

96 - ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾ (رقم الآية: 267)

لفظ [لَا تَيَمَّمُوا] میں دو قراءات ہیں:

☆:.....قرآن مجید میں 31 تاءات ایسی ہیں جن میں احمد بن محمد بزی کے لیے تشدید وتخفیف دونوں وجہیں ہیں۔

صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تاء' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ ❷ جیسے: ﴿لَا تَيَمَّمُوا، فَتَفَرَّقَ، هَلْ تَرَبَّصُونَ﴾ اصل میں "لَا تَتَيَمَّمُوا، فَتَتَفَرَّقَ، هَلْ تَتَرَبَّصُونَ" ہیں۔

امام جَعْبَرِیْ، مکی بن ابی طالب اور ابن مریم کہتے ہیں: اسی طرح 'تائے مضارع' کا باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تاء' میں ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

❀ وَلَا تَيَمَّمُوا: یہ اصل میں "لَا تَتَيَمَّمُوا" تھا۔ دو مثلین حروف کا اجتماع ثقل (دشواری) کا باعث ہے۔ تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'تائے مضارع' کا باب "تَفَعُّل" کی 'تاء' میں ادغام کر دیا گیا، اور اس لیے بھی کہ باب "تَفَعُّل" کی 'تاء' کا آگے 'یاء' میں ادغام نہیں ہو سکتا، کیونکہ دونوں کا مخرج ایک دوسرے سے بہت دور ہے اور یہ 'تاء' کا 'تاء' میں ادغام صرف ماقبل کلمہ کو ساتھ ملانے سے ہوگا، اس سے ابتداء کی صورت میں ایک 'تاء' پڑھی جائیں گی، کیونکہ 'سکون' سے ابتدا نہیں ہو سکتی۔

❀ وَلَا تَيَمَّمُوا: یہ اصل میں "لَا تَتَيَمَّمُوا" تھا۔ قاعدے کے مطابق ایک 'تا' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ❸

اور یہ 31 تاءات تین قسموں پر مشتمل ہیں:

❀ وہ تاءات جن سے پہلے 'متحرک حرف' ہے۔ اور یہ آٹھ مقامات پر ہیں۔ جیسے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ﴾ (النساء:97)، ﴿فَتَفَرَّقَ﴾ (الأنعام:153)، ﴿فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ﴾ دو جگہ (الأعراف:117، الشعراء:45)، ﴿فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ﴾ (طٰہٰ:69)، ﴿الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَى﴾ (الشعراء: 221، 222)، ﴿لِتَعَارَفُوا﴾ (الحجرات:13)، ﴿تَكَادُ تَمَيَّزُ﴾ (الملك:8)

---

❶ في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 125 ❷ علم الصيغه: 45

❸ لطائف الإشارات: 1605/4 والكشف: 314/1 والموضح: 345

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❷ وہ تاء ات جن سے پہلے 'الف' یا 'واو ساکن ماقبل مضموم' ہے۔ اور یہ 13 مقامات پر ہیں۔جیسے: ﴿وَلَآ تَيَمَّمُوا﴾(البقرۃ:267)،﴿وَلَآ تَفَرَّقُوا﴾(ال عمران:103)،﴿وَلَآ تَعَاوَنُوا﴾(المائدۃ:2)، ﴿وَلَآ تَوَلَّوا﴾(الأنفال:20)، ﴿وَلَآ تَنَٰزَعُوا﴾(الأنفال:46)، ﴿يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ﴾ (ھود:104)، ﴿مَا تَنَزَّلُ الْمَلَٰٓئِكَةَ﴾ (الحجر:104)، ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ﴾ (الأحزاب:33)، ﴿لَا تَنَاصَرُونَ﴾ (الصّٰفّٰت:25)، ﴿وَلَا تَنَابَزُوا﴾(الحجرات:11)،﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ (الحجرات:12)، ﴿فِيهِ لَمَا تُخَيَّرُونَ﴾(نٓ:38)، ﴿عَنْهُ تَلَهَّىٰ﴾ (عبس:10)

❸ وہ تاء ات جن سے پہلے 'حرف مدہ' اور 'لین' کے علاوہ کوئی اور 'ساکن حرف' ہے۔ اور یہ 10 مقامات پر ہیں۔جیسے: ﴿قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ﴾ (التوبۃ:52)، ﴿وَإِنْ تَوَلَّوا﴾ (ھود:3)، ﴿فَإِنْ تَوَلَّوا﴾ (ھود:57)، ﴿إِذْ تَلَقَّوْنَهُ﴾(النور:15)، ﴿فَإِنْ تَوَلَّوا﴾(النور:54)، ﴿مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَٰطِينُ﴾ (الشعراء:221)، ﴿أَنْ تَبَدَّلَ﴾(الأحزاب:52)، ﴿أَنْ تَوَلَّوْهُمْ﴾ (الممتحنۃ:9)، ﴿نَارًا تَلَظَّىٰ﴾ (اللیل:14)، ﴿شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ﴾ (القدر:3،4)❶

97 - ﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ﴾ (رقم الآية : 268)

لفظ [يَاْمُرُكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (کثرت سے استعمال ہونے والے کلمات کی توجیہات)

98 - ﴿وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۭ﴾ (رقم الآية : 269)

لفظ [وَمَنْ يُّؤْتَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَمَنْ يُّؤْتِ: اس قراءت میں ﴿يُّؤْتِ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔اس کا فاعل "هُوَ" ضمیر ماقبل ﴿وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ میں ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔اور ﴿مَنْ﴾ اس کا مفعول اول، اور ﴿الْحِكْمَةَ﴾ مفعول ثانی ہے۔ترجمہ ہوگا: "اور جس شخص کو وہ (اللہ تعالیٰ) حکمت ودانائی عطا کردے، تو بلاشبہ اسے خیر کثیر (بہت زیادہ خیر) عطا کردی گئی۔"

❀ وَمَنْ يُّؤْتَ: اس قراءت میں ﴿مَنْ﴾ حرف شرط ہے۔اور ﴿يُّؤْتَ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔اس کا فاعل "هُوَ" ضمیر ماقبل ﴿مَنْ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔اور ﴿فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ اس کی جزا ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: "اور جس شخص کو حکمت ودانائی عطا کی گئی، تو بلاشبہ اسے خیر کثیر (بہت زیادہ خیر) عطا کردی گئی۔"

❶ الكشف:315/1 ولطائف الإشارات:1605/4
❷ المهذب:105/1
❸ المهذب: 105/1 والمغني: 286/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

99 - ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾ (رقم الآية : 271)

لفظ [فَنِعِمَّا] میں اور [إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ] (النساء:58) میں چار قراءات ہیں:

☆:..... "نِعِمَّا" اصل میں "نَعِمَ مَا" تھا۔ مثلین جمع ہونے کی وجہ سے دونوں "میم" کا ادغام کر دیا گیا ہے۔ یہ فعل ماضی ہے اور زمانہ سے خالی ہے اور جامد ہے۔ کسی کی مدح کے لیے بولا جاتا ہے۔ ❶ اس میں اور بھی لغات ہیں۔ ❷ لیکن قرآن مجید میں چار استعمال ہوئی ہیں۔

✿ **فَنِعِمَّا، نَعِمَّا:** یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور یہ اصل ہے۔ کیونکہ اصل میں یہ "نَعِمَ مَا" تھا۔

❀ **فَنِعِمَّا، نِعِمَّا:** اس قراءت میں 'عین' کے کسرہ کی مناسبت سے ماقبل 'نون' کو بھی کسرہ دے دیا گیا ہے۔

✿ **فَنِعْمَّا، نِعْمَّا:** اس قراءت میں 'عین' کو 'سکون' کے ساتھ پڑھا گیا ہے، کیونکہ 'سکون' حرکت سے زیادہ خفیف اور آسان ہوتا ہے۔

❀ **فَنِعِمَّا، نِعِمَّا** (اختلاس): اس قراءت میں تخفیف و آسانی کے لیے 'عین' کو جلدی سے 'اختلاس' کرتے ہوئے پڑھا گیا ہے۔ ❸

✿:..... ﴿فَنِعِمَّا، نِعِمَّا﴾ ، ﴿فَنِعْمَّا، نِعْمَّا﴾ اور ﴿فَنِعِمَّا، نِعِمَّا﴾ (اختلاس) یہ تینوں قبیلہ بنی تمیم، ہذیل اور قیس کی لغتیں ہیں۔ ❹

100 - ﴿وَ إِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ﴾ (رقم الآية : 271)

لفظ [يُكَفِّرُ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **وَيُكَفِّرُ:** اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے اور فعل مضارع جب حروف ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل "اللہ تعالیٰ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کہ یہاں "نَحْنُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ" نہیں ہے۔ ❺

ترجمہ ہوگا: "اور اگر تم (صدقے) کو پوشیدہ رکھو، اور محتاجوں (ضرورت مندوں) کو دے دو۔ تو یہ

---

❶ الموضح: 348 وعنایاتِ رحمانی:138/2، 139

❷ كما ذكر ابن الأثير الجزري في النهاية: 83/5، 84

❸ المهذب: 106/1 و حجة القراءات لأبي زرعة: 147 و عنایاتِ رحمانی:138/2، 139

❹ في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 128

❺ الكشف: 317/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے اور وہ (اللہ رحم ومہربانی والا معاملہ کرتے ہوئے) تمہارے کچھ گناہ (ویسے ہی تمہاری نیکیوں کی وجہ سے) معاف کر دیتا ہے۔"

قرآن مجید میں دوسرے مقام پر اسی بات کی مزید وضاحت ہے:

﴿إِن تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾ (النساء: 31)

"اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تم سے تمہارے چھوٹے گناہ (ویسے ہی) معاف کر دیں گے۔"

❀ **وَنُكَفِّرْ**: اس قراءت میں بھی یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور فعل مضارع جب حروف ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

ترجمہ ہو گا: "اور اگر تم (صدقے) کو پوشیدہ رکھو، اور محتاجوں (ضرورت مندوں) کو دے دو، تو یہ تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے اور ہم (رحم ومہربانی والا معاملہ کرتے ہوئے) تمہارے کچھ گناہ (ویسے ہی تمہاری نیکیوں کی وجہ سے) معاف کر دیتے ہیں۔"

✿ **وَنُكَفِّرْ**: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ❶ ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ ماقبل ﴿إِن تُخْفُوهَا﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے محلاً مجزوم ہے۔ کیونکہ اگر اس کی جگہ فعل "يَكُنْ خَيْرًا لَّكُمْ" ہوتا تو جزم آ جاتی۔ ❷

ترجمہ ہو گا: "اور اگر تم (صدقے) کو پوشیدہ رکھو، اور محتاجوں (ضرورت مندوں) کو دے دو، تو یہ تمہارے لیے زیادہ اچھا ہے اور ہم (اس صدقے سے) تمہارے کچھ گناہ بھی معاف کر دیں گے۔" یعنی کم یا زیادہ جتنا صدقہ کرو گے اس کے لحاظ سے گناہ معاف ہوں گے۔ علاوہ ازیں کچھ گناہ ایسے ہیں جو صدقہ کرنے سے معاف نہیں ہوتے، بلکہ ان کے لیے توبہ ضروری ہے۔

101 - ﴿يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ﴾ (رقم الآية: 273)

لفظ [يَحْسَبُهُمُ] اور اس جیسے کلمات میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **يَحْسَبُهُمُ**: یہ بنی تمیم اور جرہم کی لغت ہے۔ "س" کے فتحہ کے ساتھ ❸

❀ **يَحْسِبُهُمُ**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "س" کے کسرہ کے ساتھ ❹

---

❶ المغني: 294/1

❷ الموضح: 348

❸ لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم

❹ في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 97

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

102 - ﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ﴾ (رقم الآية : 279)

لفظ [فَأْذَنُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَأْذَنُوا**: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ اور "أَذِنَ يَأْذَنُ" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ سودی کاروبار کرنے والوں کو خبردار کیا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر اگر تم نے سود نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو۔"

❀ **فَآذِنُوا**: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے اور "آذَنَ يُؤْذِنُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ سودی کاروبار کرنے والوں کو خبردار کرنے کے ساتھ انہیں باقی لوگوں کو بھی جو سودی کاروبار کر رہے ہیں' اللہ کی ڈانٹ سے ڈرانے کا کہا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "پھر اگر تم نے سود نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان سنا دو۔"

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "سود سے باز آ جاؤ اگر تم نے سود نہ چھوڑا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو اور ان لوگوں کو بھی اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان سنا دو جو سودی کاروبار کر رہے ہیں۔"

103 - ﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ﴾ (رقم الآية : 280)

لفظ [عُسْرَةٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:185)

لفظ [مَيْسَرَةٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مَيْسَرَةٍ**: یہ بنی تمیم، ہذیل، قیس اور اہل نجد کی لغت ہے۔ "س" کے فتحہ کے ساتھ ❸

❀ **مَيْسُرَةٍ**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے اور یہ زیادہ مشہور ہے۔ "س" کے ضمہ کے ساتھ ❹

104 - ﴿وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (رقم الآية : 280)

لفظ [تَصَدَّقُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے: ﴿وَأَنْ تَصَدَّقُوا﴾ اصل میں "وَأَنْ تَتَصَدَّقُوا" اور ﴿تَظَّهَرُونَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُونَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء کلمہ' "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو

---

❶ الكشف: 318/1 والموضح: 349 ❷ المهذب: 108/1

❸ الكشف: 319/1 وعنايات رحماني: 144/2

❹ المهذب: 105/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: "وَأَنْ تَتَصَدَّقُوْا" سے ﴿وَاَنْ تَصَّدَّقُوْا﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[2]

- ✿ تَصَّدَّقُوْا: یہ باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اس لیے قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔
- ❀ تَصَّدَّقُوْا: اس قراءت میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'صاد' سے بدل کر 'صاد' کا 'صاد' میں ادغام کر دیا گیا۔[3]

105 - ﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 281)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

- ✿ تُرْجَعُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''
- ❀ تَرْجِعُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔[4] ترجمہ ہوگا: ''اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔''

106 - ﴿مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى﴾

(رقم الآية : 282)

لفظ [اَنْ تَضِلَّ ... فَتُذَكِّرَ] میں تین قراءات ہیں:

- ✿ اِنْ تَضِلَّ ... فَتُذَكِّرُ: اس قراءت میں ﴿اِنْ﴾ حرف شرط ہے اور ﴿فَتُذَكِّرُ﴾ یہ "ذَكَّرَ يُذَكِّرُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے اور ماقبل ﴿اِنْ تَضِلَّ﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے مضموم ہے، کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے: شرط کے جواب میں جو فعل 'فا' کے ساتھ آتا ہے، وہ مستانفہ ہوتا ہے۔ اور حروف ناصب وجازم نہ ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے۔[5] جیسے کہا جاتا ہے: "اِنْ تَضْرِبْ زَيْدًا فَيَضْرِبُكَ"[6] اور قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ﴾ (المائدة: 95)

---

[1] علم الصيغه:45
[2] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130
[3] المهذب: 108/1
[4] الموضح: 352
[5] حجة القراءات لأبي زرعة:150
[6] الموضح:353

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(گواہی کے لیے دو مرد، یا ایک مرد اور دو عورتیں اس لیے مقرر کیے ہیں) کہ اگر ان دونوں میں سے ایک بھول جائے تو دوسرا اسے یاد کروا دے۔''

✿ ﴿أَنْ تَضِلَّ ... فَتُذَكِّرَ﴾ ❀ ﴿أَنْ تَضِلَّ ... فَتُذْكِرَ﴾: ان دونوں قراءات میں ﴿أَنْ﴾ مصدریہ ہے۔ اور اس پہلے لام علت محذوف ہے۔ امام سیبویہ کہتے ہیں: اصل میں یہ ''لِأَنْ'' ہے۔ اور ﴿فَتُذَكِّرَ﴾ یہ ''ذَكَّرَ يُذَكِّرُ'' باب ''تَفْعِيل'' سے ہے اور ﴿فَتُذْكِرَ﴾ یہ ''أَذْكَرَ يُذْكِرُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے اور یہ دونوں ماقبل ﴿تَضِلَّ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(گواہی کے لیے دو مرد، یا ایک مرد اور دو عورتیں مقرر کرنے کی وجہ یہ ہے) کہ ایک بھول جائے تو دوسرا اسے یاد کروا دے۔''

✿:.....﴿فَتُذَكِّرَ / فَتُذَكِّرَ﴾ تخفیف و تشدید عربوں کے ہاں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، جن کے معنی ایک ہیں۔ قرآن مجید میں ایک جگہ یہ دونوں اکٹھے استعمال ہوئے ہیں: ﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الذّاريات:55] ❷

107 - ﴿إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا﴾ (رقم الآية : 282)

لفظ [تِجَارَةً حَاضِرَةً] میں دو قراءات ہیں:

☆:.....عربی زبان میں لفظ ''كَانَ'' فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، جیسے: ﴿وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ﴾ (البقرة: 280)

✿ ﴿تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً﴾: اس قراءت میں ﴿تَكُونَ﴾ فعل تامہ ہے اور ﴿تِجَارَةً حَاضِرَةً﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''ہاں اگر نقد (لین دین) کا کاروبار ہو جسے تم (ہاتھوں ہاتھ) لیا دیا کرتے ہو۔ تو (ایسی حالت میں) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اس کو نہ لکھو۔''

❀ ﴿تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً﴾: اس قراءت میں ﴿تَكُونَ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اور اس میں ''هِيَ'' ضمیر اس کا اسم ہے جو ''الْمُبَايَعَةُ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو ماقبل ﴿إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ﴾ کے مفہوم سے نکلا ہے۔ کیونکہ تجارت اور خرید و فروخت کو ہی لکھنے کی بات ہو رہی ہے۔ اور ﴿تِجَارَةً حَاضِرَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ❸

❶ المهذب: 109/1 وحجة القراءات لأبي زرعة: 150
❷ المغني: 305/1 ❸ المغني: 306/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''ہاں اگر وہ (خرید وفروخت) نقد (لین دین) کا کاروبار ہو جسے تم (ہاتھوں ہاتھ) لیا دیا کرتے ہو، تو (ایسی حالت میں) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اس کو نہ لکھو۔''

108 - ﴿وَ اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ﴾ (رقم الآية : 282)

لفظ [لَا يُضَآرَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَلَا يُضَآرَّ**: اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نہی ہے۔ جو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ اور ﴿يُضَآرَّ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور ''ضَارَّ يَضَارُّ'' باب ''مُفَاعَلَة'' سے ہے۔ یہ اصل میں ''لَا يُضَارَرْ'' تھا، لائے نہی کی وجہ سے مجزوم۔ پھر مثلین ہونے کی وجہ سے تخفیف کی غرض سے دونوں 'راء' کا آپس میں ادغام کیا گیا اور ماقبل الف کی مناسب سے 'را' کو فتحہ دے دیا گیا۔

❀ **وَلَا يُضَآرِّ**: اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نہی ہے، اس لیے فعل مجزوم ہے، کیونکہ لائے نہی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور ﴿يُضَآرِّ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور ''ضَارَ يَضِيْرُ'' باب ''ضَرَبَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ❶

❁:..... دونوں قراءات کا ترجمہ ہوگا: ''اور آپس میں خرید وفروخت کرو تو گواہ بنالو، نہ تو کسی لکھنے والے کو (جھوٹی بات لکھنے پر مجبور کر کے) تکلیف دی جائے اور نہ کسی گواہ کو (جھوٹی گواہی دینے پر مجبور کر کے تکلیف دی جائے)۔''

109 - ﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ﴾

(رقم الآية : 283)

لفظ [فَرِهٰنٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَرِهٰنٌ**: یہ ''رَهْنٌ'' کی جمع ہے۔

❀ **فَرُهُنٌ**: یہ ''رَهْنٌ'' کی جمع الجمع ہے، کیونکہ ''رَهْنٌ'' کی جمع ﴿رِهٰنٌ﴾ آتی ہے اور اس کی جمع ﴿رُهُنٌ﴾ آتی ہے۔ ❷

110 - ﴿وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ﴾ (رقم الآية : 284)

لفظ [فَيَغْفِرُ ... وَيُعَذِّبُ] میں دو قراءات ہیں:

✲:..... ﴿فَيَغْفِرُ ... وَيُعَذِّبُ﴾ یہ آپس میں معطوف، معطوف علیہ ہیں۔

---

❶ المغني: 307/1 ❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 152 والمهذب: 111/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **فَيَغْفِرُ ... وَيُعَذِّبُ:** اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿يُحَاسِبْكُمْ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں۔ ﴿يُحَاسِبْكُمْ﴾ ماقبل ﴿إِنْ تُبْدُوا﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے چاہے گا معاف کردے گا، اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔''

❀ **فَيَغْفِرُ ... وَيُعَذِّبُ:** اس قراءت میں ﴿فَـ﴾ مستانفہ ہے، اور یہ نیا جملہ ہے۔ تقدیر عبارت ہوگی: ''فَهُوَ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ.'' ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ سو وہ (اللہ) جسے چاہتا ہے معاف کردیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے۔''

111 - ﴿كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫﴾ (رقم الآية: 285)

لفظ [كُتُبِهٖ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَكِتٰبِهٖ:** یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کے معنی میں ہے، یہ ہر لکھی ہوئی چیز کو شامل ہے۔ یعنی تمام آسمانی کتب اور صحائف انبیاء اس میں آجاتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''اَلْكِتَاب'' بہ نسبت ''اَلْكُتُب'' سے عام ہے۔ اور ابو عبیدہ کہتے ہیں: قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی یہ 'مفرد' اور 'جنس' کے معنی میں استعمال ہوا ہے: ﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۪ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ﴾ (البقرۃ: 213) ❷

اور قاری فتح محمد پانی پتی لکھتے ہیں: ''﴿وَكِتٰبِهٖ﴾ کے ﴿وَكُتُبِهٖ﴾ سے حروف بھی زیادہ ہیں، تو اس کو پڑھنے کا ثواب بھی زیادہ ہے۔'' ❸

ترجمہ ہوگا: ''رسول اور تمام مومنین اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی (طرف سے نازل کردہ) کتب وصحائف پر، اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔''

اور بعض کے نزدیک اس سے مراد ''قرآن مجید'' ہے۔

❀ **وَكُتُبِهٖ:** یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس سے مراد: ''آسمانی کتب'' ہیں اور اس کی مابعد ﴿وَرُسُلِهٖ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ❹

---

❶ المهذب: 111/1
❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 152
❸ عنایاتِ رحمانی: 150/2
❹ المهذب: 112/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''رسول اور تمام مومنین اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی (طرف سے نازل کردہ) تمام کتب پر، اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔''

لفظ [لَا نُفَرِّقُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا نُفَرِّقُ**: یہ "فَرَّقَ يُفَرِّقُ" باب "تَفْعِيْل" سے جمع متکلم کا صیغہ ہے اور اس سے پہلے "يَقُوْلُوْنَ" فعل محذوف ہے۔ جس پر مابعد ﴿وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾ بھی دلالت کر رہا ہے۔ رسول اور ایمان والوں کا قول حکایت کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(رسول اور مومنین کہتے ہیں کہ) ہم (اللہ) کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔'' یعنی ایسا نہیں ہے کہ ہم بعض انبیاء کو مانتے ہوں اور بعض کا انکار کرتے ہوں، بلکہ تمام انبیاء کو مانتے ہیں۔

❀ **لَا يُفَرِّقُ**: یہ "فَرَّقَ يُفَرِّقُ" باب "تَفْعِيْل" سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ماقبل ''رسول اور مومنین'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور فعل کو ﴿كُلٌّ﴾ پر محمول کیا گیا ہے۔ جس طرح ماقبل فعل ﴿اٰمَنَ﴾ واحد مذکر غائب کو ﴿كُلٌّ﴾ پر محمول کیا گیا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "كُلُّهُمْ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ" رسول اور ایمان والوں کے ایمان کے متعلق گواہی دی جا رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(رسول اور مومنین سب کے سب) اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔'' یعنی ایسا نہیں ہے کہ وہ بعض انبیاء کو مانتے ہوں اور بعض کا انکار کرتے ہوں، بلکہ تمام انبیاء کو مانتے ہیں۔ [1]

[1] المهذب: 112/1 والموضح: 357

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ آل عمران

1 - ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴾ (رقم الآية : 12)

لفظ [سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ:** اس قراءت میں یہ دونوں جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کافروں سے کہہ دیں! تم جلد ہی مغلوب کیے جاؤ گے، اور جہنم میں اکٹھے کر دیے جاؤ گے، اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔''

❀ **سَيُغْلَبُوْنَ وَيُحْشَرُوْنَ:** اس قراءت میں یہ دونوں جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کافروں سے کہہ دیں! وہ جلد ہی مغلوب کر دیے جائیں گے، اور جہنم میں اکٹھے کر دیے جائیں گے، اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔''

✿:..... دونوں قراءات میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ کافروں سے کہہ دیں۔ اور عرب کے ہاں جب بالواسطہ (یعنی کسی کے ذریعے سے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غائب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کے سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غیب لانا۔ قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الأنفال: 38)، ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ﴾ (الجاثية: 14)، ﴿قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ﴾ (يونس: 18) اور اس جگہ دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ [1]

2 - ﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ﴾ (رقم الآية : 13)

لفظ [يَرَوْنَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَرَوْنَهُمْ:** یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اس کو ماقبل ﴿وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ﴾ پر محمول کیا گیا ہے۔

---

[1] الكشف: 335/1 والموضح: 362

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''یقیناً تمہارے لیے ان دو جماعتوں میں ایک نشانی تھی جو (بدر کے مقام پر) ایک دوسرے کے مقابلے میں آئیں۔ ایک جماعت اللہ کے رستے میں لڑی تھی اور دوسری کافر تھی۔ وہ (کافر جماعت اللہ کے رستے میں لڑنے والی جماعت) کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دوگنا دیکھ رہی تھی۔''

❀ **تَرَوْنَهُمْ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مسلمانوں سے خطاب کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''یقیناً تمہارے لیے ان دو جماعتوں میں ایک نشانی تھی جو (بدر کے مقام پر) ایک دوسرے کے مقابلے میں آئیں۔ ایک جماعت اللہ کے رستے میں لڑی تھی اور دوسری کافر تھی۔ تم (کافر جماعت) کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دوگنا دیکھ رہے تھے۔''

✿ :..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی یوں ہوگا: ''ہر جماعت دوسری جماعت کو اپنے سے دوگنا دیکھ رہی تھی۔ کافروں کی تعداد 1000 تھی۔ انہیں مسلمان 2000 کے قریب دکھائی دے رہے تھے۔ اس سے مقصود ان کے دلوں میں مسلمانوں کی دھاک بٹھانا تھا جبکہ مسلمانوں کی تعداد 313 تھی، انہیں کافر 626 نظر آ رہے تھے، تاکہ اس سے مسلمانوں کا عزم وحوصلہ بلند رہے کیونکہ ممکن تھا کہ اپنے سے تین گنا لشکر کو دیکھ کر مرعوب ہو جاتے۔

یہ دوگنا دیکھنے کی کیفیت ابتدا میں تھی، پھر جب دونوں گروہ آمنے سامنے صف آرا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے برعکس دونوں کو ایک دوسرے کی نظروں میں کم کر کے دکھایا تاکہ کوئی بھی گروہ لڑائی سے گریز نہ کرے بلکہ ہر ایک پیش قدمی کی کوشش کرے۔ جیسا کہ سورۃ الانفال، آیت نمبر 44 میں ذکر ہے: ﴿وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ﴾ [1]

3 - ﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [رِضْوَان] میں اور اس جیسے کلمات [رِضْوَانَهُ ، رِضْوَانًا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **رُضْوَان ، رُضْوَانَهُ ، رُضْوَانًا** : یہ بنی تمیم اور قیس کی لغت ہے۔ "را" کے ضمہ کے ساتھ

❀ **رِضْوَان ، رِضْوَانَهُ ، رِضْوَانًا** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "را" کے کسرہ کے ساتھ [2]

4 - ﴿اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [اِنَّ الدِّيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] الكشف: 1/336، 337 والموضح: 363

[2] لطائف الإشارات: 4/1715 وعنایاتِ رحمانی: 2/164

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **اَنَّ الدِّيْنَ** :اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ﴾ سے بدل اشتمال ہے، کیونکہ دین اسلام توحید کو شامل ہے۔ اور درمیانِ کلام میں "اَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ گزشتہ آیت کو ساتھ ملانے سے ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ سب یہ بھی گواہی دیتے ہیں) کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے ہاں (قبول) دین صرف اسلام ہے۔''

❀ **اِنَّ الدِّيْنَ** : اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے اور ابتدائے کلام میں "اِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں (قبول) دین صرف اسلام ہے۔''

5 - ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَيُقٰتِلُوْنَ الَّذِيْنَ** : یہ "قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ جس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ معنی ہوگا: "قِتَالٌ، محاربہ، لڑائی جھگڑا اور جنگ۔''

ترجمہ ہوگا: ''بے شک جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں، اور (اللہ کے) نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور لوگوں میں سے جو انصاف کا حکم دیتے ہیں ان سے لڑائی جھگڑا (اور جنگ) کرتے ہیں۔ انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔''

اور اس کی ایک قراءت شاذہ سے تائید بھی ہوتی ہے: "وَقَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ"

❀ **وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ** : یہ "قَتَلَ يَقْتُلُ" سے ثلاثی مجرد ہیں۔ جس میں یک طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ معنی ہوگا: ''قتل کرنا، مارنا۔''

اور اس کی ماقبل ﴿وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: ''بے شک جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں، اور (اللہ کے) نبیوں کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور لوگوں میں سے جو انصاف کا حکم دیتے ہیں انہیں قتل کرتے ہیں۔ انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔''

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''.....اور جو لوگ انصاف کا حکم دینے والوں سے لڑائی جھگڑا اور جنگ کرتے ہیں اور انہیں قتل کرتے ہیں.....''

---

[1] المهذب: 116/1 والموضح: 364

[2] الكشف: 339،338/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

6 - ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [لِيَحْكُمَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ لِيَحْكُمَ : یہ "حَكَمَ يَحْكُمُ" سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا، انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے، تاکہ وہ (کتاب) ان کے درمیان (اختلاف کا) فیصلہ کرے، پھر ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے، اس حال میں کہ وہ منہ موڑنے والے ہوتے ہیں۔''

یعنی اہل کتاب کو جب انہیں کی کتابوں کی طرف دعوت دی جاتی ہے، کہ چلو انہی کو فیصل مان لو اور بتاؤ کہ ان میں اللہ کے رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے یا نہیں تو یہ اس سے بھی پہلو تہی کر جاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں جیسے انہیں کسی چیز کا علم ہی نہیں۔

❀ لِيُحْكَمَ : یہ "حَكَمَ يَحْكُمُ" سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب میں سے ایک حصہ دیا گیا، انہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے، تاکہ ان کے درمیان (اختلاف کا) فیصلہ کیا جائے، پھر ان میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے، اس حال میں کہ وہ منہ موڑنے والے ہوتے ہیں۔''

7 - ﴿وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ﴾ (رقم الآية : 27)

لفظ [الْمَيِّتِ... الْمَيِّتَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة: 173)

8 - ﴿اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً﴾ (رقم الآية : 28)

لفظ [تُقٰىةً] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُقٰىةً ❀ تَقِيَّةً

✿:..... "اِتَّقٰى يَتَّقِيْ اِتِّقَاءً وَ تَقِيَّةً" سے یہ دونوں طرح مصدر استعمال ہوتا ہے۔ جس کا معنی: "اَلْوِقَايَةُ" ''بچنا، ڈرنا، خوف کھانا'' ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: ''(کفار کو دوست نہ بناؤ) مگر یہ کہ ان کے شر سے بچنے کے لیے تم ایسا کرو'' یا ''مگر یہ کہ ان کے شر سے تم ڈرتے یا خوف کھاتے ہوئے ایسا کرو۔''

---

[1] المهذب: 117/1 [2] المهذب: 117/1

[3] المهذب: 118/1 ولطائف الإشارات: 1715/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

9 - ﴿وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ﴾ (رقم الأية : 30)

لفظ [رَءُوْفٌ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:207)

10 - ﴿فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ۭ﴾ (رقم الأية : 36)

لفظ [وَضَعَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **بِمَا وَضَعْتُ** : یہ واحد متکلم، فعل ماضی ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى﴾ سے مناسبت ہے اور یہ کلام اُم مریم حنہ کا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب (اُم مریم) نے (بیٹی) کو جنم دیا تو کہنے لگی: یارب! یہ تو مجھ سے بیٹی پیدا ہوگئی ہے۔ اور اللہ کو تو خوب علم ہے کہ میں نے کس کو جنم دیا ہے۔''

❀ **بِمَا وَضَعَتْ** : یہ واحد مونث غائب، فعل ماضی ہے اور یہ اُم مریم کے کلام کے درمیان اللہ رب العزت کا کلام ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب (ام مریم) نے (بیٹی) کو جنم یا تو کہنے لگی: یارب! یہ تو مجھ سے بیٹی پیدا ہوگئی ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:) اور اللہ خوب جانتے ہیں کہ اس نے کس کو جنم دیا ہے۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی یوں ہوگا: ''جب اُم مریم کے ہاں بچی کی ولادت ہوگئی جبکہ وہ بچہ چاہتی تھیں، تو کہنے لگی: یارب! میرے ہاں تو بیٹی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کو خوب علم ہے کہ تمہارے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے (اور اس میں کتنی خیر ہے کہ یہ ایک نبی کی ماں بننے والی ہے۔) تو اُم مریم کہنے لگی: واقعی اللہ تو خوب جانتے ہیں کہ میرے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے۔ ❷

11 - ﴿وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا﴾ (رقم الأية : 37)

لفظ [كَفَّلَهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَكَفَّلَهَا** : یہ "كَفَّلَ يُكَفِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ تعالیٰ نے) زکریا علیہ السلام کو مریم علیہا السلام کا کفیل (سرپرست) بنا دیا۔''

❀ **وَكَفَلَهَا**: یہ "كَفَلَ يَكْفُلُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کے کفیل بن گئے۔'' ❸

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''مریم علیہا السلام جب سمجھداری کی عمر کو پہنچی اور بیت المقدس کی خدمت کے لیے بیت المقدس رہنے لگیں تو اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام کو مریم علیہا السلام کا کفیل (سرپرست) بنا دیا کہ ان کا خیال رکھیں۔ تو اس طرح زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کے کفیل بن گئے۔'' ❹

---

❶ المهذب:188/1 ❷ الموضح: 368 وحجة القراءات لأبي زرعة: 160
❸ المهذب: 120/1 ❹ المغني: 327/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [زَكَرِيَّا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ زَكَرِيَّا ❀ زَكَرِيَّآءُ

❁:..... یہ عجمی نام ہے اور اہل عرب جب کسی عجمی لفظ کو عربی بناتے ہیں تو اس کے اشتقاق معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ادائیگی میں وسعت رکھتے ہیں۔ اور یہ نام اہل حجاز کے ہاں دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ ❶

12 - ﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 39)

لفظ [فَنَادَتْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ❀ فَنَادٰىهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ، قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾ فعل مذکر اس لیے لائے کہ یہ "جَمْعٌ" اور "فَرِيْقٌ" کے معنی میں ہے اور فعل مؤنث اس لیے کہ یہ "جَمَاعَةٌ" اور "طَائِفَةٌ" کے معنی میں ہے۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

لفظ [اَنَّ اللّٰهَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ إِنَّ اللّٰهَ : اس قراءت میں کوفی نحاۃ کے نزدیک 'نداء'، 'قول' کی جگہ جاری ہونے کی وجہ سے، اور بصری نحاۃ کے نزدیک اس سے پہلے "قَالَتْ" فعل محذوف ہونے کی وجہ سے "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہے، کیونکہ "قَالَ" فعل کے بعد "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ اصل عبارت تھی: "فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ..... وَقَالَتْ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ"۔ جس طرح قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر بھی ہے: ﴿وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ﴾ (الرعد: 23،24) اصل میں "يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ" ہے۔ ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ﴾ (الزمر:3) اصل میں "يَقُوْلُوْنَ مَا نَعْبُدُهُمْ" ہے۔ اور ﴿وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ﴾ (الأنعام:93) اصل میں "يَقُوْلُوْنَ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ" ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''تو فرشتوں نے (زکریا علیہ السلام) کو آواز دی جبکہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے (کہا:) بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتے ہیں جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔''

❀ اَنَّ اللّٰهَ : اس قراءت میں اس سے پہلے 'باء' حرف جر محذوف ہے۔ اصل عبارت تھی: "بِأَنَّ"

❶ المهذب: 126/1 والحجة: 86 ❷ المهذب: 120/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "تو فرشتوں نے (زکریا علیہ السلام) کو آواز دی جبکہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتے ہیں جو اللہ کے کلمہ کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔"

لفظ [يُبَشِّرُكَ] اور اس سے جیسے کلمات [يُبَشِّرُ ، يُبَشِّرَ ، يُبَشِّرِكِ ، نُبَشِّرُكَ ، يُبَشِّرُهُمْ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ يُبَشِّرُكَ ، يُبَشِّرُ ، يُبَشِّرَ ، يُبَشِّرِكِ ، نُبَشِّرُكَ ، يُبَشِّرُهُمْ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور "بَشَّرَ يُبَشِّرُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہیں۔

❀ يَبْشُرُكَ ، يَبْشُرُ ، يَبْشُرَ ، يَبْشُرِكِ ، نَبْشُرُكَ ، يَبْشُرُهُمْ : یہ تہامہ قبائل کی لغت ہے اور "بَشَرَ يَبْشُرُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ❷

13 - ﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ﴾ (رقم الآية : 45)

لفظ [يُبَشِّرُكِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة آل عمران: 39)

14 - ﴿إِذَا قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝47﴾ (رقم الآية : 47)

لفظ [فَيَكُوْنُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة: 117)

15 - ﴿وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيْلَ ۝48﴾ (رقم الآية : 48)

لفظ [يُعَلِّمُهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَيُعَلِّمُهُ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس کی ماقبل ﴿يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضٰٓى أَمْرًا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(فرشتے نے مریم علیہا السلام سے کہا:) اور وہ (اللہ) اسے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) کتاب، حکمت اور تورات اور انجیل سکھائے گا۔"

❀ وَنُعَلِّمُهُ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿ذٰلِكَ مِنْ أَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ ۚ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❺ ترجمہ ہوگا: "(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:) اور ہم اسے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو) کتاب، حکمت اور تورات اور انجیل سکھائیں گے۔"

---

❶ المهذب: 121/1 والموضح: 370

❷ المغني في توجيه القراءات العشر المتواترة : 332

❸ المهذب: 121/1 ❹ المهذب: 121/1

❺ المهذب: 121/1 والموضح: 372

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

16 - ﴿ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ﴾ (رقم الآية : 49)

لفظ [أَنِّي أَخْلُقُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ أَنِّي أَخْلُقُ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ﴾ سے بدل ہے۔ تقدیری عبارت ہو گی: "قَدْ جِئْتُكُمْ بِأَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ" اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:) بلاشبہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشانی لایا ہوں، یعنی بے شک میں مٹی سے تمہارے لیے ایک پرندے کی مانند شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔''

❀ إِنِّي أَخْلُقُ : اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ماقبل ﴿ قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ﴾ کی تفسیر ہے۔ اور ابتدائے کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ [1]

ترجمہ ہو گا: ''(عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:) بلاشبہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشانی لایا ہوں (وہ نشانی یہ ہے کہ) بیشک میں مٹی سے تمہارے لیے ایک پرندے کی مانند شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔''

لفظ [الطَّيْرِ ... طَيْرًا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ الطَّيْرِ ... طَيْرًا : یہ واحد کے صیغے ہیں۔ جن کی جمع "أَطْيَار ، طُيُوْرٌ" آتی ہے۔ جیسے: "صَاحِبٌ" کی جمع "أَصْحَاب" آتی ہے۔

❀ الطَّيْرِ ... طَيْرًا : یہ اسم جنس ہیں، اور واحد جمع دونوں کو شامل ہیں۔ [2]

17 - ﴿ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ﴾ (رقم الآية : 49)

لفظ [بُيُوتِكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:189)

18 - ﴿ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ﴾ (رقم الآية : 57)

لفظ [فَيُوَفِّيهِمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَيُوَفِّيهِمْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿ إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ﴾ میں لفظ ﴿ اللَّهُ ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، تو انہیں وہ (اللہ) ان کا پورا پورا اجر و ثواب دے گا۔''

[1] الموضح: 372 [2] حجة القراءات لأبي زرعة: 164 والمهذب: 122/1
[3] المهذب: 123/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ فَنُوَفِّيهِمْ: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔اور اس کی ماقبل ﴿فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا﴾ اور مابعد ﴿ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، تو انہیں ہم ان کا پورا پورا اجر وثواب دیں گے۔''

19 - ﴿ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (رقم الآية : 61)

لفظ [لَعْنَتَ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

20 - ﴿هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ﴾ (رقم الآية : 66)

لفظ [هَا أَنتُمْ] میں یہاں اور آیت نمبر: 119 اور سورۃ النساء: 109، محمد: 38 میں دو قراءات ہیں:

❁:.....اس کلمہ کی ''هَا'' میں قراء کا اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک یہ ''ها'' تنبیہ کی ہے، اصل میں یہ ''أَنْتُمْ'' ہے، اس کے شروع میں ''ها'' تنبیہ کی ہے۔جبکہ بعض کے نزدیک یہ ''ها'' ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے اور اصل میں ''ءَ أَنْتُمْ'' تھا۔

جن قراء کے نزدیک یہ ''ها'' تنبیہ کی ہے وہ اپنے اصول کے مطابق محض مد منفصل کا التزام کرتے ہیں اور جن کے نزدیک یہ ''ها'' ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے، وہ تسہیل مع اثبات الالف، تسہیل مع حذف الالف اور تحقیق مع حذف الالف جیسی تخفیف کرتے ہیں۔[3]

❁ ''ها'' تنبیہ ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(اہل کتاب) تم وہ لوگ ہو کہ تم نے اس بات میں جھگڑا کیا جس کے بارے میں تمہیں کچھ علم تھا، تو اس بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں کچھ علم نہیں۔''

❁ ''ها'' ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(اہل کتاب) کیا تم ہی وہ لوگ نہیں ہو جنہوں نے اس بات میں جھگڑا کیا جس کے بارے میں تمہیں کچھ علم تھا، تو اس بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں کچھ علم نہیں۔''

21 - ﴿أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ﴾ (رقم الآية : 73)

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 184

[2] المهذب: 125/1

[3] الكشف: 347/1 والموضح: 374

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [أَنْ يُؤْتَىٰٓ] میں دو قراءات ہیں:

✿ ءَأَنْ يُؤْتَىٰٓ: اس قراءت میں جملہ استفہامیہ ہے، اور استفہام انکاری ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(یہودی اپنے پیروکاروں کو ایمان لانے سے روکتے ہیں اور اپنی یوں فضیلت بیان کرتے ہیں) کیا کسی کو وہ چیز (یعنی نبوت اور آسمانی کتاب) دی گئی ہے جو تمہیں عطا کی گئی؟'' یعنی: 'نہیں'۔

❀ أَنْ يُؤْتَىٰٓ: اس قراءت میں جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(یہودی اپنے پیروکاروں کو کہتے ہیں کہ اس بات کا کبھی یقین نہ کرو) کہ کسی کو اس جیسا دیا جائے جو تمہیں عطا ہوا۔''[1]

✿:.....اللہ تعالیٰ نے دو قراءات کے ذریعے یہود کے دونوں قول ذکر کر دیے کہ کبھی وہ استفہامیہ انداز میں اپنے پیروکاروں کو سمجھاتے اور کبھی خبریہ انداز میں یقین دِلاتے کہ ہمارا دین ہی سچا اور حق ہے، اس لیے تمہیں اسلام کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہیے۔

22 - ﴿وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُۥنَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَٰبِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَٰبِ﴾ (رقم الآية: 78)

لفظ [لِتَحْسَبُوهُ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة: 273)

23 - ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّٰنِيِّـۧنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ۝﴾ (رقم الآية: 79)

لفظ [تُعَلِّمُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْلَمُونَ: یہ ''عَلِمَ يَعْلَمُ'' باب ''سَمِعَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کسی ایسے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ کتاب وحکمت اور نبوت دے، یہ لائق نہیں کہ پھر وہ لوگوں سے کہے تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم رب کے ہو جاؤ اس وجہ سے کہ تم کتاب (الٰہی) کو (اسی کے موافق) سمجھتے بھی ہو اور پڑھتے بھی ہو۔''

❀ تُعَلِّمُونَ: یہ ''عَلَّمَ يُعَلِّمُ'' باب ''تَفْعِيل'' سے ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: ''کسی ایسے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ کتاب وحکمت اور نبوت دے، یہ لائق نہیں کہ پھر وہ لوگوں سے کہے تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم رب کے ہو جاؤ، اس وجہ سے کہ تم کتاب (الٰہی) کو (اسی کے موافق لوگوں کو) پڑھاتے بھی ہو اور (خود) پڑھتے بھی ہو۔''

---

[1] الموضح: 374 [2] المهذب: 128/1

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 164 والموضح: 376

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

24 - ﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا﴾ (رقم الآية : 80)

لفظ [وَلَا يَأْمُرَكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَا يَأْمُرَكُمْ: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے اور یہ ماقبل ﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ﴾ میں ﴿أَنْ يُؤْتِيَهُ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور نہ (یہ حق ہے نبی کو کہ) وہ تمہیں حکم دے کہ فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو!''

❀ وَلَا يَأْمُرُكُمْ: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ فعل مضارع جب حروفِ ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (نبی) تمہیں (کبھی) حکم نہیں دے گا کہ تم فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالو!''

25 - ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ﴾ (رقم الآية : 81)

لفظ [لَمَا آتَيْتُكُمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ لَمَا آتَيْتُكُمْ: اس قراءت میں ﴿لَمَا﴾ کا 'لام ابتدائیہ' ہے، اور 'ما' اسم موصولہ ہے۔ اور ﴿آتَيْتُكُمْ﴾ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اس وقت کو یاد کریں) جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے عہد لیا، کہ میں کتاب وحکمت میں سے جو کچھ تمہیں دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہاری شریعت کو سچ بتائے، تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔''

❀ لَمَا آتَيْنَاكُمْ: اس قراءت میں بھی ﴿لَمَا﴾ کا 'لام ابتدائیہ' ہے اور 'ما' اسم موصولہ ہے اور ﴿آتَيْنَاكُمْ﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اس وقت کو یاد کریں) جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے عہد لیا، کہ ہم کتاب وحکمت میں سے جو کچھ تمہیں دیں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہاری شریعت کو سچ بتائے، تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔''

✿ لِمَا آتَيْتُكُمْ: اس قراءت میں ﴿لِمَا﴾ کا 'لام جارہ' ہے، اور 'ما' مصدریہ ہے۔ ﴿آتَيْتُكُمْ﴾ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ [2] اس قراءت میں عہد لیے جانے کی وجہ بیان کی جارہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اس وقت کو یاد کریں) جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے عہد لیا، (فرمایا) اس وجہ سے

---

[1] الموضح: 377 [2] الموضح: 378 ولطائف الإشارات: 1747/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ میں تم کو کتاب وحکمت میں سے حصہ دوں گا۔ (عہد کیا ہے؟) پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہاری شریعت کو سچ بتائے، تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔''

26 - ﴿أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾﴾ (رقم الآية : 83)

لفظ [يَبْغُونَ ... يُرْجَعُونَ] میں چار قراءات ہیں:

✿ **يَبْغُونَ ... يُرْجَعُونَ**: اس قراءت میں ﴿يَبْغُونَ﴾ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف، اور ﴿يُرْجَعُونَ﴾ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ جملہ استفہامیہ کے ذریعے کفار کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''کیا وہ (کفار) اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے خوشی اور نا خوشی سے اسی کا فرمانبردار ہے، اور اسی (اللہ) کی طرف وہ سب لوٹائے جائیں گے۔''

❀ **يَبْغُونَ ... يَرْجِعُونَ**: اس قراءت میں یہ دونوں جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہیں۔ جملہ استفہامیہ کے ذریعے کفار کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''کیا وہ (کفار) اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش میں ہیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے خوشی اور نا خوشی سے اسی کا فرمانبردار ہے، اور اسی (اللہ) کی طرف وہ سب لوٹ کر جائیں گے۔''

✿ **يَبْغُونَ ... تُرْجَعُونَ**: اس قراءت میں ﴿يَبْغُونَ﴾ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ جملہ استفہامیہ کے ذریعے کفار کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ اور ﴿تُرْجَعُونَ﴾ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اس کے ذریعے مسلمانوں کو بھی ساتھ شامل کر لیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا سب نے ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''کیا وہ (کفار) اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش میں ہیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے خوشی اور نا خوشی سے اسی کا فرمانبردار ہے، اور اسی (اللہ) کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ **تَبْغُونَ ... تُرْجَعُونَ**: اس قراءت میں ﴿تَبْغُونَ﴾ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور ﴿تُرْجَعُونَ﴾

---

[1] الحجة لابن خالويه: 112

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ جملہ استفہامیہ کے ذریعے کفار سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''کیا تم (اے اہل کفار) اللہ کے دین کے علاوہ کسی اور دین کی تلاش میں ہو، حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے خوشی اور ناخوشی سے اسی کا فرمانبردار ہے، اور اسی (اللہ) کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔''

27 - ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (رقم الآية : 97)

لفظ [حِجُّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ حِجُّ الْبَيْتِ : یہ اہل نجد کی لغت ہے۔ ''ح'' کے کسرہ کے ساتھ

❀ حَجُّ الْبَيْتِ : یہ اہل عالیہ، اہل حجاز اور بنو اسد کی لغت ہے۔ ''ح'' کے فتحہ کے ساتھ ❷

28 - ﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ﴾

(رقم الآية : 103)

لفظ [نِعْمَتَ] میں وقفاً دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط:133)

29 - ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ (رقم الآية : 103)

لفظ [وَلَا تَفَرَّقُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة: 267)

30 - ﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾﴾

(رقم الآية:109)

لفظ [تُرْجَعُ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ تُرْجَعُ الْأُمُورُ : اس قراءت میں ﴿تُرْجَعُ﴾ ''رَجَعَ يَرْجِعُ'' سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور ﴿الْأُمُورُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔''

❀ تَرْجِعُ الْأُمُورُ : اس قراءت میں ﴿تَرْجِعُ﴾ ''رَجَعَ يَرْجِعُ'' سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع

---

❶ الموضح: 379 والحجة: 112 والمغني: 348/1

❷ المغني: 351/1 والمهذب: 131/1 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 457

❸ المهذب: 132/1

❹ المهذب:132/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معروف ہے، اور ﴿الْأُمُوْرُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں۔''

31 - ﴿وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ﴾ (رقم الآية : 115)

لفظ [يَفْعَلُوْا، يُكْفَرُوْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَفْعَلُوْا ، يُكْفَرُوْهُ : اس قراءت میں ﴿يَفْعَلُوْا﴾ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف اور ﴿يُكْفَرُوْهُ﴾ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ان کی ضمیر ماقبل ﴿مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ﴾ میں ﴿اَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، اور ان کی ماقبل ﴿يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اہل کتاب میں سے ایمان والوں کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ (اہل کتاب جو ایمان لائے) جو بھی نیکی کریں گے ان کی ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی۔''

❀ تَفْعَلُوْا ، تُكْفَرُوْهُ : اس قراءت میں ﴿تَفْعَلُوْا﴾ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف، اور ﴿تُكْفَرُوْهُ﴾ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ان کی ماقبل ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اہل ایمان سے خطاب ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''(ایمان والو!) تم جو بھی نیکی کرو گے تمہاری ہرگز ناقدری نہیں کی جائے گی۔''

32 - ﴿هَآاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ﴾ (رقم الآية : 119)

لفظ [هَآاَنْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ ''ها'' تنبیہ ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(مسلمانو!) دیکھو! تم وہ لوگ ہو کہ تم (منافقین کی نماز اور ایمان سے دھوکہ کھا کر) ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے۔''

❀ ''ها'' ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(مسلمانو!) کیا (ایسا نہیں ہے کہ) تم لوگ (منافقین کی نماز اور ایمان سے دھوکہ کھا کر) ان سے محبت رکھتے ہو اور (حالانکہ) وہ تم سے محبت نہیں رکھتے۔''

✿:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورۃ آل عمران: 66

---

[1] المهذب: 132/1

[2] المهذب: 133/1 والموضح: 380

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

33 - ﴿وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا﴾ (رقم الآية : 120)

لفظ [لَا يَضُرُّكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا يَضِرْكُمْ : یہ "ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے اور ماقبل ﴿إِنْ تَصْبِرُوا﴾ کا جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

❀ لَا يَضُرُّكُمْ : یہ "ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ یہ اصل میں "يَضْرُرْكُمْ" تھا، ماقبل ﴿إِنْ تَصْبِرُوا﴾ کا جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم۔ 'را' کی حرکت 'ضاد' کو دے دی گئی، اور 'را' کا 'را' میں ادغام کر دیا گیا، اور اس کو ماقبل 'ضاد' مضموم ہونے کی پیروی میں ضمہ دے دیا گیا۔ ❶

✿ :..... معنی میں کوئی فرق نہیں۔

34 - ﴿إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ﴾ (رقم الآية : 124)

لفظ [مُنْزَلِينَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُنْزَلِينَ: یہ "أَنْزَلَ يُنْزِلُ" باب "إِفْعَال" سے اسم مفعول ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(بدر کی جنگ کے موقع پر) جب آپ ایمان والوں کہہ رہے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے، جو اتارے ہوئے ہوں۔"

❀ مُنْزَلِينَ: یہ "نَزَّلَ يُنَزِّلُ" باب "تَفْعِيل" سے اسم مفعول ہے۔ اس میں 'تدرج' کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: "(بدر کی جنگ کے موقع پر) جب آپ ایمان والوں کہہ رہے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے، جو آہستہ آہستہ اتارے ہوئے ہوں۔"

✿ :.....دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ ❸ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ" ❹ جبکہ بعض نے فرق کیا ہے۔ جیسے ترجمہ میں واضح کیا گیا ہے۔ ❺

---

❶ المهذب: 134/1 والموضح: 381
❷ خاصيات أبواب الصرف: 74
❸ المهذب: 134/1
❹ خاصيات أبواب الصرف: 72
❺ المغني: 360/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

35 - ﴿بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ ❶ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ﴾ (رقم الآية : 125)

لفظ [مُسَوِّمِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُسَوِّمِيْنَ: یہ "سَوَّمَ يُسَوِّمُ" باب "تَفْعِيْل" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے) اگر تم صبر اور تقویٰ اختیار کرو اور وہ کفار تمہارے سامنے آ جائیں تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا جو اپنے خاص نشان لگائے ہوئے ہوں گے۔"

❀ مُسَوَّمِيْنَ: یہ "سَوَّمَ يُسَوِّمُ" باب "تَفْعِيْل" سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(غزوہ بدر کے موقع پر مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے) اگر تم صبر اور تقوی اختیار کرو اور وہ کفار تمہارے سامنے آ جائیں تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا جو خاص نشان لگائے گئے ہوں گے۔

✪:.....حدیث مبارکہ میں بھی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر فرمایا:

((سَوِّمُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ)) ❷

"تم بھی کوئی (امتیازی) نشان لگاؤ، کیونکہ فرشتوں نے بھی نشان لگائے ہیں۔"

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"بدر کے دن فرشتوں کی خاص نشانی یہ تھی کہ ان کے گھوڑوں کی پیشانی اور دُم پر سفید اون لگی ہوئی تھی۔" اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "انہوں نے عمامے باندھے ہوئے تھے جس کے شملے کندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔" ❸

36 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪﴾ (رقم الآية : 261)

لفظ [مُّضٰعَفَةً] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:261)

37 - ﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (رقم الآية : 133)

لفظ [وَسَارِعُوْٓا] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ ✪:..... ﴿مِنْ فَوْرِهِمْ﴾ کا معنی "مِنْ وُجُوْهِهِمْ" ہے۔ اور یہ قبیلہ ہذیل، قیس، عیلان اور کنانہ کی لغت ہے۔ وہ "وُجُوْهِهِمْ" کی جگہ ﴿فَوْرِهِمْ﴾ بولتے ہیں۔ (لغات القبائل الواردة فی القرآن الکریم)

❷ سنن سعيد بن منصور: 2861

❸ المهذب: 134/1 والمغني: 361/1 ❹ المغني:259/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ **وَسَارِعُوْٓا** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور اس آیت کا ماقبل آیت پر عطف ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی طرف سے (ملنے والی) بخشش کی طرف۔''

❀ **سَارِعُوْٓا** : اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہونے کی وجہ سے ﴿وَ﴾ حذف کر دی گئی ہے۔ [1] ترجمہ ہو گا: ''ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی طرف سے (ملنے والی) بخشش کی طرف۔''

✪:.....لفظ ﴿وَسَارِعُوْٓا﴾: مصحف امام، مدنی اور شامی میں: ﴿سَارِعُوْٓا﴾ بغیر 'واو' کے اور مصحف مکی، بصری اور کوفی میں: ﴿وَسَارِعُوْٓا﴾ 'واو' کے ساتھ مکتوب ہے۔ [2]

38 - ﴿اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ﴾ (رقم الآية : 140)

✿ **قَرْحٌ** : اس کا معنی 'زخم' ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(مسلمانو!) اگر تمہیں (میدان احد میں) زخم آئے ہیں تو (کیا ہوا) تمہارے مخالفین کو بھی زخم آئے ہیں۔''

❀ **قُرْحٌ** : اس کا معنی 'زخم کی تکلیف' ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(مسلمانو!) اگر تمہیں (میدان احد میں) زخم کی تکلیف پہنچی ہے تو (کیا ہوا) تمہارے مخالفین کو بھی یہ تکلیف آئی ہے۔''

✪:.....﴿قَرْحٌ﴾ اہل حجاز کی، جبکہ ﴿قُرْحٌ﴾ قبیلہ تمیم کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ [3] جبکہ امام فراء نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے، جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔ [4]

39 - ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ﴾ (رقم الآية : 146)

لفظ [**كَاَيِّنْ**] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **كَاَيِّنْ**: یہ کلمہ دو لفظوں سے مرکب ہے۔ ''أَيٌّ'' اور ''ك'' تشبیہ۔ ''ك'' تشبیہ کے آنے کی وجہ سے ''كَأَيٍّ'' مکسور ہو گیا۔ تنوین کو ظاہر کیا تو ﴿كَاَيِّنْ﴾ ہو گیا۔ کثرت استعمال کی وجہ ایک کلمہ بن گیا۔ اب زبان بن علاء بصری اور یعقوب بن اسحاق رحمہما اللہ وقف کی صورت میں اس تنوین کو حذف کر دیتے ہیں۔ کیونکہ تنوین وقفاً حذف ہو جاتی ہے۔ اور 'یاء' پر اس طرح وقف کرتے ہیں: [كَاَيِّ] اور باقی قراء رسم کی

---

[1] الموضح: 383 [2] الوسيلة: 116
[3] لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم
[4] المهذب: 136/1 والموضح: 384 وحجة القراءات لأبي زرعة: 174

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اتباع میں 'نون تنوین' کو ثابت رکھتے ہوئے ﴿كَاَيِّنْ﴾ پڑھتے ہیں۔

❀ كَآئِنْ : یہ بعض قبائل کی لغت ہے۔

✿:.....دونوں لغتیں عربوں کے ہاں معروف ہے اور " كَمْ ،كَثِيْرٌ " کے معنی میں ہیں۔ ❶

لفظ [قُتِلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ قُتِلَ: یہ "قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً" باب "مُفَاعَلَةً" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ معنی ہوگا: "قِتَال، محاربہ، لڑائی جھگڑا اور جنگ۔" ترجمہ ہوگا: "اور کتنے ہی انبیاء اور ان کے ساتھ اللہ والوں نے مل کر جہاد کیا، انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ انہوں نے ہمت ہاری، نہ سست ہوئے اور نہ دبے۔"

❀ قُتِلَ: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے، اور "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس میں یک طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ معنی ہوگا: "قتل کرنا، مارنا"۔ ❷ ترجمہ ہوگا: "اور کتنے ہی انبیاء اور ان کے ساتھ مل کر جہاد کرتے ہوئے اللہ والے شہید ہوئے، انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ انہوں نے (شہید ہونے سے پہلے) ہمت ہاری نہ سست ہوئے اور نہ دبے (اور نہ ان کے شہید ہونے کے بعد باقی ماندہ افراد نے)۔"

✿:.....آیت میں سابقہ انبیاء اور ان کے پیروکاروں کا دین کے لیے صبر و تحمل بیان کر کے ان لوگوں کی سرزنش کی جا رہی ہے جو آپ ﷺ کی شہادت کی افواہ سن کر ہمت ہار گئے یا جنہوں نے ہتھیار پھینک دیے، کہ کیا تم نبی کے بعد مرتد ہو جاؤ گے۔

دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اور کتنے ہی انبیاء اور ان کے ساتھ اللہ والوں نے مل کر جہاد کیا اور شہید بھی ہوئے، انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ انہوں نے شہید ہونے سے پہلے ہمت ہاری نہ سست ہوئے اور نہ دبے اور نہ ان کے شہید ہونے کے بعد باقی ماندہ افراد نے۔"

40 - ﴿سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 151)

لفظ [الرُّعْبَ] جو کہ قرآن مجید میں چار مرتبہ آتا ہے، اس میں اور [وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا] (الكهف:18) میں دو قراءات ہیں:

✿ الرُّعْبَ ، رُعْبًا : یہ بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے۔ " ع " کے سکون کے ساتھ

❶ المهذب:137/1والموضح:385ولطائف الإشارات:1761/4 والكشف: 357/1وحجة القراءات لأبي زرعة: 174

❷ الموضح: 386

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ **الرُّعْبَ، رُعْبًا**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ع" کے ضمہ کے ساتھ ❶

41 - ﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً مِّنْكُمْ﴾

(رقم الآية: 154)

لفظ [**يَغْشٰى**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَغْشٰى**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی "هُوَ" ضمیر فاعل ماقبل ﴿نُعَاسًا﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر اس غم کے بعد (اللہ تعالیٰ) نے تم پر امن نازل فرمایا یعنی اونگھ جو تم میں سے ایک جماعت کو ڈھانپ رہی تھی۔"

❀ **تَغْشٰى**: یہ واحد مونث غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی "هِيَ" ضمیر فاعل ماقبل ﴿اَمَنَةً﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: "پھر اس غم کے بعد (اللہ تعالیٰ) نے تم پر امن نازل فرمایا یعنی اونگھ جو تم میں سے ایک جماعت کو ڈھانپ رہا تھا۔"

✿:..... حدیث مبارکہ میں ہے: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "احد کے دن ہم پر اونگھ چھائی جارہی تھی، اور ہم صفوں میں کھڑے تھے، حالت یہ تھی کہ میری تلوار میرے ہاتھ سے گر جاتی تھی، میں اسے پکڑتا تھا وہ پھر گر جاتی، پھر پکڑتا پھر گر جاتی۔" ❸

مزید فرماتے ہیں: "میں نے احد کے دن اپنا سر بلند کیا اور لوگوں کو دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر شخص اونگھ کی وجہ سے اپنے سر کو ڈھال کے نیچے جھکائے ہوئے ہے۔" ❹

42 - ﴿يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ﴾ (رقم الآية:154)

لفظ [**كُلَّهٗ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **كُلُّهٗ**: اس قراءت میں یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور مابعد ﴿لِلّٰهِ﴾ اس کی خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر ماقبل ﴿اِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل کی خبر ہے۔ ﴿اِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل اپنے ﴿الْاَمْرَ﴾ اسم اور ﴿كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(منافقین) کہنے لگے کیا اس معاملے میں ہمارا بھی کوئی اختیار ہے؟ آپ کہہ دیں: بے شک امور ہیں ہی سارے اللہ کے اختیار میں۔"

❀ **كُلَّهٗ**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿الْاَمْرَ﴾ کی تاکید ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور "أَجْمَعِيْنَ" کی طرح ہے، جو ہر چیز کو شامل ہے اور عموم کا معنی دیتا ہے۔ ﴿اِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل اپنے ﴿الْاَمْرَ

❶ فی رحاب القرآن لمحمد سالم محیسن: 99 والمغنی: 367/1
❷ الموضح:387 والمهذب:139 ❸ صحيح البخاري: 4562
❹ سنن الترمذي: 3007

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿كُلَّهٗ﴾ اسم اور ﴿لِلّٰهِ﴾ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(منافقین) کہنے لگے: کیا اس معاملے میں ہمارا بھی کوئی اختیار ہے؟ آپ کہہ دیں: بے شک سارے امور اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔''

❁:..... آیت میں غزوہ احد کے ساتھ منافقین کا رویہ بیان کیا جارہا ہے کہ وہ بالکل مایوسی کا اظہار کرنے لگے اور کہنے لگے: کیا اس معاملے (یعنی فتح ونصرت) میں ہمارا بھی کوئی اختیار ہے؟ اس معاملے میں ہماری بات تو مانی ہی نہیں گئی، ہمیں مجبوراً ساتھ دینا پڑا، ورنہ ہم تو شہر سے باہر نکل کر لڑنے کے حق میں نہیں تھے۔ ❷ آپ کہہ دیں: ''بے شک امور ہیں ہی سارے اللہ کے اختیار میں'' یا کہہ دیں: ''بے شک سارے امور اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔''

43 - ﴿قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ﴾ (رقم الأية : 154)

لفظ [بُيُوْتِكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة: 189)

44 - ﴿وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴾ (رقم الأية : 156)

لفظ [تَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَعْمَلُوْنَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اس کی اپنے ماقبل ﴿وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ منافقین کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے (کہ وہ کس طرح وہ نفاق میں بڑھتے جارہے ہیں)۔''

❁ تَعْمَلُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اہل ایمان سے خطاب ہے۔ ❹ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے (کہ تم تو کہیں منافقین کی روش اختیار نہیں کرتے)۔''

45 - ﴿وَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴾ (رقم الأية:157)

لفظ [مُتُّمْ] میں اور [مِتْنَا، مِتُّ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

❁ مُتُّمْ، مُتْنَا، مُتُّ: یہ بنی تمیم کی لغت ہے۔ اور "مَاتَ يَمُوْتُ" بروزن "قَالَ يَقُوْلُ" باب "نَصَرَ يَنْصُرُ" سے ہے۔

---

❶ الموضح: 388 والمهذب: 140 ❷ الموضح: 388 وحجة القراءات لأبي زرعة: 177
❸ تفسير عبد السلام بهتوي وتفسير السعدي ❹ المهذب: 140/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ مِتُّمْ ، مِتْنَا، مِتُّ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور " مَاتَ يَمَاتُ " بروزن "خَافَ يَخَافُ" باب " سَمِعَ يَسْمَعُ " سے ہے۔ ❶

لفظ [يَجْمَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَجْمَعُوْنَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر ''منافقین'' کی طرف لوٹ رہی ہے اور اس کی ماقبل ﴿كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقیناً اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کر دیے جاؤ، یا فوت ہو جاؤ تو یقیناً اللہ کی طرف سے تھوڑی سی بخشش اور رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جو یہ (منافقین) جمع کر رہے ہیں۔''

❀ تَجْمَعُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مسلمانوں کو منافقین کی دنیوی مال میں لالچ وحرص جیسی روش اختیار کرنے سے منع کیا جا رہا ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقیناً اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کر دیے جاؤ، یا فوت ہو جاؤ تو یقیناً اللہ کی طرف سے تھوڑی سی بخشش اور رحمت اس سے کہیں بہتر ہے جو تم (دنیوی مال) جمع کر رہے ہو۔''

46 - ﴿وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ﴾ (رقم الآية : 158)

لفظ [مُتُّمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 157)

47 - ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ﴾ (رقم الآية : 161)

لفظ [يَغُلَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَغُلَّ: یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور " غَلَّ يَغُلُّ " باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کسی نبی کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ خیانت کرے۔'' ❶

❀ يُغَلَّ: یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور "أَغَلَّ يُغِلُّ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور اس کے دو ترجمہ کیے گئے ہیں:

❶ "أَيْ وَجَدَهُ غَالًّا" ''اور کسی نبی کے لائق ہی نہیں کہ وہ خائن پایا جائے۔''

❷ "أَيْ نَسَبَهُ إِلَى الْغُلُوْلِ" جیسے عرب میں کہا جاتا ہے: "أَكْذَبْتُهُ" اور مراد ہوتا ہے: "نَسَبْتُهُ إِلَى الْكَذِبِ" ''میں نے اس کو جھوٹ کی طرف منسوب کیا''۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کسی نبی کے لائق ہی نہیں کہ اسے خیانت کی طرف منسوب کیا جائے۔'' یہاں نفی بمعنی نہی ہے کہ کوئی بھی خیانت کو نبی کی

❶ القراءات القرآنية بين لغتي الحجاز وتميم: 95-100 وفي الهجات العربية لدكتور ابراهيم أنيس: 84
❷ الموضح: 389 والكشف: 362/1 ❸ المهذب: 140/1 ❸ الموضح: 389

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طرف منسوب نہ کرے۔ ❶

❁:..... "غُلُوْل" کہتے ہیں: "مال غنیمت سے خفیہ طور پر کچھ چرا لینا" اور ابوعبید کہتے ہیں کہ یہ لفظ صرف مال غنیمت کی خیانت کے ساتھ خاص ہے۔ ❷

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب غزوہ بدر کے مالِ غنیمت سے ایک سرخ دھاری دار چادر گم ہوگئی، اس پر بعض منافقین نے کہا کہ شاید نبی ﷺ نے لے لی ہو۔ ❸

48 - ﴿اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 162)

لفظ [رِضْوَانَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 15)

49 - ﴿اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا﴾ (رقم الآية : 168)

لفظ [قُتِلُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ قُتِلُوْا : یہ "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس میں قلت اور کثرت دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (منافقین) وہ لوگ ہیں جو خود (غزوہ اُحد سے پیچھے) بیٹھے رہے اور بھائیوں (مسلمانوں) کے بارے میں کہا: "اگر تم ہماری بات مانتے تو قتل نہ کیے جاتے۔"

❁ قُتِّلُوْا : یہ "قَتَّلَ يُقَتِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں صرف کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❺ ترجمہ ہوگا: "اور (منافقین) وہ لوگ ہیں جو خود (غزوہ احد سے پیچھے) بیٹھے رہے اور بھائیوں (مسلمانوں) کے بارے میں کہا: "اگر تم ہماری بات مانتے تو اتنے زیادہ نہ قتل کیے جاتے۔"

❁:.....قرآن مجید میں ایک جگہ صرف 'تخفیف' ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (محمد: 4)۔ اور ایک جگہ صرف 'تشدید' ہے: ﴿اَيْنَمَا ثُقِفُوْا وَاُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا﴾ (الاحزاب:61)

50 - ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾ (رقم الآية : 169)

لفظ [وَلَا تَحْسَبَنَّ] میں تین قراءات ہیں:

✿ وَلَا يَحْسَبَنَّ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿الَّذِيْنَ قُتِلُوْا﴾ اس کا فاعل ہے۔ معنی ہوگا: "وَلَا يَحْسَبَنَّ الشُّهَدَاءُ أَنْفُسَهُمْ أَمْوَاتًا"

❁ وَلَا تَحْسَبَنَّ ✿ وَلَا تَحْسِبَنَّ : یہ دونوں واحد مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور "س"

---

❶ الكشف:362/1 ولطائف الإشارات:1771/4 والمغني:375/1

❷ المغني: 376/1 ❸ تفسير ابن كثير: 143/2

❹ المهذب: 142/1

❺ الكشف :364/1 والموضح:390

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے کسرہ اور فتحہ کی توجیہ [البقرۃ، آیۃ: 273] میں دیکھیے۔ خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے یا ہر انسان مخاطب ہے۔ ❶

لفظ [قُتِلُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ قُتِلُوْا: یہ "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

✿ قُتِّلُوْا: یہ "قَتَّلَ يُقَتِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❷

✿:.....لفظ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ﴾ اور ﴿قُتِلُوْا﴾ کی قراءات کو ملائیں تو چار قراءات بنتی ہیں:

❶ ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِّلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾

ترجمہ: ''اور وہ لوگ اپنے آپ کو مردہ نہ سمجھیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دردی سے شہید کر دیے گئے۔''

❷، ❸ ﴿وَلَا تَحْسِبَنَّ/ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾

ترجمہ: ''اور تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کر دیے گئے۔''

❹ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِّلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا﴾

ترجمہ: ''اور تم ان لوگوں کو مردہ نہ سمجھو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دردی سے شہید کر دیے گئے۔''

✿:.....شہداء کی زندگی کیسی ہے؟ سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹوں میں داخل کر دی جاتی ہیں، ان کے لیے عرشِ الٰہی کے ساتھ کچھ قندیلیں لٹکی ہوتی ہیں۔ یہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتی پھرتی ہیں، پھر ان قندیلوں میں واپس آ جاتی ہیں۔ رب تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تمھیں کسی چیز کی خواہش تو نہیں؟ وہ کہتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش کریں، ہم جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی رہتی ہیں۔ پروردگار ان سے تین مرتبہ سوال کرتے ہیں۔ وہ جب دیکھتے ہیں کہ جواب دیے بغیر چارہ نہیں تو کہتے ہیں: اے رب! تو ہماری روحیں واپس (دنیا میں) لوٹا دے تاکہ ہم تیری راہ میں پھر جہاد کریں اور پھر شہید ہوں۔'' ❸

51 - ﴿يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۷۱﴾

(رقم الآية: 171)

---

❶ المهذب: 142/1 والمغني: 337/1 ❷ المهذب: 143/1

❸ صحيح مسلم: 4993

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [وَ اَنَّ اللّٰهَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَ اِنَّ اللّٰهَ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "اِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''وہ (شہداء جنت میں) اللہ کی طرف سے عظیم نعمت اور فضل پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور بے شک اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''

❀ **وَ اَنَّ اللّٰهَ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور اس کا ماقبل ﴿بِنِعْمَةٍ﴾ پر عطف ہے۔ اور درمیان کلام میں "اَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ اصل عبارت تھی: "يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ.....وَبِاَنَّ اللّٰهَ"۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''وہ (شہداء جنت میں) اللہ کی طرف سے عظیم نعمت اور فضل پر بہت خوش ہوتے ہیں اور (اس بات پر) کہ بے شک اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

52 - ﴿اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ (رقم الآية: 172)

لفظ [اَلْقَرْحُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اَلْقَرْحُ**: اس کا معنی 'زخم' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے) وہ جنہوں نے زخم پہنچنے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا'' یعنی غزوہ احد میں زخم پہنچنے کے بعد پھر جہاد کے لیے تیار ہو گئے۔

❀ **اَلْقُرْحُ**: اس کا معنی 'زخم کی تکلیف' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے) وہ جنہوں نے زخم کی تکلیف پہنچنے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا۔''

✿:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورۃ آل عمران:140

53 - ﴿وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴾ (رقم الآية: 174)

لفظ [رِضْوَانَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:15)

54 - ﴿وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ﴾ (رقم الآية: 176)

لفظ [لَا يَحْزُنْكَ] میں یہاں اور (المائدۃ:41 ، یونس:65، لقمان:23 ، یٰسٓ:76) میں اور [لَيَحْزُنُكَ] (الأنعام:33)، [لَيَحْزُنُنِيْ] (یوسف:13) ، [لَا يَحْزُنُهُمُ] (الانبیاء:103) ، [لِيَحْزُنَ] (المجادلۃ:10) میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 391 ❷ المهذب: 144/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ يُحْزِنْكَ، لَيُحْزِنُنِيْ، لَا يُحْزِنْهُمُ، لِيُحْزِنَ: یہ قبیلہ تمیم کی لغت ہے، اور "أَحْزَنَ يُحْزِنُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔

❀ يَحْزُنْكَ، لَيَحْزُنُنِيْ، لَا يَحْزُنْهُمُ، لِيَحْزُنَ: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ اور "حَزَنَ يَحْزُنُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ❶

✿:.....ترجمہ ہے: "اور وہ لوگ تجھے غمزدہ نہ کریں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں۔"

55 - ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ﴾ (رقم الآية: 178)

لفظ [وَلَا يَحْسَبَنَّ] میں تین قراءات ہیں:

✿ وَلَا يَحْسَبَنَّ ❀ وَلَا يَحْسِبَنَّ: یہ دونوں واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ﴿الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا﴾ ان کا فاعل ہے۔ اور "س" کے کسرہ اور فتحہ کی توجیہ [البقرة، آية:273] میں دیکھیے۔ ترجمہ ہوگا: "اور کافر لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہماری دی ہوئی مہلت ان کے لیے بہتر ہے۔"

✿ وَلَا تَحْسَبَنَّ: یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے۔ یا ہر انسان مخاطب ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "اور آپ نہ سمجھیں ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا کہ ہماری دی ہوئی مہلت ان کے لیے بہتر ہے۔"

56 - ﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾ (رقم الآية: 179)

لفظ [يَمِيْزَ] اور [لِيَمِيْزَ اللّٰهُ] (الانفال:37) میں دو قراءات ہیں:

✿ يَمِيْزَ: یہ "مَازَ يَمِيْزُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اللہ کبھی ایسا نہیں ہیں کہ ایمان والوں کو اسی حالت پر چھوڑ دے جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے۔"

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (يٰسٓ:59)

"اور آج (قیامت کے دن) الگ ہو جائے اے مجرمو!"

❀ يُمَيِّزَ: یہ "مَيَّزَ يُمَيِّزُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❸

❶ القراءات القرآنية بين لغتي الحجاز وتميم: 96

❷ المهذب: 144/1 والمغني: 380/1

❸ الكشف: 369/1 والموضح: 359

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اللہ کبھی ایسا نہیں ہیں کہ ایمان والوں کو اسی حالت پر چھوڑ دے جس پر تم ہو۔ یہاں تک کہ وہ ناپاک کو پاک سے بالکل جدا (اور واضح) کر دے۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ﴾ (الملك:8)

57 - ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم﴾ (رقم الآية: 180)

لفظ [وَلَا يَحْسَبَنَّ] میں دو قراءات ہیں:

- وَلَا يَحْسَبَنَّ ❀ وَلَا يَحْسِبَنَّ : یہ دونوں واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ﴿الَّذِينَ يَبْخَلُونَ﴾ ان کا فاعل ہے۔ اور ''س'' کے کسرہ اور فتحہ کی توجیہ [البقرۃ، آیۃ:273] میں دیکھیے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور نہ سمجھیں وہ لوگ جو (مال) میں بخل میں کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے کہ وہ (کنجوسی، بخل) ان کے لیے بہتر ہے۔''

- وَلَا تَحْسَبَنَّ : یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے۔ یا ہر انسان مخاطب ہے۔[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور آپ نہ سمجھیں ان لوگوں کو جو (مال) میں بخل میں کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے کہ وہ (کنجوسی، بخل) ان کے لیے بہتر ہے۔''

:..... ''اَلْبُخْل'' ان حقوق کو ادا نہ کرنے کا نام ہے جو انسان پر واجب ہیں۔ مثلاً گھر والوں کا نان ونفقہ، مہمان نوازی، زکوٰۃ وعشر وغیرہ۔ سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ))[2]

''بخل سے بڑی بیماری کیا ہو سکتی ہے؟''

58 - ﴿وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (رقم الآية: 180)

لفظ [تَعْمَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

- يَعْمَلُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ بخیل اور کنجوس لوگوں کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ اس

---

[1] المهذب: 144/1

[2] صحيح الأدب المفرد: 227

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے جو وہ (بخل، کنجوسی) کر رہے ہیں، خوب باخبر ہے۔''

❀ تَعْمَلُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مسلمانوں سے خطاب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ اس سے جو تم کر رہے ہو، خوب باخبر ہے۔'' یعنی اللہ تعالیٰ کی تمہارے اعمال پر بھی نظر ہے کہ تم بھی بخل اور کنجوس لوگوں کی روش اختیار تو نہیں کرتے۔''[1]

59 - ﴿سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۱۸۱﴾ (رقم الآية: 181)

لفظ [سَنَكْتُبُ... وَ قَتْلَهُمْ... نَقُوْلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ سَنَكْتُبُ... وَ قَتْلَهُمْ... نَقُوْلُ: اس قراءت میں ﴿سَنَكْتُبُ﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ ﴿مَا قَالُوْا﴾ اس کا مفعول ہے۔ اور ﴿وَ قَتْلَهُمْ﴾ ماقبل مفعول پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿نَقُوْلُ﴾ بھی جمع متکلم کا صیغہ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''ہم (یہود کے اعمال نامے میں) لکھ لیں گے جو انہوں نے کہا (کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں) اور ان کا بلاوجہ انبیائے کرام کو قتل کرنا بھی، اور ہم (ان سے قیامت کے دن) کہیں گے جلا دینے والا عذاب چکھو!''

❀ سَيُكْتَبُ... وَقَتْلُهُمْ... يَقُوْلُ: اس قراءت میں ﴿سَيُكْتَبُ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ﴿مَا قَالُوْا﴾ اس کا نائب فاعل ہے۔ اور ﴿وَقَتْلُهُمْ﴾ ماقبل نائب فاعل پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿يَقُوْلُ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''(یہود کے اعمال نامے میں) لکھ دیا جائے گا جو انہوں نے کہا (کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں) اور ان کا بلاوجہ انبیائے کرام کو قتل کرنا بھی، اور وہ (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے) کہے گا جلنے والا عذاب چکھو!''

60 - ﴿فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝۱۸۴﴾ (رقم الآية: 184)

لفظ [وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ] میں تین قراءات ہیں:

✿ وَ بِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ: اس قراءت میں مصحف شامی کے مطابق پڑھا گیا ہے۔ اور 'با' کا تکرار

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 184 والمغني: 382/1 [2] المهذب: 145/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بطور تاکید ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر اگر وہ (اہل کتاب) تجھے جھٹلائیں تو بے شک کئی رسول تجھ سے پہلے جھٹلائے گئے جو واضح دلائل کے ساتھ اور صحیفوں کے ساتھ اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔''

❀ **وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ** : اس قراءت میں مصحف الامام کے مطابق پڑھا گیا ہے۔ اور 'با' کا تکرار بطور تاکید ہے۔ مصحف الامام: وہ مصحف ہے جس کو سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے خاص کیا۔ علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مصحف (الامام) میں اسی طرح لکھا دیکھا۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''پھر اگر وہ (اہل کتاب) تجھے جھٹلائیں تو بے شک کئی رسول تجھ سے پہلے جھٹلائے گئے جو واضح دلائل کے ساتھ اور صحیفوں کے ساتھ اور روشن کتاب (لے کر آئے) تھے۔''

✿ **وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ** : اس قراءت میں مصحف مدنی، مکی، بصری اور کوفی کے مطابق پڑھا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر اگر وہ (اہل کتاب) تجھے جھٹلائیں تو بے شک کئی رسول تجھ سے پہلے جھٹلائے گئے جو واضح دلائل کے ساتھ اور صحیفے اور روشن کتاب (لے کر آئے) تھے۔''

❁:..... تینوں قراءت کا معنی ایک ہی ہے، کیونکہ ﴿وَ الزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ﴾ کا ماقبل ﴿بِالْبَيِّنٰتِ﴾ پر عطف ہے، اور ان دونوں کے ساتھ 'با' کا تکرار بطور تاکید ہے۔ ❷

61 - ﴿ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ ﴾ (رقم الآية: 187)

لفظ [لَتُبَيِّنُنَّهٗ... وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَيُبَيِّنُنَّهٗ ... وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ**: یہ دونوں جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی مابعد ﴿فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اہل کتاب سے لیے گئے وعدہ کو مسلمانوں کے لیے بطور خبر بیان کر رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے وعدہ لیا کہ وہ (احکامِ الٰہی اور آخری نبی کی صفات) سب لوگوں سے ضرور بیان کریں گے اور اسے چھپائیں گے نہیں۔ تو پھر (بھی) انہوں نے اس (عہد) کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا۔''

❀ **لَتُبَيِّنُنَّهٗ ... وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ** : یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ آیت میں بنی اسرائیل کے ساتھ وعدے کو حکایۃً انہیں الفاظ کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیتے وقت کہے تھے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے وعدہ لیا کہ تم (احکامِ الٰہی اور آخری نبی کی صفات)

❶ نشر القراءات العشر: 2254، 2255 ❷ الموضح: 397 ❸ الموضح: 397

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں۔ تو پھر (بھی) انہوں نے اس (عہد) کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا۔''

❁:.....عرب کے ہاں جب کسی کے ساتھ عہد و پیمان کو بیان کیا جا رہا ہو تو صیغہ غائب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی عہد و پیمان کے ہو بہو الفاظ نقل کر دینا، یا بطور خبر صیغہ غائب لے آنا۔ جس طرح کہ کہا جاتا ہے: "أَخَذْتُ عَلَى فُلَانٍ الْعَهْدَ لَا يَضْرِبُ زَيْدًا/لَا تَضْرِبُ زَيْدًا"[1]

62 - ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ﴾ (رقم الآية: 188)

لفظ [لَا تَحْسَبَنَّ... فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ] میں پانچ قراءات ہیں:

❁ **لَا يَحْسَبَنَّ... فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ** ❁ **لَا يَحْسِبَنَّ... فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ** : ان دونوں قراءت میں ﴿لَا يَحْسَبَنَّ/لَا يَحْسِبَنَّ﴾ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ﴾ اس کا فاعل ہے۔ اور بعد کا جملہ اس کا مفعول ہے۔ اور ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ/فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ﴾ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کے شروع میں "فَا" زائدہ ہے۔ اور خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے۔ یا ہر انسان مخاطب ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہ سمجھیں وہ لوگ جو اپنے کیے پر بڑے خوش ہیں، اور چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ان کاموں پر بھی کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں، ایسے لوگوں کے بارے میں آپ ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ وہ عذاب سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔''

❁ **لَا يَحْسِبَنَّ... فَلَا يَحْسِبَنَّهُمْ** : اس قراءت میں ﴿لَا يَحْسِبَنَّ﴾ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ﴾ اس کا فاعل ہے۔ اور بعد کا جملہ اس کا مفعول ہے۔ اور ﴿فَلَا يَحْسِبَنَّهُمْ﴾ بھی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کے شروع میں ''فَا'' حرف عاطفہ ہے۔ جس کا پہلے جملہ پر عطف ہے۔ ﴿فَلَا يَحْسِبَنَّهُمْ﴾ اصل میں "فَلَا يَحْسِبُوْنَّهُمْ" تھا۔ اس واو محذوفہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ''ب'' کو ضمہ دے دیا گیا ہے۔[3]

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہ سمجھیں وہ لوگ جو اپنے کیے پر بڑے خوش ہیں، اور چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ان کاموں پر بھی کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں، ایسے لوگ ہرگز نہ سمجھیں کہ وہ اپنے آپ کو عذاب سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔''

---

[1] الموضح: 285 [2] لطائف الإشارات: 1718/4 [3] المهذب: 147/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ لَا تَحْسَبَنَّ ... فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ ✿ لَا تَحْسِبَنَّ ... فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ : ان دونوں قراءت میں ﴿لَا تَحْسَبَنَّ/لَا تَحْسِبَنَّ﴾ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ﴾ اس کا مفعول اول ہے۔ اور بعد کا جملہ اس کا مفعول ثانی ہے۔ اور خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے۔ یا ہر انسان مخاطب ہے۔[1] اور ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ/فَلَا تَحْسِبَنَّهُمْ﴾ بھی واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور یہ پہلے کلمہ کی بطور تاکید کے ہے۔ اور اس کے شروع میں "فَا" زائدہ ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: "آپ ہرگز نہ سمجھنا کہ جو لوگ اپنے کیے پر بڑے خوش ہیں، اور چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف ان کاموں پر بھی کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں، ایسے لوگوں کے بارے میں آپ ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ وہ عذاب سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"

✿:..... "س" کے کسرہ اور فتحہ کی توجیہ کے لیے دیکھیے: [البقرۃ:273]

63 - ﴿فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ﴾ (رقم الآية: 195)

لفظ [وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا : اس قراءت میں پہلے ﴿قٰتَلُوْا﴾ ہے جو "قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَة" باب "مُفَاعَلَة" سے جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ پھر ﴿قُتِلُوْا﴾ ہے جو "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے فعل ماضی مجہول ہے۔

ترجمہ ہوگا: "تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انہیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور جو شہید کیے گئے، میں ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا۔"

❀ وَقٰتَلُوْا وَقُتِّلُوْا : اس قراءت میں پہلے ﴿قٰتَلُوْا﴾ ہے جو "قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَة" باب "مُفَاعَلَة" سے جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ پھر ﴿قُتِّلُوْا﴾ ہے جو "قَتَّلَ يُقَتِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے فعل ماضی مجہول ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انہیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور جو بے دردی سے شہید کیے گئے، میں ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کر دوں گا۔"

✿ وَقُتِلُوْا وَقٰتَلُوْا : اس قراءت میں پہلے ﴿قُتِلُوْا﴾ ہے جو "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے فعل ماضی مجہول ہے۔ پھر ﴿قٰتَلُوْا﴾ ہے جو "قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَة" باب "مُفَاعَلَة" سے جمع مذکر غائب،

---

[1] لطائف الإشارات: 1718/4 [2] المهذب: 148/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فعل ماضی معروف ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''تو وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور انہیں میرے راستے میں ایذا دی گئی اور جو شہید کیے گئے اور جنہوں نے جہاد کیا، میں ضرور ان کی برائیاں ان سے دور کردوں گا۔

قاری فتح محمد پانی پتی لکھتے ہیں:

''شہید چونکہ مجاہد سے افضل ہے، اس لیے اس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔'' ❷

64 - ﴿لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ﴾ (رقم الأية: 196،197)

لفظ [لَا يَغُرَّنَّكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا يَغُرَّنْكَ** : اس قراءت میں فعل 'نون تاکید خفیفہ' کے ساتھ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کو ان لوگوں کا (خوشحالی کے ساتھ) شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز دھوکے میں نہ ڈال دے جنہوں نے کفر کیا۔ تھوڑا سا فائدہ ہے، پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

❀ **لَا يَغُرَّنَّكَ** : اس قراءت میں فعل 'نون تاکید ثقیلہ' کے ساتھ ہے۔ اور اس میں زیادہ تاکیدی معنی پایا جاتا ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''آپ کو ان لوگوں کا (خوشحالی کے ساتھ) شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز کسی قسم کے دھوکے میں نہ ڈال دے جنہوں نے کفر کیا۔ تھوڑا سا فائدہ ہے، پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

65 - ﴿لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ (رقم الأية: 198)

لفظ [لَكِنِ الَّذِينَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَكِنَّ الَّذِينَ** : اس قراءت میں ﴿لَكِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، اور ﴿الَّذِينَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔

❀ **لَكِنِ الَّذِينَ** : اس قراءت میں ﴿لَكِنِ﴾ حرف عطف ہے، جو بعد والے اسم میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور ﴿الَّذِينَ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔ ''لَكِنْ'' کا 'نون' التقاء ساکنین کی وجہ سے مکسور ہے۔ کیونکہ عربی کا قاعدہ ہے: " اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ " ''جب ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے۔'' ❹

✿:..... معنی میں کوئی فرق نہیں۔

---

❶ المهذب: 148/1 والموضح: 398 ❷ عنایات رحمانی: 220/2 ❸ الموضح: 399
❹ المغني: 391/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ النساء

1 - ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ﴾ (رقم الآية: 1)

لفظ [تَسَآءَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَظَّهَّرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" اور ﴿تَسَآءَلُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَسَاءَلُوْنَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: "تَتَسَاءَلُوْنَ" سے ﴿تَسَآءَلُوْنَ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[2]

❁ تَسَآءَلُوْنَ: یہ باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اس لیے قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔

❁ تَسَآءَلُوْنَ: اس قراءت میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'سین' سے بدل کر 'سین' کا 'سین' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔[3]

لفظ [وَالْاَرْحَامَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ وَالْاَرْحَامَ: اس قراءت میں یہ ماقبل لفظ ﴿اللّٰهَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو، اور (اسی طرح) رشتہ داری (توڑنے) سے (بھی) بچو۔"

❁ وَالْاَرْحَامِ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿بِهٖ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر اور صلہ رحمی کا وسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو۔"

---

[1] علم الصيغة: 45

[2] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

[3] الكشف: 375/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس قراءت سے کوفی نحاۃ کی تائید بھی ہوتی ہے جو کہتے ہیں: ''اسم ظاہر کا ضمیر مجرور پر حرفِ جارہ کے اعادہ کے بغیر بھی عطف ہوسکتا ہے۔'' اور بصری نحاۃ کے ہاں بھی جائز ہے لیکن اضطراری حالت میں۔

قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر بھی اسم ظاہر کا ضمیر مجرور پر حرفِ جارہ کے اعادہ کے بغیر بھی عطف کیا گیا ہے۔ جیسے: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ﴾ (النساء: 176) کہ یہاں ﴿وَمَا﴾ ماقبل ﴿فِيهِنَّ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے محلاً مجرور ہے۔[1] اور ایک رائے کے مطابق: ﴿وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۙ﴾ (البقرۃ: 217) میں ﴿الْمَسْجِدِ﴾ ماقبل ﴿بِهِ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

2 - ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ﴾ (رقم الآية: 3)

لفظ [فَوَاحِدَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَوَاحِدَةً:** اس قراءت میں یہ ماقبل محذوف فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: " فَانْكِحُوْا وَاحِدَةً "

ترجمہ ہوگا: ''پھر اگر تم ڈرو کہ تم (بیویوں کے درمیان) عدل (برابری) نہیں کرسکو گے تو (پھر) ایک سے ہی (نکاح کرو)۔ یا جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہوں (یعنی لونڈیاں، ان پر اکتفا کرو)۔''

❀ **فَوَاحِدَةٌ:** اس قراءت میں یہ ماقبل محذوف فعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اصل عبارت تھی: "فَيَكْفِيْ وَاحِدَةٌ"[2]

ترجمہ ہوگا: ''پھر اگر تم ڈرو کہ تم (بیویوں کے درمیان) عدل (برابری) نہیں کرسکو گے تو (پھر) ایک ہی (کافی ہے)۔ یا جن کے مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہوں (یعنی لونڈیاں، ان پر اکتفا کرو)۔''

3 - ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا﴾ (رقم الآية: 5)

لفظ [قِيَامًا] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... امام کسائی اور اخفش کہتے ہیں: "أَقَامَ يُقِيْمُ" سے تین طرح مصدر استعمال ہوتا ہے: "قَوَامًا، قِيَامًا، قِيَمًا"۔[3]

جبکہ قرآن مجید میں دو طرح استعمال ہوا ہے:

---

[1] المغني: 1/394، 395 والموضح: 402

[2] المهذب: 1/150

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 191 والمغني: 1/396

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ قِيٰمًا ❁ قِيَمًا

ترجمہ ہے: ''اور نادان (بے سمجھوں) کو اپنا مال نہ دو، جس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قائم رہنے (یعنی گزر بسر) کا ذریعہ بنایا ہے۔''

4 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿١٠﴾﴾ (رقم الآية: 10)

لفظ [وَسَيَصْلَوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ وَسَيَصْلَوْنَ: یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں، اور وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے۔''

❁ وَسَيُصْلَوْنَ: یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''بے شک جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھرتے ہیں، اور وہ عنقریب بھڑکتی آگ میں داخل کیے جائیں گے۔''

❁:..... قرآن مجید میں دونوں طرح استعمال ہوا ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا﴾ (النساء:56)، ﴿جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا﴾ (ابراهيم:29)، ﴿اصْلَوْهَا الْيَوْمَ﴾ (يٰسٓ:64)۔

5 - ﴿فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ﴾ (رقم الآية: 11)

لفظ [كَانَتْ وَاحِدَةً] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... عربی زبان میں لفظ ''كَانَ'' فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ﴾ (البقرة:280)

❁ كَانَتْ وَاحِدَةً: اس قراءت میں ﴿كَانَتْ﴾ فعل تامہ ہے۔ اور ﴿وَاحِدَةً﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر اگر (صرف) عورتیں ہوں اور دو سے زائدہ ہوں تو ان کے لیے متروکہ مال میں سے دو تہائی ہے، اور اگر ہو ہی ایک تو اس کے لیے آدھا (مال) ہے۔

❁ كَانَتْ وَاحِدَةً: اس قراءت میں ﴿كَانَتْ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اور اس میں ''هِيَ'' ضمیر اس کا اسم

[1] المهذب: 151/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے جو "الْمَتْرُوْكَةُ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو ماقبل ﴿فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ﴾ کے مفہوم سے نکلا ہے۔ کیونکہ عورتوں کے ہی وراثت میں حصے بیان ہو رہے ہیں۔ اور ﴿وَاحِدَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "پھر اگر (صرف) عورتیں ہوں اور دو سے زائدہ ہوں تو ان کے لیے متروکہ مال میں سے دو تہائی ہے، اور اگر وہ (بیٹی یا بہن) ایک ہی ہو تو اس کے لیے آدھا (مال) ہے۔

6 - ﴿فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهُ أَبَوٰهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ﴾ (رقم الآية: 11)

لفظ [فَلِأُمِّهِ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں:

✿ فَلِأُمِّهِ: یہ بنو طی ء، کلاب، ہوازن اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❷ وہ ﴿فَلِـ﴾ کے 'لام' مکسور کی اتباع (پیروی) میں 'ہمزہ' کو بھی کسرہ دیتے ہیں۔ اور اس لیے بھی تاکہ زبان کی ایک ہی کیفیت اور حالت رہے۔

❀ فَلِأُمِّهِ: اس قراءت میں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے ہمزہ مضموم پڑھا گیا ہے۔ ❸

7 - ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِيْ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ﴾ (رقم الآية: 12، 11)

لفظ [يُوْصِيْ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں:

✿ يُوْصِيْ: یہ "أَوْصٰى يُوْصِيْ" باب "إِفْعَال" سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(وراثت کی یہ تقسیم) اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہوگی جو (مرنے والا) کر جائے یا ادائے قرض کے بعد۔"

❀ يُوْصٰى: یہ "أَوْصٰى يُوْصِيْ" باب "إِفْعَال" سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ❹ ترجمہ ہوگا: "(وراثت کی یہ تقسیم) اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہوگی جو (مرنے والا) کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد۔"

8 - ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا﴾ (رقم الآية: 13)

لفظ [يُدْخِلْهُ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 405 ❷ لهجات العرب في القرآن الكريم: 133
❸ الكشف: 379/1 ❹ المهذب: 152/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ **يُدْخِلْهُ:** یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، وہ (اللہ) اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا، جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

❀ **نُدْخِلْهُ:** یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، ہم انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے، جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔''

9 - ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا﴾ (رقم الآية:14)

لفظ [يُدْخِلْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُدْخِلْهُ:** یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اور اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے تجاوز کرے گا وہ (اللہ) اسے آگ میں داخل کرے گا، اس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔''

❀ **نُدْخِلْهُ:** یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ [2] ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، اور اس کی (مقرر کردہ) حدوں سے تجاوز کرے گا ہم اسے آگ میں داخل کریں گے، اس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

10 - ﴿وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا﴾ (رقم الآية: 16)

لفظ [وَالَّذٰنِ] میں دو قراءات ہیں:

☆:..... یہ ''اَلَّذِيْ'' اسم موصولہ سے تثنیہ کا صیغہ ہے۔ قیاسی طور اس کی تثنیہ '' اَلَّذَيَانِ '' ہونی چاہیے۔ جیسے ''اَلْقَاضِيْ'' سے ''قَاضِيَانِ''۔ لیکن عرب خلافِ قیاس اس کو دو طرح سے پڑھتے ہیں۔

✿ **وَالَّذٰنِ:** یہ بنی تمیم اور قیس کی لغت ہے۔ وہ اس کی ''یاء'' کو حذف کر کے اس کی جگہ ''نون'' لے آتے ہیں، اور دونوں 'نون' کا آپس میں ادغام کر دیتے ہیں، لہٰذا نون مشدد ہو گیا۔

❀ **وَالَّذٰنِ:** یہ اہل حجاز اور بنو اسد کی لغت ہے۔ وہ تخفیف کی غرض سے ''یاء'' محذوف کا عوض لائے

[1] المهذب: 153/1 [2] المهذب: 153/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بغیر پڑھتے ہیں۔ ❶

11 - ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ﴾ (رقم الآية: 19)

لفظ [كَرْهًا] میں یہاں اور [قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا] (التوبة:53)، [حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا] (الأحقاف:15) میں دو قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ قرآن مجید میں سات مقامات پر آیا ہے، چار مقامات پر دو لغتیں ہیں، اور تین مقامات پر صرف ایک قراءت ﴿ كَرْهًا ﴾ ہے۔

✿ كُرْهًا: یہ "الْمَشَقَّةُ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے وارث بن جاؤ (انہیں) مشقت میں ڈالتے ہوئے۔''

❀ كَرْهًا: یہ "إِجْبَارًا، أُجْبِرَ عَلَيْهِ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! تمہارے لیے جائز نہیں کہ تم عورتوں کے وارث بن جاؤ (ان پر) زبردستی کرتے ہوئے۔''

❁:..... امام اخفش کہتے ہیں: اس کلمہ میں "اَلضَّعْف، اَلضُّعْف" کی طرح دو لغتیں ہیں۔ اور دونوں لغتیں "الْمَشَقَّةُ" اور "إِجْبَارًا" کے معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔ جبکہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر علماء نے فرق کیا ہے، جس طرح ترجمہ میں واضح کیا گیا ہے۔ ❷

❁:..... سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''زمانہ جاہلیت میں میت کے ورثاء دوسری چیزوں کی طرح اس کی بیوی کے بھی مالک ہوتے تھے، ان میں سے اگر کوئی چاہتا تو خود اس سے شادی کر لیتا، یا کسی دوسرے سے شادی کر دیتے (، اور مہر خود لے لیتے)۔ اور اگر چاہتے تو عورت کو کلیتاً شادی ہی سے روک دیتے (حتیٰ کہ وہ مر جاتی اور اس کے مال کے وارث خود بن جاتے) عورت کے اولیاء کو اس سلسلہ میں کوئی اختیار نہ ہوتا، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور عورت پر ان کے تسلط کو ختم کر دیا۔'' ❸

12- ﴿ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ ❹ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ﴾ (رقم الآية: 19)

---

❶ المهذب: 153/1 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 472،471

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 195/1 والكشف: 382/1

❸ صحيح البخاري: 4579

❹ ❁:..... ﴿ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ ﴾ کا معنی "وَلَا تَحْبِسُوهُنَّ" ہے۔ اور یہ أَزْدِ شَنُوْءَة قبائل (قبیلہ زَهْرَان، غَامِد، لَهَب، ثَمَالَه) کی لغت ہے۔ وہ "تَحْبِسُوهُنَّ" کی جگہ ﴿ تَعْضُلُوهُنَّ ﴾ بولتے ہیں۔ (لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [مُبَيِّنَةٍ] میں یہاں اور سورۃ الأحزاب:30، الطلاق:1 میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُبَيِّنَةٍ**: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور نہ (عورتوں) کو اس لیے روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ (عورتیں) ایسی بے حیائی کا ارتکاب کریں جو (دیکھنے اور جاننے والے کو) واضح کر دینے والی ہو (کہ یہ فحاشی ہے)۔'' یعنی جو بالکل ظاہر ہو۔

❀ **مُبَيَّنَةٍ**: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور نہ (عورتوں) کو اس لیے روک رکھو کہ تم نے انہیں جو کچھ دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ (عورتیں) ایسی بے حیائی کا ارتکاب کریں جو واضح کر دی گئی ہو (دیکھنے اور جاننے والے کے لیے)۔'' یعنی جو اللہ نے تم پر واضح کر دی ہے کہ یہ بے حیائی ہے۔

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (آل عمران:118)

''تحقیق ہم نے تمہارے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو (تو سمجھ جاؤ)''

یعنی اللہ تعالیٰ نے خیر و شر، اور فحاشی و عفت ہر چیز واضح کر دی ہے۔ ❶

13 - ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ﴾

(رقم الآية: 24)

لفظ [وَأُحِلَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَأُحِلَّ**: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (شادی شدہ) عورتوں کے علاوہ اور عورتیں تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں (یوں) کہ تم اپنا مال (بطور مہر) کے ذریعے ان سے نکاح کرنا چاہو۔ برے کام سے بچنے کے لیے نہ کہ شہوت رانی کے لیے۔''

❀ **وَأَحَلَّ**: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور (شادی شدہ) عورتوں کے علاوہ اور عورتیں (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے حلال کر دیں ہیں (یوں) کہ تم اپنا مال (بطور مہر) کے ذریعے ان سے نکاح کرنا چاہو۔ برے کام سے بچنے کے لیے نہ کہ

❶ الموضح: 410 ❷ الموضح: 412

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شہوت رانی کے لیے۔''

14 - ﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ (رقم الآية: 25)

لفظ [الْمُحْصَنٰتِ، مُحْصَنٰتٍ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں، سوائے پہلی جگہ [وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ]

❁ الْمُحْصِنٰتِ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت عورتوں کی اپنی ذات کی طرف ہے، یعنی وہ عورتیں جو اپنے آپ کو زنا سے پاک اور محفوظ رکھتی ہیں۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحریم:12) ''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔''

ترجمہ ہوگا: ''اور تم (مسلمانوں) میں سے جو مالی لحاظ سے طاقت نہ رکھے کہ وہ (آزاد) پاک رہنے والی مومن عورتوں سے نکاح کرے تو وہ مومن لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو، (نکاح کرلے)۔''

❁ الْمُحْصَنٰتِ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت عورتوں کے علاوہ کی طرف ہے، جو اسلام ہے یا شوہر یا ولی ہے۔ یعنی اسلام نے حدود اللہ کے ساتھ ان کی عزت کو محفوظ کر دیا، یا ان کے شوہر نے شادی کے ذریعے، یا ان کے ولی نے ان کی شادی کروا کر ان کی عزت وعفت کو محفوظ کر دیا۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور تم (مسلمانوں) میں سے جو مالی لحاظ سے طاقت نہ رکھے کہ وہ (آزاد، اور اسلام کی وجہ سے زنا سے) محفوظ ہونے والی مومن عورتوں سے نکاح کرے تو وہ مومن لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو، (نکاح کرلے)۔'' یعنی جن کی عفت کو اسلام نے حدود اللہ کے ساتھ محفوظ کر دیا۔ یعنی وہ مسلمان ہوں۔

❁:..... پہلی جگہ ﴿وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ صرف ﴿الْمُحْصَنٰتُ﴾ اسم مفعول کے ساتھ قراءت ہے، کیونکہ اس سے مراد: وہ عورتیں ہیں جن کا نکاح ہو چکا ہو۔ گویا وہ نکاح کے ذریعے محفوظ ہو گئیں۔ ان کے شوہر نے نکاح کے ذریعے ان کی عفت و پاکدامنی کو محفوظ کر دیا۔ ❷

15 - ﴿فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ﴾ (رقم الآية: 25)

---

❶ الكشف: 384/1 والموضح: 411 ❷ الكشف: 384/1

❸ ❁:..... ﴿مُسٰفِحٰتٍ﴾ کا معنی ''اَلزَّانِی'' ہے۔ اور یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ وہ ''اَلزَّانِی'' کی جگہ ''اَلْمُسَافِحَةُ'' بولتے ہیں۔ (لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [مُحْصَنٰتٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُحْصِنٰتٍ:** یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت لونڈیوں کی اپنی ذات کی طرف ہے۔ یعنی وہ کسی کے نکاح میں آ کر اپنی عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کرنے والی ہوں۔

ترجمہ ہوگا: ''(اگر تم لونڈیوں سے نکاح کرنا چاہو) تو ان سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرلو اور انہیں ان کے مہر اچھے طریقے سے دو، جب کہ وہ نکاح میں آنے والی ہوں، بدکاری کرنے والی نہ ہوں۔ اور نہ چھپے یار بنانے والی ہوں۔''

❀ **مُحْصَنٰتٍ:** یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت لونڈیوں کے علاوہ کی طرف ہے، جو شوہر یا ان کے مالک ہیں کہ وہ شادی کے ذریعے ان کی عزت وعفت کو محفوظ کرنے والے ہوں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(اگر تم لونڈیوں سے نکاح کرنا چاہو) تو ان سے ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح کرلو اور انہیں ان کے مہر اچھے طریقے سے دو، جب کہ وہ نکاح میں لائی گئی ہوں، بدکاری کرنے والی نہ ہوں۔ اور نہ چھپے یار بنانے والی ہوں۔''

16-﴿فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (رقم الآية: 25)

لفظ [أُحْصِنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **أُحْصِنَّ:** یہ جمع مؤنث غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب وہ (لونڈیاں) نکاح میں لائی جاچکیں پھر اگر وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر اس سزا کا نصف ہے جو (کنواری) آزاد عورتوں پر ہے۔'' یعنی آزاد عورتوں کی سزا 100 کوڑے ہیں تو ان کی 50 کوڑے ہے۔

❀ **أَحْصَنَّ:** یہ جمع مؤنث غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب وہ (لونڈیاں) نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ کسی بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر اس سزا کا نصف ہے جو (کنواری) آزاد عورتوں پر ہے۔''

✿:..... ﴿أُحْصِنَّ﴾ فعل مجہول کے ذریعے 'نکاح' کی نسبت لونڈیوں کے شوہر کی طرف کی گئی ہے، جبکہ ﴿أَحْصَنَّ﴾ فعل معروف کے ذریعے 'نکاح' کی نسبت لونڈیوں کی طرف کی گئی ہے۔ نکاح چونکہ

❶ الكشف: 384/1 والموضح: 411

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میاں بیوی دونوں کا ہوتا ہے اس لیے کسی کی طرف بھی نسبت کی جاسکتی ہے۔ ❶

لفظ [الْمُحْصَنٰتِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الْمُحْصِنٰتِ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

❀ الْمُحْصَنٰتِ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ❷

✿:..... دونوں قراءات میں 'الف لام' عہد کا ہے، دونوں سے مخصوص محصنات یعنی کنواری آزاد عورتیں مراد ہیں۔ کیونکہ ان کی سزا 100 کوڑے ہے جس کا نصف ہوسکتا ہے، شادی شادی آزاد عورتوں کی سزا رجم ہے، اس کا نہ نصف ہوسکتا ہے نہ یہاں ﴿الْمُحْصِنٰتِ / الْمُحْصَنٰتِ﴾ سے وہ مراد ہیں۔

17 - ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ ﴾ (رقم الآية: 29)

لفظ [تَكُوْنَ تِجَارَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... عربی زبان میں لفظ "كَانَ" فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہوجاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ﴾ (البقرۃ:280)

✿ تَكُوْنَ تِجٰرَةٌ: اس قراءت میں ﴿تَكُوْنَ﴾ فعل تامہ ہے۔ اور ﴿تِجٰرَةٌ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے تجارت کی کوئی صورت ہو۔"

❀ تَكُوْنَ تِجٰرَةً: اس قراءت میں ﴿تَكُوْنَ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اور اس میں "هِيَ" ضمیر اس کا اسم ہے جو "الْاَمْوَالُ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو ماقبل ﴿لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ کے مفہوم سے نکلا ہے۔ کیونکہ ایک دوسرے کے مال ہی کو ناحق کھانے سے روکا جارہا ہے۔ اور ﴿تِجٰرَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے (اس مال کی) تجارت کی کوئی صورت ہو۔"

18 - ﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ

---

❶ لطائف الإشارات: 1853/5 ❷ المهذب: 156/1

❸ الموضح: 413

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿مُّدْخَلًا كَرِيمًا﴾ (رقم الآية: 31)

لفظ [مُّدْخَلًا] میں یہاں اور سورۃ الحج:59 میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُّدْخَلًا** : یہ "أَدْخَلَ يُدْخِلُ إِدْخَالًا" باب "إِفْعَال" سے اسم ظرف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت والی جگہ میں داخل کریں گے۔"

یہ صیغہ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی آیا ہے: ﴿وَقُل رَّبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ﴾ (الإسراء: 80) "اور دعا کیا کریں! اے میرے رب مجھے (دنیا و آخرت میں جس جگہ بھی) داخل کرنا سچائی (اور عزت کے ساتھ) داخل کرنا۔"

❀ **مَدْخَلًا**: یہ "دَخَلَ يَدْخُلُ" ثلاثی مجرد سے اسم ظرف ہے۔ اور اس کا عامل فعل محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَنُدْخِلْكُمْ فَتَدْخُلُونَ مَدْخَلًا"۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "اگر تم ان بڑے گناہوں سے بچو گے جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں داخل کریں گے تو تم عزت والی جگہ میں داخل ہو جاؤ گے۔"

19 - ﴿وَسْـَٔلُوا اللَّهَ مِن فَضْلِهِ﴾ (رقم الآية: 32)

لفظ [وَسْـَٔلُوا] اور اس جیسے کلمات [وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ، فَسْـَٔلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ، فَسْـَٔلْ، وَسْـَٔلْهُمْ، فَسْـَٔلُوهُمْ، فَسْـَٔلُوهُنَّ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **وَسَلُوا، وَسَلِ، فَسَلُوا، فَسَلْ، وَسَلْهُمْ، فَسَلُوهُمْ، فَسَلُوهُنَّ** : یہ اہل حجاز اور بنی عبدالقیس کی لغت ہے۔ وہ تخفیف اور کثرت استعمال کی وجہ سے ان کا ہمزہ حذف کر کے اس کی حرکت ماقبل 'سین' کو دے دیتے ہے۔

❀ **وَسْـَٔلُوا، وَسْـَٔلِ، فَسْـَٔلُوا، فَسْـَٔلْ، وَسْـَٔلْهُمْ، فَسْـَٔلُوهُمْ، فَسْـَٔلُوهُنَّ** : یہ باقی قبائل کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے ہمزہ کو باقی رکھتے ہیں۔ ❷

✿:.....قرآن مجید میں ایک جگہ صرف حذف 'ہمزہ' ہے: ﴿سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُم مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ﴾ (البقرة: 211) جبکہ اس کی اصل "اِسْئَلْ" ہے۔

20 - ﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ﴾ (رقم الآية: 33)

---

❶ المهذب: 156/1 والموضح: 413

❷ اللهجات العربية في التراث: 575 وحجة القراءات لأبي زرعة: 344

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [عَقَدَتْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **عَقَدَتْ:** یہ "عَقَدَ يَعْقِدُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جن سے تم نے معاہدہ کیا ہوا ہے انہیں ان کا (وراثت سے) حصہ دو۔''

❁ **عٰقَدَتْ:** یہ "عَاقَدَ يُعَاقِدُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ جس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور جن سے تم نے باہم معاہدہ کیا ہوا ہے انہیں ان کا (وراثت سے) حصہ دو۔''

❁:..... ''جن سے تم نے باہم معاہدہ کیا ہوا ہے'' اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن سے باہم نصرت وحمایت، اور مال میں اشتراک کا معاہدہ کر کے تم حلیف بنے ہوئے ہو۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب مہاجرین مدینہ آئے اور نبی اکرم نے مہاجرین وانصار میں بھائی چارہ قائم کر دیا، انصاری کا وارث اس کے رشتے داروں کے بجائے مہاجر ہوتا تھا، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُوْنَ﴾ ''ماں باپ اور قرابت دار جو مال چھوڑ جائیں ہم نے ہر شخص کے وارث مقرر کر دیے ہیں۔'' تو وہ (وراثت جو مہاجرین اور انصار کے درمیان قائم کی گئی تھی) منسوخ ہوگئی۔ پھر فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ﴾ سے مراد یہ ہے کہ نصرت، اعانت اور نصیحت کی صورت میں انہیں ان کا حصہ دو، کیونکہ میراث سے ان کا تعلق ختم ہوگیا ہے، ہاں! البتہ ان کے لیے وصیت کی جاسکتی ہے۔[2]

21 - ﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾ (رقم الآية: 34)

لفظ [بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ:** اس قراءت میں ﴿بِمَا﴾ کا ﴿مَا﴾ مصدریہ ہے۔ اور لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ ماقبل ﴿حَفِظَ﴾ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ معنی ہوگا: "بِحِفْظِ اللّٰهِ لَهُنَّ، وَمَعُوْنَتِهِ"

ترجمہ ہوگا: ''پس نیک عورتیں وہ ہیں جو (شوہر کی) فرمانبردار ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت سے ان (کے حقوق) کی حفاظت کرنے والی ہیں۔''

''اللہ کی حفاظت سے'' سے مراد: اللہ کی عنایت اور توفیق سے۔ یا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی نصیحت کی ہے۔

❁ **بِمَا حَفِظَ اللّٰهَ:** اس قراءت میں ﴿بِمَا﴾ کا ﴿مَا﴾ اسم موصولہ ہے۔ اور لفظ ﴿اللّٰهَ﴾ ماقبل ﴿حَفِظَ﴾ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کے دو معنی کیے گئے ہیں:

---

[1] الموضح: 414 [2] تفسیر ابن کثیر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❶ "بِمَا حَفِظْنَ اللّٰهَ ،أيْ حَفِظْنَ أَمْرَهُ" یعنی ان کی بیویاں اللہ کے حکم کی حفاظت (وتسلیم) کرتے ہوئے خاوندوں (کے حقوق) کی حفاظت کرنے والیاں ہیں۔

❷ "بِالَّذِيْ حَفِظَ أَوَامِرَ اللّٰهِ" یعنی ان کی بیویاں خاوندوں (کے حقوق) کی حفاظت کرنے والیاں ہیں اس وجہ سے کہ وہ (یعنی ان کے شوہر) اللہ (کے احکامات) کی حفاظت (اور تسلیم) کرنے والے ہیں۔

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "نیک عورتوں کی صفات یہ ہیں کہ وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار ہوتی ہیں۔ اور جس طرح خاوند اللہ کے حکم سے ان کے حقوق اور نان ونفقہ کا خیال رکھتے ہیں تو وہ بھی ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی توفیق سے، اور اللہ کے حکم کی وجہ سے ان کے مال اور عزت وآبرو کی حفاظت رکھتی ہیں۔"[1]

22 - ﴿اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ﴾ (رقم الآية: 37)

لفظ [بِالْبُخْلِ] میں یہاں اور سورۃ الحدید، آیۃ: 24 میں دو قراءات ہیں:

✿ بِالْبُخْلِ: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ "ب" کے ضمہ، اور "خ" کے سکون کے ساتھ

❀ بِالْبَخَلِ: یہ قبیلہ اسد کی لغت ہے۔ "ب" اور "خ" کے فتحہ کے ساتھ۔[2]

✿:..... اس کلمہ میں عربوں کے ہاں دو اور لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور وہ قراءات شاذہ ہیں: "بِالْبُخُلِ" یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور "بِالْبَخْلِ" یہ قبیلہ بکر بن وائل کی لغت ہے۔[3]

23 - ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾﴾ (رقم الآية: 40)

لفظ [تَكُ حَسَنَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....عربی زبان میں لفظ "كَانَ" فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ﴾ (البقرۃ:280)

✿ تَكُ حَسَنَةٌ: اس قراءت میں ﴿تَكُ﴾ فعل تامہ ہے۔ اور ﴿حَسَنَةٌ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر ایک نیکی ہو

---

[1] المهذب: 157/1 ولطائف الإشارات: 1853/5 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 143/2

[2] المهذب: 157/1 وعنایاتِ رحمانی: 243/2

[3] توجيه ما قُرِءَ به من لهجة أسد: 454 وعنایاتِ رحمانی: 244/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور (مزید) اپنی طرف سے اجر عطا فرماتا ہے۔''

❀ **تَكُ حَسَنَةً** : اس قراءت میں ﴿تَكُ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اور اس میں "هِيَ" ضمیر اس کا اسم ہے جو ماقبل ﴿مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور ﴿حَسَنَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ایک ذرہ کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اور اگر وہ (ذرہ کے برابر بھی) نیکی ہو تو اسے دوگنی کر دیتا ہے اور (مزید) اپنی طرف سے اجر عطا فرماتا ہے۔''

لفظ [يُضٰعِفْهَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:261)

24 - ﴿يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ﴾

(رقم الأية: 42)

لفظ [تُسَوّٰى] میں تین قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَسَوّٰى﴾ اصل میں "تَتَسَوّٰى" اور ﴿تَظَهَّرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ❸ جیسے: "تَتَسَوّٰى" سے ﴿تَسَوّٰى﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طیء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❹

❁ **تَسَوّٰى** ❀ **تَسَوّٰى** : یہ دونوں واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف از باب "تَفَعُّل" ہیں۔ اور اصل میں "تَتَسَوّٰى" ہیں۔ ﴿تَسَوّٰى﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور ﴿تَسَوّٰى﴾ میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'سین' سے بدل کر 'سین' کا 'سین' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اور مابعد ﴿الْاَرْضُ﴾ ان کا فاعل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(قیامت) کے دن کافر اور رسول کے نافرمان یوں آرزو کریں گے کہ کاش ان پر

---

❶ لطائف الإشارات: 1860/5

❷ المغني: 259/1

❸ علم الصيغه:45

❹ لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زمین ہموار ہو جائے۔'' یعنی زمین انہیں نگل لے اور وہ مٹی میں ہی گل مل جائیں۔ تاکہ ان کا کوئی حساب وکتاب نہ ہو۔

✿ **تُسَوّٰی:** یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول از باب "تَفْعِیْل" ہے۔ اور مابعد ﴿الْاَرْضُ﴾ اس کا نائب فاعل ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(قیامت) کے دن کافر اور رسول کے نافرمان یوں آرزو کریں گے کہ کاش ان پر زمین ہموار کر دی جائے۔'' یعنی انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے اور وہ مٹی میں ہی گل مل جائیں۔ تاکہ ان کا کوئی حساب وکتاب نہ ہو۔

25 - ﴿اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (رقم الآية: 43)

لفظ [اَوْ لٰمَسْتُمُ] میں یہاں اور سورۃ المائدۃ:6 میں دو قراءات ہیں:

✿:..... علی، عائشہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم اور حسن بصری، مجاہد، قتادہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ یہ لفظ جماع سے کنایہ ہے۔ یعنی ﴿لَمَسْتُمُ﴾ أَيْ جَامَعْتُمْ۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: 'لمس، مس، اور مباشرت' کا معنی جماع ہی ہے۔ ❷

✿ **اَوْ لَمَسْتُمُ:** یہ "لَمَسَ يَلْمِسُ لَمْسًا" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس میں یکطرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو (یعنی جماع کیا ہو) اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔''

✿ **اَوْ لٰمَسْتُمُ:** یہ "لَامَسَ يُلَامِسُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جماع کے وقت میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے بدن کو چھوتا ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''یا تم نے عورتوں کو باہم چھوا ہو (یعنی جماع کیا ہو) اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔''

26 - ﴿وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ﴾

(رقم الآية: 49، 50)

لفظ [فَتِيْلًا ۝ انْظُرْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

---

❶ المهذب: 158/1 والموضح: 417 والكشف: 390/1

❷ تفسير ابن كثير ❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 205 والمغني: 411/1

❹ المهذب: 160/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

27 - ﴿إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ﴾ (رقم الآية: 58)

لفظ [نِعِمَّا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة آل عمران:271)

28 - ﴿وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ﴾ (رقم الآية: 66)

لفظ [اَنِ اقْتُلُوْا... اَوِ اخْرُجُوْا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

لفظ [اِلَّا قَلِيْلٌ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....نحو کا قاعدہ ہے: جب مستثنیٰ متصل ❸ غیر موجب ❹ ہو تو وہاں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اہل حجاز اسے استثناء کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جبکہ بنی تمیم کے ہاں اسے استثناء کی وجہ سے نصب دینا یا بدل بناتے ہوئے ماقبل کا اعراب دینا دونوں جائز ہیں۔ ❺

❁ اِلَّا قَلِيْلًا: اس قراءت میں یہ بطور مستثنیٰ منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر ہم واقعی (جہاد کے بجائے بنی اسرائیل کی طرح) ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو، یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو وہ ایسا نہ کرتے سوائے ان میں سے بہت تھوڑے (لوگوں کے)۔''

❁ اِلَّا قَلِيْلٌ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿مَا فَعَلُوْهُ﴾ کی ضمیر سے بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❻

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر ہم واقعی (جہاد کے بجائے بنی اسرائیل کی طرح) ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو، یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے بہت تھوڑے لوگوں کے علاوہ وہ ایسا نہ کرتے۔''

❁:.....لفظ ﴿اِلَّا قَلِيْلٌ﴾: مصحف شامی میں: ﴿اِلَّا قَلِيْلًا﴾، اور باقی مصاحف میں: ﴿اِلَّا قَلِيْلٌ﴾ مکتوب ہے۔ ❼

29 - ﴿وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ﴾ (رقم الآية: 73)

لفظ [لَّمْ تَكُنْۢ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ المهذب: 162/1

❷ المهذب: 163/1

❸ جو استثناء سے قبل مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرفِ استثناء لا کر خارج کیا جائے۔

❹ جب جملہ استثناء میں نفی، نہی، استفہام ہو۔

❺ القراءات القرآنية بين لغتي الحجاز وتميم: 93

❻ حجة القراءات لأبي زرعة: 206 ولطائف الإشارات: 1866/5

❼ الوسيلة: 131

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ لَمْ تَكُنْ..... مَوَدَّةٌ ❀ لَمْ يَكُنْ..... مَوَدَّةٌ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ"۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿مَوَدَّةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❶

30 - ﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۣ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧٧﴾﴾

(رقم الأية: 77)

لفظ [لَا تُظْلَمُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا يُظْلَمُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیں! دنیا کا سامان تو بہت تھوڑا ہے اور آخرت اس کے لیے بہتر ہے جو متقی بنے، اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

❀ لَا تُظْلَمُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیں! دنیا کا سامان تو بہت تھوڑا ہے اور آخرت اس کے لیے بہتر ہے جو متقی بنے، اور ان پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

✿:..... آیت میں ان کمزور دل لوگوں کا ذکر ہو رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے جہاد فرض کیا تو وہ لوگوں سے ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اور کہنے لگے اے رب تو نے ہم جہاد کیوں فرض کر دیا کیوں ہمیں اپنی موت کے صحیح وقت تک فائدہ نہ اٹھانے دیا۔ تو جواب میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ انہیں کہہ دیں (جس کا آیت میں ذکر ہے.....)۔ اور عرب کے ہاں جب بالواسطہ (کسی کے ذریعے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غائب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کا سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غیب لانا۔ قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ﴾ (آل عمران:12) میں دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ ❷

31 - ﴿اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ ❸ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۭ﴾

(رقم الأية: 90)

---

❶ المهذب: 163/1 ❷ المهذب: 164/1

❸ ✿:..... ﴿حَصِرَتْ﴾ کا معنی "ضَاقَ" ہے۔ اور یہ اہل یمامہ کی لغت ہے۔ وہ "ضَاقَ" کی جگہ "حَصِرَ" بولتے ہیں۔ (لغات القبائل الواردة فی القرآن الکریم)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [حَصِرَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ حَصِرَةً: اس قراءت میں یہ حال ہے، اس لیے منصوب ہے۔

❀ حَصِرَتْ: یہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی معروف ہے، اور مکمل جملہ ﴿حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ﴾ حال ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ ❶

✿:.....دونوں قراءات ہم معنی ہیں، کیونکہ دونوں میں حال کا معنی پایا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یا جو لوگ تمہارے پاس اس حال میں آئیں کہ ان کے دل تنگ ہوں اس سے کہ وہ تم سے جنگ کریں، یا اپنی قوم سے لڑیں۔''

32 - ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ ﴾ (رقم الآية: 94)

لفظ [فَتَبَيَّنُوْا] میں یہاں دونوں جگہ اور سورۃ الحجرات:6 میں دو قراءات ہیں:

✿ فَتَبَيَّنُوْا: یہ ''تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا'' باب ''تَفَعُّل'' سے جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! جب تم اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) سفر کرو تو (کوئی قدم اٹھانے سے پہلے) تم خوب تحقیق کر لیا کرو۔''

❀ فَتَثَبَّتُوْا: یہ ''تَثَبَّتَ يَتَثَبَّتُ تَثَبُّتًا'' باب ''تَفَعُّل'' سے جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ اس میں زیادہ مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ کہ تحقیق کے بعد مزید ٹھہر کر اطمینان کیا کرو اور جب تک کچھ ثابت نہ ہو جائے قدم نہ اٹھایا کرو۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! جب تم اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) سفر کرو تو (کوئی قدم اٹھانے سے پہلے) تم خوب ٹھہر کر اور اطمینان سے تحقیق کر لیا کرو (جب تک کچھ ثابت نہ ہو جائے قدم نہ اٹھایا کرو)۔''

لفظ [اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ السَّلَمَ: اس کا مصدر ''السَّلْمُ'' ہے۔ اور اس سے مراد: ''حکم ماننا اور فرمانبرداری کرنا'' ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ﴾ (النحل:87) ''اور اس دن وہ (مشرک) اللہ کے سامنے فرمانبرداری پیش کریں گے۔''

آیت کا ترجمہ ہوگا: ''اور جو تمہیں فرمانبرداری پیش کرے، اسے نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔''

---

❶ المهذب: 166/1 والموضح:424

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 209 والموضح: 423

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **السَّلَمَ** : اس کا مصدر **"السِّلْمُ"** ہے۔ اس سے مراد: ''تسلیم، سلام کہنا'' ہے۔ جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا﴾ (الفرقان:63) ''اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں سلام ہے۔''[1]

آیت کا ترجمہ ہوگا: ''اور جو تمھیں سلام کرے اسے نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور جو تم سے فرمانبرداری کی بات کرے، کہ میں اللہ اور اس رسول کی فرمانبرداری قبول کرتا ہے یا وہ سلام ہی کہہ دے جو مسلمانوں کا شعار ہے۔ تو اسے نہ کہو کہ تو مومن نہیں (بلکہ تم مرنے کے خوف سے ایسا کر رہے ہو)۔''

لفظ [**لَسْتَ مُؤْمِنًا**] میں دو قراءات ہیں:

❁ **مُؤْمَنًا** : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کہ تجھے امان حاصل نہیں۔'' یعنی: **"لَا نُؤَمِّنُكَ فِيْ نَفْسِكَ"** ''ہم تجھے تیرے نفس کے متعلق امان نہیں دے سکتے۔''

❀ **مُؤْمِنًا** : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: ''کہ تو مومن نہیں۔'' تم نے یہ کام تلوار کے خوف سے کیا ہے۔

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور جو تم سے فرمانبرداری کی بات کرے، کہ میں اللہ اور اس رسول کی فرمانبرداری قبول کرتا ہے یا وہ سلام ہی کہہ دے جو مسلمانوں کا شعار ہے۔ تو اسے نہ کہو کہ تو مومن نہیں یا تجھے امان حاصل نہیں، (کیونکہ تم مرنے کے خوف سے ایسا کر رہے ہو)۔''

❁:..... لفظ ﴿إِلَيْكُمُ السَّلَمَ﴾ اور ﴿لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ کی قراءات کو ملائیں تو تین قراءات بنتی ہیں:

❀ ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾

ترجمہ ہوگا: ''(ایمان والو!) اور جو تمھیں سلام کرے اسے نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔''

❀ ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمَنًا﴾

ترجمہ ہوگا: ''اور جو تم تمھیں فرمانبرداری پیش کرے، اسے نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔''

❀ ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمَنًا﴾

ترجمہ ہوگا: ''اور جو تم تمھیں فرمانبرداری پیش کرے، اسے نہ کہو کہ تجھے امان حاصل نہیں۔''

---

[1] الكشف: 395/1 والموضح: 425

[2] المهذب: 167/1 واتحاف فضلاء البشر: 519/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

33 - ﴿كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا﴾ (رقم الآية: 94)

لفظ [فَتَبَيَّنُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَتَبَيَّنُوْا**: یہ "تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا" باب "تَفَعُّل" سے جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(مسلمانو!) اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے (یعنی غیر مسلم) تو اللہ نے تم پر احسان کیا (اسلام کی دولت نصیب فرمادی) پس تم (ہر قدم اٹھانے سے پہلے) خوب تحقیق کرلیا کرو۔"

❀ **فَتَثَبَّتُوْا**: یہ "تَثَبَّتَ يَتَثَبَّتُ تَثَبُّتًا" باب "تَفَعُّل" سے جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف ہے۔ اس میں زیادہ مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ کہ تحقیق کے بعد مزید ٹھہر کر اطمینان کیا کرو اور جب تک کچھ ثابت نہ ہوجائے قدم نہ اٹھایا کرو۔ [1]

ترجمہ ہوگا: "(مسلمانو!) اس سے پہلے تو بھی ایسے ہی تھے (یعنی غیر مسلم) تو اللہ نے تم پر احسان کیا (اسلام کی دولت نصیب فرمادی) پس تم (ہر قدم اٹھانے سے پہلے) خوب ٹھہر کر اور اطمینان سے تحقیق کرلیا کرو (جب تک کچھ ثابت نہ ہوجائے قدم نہ اٹھایا کرو)۔"

✿:..... آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت مسلمانوں کو حکم دے رہے ہیں کہ جب تم راہ جہاد میں سفر کرو تو تمام مشتبہ امور میں اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو اور جلدی نہ کیا کرو۔ کیونکہ بسا اوقات تمہیں ایسے لوگ ملتے ہیں جن کو تم نہیں جانتے اور وہ السلام علیکم کہتے ہیں تو تم انہیں کافر سمجھ کر قتل کردیتے ہو کہ یہ صحیح مومن نہیں تھا، اس نے تلوار کے خوف سے اسلام ظاہر کیا ہے۔ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، پہلے اچھی طرح تحقیق کرلینی چاہیے۔ کیونکہ دلوں کا علم تو اللہ کے پاس ہے۔ سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کے سبب نزول کے بارے میں کہتے ہیں: "ایک شخص اپنی تھوڑی سی بکریاں چرا رہا تھا کہ مسلمانوں کا ایک سریہ (دستہ) اس کے پاس سے گزرا، اس نے السلام علیکم کہا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر ڈالا اور اس کی بکریاں لے لیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی۔" [2] چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے مقتول کے وارثوں کے پاس اس کی دیت بھیج دی اور اس کی بکریاں بھی واپس کردیں۔ [3]

34 - ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية: 95)

لفظ [غَيْرُ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 209 والموضح: 423

[2] صحيح البخاري: 4591 [3] تفسير احسن الحواشي

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:.....لفظ ﴿غَيْرُ﴾ یہ ادات استثناء ہے۔ اس میں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ بنو اسد اور بنی قضاعہ اسے استثناء کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جبکہ باقی قبائل کے ہاں زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسے "إِلَّا" حرف استثناء کے بعد آنے والے مستثنیٰ جیسا اعراب دیا جائے گا۔ ❶

اور "إِلَّا" کے بعد آنے والے مستثنیٰ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب مستثنیٰ متصل ❷ غیر موجب ❸ ہو تو وہاں استثناء کی وجہ سے نصب دینا یا بدل بناتے ہوئے ماقبل کا اعراب دینا، دونوں جائز ہیں۔ ❹

✿ غَيْرُ: اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ یہ ماقبل ﴿الْقٰعِدُوْنَ﴾ کا بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اللہ کے راہ میں جہاد کرنے والے اور (پیچھے) بیٹھے رہنے والے یعنی بغیر عذر کے (یہ) برابر نہیں ہو سکتے۔"

❷ یہ ماقبل ﴿الْقٰعِدُوْنَ﴾ کی صفت ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اللہ کے راہ میں جہاد کرنے والے اور بغیر عذر کے (پیچھے) بیٹھے رہنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔"

❀ غَيْرَ: اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ یہ بطور مستثنیٰ منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اللہ کے راہ میں جہاد کرنے والے اور (پیچھے) بیٹھے رہنے والے الا یہ کہ کسی عذر سے (بیٹھے) ہوں، برابر نہیں ہو سکتے۔"

❷ یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❺

ترجمہ ہوگا: "اللہ کے راہ میں جہاد کرنے والے اور (پیچھے) بیٹھے رہنے والے اس حال میں کہ بغیر کسی عذر کے (بیٹھے) ہوں، برابر نہیں ہو سکتے۔"

35 - ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ﴾ (رقم الأية: 97)

لفظ [الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:267)

36 - ﴿هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (رقم الأية: 109)

لفظ [هٰٓاَنْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ "ها" تنبیہ ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: "(جن لوگوں نے اُبَیرِق کے بیٹوں کی طرف سے وکالت کی) سن لو! تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس (اُبَیرِق کے بیٹوں) کی طرف سے دنیا کی زندگی میں جھگڑا

---

❶ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 489

❷ جو استثناء سے قبل مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرف استثناء لا کر خارج کیا جائے۔

❸ جب جملہ استثناء میں نفی، نہی، استفہام ہو۔

❹ قواعد النحو: 125/1

❺ حجة القراءات لأبي زرعة: 210 والمهذب: 167

❻ المهذب: 168/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا، تو ان کی طرف سے اللہ سے قیامت کے دن کون جھگڑا کرے گا؟''

❀ ''ھا'' ہمزہ سے بدلی ہوئی ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(جن لوگوں نے اُبَیْرِق کے بیٹوں کی طرف سے وکالت کی) کیا تم وہ لوگ ہو جنہوں نے اس (اُبَیرِق کے بیٹوں) کی طرف سے دنیا کی زندگی میں جھگڑا کیا، تو ان کی طرف سے اللہ سے قیامت کے دن کون جھگڑا کرے گا؟''

✿:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورۃ آل عمران: 66

✿:.....آیت کا شان نزول یہ ہے انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے اُبَیْرِق نامی شخص کے بیٹوں نے چوری کی، اور راز فاش ہوجانے کے بعد وہ چوری شدہ مال ایک یہودی کے گھر پھینک دیا۔ اور ان کے قبیلے بنوظفر کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر ان کی وکالت کرتے ہوئے ان کی صفائی پیش کرنے لگے۔ قریب تھا کہ نبی اکرم ﷺ اس یہودی کے خلاف فیصلہ صادر فرما دیتے کہ اللہ تعالیٰ یہ آیات نازل کر دیں۔ ❶

37 - ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١١٤﴾﴾ (رقم الآية: 114)

لفظ [نُؤْتِيْهِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُؤْتِيْهِ: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿مَرْضَاتِ اللّٰهِ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو شخص یہ کام (جس کا ذکر گزشتہ آیت میں ہوا ہے، یعنی کسی کو صدقہ دینا، نیکی کا کام کرنا، یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم دینا) اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرے گا تو عنقریب اسے وہ (اللہ) اجر عظیم عطا کرے گا۔''

❀ نُؤْتِيْهِ: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور جو شخص یہ کام (جس کا ذکر گزشتہ آیت میں ہوا ہے، یعنی کسی کو صدقہ دینا، نیکی کا کام کرنا، یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم دینا) اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرے گا تو عنقریب ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے۔''

38 - ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿١٢٤﴾﴾ (رقم الآية: 124)

لفظ [يَدْخُلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ مکمل واقعہ دیکھیں: سنن الترمذی، التفسیر، باب ومن سورة النساء: 3036 حسنه الألباني

❷ الكشف: 397/1 والموضح: 426

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **يَدْخُلُوْنَ**: یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جو شخص نیک کاموں میں سے (کوئی کام) کرے، مرد ہو، یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔''

❀ **يُدْخَلُوْنَ**: یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَلَا يُظْلَمُوْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور جو شخص نیک کاموں میں سے (کوئی کام) کرے، مرد ہو، یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے، اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان کا حق نہ مارا جائے گا۔''

✿:..... اور یہی دو قراءات ﴿فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا﴾ (مریم:60)، ﴿فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (المؤمن:40)، ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ (المؤمن:60)، ﴿جَنَّاتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ﴾ (الفاطر:33) میں ہیں۔ اور ان کے علاوہ باقی تمام جگہ صرف ''فعل مضارع معروف'' کے ساتھ ہے۔

39 - ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتٰبِ﴾ (رقم الأية: 123)

لفظ [بِأَمَانِيِّكُمْ ... أَمَانِيِّ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:78)

40 - ﴿وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ (رقم الأية: 125)

لفظ [إِبْرٰهِيْمَ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:124)

41 - ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا﴾ (رقم الأية: 128)

لفظ [يُّصْلِحَا] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[4] جیسے: ''يَتَصَالَحَا'' سے ﴿يَصَّالَحَا﴾، ''يَتَطَهَّرُ'' سے ''يَطَّهَّرُ''۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[5]

---

[1] المغني: 418/1 [2] المهذب: 171/1 [3] المهذب: 171/1
[4] علم الصيغه:45 [5] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **يَصْلَحَا**: یہ "تَصَالَحَ يَتَصَالَحُ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ اس لیے قاعدے کے تحت اس 'تاء' کو 'صاد' سے بدل کر 'صاد' کا 'صاد' میں ادغام کر دیا گیا۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی قسم کی زیادتی یا بے رخی سے ڈرے تو دونوں (میاں بیوی) پر کوئی گناہ نہیں کہ باہم (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) صلح کر لیں آپس میں۔''

❀ **يُصْلِحَا**: یہ "أَصْلَحَ يُصْلِحُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اس میں اگرچہ یک طرفہ معنی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعد ﴿بَيْنَهُمَا﴾ نے اس میں بھی دو طرفہ معنی پیدا کر دیا ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی قسم کی زیادتی یا بے رخی سے ڈرے تو دونوں (میاں بیوی) پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) صلح کر لیں۔''

❁:..... آیت میں اللہ تعالیٰ بیان کر رہے ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر کے بارے میں دیکھتی ہے کہ وہ اس سے بدسلوکی کرتا ہے، اس کو حقیر سمجھتا ہے، اس کے پاس سوتا بیٹھتا نہیں، اسے نان ونفقہ نہیں دیتا، یا اس کے پاس کوئی اور بیوی ہے جسے وہ زیادہ چاہتا ہے، تو اس صورت میں اس کو اختیار ہے کہ اس سے علیحدہ ہو جائے یا اس شخص کے نکاح میں رہے اور اپنے کچھ حقوق چھوڑنے پر رضامند ہو جائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس آیت کے سبب نزول کے بارے میں فرماتی ہیں: کسی مرد کے پاس کوئی عورت ہوتی اور اب وہ اسے مزید نہ رکھنا چاہتا اور طلاق دینے کا ارادہ کرتا تو وہ عورت کہہ دیتی کہ (مجھے طلاق نہ دے، اپنے نکاح میں رہنے دے) میں اپنی باری کے بارے میں تمہیں اجازت دیتی ہوں (کہ تو جس بیوی کے پاس چاہے رہے) چنانچہ یہ آیت اس سلسلے میں نازل ہوئی۔''[2]

42 - ﴿فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾﴾ (رقم الأية: 135)

لفظ [اِنْ تَلْوٗٓا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اِنْ تَلْوٗٓا**: یہ "لَوٰى يَلْوِيْ لَيًّا" سے ہے۔ ابو عبیدہ نے اس کا معنی: "تَمَطَّلُوْا" ''تم ٹال مٹول کرو'' کیا ہے۔ اور امام مجاہد نے ﴿تَلْوٗٓا﴾ کا معنی "تُبَدِّلُوْا الشَّهَادَةَ" ''تم گواہی کو بدل دو''، اور ﴿تُعْرِضُوْا﴾ کا معنی "تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ" ''تم گواہی چھپا جاؤ'' کیا ہے۔[3]

ترجمہ ہوگا: ''(ایمان والو!) تم (کسی) خواہش کے پیچھے پڑ کر عدل (وانصاف) کو نہ چھوڑو، اور اگر تم

---

[1] المغني: 420/1

[2] صحيح البخاري: 4601

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 215

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(گواہی دینے میں) ٹال مٹول کرو/ (گواہی کو) بدل دو یا پہلو بچا جاؤ (یعنی گواہی چھپا جاؤ) تو (جان لو!) بے شک اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، ہمیشہ پوری طرح باخبر ہے۔"

❀ **﴿إِنْ تَلْوُوْا﴾**: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ بھی "لَوٰی یَلْوِیْ لَیًّا" سے "تَلْوُوْا" ہے۔ 'واو' پر 'ضمہ' دشوار تھا، اس کا ضمہ ماقبل 'لام' کو دے دیا گیا، دو 'واو' ساکن جمع ہو گئیں، اس لیے ایک 'واو' حذف کر دی گئی۔ اس کا ترجمہ ﴿إِنْ تَلْوُوْا﴾ والا ہی ہوگا۔

❷ یہ "وَلِيَ يَلِيْ" سے ہے۔ اس کا معنی: "تُقْبِلُوْا" "تم قبول کرو" ہے۔ اور یہ ﴿تُعْرِضُوْا﴾ کے مقابلے میں ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "(ایمان والو!) تم (کسی) خواہش کے پیچھے پڑ کر عدل (وانصاف) کو نہ چھوڑو، اور اگر تم (گواہی دینے کی ذمہ داری) قبول کرو یا پہلو بچا جاؤ (یعنی گواہی چھپا جاؤ) تو (جان لو!) بے شک اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، ہمیشہ پوری طرح باخبر ہے۔"

❀:..... دونوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ ﴿إِنْ تَلْوُوْا﴾ قراءت میں گواہی دینے کی ذمہ داری قبول کرنے کی بات ہو رہی ہے، کہ اللہ تعالیٰ باخبر ہیں جو تم گواہی دو گے اس لیے گواہی دینے میں انصاف سے کام لو۔ اور ﴿إِنْ تَلْوُوْا﴾ قراءت میں گواہی دینے کی ذمہ داری قبول کرنے کی صورت میں (گواہی دینے میں) ٹال مٹول کرنے/ (گواہی کو) بدل دینے کی بات ہو رہی ہے، کہ یہ نہ سمجھا کہ اللہ کو تمہارے اس گناہ کا پتہ نہیں چلے گا بلکہ اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں۔

دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو خبردار کر رہے ہیں کہ اپنی خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر کبھی عدل (وانصاف) کو نہ چھوڑیں، اور یاد رکھوں اگر تم گواہی دینے کی ذمہ داری قبول کرو گے، اور قبول کرنے کی صورت میں (گواہی دینے میں) ٹال مٹول/ (گواہی کو) بدل دو گے یا گواہی کی ذمہ داری قبول ہی نہیں کرو گے بلکہ پہلو تہی اختیار کرتے ہوئے گواہی چھپا جاؤ گے تو ہر دو صورت میں اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرو گے۔ اور تم اللہ کے ہاں اس کی پوری سزا پاؤ گے۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہم نے صاف جھوٹ نہیں بولا تو جھوٹی گواہی کے گناہ سے بچ جائیں گے۔" ❷

---

❶ الکشف: 399 والموضح: 428

❷ تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیۃ العشر: 8/165، 166 کچھ ردوبدل کے ساتھ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

43 - ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ ﴾ (رقم الآية: 136)

لفظ [نَزَّلَ ... أَنْزَلَ] میں دو قراءات ہیں:

- نَزَّلَ ... أَنْزَلَ : اس قراءت پر دونوں صیغے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ ﴾ (النحل: 44)

ترجمہ ہوگا: ''ایمان والو! تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے رسولوں پر، اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (محمد ﷺ) پر نازل کی، اور ان کتابوں پر جو اس نے اس سے پہلے نازل کی ہیں۔''

- نُزِّلَ ... أُنْزِلَ : اس قراءت پر دونوں صیغے واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہیں۔ جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ﴾ (الأنعام: 114)[1]

ترجمہ ہوگا: ''ایمان والو! تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے رسولوں پر، اس کتاب پر جو اس کے رسول (محمد ﷺ) پر نازل کی گئی، اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل کی گئی ہیں۔''

44 - ﴿ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ ﴾ (رقم الآية: 140)

لفظ [نَزَّلَ] میں دو قراءات ہیں:

- نَزَّلَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ تعالیٰ) تم پر کتاب میں یہ حکم نازل کر چکے ہیں کہ جب تم سنو کہ (کسی مجلس میں) اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم ان کے ساتھ مت بیٹھو۔''

- نُزِّلَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: ''اور تم پر کتاب میں یہ حکم نازل کیا جا چکا ہے کہ جب تم سنو کہ (کسی مجلس میں) اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم ان کے ساتھ مت بیٹھو۔''

45 - ﴿ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ﴾ (رقم الآية: 145)

لفظ [الدَّرْكِ] میں دو قراءات ہیں:

- الدَّرْكِ - الدَّرَكِ

---

[1] الموضح: 429 [2] المهذب: 179/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....عربوں کے ہاں دولغتیں پائی جاتی ہیں،لیکن ﴿الدَّرَكِ﴾ زیادہ مشہور ہے۔جس طرح قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿لَا تَخٰفُ دَرَكًا﴾ (طه:77)

دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔ جبکہ بعض نے فرق کیا ہے کہ ﴿الدَّرَكِ﴾ ''نیچے والا حصہ'' اور ﴿الدَّرْكِ﴾ ''سب سے نیچے والا حصہ''۔لیکن یہاں اس کے بعد ﴿الْأَسْفَلِ﴾ آنے کی وجہ سے دونوں کا معنی ایک ہی ہوگیا ہے۔آیت کا ترجمہ ہوگا: ''یقیناً منافقین آگ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔''[1]

46 - ﴿وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (رقم الآية: 125)

لفظ [يُؤْتِ] میں وقفاً دوقراءات ہیں۔[2] دیکھیے:(باب الوقف على مرسوم الخط)

47 - ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ﴾ (رقم الآية: 152)

لفظ [يُؤْتِيْهِمْ] میں دوقراءات ہیں:

❁ يُؤْتِيْهِمْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿بِاللّٰهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور جولوگ اللہ اوراس کے رسولوں پر ایمان لائے اوران میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں (یعنی ایسا نہیں کیا کہ بعض ایمان لائے اور بعض کا انکار) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں عنقریب وہ (اللہ) ان کا پورا اجر عطا فرمائے گا۔''

❁ نُؤْتِيْهِمْ: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔اوراس کی ماقبل ﴿وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔[3] ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اوران میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں (یعنی ایسا نہیں کیا کہ بعض ایمان لائے اور بعض کا انکار) یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم عنقریب ان کا پورا اجر عطا فرمائیں گے۔''

48 - ﴿وَقُلْنَا لَهُمُ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾

(رقم الآية: 154)

لفظ [لَا تَعْدُوْا] میں چارقراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ اصل میں '' لَا تَعْتَدُوْا '' ہے '' اِعْتَدٰى يَعْتَدِيْ '' باب ''اِفْتِعَال'' سے، اور

---

[1] الكشف:401/1 ولطائف الإشارات:1885/5 والموضح: 430

[2] المهذب: 174/1 [3] المهذب: 175/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صرف کا قاعدہ ہے کہ اگر باب "اِفْتِعَال" کے 'عین' کلمہ میں 'ت، ث، ج، ز، ر، ذ، س، ش، ص، ض، ط، ظ' ان بارہ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو "اِفْتِعَال" کی 'تاء' کو عین کلمہ کے ہم مثل بنا کر ادغام کرنا جائز ہے۔[1] مذکورہ قاعدہ کے مطابق جب ادغام کیا تو یہ ﴿لَا تَعْدُّوْا﴾ ہو گیا۔ 'ع' اور 'دال' دو ساکن جمع ہو گئے، پھر کچھ عرب اس کو اس کی حالت پر باقی رکھتے ہیں۔ اور کچھ اس کے اجتماع ساکنین کے ثقل کو مختلف طریقوں سے ختم کرتے ہیں:

- **لَا تَعْدُّوْا** (اختلاس): اس قراءت میں اجتماع ساکنین کو اختلاس (خفیف حرکت) سے ختم کیا گیا ہے۔ اور یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔
- **لَا تَعْدُّوْا**: اس قراءت میں محذوف 'تاء' کی حرکتِ فتحہ 'ع' کو دے دی گئی ہے۔ اور یہ بھی اہل حجاز کی لغت ہے۔
- **لَا تَعْدُّوْا**: اس قراءت میں اس کو اصلی حالت میں باقی رکھا گیا ہے۔ اور یہ بکر بن وائل اور اکثر بنی تمیم کی لغت ہے۔[2]
- **لَا تَعْدُّوْا**: یہ "عَدَا يَعْدُوْ" سے ثلاثی مجرد ہے۔
- .....معنی میں کوئی فرق نہیں۔ قرآن مجید میں دونوں طرح استعمال ہوا ہے: ﴿وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ﴾ (البقرۃ: 65)، ﴿اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ﴾ (الاعراف:163)[3]

49 - ﴿اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (رقم الآية: 162)

لفظ [سَنُؤْتِيْهِمْ] میں دو قراءات ہیں:

- **سَيُؤْتِيْهِمُ**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ میں لفظ 'اللہ' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(آسمانی کتب پر ایمان لانے والے، نماز قائم کرنے والے، زکوۃ دینے والے، اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے) یہ ہیں جنہیں عنقریب وہ (اللہ تعالیٰ) بہت بڑا اجر دے گا۔''
- **سَنُؤْتِيْهِمْ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔[4] ترجمہ ہوگا: ''(آسمانی کتب پر ایمان لانے والے، نماز قائم کرنے والے، زکوۃ دینے والے، اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے) یہ ہیں جنہیں عنقریب ہم بہت بڑا اجر عطا دیں گے۔''

---

[1] توضيحات علم الصيغة لمحمد ابراهيم:29

[2] آثار اللهجات العربية في القراءات السبع: 45

[3] الموضح: 431 والكشف:402/1 [4] المهذب: 176/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

50 - ﴿وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ﴾ (رقم الأية: 163)

لفظ [اِبْرٰهِيْمَ] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:124)

51 - ﴿وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا﴾ (رقم الأية: 163)

لفظ [زَبُوْرًا] میں یہاں اور سورۃ الإسراء:55 میں اور [وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ] (الأنبياء:105) میں دوقراءات ہیں:

- زَبُوْرًا، الزَّبُوْرِ: "زا" کے فتحہ کے ساتھ
- زُبُوْرًا، الزُّبُوْرِ: "زا" کے ضمہ کے ساتھ

:..... لفظ "زَبَرَ" سے دونوں طرح مصدر استعمال ہوتا ہے۔ اور اس سے مراد وہ کتاب ہے جو داود علیہ السلام پر اتاری گئی۔ ❷

❶ المهذب: 177/1)

❷ المهذب: 177/1 والمغني: 425/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ المائدۃ

1 - ﴿يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا﴾ (رقم الآية: 2)

لفظ [رِضْوَانًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:15)

2 - ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (رقم الآية: 2)

لفظ [شَنَاٰنُ] میں یہاں اور آیت نمبر:8 میں دو قراءات ہیں:

- شَنَاٰنُ: یہ "شَنَأَ يَشْنَأُ" سے مصدر ہے۔
- شَنْاٰنُ: اس کے بارے میں تین اقوال ہیں:
  1. امام سیبویہ کہتے ہیں: یہ بھی مصدر ہے۔ لیکن عرب کے ہاں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ ❷
  2. امام فراء کہتے ہیں: یہ اسم ہے۔ ❸
  3. بعض کے نزدیک: پے در پے حرکات ہونے کی وجہ سے تخفیف کے لیے 'نون' کو ساکن کر دیا ہے۔ ❹

﴿شَنَاٰنُ﴾ کہتے ہیں: "بَالِغٌ فِيْ بُغْضِهٖ" "سخت، حد درجہ کی دشمنی۔" ❺

لفظ [اَنْ صَدُّوْكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

- اَنْ صَدُّوْكُمْ: اس قراءت میں ﴿اَنْ﴾ مصدریہ ہے۔ اور اس سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "لِأَنْ"۔ ❻

ترجمہ ہوگا: اور (ایمان والو!) کسی قوم کی دشمنی، اس لیے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا، تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم حد سے بڑھ جاؤ۔"

اس قراءت میں واقعہ حدیبیہ جو 6 ہجری میں پیش آیا' کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ ان مشرکین نے اگرچہ تمہیں اس وقت اور اس سے پہلے بھی مسجد حرام میں جانے سے روکا تھا لیکن تم ان کے اس روکنے کی وجہ سے ان کی دشمنی کی بنا پر حد سے مت بڑھنا۔ ان پر ظلم و زیادتی کرتے ہوئے اپنے غصے کو ٹھنڈا نہ کرنے لگ

---

❶ المهذب: 179/1 ❷ الكشف:404/1

❸ حجة القراءات لأبي زرعة:220

❹ المهذب: 179/1 ولطائف الإشارات:1929/5

❺ طلائع البشر: 58 ❻ المهذب: 179/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جانا، کیونکہ ایمان والوں پر ہر حالت میں اللہ کے حکم کا التزام اور عدل وانصاف کا راستہ اختیار کرنا فرض ہے۔ ❶

❀ ﴿إِنْ صَدُّوكُمْ﴾ : اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ شرطیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: اور (ایمان والو!) کسی قوم کی دشمنی، اگر وہ مسجد حرام سے تمہیں روکیں، تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم حد سے بڑھ جاؤ۔''

سیاق سے معلوم ہوتا ہے یہ قراءات ﴿أَنْ صَدُّوكُمْ﴾ قراءات سے بعد میں نازل ہوئی، اور اس میں ایمان والوں سے کہا جارہا ہے اگر پھر واقعہ حدیبیہ کی طرح کوئی واقعہ پیش آجائے تمہیں پھر بھی ظلم وزیادتی کی راہ اختیار نہیں کرنی بلکہ عدل وانصاف کا راستہ اختیار کرنا ہے۔ ❷

اور بعض کے نزدیک یہ آیت فتح مکہ 8ہجری میں نازل نہیں ہوئی بلکہ واقعہ حدیبیہ 6ہجری سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ اور ایمان والوں کو پہلے سے ہی خبردار کیا جارہا ہے کہ اگر وہ کفار مکہ تمہیں مسجد حرام جانے سے روکیں تو ان سے دشمنی تمہیں ان پر ظلم وزیادتی کرنے پر آمادہ نہ کرے۔ ❸

3 - ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (رقم الأية: 2)

لفظ [لَا تَعَاوَنُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

4 - ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾ (رقم الأية: 3)

لفظ [الْمَيْتَةُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

5 - ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ﴾ (رقم الأية: 3)

لفظ [فَمَنِ اضْطُرَّ] اور [اضْطُرَّ] میں دو دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

6 - ﴿الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ﴾ (رقم الأية: 5)

---

❶ تفسير السعدي

❷ الكشف:405/1 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:186/2

❸ لطائف الإشارات:1930/5

❹ المهذب: 179/1 ❺ المهذب: 179/1

❻ المهذب: 180/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [الْمُحْصَنٰتُ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **الْمُحْصِنٰتُ**: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت عورتوں کی اپنی ذات کی طرف ہے، یعنی وہ عورتیں جو اپنے آپ کو زنا سے پاک اور محفوظ رکھتی ہیں۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحریم:12) ''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔''

ترجمہ ہوگا: ''آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئیں ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور مومن عورتوں میں سے پاک رہنے والی عورتیں اور اہل کتاب کی پاک رہنے والی عورتیں (بھی تمہارے لیے حلال ہیں) جب تم انہیں ان کے مہر دے دو، اس حال میں کہ تم نکاح میں لانے والے ہو، بدکاری کرنے والے نہیں اور نہ چھپی دوستیاں بنانے والے۔''

❀ **الْمُحْصَنٰتُ**: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت عورتوں کے علاوہ کی طرف ہے، جو اسلام یا دینی تعلیمات ہیں۔ یعنی دینی تعلیمات نے حدود اللہ کے ساتھ ان کی عزت کو محفوظ کردیا۔[1]

ترجمہ ہوگا: ''آج تمہارے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کردی گئیں ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور مومن عورتوں میں سے (اسلام کی وجہ سے زنا سے) محفوظ ہونے والی عورتیں اور اہل کتاب کی (دینی تعلیمات کی وجہ سے زنا سے) محفوظ ہونے والی عورتیں (بھی تمہارے لیے حلال ہیں) جب تم انہیں ان کے مہر دے دو، اس حال میں کہ تم نکاح میں لانے والے ہو، بدکاری کرنے والے نہیں اور نہ چھپی دوستیاں بنانے والے۔''

7 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ (رقم الآية: 6)

لفظ [وَاَرْجُلَكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَاَرْجُلَكُمْ**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿وَاَيْدِيَكُمْ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہروں کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھولو)۔'' یعنی چہرے اور ہاتھوں کی طرح پاؤں کو بھی دھولو۔

---

[1] المهذب: 180/1 والكشف:384/1 والموضح: 411

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس قراءت میں مقدم کلام کو مؤخر کیا گیا ہے۔ یہ اصل میں "وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ" تھا۔ لیکن وضو کی ترتیب کو دیکھتے ہوئے ﴿وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ کو مؤخر کیا گیا ہے۔ اور یہ کلام عرب میں عام ہے۔

جس طرح کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اس طرح وارد ہوا ہے: ﴿اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ (المائدۃ:5) میں ﴿وَ الْمُحْصَنٰتُ﴾ کا عطف ﴿الطَّيِّبٰتُ﴾ پر ہے، نہ کہ قریب کلمہ ﴿وَ طَعَامُكُمْ﴾ پر ہو رہا ہے۔

اور ﴿وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى﴾ (طٰہٰ:129) میں بھی ﴿وَ اَجَلٌ﴾ کا عطف ﴿كَلِمَةٌ﴾ پر ہے، نہ کہ قریب کلمہ ﴿لِزَامًا﴾ پر ہو رہا ہے۔ ❶

❀ **وَ اَرْجُلِكُمْ** : اس کی پانچ توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "يُحْمَلُ مَسْحُ الْأَرْجُلِ عَلَى بَعْضِ الْأَحْوَالِ، وَهُوَ لُبْسُ الْخُفِّ" "پاؤں کے مسح کو موزے پہنی ہوئی حالت پر محمول کریں گے۔"

مکہ کی قراءت بالجر ہے تو بہت ممکن ہے کہ امام شافعی کی قراءت بھی بالجر ہو۔ کیونکہ آپ مکہ میں پیدا ہوئے اور ادھر سے ہی قرآن مجید حفظ کیا۔ اور بعض کے قول کے مطابق آپ مکہ کی قراءت کے امام عبداللہ بن کثیر مکی کی تلمیذ رشید بھی ہیں۔ ❷

❷ امام سیبویہ، اخفش اور ابوعبیدہ کہتے ہیں: "اس کا عطف معنوی طور پر ﴿وَ اَيْدِيَكُمْ﴾ پر ہی ہے۔ لیکن یہ کسرہ "اَلْجَرُّ بِالْجِوَارِ" کی وجہ سے آیا ہے۔ یعنی چونکہ قریب ہی دوسرا اسم مجرور ﴿بِرُءُوْسِكُمْ﴾ آ رہا ہے۔ اس کی مناسبت سے اس منصوب کو بھی جر دے دی ہے۔" اور یہ کلام عرب میں عام ہے۔ جس طرح کہا جاتا ہے: "جُحْرُ ضَبٍّ خَرِبٍ" اس مثال میں "خَرِبٍ" صفت تو "جُحْرُ" کی ہے۔ لیکن "اَلْجَرُّ بِالْجِوَارِ" کے تحت اس کو کسرہ دیا گیا ہے۔ ❸

❸ امام فراء رحمہ اللہ کہتے ہیں: "کبھی کلامِ عرب میں ایک اسم کا دوسرے اسم پر عطف ڈالا جاتا ہے۔ لیکن دونوں کا حکم مختلف ہوتا ہے۔" لہٰذا یہاں بھی ﴿وَ اَرْجُلِكُمْ﴾ کا عطف اگرچہ ﴿بِرُءُوْسِكُمْ﴾ پر ہے لیکن دونوں کا حکم مختلف ہے۔ ❹

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة:221 ❷ كتاب النشر لابن جزري:310/1

❸ لطائف الإشارات: 1935/5 وإتحاف فضلاء البشر: 531/1 والدر المصون: 210/4 وتفسير القرآن العظيم:27/2

❹ حجة القراءات لأبي زرعة : 223

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

④ اس کا عطف ﴿بِرُءُوْسِكُمْ﴾ پر ہی ہے۔ اور اس سے مراد 'پاؤں کا مسح' ہی ہے۔ لیکن احادیث نبوی نے توضیح تشریح کردی کہ یہ اس وقت ہے جب موزے یا جرابیں پہنی ہوں۔ اگر موزے یا جرابیں نہیں پہنی تو پھر پاؤں کو دھونا ہے۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغُسْلِ"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "﴿وَاَرْجُلِكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ هُوَ الْمَسْحُ"۔ اور امام شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: "نَزَلَ جِبْرِيْلُ بِالْمَسْحِ"۔ ❶

⑤ اس کا عطف ﴿بِرُءُوْسِكُمْ﴾ پر ہی ہے۔ لیکن اس "مَسْحُ الرِّجْلِ" سے مراد "الْغُسْل" "دھونا" ہے۔ جس طرح کہ عرب کا قول ہے: "تَمَسَّحْتُ لِلصَّلَاةِ أَيْ تَوَضَّأْتُ"❷

8 - ﴿اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (رقم الأية: 6)

لفظ [اَوْ لٰمَسْتُمُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ النساء:43)

9 - ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا﴾ (رقم الأية: 8)

لفظ [شَنَاٰنُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ النساء:2)

10 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ﴾ (رقم الأية: 11)

لفظ [نِعْمَتَ] میں وقفاً دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

11 - ﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً﴾ (رقم الأية: 13)

لفظ [قٰسِيَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿ قٰسِيَةً: یہ "قَسَا يَقْسُوْ" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس کی اصل "قَاسِوَةٌ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "تو (بنی اسرائیل) کے اپنے عہد کو توڑنے کی وجہ ہی سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کردیا۔" یعنی ان کے دلوں میں نفاق بھر گیا۔

❀ قَسِيَّةً: یہ "قَسَا يَقْسُوْ" سے اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کی اصل "قَسِيْوَةٌ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "تو (بنی اسرائیل) کے اپنے عہد کو توڑنے کی وجہ ہی سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو بہت زیادہ سخت کردیا۔" یعنی ان کے دلوں میں بہت زیادہ نفاق بھر گیا۔

---

❶ تفسیر القرآن العظیم: 27/2

❷ التفسیر الکبیر لابن تیمیۃ: 50/4 وتوجیہ مشکل القراءات العشریۃ: 202

❸ المهذب: 181/1 ❹ المهذب: 179/1

❺ المهذب: 181/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ ﴿قَسِيَّةً﴾ کا معنی "اَلرَّدِيْئَةُ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تو (بنی اسرائیل) کے اپنے عہد کو توڑنے کی وجہ ہی سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل کھوٹے کر دیے۔'' یعنی ایمان سے خالی کر دیے۔

✿:..... ﴿قَسِيَّةً / قَسِيَّةً﴾ اصل میں اس سکے کو کہتے ہیں جس میں ملاوٹ ہو، یہ "قَسْوَةٌ" سے ہے۔ خالص سونا اور چاندی نرم ہوتے ہیں اور ان میں جتنی ملاوٹ زیادہ ہو اتنا ہی وہ زیادہ سخت ہو جاتے ہیں، اس تشبیہ کی رعایت سے بنی اسرائیل کے دلوں کو جن میں نفاق بھر گیا تھا ﴿قَسِيَّةً / قَسِيَّةً﴾ کہا گیا ہے۔ ❶

12 - ﴿يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ﴾ (رقم الآية: 16)

لفظ [رِضْوَانَهٗ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:15)

13 - ﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ﴾ (رقم الآية: 32)

لفظ [اَجْلِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَجْلِ: اس قراءت میں 'ہمزہ قطعی مفتوح' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

❀ اِجْلِ: اس قراءت میں 'ہمزہ قطعی مکسور' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اور ماقبل ﴿مِنْ﴾ کو ساتھ ملانے کی صورت میں تخفیف اور آسانی کے لیے 'ہمزہ' کی حرکت ماقبل 'نون' کو دے دی گئی تو ﴿مِنِ اجْلِ﴾ ہو گیا۔

✿:..... عربوں کے ہاں "اَجَلَ يَاْجُلُ" سے دونوں طرح مصدر استعمال ہوتا ہے۔ ❸

14 - ﴿وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ﴾ (رقم الآية: 32)

لفظ [رُسُلُنَا] اور جیسے کلمات [رُسُلُهُمْ، رُسُلُكُمْ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ رُسُلُنَا، رُسُلُهُمْ، رُسُلُكُمْ: یہ قبیلہ تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "س" کے سکون کے ساتھ

❀ رُسُلُنَا، رُسُلُهُمْ، رُسُلُكُمْ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "س" کے ضمہ کے ساتھ ❹

15 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾ (رقم الآية: 41)

لفظ [لَا يَحْزُنْكَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:176)

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 224 والمهذب: 182/1 ❷ المهذب: 183/1

❸ المهذب: 185/1 والمغني: 12/2

❹ في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 125

❺ المغني: 379/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....ترجمہ ہے:''اے رسول! وہ لوگ تجھے غمزدہ نہ کریں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں۔''

16 - ﴿سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ﴾ (رقم الأية: 42)

لفظ [لِلسُّحْتِ] اور [السُّحْتَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

❁ لِلسُّحْتِ، السُّحْتَ: یہ قبیلہ تمیم، اسد کی لغت ہے۔ "ح" کے سکون کے ساتھ

❁ لِلسُّحُتِ، السُّحُتَ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ح" کے ضمہ کے ساتھ [1]

17 - ﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ﴾ (رقم الأية: 45)

لفظ [وَالْعَيْنَ... وَالْاَنْفَ... وَالْاُذُنَ... وَالسِّنَّ... وَالْجُرُوْحَ] میں تین قراءات ہیں:

❁ وَالْعَيْنَ... وَالْاَنْفَ... وَالْاُذُنَ... وَالسِّنَّ... وَالْجُرُوْحَ: اس قراءت میں یہ کلمات ماقبل ﴿اَنَّ﴾ کے اسم ﴿النَّفْسَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ یہاں لفظ کا لفظ پر عطف ہے۔ ترجمہ ہوگا:''اور ہم نے (تورات) میں (بنی اسرائیل) پر لکھ دیا (فرض کر دیا) کہ جان کے بدلے جان ہے، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں میں بھی برابر کا بدلہ ہے۔''

❁ وَالْعَيْنُ... وَالْاَنْفُ... وَالْاُذُنُ... وَالسِّنُّ... وَالْجُرُوْحُ: اس قراءت میں یہ کلمات ماقبل ﴿اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ مکمل جملہ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ کیونکہ ﴿اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ معنی کے اعتبار سے محلاً مرفوع ہے، اور مبتداء ہے۔ اور ماقبل ﴿فِيْهَا﴾ اس کی خبر ہے۔ اصل عبارت ہے:"وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَ الْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ....." ترجمہ وہی ہوگا۔

❁ وَالْعَيْنَ... وَالْاَنْفَ... وَالْاُذُنَ... وَالسِّنَّ... وَالْجُرُوْحُ: اس قراءت میں ﴿وَالْعَيْنَ... وَالْاَنْفَ... وَالْاُذُنَ... وَالسِّنَّ﴾ ماقبل ﴿اَنَّ﴾ کے اسم ﴿النَّفْسَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ اور ﴿وَالْجُرُوْحُ﴾ کی 'واو' مستانفہ ہے۔ اور یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور مابعد ﴿قِصَاصٌ﴾ اس کی خبر ہے۔ گویا ﴿وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ﴾ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ [2]

---

[1] في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 125

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 226 والمهذب: 182/1 والموضح: 439

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے (تورات) میں (بنی اسرائیل) پر لکھ دیا (فرض کر دیا) کہ جان کے بدلے جان ہے، اور آنکھ کے بدلے آنکھ، اور ناک کے بدلے ناک، اور کان کے بدلے کان، اور دانت کے بدلے دانت ہے۔ اور سب زخموں میں برابر کا بدلہ ہے۔''

لفظ [وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ] میں اور [اُذُن، اُذُنَيْهِ (لقمان:7)] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

- وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ، اُذُن، اُذُنَيْهِ: یہ قبیلہ تمیم، اسد کی لغت ہے۔ '' ذال '' کے سکون کے ساتھ
- وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ، اُذُن، اُذُنَيْهِ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ '' ذال '' کے ضمہ کے ساتھ [1]

18 - ﴿وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۚ﴾ (رقم الآية: 47)

لفظ [وَلْيَحْكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

- وَلْيَحْكُمْ: اس قراءت میں ﴿لِـ﴾ ''لام كَيْ'' ہے، جو مضارع کو نصب دیتا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (النساء: 105)

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے (عیسیٰ علیہ السلام) کو انجیل عطا فرمائی جس میں نور اور ہدایت تھی، اور وہ اپنے سے پہلے (کی کتاب) تورات کی تصدیق کرتی تھی اور وہ متقین کے لیے سراسر ہدایت و نصیحت تھی، اور (یہ اس لیے نازل کی) تاکہ اہل انجیل اس میں جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں۔''

- وَلْيَحْكُمْ: اس قراءت میں ﴿لِـ﴾ ''لام أَمْر'' ہے، جو مضارع کو جزم دیتا ہے۔ اور اس کو تخفیف اور آسانی کے لیے ساکن کر دیا گیا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ (المائدۃ:49) [2]

ترجمہ ہوگا: اور ہم نے (عیسیٰ علیہ السلام) کو انجیل عطا فرمائی جس میں نور اور ہدایت تھی، اور وہ اپنے سے پہلے (کی کتاب) تورات کی تصدیق کرتی تھی اور وہ متقین کے لیے سراسر ہدایت و نصیحت تھی، اور (اب) اہل انجیل کو چاہیے کہ اس میں جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں۔''

19 - ﴿وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ﴾ (رقم الآية: 49)

لفظ [اَنِ احْكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

---

[1] المغني:18/2 [2] المهذب: 188/1

[3] الكشف:410/1 والمهذب:188/1 والموضح:442

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

20 - ﴿ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ﴾ (رقم الآية: 50)

لفظ [يَبْغُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَبْغُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ یہود سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ اس میں ڈانٹ ڈپٹ زیادہ ہے۔ یا اس سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے، کہ آپ ان سے کہہ دیں۔ ترجمہ ہوگا: "(جب تم اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں چاہتے تو) کیا تم جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہو؟"

❀ يَبْغُوْنَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ یہود کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: "(جب وہ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں چاہتے تو) کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟"

21 - ﴿ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿52﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۭ ﴾ (رقم الآية: 52،53)

لفظ [نٰدِمِيْنَ ﴿52﴾ وَيَقُوْلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نٰدِمِيْنَ ﴿52﴾ وَيَقُوْلُ: اس قراءت میں ﴿ وَ ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور اس آیت کا ماقبل آیت پر عطف ہے۔

❀ نٰدِمِيْنَ ﴿52﴾ يَقُوْلُ: اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہونے کی وجہ سے ﴿ وَ ﴾ حذف کر دی گئی ہے۔

اور بعض کے نزدیک یہ جملہ معطوفہ ہی ہے۔ اس کا ماقبل آیت پر عطف ہے۔ لیکن عرب کے ہاں کسی قرینے کی وجہ سے 'واؤ' عاطفہ کو حذف کرنا جائز ہے۔ اور جملوں کے درمیان 'حرف عاطفہ' کے حذف کرنے کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر بھی ہے: ﴿ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ﴾ (الرعد:2) ﴿ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ ﴾ (الرحمٰن :3،2) اور ایک ہی آیت میں دو جگہ 'واؤ' عاطفہ حذف کی گئی ہے اور ایک جگہ ثابت رکھی گئی ہے: ﴿ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ﴾ (الكهف: 22)[2]

✪:.....لفظ ﴿ نٰدِمِيْنَ ﴿52﴾ وَيَقُوْلُ ﴾: مصحف حجازی، شامی میں: ﴿ نٰدِمِيْنَ ﴿52﴾ يَقُوْلُ ﴾ بغیر 'واؤ' کے اور مصحف بصری، کوفی میں: ﴿ نٰدِمِيْنَ ﴿52﴾ وَيَقُوْلُ ﴾ 'واؤ' کے ساتھ مکتوب ہے۔[3]

---

[1] المهذب: 188/1 والموضح:442 والحجة لابن خالويه:131

[2] الموضح: 443 والكشف: 411/1 [3] الوسيلة: 134

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [وَيَقُوْلُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **وَيَقُوْلُ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور فعل مضارع جب حروفِ ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پس یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح لے آئے یا اپنے پاس سے کوئی اور معاملہ، تو وہ (منافق) اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر شرمندہ ہوجائیں۔ اور اہل ایمان (جب جنگ کے وقت منافقین کو یہود اور کفار کا ساتھ دیتے ہوئے دیکھتے ہیں، تو تعجب سے) کہتے ہیں: کیا یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے مبالغہ سے اللہ کی قسمیں کھاتے تھے کہ یقیناً وہ تمہارے ساتھ ہیں۔''[1]

❁ **وَيَقُوْلَ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل ﴿فَيُصْبِحُوْا﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ جو ﴿فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ﴾ کے ذریعے حاصل ہونے والی ترجی کے جواب کی 'فا' کے سبب منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پس یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فتح لے آئے یا اپنے پاس سے کوئی اور معاملہ تو وہ (منافق) اپنے دلوں میں چھپائی ہوئی باتوں پر شرمندہ ہوجائیں۔ اور اہل ایمان (تمہاری اصل حقیقت کو دیکھ کر) کہہ اٹھیں: کیا یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے مبالغہ سے اللہ کی قسمیں کھاتے تھے کہ یقیناً وہ تمہارے ساتھ ہیں۔''

یہ توجیہ ابوشامہ، ابن عطیہ، ابن الحاجب، اور جَعْبَریؒ نے ذکر کی ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ ﴿فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ﴾ کے معنی پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔[2]

❁:..... آیت میں ان منافقین کے بارے میں خبر دی جارہی ہے جو یہود ونصاریٰ کی طرف دوڑتے اور ان کے ساتھ دوستی کیے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں مسلمان زمانے کے کسی چکر میں آکر مغلوب نہ ہوجائیں، پھر ہمارا کیا بنے گا، اس وقت ان کی دوستی ہماری کام آئے گی، سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ یہ بھی تو ہوسکتا ہے بلکہ یقیناً ہوگا کہ مسلمانوں کو فتح ہوگی، کافر مغلوب ہوں گے، پھر وہ قتل ہوں گے، یا جلاوطن ہوں گے، یا انہیں جزیہ دینا پڑے گا، پھر ان منافقین کو ندامت ہوگی کہ ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے۔ چنانچہ اللہ کا یہ وعدہ پورا ہوا، مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی، بنوقریظہ کے یہود قتل ہوئے، بنونضیر کو سرزمین مدینہ سے نکال دیا گیا، اور یہ لوگ اپنے نفاق پر کفِ افسوس ملتے رہ گئے۔[3]

22 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ﴾ (رقم الآية: 54)

لفظ [يَرْتَدَّ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

[2] لطائف الإشارات: 1952/5 وعنایاتِ رحمانی: 280/2 والموضح:444

[3] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ يَرْتَدَّ : یہ قبیلہ بنی تمیم کی لغت ہے۔ وہ آسانی اور تخفیف کے لیے دونوں 'دال' کا آپس میں ادغام کر دیتے ہیں۔

❀ يَرْتَدِدْ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ اصل کے مطابق دونوں 'دال' بغیر ادغام کے پڑھتے ہیں۔ ❶

✪ :.....لفظ ﴿يَرْتَدَّ﴾: مصحف امام، مدنی، شامی میں: ﴿يَرْتَدِدْ﴾ دو 'دال' کے ساتھ، اور مصحف مکی، بصری، کوفی میں: ﴿يَرْتَدَّ﴾ ایک 'دال' کے ساتھ مکتوب ہے۔ ❷

23 - ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ﴾ (رقم الآية: 57)

لفظ [وَالْكُفَّارَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَالْكُفَّارَ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿لَا تَتَّخِذُوْا﴾ کے مفعول ﴿الَّذِيْنَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ تقدیری عبارت ہے: "لَا تَتَّخِذُوا الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ"۔

ترجمہ ہوگا: ''مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے یا کفار ہوں۔''

❀ وَالْكُفَّارِ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿مِّنْ﴾ حرف جر کے مجرور ﴿الَّذِيْنَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ تقدیری عبارت ہے: "مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الْكُفَّارِ"۔ یہی عطف قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی ہے: ﴿مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ﴾ ❸

ترجمہ ہوگا: ''مسلمانو! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں (خواہ) وہ ان میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے یا کفار میں سے ہوں۔''

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:67)

24 - ﴿وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا﴾ (رقم الآية: 58)

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة البقرة:67)

25 - ﴿قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ﴾ (رقم الآية: 60)

لفظ [وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ] میں دو قراءات ہیں:

❶ المهذب: 190/1 والكشف: 413/1 ❷ الوسيلة: 116

❸ البقرة:105)۔ (لطائف الإشارات:1956/5 والموضح:446

❹ المغني:142/1 ❺ المغني:142/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ** : اس قراءت میں ﴿عَبَدَ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ﴿الطَّاغُوْتَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور مکمل جملہ ﴿عَبَدَ الطَّاغُوْتَ﴾ کا ماقبل ﴿لَعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ﴾ پر عطف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے بھی زیادہ بری جزا پانے والا اللہ کے نزدیک کون ہے؟ وہ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس پر غصہ ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا۔ اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی۔'' یہ دونوں گروہ قیامت کے دن سب سے بری جزا پانے والے ہیں۔

❀ **وَعَبُدَ الطَّاغُوْتِ** : اس قراءت میں ﴿عَبُدَ﴾ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یہ ''عَبْدٌ'' کی جمع نہیں ہے۔ امام فراء کہتے ہیں: عرب کسی لفظ میں مبالغہ اور کثرت کا معنی پیدا کرنے کے لیے اسے ''فُعُلٌ'' کے وزن پر لے آتے ہیں۔ جیسے: ''اَلْحَذُرُ'' میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ''حَذُرٌ'' ''بہت زیادہ احتیاط کرنے والا'' کہا جاتا ہے۔ ❶

اور نحوی لحاظ سے یہ ماقبل ﴿الْقِرَدَةَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، اور مضاف ہے۔ اور ﴿الطَّاغُوْتِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ معنی ہوگا: ''وَجَعَلَ مِنْهُمْ مَنْ يُبَالِغُ فِيْ عِبَادَةِ الطَّاغُوْتِ'' ❷

ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے بھی زیادہ بری جزا پانے والا اللہ کے نزدیک کون ہے؟ وہ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور اس پر غصہ ہوا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا اور بعض کو شیطان کی پرستش میں مبالغہ کرنے والا بنا دیا۔'' تاکہ وہ کفر میں اور بڑھ جائیں۔

26 - ﴿وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ﴾ (رقم الأية: 62،63)

لفظ [السُّحْتَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ المائدۃ:42)

27 - ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ﴾ (رقم الأية: 67)

لفظ [رِسَالَتَهٗ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **رِسَالَتَهٗ** : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہر پیغام کو شامل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو (گویا) آپ نے (اپنے رب) کا پیغام پہنچایا ہی نہیں۔''

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 231 ❷ الكشف: 414/1 ❸ المهذب: 191/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ رِسَالَتَهُ : یہ صیغہ جمع ہے۔ اور اس سے مراد ''اللہ تعالیٰ کے مختلف پیغامات'' ہیں۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اے رسول! جو کچھ بھی آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے، پہنچا دیجئے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو (گویا) آپ نے (اپنے رب) کے پیغامات پہنچائے ہی نہیں۔''

28 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (رقم الآية: 69)

لفظ [الصَّابِئُونَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:62)

لفظ [فَلَا خَوْفٌ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:38)

29 - ﴿وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ﴾ (رقم الآية: 71)

لفظ [أَلَّا تَكُونَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... یہ اصل میں "أَنْ لَّا تَكُوْنَ" ہے 'نون' رسماً محذوف ہے۔ نحو کا عمومی قاعدہ ہے کہ جب "أَنْ" فعل مضارع پر آتا ہے تو اسے نصب دیتا ہے۔ لیکن جب "أَنْ" "ظَنَّ، حَسِب" اور ''رجحان'' پر دلالت کرنے والے افعال کے بعد آئے تو اس کو حرفِ ناصبہ بناتے ہوئے فعل مضارع کو نصب دینا۔ اور "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" بناتے ہوئے فعل مضارع کو رفع دینا، دونوں جائز ہیں۔

"أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "أَنْ" اصل میں "أَنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے، اور خبر باقی رکھی جاتی ہے لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ (یونس:10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

❁ أَلَّا تَكُونَ : اس قراءت میں "أَنْ" حروفِ ناصبہ ہے، اس لیے ﴿تَكُونَ﴾ فعل مضارع منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بنی اسرائیل نے سمجھا کہ کوئی آزمائش نہیں آئے گی تو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔''

❀ أَلَّا تَكُونُ : اس قراءت میں "أَنْ" ﴿حَسِبُوا﴾ کے بعد آنے کی وجہ سے "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿حَسِبُوا﴾ یقین کے معنی میں ہے، کیونکہ "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقِّلَة" آتا ہی یقین کے بعد ہے۔ اور ﴿تَكُونُ﴾ اس کی بطور خبر مرفوع ہے۔[4]

ترجمہ ہوگا: ''اور بنی اسرائیل نے یقین کر لیا کہ بے شک کوئی آزمائش نہیں آئے گی تو وہ اندھے اور

---

[1] الموضح: 448 وطلائع البشر: 60 [2] المهذب: 193/1

[3] المهذب: 193/1

[4] الموضح: 448 والمهذب: 193/1 والكشف: 416/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بہرے ہو گئے۔‘‘

❁:..... آیت میں بنی اسرائیل کے بارے میں خبر دی جارہی ہے، کہ انہوں نے سمجھا بلکہ یقین کرلیا کہ ہم کیسے ہی گناہ کرلیں، خواہ انبیاء تک کو قتل کریں، چونکہ ہم اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں، اس لیے دنیا میں کسی قسم کی بدبختی ونحوست یا غلبہ دشمن قسم کی کوئی آزمائش ہم پر نازل نہیں ہوگی۔ مگر حق سے اندھے اور بہرے ہونے کی وجہ سے ان پر آزمائش نازل ہوئی۔ جس کا ذکر سورۃ الاسراء، آیت :5 میں ہے۔ ❶

30 - ﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ﴾ (رقم الآية: 89)

لفظ [عَقَّدْتُّمُ] میں تین قراءات ہیں:

❁ عَقَّدْتُّمُ : یہ ”عَقَدَ يَعْقِدُ“ باب ”ضَرَبَ“ سے ثلاثی مجرد سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ’’اللہ تمہاری لغوی قسموں پر مواخذہ (پکڑ) نہیں کرتا، لیکن اس پر تمہاری پکڑ کرے گا جو تم نے ارادۃً قسمیں کھائیں۔‘‘

❁ عَقَّدْتُّمُ : یہ ” عَقَّدَ يُعَقِّدُ“ باب ”تَفْعِيْل“ سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ’’اللہ تمہاری لغوی قسموں پر مواخذہ (پکڑ) نہیں کرتا، لیکن اس پر تمہاری پکڑ کرے گا جو تم نے پختہ ارادے سے قسمیں کھائیں۔‘‘

❁ عٰقَّدْتُّمُ : یہ ”عَاقَدَ يُعَاقِدُ“ باب ”مُفَاعَلَة“ سے ہے۔ اس میں دوطرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ’’اللہ تمہاری لغوی قسموں پر مواخذہ (پکڑ) نہیں کرتا، لیکن اس پر تمہاری پکڑ کرے گا جو تم نے باہم ارادۃً قسمیں کھائیں۔‘‘

31 - ﴿وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ (رقم الآية: 95)

لفظ [فَجَزَآءٌ مِّثْلُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فَجَزَآءٌ مِّثْلُ : اس قراءت میں ﴿فَجَزَآءٌ﴾ موصوف، اور ﴿مِّثْلُ﴾ اس کی صفت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ’’اور تم سے جو جان بوجھ کر (حالت احرام میں چوپائے کا) شکار کرے تو چوپایوں میں سے اس کی مثل فدیہ ہے جو اس نے شکار کیا۔‘‘

❁ فَجَزَآءُ مِثْلِ: اس قراءت میں ﴿فَجَزَآءُ﴾ مضاف، اور ﴿مِثْلِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہے۔ اور یہ اہل حجاز، بنی تغلب اور بنو تمیم کی لغت ہے۔ وہ کلام میں بدل مبدل منہ اور موصوف صفت کی بجائے اضافت کو پسند کرتے ہیں۔ ❸

---

❶ تفسير عبد السلام بهٹوی ❷ الموضح: 448 و الكشف: 417/1

❸ أثر اللهجات العربية في توجيه المعنى النحوي: 165

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اورتم سے جو جان بوجھ کر (حالت احرام میں چوپائے کا) شکار کرے تو چوپایوں میں سے اس کی مثل کا فدیہ ہے جو اس نے شکار کیا۔''[1]

✿:..... 'مثل فدیہ' سے مراد یہ ہے کہ جو قد وقامت اور شکل وصورت میں شکار کیے گئے جانور سے ملتا جلتا ہو، جیسے ہرن کی جگہ بکرا۔[2]

32 - ﴿أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ أَمْرِهٖ﴾ (رقم الآية: 95)

لفظ [كَفَّارَةٌ طَعَامُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **كَفَّارَةٌ طَعَامُ**: اس قراءت میں ﴿كَفَّارَةٌ﴾ مبدل منہ، اور ﴿طَعَامُ﴾ اس سے بدل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یا (حالت احرام میں چوپائے کا شکار کرنے والے پر) کفارہ ہے یعنی مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، یا اس کے برابر روزے رکھنا ہے، تاکہ وہ اپنے کام کی سزا چکھے۔''

❀ **كَفَّارَةُ طَعَامِ**: اس قراءت میں ﴿كَفَّارَةُ﴾ مضاف، اور ﴿طَعَامِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہے۔ اور یہ اہل حجاز، بنی تغلب اور بنو تمیم کی لغت ہے۔ وہ کلام میں بدل مبدل منہ اور موصوف صفت کی بجائے اضافت کو پسند کرتے ہیں۔[3]

ترجمہ ہوگا: ''یا (حالت احرام میں چوپائے کا شکار کرنے والے پر) مسکینوں کو کھانا کھلانے، یا اس کے برابر روزے رکھنے کا کفارہ ہے۔ تاکہ وہ اپنے کام کی سزا چکھے۔''[4]

33 - ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ﴾ (رقم الآية: 97)

لفظ [قِيٰمًا] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورة النساء:5)

34 - ﴿وَإِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ﴾ (رقم الآية: 97)

لفظ [يُنَزَّلُ] میں دو قراءات ہیں۔[6] دیکھیے: (سورة البقرة:90)

35 - ﴿فَإِنْ عُثِرَ[7] عَلٰٓى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ إِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ

---

[1] الموضح: 450 والكشف: 418/1
[2] تفسير عبد السلام بهٹوی
[3] أثر اللهجات العربية في توجيه المعنى النحوي: 165
[4] لطائف الإشارات: 1972/5 وطلائع البشر: 61
[5] المهذب: 196/1
[6] المهذب: 196/1
[7] ✿:..... ﴿فَإِنْ عُثِرَ﴾ کا معنی "فَإِنْ أُطُّلِعَ" ہے۔ اور یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ وہ "أُطُّلِعَ" کی جگہ ﴿عُثِرَ﴾ بولتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی ہے: ﴿وَكَذٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ﴾ (الكهف: 11) ..... (لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيٰنِ﴾ (رقم الآية:-107)

لفظ [اسْتَحَقَّ... الْأَوْلَيٰنِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اسْتَحَقَّ... الْأَوْلَيٰنِ**: اس قراءت میں ﴿اسْتَحَقَّ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ﴿الْأَوْلَيٰنِ﴾ یہ "أَوْلَى" کا تثنیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر اگر بعد میں پتہ چلے کہ بے شک وہ دونوں (گواہی میں جھوٹ بول کر) گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ تو دو اور (گواہ) ان کی جگہ کھڑے ہوں گے، ان میں سے جن کے خلاف گناہ کا ارتکاب ہوا ہے (یعنی جن کا حق دبا ہے)، جو (میت کے) زیادہ قریب ہوں۔"

❀ **اسْتُحِقَّ... الْأَوْلَيٰنِ**: اس قراءت میں ﴿اسْتُحِقَّ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور ﴿الْأَوْلَيٰنِ﴾ یہ "أَوْلَى" کا تثنیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر اگر بعد میں پتہ چلے کہ بے شک وہ دونوں (گواہی میں جھوٹ بول کر) گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ تو دو اور (گواہ) ان کی جگہ کھڑے ہوں گے، ان میں سے جن (کے خلاف گواہ دینے) کی وجہ سے وہ (پہلے گواہ) گناہگار ہوئے۔ (یہ گواہ ان میں سے ہوں گے) جو (میت کے) زیادہ قریب ہوں۔"

✿ **اسْتُحِقَّ... الْأَوَّلِيَٰنِ**: اس قراءت میں ﴿اسْتُحِقَّ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور ﴿الْأَوَّلِيَٰنِ﴾ یہ "الْأَوَّلُ" کی جمع ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: "پھر اگر بعد میں پتہ چلے کہ بے شک وہ دونوں (گواہی میں جھوٹ بول کر) گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ تو دو اور (گواہ) ان کی جگہ کھڑے ہوں گے، ان میں سے جن (کے خلاف گواہ دینے) کی وجہ سے وہ پہلے گواہ گناہگار ہوئے۔"

❁:..... اس آیت میں مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ اگر تم سفر میں ہو اور تم موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں اور تمہارے پاس کوئی مال یا اثاثہ ہو تو اللہ کا حکم یہ ہے کہ مسلمانوں یا غیر مسلموں میں سے دو عدل وصدق والے آدمیوں کو اس پر گواہ بنا دو۔ جو میت کے وارثوں کے پاس مرنے والے کا سامان پہنچا دیں، اگر ان دونوں گواہوں کے بارے میں میت کے ورثا کو شبہ ہو جائے کہ انہوں نے خیانت کی ہے اور میت کا کچھ مال چھپا لیا ہے تو انھیں نماز کے بعد حلف اٹھانے کے لیے روک لیا جائے گا، پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں گے اور کہیں گے کہ ہم مال کی وجہ سے اللہ کی جھوٹی قسم نہیں کھائیں گے، چاہے جسے فائدہ پہنچانے کے لیے ہم قسم کھا رہے ہیں وہ ہمارا رشتے دار ہی کیوں نہ ہو، اور جس گواہی کا اللہ نے حکم دیا ہے اسے نہیں چھپائیں گے، اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً گناہگاروں میں سے ہوں گے۔ اگر ان دونوں کے قسم کھا لینے کے بعد پتا چل جائے کہ

[1] الكشف:420/1 والمهذب: 197/1 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:224/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے خیانت کی ہے تو میت کے رشتے داروں میں سے دو قریبی رشتے دار آگے بڑھیں گے اور حلف اٹھائیں گے کہ ہم دونوں گواہی دیتے ہیں کہ ان دونوں نے خیانت کی ہے اور جھوٹی قسم کھائی ہے۔ اس طرح خیانت کھل کر سامنے آجائے گی اور مال وارثوں کو مل جائے گا۔

ان آیات کا شان نزول یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو سہم قبیلے کا ایک (مسلم) شخص تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کے لیے نکلا (یہ دونوں اس وقت نصرانی تھے) سہمی کو اس سرزمین پر موت آئی جہاں کوئی مسلمان نہ تھا جسے وہ وصیت کرتا، لہٰذا اس نے اپنا سامان تمیم داری اور عدی کے حوالے کر دیا، پھر وہ دونوں اس کا ترکہ لے کر واپس آئے تو ورثا نے دیکھا کہ چاندی کا ایک جام، جس پر سونے کے نقش ونگار بنے ہوئے تھے، غائب ہے، (مقدمہ نبی اکرم ﷺ تک پہنچ گیا) آپ نے تمیم داری اور عدی سے قسم لی (اور انہیں چھوڑ دیا) بعد میں وہ جام مکہ میں ملا، ان لوگوں نے (جن کے پاس وہ جام ملا تھا) کہا کہ ہم نے اسے تمیم داری اور عدی بن بداء سے خریدا ہے، پھر اس سہمی کے ورثا میں سے دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ یقیناً یہ جام سہمی ہی کا ہے۔ چنانچہ یہ آیت انہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ ❶

36 - ﴿قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴾ (رقم الآية: 109)

لفظ [الْغُيُوْبِ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **الْغُيُوْبِ**: یہ "غَيْبٌ" کی جمع ہے، اس قراءت میں اصل کے مطابق 'باء' کو ضمہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ "فَعْلٌ" کی جمع "فُعُوْلٌ" ہی آتی ہے۔ جیسے: "قَلْبٌ" سے "قُلُوْبٌ"۔

✿ **الْغِيُوْبِ**: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'یاء' کی مناسبت سے ماقبل 'غین' کو کسرہ دے دیا گیا۔ ❷

✿:..... عربوں کے ہاں یہ دونوں لغتیں مشہور ہیں۔ اسی طرح ﴿الْبُيُوْت، عُيُوْنٍ، الْعُيُوْنِ، شُيُوْخًا، جُيُوْبِ﴾ میں بھی یہی دونوں لغتیں ہیں۔

37 - ﴿وَ اِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ﴾ (رقم الآية: 110)

لفظ [الطَّيْرِ ... طَيْرًا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 49)

---

❶ صحيح البخاري: 2780 ❷ المهذب: 198/1 والموضح: 318

❸ المهذب: 198/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

38 - ﴿فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (رقم الآية: 110)

لفظ [سِحْرٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ سِحْرٌ: یہ "سَحَرَ يَسْحَرُ" سے مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(عیسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کے پاس اللہ کی طرف سے معجزات لے کر آئے) تو ان میں سے کافر (یہ معجزات دیکھ کر) کہنے لگے: یہ (معجزات) تو کھلے (واضح) جادو کے سوا کچھ نہیں۔"

❀ سٰحِرٌ: یہ "سَحَرَ يَسْحَرُ" سے اسم فاعل ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: "(عیسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کے پاس اللہ کی طرف سے معجزات لے کر آئے) تو ان میں سے کافر (یہ معجزات دیکھ کر) کہنے لگے: یہ (نبی) تو صریح (واضح) جادوگر کے سوا کچھ نہیں۔"

39 - ﴿اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (رقم الآية: 112)

لفظ [هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ: اس قراءت میں ﴿يَسْتَطِيْعُ﴾ واحد مذکر غائب ہے، اور ﴿رَبُّكَ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور جب حواریوں نے (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) سے کہا: اے عیسیٰ! کیا تمہارا پروردگار یہ کرسکتا ہے کہ آسمان سے ہم پر دسترخوان نازل فرمائے۔"

❀ هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ: اس قراءت میں ﴿تَسْتَطِيْعُ﴾ واحد مذکر مخاطب ہے، اور ﴿رَبَّكَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت یوں ہے: "هَلْ تَسْتَطِيْعُ سُؤَالَ رَبِّكَ"۔ پھر "سُؤَالَ" مضاف کو حذف کرکے اس کے "رَبِّكَ" مضاف الیہ کو اس کا اعراب دے دیا۔ جس طرح قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ﴾ (یوسف: 82) یہ اصل میں "أَهْلَ الْقَرْيَةَ" ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور جب حواریوں نے (عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام) سے کہا: اے عیسیٰ! کیا تم اپنے پروردگار سے یہ سوال کرسکتے ہو کہ وہ آسمان سے ہم پر دسترخوان نازل فرمائے۔"[2]

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اور جب حواریوں نے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے کہا: اے عیسیٰ! کیا تم اپنے پروردگار سے یہ سوال کرسکتے ہو کہ وہ آسمان سے ہم پر دسترخوان نازل فرمائے اور تمہارا

---

[1] الموضح: 454 [2] حجة القراءات لأبي زرعة: 241 والموضح: 455

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رب ایسا کرسکتا ہے کہ وہ ہم پر دستر خوان نازل کردے۔''

لفظ [يُنَزِّلَ] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے:(سورۃ البقرۃ:90)

40 - ﴿قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ﴾ (رقم الأية: 97)

لفظ [مُنَزِّلُهَا] میں دوقراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے:(سورۃ البقرۃ:90)

41 - ﴿وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ﴾ (رقم الأية: 116)

لفظ [الْغُيُوْبِ] میں ہر جگہ دوقراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے:(سورۃ المادۃ:109)

42 - ﴿مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ﴾(رقم الأية: 117)

لفظ [اَنِ اعْبُدُوا] میں دوقراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے:(سورۃ البقرۃ:173)

43 - ﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۭ﴾ (رقم الأية: 119)

لفظ [هٰذَا يَوْمُ] میں دوقراءات ہیں:

❁ هٰذَا يَوْمُ : اس قراءت میں ﴿هٰذَا﴾ اسم اشارہ مبتداء ہے،اور ﴿يَوْمُ﴾ اس کا مشار الیہ ہے۔ اوراس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ترجمہ ہوگا:''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائیں گے:یہ وہ دن ہے کہ سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔'' ❺

❁ هٰذَا يَوْمَ : اس قراءت میں ﴿هٰذَا﴾ اسم اشارہ ہے،اور ماقبل ﴿ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ . . .﴾ اس کا مشار الیہ ہے۔ اور ﴿يَوْمُ﴾ ماقبل ﴿قَالَ﴾ فعل کا مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ترجمہ ہوگا:''اللہ تعالیٰ یہ (سابقہ گفتگو عیسیٰ علیہ السلام سے جب) سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا' کے دن فرمائیں گے۔''یعنی اس دن فرمائیں گے جس دن سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔ ❻

---

❶ المهذب: 199/1
❷ المهذب: 199/1
❸ المهذب: 198/1
❹ المهذب: 200/1
❺ عنایاتِ رحمانی: 2/296
❻ لطائف الإشارات: 1985/5 والحجة لابن خالويه: 136

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الأنعام

1 - ﴿وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا﴾ (رقم الآية: 10)

لفظ [وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ] میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

2 - ﴿مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ﴾ (رقم الآية: 16)

لفظ [يُّصْرَفْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُصْرَفْ : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جس شخص سے اس دن عذاب ہٹالیا جائے گیا تو یقیناً (اللہ) نے اس پر رحم کردیا۔''

❀ يَصْرِفْ : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل آیت ﴿اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ﴾ میں ﴿رَبِّيْ﴾ کی لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جس شخص سے اس دن (میرے رب نے) عذاب ہٹالیا تو یقینا (اللہ) نے اس پر رحم کردیا۔'' [2]

3 - ﴿وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۲۲ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝۲۳﴾ (رقم الآية: 22، 23)

لفظ [نَحْشُرُهُمْ ... نَقُوْلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نَحْشُرُهُمْ ... نَقُوْلُ : یہ جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے، پھر ہم مشرکوں سے پوچھیں گے: کہاں ہیں تمہارے شریک جنہیں تم (میری بادشاہت میں شریک) گمان کرتے تھے؟.....''

❀ يَحْشُرُهُمْ ... يَقُوْلُ : یہ واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ضمیر فاعل ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کو جمع کرے گا، پھر وہ مشرکوں سے پوچھے گا: کہاں ہیں تمہارے شریک جنہیں تم (میری بادشاہت میں شریک) گمان کرتے تھے؟.....'' [3]

[1] المهذب: 202/1 [2] الموضح: 461 [3] المهذب: 203/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ : اس قراءات میں ﴿تَكُنْ﴾ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، کیونکہ اس کا اسم ﴿فِتْنَتُهُمْ﴾ مؤنث ہے۔ اور ﴿فِتْنَتُهُمْ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور آگے ﴿اَنْ قَالُوْا...﴾ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ ہوگا: ".....پھر (اس وقت) ان کا فریب (بہانہ) یہی ہوگا کہ کہیں گے اللہ کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے، ہم مشرک نہ تھے۔"

❀ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ ✿ لَمْ يَكُنْ فِتْنَتُهُمْ : ان دونوں قراءات میں ﴿فِتْنَتُهُمْ﴾ ماقبل ﴿تَكُنْ /يَكُنْ﴾ فعل ناقصہ کی خبر مقدم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿اَنْ قَالُوْا...﴾ اُس کا اسم مؤخر ہے۔ اصل عبارت ہے: "ثُمَّ لَمْ تَكُنْ /يَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا قَوْلُهُمْ"

﴿تَكُنْ / يَكُنْ﴾ فعل کی تذکیر و تانیث:

فعل مذکر اس لیے ہے، کیونکہ اس کا اسم ﴿اَنْ قَالُوْا.....﴾ "قَوْلُهُمْ" لفظاً مذکر ہے، لہٰذا لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے فعل مذکر آیا ہے۔

اور فعل مؤنث اس لیے ہے، کیونکہ اس کا اسم ﴿اَنْ قَالُوْا.....﴾ "قَوْلُهُمْ" اگرچہ لفظاً مذکر ہے، تاہم معنوی طور پر اس سے مراد "اَلْمَعْذِرَةُ" (معذرت کرنا) ہے جو مؤنث ہے، لہٰذا معنی کا اعتبار کرتے ہوئے فعل مونث آیا ہے۔ ❶

دونوں قراءات کا ترجمہ ہوگا: ".....پھر (اس وقت) وہ کہیں گے اللہ کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے، ہم مشرک نہ تھے، (یہ صرف) ان کا فریب (بہانہ) ہوگا۔"

لفظ [وَاللّٰهِ رَبِّنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَاللّٰهِ رَبِّنَا : اس قراءات میں ﴿رَبِّنَا﴾ ماقبل لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

ترجمہ ہوگا: ".....اللہ کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے کہ ہم مشرک نہیں تھے۔"

❀ وَاللّٰهِ رَبَّنَا : اس قراءات میں ﴿رَبَّنَا﴾ اپنے سے پہلے "يَا" حروف نداء محذوف کا منادیٰ ہے۔ نحو کا قاعدہ ہے کہ منادیٰ جب مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ یہاں لفظ ﴿رَبَّنَا﴾ اپنی ضمیر کی طرف مضاف ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ"۔

❶ الموضح: 462 والكشف: 426/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اوراس صورت میں اس کی ماقبل آیت کے کلمہ ﴿اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ﴾ کے اندازِ نداء کے ساتھ مناسبت بھی ہے۔ترجمہ ہوگا: ''.....اللہ کی قسم اے ہمارے پروردگار! ہم مشرک نہیں تھے۔''❶

4 - ﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۝۲۷﴾ (رقم الآية: 27)

لفظ [وَلَا نُكَذِّبَ... وَنَكُوْنَ] میں تین قراءات ہیں:

❁:.....نحو کا قاعدہ ہے کہ جب استفہام، تمنی، ترجی، نہی یا امر کے بعد 'واؤ' یا 'فاء' آئے، تو 'واؤ' یا 'فاء' کے بعد والے فعل سے پہلے "أَنْ" محذوف ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ فعل منصوب ہوتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: " هَلْ زَيْدٌ عِنْدَكَ فَأَكْرِمَهُ ، وَأَعْطِنِيْ فَأَشْكُرَكَ ، وَلَا تَشْتِمْنِيْ فَأَضْرِبَكَ ، وَلَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَهُ "❷

✿ وَلَا نُكَذِّبَ... وَنَكُوْنَ: اس قراءات میں یہ دونوں فعل جواب تمنی ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ اصل عبارت ہے: "وَأَنْ لَا نُكَذِّبَ ..... وَأَنْ نَكُوْنَ"۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ دیکھیں جب وہ (مشرک) آگ کے پاس لاکر کھڑے کیے جائیں گے تو (آپ ان کا حال زار دیکھ کر تعجب کریں گے اور وہ اس کی ہلاکت اور تباہی سے بچنے کے لیے) وہ کہیں گے اے کاش! ہم واپس (دنیا میں) بھیج دیے جائیں اور اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں اور ایمان والوں میں سے ہوجائیں۔''

❀ وَلَا نُكَذِّبُ ... وَنَكُوْنُ: اس قراءات میں دونوں فعل کے ساتھ ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل فعل ﴿نُرَدُّ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ دیکھیں جب وہ (مشرک) آگ کے پاس لاکر کھڑے کیے جائیں گے تو (آپ ان کا حال زار دیکھ کر تعجب کریں گے اور وہ اس کی ہلاکت اور تباہی سے بچنے کے لیے) وہ کہیں گے اے کاش! ہم واپس (دنیا میں) بھیج دیے جائیں اور کاش (پھر) ہم اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں اور کاش (پھر) ہم ایمان والوں میں سے ہوجائیں۔''

✿ وَلَا نُكَذِّبُ... وَنَكُوْنَ: اس قراءات میں ﴿وَلَا نُكَذِّبُ﴾ ماقبل فعل ﴿نُرَدُّ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اور ﴿وَنَكُوْنَ﴾ جواب تمنی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ دیکھیں جب وہ (مشرک) آگ کے پاس لاکر کھڑے کیے جائیں گے تو (آپ ان کا حال زار دیکھ کر تعجب کریں گے اور وہ اس کی ہلاکت اور تباہی سے بچنے کے لیے) وہ کہیں گے اے کاش! ہم

❶ الموضح: 462 والمهذب: 204/1 ❷ الموضح: 463، 464

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

واپس (دنیا میں) بھیج دیے جائیں اور کاش (پھر) ہم اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلائیں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں۔"[1]

5 - ﴿وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾﴾ (رقم الأية: 32)

لفظ [وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ** : اس قراءات میں ﴿لَـ﴾ لام ابتدائیہ ہے۔ ﴿دَارُ الْاٰخِرَةِ﴾ مضاف، مضاف الیہ ہیں۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا﴾ (یوسف:109)

ترجمہ ہوگا: "اور دنیا کی زندگی کھیل اور دل لگی کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں۔"

❀ **وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ** : اس قراءات میں ﴿لَـ﴾ لام ابتدائیہ ہے۔ ﴿الدَّارُ الْاٰخِرَةُ﴾ موصوف صفت ہیں۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ﴾ (الاعراف:169)

ترجمہ ہوگا: "اور دنیا کی زندگی کھیل اور دل لگی کے سوا کچھ نہیں اور یقینا آخرت والا گھر ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں۔"[2]

✪:..... لفظ ﴿وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ﴾: مصحف شامی میں: ﴿وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ﴾ ایک 'لام' کے ساتھ، اور باقی مصاحف میں: ﴿وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ﴾ دو 'لام' کے ساتھ مکتوب ہے۔[3]

لفظ [تَعْقِلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَعْقِلُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ آخرت کے منکرین سے براہ راست خطاب کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ پیچھے ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ﴾ میں اُنہیں کا ذکر ہے۔ یا اس سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے کہ آپ ان سے کہہ دیں۔ ترجمہ ہوگا: "کیا تم (اس بات کو) نہیں سمجھتے (کہ آخرت ہے اور وہ دنیا سے بہتر ہے)۔"

❀ **يَعْقِلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ آخرت کے منکرین کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "کیا وہ (اس بات کو) نہیں سمجھتے (کہ آخرت ہے اور وہ دنیا سے بہتر ہے)۔"[4]

---

[1] الموضح: 464 والمهذب: 204/1
[2] الموضح: 465 والمهذب: 204/1
[3] الوسيلة: 140
[4] الموضح: 466

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

6 - ﴿قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾﴾ (رقم الآية: 33)

لفظ [لَيَحْزُنُكَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة آل عمران: 176)

❁:.....ترجمہ ہے: ''بے شک ہم جانتے ہیں کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ یقیناً تجھے وہ بات غمگین کرتی ہے جو وہ کہتے ہیں (کہ آپ کی نبوت جھوٹی ہے).....۔''

لفظ [لَا يُكَذِّبُونَكَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لَا يُكْذِبُونَكَ : یہ '' أَكْذَبَ يُكْذِبُ '' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....تو حقیقت یہ ہے کہ وہ (مشرکین) آپ (کی لائے ہوئی اخبار) کو نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔''

❁ لَا يُكَذِّبُونَكَ : یہ '' كَذَّبَ يُكَذِّبُ '' باب ''تَفْعِيل'' سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....تو حقیقت یہ ہے کہ وہ (مشرکین) آپ کو جھوٹا نہیں سمجھتے بلکہ وہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔''

❁:.....ان دونوں قراءات کی تین توجیہات بیان کی گئی ہیں:

1 دونوں قراءات ﴿أَنْزَلَ﴾ اور ﴿نَزَّلَ﴾ کی طرح ہم معنی ہیں۔

2 ﴿لَا يُكَذِّبُونَكَ﴾ میں جھوٹ کی نسبت 'رسول' کی طرف ہے، اور ﴿لَا يُكْذِبُونَكَ﴾ میں جھوٹ کی نسبت 'رسول کی لائے ہوئی اخبار' کی طرف ہے۔ ❷

اور اسی کے مطابق اوپر ترجمہ کیا گیا ہے۔

3 امام کسائی اور فراء کہتے ہیں: ''اَلْإِكْذَاب'' کہتے ہیں 'کسی کی بعض باتوں اور دی ہوئی خبر کو جھٹلانا'، اور ''اَلتَّكْذِيْب'' کہتے ہیں ''کسی کی ہر بات اور ہر دی ہوئی خبر کو جھٹلانا۔'' ❸

❁:.....آیت کی تفسیر یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب تک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا آپ کی قوم کے تمام لوگ آپ کو صادق اور امین کہتے رہے، لیکن جونہی آپ نے اپنی نبوت کا اعلان کیا اور انہیں اللہ کی آیات سنانا شروع کیں تو ان میں سے اکثر آپ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے اور آپ کو جھوٹا قرار دینے لگے، اور آپ کی لائے ہوئی اخبار کو جھٹلانے لگے۔ اس لحاظ سے آیت میں اللہ تعالیٰ آپ کو تسلی دے رہے ہیں کہ یہ لوگ جو

---

❶ المغني: 379/1

❷ اتحاف فضلاء البشر: 10/2 والمهذب: 205/1

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 247

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

آپ کو جھوٹا کہہ رہے اور آپ کی لائے ہوئی اخبار کو جھٹلا رہے ہیں، وہ حقیقت میں آپ کو نہیں بلکہ ہماری آیات کو جھٹلا رہے ہیں، کیونکہ شخصی لحاظ سے تو آپ کو جھوٹا کہہ ہی نہیں سکتے نہ آپ کی باتوں کو جھٹلا سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے نبوت سے پہلے کے چالیس سال اس کا ثبوت ہیں۔[1] اسی آیت کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ ابوجہل نبی اکرم ﷺ سے کہنے لگا:

"مَا نُكَذِّبُكَ، وَإِنَّكَ عِنْدَنَا لَصَادِقٌ، وَإِنَّمَا نُكَذِّبُ مَا جِئْتَنَا بِهِ"[2]

''ہم تجھے نہیں جھٹلاتے، تُو تو یقیناً سچا ہے۔ البتہ ہم اسے جھٹلاتے ہیں جو تو لایا ہے۔''

7 - ﴿إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ﴾ (رقم الأية: 37)

لفظ [يُرْجَعُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُرْجَعُونَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(حق کی بات) قبول تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور جو مردے ہیں انہیں اللہ اٹھائے گا، پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔'' آیت میں ان کافروں کو مردوں سے مشابہ قرار دیا جا رہا ہے جن کو جتنا بھی پکارا جائے وہ کوئی جواب نہیں دیتے۔

❀ **يَرْجِعُونَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(حق کی بات) قبول تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں اور جو مردے ہیں انہیں اللہ اٹھائے گا، پھر وہ اسی کی طرف لوٹیں گے۔''[3]

8 - ﴿قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً﴾ (رقم الأية: 37)

لفظ [يُنَزِّلَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:90)

9 - ﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (رقم الأية: 44)

لفظ [فَتَحْنَا] اور جیسے کلمات [لَفَتَحْنَا، فَفَتَحْنَا، فُتِحَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَتَحْنَا** : یہ "فَتَحَ يَفْتَحُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب وہ اس کو بھول گئے جو انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز (نعمت) کے دروازے کھول دیے۔''

یاد رہے افعال قلت اور کثرت دونوں پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ یہ مصادر سے ماخوذ ہوتے ہیں، جس

---

[1] ھ
[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 247 والمهذب: 205/1
[3] المهذب: 205/1
[4] المهذب: 206/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

طرح ان سے قلت کا معنی لیا جاتا ہے اسی طرح ان سے کثرت کا معنی بھی لیا جاسکتا ہے۔تو اس قراءت سے کثرت ومبالغہ کا معنی لینا بھی صحیح ہے اگرچہ یہ باب "تَفْعِيل" سے نہیں ہے۔ ❶

❀ فَتَّحْنَا : یہ "فَتَّحَ يُفَتِّحُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ترجمہ ہوگا: "پھر جب وہ اس کو بھول گئے جو انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز (نعمت) کے پورے دروازے کھول دیے۔"

قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ﴾(ص:50) "ہمیشہ رہنے والی جنتیں، جن کے دروازے ان کے لیے پورے کھلے ہوں گے۔" ❷

❁:.....قرآن مجید میں دو جگہ صرف تخفیف التاء ہے: ﴿وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (الحجر:14)، ﴿وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ﴾ (المؤمنون:77) کیونکہ ان دونوں آیات میں ﴿بَابًا﴾ مفرد آیا ہے۔اور تشدید یہ کثرت کا تقاضا کرتی ہے۔ ❸

10 - ﴿وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ﴾ (رقم الآية: 46)

لفظ [بِهِ انْظُرْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ بِهِ انْظُرْ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔قاعدہ کے مطابق ماقبل 'کسرہ' کی مناسبت سے 'ہائے ضمیر' کو کسرہ دیا گیا ہے۔

❀ بِهُ انْظُرْ : یہ أَزْدِ شَنُوْءَة قبائل (قبیلہ زَهْرَان،غَامِد،لَهَب،ثَمَالَه) کی لغت ہے۔وہ مابعد فعل کے تیسرے حرف "ظا" مضموم کی مناسبت سے 'ہائے ضمیر' کو ضمہ دے دیتے ہیں۔اور اس لیے بھی کہ یہ ضمہ ﴿اُنْظُرْ﴾ فعل کے ہمزہ وصلی کی حرکت پر بھی دلالت کرتا ہے۔ ❹

جبکہ ابن مریم کہتے ہیں کہ یہاں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہائے ضمیر' کا ضمہ باقی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اصل میں یہ "هُوَ" تھا، اور ماقبل اور مابعد ساکن کی وجہ سے "وَ" حذف ہوگئی اور "هَا" مضموم باقی رہ گئی۔ ❺

---

❶ الموضح: 1118 ❷ الموضح: 468
❸ لطائف الإشارات: 2036/5 ❹ المهذب: 208/1ولطائف الإشارات: 1429/4
❺ الموضح: 469

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

11 - ﴿ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ﴾ (رقم الآية: 46)

لفظ [يَصْدِفُوْنَ] میں یہاں اور سورۃ الانعام:157 میں اور [تَصْدِيْقَ] (یونس:37، یوسف: 111)، [وَتَصْدِيَةً] (الأنفال: 35)، [فَاصْدَعْ بِمَا] (الحجر:94)، [قَصْدُ السَّبِيْلِ] (النحل:9)، [حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ] (القصص:23)، [يَّصْدُرُ النَّاسُ] (الزلزال:6) میں دو قراءات ہیں:

- صاد کے ساتھ: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔
- اشمام بالزای: یہ قبیلہ قیس کی لغت ہے۔ ❶

12 - ﴿فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (رقم الآية: 48)

لفظ [فَلَا خَوْفٌ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:38)

13 - ﴿يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ﴾ (رقم الآية: 52)

لفظ [بِالْغَدٰوةِ] میں یہاں اور سورۃ الکہف:28 میں دو قراءات ہیں:

- بِالْغَدٰوةِ
- بِالْغُدْوَةِ

:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور اس سے مراد "ہر دن کا نمازِ فجر سے طلوعِ شمس کا درمیانی وقت" ہے۔ ❸ ﴿بِالْغَدٰوةِ﴾ میں 'واو' زائدہ ہے، اور دوسری قراءت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہے۔ جبکہ ﴿بِالْغُدْوَةِ﴾ میں 'واو' اصلیہ ہے، اور پڑھی جاتی ہے۔

بعض نحوی ﴿بِالْغُدْوَةِ﴾ قراءت کا انکار کرتے ہیں کہ ﴿بِالْغَدٰوةِ﴾ تو نکرہ ہے جس پر 'الف لام' لاکر معرفہ بنایا گیا ہے، جبکہ "غُدْوَة" الف لام کے بغیر ہی عربوں کے ہاں معرفہ استعمال ہوتا ہے، اس لیے اس پر الف لام نہیں آ سکتا۔ جبکہ امام خلیل اور سیبویہ نے ثابت کیا ہے کہ اس کو بعض عرب نکرہ سمجھتے ہوئے 'تنوین' کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَتَيْتُكَ غُدْوَةً"۔ لہٰذا اس قراءت میں اسے 'الف لام' کے ذریعے معرفہ بنا دیا گیا ہے۔ ❹

14 - ﴿كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (رقم الآية: 54)

لفظ [اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ... فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ] میں تین قراءات ہیں:

:.....نحو کا قاعدہ ہے کہ 'أَنَّ' جب محلاً مرفوع، منصوب یا مجرور بن سکتا ہو تو وہ وجوباً ہمزہ مفتوح کے ساتھ آئے گا۔

---

❶ المهذب: 266،208/1
❷ المهذب: 108/1
❸ لسان العرب: 3220/5
❹ المهذب: 208 ولطائف الإشارات: 2039-2042/5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ **أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ... فَأَنَّهُ غَفُورٌ**: اس قراءات میں ﴿أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ...﴾ ماقبل ﴿الرَّحْمَةَ﴾ سے بدل ہونے کی صورت میں محلاً منصوب ہے۔ اس لیے 'ہمزہ مفتوح' کے ساتھ آیا ہے۔ اور ﴿فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔ اور اس کی خبر "فَلَهُ غُفْرَانُهُ وَرَحْمَتُهُ" محذوف ہے۔ جو مبتداء کے مفہوم سے سمجھی گئی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کرلیا ہے کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ تم میں سے کوئی لاعلمی سے کوئی برا کام کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو یقیناً وہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (تو اس کے لیے بخشش اور رحمت الٰہی ہے)۔''

❀ **أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ... فَإِنَّهُ غَفُورٌ**: اس قراءات میں ﴿أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ...﴾ ماقبل ﴿الرَّحْمَةَ﴾ سے بدل ہونے کی صورت میں محلاً منصوب ہے۔ اس لیے 'ہمزہ مفتوح' کے ساتھ آیا ہے۔ اور ﴿فَإِنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ماقبل کلام کی جزاء ہونے کی وجہ سے 'ہمزہ مکسور' کے ساتھ ہے۔ جو ابتداء کے حکم میں ہے۔ اور شروع کلام میں 'ہمزہ مکسور' ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کرلیا ہے کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ اگر تم میں سے کوئی لاعلمی سے کوئی برا کام کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو (جزا یہ ہے کہ) وہ (اللہ) یقیناً معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

✿ **إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ... فَإِنَّهُ غَفُورٌ**: اس قراءات میں ﴿إِنَّهُ مَنْ عَمِلَ...﴾ جملہ مستانفہ ہونے کی وجہ سے 'ہمزہ مکسور' کے ساتھ آیا ہے۔ اور ﴿فَإِنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ماقبل کلام کی جزاء ہونے کی وجہ سے 'ہمزہ مکسور' کے ساتھ ہے۔ جو ابتداء کے حکم میں ہے۔ اور شروع کلام میں 'ہمزہ مکسور' ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کرلیا ہے۔ بے شک (اگر) تم میں سے کوئی لاعلمی سے کوئی برا کام کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو (جزا یہ ہے کہ) وہ (اللہ) یقیناً معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''[1]

15 - ﴿وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٥٥﴾﴾ (رقم الآية: 55)

لفظ [وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ**: اس قراءات میں ﴿لِتَسْتَبِينَ﴾ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿سَبِيلُ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح ہم آیات کو کھول کر بیان

[1] الموضح: 470، 471 والمهذب: 208/1 وحجة القراءات لأبي زرعة: 252

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور تا کہ آپ مجرموں کے راستے کو اچھی طرح واضح کر دیں۔''

❀ وَلِيَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ ✿ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ : ان دونوں قراءات میں ﴿سَبِيْلُ﴾ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح ہم آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں اور تا کہ مجرموں کا راستہ اچھی طرح واضح ہو جائے۔''

فعل کی تذکیر و تانیث:

لفظ [سَبِيْلُ]: قبیلہ تمیم اور اہل نجد کے ہاں 'مذکر' اور اہل حجاز کے ہاں 'مونث' استعمال ہوتا ہے۔[1] اس لیے فعل مذکر و مونث دونوں طرح آیا ہے۔

✪:..... قرآن مجید میں لفظ ﴿سَبِيْل﴾ دونوں طرح استعمال ہوا ہے۔ مذکر کی مثال: ﴿وَإِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا وَّ إِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا﴾ (الاعراف:146) اور مؤنث کی مثال: ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ﴾ (یوسف:108)

16 - ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۚ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ۝٥٧﴾ (رقم الآية: 57)

لفظ [يَقُصُّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَقُصُّ : یہ ''قَصَّ يَقُصُّ'' باب ''نَصَرَ'' سے ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ﴾ (یوسف:3) ''ہم آپ کو سب سے اچھا بیان سناتے ہیں۔''

ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ تعالیٰ) حق بیان کرتا ہے، اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔''

❀ يَقْضِ : یہ ''قَضٰى يَقْضِيْ'' باب ''ضَرَبَ'' سے ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی ہے: ﴿وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ﴾ (المؤمن:20) اور اس کی ایک قراءات شاذہ سے تائید بھی ہوتی ہے: ''إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ''۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ تعالیٰ) حق (کے ساتھ) فیصلہ کرتا ہے، اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔''

17 - ﴿تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝٦١﴾ (رقم الآية: 61)

لفظ [تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا ❀ تَوَفَّهُ رُسُلُنَا

---

[1] لطائف الإشارات: 2045/5 والمهذب: 209/1

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 254 والكشف: 434/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ، فَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ، قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ فعل مذکر اس لیے لائے کہ یہ "جَمْعٌ" اور "فَرِيْقٌ" کے معنی میں ہے۔ اور فعل مؤنث اس لیے کہ یہ "جَمَاعَةٌ" اور "طَائِفَةٌ" کے معنی میں ہے۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿رُسُلُنَا﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ [1]

18 - ﴿قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (رقم الآية: 63)

لفظ [يُنَجِّيْكُمْ] اور جیسے کلمات [قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ] (الأنعام:64)، [فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ] (يونس:92)، [ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا... كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ] (يونس:103)، [إِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ أَجْمَعِيْنَ] (الحجر:59)، [ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا] (مريم:72)، [لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ] (العنكبوت:32)، [إِنَّا مُنَجُّوْكَ وَأَهْلَكَ] (العنكبوت: 33)، [وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا] (الزمر:61)، [هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ] (الصف:10) میں دو قراءات ہیں:

✿ يُنَجِّيْكُمْ، نُنَجِّيْكَ، نُنَجِّيْ، نُنَجِّ، لَمُنَجُّوْهُمْ، لَنُنَجِّيَنَّهُ، مُنَجُّوْكَ، وَيُنَجِّي، تُنَجِّيْكُمْ: یہ "نَجّٰى يُنَجِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے ہیں۔

❀ يُنْجِيْكُمْ، نُنْجِيْكَ، نُنْجِي، نُنْجِ، لَمُنْجُوْهُمْ، لَنُنْجِيَنَّهُ، مُنْجُوْكَ، وَيُنْجِي، تُنْجِيْكُمْ: یہ "أَنْجٰى يُنْجِيْ" باب "إِفْعَال" سے ہیں۔

✿:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيْل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "نَجَّيْتُ زَيْدًا وَأَنْجَيْتُهُ، أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ"۔ [2] قرآن مجید میں بھی دونوں طرح استعمال ہوا ہے: ﴿فَأَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ﴾ (الاعراف:64)، ﴿وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (فصلت:18)

19 - ﴿تَدْعُوْنَهُ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ أَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 63)

لفظ [خُفْيَةً] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ خُفْيَةً ❀ خِفْيَةً

✿:..... یہ "خَفٰى يَخْفِيْ" باب "ضَرَبَ" سے مصدر ہے۔ جس کا معنی "سِرًّا" "چپکے چپکے/

[1] حجة القراءات لأبي زرعة:254 و عنایاتِ رحمانی:2/317

[2] الموضح: 473 وخاصيات ابواب الصرف:72

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھپ کر" ہے۔اور اس میں عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں، جیسے: ﴿بِالْعُدْوَةِ ، بِالْعِدْوَةِ - اُسْوَةٌ ، اِسْوَةٌ﴾ میں دو لغتیں ہیں۔ ❶

❁:..... قرآن مجید میں لفظ ﴿خِيْفَةً﴾(الأعراف:205) میں صرف 'کسرہ' ہے۔ کیونکہ یہ "الْخَوْف" سے ہے۔

لفظ [اَنْجٰىنَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ **اَنْجٰىنَا**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اللہ کی ذات کے بارے میں صیغہ غائب کے ساتھ خبر دی جارہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بظاہر نگاہوں کے سامنے نہیں ہیں۔ اگر چہ وہ ہر ظاہر و باطن کو جانتے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "آپ (مشرکین سے) کہہ دیں کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے؟ (جب کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہو) تو تم اسے عاجزی اور چپکے چپکے سے پکارتے ہو کہ اگر وہ (اللہ) ہمیں اس سے نجات دے دے تو ہم ضرور شکر کرنے والے ہو جائیں گے۔"

❁ **اَنْجَيْتَنَا**: یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور دعا کا حصہ ہے کہ وہ پھر گڑگڑا کر یہ دعا مانگتے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "آپ (مشرکین سے) کہہ دیں کون تمہیں خشکی اور سمندر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے؟ (جب کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہو) تو تم اسے عاجزی اور چپکے چپکے سے پکارتے ہو کہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دے دے تو ہم ضرور شکر کرنے والے ہو جائیں گے۔" ❷

❁:..... لفظ ﴿اَنْجٰىنَا﴾: مصحف کوفی میں: ﴿اَنْجٰىنَا﴾، اور باقی مصاحف میں: ﴿اَنْجَيْتَنَا﴾ مکتوب ہے۔ ❸

❁:..... سورۃ یونس، آیۃ:22 میں صرف صیغہ خطاب ہے: ﴿لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾

20 - ﴿قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ﴾ (رقم الآية: 64)

لفظ [يُنَجِّيْكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ الأنعام:63)

21 - ﴿وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ﴾ (رقم الآية: 173)

لفظ [بَعْضِ نُ انْظُرْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

---

❶ لطائف الإشارات: 2051/5 ❷ الحجة لابن مريم: 142
❸ المقنع: 577 ❹ المهذب: 211/1 ❺ المهذب: 212/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

22 - ﴿وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (رقم الآية: 68)

لفظ [يُنْسِيَنَّكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُنَسِّيَنَّكَ: یہ "نَسّٰى يُنَسِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔

❀ يُنْسِيَنَّكَ: یہ "أَنْسٰى يُنْسِيْ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔

✿:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيْل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہوجاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ"۔ ایک مقام پر دونوں ایک ہی آیت میں استعمال ہوئے ہیں: ﴿فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴾ (الطارق:17)[1]

23 - ﴿كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ﴾ (رقم الآية: 71)

لفظ [اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ ❀ اسْتَهْوٰىهُ الشَّيٰطِيْنُ

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ ... فَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ... قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ فعل مذکر اس لیے لائے کہ یہ "جَمْعٌ" اور "فَرِيْقٌ" کے معنی میں ہے۔ اور فعل مؤنث اس لیے کہ یہ "جَمَاعَةٌ" اور "طَائِفَةٌ" کے معنی میں ہے۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿الشَّيٰطِيْنُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔[2]

24 - ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً﴾ (رقم الآية: 74)

لفظ [اٰزَرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اٰزَرَ: اس قراءات میں یہ ماقبل ﴿لِاَبِيْهِ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد آزر سے کہا: کیا تم نے بتوں کو الٰہ بنالیا ہے؟''

❀ اٰزَرُ: اس قراءات میں یہ اپنے ماقبل "يَا" حرف ندا محذوف کا منادیٰ ہونے کی جہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے کہا: اے آزر! کیا تم نے بتوں کو الٰہ بنالیا ہے؟''

اس کی ایک شاذ قراءت سے تائید بھی ہوتی ہے: "وَ إِذْ قَالَ إِبْرٰهِيْمُ لِأَبِيْهِ يَا اٰزَرُ"

✿:..... ﴿يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾ (یوسف:29) اس آیت میں لفظ ﴿يُوْسُفُ﴾ بھی اپنے ماقبل "يَا" حروف نداء محذوف کا منادیٰ ہونے کی جہ سے مرفوع ہے۔[3]

---

[1] الموضح: 475 و خاصيات ابواب الصرف: 72

[2] المهذب: 212/1

[3] لطائف الإشارات: 2056/5 والمهذب: 214/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

25 - ﴿قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ﴾ (رقم الآية: 80)

لفظ [اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ "اَتُحَآجُّوْنَ" جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اس کے ساتھ 'یاء' متکلم لائی گئی، اور فعل کو 'کسرہ' سے بچانے کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا۔ تو یہ "اَتُحَآجُّوْنَنِيْ" ہو گیا۔ اس طرح کی صورت میں عربوں کے ہاں تین لغتیں پائی جاتی ہیں: ❶ دونوں 'نون' کے ساتھ پڑھنا۔ ❷ دونوں کا آپس میں 'ادغام' کر دینا۔ ❸ ایک نون 'حذف' کر دینا۔

جبکہ یہاں صرف دو لغتیں آئی ہیں۔

✿ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ: اس قراءات میں تخفیف کرتے ہوئے دونوں 'نون' کا باہم ادغام کر دیا گیا ہے۔

❀ اَتُحَآجُّوْنِيْ: اس قراءات میں تخفیف کرتے ہوئے ایک 'نون' حذف کر دیا گیا ہے۔

کون سا نون حذف ہوگا؟ امام سیبویہ کہتے ہیں: پہلا نون حذف ہوگا، جبکہ اخفش کہتے ہیں دوسرا نون ہوگا۔ ❶

26 - ﴿وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا﴾ (رقم الآية: 81)

لفظ [يُنَزِّلْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 90)

27 - ﴿نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ﴾ (رقم الآية: 83)

لفظ [دَرَجٰتٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ دَرَجٰتٍ: اس قراءات میں یہ ماقبل ﴿نَرْفَعُ﴾ کا مفعول ثانی ہے۔ اور عدم مضاف ہونے کی وجہ سے "مُنَوَّن" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(لوگوں میں سے) جسے ہم چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں۔"

❀ دَرَجٰتِ: اس قراءات میں یہ مابعد ﴿مَنْ﴾ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے "غیر مُنَوَّن" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(لوگوں میں سے) جس کے ہم چاہیں درجات بلند کر دیتے ہیں۔" ❸

✿:..... قرآن مجید میں دوسری جگہ اسی مفہوم کو مزید واضح کیا گیا ہے: ﴿وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ﴾ (الأنعام: 165) "اور اللہ نے تمہارے بعض کو بعض پر درجات میں بلند کر دیا۔"

28 - ﴿وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ﴾ (رقم الآية: 85)

لفظ [زَكَرِيَّا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 37)

---

❶ لطائف الإشارات: 2064/5 ❷ المهذب: 215/1

❸ المهذب: 215/1 والموضح: 482 ❹ المهذب: 215/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

29 - ﴿وَإِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا﴾ (رقم الآية: 86)

لفظ [وَالْيَسَعَ] میں یہاں اور سورۃ ص: 48 میں دو قراءات ہیں:

❁:..... یہ عجمی نام ہے۔ اور اس کی اصل کے اعتبار سے عرب کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور اہل عرب جب کسی عجمی لفظ کو عربی بناتے ہیں تو اس کے اشتقاق معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ادائیگی میں وسعت رکھتے ہیں۔

✿ وَالْيَسَعَ: بعض عرب قبائل کے نزدیک اس کی اصل "يَسَعَ" ہے، شروع میں الف لام زائدہ ہے۔ کیونکہ عجمی نام پہلے ہی معرفہ ہوتا ہے۔

❀ وَالْيَسَعَ: بعض عرب قبائل کے نزدیک اس کی اصل "لَيْسَعَ" ہے، شروع میں الف لام زائدہ ہے۔ کیونکہ عجمی نام پہلے ہی معرفہ ہوتا ہے۔ [1]

30 - ﴿أُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ (رقم الآية: 90)

لفظ [اقْتَدِهْ] میں وصلاً چار قراءات ہیں:

❁:..... یہ "اِقْتَدٰى يَقْتَدِيْ" باب "اِفْتِعَال" سے واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔

✿ اقْتَدِ: اس قراءت میں "هْ" ہائے سکتہ تھی۔ جو وقف میں کلمہ کے آخری حرف کا اعراب بیان کرنے کے لیے لائی جاتی ہے۔ حالت وصل میں چونکہ حرکت خود ہی ظاہر ہو جاتی ہے، لہٰذا اس کی ضرورت نہیں رہتی اور اسے حذف کر دیا۔ اور یہ قرآن مجید کے متعدد مقامات پر ہے۔ جیسے: ﴿لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾، ﴿مَالِيَهْ﴾، ﴿سُلْطَانِيَهْ﴾۔

ترجمہ ہوگا: ''یہی وہ لوگ ہیں (یعنی انبیاء) جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا تھا، سو انہی کے راستہ کی آپ پیروی کریں۔''

❀ اقْتَدِهْ: اس قراءت میں بھی 'هْ' ہائے سکتہ ہے۔ لیکن وصل کو وقف کا حکم دے دیا گیا ہے۔ یہ قبیلہ أَزْدِ السَّرَاةِ کی لغت ہے۔ [2]

✿ اقْتَدِهِ ❀ اقْتَدِهِ: ان قراءات میں 'ه' ہائے ضمیر ہے۔ جو ماقبل ﴿فَبِهُدَاهُمُ﴾ کی طرف

---

[1] المهذب: 216/1 والموضح: 483

[2] قواعد بناء المفردات والجمل في لهجات قبائل الازد

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہی وہ لوگ ہیں (یعنی انبیاء) جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا تھا، سو انہی کے راستہ کی آپ پیروی کریں اس (راستے) کی۔''

اور اکثر کے ہاں 'ہائے ضمیر' مصدر سے کنایہ ہے۔ اصل عبارت ہے: "فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِ الْاِقْتِدَاءَ" اور اس میں تاکیدی معنی پایا جاتا ہے۔ گویا کہا گیا ہے: "فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِ اقْتَدِ" ترجمہ ہوگا: ''یہی وہ لوگ ہیں (یعنی انبیاء) جنہیں اللہ نے ہدایت سے نوازا تھا، سو انہی کے راستہ کی آپ ضرور پیروی کریں۔''[1]

31 - ﴿قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ﴾ (رقم الآیۃ: 91)

لفظ [تَجْعَلُوْنَهٗ... تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَجْعَلُوْنَهٗ... يُبْدُوْنَهَا وَ يُخْفُوْنَ: اس قراءت میں یہ فعل تینوں جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿اِذْ قَالُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیں: وہ کتاب کس نے نازل کی تھی، جو موسیٰ لے کر آئے تھے، جو لوگوں کے لیے روشنی تھی، اور جس کو ان (یہودیوں) نے ورق ورق کر رکھا ہے جن میں سے کچھ کو وہ ظاہر کرتے ہیں، اور بہت سے کو وہ چھپا لیتے ہیں۔''

❀ تَجْعَلُوْنَهٗ... تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ: اس قراءت میں یہ فعل تینوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ﴾ اور مابعد ﴿وَ عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیں: وہ کتاب کس نے نازل کی تھی، جو موسیٰ لے کر آئے تھے، جو لوگوں کے لیے روشنی تھی، اور جس کو تم نے ورق ورق کر رکھا ہے جن میں سے کچھ کو تم ظاہر کرتے ہو، اور بہت سے کو تم چھپا لیتے ہو۔''[2]

✿:..... دونوں قراءات میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ یہودیوں سے کہہ دیں۔ اور عرب کے ہاں جب بالواسطہ (کسی کے ذریعے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غائب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کا سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غائب لانا۔ قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال: 38)، ﴿قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ﴾ (الجاثیۃ: 14) اور اس جگہ دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔

---

[1] الكشف: 439/1 والموضح: 484 وحجة القراءات لأبي زرعة: 260

[2] الكشف: 440/1 وحجة القراءات لأبي زرعة: 261

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

32 - ﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا﴾ (رقم الأية: 92)

لفظ [وَلِتُنْذِرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلِيُنْذِرَ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر ماقبل ﴿كِتٰبٌ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور یہ بڑی برکت والی کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے، پچھلی آسمانی ہدایات کی تصدیق کرنے والی ہے، تاکہ یہ کتاب (قرآن مجید) مکہ اور اس کے اردگرد لوگوں کو ڈرائے۔''

❀ وَلِتُنْذِرَ : یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور خطاب نبی اکرم ﷺ سے ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر وضاحت ہے: ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ﴾ (الرعد:7) ''بلاشبہ آپ (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔''

ترجمہ ہوگا: ''اور یہ بڑی برکت والی کتاب ہے جو ہم نے اتاری ہے، پچھلی آسمانی ہدایات کی تصدیق کرنے والی ہے، تاکہ آپ (اس کے ذریعے) مکہ اور اس کے اردگرد لوگوں کو ڈرائیں۔''[1]

✿:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی قرآن کے ذریعے ہی لوگوں کو ڈرانا ہے۔ اور ڈرانے کی نسبت قرآن کی طرف اس لیے کی گئی ہے کیونکہ وہ ڈرانے کا ذریعہ بن رہا ہے۔

33 - ﴿لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ﴾ (رقم الأية: 94)

لفظ [بَيْنَكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ بَيْنَكُمْ : اس قراءت میں یہ بطورِ اسم ظرف منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''حقیقت یہ ہے کہ ان کے ساتھ تمہارے تعلقات ٹوٹ چکے ہیں اور جن (معبودان) کے بارے میں تمہیں بڑا زعم تھا وہ سب تم سے گم ہو گئے ہیں۔''

❀ بَيْنُكُمْ : اس قراءت میں یہ اسم ظرف نہیں ہے، بلکہ ماقبل فعل ﴿تَقَطَّعَ﴾ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''حقیقت یہ ہے کہ تمہارے آپس کے تعلقات ٹوٹ چکے ہیں اور جن (معبودان) کے بارے میں تمہیں بڑا زعم تھا وہ سب تم سے گم ہو گئے ہیں۔''[2]

یہ قرآن مجید میں اور مقامات پر بھی غیر اسم ظرف استعمال ہوا ہے۔ جیسے: ﴿وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ

---

[1] المهذب: 261/1 وحجة القراءات لأبي زرعة: 261

[2] الكشف: 440/1 وعنایاتِ رحمانی: 332/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بَيْنِكُمْ﴾(الانفال:1)،﴿هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ﴾(الكهف:78)، ﴿وَمِنْ بَيْنِنَا وَ بَيْنِكَ حِجَابٌ﴾ (فصلت:5)

34 - ﴿اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ﴾ (رقم الأية: 95)

لفظ [الْمَيِّتِ . . . الْمَيِّتَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے:(سورة البقرة:173)

35 - ﴿فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ﴾ (رقم الأية: 96)

لفظ [وَ جَعَلَ الَّيْلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَ جَعَلَ الَّيْلَ** : اس قراءت میں ﴿جَعَلَ﴾ فعل ماضی ہے، اور ﴿الَّيْلَ﴾ اس کا مفعول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ) ہی (رات کی تاریکی سے) صبح (کی روشنی) کو پھاڑ نکالنے والا ہے۔ اور اس نے رات کو سکون اور آرام اور سورج، چاند کو حساب کا ذریعہ بنایا ہے۔''

❀ **وَ جٰعِلُ الَّيْلِ**: اس قراءت میں ﴿جٰعِلُ﴾ اسم فاعل، مضاف ہے، اور ﴿الَّيْلِ﴾ مضاف الیہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَالِقُ الْاِصْبَاحِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ) ہی (رات کی تاریکی سے) صبح (کی روشنی) کو پھاڑ نکالنے والا ہے۔ اور وہی رات کو سکون اور آرام اور سورج، چاند کو حساب کا ذریعہ بنانے والا ہے۔'' ❷

36 - ﴿وَ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ﴾(رقم الأية: 98)

لفظ [فَمُسْتَقَرٌّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَمُسْتَقَرٌّ** : یہ ''اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ'' باب ''اِسْتِفْعَال'' سے اسم ظرف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی (اللہ) نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے، پھر ایک جگہ (رحم مادر) ٹھہرنے کی ہوتی ہے، اور ایک جائے امانت ہوتی ہے (یعنی باپ کی پشت)۔''

❀ **فَمُسْتَقِرٌّ** : یہ ''اِسْتَقَرَّ يَسْتَقِرُّ'' باب ''اِسْتِفْعَال'' سے اسم فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی (اللہ) نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے، پھر (تم) ایک جگہ (رحم مادر میں) ٹھہرنے والے ہوتے ہو، اور ایک جائے امانت ہوتی ہے (یعنی باپ کی پشت)۔'' ❸

37 - ﴿وَ الزَّيْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ

❶ المهذب:218/1 ❷ الموضح: 488 وحجة القراءات لأبي زرعة:262
❸ الموضح: 488 والمهذب: 219/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿يَنْعِهٖ﴾ (رقم الآية: 99)

لفظ [مُتَشَابِهٍ انْظُرُوْا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

لفظ [ثَمَرِهٖ] دو قراءات ہیں:

یہ کلمہ قرآن مجید میں پانچ مرتبہ آیا ہے۔ یہاں اور سورة الأنعام: 141 یٰسٓ: 35 میں دو قراءتیں ہیں، جبکہ ﴿وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ﴾ (الكهف:34)، ﴿وَأُحِيطَ بِثَمَرِهٖ﴾ (الكهف:42) تین قراءتیں ہیں۔

✿ ثُمُرِهٖ، ثُمُرٌ، بِثُمُرِهٖ: یہ بنو تمیم کی لغت ہے۔ "ث، م" کے ضمہ کے ساتھ

❀ ثَمَرِهٖ، ثَمَرٌ، بِثَمَرِهٖ: یہ بنو کنانہ کی لغت ہے۔ "ث، م" کے فتحہ کے ساتھ ❷

یہ دونوں "ثَمَرَةٌ" کی جمع ہیں۔ جبکہ بعض کے ہاں ﴿ثُمُرِهٖ، ثُمُرٌ، بِثُمُرِهٖ﴾ "ثَمَرَةٌ" کی جمع الجمع ہے، کیونکہ "ثَمَرَةٌ" کی جمع "ثِمَارٍ، ثَمَرٍ" آتی ہے، اور ان کی جمع "ثُمُرٌ" آتی ہے۔ ❸

اور ﴿وَكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ﴾ (الكهف:34)، ﴿وَأُحِيطَ بِثَمَرِهٖ﴾ (الكهف:42) میں تیسری لغت:

✿ ثُمُرٌ، بِثُمُرِهٖ: یہ ﴿ثُمُرٌ، بِثُمُرِهٖ﴾ کا مخفف ہیں۔ یعنی اس قراءت میں تخفیف و آسانی کے لیے 'میم' کو 'ساکن' کر دیا ہے۔ ❹

38 - ﴿وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (رقم الآية: 100)

لفظ [خَرَقُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ خَرَقُوْا: یہ "خَرَقَ يَخْرُقُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور انہوں نے (یعنی بعض لوگوں نے) جنوں کو اللہ کے ساتھ شریک بنایا ہوا ہے، حالانکہ اس (اللہ) نے ہی انہیں پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے بغیر علم کے اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں تراش لیں ہیں۔"

❀ خَرَّقُوْا: یہ "خَرَّقَ يُخَرِّقُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور انہوں نے (یعنی بعض لوگوں نے) جنوں کو اللہ کے ساتھ شریک بنایا ہوا ہے۔ حالانکہ اس (اللہ) نے ہی انہیں پیدا کیا ہے۔ اور انہوں نے بغیر علم کے اس کے لیے بہت زیادہ بیٹے اور بیٹیاں تراش لیں ہیں۔" ❺

✿:..... آیت میں ان لوگوں کی تردید کی جا رہی ہے۔ جنہوں نے مختلف مخلوق کو اللہ کا شریک بنایا ہوا تھا۔

---

❶ المهذب: 219/1 ❷ لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم

❸ الموضح: 489 وحجة القراءات لأبي زرعة: 264

❹ شرح الهداية:394،395 والموضح:781 ❺ الموضح: 490

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس طرح عرب کے بعض فرقے جنوں اور خبیث شیطانوں کی عبادت کرتے تھے، اور بعض عرب فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے، اور یہود عزیر علیہ السلام کو اور عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔

39 - ﴿وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١٠٥﴾

(رقم الأية: 105)

لفظ [دَرَسْتَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **دَرَسْتَ**: یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور "دَرَسَ يَدْرُسُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح ہم آیات کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں، اور تاکہ وہ (منکرین حق) یہ نہ کہیں کہ تم نے (کسی سے یا پہلے لوگوں کی خبروں سے) سیکھا ہے، اور تاکہ ہم (آیات) کو ان لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو جانتے ہیں۔''

❀ **دٰرَسْتَ**: یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور "دَارَسَ يُدَارِسُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح ہم آیات کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں، اور تاکہ وہ (منکرین حق) یہ نہ کہیں کہ تم نے (اہل کتاب سے) سیکھ سیکھا لیا ہے، اور تاکہ ہم (آیات) کو ان لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو جانتے ہیں۔''

✿ **دَرَسَتْ**: یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور "دَرَسَ يَدْرُسُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح ہم آیات کو مختلف انداز میں بیان کرتے ہیں، اور تاکہ وہ (منکرین حق) یہ نہ کہیں: کہ اس نے (کسی سے یا پہلے لوگوں کی خبروں سے) سیکھ لیا ہے، اور تاکہ ہم (آیات) کو ان لوگوں کے لیے واضح کر دیں جو جانتے ہیں۔''

✿:..... آیت میں آیاتِ قرآنیہ کو مختلف انداز کے ساتھ دہرانے کی دو حکمتیں بیان کی جا رہی ہیں۔ ایک حکمت یہ ہے کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ یہ کسی سے پڑھ کر آیا ہے، یا اس نے پہلے لوگوں کی خبروں سے سیکھا ہے، یا یہ اہل کتاب سے سیکھ آیا ہے، اور یہ اللہ کا کلام نہیں ہے، کیونکہ آپ اُمی تھے، اور کسی کتاب سے خود پڑھ بھی نہیں سکتے تھے۔ تو اتنے انداز میں کلام کیسے لا سکتے ہیں۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ جو لوگ عقل وفہم رکھتے ہیں، وہ ان کے ذریعے سے راہ نجات پائیں اور مخالفین پر حجت قائم ہو۔ [3]

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 264 [2] الموضح: 491 والمهذب: 220

[3] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

40 - ﴿فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (رقم الآية: 108)

لفظ [عَدْوًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ عَدْوًا ❀ عُدْوًا

❁:.....عربوں کے ہاں "عَدَا يَعْدُوْ" سے دو طرح مصدر استعمال ہوتا ہے۔ جس کا معنی "دشمنی کرنا، عداوت رکھنا" ہے۔ ❶

41 - ﴿وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۹﴾ (رقم الآية: 109)

لفظ [وَمَا يُشْعِرُكُمْ] میں تین قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:54)

لفظ [اَنَّهَا... لَا يُؤْمِنُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اِنَّهَا... لَا يُؤْمِنُوْنَ: اس قراءت میں ماقبل ﴿وَمَا يُشْعِرُكُمْ﴾ پر کلام ختم ہو رہی ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ اس میں کفار کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ اور ﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور (مشرکین) نے اپنی پختہ قسمیں کھاتے ہوئے اللہ کی قسم کھائی کہ بے شک اگر ان کے پاس کوئی نشانی (معجزہ نما) آئی تو اس پر ضرور ہی ایمان لے آئیں گے، کہہ دیجئے! تمام نشانیاں اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔ اور تم (مسلمانوں) کو (حقیقت حال کی) کیا خبر ہے؟۔ (پھر اللہ تعالیٰ خبر دے رہے ہیں) بے شک جب وہ نشانیاں آ بھی جائیں گی تو یہ ایمان نہیں لائیں گے۔"

❀ اَنَّهَا... لَا يُؤْمِنُوْنَ: اس قراءت میں اس کا ماقبل جملہ کے ساتھ ہی تعلق ہے، اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ اور ﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

ترجمہ ہوگا: "..... کہہ دیجئے! تمام نشانیاں اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور تم (مسلمانوں) کو (حقیقت حال کی) کیا خبر؟ کہ بے شک وہ نشانیاں آ بھی جائیں گی تو یہ ایمان نہیں لائیں گے۔"

✿ اَنَّهَا... لَا تُؤْمِنُوْنَ: اس قراءت میں اس کا ماقبل جملہ کے ساتھ ہی تعلق ہے، اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ اور ﴿لَا تُؤْمِنُوْنَ﴾ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَمَا يُشْعِرُكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکین سے براہ راست خطاب کیا جا رہا ہے۔ ❸

---

❶ لطائف الإشارات: 2082/5 والموضح:491 ❷ المهذب: 220/1

❸ المهذب: 221 وحجة القراءات لأبي زرعة:264

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''.....کہہ دیجئے! تمام نشانیاں اللہ ہی کی طرف سے ہیں اور تم (مشرکین) کو کیا خبر؟ کہ بے شک وہ نشانیاں آ بھی جائیں گی تو تم ایمان نہیں لاؤ گے۔''

42 - ﴿وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا﴾ (رقم الآية: 111)

لفظ [قُبُلًا] میں میں یہاں اور سورۃ الکھف:55 میں دو قراءات ہیں:

✿ قُبُلًا: یہ بنو تمیم کی لغت ہے۔ ''ق، ب'' کے ضمہ کے ساتھ

❀ قِبَلًا: یہ بنو کنانہ کی لغت ہے۔ ''ق'' کے کسرہ اور ''ب'' کے فتحہ کے ساتھ

❁:.....دونوں کا معنی ''أَعْيَانًا'' ''سامنے'' ہے۔ ترجمہ ہے: ''اور ہم ہر چیز کو (گواہی کے لیے) اُن کے سامنے پیش کر دیں، تو بھی وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔''[1]

43 - ﴿وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ﴾ (رقم الآية: 114)

لفظ [مُنَزَّلٌ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:90)

44 - ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ﴾ (رقم الآية: 115)

لفظ [كَلِمَتُ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ كَلِمَتُ: یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے، جو مفرد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور تیرے رب کی بات سچ اور انصاف کے ساتھ پوری ہوگئی، اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔''

❀ كَلِمٰتُ: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس سے مراد کلام اللہ کی تمام اقسام ہیں، مثلاً: وعدہ، وعید، ثواب و عقاب وغیرہ۔ ترجمہ ہوگا: ''اور تیرے رب کی باتیں سچ اور انصاف کے ساتھ پوری ہوگئی، اس کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا۔''[3]

45 - ﴿وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ﴾ (رقم الآية: 119)

لفظ [فَصَّلَ... حَرَّمَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ فَصَّلَ... حَرَّمَ: اس قراءت میں دونوں فعل معروف ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو؟ حالانکہ بلاشبہ (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے لے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کر دی ہیں، جو اس نے تم پر حرام کی ہیں، مگر جس کی طرف تم مجبور کر دیے جاؤ۔'' یعنی مجبوری میں تم حرام کھا سکتے ہو۔

---

[1] لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم وفي اللهجات العربية لدكتور ابراهيم أنيس: 84
[2] المهذب: 222/1 [3] الكشف: 447/1 والمهذب: 223/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ فَصَّلَ... حُرِّمَ: اس قراءت میں ﴿فَصَّلَ﴾ فعل معروف، اور ﴿حُرِّمَ﴾ فعل مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو؟ حالانکہ بلاشبہ (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے لے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کردی ہیں، جو تم پر حرام کردی گئی ہیں، مگر جس کی طرف تم مجبور کردیے جاؤ۔'' یعنی مجبوری میں تم حرام کھا سکتے ہو۔

✿ فُصِّلَ... حُرِّمَ: اس قراءت میں دونوں فعل مجہول ہیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو؟ حالانکہ بلاشبہ تمہارے لے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کردی گئی ہیں، جو تم پر حرام کردی گئی ہیں، مگر جس کی طرف تم مجبور کردیے جاؤ۔'' یعنی مجبوری میں تم حرام کھا سکتے ہو۔

لفظ [اُضْطُرِرْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اُضْطُرِرْتُمْ: اس قراءت میں 'ط' کو مابعد 'را' مکسور کی اتباع (پیروی) میں کسرہ دے دیا گیا ہے۔ اور اس لیے بھی تاکہ زبان کی ایک ہی کیفیت اور حالت رہے۔ اور یہ کلام عرب میں عام ہے۔

❀ اُضْطُرِرْتُمْ: اس قراءت میں اصل کے موافق 'را' مضموم پڑھی گئی ہے۔

✿:..... عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ❷

46 - ﴿وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (رقم الآية: 119)

لفظ [لَيُضِلُّوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَيَضِلُّوْنَ: یہ ''ضَلَّ يَضِلُّ'' باب ''ضَرَبَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک بہت سے لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کے ساتھ گمراہ ہوتے ہیں۔''

❀ لَيُضِلُّوْنَ: یہ ''أَضَلَّ يُضِلُّ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک بہت سے لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کے ساتھ (لوگوں کو) گمراہ کرتے ہیں۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور بے شک بہت سے لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کے ساتھ خود گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں بھی گمراہ کرتے ہیں۔'' ❸

47 - ﴿أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ﴾ (رقم الآية: 122)

لفظ [مَيْتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

❶ المهذب: 223/1 ❷ المغني: 91/2 ❸ المهذب: 223/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

48 - ﴿وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ ۘ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ﴾ (رقم الآية: 124)

لفظ [رِسَالَتَهُ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ رِسَالَتَهُ: یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہر پیغام کو شامل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اللہ زیادہ جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں رکھے (یعنی لوگوں تک اپنے پیغام پہنچانے کا کام کس سے لے)۔''

❀ رِسَالَاتِهِ: یہ صیغہ جمع ہے۔ اور اس سے مراد ''اللہ تعالیٰ کے مختلف پیغامات'' ہیں۔ اور اس کی ماقبل ﴿مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اللہ زیادہ جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالات کہاں رکھے (یعنی لوگوں تک اپنے پیغامات پہنچانے کا کام کس سے لے)۔''

49 - ﴿وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ﴾ (رقم الآية: 125)

لفظ [ضَيِّقًا] میں یہاں اور سورۃ الفرقان:13 میں دو قراءات ہیں:

✿ ضَيْقًا ❀ ضَيِّقًا

✿:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں، معنی میں کوئی فرق نہیں۔ جیسے: "مَيْتٌ، مَيِّتٌ، مَيْتًا، مَيِّتًا" میں دو لغتیں ہیں۔ ❷

لفظ [حَرَجًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ حَرِجًا: یہ "حَرِجَ يَحْرَجُ حَرَجًا" سے اسم فاعل (صفت مشبہ) کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جسے (اللہ تعالیٰ) گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو تنگ، نہایت گھٹن والا بنا دیتا ہے.....۔''

❀ حَرَجًا: یہ "حَرِجَ يَحْرَجُ حَرَجًا" سے مصدر ہے، اور صفت کے معنی میں ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور جسے (اللہ تعالیٰ) گمراہ کرنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو تنگ، نہایت گھٹا ہوا بنا دیتا ہے۔''

لفظ [يَصَّعَّدُ] میں تین قراءات ہیں:

✿:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س،

❶ المهذب: 224/1 ❷ الكشف: 449/1 والمهذب: 224/1
❸ الكشف: 1/ 450 ❹ الموضح: 502

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ❶ جیسے: "يَتَصَعَّدُ" سے ﴿يَصَّعَّدُ﴾، "يَتَصَاعَدُ" سے ﴿يَصَّاعَدُ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❷

✿ **يَصْعَدُ**: یہ "صَعِدَ يَصْعَدُ" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ".....گویا وہ آسمان میں چڑھ رہا ہے۔"

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ﴾ (الفاطر:10)

"اسی اللہ کی طرف ہر پاکیزہ بات چڑھتی ہے۔"

❀ **يَصَّعَّدُ**: یہ "تَصَعَّدَ يَتَصَعَّدُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ قاعدے کے تحت اس کی 'تا' کو 'صاد' سے بدل کر 'صاد' کا 'صاد' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... گویا وہ مشکل سے آسمان میں چڑھ رہا ہے۔"

✿ **يَصَّاعَدُ**: یہ "تَصَاعَدَ يَتَصَاعَدُ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ قاعدے کے تحت اس کی 'تا' کو 'صاد' سے بدل کر 'صاد' کا 'صاد' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... گویا وہ مشکل سے بار بار آسمان میں چڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔" ❸

50 - ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا﴾ (رقم الآية: 128)

لفظ [يَحْشُرُهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **نَحْشُرُهُمْ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "اور جس دن ہم ان سب (یعنی جن وانس) کو جمع کریں گے۔"

❀ **يَحْشُرُهُمْ**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ میں ﴿رَبِّهِمْ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جس دن وہ (رب تعالیٰ) ان سب (یعنی جن وانس) کو جمع کریں گے۔" ❹

---

❶ علم الصيغه:45 ❷ لهجات العرب في القرآن الكريم:130

❸ ❹:..... تینوں قراءات کا ترجمہ (الكشف: 1/ 451 ولطائف الإشارات:224/1) کے مطابق کیا گیا ہے۔

❹ المهذب: 225/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

51 - ﴿وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴾ (رقم الآية: 132)

لفظ [يَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَعْمَلُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہر ایک کے لیے اس کے اعمال کے مطابق (اللہ کے پاس) درجات ہیں، اور تیرا رب اس سے ہرگز بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔''

❀ تَعْمَلُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ جن و انس سے خطاب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور ہر ایک کے لیے اس کے اعمال کے مطابق (اللہ کے پاس) درجات ہیں، اور تیرا رب اس سے ہرگز بے خبر نہیں جو تم کر رہے ہو۔''[1]

52 - ﴿قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ﴾ (رقم الآية: 135)

لفظ [مَكَانَتِكُمْ] میں یہاں اور سورۃ ھود:93، 121 والزمر:39 میں اور [مَكَانَتِهِمْ] (یٰسٓ: 67) میں دو قراءات ہیں:

✿ مَكَانَتِكُمْ : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے! اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو، بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں، تو تم عنقریب جان لوگے کہ آخرت کا گھر کس کے لیے اچھا ہے۔''

❀ مَكَانَتِكُمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر جمع ''كُمْ'' کے ساتھ مناسبت ہے۔ چونکہ ہر شخص کے رہنے کی الگ جگہ ہوتی ہے۔ اس لیے جمع کا صیغہ آیا ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے! اے میری قوم! تم اپنی جگہوں پر عمل کرو، بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں، تو تم عنقریب جان لوگے کہ آخرت کا گھر کس کے لیے اچھا ہے۔''

لفظ [تَكُوْنُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ ❀ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ''طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ''۔ یہاں فعل کا

[1] المهذب: 226/1 [2] المهذب: 226/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فاعل ﴿عَاقِبَةُ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر ومؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❶

53 - ﴿فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا﴾ (رقم الأية: 136)

لفظ [بِزَعْمِهِمْ] میں یہاں اور آیت نمبر:138 میں دو قراءات ہیں:

✿ **بِزُعْمِهِمْ** : یہ بنی اسد کی لغت ہے۔ " ز " کے ضمہ کے ساتھ

❀ **بِزَعْمِهِمْ** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " ز " کے فتحہ کے ساتھ ❷

جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ﴾ (الاسراء: 56)

﴿زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا﴾ (التغابن: 7)

✿:.....بعض بنی تمیم اور قیس کی لغت میں " ز " کا کسرہ بھی ہے۔ لیکن یہ قرآن میں نہیں ہے۔ ❸

54 - ﴿وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ﴾ (رقم الأية: 137)

لفظ [زَيَّنَ ... قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **زَيَّنَ ... قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ** : اس قراءت میں ﴿زَيَّنَ﴾ فعل ماضی معروف ہے، ﴿قَتْلَ﴾ اس کا مفعول بہ ہے، اور ﴿اَوْلَادِهِمْ﴾ کے لیے مضاف ہے۔ ﴿اَوْلَادِهِمْ﴾ مضاف الیہ ہے۔ ﴿شُرَكَآؤُهُمْ﴾ فعل کا فاعل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لیے اپنی اولاد کو قتل کرنا (زندہ درگور کرنا) ان کے شریکوں نے خوش نما بنا دیا ہے۔''

❀ **زُيِّنَ ... قَتْلُ اَوْلَادَهُمْ شُرَكَآئِهِمْ** : اس قراءت میں ﴿زُيِّنَ﴾ فعل ماضی مجہول ہے، ﴿قَتْلُ﴾ اس کا نائب فاعل ہے، اور ﴿شُرَكَآئِهِمْ﴾ کے لیے مضاف ہے۔ اور ﴿اَوْلَادَهُمْ﴾ فعل کا مفعول بہ ہے۔ اور ﴿شُرَكَآئِهِمْ﴾ مضاف الیہ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح بہت سے مشرکوں کے لے اُن کے شریکوں کا اُن کی اولاد کو قتل کرنا (زندہ درگور کرنا) خوش نما بنا دیا گیا ہے۔''

اس قراءت متواترہ کے ذریعے ان نحویوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں کہ مضاف، مضاف الیہ کے درمیان فاصلہ شاذ اور قبیح ہے۔ اس قراءت میں مضاف، مضاف الیہ کے درمیان ﴿اَوْلَادَهُمْ﴾ فاصل آیا ہے۔ اسی طرح حدیث مبارکہ میں بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ المهذب: 226/1 ❷ المهذب: 226/1 وتوجيه ماقرء به من لهجة أسد: 450
❸ عنایات رحمانی: 350/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْ لِيْ أُمَرَائِيْ)) ❶

''کیا تم میرے اُمراء کو میرے لیے چھوڑنے والے ہو؟''

یہاں ''تَارِكُوْ'' مضاف اور ''أُمَرَائِيْ'' مضاف الیہ ہے اور درمیان میں ''لِيْ'' فاصل ہے۔ اور ابن الانباری لکھتے ہیں کہ عرب مضاف مضاف الیہ میں جملہ کے ساتھ بھی فاصلہ کر لیتے ہیں۔ جیسے امام کسائی کہتے ہیں کہ عرب کے ہاں کہا جاتا ہے: ''هٰذَا غُلَامُ إِنْ شَاءَ اللّٰهِ ابْنِ أَخِيْكَ'' یہاں ''غُلَامُ'' مضاف اور ''ابْنِ'' مضاف الیہ ہے اور درمیان میں ''إِنْ شَاءَ اللّٰهِ'' فاصل ہے۔ ❷

اور نحویوں کے امام ابو عبداللہ بن مالک اس قراءت ابن عامر کے متعلق کہتے ہیں:

وَحُجَّتِيْ قِرَاءَةُ ابْنِ عَامِرٍ ..... فَكَمْ لَهَا مِنْ عَاضِدٍ وَنَاصِرِ

''اور میری دلیل قراءتِ ابن عامر ہے۔ پس اس قراءت کی تائید کرنے والے اور مددگار بہت ہیں۔'' ❸

❁:..... لفظ ﴿شُرَكَآؤُهُمْ﴾: مصحف کوفی، بصری میں: ﴿شُرَكَآؤُهُمْ﴾ 'واؤ' کے ساتھ، اور مصحف حجازی، شامی میں: ﴿شُرَكَآئِهِمْ﴾ 'یا' کے ساتھ مکتوب ہے۔ ❹

55 - ﴿وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ﴾ (رقم الآية: 139)

لفظ [وَ اِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً] میں پانچ قراءات ہیں:

❁:..... عربی زبان میں لفظ ''كَانَ'' فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ﴾ (البقرة:280)

اور نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ''جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ''۔ اور یہی حکم ''كَانَ'' کے اسم کا ہے۔

❁ تَكُنْ مَيْتَةٌ ❁ تَكُنْ مَيِّتَةٌ ❁ يَكُنْ مَيْتَةٌ: ان تینوں قراءات میں ﴿تَكُنْ﴾ اور ﴿يَكُنْ﴾ فعل تامہ ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے۔ ﴿مَيْتَةٌ/مَيِّتَةٌ﴾

---

❶ سنن أبي داود: 2719

❷ المهذب: 227/1 وعنایاتِ رحمانی: 356/2

❸ الموضح: 506

❹ الوسيلة:140 وإبراز المعاني:148/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

فعل مذکر ومؤنث دونوں طرح اس لیے آیا ہے کیونکہ اس کا اسم ﴿مَيْتَةً/مَيِّتَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اور ﴿مَيْتَةً﴾، ﴿مَيِّتَةٌ﴾ کی توجیہ کے لیے دیکھیے: (سورة البقرة: 173)

ترجمہ ہوگا: ''اوران (مشرکوں) نے کہا کہ جوان چوپاؤں کے پیٹ میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لیے (حلال) ہے اور ہماری بیویوں پر (ہمارے خداؤں نے) حرام کیا ہوا ہے، اور اگر ہو مردہ تو وہ سب اس میں شریک ہیں (یعنی مرد عورت سب کھا سکتے ہیں)۔''

❀ تَكُنْ مَيْتَةً ✿ يَكُنْ مَيْتَةً : ان دونوں قراءات میں ﴿تَكُنْ﴾ اور ﴿يَكُنْ﴾ فعل ناقصہ ہے، اور اس میں ضمیر اس کا اسم ہے جو ''اَلْأَجِنَّةُ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو ماقبل ﴿وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ﴾ کے مفہوم سے نکلا ہے۔ کیونکہ ''جنین'' جو جانور کے پیٹ میں ہوتا ہے، اسی کی بات ہو رہی ہے۔ اور ﴿مَيْتَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

فعل مذکر ومؤنث دونوں طرح اس لیے آیا ہے کیونکہ اس کا اسم ''اَلْأَجِنَّةُ'' مؤنث غیر حقیقی ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور ان (مشرکوں) نے کہا کہ جو ان چوپاؤں کے پیٹ میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لیے (حلال) ہے اور ہماری بیویوں پر (ہمارے خداؤں نے) حرام کیا ہوا ہے، اور اگر وہ (جنین) مردہ ہو تو وہ سب اس میں شریک ہیں (یعنی مرد عورت سب کھا سکتے ہیں)۔''

56 - ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (رقم الآية: 140)

لفظ [قَتَلُوْٓا] میں ہ دو قراءات ہیں:

✿ قَتَلُوْٓا : یہ ''قَتَلَ يَقْتُلُ'' باب ''نَصَرَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک ان لوگوں نے بڑا خسارہ اٹھایا جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے بغیر کسی علم کے قتل کر دیا۔''

❀ قَتَّلُوْٓا : یہ ''قَتَّلَ يُقَتِّلُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ [2] ترجمہ ہوگا: ''بے شک ان لوگوں نے بڑا خسارہ اٹھایا جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے بغیر کسی علم کے بے دردی سے قتل کر دیا۔''

✿:..... آیت میں ان مشرکین کا ذکر کیا جا رہا ہے جنہوں نے بغیر کسی حکم الٰہی کے اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا تھا۔

57 - ﴿كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ﴾ (رقم الآية: 141)

[1] المهذب: 226/1 والموضح: 509 وعنایاتِ رحمانی: 356/2

[2] الموضح: 510

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [ثَمَرِهِۦٓ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الأنعام:99)

لفظ [حَصَادِهِۦ] میں دو قراءات ہیں:

✿ حَصَادِهِۦ : یہ بنی تمیم اور اہل نجد کی لغت ہے۔ " ح " کے فتحہ کے ساتھ

❀ حِصَادِهِۦ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " ح " کے کسرہ کے ساتھ ❷

58 - ﴿ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ﴾ (رقم الأية: 142)

لفظ [خُطُوَٰتِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:168)

﴿ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ﴾ (رقم الأية: 143)

لفظ [ٱلْمَعْزِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ ٱلْمَعْزِ ❀ ٱلْمَعَزِ

✿:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں، معنی میں کوئی فرق نہیں۔ ❹

59 - ﴿ قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً ﴾ (رقم الأية: 145)

لفظ [يَكُونَ مَيْتَةً] میں پانچ قراءات ہیں:

✿:.....عربی زبان میں لفظ "كَانَ" فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ ﴾ (البقرة:280)

اور نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "جَاءَ سَفِينَةٌ، جَاءَتْ سَفِينَةٌ"۔ اور یہی حکم "كَانَ" کے اسم کا ہے۔

✿ تَكُونَ مَيْتَةٌ ❀ تَكُونَ مَيِّتَةٌ ✿ يَكُونَ مَيْتَةٌ ❺: ان تینوں قراءات میں ﴿ تَكُونَ ﴾ اور ﴿ يَكُونَ ﴾ فعل تامہ ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے۔ ﴿ مَيْتَةٌ/ مَيِّتَةٌ ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح اس لیے آیا ہے کیونکہ اس کا اسم ﴿ مَيْتَةٌ/ مَيِّتَةٌ ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اور ﴿ مَيْتَةٌ ﴾، ﴿ مَيِّتَةٌ ﴾ کی توجیہ کے لیے دیکھیے: سورة البقرة: 173

❶ المهذب: 229/1 ❷ لطائف الإشارات:2118/5

❸ المهذب: 229/1 ❹ المهذب: 229/1

❺ ﴿ يَكُونَ مَيْتَةٌ ﴾ یہ قراءت "الداجوني عن هشام عن ابن عامر الشامي" ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے میں اس وحی میں، جو میری طرف کی گئی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، الا یہ کہ مردار ہو.....''

❀ ﴿تَكُوْنَ مَيْتَةً﴾ ✿ ﴿يَكُوْنَ مَيْتَةً﴾ : ان دونوں قراءت میں ﴿تَكُوْنَ﴾ اور ﴿يَكُوْنَ﴾ فعل ناقصہ ہے، اور اس میں ضمیر اس کا اسم ہے جو ''اَلنَّفْسُ'' یا ''اَلْجُثَّةُ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو ماقبل ﴿مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا﴾ کے مفہوم سے نکلا ہے۔ کیونکہ حرام کھانوں کی ہی بات ہو رہی ہے۔ جس میں ایسا جانور بھی شامل ہے جو مردار ہو، اور ﴿مَيْتَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح اس لیے آیا ہے کیونکہ اس کا اسم ''اَلنَّفْسُ'' مؤنث غیر حقیقی ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے میں اس وحی میں، جو میری طرف کی گئی ہے، کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا جسے وہ کھائے، الا یہ کہ وہ (جانور) مردار ہو.....''

60 - ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾﴾ (رقم الآية: 145)

لفظ [فَمَنِ اضْطُرَّ] اور [اِضْطُرَّ] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

61 - ﴿ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾﴾ (رقم الآية: 152)

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَذَكَّرُوْنَ﴾ اصل میں ''تَتَذَكَّرُوْنَ'' اور ﴿تَظَهَّرُوْنَ﴾ اصل میں ''تَتَظَاهَرُوْنَ'' تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ [3] جیسے: ''تَتَذَكَّرُوْنَ'' سے ﴿تَذَكَّرُوْنَ﴾، ''يَتَطَهَّرُ'' سے ''يَطَّهَّرُ''۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ [4]

✿ ﴿تَذَكَّرُوْنَ﴾: یہ باب ''تَفَعُّل'' سے ہے۔ اس لیے قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔

---

[1] المهذب: 230/1 والموضح:511

[2] المهذب: 230/1

[3] علم الصيغه: 45

[4] لهجات العرب فی القرآن الكريم: 130

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ تَذَكَّرُوْنَ : اس قراءت میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'ذال' سے بدل کر 'ذال' کا 'ذال' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ ❶

62 - ﴿وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ ❷ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ﴾ (رقم الآية: 153)

لفظ [وَ اَنَّ] میں تین قراءات ہیں:

✿ وَ اِنَّ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "اِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بنی آدم سے مخاطب ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، پس تم اس پر چلو۔ اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔''

❀ وَ اَنَّ ✿ وَ اَنْ : ان دونوں قراءات میں ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، اور ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے۔ اور دونوں کا معنیٰ ''بے شک، بلاشبہ'' ہوتا ہے۔ ان کی تین توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ ان دونوں قراءات میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور ان سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے۔ اور ان کو ما بعد ﴿فَاتَّبِعُوْهُ﴾ پر محمول کیا گیا ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَ لِأَنَّ / لِأَنْ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ، أَيْ اِتَّبِعُوْا لِهٰذَا"۔ اور درمیان کلام میں "أَنَّ/ أَنْ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اس وجہ سے کہ بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، لہٰذا تم اس پر چلو۔ اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گے۔'' یعنی اس لیے اس راستے پر چلو کیونکہ یہ میرا رستہ ہے سیدھا۔

❷ امام فراء کہتے ہیں کہ ان سے پہلے ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور ان کا ماقبل آیت ﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ﴾ پر عطف ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ..... وَأَتْلُ عَلَيْكُمْ أَنَّ/أَنْ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ"۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اے پیغمبر ان سے یہ کہہ دیں کہ) کہ بے شک یہی میرا راستہ ہے سیدھا، لہٰذا تم اس پر چلو۔''

❸ بعض کے نزدیک ﴿وَ﴾ عاطفہ کے ذریعے ان کا عطف ماقبل ﴿ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾

---

❶ المهذب: 231/1

❷ ✿:.....لفظ ﴿صِرَاطِيْ﴾ کی 'یاء' یاءات اضافہ میں سے ہے، جس میں فتحہ اور سکون دونوں لغتیں ہیں۔ (الموضح: 515) تفصیل دیکھیے: باب ياءات الإضافة: 136)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں ﴿بِهٖ﴾ پر ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ.....وَبِأَنَّ/ بِأَنْ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ "۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (تم اس بات کا بھی تاکیدی حکم دیا جاتا ہے) کہ بے شک یہی میرا رستہ ہے سیدھا، لہٰذا تم اس پر چلو۔

❁:..... "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "أَنْ" اصل میں "أَنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے، اور خبر باقی رکھی جاتی ہے لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (یونس:10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶

لفظ [فَتَفَرَّقَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:267)

63 - ﴿سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ﴾ (رقم الأية: 157)

لفظ [يَصْدِفُوْنَ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ الأنعام: 46)

64 - ﴿هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ﴾ (رقم الأية: 158)

لفظ [تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ❁ يَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ، قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ فعل مذکر اس لیے لائے کہ یہ "جَمْعٌ" اور "فَرِيْقٌ" کے معنی میں ہے۔ اور فعل مؤنث اس لیے کہ یہ "جَمَاعَةٌ" اور "طَائِفَةٌ" کے معنی میں ہے۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ 2

65 - ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾ (رقم الأية: 159)

لفظ [فَرَّقُوْا] میں یہاں اور سورۃ الروم:32 میں دو قراءات ہیں:

❁ فَرَّقُوْا: یہ " فَرَّقَ يُفَرِّقُ تَفْرِيْقًا " باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ معنی ہے: "أَنَّهُمْ فَرَّقُوْهُ، فَآمَنُوْا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوْا بِبَعْضٍ" ❹

---

❶ لطائف الإشارات:2125/5 وحجة القراءات لأبي زرعة:277 والمهذب:231/1
❷ المهذب: 232/1
❸ المهذب: 232/1
❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 277
❺ الكشف:458/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں تفریق کردی (کچھ حصہ پر ایمان لے آئے اور کچھ حصہ کا انکار کردیا)۔ اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں، ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ (النساء: 150)

''اور وہ (کافر) چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کردیں۔'' یعنی بعض پر ایمان لے آئیں اور بعض کا انکار کردیں جیسے: یہودی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کا انکار کرتے تھے۔ اور نصاریٰ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو مانتے مگر محمد ﷺ کا انکار کرتے۔

❀ **فَرَّقُوْا**: یہ "فَارَقَ يُفَارِقُ مُفَارَقَةً" باب "مُفَاعَلَةٌ" سے ہے۔ اور "تَرَكُوْا" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یقینا وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو چھوڑ دیا (اور کنارہ کش ہوگئے)۔ اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں، ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔''

❁:..... حقیقت میں دونوں قراءات کا معنی ایک ہی ہے۔ کیونکہ جو بعض احکامات کا انکار کرتا ہے حقیقت میں وہ دین قیم کا انکار کر رہا ہوتا ہے۔ [1]

66 - ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (رقم الآية: 160)

لفظ [عَشْرُ اَمْثَالِهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **عَشْرٌ اَمْثَالُهَا**: اس قراءت میں یہ موصوف صفت ہیں۔ اور محذوف مبتداء کی خبر ہیں۔ اصل عبارت ہے: "فَلَهٗ حَسَنَاتٌ عَشْرٌ أَمْثَالُهَا"۔ ترجمہ ہوگا: ''جو شخص نیکی لے کر آئے گا، تو اس کے لیے اس جیسی دس (نیکیاں) ہے۔'' یعنی دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

❀ **عَشْرُ اَمْثَالِهَا**: اس قراءت میں یہ مضاف مضاف الیہ ہیں۔ اور یہ اہل حجاز، بنی تغلب اور بنو تمیم کی لغت ہے۔ وہ کلام میں بدل مبدل منہ اور موصوف صفت کی بجائے اضافت کو پسند کرتے ہیں۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''جو شخص نیکی لے کر آئے گا، تو اس کے لیے اس (نیکی) کے دس مثل ہے۔'' [3]

67 - ﴿قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا﴾ (رقم الآية: 161)

لفظ [قِيَمًا] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 278 والموضح: 515

[2] أثر اللهجات العربية فى توجيه المعنى النحوى: 165

[3] المهذب: 233/1 والموضح: 516

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ قِيَمًا : یہ "قَامَ يَقُوْمُ" سے مصدر ہے۔ جس کا معنی "دَائِمًا" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے! میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ہے، جو ہمیشگی کا دین ہے، ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے جو یکسو تھے۔''

❀ قِيَمًا : یہ اصل میں "قَيْوِمٌ" بروزن "فَيْعِلٌ" ہے۔ 'واؤ' کو 'یاء' سے بدل کر دونوں کا آپس میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اس کا معنی "مُسْتَقِيْمًا" ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ (التوبة:36) ''یہ سیدھا دین ہے۔''

ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے! میرے رب نے مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ہے، جو سیدھا دین ہے (جس میں کوئی کج روی نہیں ہے) ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے جو یکسو تھے۔''[1]

لفظ [اِبْرٰهِيْمَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:124)

68 - ﴿لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (رقم الآية: 163)

لفظ [اَنَا اَوَّلُ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:258)

[1] الكشف: 459/1 ولطائف الإشارات: 2129/5

[2] المهذب: 233/1 [3] المهذب: 234/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الأعراف

1 - ﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳﴾ (رقم الآية: 3)

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَتَذَكَّرُوْنَ**: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اللہ کی طرف سے ہدایت آنے پر لوگوں کے رویے کی خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''تم لوگ اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے، اور اس (اللہ) کے علاوہ (اپنے بنائے ہوئے) مددگاروں کی پیروی نہ کرو۔ وہ (لوگ) بہت کم نصیحت قبول کرتے ہیں (جو اس طرح کی نصیحت کیے جاتے ہیں)۔''[1]

❀ **تَذَكَّرُوْنَ** ✿ **تَذَّكَّرُوْنَ**: یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ بنی آدم سے خطاب ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''تم لوگ اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے، اور اس (اللہ) کے علاوہ (اپنے بنائے ہوئے) مددگاروں کی پیروی نہ کرو۔ تم لوگ بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔''

✿:.....لفظ ﴿تَذَكَّرُوْنَ﴾ اور ﴿تَذَّكَّرُوْنَ﴾ کی توجیہ دیکھیے: سورۃ الأنعام:152

✿:.....لفظ ﴿تَذَكَّرُوْنَ﴾: مصحف شامی میں: ﴿يَتَذَكَّرُوْنَ﴾، اور باقی مصاحف میں: ﴿تَذَكَّرُوْنَ﴾ مکتوب ہے۔[2]

2 - ﴿ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ﴾ (رقم الآية: 11)

لفظ [لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا] میں تین قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:34)

3 - ﴿قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝۲۵﴾ (رقم الآية: 25)

لفظ [تُخْرَجُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَخْرُجُوْنَ**: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اللہ تعالیٰ نے (آدم وحوا علیہما السلام سے) فرمایا: تم اسی (زمین) میں زندگی گزارو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے دوبارہ نکلو گے۔''

---

[1] الموضح: 521 [2] الوسيلة: 153 [3] المهذب: 235/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **تُخْرَجُوْنَ**: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے (آدم وحوا علیہما السلام سے) فرمایا: تم اسی (زمین) میں زندگی گزارو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے دوبارہ نکالے جاؤ گے۔''

4 - ﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ﴾ (رقم الآية: 26)

لفظ [وَلِبَاسُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَلِبَاسَ**: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور ﴿لِبَاسَ﴾ ماقبل ﴿لِبَاسًا﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے بنی آدم! بے شک ہم نے تم پر لباس اتارا ہے، جو تمھاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور (باعث) زینت بھی ہے، اور تقویٰ کا لباس (اتارا ہے) یہ سب سے بہتر ہے۔''

❀ **وَلِبَاسُ**: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ﴿لِبَاسُ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے بنی آدم! بے شک ہم نے تم پر لباس اتارا ہے، جو تمھاری شرمگاہوں کو چھپاتا ہے اور (باعث) زینت بھی ہے۔ اور تقویٰ کا لباس، یہ سب سے بہتر (لباس) ہے۔''[1]

5 - ﴿وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (رقم الآية: 30)

لفظ [يَحْسَبُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

6 - ﴿قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ﴾ (رقم الآية: 32)

لفظ [خَالِصَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿ **خَالِصَةٌ**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿هِيَ﴾ مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ﴿هِيَ﴾ مبتداء ہے، ﴿لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ اس کی پہلی خبر ہے، اور ﴿خَالِصَةٌ﴾ دوسری خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیجیے! یہ (نعمتیں) دنیوی زندگی میں اہل ایمان کے لیے (بھی) ہے، (اور یہ نعمتیں) قیامت کے دن تو خالص انہیں کے لیے ہوگی۔''

❀ **خَالِصَةً**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ جار مجرور سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیجیے! یہ (نعمتیں) دنیوی زندگی میں اہلِ ایمان کے لیے (بھی) ہے، جبکہ قیامت کے دن خالص انہیں کے لیے ہوگی۔''

---

[1] الموضح: 525 والمهذب: 236/1 [2] المهذب: 237/1
[3] الموضح: 526 ولطائف الإشارات: 2167/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

7 - ﴿حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ﴾ (رقم الآية: 37)

لفظ [رُسُلُنَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ المائدۃ:32)

8 - ﴿قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ﴾ (رقم الآية: 38)

لفظ [تَعْلَمُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَعْلَمُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ماقبل ﴿لِكُلٍّ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب جہنم میں رؤسا و قائدین کے پیروکار اپنے سرداروں کے بارے میں اللہ سے شکوہ کریں گے کہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، انہیں دوگنا عذاب دیں، تو اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: ہر ایک کے لیے دوگنا (عذاب) ہے، اور لیکن وہ جانتے نہیں ہوں گے۔'' یعنی کوئی کسی کے عذاب کی شدت کو نہ جانتا ہوگا۔ بلکہ ہر کوئی سمجھ رہا ہوگا کہ مجھے سب سے زیادہ اور اوروں کو کم عذاب ہو رہا ہے۔''

❀ تَعْلَمُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ جہنم میں اپنے سرداروں کے لیے دوگنا عذاب کا سوال کرنے والوں سے خطاب ہو رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب جہنم میں رؤسا و قائدین کے پیروکار اپنے سرداروں کے بارے میں اللہ سے شکوہ کریں گے کہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، انہیں دوگنا عذاب دیں تو اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے: ہر ایک کے لیے دوگنا (عذاب) ہے، اور لیکن (اپنے سرداروں کے لیے دوگنا عذاب کا سوال کرنے والو) تم نہیں جانتے۔'' ❷

9 - ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ﴾ (رقم الآية: 40)

لفظ [لَا تُفَتَّحُ] میں تین قراءات ہیں:

✿ لَا تُفَتَّحُ : یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور ''فَتَّحَ يُفَتِّحُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ اس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ آسمان کے دروازے بہت زیادہ ہیں۔ اس لیے کثرت کے معنی والا صیغہ آیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور انہیں قبول کرنے سے تکبر کیا، ان کے لیے آسمان کے کوئی بھی دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔''

✿ لَا يُفْتَحُ ❀ لَا تُفْتَحُ : یہ ''فَتَحَ يَفْتَحُ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور انہیں قبول کرنے سے تکبر کیا، ان کے لیے نہ آسمان کے دروازے

❶ المهذب: 238/1 ❷ حجة القراءات لابي زرعة: 281

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے۔"[1]

فعل کی تذکیر و تانیث:

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ ... فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ... قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ یہاں فعل کا نائب فاعل ﴿اَبْوَابُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔[2]

10 - ﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ﴾ (رقم الأية: 43)

لفظ [لِهٰذَا وَمَا كُنَّا] میں دو قراءات ہیں:

- **لِهٰذَا مَا كُنَّا**: ترجمہ ہے: "(جنتی لوگ) کہیں گے سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی۔ اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔"
- **لِهٰذَا وَمَا كُنَّا**: ترجمہ ہے: "(جنتی لوگ) کہیں گے سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت یافتہ نہ ہوتے۔"[3]
- .....لفظ ﴿لِهٰذَا وَمَا كُنَّا﴾: مصحف شامی میں: ﴿لِهٰذَا مَا كُنَّا﴾ بغیر 'واؤ' کے، اور باقی مصاحف میں: ﴿لِهٰذَا وَمَا كُنَّا﴾ 'واؤ' کے ساتھ مکتوب ہے۔[4]

11 - ﴿قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴾ (رقم الأية: 44)

لفظ [نَعَمْ] قرآن مجید میں چار مرتبہ آتا ہے، اس میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

- **نِعِمْ**: یہ بنی کنانہ اور ہذیل کی لغت ہے۔ "ع" کے کسرہ کے ساتھ
- **نَعَمْ**: یہ عرب کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔ "ع" کے فتحہ کے ساتھ[5]

لفظ [اَنْ لَّعْنَةُ] میں یہاں اور سورۃ النور: 7 میں دو قراءات ہیں:

- **اَنَّ لَعْنَةَ**: اس قراءت میں ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اور ﴿لَعْنَةَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔
- **اَنْ لَّعْنَةُ**: اس قراءت میں ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے۔ اور ﴿لَعْنَةُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

---

[1] الموضح: 527 [2] الموضح: 527 [3] الموضح: 527
[4] الوسيلة: 153 [5] في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 130

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:.....دونوں قراءات ہم معنی ہیں، کیونکہ ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل، اور ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" دونوں کا معنی "بے شک، بلاشبہ" ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(جب جنتی لوگ جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو) پھر ان کے درمیان اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ بیشک ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

❁:..... "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "أَنْ" اصل میں "أَنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے، اور خبر باقی رکھی جاتی ہے لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (یونس:10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶

12 - ﴿اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ (رقم الآية: 49)

لفظ [بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة: 173)

لفظ [لَا خَوْفٌ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:38)

13 - ﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ﴾ (رقم الآية: 54)

لفظ [يُغْشِي] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

❁ يُغْشِي: یہ "أَغْشٰى يُغْشِيْ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔

❁ يُغَشِّي: یہ "غَشّٰى يُغَشِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔

❁:.....ترجمہ ہے: "وہ (اللہ) رات کے ذریعے دن کو ڈھانپ دیتا ہے۔ جو تیز چلتا ہوا اس کے پیچھے چلا آتا ہے۔" یعنی رات کے بعد دن تیزی سے پہنچ جاتا ہے، کوئی وقفہ نہیں ہوتا ہے۔

دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيْل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ"۔ ❹ اور قرآن مجید میں دونوں طرح آیا ہے: ﴿فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى﴾ (النجم: 54)، ﴿فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ﴾ (يٰسٓ:9)۔ جبکہ ابوزرعہ

---

❶ المهذب: 239/1

❷ المهذب: 240/1 ❸ المهذب: 240/1

❹ خاصيات ابواب الصرف:72

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک ﴿يُغَشِّي﴾ باب "تَفْعِيل" سے ہونے کا معنی یہ ہے کہ یہ عمل بار بار ہوتا ہے۔ ہر روز دن طلوع ہوتا ہے، پھر رات اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ❶

لفظ [وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ ﴿الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ﴾ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ اور ﴿مُسَخَّرَاتٌ﴾ خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''بے شک تمہارا رب اللہ ہے، جس نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا، .....اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم سے تابع کیے ہوئے ہیں۔''

❀ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ ﴿الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ﴾ ماقبل ﴿السَّمٰوٰتِ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں، جو کہ ﴿خَلَقَ﴾ کا مفعول ہے۔ اور ﴿مُسَخَّرَاتٍ﴾ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''بے شک تمہارا رب اللہ ہے، جس نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا، .....اور سورج اور چاند اور ستارے پیدا کیے، اس حال میں کہ اس کے حکم سے تابع کیے ہوئے ہیں۔''

14 - ﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً﴾ (رقم الآية: 55)

لفظ [خُفْيَةً] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الأنعام:63)

15 - ﴿وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ﴾ (رقم الآية: 57)

لفظ [الرِّيَاحَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:164)

لفظ [بُشْرًا] میں ہر جگہ چار قراءات ہیں:

✿ بُشْرًا : یہ "بَشِيرٌ" کی جمع ہے۔ جیسے "نَذِيرٌ" کی جمع "نُذُرٌ" آتی ہے۔ اور اصل میں یہ "بُشُرًا" تھا، جس طرح کہ ایک شاذ قراءت بھی ہے۔ تخفیف اور آسانی کے لیے "رُسُلُنَا" کی طرح اس کی 'ش' کو ساکن کر دیا گیا ہے۔ معنی ہوگا: "اَلرِّيَاحُ تُبَشِّرُ بِالْمَطَرِ"

ترجمہ ہوگا: ''اور وہی (ذات) ہے جو ہواؤں کو اپنی (بارانِ) رحمت سے پہلے بھیجتا ہے، اس حال میں کہ (بارانِ رحمت کی) خوشخبری دینے والی ہیں۔''

❀ نَشْرًا : یہ "نَشَرَ" کا مصدر ہے۔ اور "نَاشِرٌ" کے معنی میں حال کی جگہ واقع ہوا ہے۔ جیسا کہ کہا

❶ حجة القراءات لأبي زرعة:284 والموضح:530
❷ الموضح: 531
❸ المهذب: 241/1
❹ المهذب: 241/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے: "رَجُلٌ صَوْمٌ" یعنی "صَائِمٌ"۔

ترجمہ ہوگا: "اور وہی (ذات) ہے جو ہواؤں کو اپنی (بارانِ) رحمت سے پہلے بھیجتا ہے، اس حال میں کہ (اس کی رحمت کے بادل) پھیلا دینے والی ہیں۔

✿ نُشُرًا: یہ "نَاشِرٌ" کی جمع ہے۔ اور "نَاشِرٌ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔

❀ نُشُرًا: یہ بھی "نَاشِرٌ" کی جمع ہے۔ اور تخفیف اور آسانی کے لیے "رُسُلُنَا" کی طرح اس کی 'ش' کو ساکن کر دیا گیا ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔ ❶

16 - ﴿سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷﴾ (رقم الأية: 57)

لفظ [مَّيِّتٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

17 - ﴿وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ﴾ (رقم الأية: 58)

لفظ [لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا] میں تین قراءات ہیں:

✿ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا: اس قراءت میں ﴿لَا يَخْرُجُ﴾ "خَرَجَ يَخْرُجُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿نَكِدًا﴾ "نَكِدَ يَنْكَدُ" باب "سَمِعَ" سے اسم فاعل یا صفت مشبہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جو زرخیز زمین ہوتی ہے اس کی پیداوار اس کے رب کے حکم سے (اچھی ہی) نکلتی ہے۔ اور (جو زمین) بنجر ہوتی ہے (اس سے) ناقص (خراب) والی (کھیتی) کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔"

❀ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكَدًا: اس قراءت میں ﴿لَا يَخْرُجُ﴾ "خَرَجَ يَخْرُجُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿نَكَدًا﴾ "نَكِدَ يَنْكَدُ" باب "سَمِعَ" سے مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جو زرخیز زمین ہوتی ہے اس کی پیداوار اس کے رب کے حکم سے (اچھی ہی) نکلتی ہے۔ اور (جو زمین) بنجر ہوتی ہے (اس سے) ناقص (خراب کھیتی) کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔"

✿ لَا يُخْرُجُ اِلَّا نَكَدًا: اس قراءت میں ﴿لَا يُخْرِجُ﴾ "أَخْرَجَ يُخْرِجُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور ﴿نَكَدًا﴾ "نَكِدَ يَنْكَدُ" باب "سَمِعَ" سے مصدر ہے۔ ❹

---

❶ الكشف: 465/1 والمهذب: 241/1 والموضح: 533

❷ المهذب: 242/1 ❸ المهذب: 242/1

❹ المهذب: 242/1 وإتحاف فضلاء البشر: 52/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور جو زرخیز زمین ہوتی ہے اس کی پیداوار اس کے رب کے حکم سے (اچھی ہی) نکلتی ہے۔ اور (جو زمین) بنجر ہوتی ہے وہ ناقص (خراب) والی (کھیتی) کے سوا کچھ نہیں نکالتی۔''

18 - ﴿فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾ (رقم الآية: 59)

لفظ [غَيْرُهٗ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

❁:.....لفظ ﴿غَيْرُ﴾ یہ اداتِ استثناء ہے۔ اس میں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ بنو اسد اور بنی قضاعہ اسے استثناء کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جبکہ باقی قبائل کے ہاں زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسے "اِلَّا" حرفِ استثناء کے بعد آنے والے مستثنیٰ جیسا اعراب دیا جائے گا۔ ❶

اور "اِلَّا" کے بعد آنے والے مستثنیٰ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب مستثنیٰ متصل ❷ غیر موجب ❸ ہو تو وہاں استثناء کی وجہ سے نصب دینا یا بدل بناتے ہوئے ماقبل کا اعراب دینا دونوں جائز ہیں۔ ❹ یہاں دونوں قراءات میں ﴿غَيْرُ﴾ کو ماقبل سے بدل بنایا گیا ہے۔

❁ غَيْرِهٖ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿اِلٰهٍ﴾ سے بدل یا صفت ہے اور اس کے لفظاً مجرور ہونے کے باعث یہ بھی مجرور ہے۔ کیونکہ وہ ماقبل ﴿مِنْ﴾ حرف جار کے باعث لفظاً مجرور ہے۔

❁ غَيْرُهٗ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿اِلٰهٍ﴾ سے بدل یا صفت ہے اور اس کے محلاً مرفوع ہونے کے باعث یہ بھی مرفوع ہے۔ کیونکہ وہ مبتداء ہونے کے باعث محلاً مرفوع ہے۔ اور ﴿مِنْ﴾ زائدہ ہے۔ اصل عبارت ہے: "مَالَكُمْ اِلٰهٌ غَيْرُهٗ"۔ ❺

دونوں قراءات میں صفت ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(نبی نے کہا) اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

دونوں قراءات میں بدل ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(نبی نے کہا) اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، تمہارا کوئی معبود نہیں یعنی اس کے سوا۔''

19 - ﴿اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

(رقم الآية: 62)

لفظ [اُبَلِّغُكُمْ] میں یہاں اور سورۃ الاعراف: 68، الأحقاف: 23 میں دو قراءات ہیں:

---

❶ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 489

❷ جو استثناء سے قبل مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرفِ استثناء لا کر خارج کیا جائے۔

❸ جب جملہ استثناء میں نفی، نہی، استفہام ہو۔

❹ قواعد النحو: 125/1 ❺ الموضح: 534

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ أُبَلِّغُكُمْ: یہ "أَبْلَغَ يُبْلِغُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں، اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"

❀ أُبَلِّغُكُمْ: یہ "بَلَّغَ يُبَلِّغُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ (کثرت فعل) کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) میں تمہیں اپنے رب کے بار بار پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں، اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔"[1]

20 - ﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ﴾ (رقم الأية: 65)

لفظ [غَيْرُهُ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة الأعراف:59)

21 - ﴿أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ﴿٦٨﴾﴾ (رقم الأية: 68)

لفظ [أُبَلِّغُكُمْ] میں یہاں اور سورۃ الاعراف: 62، الأحقاف: 23 میں دو قراءات ہیں:

✿ أُبْلِغُكُمْ: یہ "أَبْلَغَ يُبْلِغُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لیے ایک امانت دار، خیر خواہ ہوں۔"

❀ أُبَلِّغُكُمْ: یہ "بَلَّغَ يُبَلِّغُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ (کثرت فعل) کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) میں تمہیں اپنے رب کے بار بار پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لیے ایک امانت دار، خیر خواہ ہوں۔"[3]

22 - ﴿وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۖ﴾ (رقم الأية: 69)

لفظ [بَصْطَةً] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:245)

23 - ﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ﴾ (رقم الأية: 73)

لفظ [غَيْرُهُ] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورة الأعراف:59)

24 - ﴿وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ﴾ (رقم الأية: 74)

لفظ [بُيُوتًا] میں دو قراءات ہیں۔[6] دیکھیے: (سورة البقرة:189)

---

[1] الحجة لابن خالويه: 157 [2] الموضح: 534 [3] الحجة لابن خالويه: 157
[4] المهذب: 98،97/1 [5] الموضح: 534 [6] المهذب: 244/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

25 - ﴿وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝٧٤ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ﴾ (رقم الأية: 74، 75)

لفظ [مُفْسِدِينَ ۝٧٤ قَالَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُفْسِدِينَ ۝٧٤ وَقَالَ: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور اس آیت کا ماقبل آیت پر عطف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (صالح علیہ السلام) کی قوم کے وہ سردار جو بڑے بنے ہوئے تھے، کہنے لگے.....۔''

❀ مُفْسِدِينَ ۝٧٤ قَالَ: اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہونے کی وجہ سے ﴿وَ﴾ حذف کردی گئی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(صالح علیہ السلام) کی قوم کے وہ سردار جو بڑے بنے ہوئے تھے، کہنے لگے.....۔''

۞:.....لفظ ﴿قَالَ﴾: مصحف شامی میں: ﴿وَقَالَ﴾ 'واو' کے ساتھ، اور باقی مصاحف میں: ﴿قَالَ﴾ بغیر 'واو' کے مکتوب ہے۔ ❷

26 - ﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝٨٠ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ﴾ (رقم الأية: 81، 80)

لفظ [إِنَّكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ إِنَّكُمْ: اس قراءت میں یہ جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور لوط (کا واقعہ یاد کرو) جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں سے کسی نے نہ کی؟ بے شک تم تو عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو۔''

❀ ءَإِنَّكُمْ: اس قراءت میں یہ جملہ استفہامیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور لوط (کا واقعہ یاد کرو) جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم ایسی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں سے کسی نے نہ کی؟ کیا بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے آتے ہو؟''

۞:..... امام ابن خالویہ کہتے ہیں: دونوں قراءتوں کا معنی استفہامیہ ہے۔ کہ ﴿ءَإِنَّكُمْ﴾ کے ساتھ ہمزہ استفہام آ گیا، اور ﴿إِنَّكُمْ﴾ بھی معناً استفہامیہ ہے، کیونکہ ماقبل ﴿أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ﴾ کا استفہام اس پر بھی دلالت کر رہا ہے، اور عرب کلام میں دو مرتبہ استفہام لانے کے بجائے ایک کو حذف کر دیا کرتے ہیں۔ ❸

اور ابن ابی مریم کہتے ہیں: دونوں قراءتوں کا معنی اخباریہ ہے۔ کیونکہ یہ ماقبل ﴿أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ﴾

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 287
❷ الوسيلة: 152
❸ الحجة في القراءات السبع لابن خالويه: 158

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی تفسیر ہے۔ ❶

27 - ﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾ (رقم الآية: 96)

لفظ [لَفَتَحْنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَفَتَحْنَا : یہ "فَتَحَ يَفْتَحُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اگر واقعی بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان پر آسمان وزمین سے بہت سی برکات (کے دروازے) کھول دیتے۔

❀ لَفَتَّحْنَا : یہ "فَتَّحَ يُفَتِّحُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اگر واقعی بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان پر آسمان وزمین سے بہت سی برکات (کے) پورے (دروازے) کھول دیتے۔ ❷

قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ﴾ (ص:50) "ہمیشہ رہنے والی جنتیں، جن کے دروازے ان کے لیے پورے کھلے ہوں گے۔"

28 - ﴿اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّ هُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 98)

لفظ [اَوَ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....لغت عربی میں حروف عاطفہ 10 ہیں: وَاو، فَا، ثُمَّ، حَتّٰى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، بَلْ، لَا، لٰكِنْ۔

✿ اَوَ : اس قراءت میں یہ حرف عاطفہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "کیا بستیوں والے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آجائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں؟ یا وہ بستیوں والے بے خوف ہو گئے کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آجائے اور وہ کھیل رہے ہوں۔"

❀ اَوَ : اس قراءت میں " اَ " ہمزہ استفہام ہے، اور " وَ " حرف عاطفہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "کیا بستیوں والے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر راتوں رات آجائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں؟ اور کیا وہ بستیوں والے بے خوف ہو گئے کہ ہمارا عذاب ان پر دن چڑھے آجائے اور وہ کھیل رہے ہوں؟"

✿:.....حقیقت میں دونوں قراءات کا معنی استفہامیہ ہے۔ کہ ﴿اَوَ﴾ کے ساتھ ہمزہ استفہام آ گیا،

❶ الموضح: 537 ❷ الموضح: 540

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ﴿اَوَ﴾ بھی معناً استفہامیہ ہے، کیونکہ ماقبل ﴿اَفَاَمِنَ﴾ کا استفہام اس پر بھی دلالت کر رہا ہے، اور عرب کلام میں دومرتبہ استفہام لانے کے بجائے ایک کو حذف کر دیا کرتے ہیں۔ ❶

29 - ﴿وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾ (رقم الآية: 101)

لفظ [رُسُلُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ المائدۃ:32)

30 - ﴿وَ قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ﴾ (رقم الآية: 105)

لفظ [عَلٰۤى] میں دو قراءات ہیں:

✿ عَلٰۤى : اس قراءت میں یہ حرف جر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے فرعون! بے شک میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں، اس بات پر پوری طرح قائم ہوں کہ میں اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔'' ❸

❀ عَلَيَّ : اس قراءت میں یہ حرف جر ہے اور یائے متکلم پر داخل ہے۔ ❹ ترجمہ ہوگا: ''اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے فرعون! بے شک میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں، مجھ پر یہی واجب ہے کہ میں اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہوں۔'' ❺

دوسرے مقام پر ہے:

﴿فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۚ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝﴾ (الصفت:31)

''(قیامت کے دن کفر کے قائدین اپنے پیروکاروں سے کہیں گے:) سو ہم پر ہمارے رب کی بات واجب (پوری) ہوگئی، بے شک ہم یقیناً (عذاب) چکھنے والے ہیں۔''

31 - ﴿قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝﴾ (رقم الآية: 111، 112)

لفظ [اَرْجِهْ] میں یہاں اور سورۃ الشعراء:36 میں چھ قراءات ہیں:

✿ اَرْجِهْ ❀ اَرْجِهِ ✿ اَرْجِهِ : یہ قبیلہ قریش، انصار، قیس اور بنو اسد کی لغت ہے۔ اور ''أَرْجِي يُرْجِي'' سے ہے۔

❀ اَرْجِهْهُ ✿ اَرْجِهْهُ ❀ اَرْجِهِهْ: یہ بنی تمیم اور بعض قبیلہ قیس کی لغت ہے۔ اور

---

❶ الموضح: 541 والحجة لابن خالويه: 158 ❷ المهذب: 246/1

❸ ترجمہ عبد السلام بھٹوی ❹ الموضح: 542 والمهذب: 246/1 ❺ تیسیر الرحمن

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"أَرْجَأَ يُرْجِئُ" سے ہے۔ ❶

❁:.....دونوں کا معنی: "اَخِّرْ، اَمْهِلْ" ہے۔ اور ان قراءات میں 'ہائے ضمیر' کی توجیہ دیکھیے: (باب هاء الكناية:120)۔ آیت کا ترجمہ ہے: "(فرعون کے وزیروں) نے (فرعون) سے کہا کہ موسیٰ اور اس کے بھائی کو مؤخر رکھ (مہلت دے دے) اور شہر میں جمع کرنے والے بھیج دو....."

لفظ [سٰحِرٍ] میں یہاں اور سورۃ یونس:79 میں دو قراءات ہیں:

❁ سٰحِرٍ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... کہ وہ تیرے پاس ہر ماہر فن جادوگر لے آئیں۔"

❁ سَحَّارٍ: یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... کہ وہ تیرے پاس ہر بڑا جادوگر لے آئیں جو بہت ماہر فن ہو۔" ❷

❁:.....قرآن مجید میں ایک جگہ صرف اسم مبالغہ کے ساتھ ہے: ﴿يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ﴾ (الشعراء: 37)

32 - ﴿وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٣﴾﴾ (رقم الأية: 113)

لفظ [إِنَّ لَنَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ إِنَّ لَنَا: اس قراءت میں یہ جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جادوگر فرعون کے پاس آئے اور کہنے لگے: اگر ہم غالب آ گئے تو یقینی طور پر ہمیں اس کی اجرت ملنی چاہیے۔"

❁ ءَإِنَّ لَنَا: اس قراءت میں یہ جملہ استفہامیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جادوگر فرعون کے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا اگر ہم غالب آ گئے تو ہمیں اس کی اجرت ملے گی؟" ❸

❁:.....کلمہ میں جادوگروں کے اعتبار سے فرق ہوا ہے۔ کچھ نے اپنی اجرت کا مطالبہ جملہ استفہامیہ سے کیا تو کچھ نے جملہ خبریہ کے ساتھ یقینی اجرت کا مطالبہ کیا۔

33 - ﴿قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾﴾ (رقم الأية: 114)

لفظ [نَعَمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ الأعراف:44)

34 - ﴿وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾﴾ (رقم الأية: 117)

لفظ [هِيَ تَلْقَفُ] میں یہاں اور سورۃ الشعراء:45 میں تین قراءات ہیں:

❶ المهذب: 213/2 وتوجيه ماقرء به من لهجة اسد: 439 وعنايات رحمانی: 456/2
❷ المهذب: 246/1 ❸ الموضح: 547 ❹ المهذب: 247/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَلَقَّفُ﴾ اصل میں "تَتَلَقَّفُ" اور ﴿تَظَّهَرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔ ❶

❁ هِيَ تَلْقَفُ : یہ "لَقِفَ يَلْقَفُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (جب جادوگروں نے اپنے عصا اور لاٹھیاں پھینکیں اور وہ موسیٰ علیہ السلام کو چلتے پھرتے سانپ نظر آنے لگیں تو) ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ آپ (بھی) اپنا عصا پھینک دیں، (عصا کا پھینکنا تھا کہ وہ اژدھا بن کر) اچانک ان کے جھوٹے شعبدے کو نگلنے لگا۔''

❁ هِيَ تَلَقَّفُ ❁ هِيَ تَلَقَّفُ : یہ "تَلَقَّفَ يَتَلَقَّفُ" باب "تَفَعُّل" سے ہیں۔ جس کا معنی: "تَبْتَلِعُ الشَّيْءَ بِسُرْعَةٍ" "کسی چیز کو جلدی سے نگلنا" ہے۔ ❷

﴿هِيَ تَلَقَّفُ﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور ﴿هِيَ تَلَقَّفُ﴾ میں دونوں 'تاؤں' کا آپس میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ مزید وضاحت دیکھیں: [سورة البقرة: 276]

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ آپ (بھی) اپنا عصا پھینک دیں، (عصا کا پھینکنا تھا کہ وہ اژدھا بن کر) اچانک تیزی سے ان کے جھوٹے شعبدے کو نگلنے لگا۔'' ❸

35 - ﴿قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ﴾ (رقم الآية: 123)

لفظ [فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ] میں تین قراءات ہیں:

❁ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ : اس قراءت میں یہ جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب جادوگر ایمان لے آئے تو) فرعون (ان سے) کہنے لگا: اس سے قبل کہ میں تمہیں اجازت دیتا، تم (موسیٰ) پر ایمان لے آئے۔''

❁ فِرْعَوْنُ ءَاٰمَنْتُمْ : اس قراءت میں یہ جملہ استفہامیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب جادوگر ایمان لے آئے تو) فرعون (ان سے) کہنے لگا: کیا تم اس پر ایمان لے آئے میری اجازت دینے سے پہلے ہی؟''

❁ فِرْعَوْنُ وَاٰمَنْتُمْ (وصلاً) : اس قراءت میں وصلاً ﴿ءَاٰمَنْتُمْ﴾ کے ہمزہ استفہام کو ماقبل ﴿فِرْعَوْنُ﴾ کے رفع کی مناسبت سے 'واؤ' سے بدل دیا گیا ہے۔ جس طرح لفظ ﴿مُوَجَّلًا ، لَا يُؤَاخِذُكُمُ﴾ وغیرہ میں ابدال ہوتا ہے۔ ❹

---

❶ علم الصيغه: 45
❷ الموضح: 842
❸ المهذب: 248/1
❹ الموضح: 549 وحجة القراءات لأبي زرعة: 292

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... غصے کی حالت میں انسان ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بول دیتا ہے۔ فرعون بھی جادوگروں کے ایمان اور اپنی شکست کو دیکھ کر مارے غصے میں بولتا جا رہا ہے، کبھی استفہامیہ جملہ، کبھی یقینی اور خبریہ جملہ۔

36 - ﴿قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ﴾ (رقم الأية: 127)

لفظ [سَنُقَتِّلُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ سَنَقْتُلُ: یہ "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(فرعون کے سرداروں کا بنی اسرائیل کے بارے میں شکوہ شکایت کرنے فرعون نے) کہا: عنقریب ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر دیں گے، اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے۔''

یاد رہے افعال قلت اور کثرت دونوں پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ یہ مصادر سے ماخوذ ہوتے ہیں، جس طرح ان سے قلت کا معنی لیا جاتا ہے اسی طرح ان سے کثرت کا معنی بھی لیا جا سکتا ہے۔ تو اس قراءت سے کثرت و مبالغہ کا معنی لینا بھی صحیح ہے اگرچہ یہ باب "تَفْعِيْل" سے نہیں ہے۔ ❶

❁ سَنُقَتِّلُ: یہ "قَتَلَ يُقَتِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❷

ترجمہ ہو گا: ''کہا: عنقریب ہم ان کے لڑکوں کو بری طرح قتل کر دیں گے، اور ان کی عورتوں کو زندہ رہنے دیں گے۔''

37 - ﴿وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴾ (رقم الأية: 137)

لفظ [يَعْرِشُوْنَ] میں یہاں اور سورۃ النحل: 68 میں دو قراءات ہیں:

❁ يَعْرِشُوْنَ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "را" کے کسرہ کے ساتھ

❁ يَعْرُشُوْنَ: یہ باقی قبائل کی لغت ہے۔ "را" کے ضمہ کے ساتھ ❸

38 - ﴿فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ﴾ (رقم الأية: 138)

لفظ [يَّعْكُفُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَعْكِفُوْنَ: یہ بنی اسد کی لغت ہے۔ "ك" کے کسرہ کے ساتھ

❁ يَّعْكُفُوْنَ: یہ باقی قبائل کی لغت ہے۔ "ك" کے ضمہ کے ساتھ ❹

39 - ﴿وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ﴾ (رقم الأية: 141)

---

❶ الموضح: 1118 ❷ الموضح: 550 والمهذب: 250/1

❸ لطائف الإشارات: 2203/5 ❹ المهذب: 250/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [أَنْجَيْنٰكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **أَنْجَاكُمْ** : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ماقبل ﴿وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور یہ ماقبل موسیٰ علیہ السلام کے کلام کا تتمہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) اور (یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے تم کو فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں برا عذاب دیتے تھے.....''

❀ **أَنْجَيْنٰكُمْ** : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کی مابعد ﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(بنی اسرائیل یاد کرو) اور جب ہم نے تم کو فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں برا عذاب دیتے تھے.....'' ❶

❁ :.....لفظ ﴿أَنْجَيْنٰكُمْ﴾ : مصحف شامی میں: ﴿أَنْجَاكُمْ﴾ 'الف' کے ساتھ، اور باقی مصاحف میں: ﴿أَنْجَيْنٰكُمْ﴾ بغیر 'الف' کے مکتوب ہے۔ ❷

40 - ﴿يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ﴾ (رقم الآية: 141)

لفظ [يُقَتِّلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَقْتُلُوْنَ** : یہ "قَتَلَ يَقْتُلُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....وہ (فرعونی) تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے تھے، اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔''

❀ **يُقَتِّلُوْنَ** : یہ "قَتَّلَ يُقَتِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''.....وہ (فرعونی) تمہارے بیٹوں کو بری طرح قتل کرتے تھے، اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے۔''

41 - ﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ﴾ (رقم الآية: 142)

لفظ [وَوٰعَدْنَا] میں یہاں اور [وٰعَدْنَا مُوْسٰى] (البقرة:51) ، [وَوٰعَدْنٰكُمْ] (طٰهٰ:80) میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَوَعَدْنَا** : یہ "وَعَدَ يَعِدُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(بنی اسرائیل یاد کرو) اور جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں (کے اعتکاف) کا وعدہ لیا اور (پھر) اس کو دس راتوں کے ساتھ پورا کر دیا۔ تو اس طرح اس کے رب (کے پاس آنے) کی مقررہ مدت چالیس راتیں

---

❶ لطائف الإشارات: 2204/5 وشرح الهداية: 309 وعنايات رحماني: 404/2

❷ مختصر التبيين لهجاء التنزيل: 352 ❸ المهذب: 251/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پوری ہوگئیں۔"

❁ وَوٰعَدْنَا : یہ "وَاعَدَ يُوَاعِدُ مُوَاعَدَةً" باب "مُفَاعَلَةٌ" سے ہے۔ جس میں دوطرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(بنی اسرائیل یاد کرو) اور جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں (کے اعتکاف) کا وعدہ لیا اور موسیٰ علیہ السلام نے (اعتکاف کرنے کا) وعدہ کیا۔ اور (پھر تیرے رب نے) اس (وعدے) کو دس راتوں کے ساتھ پورا کردیا۔ تو اس طرح اس کے رب (کے پاس آنے) کی مقررہ مدت چالیس راتیں پوری ہوگئیں۔" ❶

❁: ..... ابن مریم کہتے ہیں: عربی زبان میں کبھی باب "مُفَاعَلَةٌ" یک طرفہ معنی کے لیے بھی استعمال ہوجاتا ہے۔ جیسے: "عَاقَبْتُ اللِّصَّ ، طَارَقْتُ النَّعْلَ" ہے۔ اس لیے یہاں بھی یک طرفہ معنی لینا جائز ہے۔ ❷ اس طرح یہ دونوں قراءت ہم معنی ہوں گی۔

42 - ﴿قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ﴾ (رقم الآية: 143)

لفظ [وَلٰكِنِ انْظُرْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

43 - ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا﴾ (رقم الآية: 143)

لفظ [دَكًّا] میں یہاں اور سورة الكهف:98 میں دو قراءات ہیں:

❁ دَكًّا : یہ "دَكَّ يَدُكُّ" باب "نَصَرَ" سے مصدر ہے۔ جس کا معنی ہوتا ہے: برابر کردینا، اونچ نیچ ختم کردینا۔ ❹

ترجمہ ہوگا: "(موسیٰ علیہ السلام کی خواہش کہ اللہ میں نے آپ کو دیکھنا ہے تو اللہ نے فرمایا اس پہاڑ کی طرف دیکھو) تو جب اس کا رب پہاڑ کے سامنے ظاہر ہوا تو اسے ریزہ ریزہ کردیا، اور موسیٰ بے ہوش ہوکر گر پڑے۔" ❺

دوسرے مقام پر ہے:

﴿كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾ (الفجر:21)

"اور جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔"

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ مُنَوَّنَةً وَلَمْ يَمُدَّهُ.)) ❻

---

❶ المهذب: 251/1 ❷ الموضح: 274 ❸ المهذب: 252/1
❹ الكشف: 476/1 ❹ ترجمه عبد السلام بهٹوی
❺ سنن الترمذي: 3074 وصححه الألباني، والقراءات الواردة في السنة: 71

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ﴿فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا﴾ (میں ﴿دَكًّا﴾ کو) تنوین کے ساتھ پڑھا اور اس کو کھینچا نہیں۔''

❀ دَكَّآءَ : اس قراءت میں یہ محذوف موصوف کی صفت ہے، اصل عبارت تھی: "جَعَلَهٗ أَرْضًا دَكَّآءَ" ''ہموار زمین کر دیا۔'' اور اسی سے "نَاقَةٌ دَكَّآءُ" اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس کی کوہان نہ ہو، اور اس کی کمر ہموار ہو۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''تو جب اس کا رب پہاڑ کے سامنے ظاہر ہوا تو اسے (زمین کے ساتھ) ہموار کر دیا، اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔''

❁:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں: ''برابر کر دینا، اونچ نیچ ختم کر دینا، زمین کے ساتھ ہموار کر دینا'' سب کا معنی ایک ہی ہے۔

44 - ﴿وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (رقم الآية: 143)

لفظ [اَنَا اَوَّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:258)

45 - ﴿قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ﴾ (رقم الآية: 144)

لفظ [بِرِسٰلٰتِىْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ بِرِسٰلَتِىْ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہر پیغام کو شامل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے موسیٰ بے شک میں نے لوگوں میں سے تجھے اپنی پیغامبری اور اپنے کلام کے ساتھ چن لیا ہے۔''

❀ بِرِسٰلٰتِىْ : یہ صیغہ جمع ہے۔ اور اس سے مراد ''اللہ تعالیٰ کے مختلف پیغامات'' ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے موسیٰ بے شک میں نے لوگوں میں سے تجھے اپنے پیغامات اور اپنے کلام کے ساتھ چن لیا ہے۔'' ❸

46 - ﴿وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا﴾ (رقم الآية: 146)

لفظ [الرُّشْدِ] میں یہاں اور سورۃ الکہف:66 میں دو قراءات ہیں:

❁ الرُّشْدِ : اس سے مراد ''مطلق بھلائی'' ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (تکبر کرنے والوں سے ہم اپنی آیات کا فہم پھیر دیتے ہیں۔ پھر ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ بھلائی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے راستہ نہیں بناتے (یعنی اختیار نہیں کرتے)۔''

---

❶ الموضح: 553 ❷ المهذب: 252/1

❸ المهذب: 252/1 والموضح: 553

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿فَإِنْ آنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ﴾ (النساء:6)

''پھر اگر تم یتیم بچوں میں بھلائی (سمجھداری) پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو۔''

❀ **الرَّشَدِ**: اس سے مراد ''اخروی بھلائی'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (تکبر کرنے والوں سے ہم اپنی آیات کا فہم پھیر دیتے ہیں۔ پھر ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ اخروی بھلائی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے راستہ نہیں بناتے (یعنی اختیار نہیں کرتے)۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا﴾ (الجن:14)

''پھر جو فرمانبردار ہو گیا تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اخروی بھلائی (کا رستہ) اختیار کر لیا۔''

✿: .....اس کلمہ میں ﴿حُزْنٌ، حَزَنٌ﴾ اور ﴿بِالْبُخْلِ، بِالْبَخَلِ﴾ کی طرح دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ جن کا معنی ایک ہے۔ جبکہ بعض نے فرق کیا ہے، جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔ ❶

47 - ﴿وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا﴾ (رقم الآية: 148)

لفظ [حُلِيِّهِمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **حَلْيِهِمْ**: یہ ''حَلْيَةٌ'' سے صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنے زیور سے ایک بچھڑا بنا لیا۔''

❀ **حِلِيِّهِمْ** ✿ **حُلِيِّهِمْ**: یہ دونوں ''حَلْيَةٌ'' سے جمع ہیں۔ ﴿حِلِيِّهِمْ﴾ یہ قبیلہ بنی اسد اور اس کے اردگرد قبائل کی قبائل کی لغت ہے۔ وہ مابعد 'لام' مکسور کی اتباع (پیروی) میں 'ح' کو بھی کسرہ دیتے ہیں۔ اور اس لیے بھی تاکہ زبان کی ایک ہی کیفیت اور حالت رہے۔ اور ﴿حُلِيِّهِمْ﴾ یہ اہل حجاز اور اکثر قبائل عرب کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ح' مضموم پڑھتے ہیں۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا۔''

48 - ﴿قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (رقم الآية: 149)

لفظ [يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا**: اس قراءت میں ﴿يَرْحَمْنَا﴾ اور ﴿يَغْفِرْ لَنَا﴾ واحد مذکر غائب کے

❶ المغني:161/2 والمهذب:253/1

❷ الموضح: 555 ولطائف الإشارات: 2209/5 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 474

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صیغے ہیں۔ اور ﴿رَبُّنَا﴾ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(بچھڑے کی عبادت پر ندامت کے باعث قوم موسیٰ ایک دوسرے سے) کہنے لگی: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو ہم ضرور ہی خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

❀ **تَرْحَمْنَا رَبَّنَا وَ تَغْفِرْ لَنَا** : اس قراءت میں ﴿تَرْحَمْنَا﴾ اور ﴿تَغْفِرْ لَنَا﴾ واحد مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور ﴿رَبَّنَا﴾ اپنے سے پہلے 'یَا' محروف نداء محذوف کا منادیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ نحو کا قاعدہ ہے کہ منادیٰ جب مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ یہاں لفظ ﴿رَبَّنَا﴾ اپنی ضمیر کی طرف مضاف ہے۔ اصل عبارت ہے: "تَرْحَمْنَا يَا رَبَّنَا" اور یہ قرآن مجید میں اکثر مقامات پر ہے: ﴿رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ، رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ، رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا﴾ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(بچھڑے کی عبادت پر ندامت کے باعث قوم موسیٰ اللہ تعالیٰ سے) فریاد کرنے لگی: اگر تو نے ہم پر رحم نہ کیا، اے ہمارے رب! اور ہمیں معاف نہ کیا تو ہم ضرور ہی خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

49 - ﴿قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي﴾ (رقم الآية: 150)

لفظ [ابْنَ أُمَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **ابْنَ أُمَّ** : اس قراءت میں ان دو اسموں کو جوڑ کر ایک بنا دیا گیا ہے۔ جیسے: "خَمْسَةَ عَشَرَ"۔ کیونکہ یہ دونوں اسم عموماً اکٹھے استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ اس لیے دونوں کو ایک اسم قرار دے دیا۔ لہٰذا ﴿ابْنَ أُمَّ﴾ مضاف، مضاف الیہ نہیں بلکہ مرکب بنائی ہے جس کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتحہ رہتا ہے۔

❀ **ابْنَ أُمِّ** : اصل میں یہ "ابْنَ أُمِّي" تھا۔ کثرت استعمال کی وجہ سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور اس پر دلالت کرنے کے لیے ''میم'' پر کسرہ باقی رکھا گیا۔ ❷

✿ :.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ❸

50 - ﴿وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ﴾ (رقم الآية: 157)

لفظ [إِصْرَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **إِصْرَهُمْ** : یہ اسم مصدر ہے۔ جو کم اور زیادہ ہر طرح کے ''بوجھ'' کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (وہ

---

❶ المهذب: 253/1 والموضح: 556 ❷ الكشف: 478/1 والموضح: 557
❸ المهذب: 253/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسول امی) ان سے ان کا بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔''

جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے:

﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا﴾ (البقرة:286)

''اے ہمارے رب! اور ہم پر کوئی بوجھ نہ ڈال۔''

❀ **أَصْرَهُمْ** : اس قراءت میں یہ جمع کا صیغہ ہے۔ کیونکہ اس سے مراد بنی اسرائیل کی شریعت کے سخت احکام اور عہدوں کی قسمیں ہیں، جو زیادہ تھیں۔ اس لیے مصدر کی جمع لائی گئی ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿الْأَغْلَالَ﴾ کے ساتھ مناسبت بھی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (وہ رسول اُمی) ان سے ان کے سارے بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔ ❶

جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے:

﴿وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ﴾ (العنكبوت:13)

''اور یقیناوہ (کافر) ضرور اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور بوجھوں کے ساتھ کئی اور بوجھ بھی۔''

51 - ﴿وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ﴾ (رقم الآية: 161)

لفظ [نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ] میں چار قراءات ہیں:

✿ **تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيئَتُكُمْ** : اس قراءت میں ﴿تُغْفَرْ لَكُمْ﴾ واحد مونث غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور ﴿خَطِيئَتُكُمْ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور یہ جمع مونث سالم کا صیغہ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(جب بیت المقدس فتح ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا:).....اور کہو ''حِطَّةٌ'' ''بخش دے'' اور دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوجاؤ تو تمہاری خطاؤں کو معاف کردیا جائے گا۔''

❀ **تُغْفَرْ لَكُمْ خَطِيئَتُكُمْ** : اس قراءت میں بھی ﴿تُغْفَرْ لَكُمْ﴾ واحد مونث غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور ﴿خَطِيئَتُكُمْ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ یہ صیغہ مفرد ہے لیکن جمع کا معنی دے رہا ہے کیونکہ یہ جمع کی ضمیر کی طرف مضاف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''.....اور کہو: ''حِطَّةٌ'' ''بخش دے'' اور دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوجاؤ تو تمہاری ہر ایک خطا معاف کردی جائے گی۔'' ❷

✿ **نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ** : اس قراءت میں ﴿نَّغْفِرْ لَكُمْ﴾ جمع متکلم فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ اور ﴿خَطِيئَاتِكُمْ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور یہ جمع مونث سالم کا صیغہ ہے۔

---

❶ الكشف: 479/1 والموضح: 558 ❷ الكشف عن وجوه القراءات السبع: 480

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''.....اور کہو ''حِطَّةٌ'' ''بخش دے'' اور دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوجاؤ تو ہم تمہاری خطاؤں کو معاف کردیں گے۔''

❀ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ: اس قراءت میں ﴿نَّغْفِرْ لَكُمْ﴾ جمع متکلم فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ اور ﴿خَطٰيٰكُمْ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ اور یہ جمع مکسر کا صیغہ ہے بروزن '' عَطَايَا ''۔ اور ترجمہ وہی ہوگا۔ ❶

52 - ﴿وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ﴾ (رقم الآية: 163)

لفظ [وَسْـَٔلْهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ النساء: 32)

53 - ﴿قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ﴾ (رقم الآية: 164)

لفظ [مَّعْذِرَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَّعْذِرَةً: اس قراءت میں یہ ماقبل فعل مقدر کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: ''نَعِظُهُمْ مَعْذِرَةً، أَيْ لِلْمَعْذِرَةِ'' ❸

ترجمہ ہوگا: ''(جب بستی میں سے ایک گروہ نصیحت کرنے والوں کو کہنے لگا کہ تم کیوں ہفتے کے دن مچھلی پکڑنے والوں کو رکنے کی نصیحت کرتے ہو؟ تو) انہوں نے کہا: ہم انہیں اس لیے نصیحت کرتے کہ تمہارے رب کے سامنے عذر پیش کرسکیں، اور اس لیے کہ شاید وہ ڈر جائیں۔''

❀ مَّعْذِرَةٌ: اس قراءت میں یہ ماقبل مبتداء مقدر ''مَوْعِظَتُنَا'' کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''انہوں نے کہا: ہمارا انہیں نصیحت کرنا (درحقیقت) تمہارے رب کے ہاں عذر قائم کرنا ہے، اور اس لیے بھی کہ شاید وہ ڈر جائیں۔''

✿: .....کلمہ میں قوم کو نصیحت کرنے والے افراد کے اعتبار سے فرق ہوا ہے۔ کچھ نے نصیحت سے روکنے والوں کو ﴿مَّعْذِرَةً﴾ جملہ فعلیہ سے جواب دیا تو کچھ نے ﴿مَّعْذِرَةٌ﴾ جملہ اسمیہ سے جواب دیا۔ واللہ اعلم

54 - ﴿وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ (رقم الآية: 165)

لفظ [بَـِٔيْسٍ] میں چار قراءات ہیں:

✿ بِئْسٍ ❀ بِيْسٍ: یہ اصل میں ''بَئِسَ يَبْأَسُ'' سے فعل ماضی ہے۔ لیکن اس کو بطور اسم پڑھا گیا ہے۔ جیسے حدیث مبارکہ ''وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيْلٍ وَقَالٍ'' ❺ میں ''قِيْلٍ وَقَالٍ'' فعل کو

---

❶ المهذب: 255/1 والموضح: 559 ❷ المهذب: 256/1
❸ الموضح: 560 والمهذب: 256/1 ❹ الكشف: 1/ 481 والمهذب: 256/1
❺ صحيح البخاري: 6108

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسم بنا دیا گیا ہے۔ اور ﴿بِيْسٍ﴾ میں تخفیف آسانی کے لیے 'ہمزہ' کو ماقبل 'کسرہ' کی مناسبت سے 'یاء' سے بدل دیا گیا ہے۔

- **بَيْئِسٍ**: یہ "بَؤُسَ يَبْؤُسُ" سے صفت مشبہ یا مصدر ہے۔
- **بَيْئَسٍ**: یہ "بَؤُسَ يَبْؤُسُ" سے "صَيْرَفٌ"[1] کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔

:.....عربوں کے ہاں یہ چاروں طرح استعمال ہوتے ہیں، اور سب "اِشْتَدَّ" کے معنی میں ہیں، اور ماقبل ﴿بِعَذَابٍ﴾ کی صفت ہیں۔ آیت کا ترجمہ ہے: ''اور جنہوں نے (ہفتے کی دن حکم الٰہی نہ مانتے ہوئے مچھلی کا شکار کرکے اپنی جانوں پر) ظلم کیا تھا انہیں ہم نے سخت عذاب میں پکڑلیا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔''[2]

55 - ﴿وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 169)

لفظ [تَعْقِلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

- **تَعْقِلُوْنَ**: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ۝﴾ کے مناسبت ہے۔ آیت میں یہود کی بداعمالیوں ان کا دنیا کو ترجیح دینا اور تورات کے احکامات کو مال کے بدلے چھپا دینا' ذکر کرکے ان کو خطاب کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں، تو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟'' جو یہ موازنہ کرسکیں کہ کس چیز کو کس چیز پر ترجیح دی جانی چاہیے، یہ حقیر دنیا کا ساز وسامان عارضی ہے۔ اور آخرت بہتر اور دائمی ہے۔[3]

- **يَعْقِلُوْنَ**: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ﴾ کے مناسبت ہے۔ آیت میں یہود کی بداعمالیوں کا ذکر کرکے کہا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے بہتر ہے جو ڈرتے ہیں، تو کیا وہ عقل نہیں رکھتے؟''[4]

56 - ﴿وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 170)

لفظ [يُمَسِّكُوْنَ] اور [وَلَا تُمْسِكُوْا] (الممتحنة:10) میں دو قراءات ہیں:

---

[1] معنی ہے: معاملات میں تصرف کرنے والا

[2] المهذب: 256/1 والموضح: 561 وحجة القراءات لأبي زرعة: 300 والكشف: 482/1

[3] تفسیر سعدی

[4] الموضح: 562

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ يُمْسِكُوْنَ: یہ "أَمْسَكَ يُمْسِكُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (بنی اسرائیل میں سے) جو لوگ کتاب (اللہ) کو پکڑے ہوئے ہیں، اور انہوں نے نماز قائم کی، یقینا ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔"

❁ يُمَسِّكُوْنَ: یہ "مَسَّكَ يُمَسِّكُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: "اور (بنی اسرائیل میں سے) جو لوگ کتاب (اللہ) کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں، اور انہوں نے نماز قائم کی، یقینا ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔"

57 - ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ (رقم الآية: 172)

لفظ [ذُرِّيَّتَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ ذُرِّيَّتَهُمْ: یہ صیغہ مفرد ہے، جو واحد و جمع دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جب آپ کے رب نے (عہدِ الست کے لیے) اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا۔"

❁ ذُرِّيّٰتَهُمْ: یہ صیغہ جمع ہے، جس سے کثرتِ اولاد کی صراحت ہوگئی۔ ❷ ترجمہ ہوگا: "اور جب آپ کے رب نے (عہدِ الست کے لیے) اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی اولادوں کو نکالا۔"

58 - ﴿أَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝١٧٢ أَوْ تَقُوْلُوْٓا إِنَّمَآ أَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ﴾ (رقم الآية: 172، 173)

لفظ [أَنْ تَقُوْلُوْا... أَوْ تَقُوْلُوْا] میں دو قراءات ہیں:

❁ أَنْ تَقُوْلُوْا... أَوْ تَقُوْلُوْا: یہ جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ تمام بنی آدم کو خطاب ہو رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(اور یہ عہد الست اس لیے لیا کہ کہیں ایسا نہ ہو) کہ تم لوگ قیامت کے دن عذر کرنے لگ جاؤ کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔ یا تم یہ کہنے لگ جاؤ کہ شرک تو ہم سے پہلے باپ دادوں نے کیا تھا اور ہم ان کی نسل میں بعد کو پیدا ہوئے۔"

❁ أَنْ يَّقُوْلُوْا... أَوْ يَقُوْلُوْا: یہ جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور اس کی ماقبل ﴿مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت عہد الست کا سبب بتا رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "(اور یہ عہد الست اس لیے لیا کہ کہیں ایسا نہ ہو) کہ وہ (اولاد آدم) قیامت کے دن عذر کرنے لگ جائے کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے۔ یا وہ یہ کہنے لگ جائے کہ شرک تو ہم سے پہلے باپ دادوں نے

❶ الموضح: 563 ❷ عنايات رحماني: 416/2 والموضح: 564

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا اور ہم ان کی نسل میں بعد کو پیدا ہوئے۔"[1]

59 - ﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآىِٕهٖ ؕ﴾ (رقم الآية: 180)

لفظ [يُلْحِدُوْنَ] میں یہاں اور سورۃ النحل:103 ، حمٓ السجدۃ: 40 میں دو قراءات ہیں:

- يَلْحَدُوْنَ: یہ "لَحَدَ يَلْحَدُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔
- يُلْحِدُوْنَ: یہ "أَلْحَدَ يُلْحِدُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور یہ عربوں کے ہاں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

:..... دونوں قراءات کا معنی "انحراف کرنا، کج روی اختیار کرنا، ٹیڑھا چلنا، ہٹنا، مائل ہونا" ہے۔ اور لحد قبر کو بھی لحد اسی لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ نیچے سیدھا کھودنے کے بجائے کچھ نیچے جا کر ایک طرف کھود کر بنائی جاتی ہے۔ جبکہ امام کسائی کہتے ہیں: کہ "أَلْحَدَ يُلْحِدُ" کا معنی: "أَعْرَضَ" "اعراض کرنا" اور "لَحَدَ يَلْحَدُ" کا معنی: "مَالَ" "مائل ہونا" ہے۔[2]

ترجمہ ہے: "اور سب اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اسے ان (ناموں) کے ساتھ پکارو، اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارے میں (صحیح معنی سے باطل معنی کی طرف) مائل ہوتے ہیں۔" یا "جو اس کے ناموں کے بارے میں کج روی اختیار کرتے ہیں/ (سیدھے راستے سے) ہٹتے ہیں۔"

60 - ﴿مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَ يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۸۶﴾ (رقم الآية: 186)

لفظ [وَيَذَرُهُمْ] میں تین قراءات ہیں:

- وَنَذَرُهُمْ: اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور فعل مضارع جب حروف ناصب و جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "جسے اللہ گمراہ کردے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور (لیکن) ہم انھیں ان کی سرکشی میں چھوڑ دیتے ہیں، بھٹکتے پھرتے ہیں۔"
- وَيَذَرُهُمْ: اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور فعل مضارع جب حروف ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "جسے اللہ گمراہ کردے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور

[1] الموضح: 564 والكشف: 483/1 [2] المهذب: 258/1 ولطائف الإشارات: 2228/5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(لیکن) وہ (اللہ) انھیں ان کی سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے، بھٹکتے پھرتے ہیں۔''

✿ **وَيَذَرُهُمْ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور یہ فعل ماقبل ﴿فَلَا هَادِيَ﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ جو کہ ﴿مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ﴾ کا جواب شرط ہونے کی وجہ سے محلاً مجزوم ہے۔ اصل عبارت ہے: ''مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ لَمْ يَهْدِهِ هَادٍ وَيَذَرْهُمُ اللّٰهُ''[1] ترجمہ وہی ہوگا، یعنی: ''جسے اللہ گمراہ کردے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور وہ (اللہ) انھیں ان کی سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے، بھٹکتے پھرتے ہیں۔''[2]

61 - ﴿إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَّبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ۝١٨٨﴾ (رقم الآية: 188)

لفظ [أَنَا إِلَّا] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:258)

62 - ﴿فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ﴾ (رقم الآية: 190)

لفظ [شُرَكَاءَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **شُرَكَاءَ** : یہ ''شَرِيْكٌ'' کی جمع ہے، جیسے ''شَهِيْدٌ'' کی جمع ''شُهَدَآءُ'' آتی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب اللہ نے انہیں صحت مند بچہ عطا فرمایا تو دونوں (ماں باپ) نے اللہ کی دی ہوئی عطا میں اللہ کے لیے شریک بنا لیے۔''

❀ **شِرْكًا** : یہ مصدر ہے، اور صفت کا معنی دے رہا ہے، اور اس کا مضاف محذوف ہے، اصل عبارت ہے: ''ذَا شِرْكٍ''[4]

ترجمہ ہوگا: ''پھر جب اللہ نے انہیں صحت مند بچہ عطا فرمایا تو دونوں (ماں باپ) نے اللہ کی دی ہوئی عطا میں اللہ کے لیے حصہ دار بنا لیے۔''

63 - ﴿وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۭ﴾ (رقم الآية: 193)

لفظ [لَا يَتَّبِعُوكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا يَتْبَعُوكُمْ** : یہ ''تَبِعَ يَتْبَعُ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اے نبی) اور اگر تم (مشرکوں) کو سیدھے راستے کی طرف بلاؤ گے تو وہ تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے۔''

❀ **لَا يَتَّبِعُوكُمْ** : یہ ''اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ'' باب ''اِفْتِعَال'' سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اے نبی) اور اگر تم (مشرکوں) کو سیدھے راستے کی طرف بلاؤ گے تو وہ تمہاری اقتداء (اور پیروی) نہیں کریں گے۔''

---

[1] الموضح: 567 [2] تینوں قراءات کا ترجمہ (الكشف: 1/ 485) کے مطابق کیا گیا ہے۔
[3] المهذب: 234/1
[4] الكشف: 1/ 486 والموضح: 568

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں، جس طرح کہ قرآن مجید میں قصہ آدم میں سورۃ البقرۃ: 38 میں ﴿فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ﴾ ہے، اور سورۃ طٰہٰ: 123 میں ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ﴾ ہے۔ جبکہ بعض نے فرق کیا ہے۔ جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔ ❶

64 - ﴿اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ﴾ (رقم الأية: 195)

لفظ [يَّبْطِشُوْنَ] میں یہاں اور [اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ] (القصص:19)، [نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ] (الدخان:16) میں دو قراءات ہیں:

❁ يَبْطِشُوْنَ، يَبْطِشَ، نَبْطِشُ: یہ قبیلہ اسد کی لغت ہے۔ "ط" کے کسرہ کے ساتھ

❁ يَبْطُشُوْنَ، يَبْطُشَ، نَبْطُشُ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ط" کے ضمہ کے ساتھ ❷

❁:..... "بَطَشَ" کا معنی ہوتا ہے: "کسی چیز کو قوت سے پکڑنا"۔ ❸

65 - ﴿اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ﴾ (رقم الأية: 196)

لفظ [وَلِيِّيَ] میں تین قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ "فَعِيْلٌ" کے وزن پر ہے، اس میں تین یاءات ہیں، ایک زائدہ، دوسری اصلیہ نفس کلمہ کی، تیسری یاء متکلم ہے۔

❁ وَلِيِّيَ: اس قراءت میں 'یاء زائدہ' اور 'اصلیہ' کا باہم ادغام کر دیا گیا ہے۔ اور 'یاء متکلم' کو مفتوح پڑھا گیا ہے۔

❁ وَلِيَّ: اس قراءت میں 'یاء اصلیہ' اور 'یاء متکلم' کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے 'یاء اصلیہ' کو حذف کر کے 'یاء زائدہ' کا 'یاء متکلم' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اور اس کو آسان حرکت 'فتحہ' دے دی گئی ہے۔

❁ وَلِيَّ: اس قراءت میں 'یاء اصلیہ' اور 'یاء متکلم' کے اجتماع ساکنین کی وجہ سے 'یاء متکلم' کو حذف کر دیا گیا ہے، اور اس لیے بھی کہ اس پر دلالت کرنے کے لیے 'کسرہ' موجود ہے۔ ❹

66 - ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾ (رقم الأية: 201)

لفظ [طٰٓئِفٌ] میں دو قراءات ہیں:

❁ طَيْفٌ: یہ "طَافَ يَطِيْفُ" سے مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بلاشبہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں، انہیں جب شیطان کی طرف سے کوئی (برا) خیال چھوتا ہے، وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں پھر فوراً بصیرت

❶ لطائف الإشارات: 2231/5 ❷ توجيه ما قرء به من نهجة أسد: 479
❸ المهذب: 260
❹ لطائف الإشارات: 2232/5 والأعمال الكاملة للشيخ عبد الفتاح القاضي: 26،25/5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والے ہوجاتے ہیں۔''

❀ **طٰٓئِفٌ**: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

① یہ بھی "عَافِيَةٌ" کی طرح "فَاعِلَةٌ" کے وزن پر مصدر ہے۔[1] اس طرح دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔

② یہ "طَافَ يَطُوْفُ" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں، انہیں جب شیطان کی طرف سے کوئی آنے والا (برا) خیال چھوتا ہے، وہ ہوشیار ہوجاتے ہیں پھر فوراً بصیرت والے ہوجاتے ہیں۔''

67 - ﴿وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ﴾ (رقم الآية: 202)

لفظ [يَمُدُّونَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

❀ **يَمُدُّونَهُمْ**: یہ "مَدَّ يَمُدُّ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور مکروہ اور مذمت والی چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (البقرة:15) ''اور وہ (اللہ) منافقین کو ڈھیل (مہلت) دے رہا ہے، وہ اپنی سرکشی میں بھٹک رہے ہیں۔''

یہاں بھی مذمت کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو ان (شیطانوں) کے بھائی ہیں وہ انھیں گمراہی میں بڑھاتے رہتے ہیں، پھر وہ کمی نہیں کرتے۔''

❀ **يُمِدُّونَهُمْ**: یہ "أَمَدَّ يُمِدُّ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور مستحب اور قابل تعریف چیزوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ﴾ (المؤمنون: 55) ''کیا وہ (گناہ گار) سمجھ رہے ہیں کہ ہم مال اور بیٹوں میں سے جن چیزوں کے ساتھ ان کی مدد کر رہے ہیں (ہم انہیں بھلائیاں دینے میں جلدی کر رہے ہیں، ایسا نہیں ہے)۔'' اور ﴿وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ﴾ (الطور: 22) ''اور ہم (جنتیوں) کو پھل اور گوشت زیادہ دیں گے اسے میں جو وہ چاہیں گے۔''

یہاں یہ کفار اور منافقین کے لیے بطور مذمت استعمال ہوا ہے۔ گویا اس مذمت کو ان کی ذلت و رسوائی کے لیے بطور خوشخبری اور لائق تعریف صیغے سے بیان کیا گیا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (آل عمران:21) ''کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔''[3]

---

[1] الموضح: 569 وشرح الهداية: 319

[2] المهذب: 261 والأعمال الكاملة للشيخ عبد الفتاح القاضي: 26/5

[3] الموضح: 570 والحجة للفارسي: 84/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الأنفال

1 - ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝﴾ (رقم الآية: 9)

لفظ [مُرْدِفِينَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُرْدِفِينَ** : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(بدر کے موقع پر) جب تم اپنے رب سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی کہ بے شک میں ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کروں گا، جو ایک دوسرے کے پیچھے چلے آئیں گے۔''

❀ **مُرْدَفِينَ** : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(بدر کے موقع پر) جب تم رب اپنے سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی کہ بے شک میں ایک ہزار فرشتوں کے ذریعے تمہاری مدد کروں گا، جو ایک دوسرے کے پیچھے بھیجے جائیں گے۔''[1]

2 - ﴿إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ﴾ (رقم الآية: 11)

لفظ [يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **يَغْشَاكُمُ النُّعَاسُ**: یہ ''غَشِيَ يَغْشَى'' باب ''سَمِعَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿النُّعَاسُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(بدر کے موقع پر) جب تم پر اونگھ طاری ہو رہی تھی، جو (اللہ) کی طرف سے پیغامِ امن تھی، اور وہ تم پر آسمان سے مینہ برسا رہا تھا، تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔''

❀ **يُغْشِيكُمُ النُّعَاسَ** : یہ ''أَغْشَى يُغْشِي'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اور ﴿النُّعَاسَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(بدر کے موقع پر) جب وہ (اللہ) تم پر اونگھ طاری کر رہا تھا، جو اس کی طرف سے پیغامِ امن تھی، اور وہ تم پر آسمان سے مینہ برسا رہا تھا، تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔''

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 307

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ : یہ "غَشّٰى يُغَشِّي" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اور ﴿النُّعَاسَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔

✿:..... ﴿يُغْشِيكُمُ﴾ ، ﴿يُغَشِّيكُمُ﴾ دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہوجاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ"۔ [1] اور قرآن مجید میں دونوں طرح آیا ہے: ﴿فَغَشِيَهَا مَا غَشِيَ﴾ (النجم: 54) ، ﴿فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ﴾ (یٰس: 9) جبکہ ابوزرعہ کے نزدیک ﴿يُغَشِّيكُمُ﴾ باب "تَفْعِيل" سے ہونے کا معنی یہ ہے کہ یہ عمل بار بار ہوا۔ یعنی بدر کے موقع پر مسلمانوں کو بار بار اونگھ طاری ہورہی تھی۔ [2]

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:90)

3 - ﴿سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ﴾ (رقم الآية: 12)

لفظ [الرُّعْبَ] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورۃ آل عمران:151)

4 - ﴿فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ﴾ (رقم الآية: 17)

لفظ [وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ... وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ... وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ : اس قراءت میں ﴿لَٰكِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، اور لفظ ﴿اللَّهَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❀ وَلَٰكِنِ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ... وَلَٰكِنِ اللَّهَ رَمَىٰ : اس قراءت میں ﴿لَٰكِنِ﴾ حرف عطف ہے، جو بعد والے اسم میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور لفظ ﴿اللَّهُ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ "لٰكِنْ" کا 'نون' التقاء ساکنین کی وجہ سے مکسور ہے۔ کیونکہ عربی کا قاعدہ ہے: "اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" "جب ساکن کو حرکت دی جائے تو حرکت کسرہ دی جاتی ہے۔" [5]

5 - ﴿ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ﴾ (رقم الآية: 18)

لفظ [مُوهِنُ كَيْدِ] میں تین قراءات ہیں:

✿ مُوهِنُ كَيْدِ : یہ "أَوْهَنَ يُوهِنُ" باب "إِفْعَال" سے اس فاعل کا صیغہ ہے۔ اور ﴿كَيْدِ﴾

[1] خاصيات ابواب الصرف: 72

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 284،308 والحجة للفارسي: 86/3

[3] المهذب: 263/1 [4] المهذب: 264/1

[5] المهذب: 264/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(بدر کے میدان میں) یہ (نصرت وغنیمت اور اجروثواب تو تمہیں ملا ہی) اور (دوسرا مقصود یہ تھا) کہ اللہ تعالیٰ یقیناً کافروں کی چال کو کمزور کرنے والا تھا۔''

❁ **مُوْهِنٌ كَيْدَ** : یہ "أَوْهَنَ يُوْهِنُ" باب "إِفْعَال" سے اس فاعل کا صیغہ ہے۔ اور ﴿كَيْدَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ (بدر کے میدان) کی بات ہوئی، اور اللہ تعالیٰ یقیناً کافروں کی چال کو کمزور کرنے والا ہے اور کرتا رہے گا۔''

✿ **مُوَهِّنٌ كَيْدَ** : یہ "وَهَّنَ يُوَهِّنُ" باب "تَفْعِيْل" سے اس فاعل کا صیغہ ہے۔ اور ﴿كَيْدِ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ (بدر کے میدان) کی بات ہوئی، اور اللہ تعالیٰ یقیناً کافروں کی چال کو بار بار کمزور کرنے والا ہے اور کرتا رہے گا۔''

❁: ..... مکی بن ابی طالب کہتے ہیں: کہ ﴿مُوْهِنٌ﴾ باب "إِفْعَال" سے ہونے کا معنی: ''کمزور کرنے والا'' جبکہ ﴿مُوَهِّنٌ﴾ باب "تَفْعِيْل" سے ہونے کا معنی: ''بار بار کمزور کرنے والا'' ہوتا ہے۔[1] اور اسی طرح ترجمہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اسی طرح عربی زبان میں اسم فاعل کو بطور اضافت استعمال کرنا بھی معروف ہے۔ امام ابن خالویہ کے نزدیک: ﴿مُوْهِنٌ﴾ 'تنوین کے ساتھ' زمانہ حال اور مستقبل کا، جبکہ ﴿مُوْهِنُ﴾ 'بغیر تنوین کے' زمانہ ماضی کے معنی دیتا ہے۔[2] جس طرح کہ ترجمہ میں واضح کیا گیا ہے۔

6 - ﴿وَإِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (رقم الأية: 19)

لفظ [وَأَنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَإِنَّ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر تم (بدر کے بعد) دوبارہ (مسلمانوں سے جنگ) کرو گے تو ہم بھی دوبارہ (تمہارے ساتھ یہی سلوک) کریں گے اور تمہاری جماعت ہرگز تمہارے کام نہ آئے گی، خواہ زیادہ ہو، اور (جان لو) بے شک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔''

❁ **وَأَنَّ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور اس سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَلِأَنَّ" اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر تم (بدر کے بعد)

---

[1] الكشف: 490 [2] الحجة لابن مريم: 170

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ (مسلمانوں سے جنگ) کرو گے تو ہم بھی دوبارہ (تمہارے ساتھ یہی سلوک) کریں گے اور تمھاری جماعت ہرگز تمہارے کام نہ آئے گی، خواہ زیادہ ہو۔ اور اس وجہ سے کہ بے شک اللہ ایمان والوں کے ساتھ ہے۔"[1]

7 - ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾﴾ (رقم الآية: 20)

لفظ [وَلَا تَوَلَّوْا] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:267)

8 - ﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً﴾ (رقم الآية: 35)

لفظ [وَتَصْدِيَةً] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة الأنعام:46)

9 - ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ﴾ (رقم الآية: 37)

لفظ [لِيَمِيزَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِيَمِيزَ : یہ "مَازَ يَمِيزُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (قیامت کے دن) کافر جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے، تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے جدا کر دے۔"

❀ لِيُمَيِّزَ : یہ "مَيَّزَ يُمَيِّزُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (قیامت کے دن) کافر جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے بالکل جدا (اور واضح) کر دے۔"[4]

10 - ﴿وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾﴾ (رقم الآية: 38)

لفظ [سُنَّتُ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط:136)

11 - ﴿فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾﴾ (رقم الآية: 39)

لفظ [يَعْمَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْمَلُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا﴾ کے مناسبت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ کافروں سے کہہ دیں۔ ترجمہ ہوگا: "پھر اگر وہ (کافر، کفر اور عناد سے) باز آ جائیں تو (کہہ دیں:) بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے ہو اسے خوب

---

[1] المهذب: 265/1 والموضح: 577
[2] المهذب: 265/1
[3] لمهذب: 266/1
[4] الكشف: 369/1 والموضح: 359
[5] المهذب: 267/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے والا ہے۔''

❀ يَعْمَلُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَإِنِ انْتَهَوْا﴾ کے مناسبت ہے۔ کافروں کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''پھر اگر وہ (کافر، کفر اور عناد سے) باز آجائیں تو بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ وہ کررہے ہیں اسے خوب دیکھنے والا ہے۔''

12 - ﴿إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى﴾ (رقم الأية: 42)

لفظ [بِالْعُدْوَةِ] دونوں جگہ میں دو قراءات ہیں:

✿ بِالْعِدْوَةِ : یہ بنی تمیم اور قیس کی لغت ہے۔ "ع" کے کسرہ کے ساتھ۔

❀ بِالْعُدْوَةِ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ع" کے ضمہ کے ساتھ۔[2]

✿:.....عربوں کے ہاں "ع" میں فتحہ والی لغت بھی پائی جاتی ہے۔[3] لیکن یہ قرآن مجید میں نہیں ہے۔

13 - ﴿وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ﴾ (رقم الأية: 42)

لفظ [حَيَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ حَيِيَ : اس قراءت میں دونوں 'یا' کو اصل کے مطابق اظہار کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى﴾ (الأحقاف: 33)

❀ حَيَّ : اس قراءت میں "مَدَّ" کی طرح تخفیف کی غرض سے پہلی 'یا' کا دوسری 'یا' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔[4]

14 - ﴿وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ﴾ (رقم الأية: 44)

لفظ [تُرْجَعُ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ : اس قراءت میں ﴿تُرْجَعُ﴾ "رَجَعَ يَرْجِعُ" سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿الْأُمُوْرُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔''

❀ تَرْجِعُ الْأُمُوْرُ : اس قراءت میں ﴿تَرْجِعُ﴾ "رَجَعَ يَرْجِعُ" سے واحد مؤنث غائب، فعل

[1] الموضح: 578

[2] المغني: 191/2 وفي الهجات العربية لدكتور ابراهيم انيس: 84

[3] الموضح: 579

[4] الحجة لابن خالويه: 171 والموضح: 580

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مضارع معروف ہے۔ اور ﴿الْأُمُوْرُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں۔''[1]

15 - ﴿وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا﴾ (رقم الآية: 46)

لفظ [وَلَا تَنَازَعُوْا] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:267)

16 - ﴿وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ (رقم الآية: 50)

لفظ [يَتَوَفَّى] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَتَوَفَّى ... الْمَلٰٓئِكَةُ ❀ تَتَوَفَّى ... الْمَلٰٓئِكَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ قَالَ نِسْوَةٌ﴾، ﴿قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ فعل مذکر اس لیے لائے کہ یہ "جَمْعٌ" اور "فَرِيْقٌ" کے معنی میں ہے۔ اور فعل مؤنث اس لیے کہ یہ "جَمَاعَةٌ" اور "طَائِفَةٌ" کے معنی میں ہے۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔[3]

17 - ﴿وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 59)

لفظ [لَا يَحْسَبَنَّ] میں چار قراءات ہیں:

✿ لَا يَحْسَبَنَّ ❀ لَا يَحْسِبَنَّ: یہ دونوں واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور مابعد ﴿الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ان کا فاعل ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہرگز نہ سمجھیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کہ وہ اللہ کی پکڑ اور گرفت سے) بچ نکلیں گے.....''

✿ لَا تَحْسَبَنَّ ❀ لَا تَحْسِبَنَّ: یہ دونوں واحد مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور مابعد ﴿الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ان کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے خطاب ہے۔[4] ترجمہ ہوگا: ''اور آپ ہرگز نہ سمجھیں کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا (کہ وہ اللہ کی پکڑ اور گرفت سے) بچ نکلیں گے.....''

✿:..... "س" کے کسرہ اور فتحہ کی توجیہ کے لیے دیکھیے: [البقرۃ:273]

لفظ [اِنَّهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اِنَّهُمْ: اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "اِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا

---

[1] المهذب: 268/1 [2] المهذب: 268/1
[3] المهذب: 269/1 [4] المهذب: 269/1 والموضح: 581

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''..... بے شک وہ (حق کو) کبھی عاجز نہیں کر سکیں گے۔''

❀ **أَنَّهُمْ** : اس قراءت میں یہ جملہ ماقبل کلام کا حصہ ہے۔ اور اس سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "**لِأَنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ**"۔ اور درمیان کلام میں "**أَنَّ**" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''.....اس وجہ سے کہ بے شک وہ (حق کو) کبھی عاجز نہیں کر سکتے۔''

18 - ﴿وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾ (رقم الآية: 60)

لفظ [**تُرْهِبُوْنَ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُرَهِّبُوْنَ** : یہ "**رَهَّبَ يُرَهِّبُ**" باب "**تَفْعِيْل**" سے ہے۔

❀ **تُرْهِبُوْنَ** : یہ "**أَرْهَبَ يُرْهِبُ**" باب "**إِفْعَال**" سے ہے۔

✿:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ [2] کیونکہ عربی زبان میں باب "**تَفْعِيْل**" اور "**إِفْعَال**" کبھی ہم معنی استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "**أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ**" [3] اور ایک مقام پر دونوں ایک ہی آیت میں استعمال ہوئے ہیں: ﴿فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا﴾ (الطارق: 17)

ترجمہ ہے: ''اور جنگی گھوڑے تیار رکھو، جن سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو مرعوب کر سکو۔''

19 - ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ (رقم الآية: 61)

لفظ [**لِلسَّلْمِ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لِلسَّلْمِ** ❀ **لِلسِّلْمِ**

✿:..... یہ "**سَلِمَ يَسْلَمُ**" سے مصدر ہے، اور اس میں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ [4] اور اس کا معنی ''اسلام اور اللہ کی فرمانبرداری'' بھی ہوتا ہے۔ اور ''صلح وسلامتی'' بھی۔ یہاں اور ﴿فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ﴾ (محمد: 35) میں اس سے مراد: ''صلح وسلامتی'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی مائل ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں۔''

جبکہ ﴿اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ (البقرۃ:208) میں اس سے مراد: ''''اسلام اور اللہ کی فرمانبرداری'' ہے۔ جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: "﴿اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ﴾ يَعْنِي الْإِسْلَامَ" [5] کہ اس سے مراد: ''اسلام'' ہے۔ [6]

---

[1] الموضح: 581
[2] الموضح: 583
[3] خاصیات ابواب الصرف:72
[4] المغنی: 239/1
[5] مختصر تفسیر ابن کثیر: 185/1
[6] الموضح: 321

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... ''صلح وسلامتی'' کے لیے عربوں کے ہاں: ﴿لِلسَّلْمِ / لِلسِّلْمِ﴾ 'سین' کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ ''اسلام اور اللہ کی فرمانبرداری'' کے لیے ﴿لِلسِّلْمِ﴾ عام، اور ﴿لِلسَّلْمِ﴾ بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ ❶

20 - ﴿وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ﴾ (رقم الآية: 65)

لفظ [يَّكُنْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ ❀ تَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةُ، جَاءَتْ سَفِيْنَةُ"۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿مِائَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

21 - ﴿اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا﴾ (رقم الآية: 66)

لفظ [ضَعْفًا] میں یہاں اور [ضُعْفٍ، ضُعْفًا] (الروم: 54) میں تین قراءات ہیں:

✿ ضَعْفًا: اس سے مراد ''عقل اور رائے کی کمزوری'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اب اللہ نے تم سے (اے مسلمانو! بوجھ) ہلکا کر دیا اور جان لیا کہ یقیناً تم میں کچھ عقل اور رائے کی کمزوری ہے۔''

❀ ضُعْفًا: اس سے مراد ''جسمانی اور بدنی کمزوری'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اب اللہ نے تم سے (اے مسلمانو! بوجھ) ہلکا کر دیا اور جان لیا کہ یقیناً تم میں کچھ جسمانی اور بدنی کمزوری ہے۔''

❁:..... یہ "ضَعَفَ يَضْعَفُ" سے مصدر ہے۔ اور اس کے مصدر میں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ﴿ضَعْفًا﴾ یہ قبیلہ تمیم کی، اور ﴿ضُعْفًا﴾ یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ ❸ امام فراء کہتے ہیں کہ دونوں ہم معنی ہیں۔ جبکہ خلیل بن احمد فراہیدی نے دونوں کے معنی میں فرق ہے۔ جیسا کہ اوپر ترجمہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ❹

✿ ضُعَفَآءَ: یہ "ضَعِيْفٌ" کی جمع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اب اللہ نے تم سے (اے مسلمانو! بوجھ) ہلکا کر دیا اور جان لیا کہ یقیناً تم میں بہت سے (لوگ) کمزور ہیں۔'' ❺

22 - ﴿فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ﴾ (رقم الآية: 66)

لفظ [يَّكُنْ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 321
❷ المهذب: 271/1
❸ القراءات القرآنية بين لغتي الحجاز وتميم: 96
❹ لطائف الإشارات: 2283/5)
❺ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 113/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ يَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ ❀ تَكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ،جَاءَ سَفِيْنَةُ، جَاءَ تْ سَفِيْنَةُ"۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿مِائَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❶

23 - ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ﴾ (رقم الآية: 67)

لفظ [اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى ❀ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى: ان دونوں قراءت میں ﴿اَسْرٰى﴾ یہ "أَسِيْرٌ" کی جمع ہے، کیونکہ "فَعِيْلٌ" کی جمع "فَعْلٰى" ہی آتی ہے۔

﴿اَنْ تَكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى﴾ قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿اَنْ تَكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى﴾))

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح پڑھتے تھے: ﴿اَنْ تَكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى﴾۔'' ❷

✿ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗٓ اُسْرٰى: اس قراءت میں ﴿اُسْرٰى﴾ یہ ﴿اَسْرٰى﴾ کی جمع ہے۔ گویا یہ جمع الجمع ہے۔ جیسے: ﴿سَكْرٰى﴾ سے جمع الجمع ﴿سُكٰرٰى﴾ آتی ہے۔

فعل کی تذکیر و تانیث:

﴿اَسْرٰى﴾ کے لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے فعل مذکر آیا ہے۔ کیونکہ یہ "أَسِيْرٌ" کی جمع ہے۔ جو مذکر ہے۔ اور ﴿اَسْرٰى / اُسْرٰى﴾ کے معنی کا اعتبار کرتے ہوئے فعل مؤنث آیا ہے۔ کیونکہ یہ "جَمَاعَةٌ" کے معنی میں ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (الشعراء:105) یہاں بھی ﴿كَذَّبَتْ﴾ فعل ﴿قَوْمُ﴾ کے معنی "جَمَاعَةٌ" کا اعتبار کرتے ہوئے مؤنث آیا ہے۔ ❸

✿:.....ترجمہ ہوگا: ''کسی نبی کے لائق نہیں کہ اس کے ہاں قیدی ہوں جب تک وہ زمین میں خوب خون نہ بہا لے۔'' یعنی کسی نبی کے لائق نہیں کہ وہ قیدی بنائے پھر انہیں قیدی رکھے یا احسان کرے، یا فدیہ لے جب تک میدان جنگ میں خوب خون ریزی کے بعد کفر کی کمر نہ ٹوٹ جائے اور وہ دوبارہ مقابلے کے قابل نہ رہ جائیں۔ اس کے بعد قیدی بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ ❹

---

❶ المهذب: 272/1

❷ المستدرك للحاكم: 240،239/2 وصححه ووافقه الذهبي، والقراءات الواردة في السنة: 72

❸ المهذب: 272/1 ولطائف الإشارات: 2283/5

❹ ترجمہ و تفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

24 - ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِي أَيْدِيكُمْ مِّنَ الْأَسْرَىٰ﴾ (رقم الآية: 70)

لفظ [الْأَسْرَىٰ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الْأَسْرَىٰ: یہ "أَسِيرٌ" کی جمع ہے۔ کیونکہ "فَعِيلٌ" کی جمع "فَعْلَى" ہی آتی ہے۔

❀ الْأُسَارَىٰ: یہ ﴿أَسْرَىٰ﴾ کی جمع ہے۔ گویا یہ جمع الجمع ہے۔ جیسے: ﴿سَكْرَىٰ﴾ سے جمع الجمع ﴿سُكَارَىٰ﴾ آتی ہے۔ ❶

25 - ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا﴾ (رقم الآية: 72)

لفظ [مِّن وَلَايَتِهِم] میں دو قراءات ہیں:

✿ مِّن وَلَايَتِهِم: اس سے مراد: ''مدد و نصرت'' ہے۔ جیسے عرب میں کہا جاتا ہے: "نَحْنُ لَكُمْ عَلَى بَنِي فُلَانٍ وَلَايَةً" أَيْ أَنْصَارًا" ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی تمہارا ان سے مدد و نصرت کا کوئی تعلق نہیں، یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔''

❀ مِّن وِّلَايَتِهِم: اس سے مراد امام فراء کہتے ہیں: "مِيرَاثِهِمْ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی تمہارا ان سے وراثت کا کوئی تعلق نہیں، یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔'' ❷

یا اس سے مراد: ''امارت و بادشاہی'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی تمہارا ان سے امارت و بادشاہی کا کوئی تعلق نہیں، یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔''

❁: ..... اور اکثر کے ہاں دونوں سے مراد ''مدد و نصرت'' ہے۔ کیونکہ اس کے بعد ﴿وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ﴾ میں مدد و نصرت کی ہی بات ہو رہی ہے۔ ❸

اس آیت میں صحابہ کی تیسری قسم بیان کی گئی ہے جو مہاجرین و انصار کے علاوہ تھے۔ یہ مسلمان ہونے کے بعد اپنے ہی علاقوں اور قبیلوں میں رہے، اور کفار کی غلامی میں رہنے پر قناعت کا مطلب یہ ہے کہ ان کا ایمان کچا ہے۔ یہ لوگ جہاد میں حصہ لے ہی نہیں سکتے، اس لیے ان کے ساتھ دوستی اور حمایت کسی بھی طرح نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہجرت نہ کریں۔ ❹

❶ الكشف: 496/1
❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 314
❸ الموضح: 586 والمهذب: 272/1
❹ تفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ التوبۃ

1 - ﴿وَ اِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ۝۱۲﴾ (رقم الآية: 12)

لفظ [لَآ اَيْمَانَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَآ اِيْمٰنَ** : یہ "اَمَنَ يُؤْمِنُ اِيْمَانًا" سے مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اگر یہ (ذمی/معاہد) لوگ عہد و پیمان کے بعد بھی اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم کفر کے ان سرغنوں سے جنگ کرو، بے شک ان کا کوئی دین وایمان نہیں ہے، (اس لیے جنگ کرو) تاکہ وہ باز آجائیں۔''

اور بعض کے ہاں یہ "لَا أَمَانَ لَهُمْ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ان کے لیے کوئی امان نہیں ہے۔''[1]

❀ **لَآ اَيْمٰنَ** : یہ "يَمِيْنٌ" کی جمع ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اگر یہ (ذمی/معاہد) لوگ عہد و پیمان کے بعد بھی اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو تم کفر کے ان سرغنوں سے جنگ کرو، بے شک ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں، (اس لیے جنگ کرو) تاکہ وہ باز آجائیں۔''[2]

2 - ﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ﴾ (رقم الآية: 17)

لفظ [مَسٰجِدَ اللّٰهِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مَسْجِدَ اللّٰهِ** : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور مراد مسجد الحرام ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''مشرکوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کی مسجد (مسجد الحرام) کو آباد کریں، اس حال میں کہ وہ خود اپنے کفر کی شہادت دینے والے ہیں۔''

❀ **مَسٰجِدَ اللّٰهِ** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور مراد تمام مساجد ہیں۔ یا مراد مسجد الحرام ہی ہے، اور جمع اس لیے

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 315 [2] الموضح: 588 والكشف: 500/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لائی گئی ہے کیونکہ یہ تمام مساجد کا مرکز ومحور ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''مشرکوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں، اس حال میں کہ وہ خود اپنے کفر کی شہادت دینے والے ہیں۔''

3 - ﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (رقم الآية: 19)

لفظ [سِقَايَةَ ... وَعِمَارَةَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ سِقَايَةَ ... وَعِمَارَةَ: اس قراءت میں یہ دونوں مصدر ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کا آباد رکھنا، اس شخص کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لایا.....''

❀ سُقٰىةَ ... وَعَمَرَةَ: اس قراءت میں ﴿سُقٰىةَ﴾ "سَاقٍ" کی جمع مکسر ہے۔ اور ﴿عَمَرَةَ﴾ "عَامِرٍ" کی جمع مکسر ہے، "صَانِع، صَنَعَة" کی طرح۔ اور یہی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے والوں اور مسجد حرام کا آباد رکھنے والوں کو، اس شخص کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لایا.....''

❁: ..... لفظ ﴿سِقَايَةَ﴾ اور ﴿عِمَارَةَ﴾: مصحف مدینہ میں: ﴿سُقٰىةَ ... عَمَرَةَ﴾ بغیر الف کے مکتوب ہیں۔ جس طرح کہ ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مصحف مدینہ ان دونوں کو بغیر الف کے لکھا دیکھا ہے۔ ❸

4 - ﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾﴾ (رقم الآية: 21)

لفظ [يُبَشِّرُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:39)

لفظ [رِضْوَانٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:15)

5 - ﴿وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ﴾ (رقم الآية: 24)

لفظ [وَعَشِيْرَتُكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَعَشِيْرَتُكُمْ: یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور اس سے مراد کنبہ، قبیلہ، خاندان ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....اور تمہاری بیوی اور تمہارا خاندان .....''

---

❶ المهذب: 274/1 والكشف: 500/1 ❷ النشر: 278

❸ نشر القراءات العشر، حاشية: 2343 ❹ المهذب: 274/1 ❺ المهذب: 274/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ وَعَشِيْرَتُكُمْ : یہ صیغہ جمع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....اور تمہاری بیوی اور تمہارے خاندان .....''

✿:.....عربوں کے ہاں دونوں طرح بولا جاتا ہے۔ جیسے ''قَرَابَتُكُمْ ، قَرَابَاتُكُمْ'' کہا جاتا ہے۔ ❶

6 - ﴿وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ﴾ (رقم الأية: 30)

لفظ [عُزَيْرُ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....لفظ ﴿عُزَيْر﴾ کے بارے میں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ بعض قبائل اسے عربی کلمہ سمجھتے ہیں جو '' تَعْزِيْر '' سے مشتق ہے۔ اور '' عَزٌّ '' سے اسم تصغیر '' عُزَيْر '' بروزن ''فُعَيْل'' ہی آتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ منصرف ہے، کیونکہ اس میں صرف ایک سبب 'عَلَم' پایا جا رہا ہے۔

اور بعض قبائل اسے عجمی کلمہ سمجھتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ غیر منصرف ہے، کیونکہ اس میں عجمہ اور معرفہ دو سبب پائے جا رہے ہیں۔

✿ عُزَيْرٌ : اس قراءت میں اس کو منصرف بنایا گیا ہے۔ اس لیے یہ مُنَوَّن ہے۔ ﴿عُزَيْرٌ﴾ مبتدا ہے، اور ﴿ابْنُ اللّٰهِ﴾ اس کی خبر ہے۔

❀ عُزَيْرُ : اس قراءت میں اس کو غیر منصرف بنایا گیا ہے۔ اور غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا، اس لیے یہ غیر مُنَوَّن ہے۔ ﴿عُزَيْرُ﴾ مبتدا ہے، اور ﴿ابْنُ اللّٰهِ﴾ اس کی صفت ہے۔ اور ''نَبِيُّنَا - أَوْ - مَعْبُوْدُنَا '' محذوف اس کی خبر ہے۔ ❷

7 - ﴿يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ﴾ (رقم الأية: 30)

لفظ [يُضَاهِـُٔوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُضَاهِـُٔوْنَ : یہ بنو ثقیف کی لغت ہے۔ ہمزہ کے ساتھ

❀ يُضَاهُوْنَ : یہ باقی قبائل کی لغت ہے۔ ہمزہ کے بغیر ❸

8 - ﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ﴾ (رقم الأية: 36)

لفظ [اثْنَا عَشَرَ] میں اور [اَحَدَ عَشَرَ](یوسف:4) ، [تِسْعَةَ عَشَرَ](المدثر:30) میں دو قراءات ہیں:

✿ اثْنَا عَشَرَ ، اَحَدَ عَشَرَ ، تِسْعَةَ عَشَرَ : اس قراءت میں تخفیف کی غرض سے دو جملوں کو ایک کلمہ شمار کر کے 'عین' کو سکون دے دیا گیا ہے۔ امام اخفش فرماتے ہیں: 'عین' کو سکون اس لیے دیا گیا

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 316

❷ لطائف الإشارات: 2314/5 والموضح: 590

❸ لطائف الإشارات: 2315/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ اسم بہت طویل اور حرکات اکٹھی جمع ہو گئیں تھیں۔ ❶

❀ اثْنَا عَشَرَ ، اَحَدَ عَشَرَ ، تِسْعَةَ عَشَرَ : اس قراءت میں اصل کے مطابق پڑھا گیا ہے۔

9 - ﴿إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (رقم الآية: 37)

لفظ [يُضَلُّ] میں تین قراءات ہیں:

✿ يُضَلُّ: یہ "أَضَلَّ يُضِلُّ" باب "إِفْعَال" سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور مابعد ﴿الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ اس کا نائب فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''مہینے کو اس کی جگہ سے آگے پیچھے کرنا کفر میں زیادتی ہے، جس کے ساتھ وہ لوگ گمراہ کیے جاتے ہیں، جنہوں نے کفر کیا۔''

❀ يُضِلُّ : یہ "أَضَلَّ يُضِلُّ" باب "إِفْعَال" سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور مابعد ﴿الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ اس کا مفعول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''مہینے کو اس کی جگہ سے آگے پیچھے کرنا کفر میں زیادتی ہے، جس کے ساتھ (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، جنہوں نے کفر کیا۔''

✿ يَضِلُّ: یہ "ضَلَّ يَضِلُّ" ثلاثی مجرد سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور مابعد ﴿الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ اس کا فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''مہینے کو اس کی جگہ سے آگے پیچھے کرنا کفر میں زیادتی ہے، جس کے ساتھ وہ لوگ گمراہ ہوتے ہیں، جنہوں نے کفر کیا۔'' ❷

10 - ﴿وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ﴾ (رقم الآية: 40)

لفظ [وَكَلِمَةُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَكَلِمَةَ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل ﴿كَلِمَةَ الَّذِينَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) نے (ہر جگہ ہجرت، بدر، احد وغیرہ) میں کافروں کی بات نیچی کر دیکھائی، اور اللہ کی بات سب سے اونچی (کر دیکھائی)۔''

❀ وَكَلِمَةُ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) نے (ہر جگہ ہجرت، بدر، احد وغیرہ) میں کافروں کی بات نیچی کر دیکھائی۔ اور اللہ کی بات ہی سب سے اونچی ہے۔'' ❸

11 - ﴿قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَآ إِلَّآ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۖ﴾ (رقم الآية: 20)

لفظ [هَلْ تَرَبَّصُونَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 267)

---

❶ لسان العرب: 4/568، 569 ❷ المهذب: 1/277 والموضح: 594

❸ المهذب: 1/277 والموضح: 595 ❹ المهذب: 1/279

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

12 - ﴿قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ﴾ (رقم الآية: 53)

لفظ [كَرْهًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ كُرْهًا: یہ "الْمَشَقَّةُ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیں! (منافقین سے) خوشی سے خرچ کرو یا اپنے آپ کو مشکل میں ڈالتے ہوئے، تم سے ہرگز (صدقہ) قبول نہ کیا جائے گا۔''

❀ كَرْهًا: یہ "إِجْبَارًا، أُجْبِرَ عَلَيْهِ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیں! (منافقین سے) خوشی سے خرچ کرو یا مجبوراً، تم سے ہرگز (صدقہ) قبول نہ کیا جائے گا۔''

✿:..... امام اخفش کہتے ہیں: اس کلمہ میں "اَلضَّعْف، اَلضُّعْف" کی طرح دو لغتیں ہیں۔ اور دونوں لغتیں "الْمَشَقَّةُ" اور "إِجْبَارًا" کے معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔ جبکہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر علماء نے فرق کیا ہے، جس طرح ترجمہ میں واضح کیا گیا ہے۔ ❶

آیت میں منافقین کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ عذاب سے کسی طور وہ نجات نہیں پا سکتے، کیونکہ آخرت میں ان کی کوئی نیکی قبول نہیں ہے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر بعض منافقین ایسے بھی تھے جو کہتے تھے کہ ہمیں ساتھ جانے سے معافی دی جائے، اس کے عوض ہم مالی اعانت پر تیار ہیں۔ وہ یہ بات اس لیے کہتے تھے کہ کہیں مسلمانوں میں بالکل ہی بدنام ہو کر نہ رہ جائیں، انہیں کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دیا کہ جن لوگوں کے دلوں میں نفاق اور اللہ اور اس کے رسول کی دشمنی بھری ہو، ان کی مالی امداد کسی طور قبول نہیں۔ ❷

13 - ﴿وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ﴾ (رقم الآية: 54)

لفظ [اَنْ تُقْبَلَ... نَفَقٰتُهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَنْ تُقْبَلَ... نَفَقٰتُهُمْ ❀ اَنْ يُّقْبَلَ... نَفَقٰتُهُمْ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ"۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿نَفَقٰتُهُمْ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ جو "نَفَقَةٌ" کی جمع ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❸

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 195/1 والكشف: 382/1

❷ تفسير عبد السلام بهٹوی

❸ المهذب: 279/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

14 - ﴿لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغٰرٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾﴾ (رقم الآية: 57)

لفظ [مُدَّخَلًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَدْخَلًا : یہ "دَخَلَ يَدْخُلُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اگر وہ (منافقین جنگ سے بچنے کی) کوئی جائے پناہ پالیں، یا کوئی غاریں، یا گھسنے کی کوئی جگہ تو (فوری) اس کی طرف لگام توڑ کر بھاگ جائیں۔"

❀ مُدَّخَلًا : یہ "اِدَّخَلَ يَدَّخِلُ اِدِّخَالًا" باب "اِفْتِعَال" سے ہے۔ یہ اصل میں "مُدْتَخَلًا" تھا۔ 'تاء' کو 'دال' سے بدل، 'دال' کا 'دال' میں ادغام کر دیا۔ ترجمہ ہوگا: "اور اگر وہ (منافقین جنگ سے بچنے کی) کوئی جائے پناہ پالیں، یا کوئی غاریں، یا دور گھسنے کی کوئی جگہ تو (فوری) اس کی طرف لگام توڑ کر بھاگ جائیں۔"[1]

15 - ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ﴾ (رقم الآية: 58)

لفظ [يَّلْمِزُكَ] میں یہاں اور [اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ] (التوبۃ:79) ، [وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ] (الحجرات:11) میں دو قراءات ہیں:

✿ يَّلْمِزُكَ، يَلْمِزُوْنَ، لَا تَلْمِزُوْا

❀ يَّلْمُزُكَ، يَلْمُزُوْنَ، لَا تَلْمُزُوْا

✿:.....عربی زبان میں "لَمَزَ" سے "يَلْمُزُ، يَلْمِزُ" دونوں طرح فعل مضارع آتا ہے۔ ترجمہ ہے: "اور ان (منافقین) میں سے کچھ ایسے ہیں جو آپ پر صدقات (کی تقسیم) کے بارے میں طعن کرتے ہیں۔"[2]

16 - ﴿وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ﴾ (رقم الآية: 61)

لفظ [اُذُنٌ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ المائدۃ:45)

لفظ [وَرَحْمَةٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَرَحْمَةٍ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿خَيْرٍ لَّكُمْ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا:

---

[1] لطائف الإشارات: 2322/5 والمهذب: 279/1

[2] الموضح: 596 والمهذب: 279/1 [3] المهذب: 280/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اور (کچھ منافق) کہتے ہیں یہ (نبی) تو کان کا کچا ہے۔ کہہ دیجیے! تمہارے لیے بھلائی کا کان ہے، اللہ پر یقین رکھتا ہے اور مومنوں کی بات کا یقین کرتا ہے، اور (اس کا کان کا کچا ہونا) ان کے لیے ایک رحمت ہے جو تم میں سے ایمان لائے۔''

❀ **وَرَحْمَةٌ** : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ﴾ میں ﴿أُذُنٌ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (کچھ منافق) کہتے ہیں یہ (نبی) تو کان کا کچا ہے۔ کہہ دیجیے! تمہارے لیے بھلائی کا کان ہے، اللہ پر یقین رکھتا ہے اور مومنوں کی بات کا یقین کرتا ہے، اور (وہ نبی) ان کے لیے ایک رحمت ہے جو تم میں سے ایمان لائے۔''[1]

دوسرے مقام پر مزید وضاحت ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ (الأنبیا: 107)

''اور تم نے تجھے تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

17 - ﴿يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ﴾

(رقم الأية: 64)

لفظ [تُنَزَّلَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:90)

18 - ﴿إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ﴾

(رقم الأية: 66)

لفظ [إِن نَّعْفُ ..... نُعَذِّبْ طَائِفَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿ **إِن نَّعْفُ ..... نُعَذِّبْ طَائِفَةً** : اس قراءت میں ﴿نَّعْفُ﴾ اور ﴿نُعَذِّبْ﴾ جمع متکلم فعل مضارع معروف کے صیغے ہیں۔ اور ﴿طَائِفَةً﴾ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(منافقو!) اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو (توبہ وانابت کی وجہ سے) معاف بھی کر دیں گے، تو ایک گروہ کو ضرور عذاب دیں گے، اس وجہ سے کہ یقیناً وہ مجرم تھے۔'' یعنی تم میں سے جس نے نفاق سے توبہ کر لی اور آئندہ مخلص ہو کر زندگی بسر کی، اسے تو ہم معاف کر دیں گے مگر جو اپنے کفر پر قائم رہا اسے ضرور عذاب دیں گے۔

❀ **إِن يُعْفُ ..... تُعَذَّبْ طَائِفَةٌ**: اس قراءت میں ﴿يُعْفُ﴾ واحد مذکر غائب، اور ﴿تُعَذَّبْ﴾ واحد مونث غائب، فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ اور ﴿طَائِفَةٌ﴾ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع

[1] الكشف: 503/1 والمهذب: 280/1 [2] المهذب: 280/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ترجمہ ہوگا: ''(منافقو!) اگر تم میں سے ایک گروہ کو (توبہ وانابت کی وجہ سے) معاف بھی کر دیا گیا، تو ایک گروہ کو ضرور عذاب دیا جائے گا، اس وجہ سے کہ یقیناً وہ مجرم تھے۔''[1]

19 - ﴿اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾ (رقم الآية: 70)

لفظ [رُسُلُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة المائدة:32)

20 - ﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (رقم الآية: 72)

لفظ [رِضْوَانٌ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة آل عمران:15)

21 - ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝﴾ (رقم الآية: 78)

لفظ [الْغُيُوْبِ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة المائدة:109)

22 - ﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ﴾ (رقم الآية: 79)

لفظ [يَلْمِزُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورة التوبة:58)

ترجمہ ہے: ''وہ لوگ جو صدقات میں خوش دلی سے حصہ لینے والے مومنوں پر طعن کرتے ہیں۔''

23 - ﴿وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ﴾ (رقم الآية: 90)

لفظ [الْمُعَذِّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الْمُعْذِرُوْنَ: یہ ''أَعْذَرَ يُعْذِرُ'' باب ''إِفْعَال'' سے اسم فاعل ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور دیہاتیوں میں سے کچھ عذر کرنے والے آئے کہ انہیں بھی (جہاد سے) رخصت دی جائے۔''

❀ الْمُعَذِّرُوْنَ: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ ''عَذَّرَ يُعَذِّرُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے اسم فاعل ہے۔اور اس میں مبالغہ کا معنی ہے۔

❷ یہ ''اِعْتَذَرَ يَعْتَذِرُ'' باب ''اِفْتِعَال'' سے اسم فاعل ہے۔اور اس میں مبالغہ کا معنی ہے۔

﴿الْمُعَذِّرُوْنَ﴾ اصل میں ''الْمُعْتَذِرُوْنَ'' تھا۔'تاء' کو 'دال' سے بدل کر 'دال' کا 'دال' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔اور اس کی ایک شاذ قراءات سے تائید بھی ہوتی ہے: ''وَجَاءَ الْمُعْتَذِرُوْنَ''[6]

دونوں صورتوں میں ترجمہ ہوگا: ''اور دیہاتیوں میں سے بہت زیادہ عذر کرنے والے آئے کہ (اور وہم پیدا کرنے لگے کہ ان کا یہی ایک عذر ہے، اور کوئی عذر نہیں یعنی دل میں اور کچھ نہیں اس لیے) انہیں بھی (جہاد سے) رخصت دی جائے۔''

---

[1] الموضح: 599 والمهذب: 281/1 [2] المهذب: 281/1 [3] المهذب: 282/1
[4] المهذب: 282/1 [5] المهذب: 282/1
[6] المهذب: 283/1 ولطائف الإشارات: 2326/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

24 - ﴿وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ۚ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۗ﴾ (رقم الآية: 98)

لفظ [السَّوْءِ] میں یہاں اور سورۃ الفتح:6 میں دو قراءات ہیں:

✿ السَّوْءِ: اس سے مراد 'ہلاکت وفساد' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (دیہاتیوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو) تمہارے معاملے میں گردش زمانہ کے منتظر ہیں۔ (حقیقت یہ ہے کہ) ہلاکت وفساد کی گردش (کے دن) خود انہی پر (آنے والے) ہیں۔'' یعنی وہ انتظار کر رہے ہیں کہ کب تم زمانے کے کسی چکر کے گھیرے میں آ کر زوال کا شکار ہوتے ہو۔

❀ السُّوْءِ: اس سے مراد 'آفات، بیماری اور شر' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (دیہاتیوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو) تمہارے معاملے میں گردش زمانہ کے منتظر ہیں۔ (حقیقت یہ ہے کہ) آفات، بیماری اور شر کی گردش (کے دن) خود انہی پر (آنے والے) ہیں۔''[1]

25 - ﴿أَلَآ إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ﴾ (رقم الآية: 99)

لفظ [قُرْبَةٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ قُرْبَةٌ: یہ بنو تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "را" کے سکون کے ساتھ۔

❀ قُرُبَةٌ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "را" کے ضمہ کے ساتھ۔[2]

26 - ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ (رقم الآية: 100)

لفظ [وَالْأَنْصَارِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَالْأَنْصَارِ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿الْمُهٰجِرِيْنَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور مہاجرین اور انصار میں سے جو لوگ سبقت کرنے والے سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے نیک کاموں میں ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے.....''

❀ وَالْأَنْصَارُ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿السّٰبِقُوْنَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور مہاجرین میں سے جو لوگ سبقت کرنے والے سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ اور انصار، اور وہ لوگ جنہوں نے نیک کاموں میں ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے.....''[3]

---

[1] الحجة للفارسي: 143/3 والكشف: 505
[2] المغني: 213/2
[3] الموضح: 602 ولطائف الإشارات: 2329/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

27 - ﴿وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا﴾ (رقم الآية: 100)

لفظ [تَجْرِیْ تَحْتَهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا** : اس قراءت میں ﴿تَحْتِهَا﴾ ماقبل ﴿مِنْ﴾ حرف جار کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں، جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

❀ **تَجْرِیْ تَحْتَهَا** : اس قراءت میں ﴿تَحْتَهَا﴾ مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کیے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''[1]

۞: .....لفظ ﴿تَجْرِیْ تَحْتَهَا﴾ : مصحف مکی میں: ﴿تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا﴾ ، اور باقی مصاحف میں: ﴿تَجْرِیْ تَحْتَهَا﴾ مکتوب ہے۔[2]

28 - ﴿وَصَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ﴾ (رقم الآية: 103)

لفظ [صَلٰوتَكَ] میں اور [قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُكَ] (هود:87) ، [وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ۝] (المؤمنون :9) میں دو قراءات ہیں:

✿ **صَلٰوتَكَ** : یہ صیغہ واحد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے، جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (آپ صدقہ دینے والوں) کے لیے دعا کیجئے، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ہے۔''

❀ **صَلَوٰتَكَ** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ جس سے کثرت کی وضاحت ہوگئی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (آپ صدقہ دینے والوں) کے لیے دعا کیجئے، بے شک آپ کی دعائیں ان کے لیے باعث سکون ہیں۔''[3]

29 - ﴿وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا یُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ؕ﴾ (رقم الآية: 106)

لفظ [مُرْجَوْنَ] اور [تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ] (الأحزاب:51) میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُرْجَئُوْنَ، تُرْجِئُ** : یہ بنی تمیم اور بعض قبیلہ قیس کی لغت ہے۔ اور "أَرْجَأَ يُرْجِئُ" سے ہے۔

❀ **مُرْجَوْنَ، تُرْجِیْ** : یہ قبیلہ قریش، انصار، قیس اور بنو اسد کی لغت ہے۔ اور "أَرْجَى يُرْجِيْ" سے ہے۔[4]

---

[1] الموضح: 603 [2] الوسيلة: 159 [3] الموضح: 603

[4] الكشف: 506/1 وتوجيه ماقرء به من لهجة أسد: 439 وعنايات رحمانی: 456/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں کا معنی: "مُؤَخَّرُوْنَ" ہے۔ ترجمہ ہے: ''اور (جنگ تبوک سے پیچھے رہنے والے) کچھ دوسرے لوگ (بھی) ہیں جو اللہ کے حکم سے مؤخر رکھے گئے ہیں (جن کا معاملہ زیر التوا ہے)۔ یا تو وہ عذاب دے گا اور یا پھر ان پر مہربان ہوگا۔'' بالآخر اللہ نے ان کی توبہ قبول فرما لی۔ یہ تین افراد تھے جن کا ذکر اگلی آیات میں کیا گیا۔

30 - ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا﴾ (رقم الآية: 107)

لفظ [وَالَّذِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **الَّذِيْنَ**: اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہونے کی وجہ سے ﴿وَ﴾ حذف کر دی گئی ہے۔ (الموضح: 383) یہ مبتداء ہے اور آگے ﴿لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا﴾ یا ﴿لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ﴾ اس کی خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جن لوگوں نے مسجد ضرار بنائی۔''

❁ **وَالَّذِيْنَ**: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ لوگ جنہوں نے مسجد ضرار بنائی۔'' [1]

❁:..... لفظ ﴿وَالَّذِيْنَ﴾: مصحف مدنی اور شامی میں: ﴿الَّذِيْنَ﴾ بغیر 'واؤ' کے، اور باقی مصاحف میں: ﴿وَالَّذِيْنَ﴾ 'واؤ' کے ساتھ مکتوب ہے۔ [2]

31 - ﴿اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ﴾ (رقم الآية: 109)

لفظ [اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ**: اس قراءت میں ﴿اَسَّسَ﴾ فعل ماضی معروف ہے، اور ﴿بُنْيَانَهٗ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تو کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور خوشنودی پر رکھی، بہتر ہے، یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کھوکھلے تودے کے کنارے پر رکھی۔''

❁ **اُسِّسَ بُنْيَانُهٗ**: اس قراءت میں ﴿اُسِّسَ﴾ فعل ماضی مجہول ہے، اور ﴿بُنْيَانُهٗ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تو کیا وہ عمارت جس کی بنیاد اللہ کے خوف اور خوشنودی پر رکھی گئی ہو، بہتر ہے، یا وہ عمارت جس کی بنیاد کھوکھلے تودے کے کنارے پر رکھی گئی ہو۔'' [3]

لفظ [رِضْوَانٍ] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 15)

لفظ [جُرُفٍ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] المهذب: 284/1 [2] الوسيلة: 160
[3] الموضح: 605 [4] المهذب: 285/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **جُرُفٍ** : یہ بنو تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے۔ "را" کے سکون کے ساتھ۔

❀ **جُرُفٍ** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "را" کے ضمہ کے ساتھ۔ ❶

32 - ﴿لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ﴾ (رقم الأية: 110)

لفظ [إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ** : اس قراءت میں ﴿إِلَّا﴾ حرف استثناء ہے۔ اور ﴿تَقَطَّعَ﴾ فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "یہ عمارت جوانہوں نے بنائی (یعنی مسجد ضرار) ہمیشہ ان کے دلوں میں بے چینی کا باعث بنی رہے گی۔ (کیونکہ یہ ان کے نفاق کی ایک بہت بڑی شرارت تھی جو چل نہ جاسکی اس لیے ہمیشہ اس کی وجہ سے خوف وہراس کی حالت میں رہیں گے) مگر یہ کہ ان دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں (یعنی انہیں موت آجائے)۔"

❀ **إِلَّا أَنْ تُقَطَّعَ** : اس قراءت میں ﴿إِلَّا﴾ حرف استثناء ہے۔ اور ﴿تُقَطَّعَ﴾ فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: "یہ عمارت جوانہوں نے بنائی (یعنی مسجد ضرار) ہمیشہ ان کے دلوں میں بے چینی کا باعث بنی رہے گی۔ مگر یہ کہ ان کے دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں (یعنی انہیں موت آجائے)۔"

✿ **إِلَى أَنْ تَقَطَّعَ** : اس قراءت میں ﴿إِلَى﴾ حرف جر ہے۔ اور "حَتّٰى" کے معنی میں ہے۔ اور ﴿تَقَطَّعَ﴾ فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "یہ عمارت جوانہوں نے بنائی (یعنی مسجد ضرار) ہمیشہ ان کے دلوں میں بے چینی کا باعث بنی رہے گی۔ یہاں تک کہ ان دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔" ❷

33 - ﴿يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ﴾ (رقم الأية: 111)

لفظ [فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ** : اس قراءت میں پہلا فعل مضارع معروف اور دوسرا فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: "وہ (مومن) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، پھر وہ (کافروں کو) قتل کرتے ہیں اور شہید کیے جاتے ہیں۔"

❀ **فَيُقْتَلُونَ وَيَقْتُلُونَ** : اس قراءت میں پہلا فعل مضارع مجہول اور دوسرا فعل مضارع معروف ہے۔ کیونکہ 'واو' ترتیب کے لیے نہیں ہوتی، یا اس سے مراد "بَعْضُهُمْ" ہے، کہ مسلمانوں میں بعض

---

❶ لطائف الإشارات: 1465/4 والمغني: 219/2

❷ الموضح: 607 وحجة القراءات لأبي زرعة: 324

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاد کرتے ہوئے شہید کیے جاتے ہیں، اور بعض جہاد کرتے ہوئے غازی بنتے ہیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''وہ (مومن) اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، پھر وہ شہید کیے جاتے ہیں اور وہ (باقی ان کے ساتھی کافروں کو) قتل کرتے ہیں۔'' یعنی بعض رفقاء کے شہید ہونے سے اُن کے حوصلے پست نہیں ہوتے بلکہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد جاری رکھتے ہیں۔

دوسرے مقام پر مزید وضاحت ہے:

﴿فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا﴾ (آل عمران: 146)

''تو (اللہ والوں نے شہادتوں کے بعد بھی) اللہ کے راستے میں پہنچنے والی مصیبت کی وجہ سے نہ ہمت ہاری اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ عاجزی دکھائی (بلکہ سفر جہاد کو جاری رکھا)۔'' ❷

قاری فتح محمد پانی پتی لکھتے ہیں:

''شہید چونکہ مجاہد سے افضل ہے، اس لیے اس کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔'' ❸

34 - ﴿وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾ (رقم الآية: 114)

لفظ [إِبْرَاهِيمَ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:124)

35 - ﴿فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (رقم الآية: 117)

لفظ [الْعُسْرَةِ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:185)

لفظ [يَزِيغُ] میں دو قراءات ہیں:

❀ يَزِيغُ قُلُوبُ ❀ تَزِيغُ قُلُوبُ

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ ... قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿قُلُوبُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❻ تقدیری عبارت ہے: "كَادَ الْقِصَّةُ - أَوِ - الْحَدِيثُ يَزِيغُ قُلُوبُ" ❼

لفظ [رَءُوفٌ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

---

❶ الأعمال الكاملة للشيخ عبد الفتاح القاضي: 45/5
❷ الموضح: 608
❸ عنایات رحمانی: 220/2
❹ المهذب: 287/1
❺ المهذب: 287/1
❻ المهذب: 288/1 و عنایات رحمانی: 461/2
❼ الحجة للفارسي: 161/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **رَؤُفٌ** : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(وہ تین صحابہ جنہوں نے غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کے بعد توبہ کر لی) بے شک اللہ ان پر ہمیشہ شفقت فرمانے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

❀ **رَءُوفٌ** : یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿غَفُورٌ، شَكُورٌ، وَدُودٌ﴾ ہے۔[1] ترجمہ ہو گا: ''بے شک اللہ ان پر بہت زیادہ شفقت فرمانے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

✿ :..... امام قرطبی کہتے ہیں: ﴿رَؤُفٌ﴾ بنی اسد کی، اور ﴿رَءُوفٌ﴾ اکثر اہل عرب کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔[2] جبکہ اکثر نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے۔ جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔

36 - ﴿أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ﴾ (رقم الآية: 126)

لفظ [يَرَوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَرَوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ منافقین کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور کیا وہ (لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے) نہیں دیکھتے کہ بے شک وہ ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں۔''

❀ **تَرَوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور خطاب ایمان والوں سے ہے۔[3] ترجمہ ہو گا: ''اور کیا (ایمان والو!) تم نہیں دیکھتے کہ بے شک وہ (لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے) ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں۔''

37 - ﴿بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾﴾ (رقم الآية: 128)

لفظ [رَءُوفٌ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **رَؤُفٌ** : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''وہ (نبی) مومنوں پر ہر وقت شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

❀ **رَءُوفٌ** : یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿غَفُورٌ، شَكُورٌ،

---

[1] الحجة: 89 وعنايات رحماني: 2/ 68 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 336/12

[2] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 463

[3] المهذب: 288/1 والموضح: 609

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَدُوْدٌ﴾ ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''وہ (نبی) مومنوں پر بہت زیادہ شفقت کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔''

❁:..... امام قرطبی کہتے ہیں: ﴿رَؤُفٌ﴾ بنی اسد کی، اور ﴿رَءُوْفٌ﴾ اکثر اہل عرب کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❷ جبکہ اکثر نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے۔ جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔

❶ الحجة: 89 وعنایات رحمانی: 2/68 وتفسیر القرآن بالقراءات القرآنیة العشر: 336/12

❷ توجیه ما قرء به من لهجة أسد: 463

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یونس

1 - ﴿اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾ (رقم الآية: 2)

لفظ [هٰذَا لَسٰحِرٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ هٰذَا لَسٰحِرٌ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ﴾ کی مناسبت سے اسم فاعل کا صیغہ آیا ہے۔ کیونکہ پیچھے اس شخص کا ذکر ہو رہا ہے جس پر وحی نازل ہوتی ہے، یعنی نبی کریم ﷺ، اصل عبارت ہوگی: " اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ "

ترجمہ ہوگا: ''کیا لوگوں کے لیے ایک عجیب بات ہوگئی کہ ہم ان میں سے ایک شخص کی طرف وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈراؤ اور جو لوگ ایمان لائیں انہیں بشارت دو کہ یقیناً ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچا مرتبہ ہے۔ تو کافروں نے کہا: بے شک یہ (نبی) تو واضح جادوگر ہے۔''

❀ هٰذَا لَسِحْرٌ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿اَنْ اَوْحَيْنَآ﴾ کی مناسبت سے مصدر کا صیغہ آیا ہے۔ کیونکہ پیچھے وحی الٰہی (قرآن) کا ذکر ہو رہا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: " اِنَّ هٰذَا الْوَحْيَ لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ "۔

ترجمہ ہوگا: ''.....کافروں نے کہا: بے شک یہ (قرآن) تو واضح جادو ہے۔''[1]

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''کافر کہنے لگے: بے شک یہ کتاب (قرآن) تو واضح جادو ہے، اور جو یہ کتاب لے کر آیا ہے وہ شخص بھی واضح جادوگر ہے۔''[2]

2 - ﴿ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 11)

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ الأنعام: 152)

3 - ﴿اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ﴾ (رقم الآية: 4)

---

[1] الموضح: 614 [2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 261/4
[3] المهذب: 3/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **إِنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ** : اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اسی (اللہ) کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے سچا ہے۔ بے شک وہی پیدائش شروع کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا۔"

❀ **أَنَّهُۥ يَبْدَؤُا۟ ٱلْخَلْقَ** : اس قراءت میں یہ جملہ ماقبل کلام کا حصہ ہے اور اسی فعل سے منصوب ہے جس نے ﴿وَعْدَ ٱللَّهِ﴾ کو نصب دیا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "وَعَدَ اللّٰهُ بَدْءَ الْخَلْقِ ثُمَّ إِعَادَتَهُ" اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اسی (اللہ) کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے کہ بے شک وہی پیدائش شروع کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرے گا۔"[1]

4 - ﴿هُوَ ٱلَّذِى جَعَلَ ٱلشَّمْسَ ضِيَآءً وَٱلْقَمَرَ نُورًا﴾ (رقم الآية: 5)

لفظ [ضِيَآءً] میں یہاں اور سورۃ الأنبياء: 48 میں اور [يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ] (القصص:71) میں دو قراءات ہیں:

✿ **ضِيَآءً ، بِضِيَآءٍ** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ ہمزہ کا ماقبل 'کسرہ' کی مناسبت سے 'یا' سے ابدال کر دیتے ہیں۔

❀ **ضِئَآءً ، بِضِئَآءٍ** : یہ بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے۔ یہ اصل کے مطابق پڑھتے ہیں۔[2]

✿:..... یہ "ضَوْءٌ" کی جمع ہے، یا "ضَاءَ يَضُوْءُ" باب "نَصَرَ" سے مصدر ہے۔ جس کا معنی "روشنی" ہے۔[3]

ترجمہ ہے: "(اللہ) وہ ذات ہے جس نے سورج کو تیز روشنی اور چاند کو نور بنایا۔"

5 - ﴿يُفَصِّلُ ٱلْـَٔايَٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝٥﴾ (رقم الآية: 5)

لفظ [يُفَصِّلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُفَصِّلُ** : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿مَا خَلَقَ ٱللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِٱلْحَقِّ﴾ میں ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "وہ (اللہ) آیات کو ان لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتا ہے جو علم رکھتے ہیں۔" یعنی تفصیل علم وفہم رکھنے والوں کے لیے ہے، کیونکہ بے علم اور بے سمجھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں کے بیان سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔[4]

---

[1] المهذب: 3/2 ولطائف الإشارات: 2367/6

[2] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 431، 432

[3] المهذب: 4/2

[4] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ نُفَصِّلُ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ہم آیات کو ان لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔''[1]

6 - ﴿وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ﴾ (رقم الآية: 11)

لفظ [لَقُضِيَ ... أَجَلُهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَقَضٰى ... أَجَلَهُمْ : اس قراءت میں ﴿لَقَضٰى﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ﴿أَجَلَهُمْ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر اللہ لوگوں کو شر پہنچانے میں ویسے ہی جلدی کرے جیسے وہ لوگ خیر کی جلدی مچاتے ہیں، تو وہ (اللہ) ان کا وعدہ کبھی کا پورا کر دیتا (یعنی وہ ان کی موت کا فیصلہ کر دیتا)۔''

❀ لَقُضِيَ ... أَجَلُهُمْ : اس قراءت میں ﴿لَقُضِيَ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور ﴿أَجَلُهُمْ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر اللہ لوگوں کو شر پہنچانے میں ویسے ہی جلدی کرے جیسے وہ لوگ خیر کی جلدی مچاتے ہیں، تو ان کا وعدہ کبھی کا پورا ہو چکا ہوتا (یعنی وہ ان کی موت کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا)۔''[2]

7 - ﴿وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا﴾ (رقم الآية: 13)

لفظ [رُسُلُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ المائدۃ:32)

8 - ﴿قُلْ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ﴾ (رقم الآية: 16)

لفظ [وَلَا أَدْرَاكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَا أَدْرَاكُمْ : اس قراءت میں ﴿لَا﴾ نافیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیجیے! اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا اور نہ وہ (اللہ) تمہیں اس کی خبر دیتا۔''

❀ وَلَأَدْرَاكُمْ : اس قراءت میں ﴿لَ﴾ لام تاکید ہے۔ جو ماقبل ﴿لَوْ شَاءَ﴾ کے جواب میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَعْلَمَكُمْ بِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ أَتْلُوَهُ'' ''آپ کہہ دیجیے! اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر نہ پڑھتا اور وہ (اللہ) تمہیں (میرے علاوہ کسی اور کے ذریعے) اس کی خبر دے دیتا۔''[4]

✿:.....مشرکین کے دو اعتراضات تھے، یہ قرآن آپ پر کیوں نازل ہوا؟ آپ کے علاوہ کسی اور پر

---

[1] الموضح: 615
[2] الموضح: 616
[3] الموضح: 616 والمهذب: 6/2 وتفسير القرطبي
[4] المهذب: 5/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نازل کیوں نہیں ہوا؟ اللہ تعالیٰ نے مختلف قراءات کے ذریعے ان کا جواب دے دیا، اگر وہ اللہ چاہتا تو تمہیں اس قرآن سے مطلقاً محروم رکھتا (جس طرح کہ پہلی قراءت میں ہے)۔ یا وہ چاہتا تو میرے علاوہ کسی اور ذریعے سے تمہیں اس کی خبر دے دیتا (جس طرح کہ دوسری قراءت میں ہے)۔ قراءت کے تنوع سے مشرکین کے سوالوں کا کافی وشافی جواب دے دیا گیا۔

9 - ﴿سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (رقم الآية: 18)

لفظ [يُشْرِكُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُشْرِكُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ مشرکوں کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک بناتے ہیں۔''

❀ تُشْرِكُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ مشرکوں سے کہہ دیں۔ ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو تم شریک بناتے ہو۔''[1]

10 - ﴿قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ﴾ (رقم الآية: 21)

لفظ [رُسُلَنَا] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ المائدۃ:32)

لفظ [تَمْكُرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَمْكُرُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ (مشرکوں سے) کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ تدبیر کرنے میں زیادہ تیز ہے۔ بے شک ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھ رہے ہیں جو تم چالیں چلتے ہو۔''

❀ يَمْكُرُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ (مشرکوں سے) کہہ دیجئے! اللہ تعالیٰ تدبیر کرنے میں زیادہ تیز ہے۔ بے شک ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لکھ رہے ہیں جو وہ لوگ چالیں چلتے ہیں۔''[3]

❁:..... دونوں قراءات میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ مشرکوں سے کہہ دیں۔ اور عرب کے ہاں جب بالواسطہ (کسی کے ذریعے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غائب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کا سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غائب لانا۔ قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 329 [2] المهذب: 7/2 [3] المهذب: 7/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سَلَفَ﴾(الانفال: 38) ، ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ﴾(الجاثية:14) ، ﴿قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ﴾(یونس:18) اور اس جگہ دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ ❶

11 - ﴿هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ﴾ (رقم الأية: 22)

لفظ [يُسَيِّرُكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَنْشُرُكُمْ : یہ "نَشَرَ يَنْشُرُ" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "وہی ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں پھیلاتا ہے۔"

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ﴾ (الشوریٰ:29)

"اور اس (اللہ) کی نشانیوں میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے، اور ان میں جانداروں کا پھیلانا ہے۔"

❀ يُسَيِّرُكُمْ : یہ "سَيَّرَ يُسَيِّرُ" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "وہی ہے جو تمہیں خشکی اور سمندر میں چلاتا ہے۔"

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ﴾ (الأنعام: 11)

"آپ کہہ دیجیے! زمین میں چلو پھیرو۔" ❷

12 - ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (رقم الأية: 23)

لفظ [مَّتَاعَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَّتَاعُ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿بَغْيُكُمْ﴾ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: "لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہی پر پڑے گا، دنیا کی زندگی کا (حقیر سا) فائدہ ہے۔"

اور بعض کے ہاں یہ ماقبل "هُوَ" محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: "لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہی پر پڑے گا، یہ (سب) دنیا کی زندگی کا (حقیر سا) فائدہ ہے۔"

❀ مَّتَاعَ : اس قراءت میں یہ ماقبل "تَتَمَتَّعُوْنَ" محذوف فعل کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: "لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہی پر پڑے گا، دنیا کی زندگی کے (چند روز) فائدہ

❶ الكشف: 335/1 والموضح: 362 ❷ الموضح: 620

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لے رہے ہو۔"[1]

13 - ﴿اَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا﴾ (رقم الآية: 27)

لفظ [قِطَعًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ قِطْعًا: یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور اس سے رات کی 'ایک گھڑی' مراد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(گناہ گاروں کو قیامت کے دن بڑی ذلت ڈانپے گی) گویا (جیسے) ان کے چہروں کو رات کے تاریک ٹکڑے سے ڈھانک دیا گیا ہو۔

❀ قِطَعًا: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس سے رات کا 'کچھ حصہ' مراد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(گناہ گاروں کو قیامت کے دن بڑی ذلت ڈانپے گی) گویا (جیسے) ان کے چہروں کو رات کے تاریک ٹکڑوں سے ڈھانک دیا گیا ہو۔[2]

14 - ﴿هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ﴾ (رقم الآية: 30)

لفظ [تَبْلُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَتْلُوْا: یہ "تَلَا يَتْلُوْا" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(قیامت کے دن جب مشرک اور ان کے سردار اکٹھے کیے جائیں گے اور شرک ثابت ہو جائے گا تو) اس موقع پر ہر شخص پڑھ لے گا جو اس نے آگے بھیجا۔"

❀ تَبْلُوْا: یہ "بَلَا يَبْلُوْا" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اس موقع پر ہر شخص جانچ لے گا (اسے پوری طرح علم ہو جائے گا) جو اس نے آگے بھیجا۔"[3]

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "قیامت کے دن ہر شخص اپنے نامہ اعمال بھی پڑھ لے گا اور ہر شخص کو اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی پوری طرح حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی۔"

15 - ﴿وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ﴾ (رقم الآية: 31)

لفظ [اَلْمَيِّتِ... اَلْمَيِّتَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

16 - ﴿كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (رقم الآية: 33)

لفظ [كَلِمَتُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ كَلِمَتُ: یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے، جو مفرد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا:

---

[1] المهذب: 7/2 والموضح: 620
[2] الموضح: 621 ولطائف الإشارات: 2378/5
[3] المهذب: 9/2
[4] المهذب: 9/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اسی طرح تیرے رب کی بات ان لوگوں پر سچی ہوگئی جنہوں نے نافرمانی کی کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے۔''

❀ **كَلِمٰتُ** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اسی طرح تیرے رب کی باتیں ان لوگوں پر سچی ہوگئیں جنہوں نے نافرمانی کی کہ بے شک وہ ایمان نہیں لائیں گے۔''[1]

17 - ﴿ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ﴾ (رقم الآية: 35)

لفظ [لَّا يَهِدِّيْٓ] میں چھ قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ اصل میں "يَهْتَدِيْ" ہے "اِهْتَدٰى يَهْتَدِيْ" باب "اِفْتِعَال" سے۔ اور صرف کا قاعدہ ہے کہ اگر باب "اِفْتِعَال" کے عین کلمہ میں ''ت، ث، ج، ز، ر، ذ، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' ان بارہ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو باب "اِفْتِعَال" کی 'تاء' کو عین کلمہ کے ہم مثل بنا کر ادغام کرنا جائز ہے۔[2] مذکورہ قاعدہ کے مطابق جب ادغام کیا تو یہ ﴿يَهْدِّيْ﴾ ہو گیا۔ 'ھاء' اور 'دال' دو ساکن جمع ہو گئے، پھر کچھ عرب اس کو اس کی حالت پر باقی رکھتے ہیں۔ اور کچھ اس کے اجتماع ساکنین کے ثقل کو مختلف طریقوں سے ختم کرتے ہیں:

✿ **لَّا يَهَدِّيْ** (اختلاس): اس قراءت میں اجتماع ساکنین کو اختلاس (خفیف حرکت) سے ختم کیا گیا ہے۔ اور یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔

❀ **لَّا يَهَدِّيْ** : اس قراءت میں محذوف 'تاء' کی حرکتِ فتحہ 'ھاء' کو دے دی گئی ہے۔ یہ بھی اہل حجاز کی لغت ہے۔

✿ **لَّا يَهِدِّيْ** : اس قراءت میں 'دال' مکسور کی اتباع (پیروی) میں 'ھـ' کو بھی کسرہ دے دیا گیا ہے۔ اور یہ بنی کنانہ کی لغت ہے۔

❀ **لَّا يِهِدِّيْ** : اس قراءت میں بھی 'دال' مکسور کی اتباع (پیروی) میں 'ھـ' کو بھی کسرہ دے دیا گیا ہے۔ اور 'ھاء' مکسور کی اتباع (پیروی) میں 'یاء' کو بھی کسرہ دے دیا گیا ہے۔

✿ **لَّا يَهُدِّيْ** : اس قراءت میں اس کلمہ کو اس کی اصلی حالت میں باقی رکھا گیا ہے۔ اور یہ بکر بن وائل اور اکثر بنی تمیم کی لغت ہے۔[3]

❀ **لَّا يَهْدِيْ** : یہ "هَدٰى يَهْدِيْ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

---

[1] الموضح: 623 [2] توضیحات علم الصیغة لمحمد ابراهیم:29
[3] آثار اللهجات العربية فی القراءات السبع: 45

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....عربوں کے ہاں "يَهْدِيْ" اور "يَهْتَدِيْ" ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ بالخصوص اہل حجاز اس کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔ ❶

18 - ﴿وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 37)

لفظ [تَصْدِيْقَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ الأنعام:46)

19 - ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 44)

لفظ [لٰكِنَّ النَّاسَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لٰكِنَّ النَّاسَ**: اس قراءت میں ﴿لٰكِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، اور ﴿النَّاسَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❀ **لٰكِنِ النَّاسُ**: اس قراءت میں ﴿لٰكِنِ﴾ حرف عطف ہے، جو بعد والے اسم میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور ﴿النَّاسُ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ "لٰكِنْ" کا 'نون' التقاء ساکنین کی وجہ سے مکسور ہے۔ کیونکہ عربی کا قاعدہ ہے: "اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" "جب ساکن کو حرکت دی جائے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے۔" ❸

20 - ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ﴾ (رقم الآية: 45)

لفظ [يَحْشُرُهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَحْشُرُهُمْ**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا﴾ میں ﴿اللّٰهَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جس دن وہ (اللہ، حق سے اندھے اور بہرے لوگوں کو حساب کے لیے) اکٹھا کرے گا (انہیں ایسے لگے گا) گویا وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔"

❀ **نَحْشُرُهُمْ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❹ ترجمہ ہوگا: "اور جس دن ہم (حق سے اندھے اور بہرے لوگوں کو حساب کے لیے) اکٹھا کریں گے (انہیں ایسے لگے گا) گویا وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔"

---

❶ الموضح: 623 والمهذب: 9/2 وحجة القراءات لأبي زرعه: 332

❷ المهذب: 10/2 ❸ المهذب: 11/2 ❹ حجة القراءات لأبي زرعة:332

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

21 - ﴿هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية: 56)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''وہی (اللہ) زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ **تَرْجِعُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''وہی (اللہ) زندگی بخشتا اور موت دیتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹو گے۔''

22 - ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ۭ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (رقم الآية: 58)

لفظ [فَلْيَفْرَحُوْا ... يَجْمَعُوْنَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **فَلْتَفْرَحُوْا ... تَجْمَعُوْنَ** : اس قراءت میں یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ (لوگوں سے) کہہ دیجیے! (اللہ کی طرف سے نصیحت کا آنا اور قرآن کا سینوں کے لیے شفاء بننا اور ایمان والوں کے لیے ہدایت ورحمت بننا یہ)[2] اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی سے ہے۔ سو اس کے ساتھ پھر لازم ہے کہ تم خوش ہو جاؤ، یہ اس سے بہتر ہے جو تم جمع کر رہے ہو۔''

اس قراءت کی تائید حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا تَجْمَعُوْنَ﴾

''سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح پڑھتے تھے: ﴿بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْتَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا تَجْمَعُوْنَ﴾۔''[3]

❀ **فَلْيَفْرَحُوْا ... تَجْمَعُوْنَ** : اس قراءت میں ﴿فَلْيَفْرَحُوْا﴾ جمع مذکر غائب، اور ﴿تَجْمَعُوْنَ﴾ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ (لوگوں سے) کہہ دیجیے! (اللہ کی طرف سے نصیحت کا آنا اور قرآن کا سینوں کے لیے شفاء بننا اور ایمان والوں کے لیے ہدایت ورحمت بننا یہ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی سے ہے۔ سو اس کے ساتھ پھر لازم ہے کہ وہ خوش ہوں، یہ اس سے بہتر ہے جو تم جمع کر رہے ہو۔''

---

[1] المهذب: 16/2

[2] :..... یہ وضاحت ''اللہ کی طرف سے نصیحت کا آنا اور قرآن کا سینوں کے لیے شفاء بننا اور ایمان والوں کے لیے ہدایت ورحمت بننا'' سابقہ آیت سے لی گئی ہے۔

[3] سنن أبو داود: 3981 وصححه الألباني، والقراءات الواردة في السنة: 75

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ فَلْيَفْرَحُوْا... يَجْمَعُوْنَ : اس قراءت میں یہ دونوں جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ ترجمہ ہو گا:
''آپ (لوگوں سے) کہہ دیجیے! (اللہ کی طرف سے نصیحت کا آنا اور قرآن کا سینوں کے لیے شفاء بننا اور ایمان والوں کے لیے ہدایت ورحمت بننا یہ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی سے ہے۔ سو اس کے ساتھ پھر لازم ہے کہ وہ خوش ہوں، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کر رہے ہیں۔''[1]

❁:..... تینوں قراءات میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں۔ اور عرب کے ہاں جب بالواسطہ (کسی کے ذریعے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غائب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کا سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غائب لانا۔ قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال: 38)، ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ﴾ (الجاثیة:14)، ﴿قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ﴾ (یونس: 18) اور اس جگہ دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔[2]

23 - ﴿وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴾ (رقم الأية: 61)

لفظ [يَعْزُبُ] میں یہاں اور سورۃ سبأ: 3 میں دو قراءات ہیں:

✿ يَعْزُبُ ❀ يَعْزِبُ

❁:..... یہ دونوں بنو کنانہ کی لغتیں ہیں۔ جن کا معنی "يَغِيْبُ" ہے۔ وہ "يَغِيْبُ" کی جگہ ﴿يَعْزِبُ/ يَعْزُبُ﴾ بولتے ہیں۔[3]

لفظ [وَلَآ اَصْغَرَ... وَلَآ اَكْبَرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَآ اَصْغَرُ... وَلَآ اَكْبَرُ : ان دونوں کلمات کے ساتھ ﴿لَآ﴾ نافیہ ہے۔ جو عمل نہیں کرتا۔ اور یہ دونوں ماقبل ﴿مِّثْقَالِ﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ کیونکہ وہ ماقبل ﴿يَعْزُبُ﴾ کا فاعل ہونے کی وجہ سے رفعی حالت میں ہے۔ اور ﴿مِنْ﴾ زائدہ ہے۔

❀ وَلَآ اَصْغَرَ... وَلَآ اَكْبَرَ : ان دونوں کلمات کے ساتھ بھی ﴿لَآ﴾ نافیہ ہے۔ جو عمل نہیں کرتا۔ اور یہ دونوں ماقبل ﴿مِّثْقَالِ﴾ کے لفظ پر عطف ہونے کی وجہ سے محلاً مجرور اور غیر منصرف ہونے کی

[1] الموضح: 628 [2] الكشف: 335/1 والموضح: 362
[3] لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے لفظاً منصوب ہیں۔ ان میں غیر منصرف کے 'وزن فعل' اور 'وصف' دو سبب ہیں۔ ❶

24 - ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (رقم الآية: 62)

لفظ [لَا خَوْفٌ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:38)

25 - ﴿وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾ (رقم الآية: 65)

لفظ [لَا يَحْزُنْكَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة آل عمران:176)

✿:.....ترجمہ ہے: ''اور ان کی بات تجھے غمزدہ نہ کرے۔ بے شک عزت سب اللہ کے لیے ہے۔''

26 - ﴿فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ﴾ (رقم الآية: 71)

لفظ [فَاَجْمِعُوْٓا... وَشُرَكَآءَكُمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ فَاَجْمِعُوْٓا ... وَشُرَكَآءَكُمْ: اس قراءت میں ﴿فَاَجْمِعُوْٓا﴾ ''أَجْمَعَ يُجْمِعُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اور ﴿وَشُرَكَآءَكُمْ﴾ ماقبل ﴿اَمْرَكُمْ﴾ کا معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(نوح علیہ السلام نے قوم سے کہا اگر میرا تبلیغ کرنا تمہیں برا لگتا ہے) تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے، تم اپنی مکمل تیاری کرلو، اور اپنے شریکوں کو بھی ساتھ کرلو (پھر جو چاہو میرے ساتھ کر گزرو)۔''

❀ فَاَجْمِعُوْٓا... وَشُرَكَآءَكُمْ: اس قراءت میں ﴿فَاَجْمِعُوْٓا﴾ '' جَمَعَ يَجْمَعُ '' باب ''فَتَحَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿وَشُرَكَآءَكُمْ﴾ ماقبل ﴿اَمْرَكُمْ﴾ کا معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔

✿ فَاَجْمِعُوْٓا... وَشُرَكَآءُكُمْ: اس قراءت میں ﴿فَاَجْمِعُوْٓا﴾ '' جَمَعَ يَجْمَعُ '' باب ''فَتَحَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿وَشُرَكَآءُكُمْ﴾ ماقبل ﴿فَاَجْمِعُوْٓا﴾ کی ضمیر مرفوع متصل پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''(نوح علیہ السلام نے قوم سے کہا اگر میرا تبلیغ کرنا تمہیں برا لگتا ہے) تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہے، تم اور تمہارے شریک اپنی مکمل تیاری کرلو (پھر جو چاہو میرے ساتھ کر گزرو)۔''

✿:.....عربی زبان میں ''جَمَعَ'' اور ''أَجْمَعَ'' ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ❺ اور ابن ابی مریم فرماتے ہیں: ''أَجْمَعَ'' کسی خاص کام کے ساتھ بولتے ہیں، جیسے عرب کہتے ہیں: ''أَجْمَعْتُ الْأَمْرَ وَجَمَعْتُ الْقَوْمَ'' اور قرآن مجید میں ہے: ﴿وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ

❶ لطائف الإشارات: 2394/5 وحجة القراءات لأبي زرعة: 334 والموضح: 630
❷ المهذب: 17/2
❸ المغني: 379/1
❹ المهذب: 18/2
❺ المهذب: 18/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَمْكُرُونَ﴾ (یوسف:102)[1]

27 - ﴿وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ﴾ (رقم الآية: 78)

لفظ [وَتَكُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَتَكُونَ... الْكِبْرِيَاءُ ❀ وَيَكُونَ... الْكِبْرِيَاءُ

نحو کا قاعدہ ہے: "كَانَ" تذکیر و تانیث میں اپنے اسم کے موافق آتا ہے۔ اور جب اس کا اسم مؤنث غیر حقیقی ہو تو وہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے۔ یہاں فعل ناقصہ کا اسم ﴿الْكِبْرِيَاءُ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل ناقصہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔[2]

28 - ﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ﴾ (رقم الآية: 79)

لفظ [سَاحِرٍ] میں یہاں اور سورۃ الأعراف:112 میں دو قراءات ہیں:

✿ سَاحِرٍ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر پاس ہر ماہر فن جادوگر لے کر آؤ۔"

❀ سَحَّارٍ: یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور فرعون نے کہا میرے پاس ہر بڑا جادوگر لے کر آؤ جو بہت ماہر فن ہو۔"[3]

29 - ﴿فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ﴾ (رقم الآية: 81)

لفظ [مَا جِئْتُمْ... السِّحْرُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَا جِئْتُمْ... آلسِّحْرُ: اس قراءت میں ﴿مَا﴾ استفہامیہ ہے۔ اور ﴿آلسِّحْرُ﴾ کے شروع میں ہمزہ قطعی استفہامیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "جب (جادوگروں) نے (اپنی جادو کی رسیاں اور لاٹھیاں) پھینکیں، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا لائے ہو تم؟ کیا یہ جادو ہے؟ یقیناً اللہ اسے جلدی بے اثر کر دے گا۔" استفہام در استفہام لانے کا مقصد توبیخ تھا، یعنی تمہارا کوئی جادو کام آنے والا نہیں، اللہ اسے بے اثر کر دے گا۔

❀ مَا جِئْتُمْ... السِّحْرُ: اس قراءت میں ﴿مَا﴾ اسم موصولہ ہے۔ اور ﴿السِّحْرُ﴾ کے شروع میں ہمزہ وصلی لام تعریف کا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "جب (جادوگروں) نے (اپنی جادو کی رسیاں اور لاٹھیاں) پھینکیں، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تم جو کچھ لائے ہو یہ تو جادو ہے، یقیناً اللہ اسے جلدی بے اثر کر دے گا۔"[4]

---

[1] الموضح: 632 [2] المهذب: 19/2 ولطائف الإشارات: 2397/6
[3] المهذب: 19/2 [4] المهذب: 19/2 والموضح: 634 ولطائف الإشارات: 2398/6

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جب جادوگروں نے اپنی جادو کی رسیاں اور لاٹھیاں پھینکیں، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا لائے ہو تم؟ کیا یہ جادو ہے؟ جب دیکھا کہ وہ رسیوں اور لاٹھیوں پر جادو کر رہے ہیں تو کہا: اچھا تو تم جادو لائے ہو، یقیناً اللہ اسے جلدی بے اثر کر دے گا۔''

30 - ﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (رقم الآية: 87)

لفظ [بُيُوْتًا... بُيُوْتَكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:189)

31 - ﴿وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ﴾ (رقم الآية: 88)

لفظ [لِيُضِلُّوْا] میں دو قراءات ہیں:

❁ لِيَضِلُّوْا: یہ "ضَلَّ يَضِلُّ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے ہمارے رب! بے شک آپ نے فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں بہت سی زینت اور اموال عطا کیے ہیں، اے ہمارے رب! تاکہ وہ تیری راہ سے بھٹک جائیں؟''

❁ لِيُضِلُّوْا: یہ "أَضَلَّ يُضِلُّ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تاکہ وہ تیری راہ سے (لوگوں کو) گمراہ کریں؟''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''موسیٰ علیہ السلام نے فرعونیوں کے لیے بددعا کی: اے ہمارے رب تو نے فرعونیوں کو دنیوی مال اس لیے دیا ہے تاکہ وہ خود بھی تیری راہ سے بھٹک جائیں اور اور لوگوں بھی گمراہ کریں؟'' ❷

32 - ﴿قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (رقم الآية: 89)

لفظ [وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ] میں دو قراءات ہیں:

❁ وَ لَا تَتَّبِعَآنِّ: اس قراءت میں ﴿لَا﴾ نہی ہے۔ اور اس کے آخر میں نون تاکید مثقل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے فرمایا:) بلاشبہ تم دونوں کی دعا قبول کر لی گئی ہے، پس تم دونوں ثابت قدم رہو اور نادانوں کے راستے پر ہرگز نہ چلنا۔''

❁ وَ لَا تَتَّبِعَانِ: اس قراءت میں ﴿لَا﴾ نفی ہے۔ اور یہ ماقبل ﴿فَاسْتَقِيْمَا﴾ کی ضمیر سے حال ہے۔

❶ المهذب: 20/2 ❷ المهذب: 20/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اصل عبارت ہوگی: "فَاسْتَقِيمَا غَيْرَ مُتَّبِعِيْنَ" ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے فرمایا:) بلاشبہ تم دونوں کی دعا قبول کرلی گئی ہے، پس تم دونوں نادانوں کی راہ کی پیروی کرنے کے بجائے ثابت قدم رہنا۔''[1]

اور بعض کے نزدیک یہ ﴿لَا﴾ نفی ہے۔ اور نہی کا ہی معنی دے رہا ہے۔ جس طرح ﴿لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ﴾ (البقرۃ: 83) ہے۔[2] اس طرح دونوں قراءات ہم معنی ہوں گی۔

33 - ﴿حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ﴾ (رقم الآية: 90)

لفظ [اَنَّهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اِنَّهٗ**: اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "اِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو اس نے کہا: میں ایمان لے آیا۔ (پھر کہنے لگا:) یقیناً اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔''

❀ **اَنَّهٗ**: اس قراءت میں یہ جملہ ماقبل ﴿اٰمَنْتُ﴾ کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے اور درمیان کلام میں "اَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو اس نے کہا: میں ایمان لے آیا کہ یقیناً اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔''[3]

34 - ﴿فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً﴾ (رقم الآية: 92)

لفظ [نُنَجِّيْكَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورۃ الأنعام: 63)

35 - ﴿فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ (رقم الآية: 94)

لفظ [فَسْـَٔلِ] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورۃ النساء: 32)

36 - ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ لَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝﴾ (رقم الآية: 96، 97)

لفظ [كَلِمَتُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **كَلِمَتُ**: یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے، جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ کہ جن پر تیرے رب کی بات ثابت ہوچکی، وہ ایمان نہیں لائیں گے، خواہ ان

---

[1] المهذب: 20/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 336
[2] لطائف الإشارات: 2400/6
[3] الموضح: 636 والمهذب: 22/2
[4] الموضح: 638
[5] المهذب: 22/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ہر نشانی آ جائے، یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔''

❀ **كَلِمٰتُ** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ کہ جن پر تیرے رب کی باتیں ثابت ہوچکیں، وہ ایمان نہیں لائیں گے، خواہ ان کے پاس ہر نشانی آ جائے، یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔''[1]

37 - ﴿وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ﴾ (رقم الآية: 100)

لفظ [يَجْعَلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَجْعَلُ** : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ﴾ میں ﴿اللَّهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ (ایمان سے محرومی اور شقاوت کی) گندگی ان لوگوں پر ڈال دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔''

❀ **نَجْعَلُ** : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم (ایمان سے محرومی اور شقاوت کی) گندگی ان لوگوں پر ڈال دیتے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔''[2]

38 - ﴿قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ﴾ (رقم الآية: 101)

لفظ [قُلِ انْظُرُوا] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

39 - ﴿ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (رقم الآية: 103)

لفظ [نُنَجِّي رُسُلَنَا ... نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة الأنعام: 63)

لفظ [رُسُلَنَا] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورة المائدة:32)

لفظ [نُنْجِ] میں وقفاً دو قراءات ہیں:

✿ **نُنْجِ ے** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے ﴿نُنْجِيْ﴾ 'یاء' کو باقی رکھتے ہیں۔

❀ **نُنْجِ** : یہ قبیلہ ہذیل کی لغت ہے۔ وہ اس کی 'یاء' جو کہ فعل کا لام کلمہ ہے' فعل کو اسم پر جاری کرتے ہوئے حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "هٰذَا الْقَاضْ"[6]

---

[1] المهذب: 22/2 [2] المهذب: 23/2
[3] المهذب: 23/2 [4] الموضح: 638 [5] المهذب: 24/2
[6] الموضح: 640 والمهذب: 54/1۔ مزید تفصیل دیکھیے: باب یاء ات الزوائد

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ ھود

1 - ﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ③﴾ (رقم الآية: 3)

لفظ [إِنْ تَوَلَّوْا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:267)

2 - ﴿وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ⑦﴾ (رقم الآية: 7)

لفظ [سِحْرٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ سٰحِرٌ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اور ﴿هٰذَا﴾ اسم اشارہ کا مشار الیہ ماقبل ﴿إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ﴾ کہنے والا ہے۔ اور وہ نبی اکرم ﷺ ہیں۔ اصل عبارت ہوگی: " مَا هٰذَا الْقَائِلُ إِلَّا سٰحِرٌ مُبِينٌ "۔

ترجمہ ہوگا: ''اور یقیناً اگر آپ (کافروں سے) کہیں کہ بے شک تم موت کے بعد اٹھائے جانے والے ہو تو وہ لوگ ضرور کہیں گے جنھوں نے کفر کیا: یہ (نبی) تو واضح جادوگر کے سوا کچھ نہیں۔''

❀ سِحْرٌ : یہ مصدر کا صیغہ ہے۔ اور ﴿هٰذَا﴾ اسم اشارہ کا مشار الیہ ماقبل ﴿قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ﴾ قول ہے۔ جو کہ قرآن کے الفاظ ہیں۔ اصل عبارت ہوگی: " إِنْ هٰذَا الْقَوْلُ إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ "۔

ترجمہ ہوگا: ''اور یقیناً اگر آپ (کافروں سے) کہیں کہ بے شک تم موت کے بعد اٹھائے جانے والے ہو تو وہ لوگ ضرور کہیں گے جنھوں نے کفر کیا: یہ (قرآن) تو واضح جادو کے سوا کچھ نہیں۔'' ❷

3 - ﴿يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ﴾ (رقم الآية: 20)

لفظ [يُضَاعَفُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:261)

4 - ﴿هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿24﴾﴾ (رقم الآية: 24)

لفظ [تَذَكَّرُونَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ الأنعام:152)

5 - ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿25﴾﴾ (رقم الآية: 25)

لفظ [إِنِّي لَكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ المهذب: 25/2 ❷ الموضح: 641

❸ المغني: 259/1 ❹ المهذب: 27/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **إِنِّي لَكُمْ** : اس قراءت میں اس سے پہلے "قَالَ" فعل محذوف ہے۔ اور "قَالَ" کے بعد "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ اصل عبارت ہے: "فَقَالَ ﴿إِنِّي لَكُمْ﴾"۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا، (اس نے اپنی قوم سے کہا:) بے شک میں تمہارے لیے واضح طور پر (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔''

قرآن مجید میں "قَالَ" فعل کا حذف عام ہے۔ جیسے: ﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ (الرعد: 24،23) اصل میں "يَقُولُونَ ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾" ہے۔ ﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ﴾ (الزمر: 3) اصل میں "يَقُولُونَ ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ﴾" ہے۔[1] اور ﴿وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ﴾ (الانعام: 93) اصل میں "يَقُولُونَ ﴿أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ﴾" ہے۔

❀ **أَنِّي لَكُمْ** : اس قراءت میں یہ امام خلیل بن احمد فراہیدی کے نزدیک محذوف 'باء' حرفِ جار کے وجہ سے محلاً مجرور ہے۔ اصل عبارت ہے: "بِأَنِّي لَكُمْ" اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقینا ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف بھیجا، کہ بے شک میں تمہارے لیے واضح طور پر (اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔'' یعنی ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف ڈرانے والا بنا کر بھیجا، اس قراءت میں بھیجنے کا مقصد بیان کیا جا رہا ہے۔[2]

6 - ﴿وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ﴾ (رقم الآية: 27)

لفظ [بَادِيَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **بَادِيَ** : یہ "بَدَأَ يَبْدَأُ" سے مصدر ہے۔ معنی ہوگا: "أَوَّلُ الرَّأْيِ بِلَا رُؤْيَةٍ وَتَأَمُّلٍ" ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''نوح علیہ السلام کی قوم کے کافر سردار نوح علیہ السلام سے کہنے لگے: ..... اور ہم تجھے نہیں دیکھتے کہ ان لوگوں کے سوا کسی نے تیری پیروی کی ہو جو ہم میں سے کم تر ہیں، (جو اپنی) ابتدائے رائے کے ساتھ (بغیر کسی غور و فکر کے تم پر ایمان لے آئے ہیں، اگر وہ غور و فکر کرتے تو کبھی تم پر ایمان نہ لاتے)۔''

❀ **بَادِيَ** : یہ "بَدَا يَبْدُوْ" سے مصدر ہے۔ معنی ہوگا: "ظَاهِرُ الرَّأْيِ دُوْنَ بَاطِنِهِ" ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''نوح علیہ السلام کی قوم کے کافر سردار نوح علیہ السلام سے کہنے لگے: ..... اور ہم تجھے نہیں دیکھتے کہ تیری (کسی نے) پیروی کی ہو، سوائے ان لوگوں کے جو ہم میں سے کم تر ہیں، (جو) ظاہری (سرسری) رائے کے ساتھ (تم پر ایمان لے آئے ہیں جبکہ دل سے وہ بھی تیرا انکار ہی کرتے ہیں)۔''[3]

---

[1] الموضح: 642 [2] حجة القراءات لأبي زرعة: 337

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 338 والمهذب: 27/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''نوح علیہ السلام کی قوم کے کافر سردار نوح علیہ السلام سے کہنے لگے:.....اور ہم دیکھ رہے کہ تمہاری پیروی ہم میں سے صرف کم تر لوگوں نے کی ہے۔ جو بغیر کسی غور وفکر کے ظاہراً تجھ پر ایمان لے آئے ہیں، جبکہ دل سے وہ بھی تیرا انکار ہی کرتے ہیں، اور اگر وہ غور وفکر کرتے تو ظاہراً بھی تم پر ایمان نہ لاتے۔''[1]

7 - ﴿قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ﴾ (رقم الآية: 28)

لفظ [فَعُمِّيَتْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فَعُمِّيَتْ: یہ فعل ماضی مجہول ہے۔ اور ''عَمّٰى يُعَمِّيْ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''نوح علیہ السلام نے کہا: ''اے میری قوم! کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوا، اور اس نے مجھے اپنی طرف سے بڑی رحمت (نبوت) عطا کی ہوئی، پھر وہ (دلیل) تمہاری نظروں سے اوجھل کر دی گئی ہو۔ تو کیا ہم اس (ہدایت کی رحمت) کو زبردستی تم پر چپکا دیں۔''

❁ فَعَمِيَتْ: یہ فعل ماضی معروف ہے۔ اور ''عَمِيَ يَعْمٰى'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ اصل عبارت ہے: ''فَعَمِيَتِ الْبَيِّنَةُ عَلَيْكُمْ''[2]

ترجمہ ہوگا: ''نوح علیہ السلام نے کہا: ''اے میری قوم! کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوا، اور اس نے مجھے اپنی طرف سے بڑی رحمت (نبوت) عطا کی ہوئی، جو (دلیل) تمہاری نظروں سے اوجھل ہے۔ تو کیا ہم اس (ہدایت کی رحمت) کو زبردستی تم پر چپکا دیں۔''

یہی صیغہ دوسرے مقام پر بھی آیا ہے:

﴿فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ﴾ (القصص:66)

''اور جس دن ان (مشرکوں) پر تمام خبریں تاریک ہو جائیں گی۔''

8 - ﴿وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (رقم الآية: 30)

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

9 - ﴿هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية: 34)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 30/5

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 339 [3] المهذب: 28/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ تُرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:) وہی تمہارا پروردگار ہے، اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

❁ تَرْجِعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:) وہی تمہارا پروردگار ہے، اور اسی کی طرف تم لوٹو گے۔''

❁:..... موقع اور جگہ کے اعتبار سے فرق ہے کبھی نوح علیہ السلام نے صیغہ معروف بولا اور کبھی صیغہ مجہول استعمال کیا۔ واللہ اعلم

10 - ﴿قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ﴾ (رقم الآية: 40)

لفظ [كُلٍّ] میں یہاں اور سورۃ المؤمنون:27 میں دو قراءات ہیں:

❁ كُلٍّ : اس قراءت میں یہ مُنَوَّن ہے، اور اس کی تنوین مضاف الیہ کے عوض میں آئی ہے، جو محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "مِنْ كُلِّ شَيْءٍ"۔ اور ﴿زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ﴾ ماقبل ﴿احْمِلْ﴾ کا مفعول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے (نوح علیہ السلام سے) کہا کہ اس (کشتی) میں ہر چیز میں سے ایک جوڑا (نر مادہ) سوار کرلو۔''

❁ كُلِّ : اس قراءت میں یہ غیر مُنَوَّن اور مضاف ہے، اس کا مضاف الیہ ﴿زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ﴾ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے (نوح علیہ السلام سے) کہا کہ اس (کشتی) میں ہر قسم (کے جانوروں) میں سے دو (نر مادہ) سوار کرلو۔'' ❷

11 - ﴿وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا﴾ (رقم الآية: 41)

لفظ [مَجْرٖىهَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ مَجْرٖىهَا : یہ "جَرٰى يَجْرِيْ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس کی مابعد ﴿وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

❁ مُجْرٖىهَا : یہ "أَجْرٰى يُجْرِيْ" سے باب "إِفْعَال" کے وزن پر ہے۔ اس کی مابعد ﴿وَمُرْسٰىهَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

❁:..... یہ دونوں مصدر ہیں۔ اور معنی میں کوئی فرق نہیں۔ کہا جاتا ہے: "جَرَيْتُ بِهِ وَأَجْرَيْتُهُ" ❸

12 - ﴿وَنَادٰى نُوْحٌ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا﴾ (رقم الآية: 42)

لفظ [يّٰبُنَيَّ] قرآن مجید میں چھ مرتبہ آیا ہے۔

---

❶ المهذب: 28/2 ❷ المهذب: 29/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 339

❸ الكشف: 528 وحجة القراءات لأبي زرعة: 340

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❶ سورۃ ھود:42، یوسف:5، لقمان:16، الصّٰفّٰت:102 میں دو قراءات ہیں:

✿ يٰبُنَيَّ ❀ يٰبُنَيِّ

❷ سورۃ لقمان:13، 17 میں تین قراءات ہیں:

✿ يٰبُنَيَّ ❀ يٰبُنَيِّ ✿ يٰبُنَيْ

❀:.....عربوں کے ہاں تینوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ❶

13 - ﴿قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ﴾ (رقم الآية: 46)

لفظ [عَمَلٌ غَيْرُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ عَمِلَ غَيْرَ: اس قراءت میں ﴿عَمِلَ﴾ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف ہے۔ اور ﴿غَيْرَ﴾ اس کا مفعول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نوح علیہ السلام کا اپنے کافر بیٹے کے لیے دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: بے شک وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے، (کیونکہ) بے شک اس (کنعان) نے اچھے عمل نہیں کیے تھے۔''

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُهَا: ﴿اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرَ صٰلِحٍ﴾)) ❷

''سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح پڑھتے تھے: ﴿اِنَّهٗ عَمِلَ غَيْرَ صٰلِحٍ﴾''

❀ عَمَلٌ غَيْرُ: اس قراءت میں ﴿عَمَلٌ﴾ مصدر ہے اور موصوف ہے۔ اور ﴿غَيْرُ﴾ اس کی صفت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نوح علیہ السلام کا اپنے کافر بیٹے کے لیے دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: بے شک وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے، (کیونکہ) بے شک اس (کنعان) کے عمل اچھے نہ تھے۔''

اس قراءت کی تائید حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ﴾)) ❸

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس طرح پڑھایا: ﴿اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صٰلِحٍ﴾''

14 - ﴿فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ﴾ (رقم الآية: 46)

❶ المغني: 245/2 والموضح: 644

❷ سنن الترمذي: 2931 وأبو داود: 3983 وصححه الألباني، والقراءات الواردة في السنة: 76

❸ مجمع الزوائد: 158/7، والقراءات الواردة في السنة: 77

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [فَلَا تَسْـَٔلْنِ] میں پانچ قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ اصل میں "فَلَا تَسْأَلْ" تھا، واحد مذکر مخاطب، فعل نہی ہے۔

❁ فَلَا تَسْـَٔلَنَّ: اس قراءت میں اس کلمہ کے ساتھ نون تاکید ثقیلہ لگایا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(نوح علیہ السلام کا اپنے کافر بیٹے کے لیے دعا کرنے پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) پس اس بات کا ہرگز سوال نہ کرنا جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔"

❁ فَلَا تَسْـَٔلَنِّ ے: اس قراءت میں اس کلمہ کے ساتھ نون تاکید خفیفہ لگایا گیا تو یہ "فَلَا تَسْـَٔلَنْ" ہوگیا۔ پھر 'یاء' متکلم لائی گئی، تو اجتماع ساکنین ہوگیا۔ دونوں ساکن مبنی تھے، لہٰذا کسرہ کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا تو ﴿فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ﴾ ہوگیا۔ ترجمہ ہوگا: "پس مجھ سے اس بات کا سوال ہرگز نہ کرنا جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔"

❁ فَلَا تَسْـَٔلَنِّ: اس قراءت میں صرف کسرہ پر اکتفاء کرتے ہوئے یاء کو گرا دیا گیا ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔

❁ فَلَا تَسْـَٔلْنِ ے: اس قراءت میں اس کلمہ کے ساتھ نون تاکید کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ اور آخر میں 'یاء متکلم' لانے کے لیے 'نون وقایہ' داخل کیا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پس مجھ سے اس بات کا سوال نہ کرنا جس کا تجھے کچھ علم نہیں۔"

❁ فَلَا تَسْـَٔلْنِ: اس قراءت میں صرف کسرہ پر اکتفاء کرتے ہوئے 'یاء' کو گرا دیا گیا ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔

❁:..... ﴿فَلَا تَسْـَٔلَنِّ ے / فَلَا تَسْـَٔلْنِ ے﴾: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'یاء' کو باقی رکھتے ہیں۔

اور ﴿فَلَا تَسْـَٔلَنِّ / فَلَا تَسْـَٔلْنِ﴾: یہ قبیلہ ہذیل کی لغت ہے۔ وہ تخفیف و آسانی کی غرض سے 'یاء' کو حذف کر دیتے ہیں۔ ❶

15 - ﴿وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ﴾ (رقم الأية: 50)

لفظ [غَيْرُهٗ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة الأعراف:59)

16 - ﴿فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ﴾ (رقم الأية: 57)

لفظ [فَاِنْ تَوَلَّوْا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

❶ المهذب: 31/2 والموضح: 649 ❷ الموضح: 534

❸ المهذب: 33/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

17 - ﴿وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ﴾ (رقم الأية: 61)

لفظ [غَيْرُهٗ] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الأعراف:59)

18 - ﴿وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ﴾ (رقم الأية: 66)

لفظ [يَوْمِئِذٍ] میں یہاں اور سورة النمل:89 ، المعارج:11 میں دوقراءات ہیں:

✿ يَوْمَئِذٍ : یہ اصل میں "يَوْمَ" اور "إِذْ" دو علیحدہ علیحدہ اسم تھے، جنہیں ملا کر مرکب منع صرف بنا دیا گیا۔ اور مرکب منع صرف کا پہلا حصہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، اس لیے یہ "يَوْمَ" ماقبل ﴿خِزْيِ﴾ کا مضاف الیہ ہونے کے باوجود مفتوح ہے۔

❀ يَوْمِئِذٍ : اس قراءت میں ان کو علیحدہ علیحدہ اسم ہی شمار کیا گیا ہے۔ "يَوْمِ" ماقبل ﴿خِزْيِ﴾ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❷

19 - ﴿اَلَا اِنَّ ثَمُوْدَا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾﴾ (رقم الأية: 68)

لفظ [ثَمُوْدَا] میں یہاں اور سورة الفرقان:38، العنكبوت:38، النجم:51 میں دوقراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ قبیلہ کے بڑے رئیس کا نام ہے۔ اس لحاظ سے یہ 'منصرف' ہے، کیونکہ اس کے اندر صرف 'علم' سبب پایا گیا ہے۔ اور رئیس کے نام پر ہی قبیلے کا نام رکھ دیا گیا۔ تو اس لحاظ سے یہ 'غیر منصرف' ہے کیونکہ اس کے اندر 'علم' اور 'تانیث' دو سبب پائے گئے ہیں۔

✿ ثَمُوْدَا : اس قراءت میں اس کو 'غیر منصرف' بنایا گیا ہے۔ اور غیر منصرف پر 'تنوین' نہیں آتی۔

❀ ثَمُوْدًا : اس قراءت میں اس کو 'منصرف' بنایا گیا ہے۔ اور نام کے سبب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ یہ قبیلے کے رئیس کا نام ہے، جس کے نام پر قبیلے کا نام پڑ گیا۔ ❸

لفظ [لِّثَمُوْدَ] میں دوقراءات ہیں:

✿ لِّثَمُوْدَ : اس قراءت میں اس کو 'غیر منصرف' بنایا گیا ہے۔ اور غیر منصرف پر 'کسرہ' اور 'تنوین' نہیں آتی۔ اور 'کسرہ' کی جگہ 'فتحہ' آتا ہے۔

❀ لِّثَمُوْدٍ : اس قراءت میں اس کو 'منصرف' بنایا گیا ہے۔ اور یہ ماقبل [لِ] حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔

20 - ﴿وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ﴾ (رقم الأية: 69)

---

❶ الموضح: 534 ❷ الموضح: 651 وحجة القراءات لأبي زرعة: 344

❸ الموضح: 653 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 178/12

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [رُسُلُنَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة المائدة:32)

لفظ [سَلٰمٌ] میں یہاں اور سورۃ الذّٰریٰت:25 میں دو قراءات ہیں:

✿ **سَلٰمٌ** : ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم علیہ السلام کے پاس (ولادت اسحاق) کی خوشخبری لے کر آئے، انہوں نے سلام کہا، ابراہیم علیہ السلام نے **"سَلَامٌ عَلَيْكُمْ"** (تم پر بھی سلامتی ہو) کہا۔''

❀ **سِلْمٌ** : ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیم علیہ السلام کے پاس (ولادت اسحاق) کی خوشخبری لے کر آئے، انہوں نے سلام کہا، ابراہیم علیہ السلام نے **"أَنْتُمْ سَلِمٌ"** (تم سلامت رہو) کہا۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں کے جواب میں کہا: تم پر بھی سلامتی ہو، تم سلامت رہو۔''

✪:..... امام فراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ جیسے **"حَرَامٌ، حِرْمٌ، حَلَالٌ، حِلٌّ"** ہیں۔ ❷ دونوں قراءات کا معنی ایک ہی ہے: سلام کہنا۔ لیکن امام طبری نے فرق کیا ہے جس طرح کہ ترجمہ میں واضح کیا گیا ہے۔ ❸

21 - ﴿فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝۷۱﴾ (رقم الآية: 71)

لفظ [يَعْقُوْبَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَعْقُوْبَ** : اس قراءت میں یہ امام کسائی کے نزدیک ماقبل ﴿بِاِسْحٰقَ﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور وہ ماقبل ﴿فَبَشَّرْنٰهَا﴾ کا مفعول ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''تو ہم نے (فرشتوں کے ذریعے سارہ علیہا السلام کو) اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خوشخبری دی۔''

اور اکثر کے ہاں یہ ماقبل محذوف فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت تھی: **"فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ"** ترجمہ ہوگا: ''تو ہم نے (فرشتوں کے ذریعے سارہ علیہا السلام کو) اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب (عطا کیا)۔''

❀ **يَعْقُوْبُ** : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ﴾ خبر مقدم کا مبتداء مؤخر ہونے کی وجہ سے

---

❶ المهذب: 35/2

❷ عنایاتِ رحمانی: 2/ 501 والمهذب: 35/2

❸ جامع البيان: 7625/9، 7626

❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 347 وعنایاتِ رحمانی: 499/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مرفوع ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''تو ہم نے (فرشتوں کے ذریعے سارہ علیہا السلام کو) اسحاق کی خوشخبری دی اور (یہ کہ) اسحاق کے بعد یعقوب ہوگا۔''

22 - ﴿فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ﴾

(رقم الآية: 81)

لفظ [فَأَسْرِ] میں یہاں اور سورۃ الحجر:65، الدخان:23 میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَاسْرِ**: یہ بنی تمیم، قیس اور اسد کی لغت ہے۔ اور ''سَرٰى يَسْرِيْ'' باب ''ضَرَبَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔

❀ **فَأَسْرِ**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور ''أَسْرٰى يُسْرِيْ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔

✿:..... دونوں فعل متعدی ہیں۔ ترجمہ ہے: ''(فرشتوں نے لوط علیہ السلام سے کہا:) سو تم اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں چلاؤ (اور اس بستی سے نکل جاؤ)۔'' ❷

لفظ [إِلَّا امْرَأَتَكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....نحو کا قاعدہ ہے: جب مستثنیٰ متصل ❸ غیر موجب ❹ ہو تو وہاں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اہل حجاز اسے استثناء کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جبکہ بنی تمیم کے ہاں اسے استثناء کی وجہ سے نصب دینا یا بدل بناتے ہوئے ماقبل کا اعراب دینا دونوں جائز ہیں۔ ❺

✿ **إِلَّا امْرَأَتَكَ**: اس قراءت میں یہ بطور مستثنیٰ منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(فرشتوں نے لوط علیہ السلام سے کہا:) سو تم اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں چلاؤ (اور اس بستی سے نکل جاؤ) اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے تیرے بیوی کے۔''

❀ **إِلَّا امْرَأَتُكَ**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿أَحَدٌ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(فرشتوں نے لوط علیہ السلام سے کہا:) سو تم اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں چلاؤ (اور اس بستی سے نکل جاؤ) اور تم میں سے کوئی تیرے بیوی کے علاوہ پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔'' ❻

---

❶ الموضح: 655 ❷ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 480، 481

❸ جو استثناء سے قبل مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرف استثناء لا کر خارج کیا جائے۔

❹ جب جملہ استثناء میں نفی، نہی، استفہام ہو۔

❺ القراءات القرآنية بين لغتي الحجاز وتميم: 93

❻ الموضح: 656 والكشف: 536/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

23 - ﴿وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ﴾ (رقم الأية: 84)

لفظ [غَيْرُهٗ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الأعراف:59)

24 - ﴿بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴾ (رقم الأية: 86)

لفظ [بَقِيَّتُ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

25 - ﴿قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ﴾ (رقم الأية: 87)

لفظ [اَصَلٰوتُكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَصَلٰوتُكَ : یہ صیغہ واحد ہے۔ اور اسے مراد جنس ہے، جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قوم شعیب) نے کہا: اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ ہم ان (معبودوں) کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔''

❀ اَصَلَوٰتُكَ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قوم شعیب) نے کہا: اے شعیب! کیا تیری نمازیں تجھے حکم دیتی ہیں کہ ہم ان (معبودوں) کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے تھے۔'' ❸

26 - ﴿وَ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ﴾ (رقم الأية: 93)

لفظ [مَكَانَتِكُمْ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ مَكَانَتِكُمْ : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(شعیب علیہ السلام نے کہا:) اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو، بے شک میں (بھی) عمل کر رہا ہوں، تم جلد ہی جان لوگے کون ہے جس پر وہ (رسوائی کا) عذاب آتا ہے، جو اسے رسوا کرے گا۔''

❀ مَكَانَتِكُمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر جمع ''كُمْ'' کے ساتھ مناسبت ہے۔ چونکہ ہر شخص کے رہنے کی الگ جگہ ہوتی ہے۔ اس لیے جمع کا صیغہ آیا ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''(شعیب علیہ السلام نے کہا:) اور اے میری قوم! تم اپنی جگہوں پر عمل کرو، بے شک میں (بھی) عمل کر رہا ہوں، تم جلد ہی جان لوگے کون ہے جس پر وہ (رسوائی کا) عذاب آتا ہے، جو اسے رسوا کرے گا۔''

27 - ﴿يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ﴾ (رقم الأية: 105)

---

❶ الموضح: 534 ❷ المهذب: 39/2
❸ المهذب: 39/2 ❹ المهذب: 40/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [يَأْتِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (بَابُ يَاءِ اتِ الزَّوَائِد)

لفظ [لَا تَكَلَّمُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

28 - ﴿ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ ﴾ (رقم الآية: 108)

لفظ [سُعِدُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سُعِدُوْا** : یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور رہے وہ جو خوش قسمت بنائے گئے تو وہ جنت میں ہوں گے''

گویا یہ ''اَسْعَدَهُ اللّٰهُ'' ''جن کو اللہ نے خوش قسمت بنایا'' کے معنی میں ہے۔ اور یہ عربوں کے ہاں کم استعمال ہوتا ہے۔ امام فراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس طرح قبیلہ ہذیل کے لوگ بولتے ہیں۔ ❸

❀ **سَعِدُوْا** : یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور رہے وہ جو خوش قسمت ہوئے تو وہ جنت میں ہوں گے۔'' ❹

29 - ﴿ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ﴾ (رقم الآية: 111)

لفظ [وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا] میں چار قراءات ہیں:

۞:..... یاد رہے ''اِنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة'' سے مراد یہ ہے کہ ''اِنَّ'' حرف مشبہ بالفعل، جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اسے جب بغیر شد کے پڑھا جائے۔ تو یہ ''اِنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة'' کہلاتا ہے۔ اس صوت میں اس کے عمل کو زائل کرنا اور باقی رکھنا دونوں جائز ہیں۔ لیکن اِعْمَال قلیل اور اِهْمَال کثیر ہے۔ جیسے: ''اِنْ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ، اِنْ زَيْدًا لَمُنْطَلِقٌ''۔ اور امام سیبویہ کہتے ہیں: عرب میں کہا جاتا ہے: ''اِنْ عَمْرًا لَمُنْطَلِقٌ'' ❺ عمل کرنے کی صورت میں اس کی خبر پر لام کا داخل ہونا ضروری ہے، تاکہ: ''اِنْ'' مُخَفَّفَة اور ''اِنْ'' نافیہ میں فرق ہو سکے۔ ❻

اور بصریوں کے ہاں عمل نہ کرنے کی صورت میں بھی اس کی خبر پر لام داخل ہو سکتا ہے۔ ❼

✿ **وَ اِنْ كُلًّا لَّمَا** ❀ **وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَا** : ان دونوں قراءات میں ﴿ اِنْ ﴾ ''مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة'' ہے۔ اور اس کا عمل باقی رکھا گیا ہے۔ اور ﴿ اِنَّ ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ معنی کے لحاظ سے دونوں میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ دونوں کا معنی ''بے شک، بلاشبہ'' ہوتا ہے۔

---

❶ الموضح: 657
❷ المهذب: 40/2
❸ لطائف الإشارات: 2461/5
❹ الموضح: 658
❺ الكتاب لسيبويه: 140/2
❻ قواعد النحو: 74/1
❼ لطائف الإشارات: 2883/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور ﴿كُلًّا﴾ ماقبل ﴿إِنْ/إِنَّ﴾ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿لَمَّا﴾ میں "مَا" اس کی خبر ہے۔ اس کے شروع میں لام 'لام تاکید' ہے، جو "إِنَّ" کی خبر پر آجاتا ہے، جسے 'لام ابتداء' کہا جاتا ہے۔ اور آگے ﴿لَيُوَفِّيَنَّهُمْ﴾ کے شروع میں لام 'لام قسمیہ' ہے۔

﴿لَّمَّا﴾ کا "مَا" کون سا ہے؟ اس میں تین قول ہیں:

1. یہ "مَا" اسم موصولہ ہے۔ آگے ﴿لَيُوَفِّيَنَّهُمْ﴾ جملہ قسمیہ اس کا صلہ ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "وَ إِنْ كُلًّا لَّلَّذِيْنَ وَاللّٰهِ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ"[1]

ترجمہ ہوگا: "اور بے شک یہ سب لوگ، وہ جو ہیں، آپ کا رب ضرور انہیں ان کے اعمال (کا بدلہ) یقیناً پورا پورا دے گا۔"

2. یہ "مَا" نکرہ موصوفہ ہے۔ آگے ﴿لَيُوَفِّيَنَّهُمْ﴾ جملہ قسمیہ اس کی صفت ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "وَ إِنْ كُلًّا لَّخَلْقٌ / لَفَرِيْقٌ وَاللّٰهِ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ"[2]

ترجمہ ہوگا: "اور بے شک یہ سب لوگ، جو ایک جماعت/گروہ ہیں، آپ کا رب ضرور انہیں ان کے اعمال (کا بدلہ) یقیناً پورا پورا دے گا۔"

3. یہ "مَا" زائدہ ہے۔ اور دو لام 'لام تاکید' اور 'لام قسمیہ' کے درمیان فاصلہ کرنے کے لیے آیا ہے۔[3]

ترجمہ ہوگا: "اور بے شک یہ سب لوگ، آپ کا رب ضرور ہی انہیں ان کے اعمال (کا بدلہ) یقیناً پورا پورا دے گا۔"

❁ **وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا** : اس قراءات میں ﴿إِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اور ﴿كُلًّا﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿لَّمَّا﴾ اس کی خبر ہے۔ اس کے شروع میں لام 'لام تاکید' ہے، جو "إِنَّ" کی خبر پر آجاتا ہے، جسے 'لام ابتداء' کہا جاتا ہے۔ اور آگے ﴿لَيُوَفِّيَنَّهُمْ﴾ کے شروع میں لام 'لام قسمیہ' ہے۔

﴿لَّمَّا﴾ کیا ہے؟ امام فراء اور کوفی اور بصری نحاۃ کی ایک جماعت کہتی ہے کہ:

1. یہ اصل میں "لَمِنْ مَّا" ہے، حرفِ جر "مَا" اسم موصولہ پر داخل ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "وَإِنْ كُلًّا لَّمِنَ الَّذِيْنَ وَاللّٰهِ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ"

ترجمہ ہوگا: "اور بے شک یہ سب لوگ، ان میں سے ہیں کہ آپ کا رب ضرور انہیں ان کے اعمال (کا بدلہ) یقیناً پورا پورا دے گا۔"

---

[1] المهذب: 2/41، 42 ولطائف الإشارات: 6/2464

[2] الكشف: 1/537 وشرح الهداية: 354 ولطائف الإشارات: 6/2464

[3] الموضح: 658 وحجة القراءات لأبي زرعة: 350 ولطائف الإشارات: 6/2464

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❷ یا حرف جر "مَا" نکرہ موصوفہ پر داخل ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "وَ إِنْ كُلاً لَمِنْ خَلْقٍ /لَمِنْ فَرِيْقٍ وَاللّٰهِ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ"

ترجمہ ہوگا: "اور بے شک یہ سب لوگ، اس جماعت/گروہ میں سے ہیں کہ آپ کا رب ضرور انہیں ان کے اعمال (کا بدلہ) یقیناً پورا پورا دے گا۔"

"لَمِنْ مَّا" میں 'نون ساکن' کے بعد 'میم' ہونے کی وجہ سے قاعدہ کے مطابق ادغام کیا تو "لَمِمَّا" ہوگیا۔ تین 'میم' جمع ہونے سے کلمہ ثقیل 'دشوار' ہوگیا، لہٰذا تخفیف کے لیے 'میم مکسور' گرادی گئی، تو ﴿لَمَّا﴾ ہوگیا۔ ❶

❀ وَ إِنْ كُلًّا لَّمَّا: اس قراءات میں ﴿إِنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے۔ اور اس کا عمل باقی رکھا گیا ہے۔ اس کی دو توجیہات کی گئی ہیں:

❶ اس کی وہی توجیہ اور معنی ہے جو ﴿إِنَّ كُلًّا لَّمَّا﴾ کا ہے۔ ❷

❷ اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ نافیہ ہے اور ﴿لَمَّا﴾ "إِلَّا" کے معنی میں ہے۔ ﴿كُلًّا﴾ پر ﴿لَيُوَفِّيَنَّهُمْ﴾ کا مفعول (مفسر) ہونے کی وجہ سے نصب آیا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "وَ مَا كُلًّا إِلَّا وَاللّٰهِ لَيُوَفِّيَنَّهُمْ" ❸

ترجمہ ہوگا: "اور نہیں ہیں یہ سب لوگ، مگر یہ کہ آپ کا رب ضرور انہیں ان کے اعمال (کا بدلہ) یقیناً پورا پورا دے گا۔"

❁:..... پچھلی آیات میں کفار اور یہود کا ذکر ہو رہا ہے، اس لیے اس آیت میں انہیں کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔

30 - ﴿وَ أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ﴾ (رقم الآية: 114)

لفظ [زُلَفًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ زُلَفًا: یہ "زُلْفَةٌ" کی جمع ہے۔

❀ زُلُفًا: اس قراءت میں ماقبل ﴿زُ﴾ مضموم کی مناسبت سے ﴿لُ﴾ کو بھی ضمہ دے دیا گیا ہے۔ ❹

---

❶ المهذب: 42/2 ولطائف الإشارات: 2465/6 والموضح: 660

❷ الموضح: 660، 661 والكشف: 537/1، 538

❸ المهذب: 42/2 ولطائف الإشارات: 2466/6 وشرح الهداية: 354

❹ المهذب: 42/2 ولطائف الإشارات: 2468/5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

31 - ﴿فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ﴾ (رقم الآية: 116)

لفظ [بَقِيَّةٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ بَقِيَّةٍ ❀ بِقْيَةٍ

✿:..... "بَقِيَ يَبْقِي" سے دونوں طرح مصدر استعمال ہوتا ہے۔ ❶

32 - ﴿وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عٰمِلُوْنَ﴾ (رقم الآية: 121)

لفظ [مَكَانَتِكُمْ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ مَكَانَتِكُمْ: یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے، جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو ایمان نہیں لائے! تم اپنی جگہ پر عمل کرو، بے شک ہم (بھی) عمل کرنے والے ہیں۔''

❀ مَكَانَتِكُمْ: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر جمع "كُمْ" کے ساتھ مناسبت ہے۔ چونکہ ہر شخص کے رہنے کی الگ جگہ ہوتی ہے۔ اس لیے جمع کا صیغہ آیا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے جو ایمان نہیں لائے! تم اپنی جگہوں پر عمل کرو، بے شک ہم (بھی) عمل کرنے والے ہیں۔''

33 - ﴿وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ﴾ (رقم الآية: 123)

لفظ [يُرْجَعُ الْأَمْرُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُرْجَعُ الْأَمْرُ: یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿الْأَمْرُ﴾ اس کا نائب فاعل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کے پاس زمین و آسمان کا غیب ہے اور سب کے سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔''

❀ يَرْجِعُ الْأَمْرُ: یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿الْأَمْرُ﴾ اس کا فاعل ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کے پاس زمین و آسمان کا غیب ہے اور سب کے سب کام اسی کی طرف لوٹتے ہیں۔''

34 - ﴿فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾ (رقم الآية: 123)

لفظ [تَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ المهذب: 42/2 و المغني: 332 ❷ الموضح: 661

❸ المهذب: 43/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ **تَعْمَلُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور خطاب نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سو (اللہ ہی) کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسا کرو، اور تیرا رب اس سے ہرگز غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔''

❁ **يَعْمَلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں کہا جارہا ہے جو ایمان نہیں لائے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''سو (اللہ ہی) کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ کرو، اور تیرا رب اس سے ہرگز غافل نہیں جو یہ (بے ایمان کافر) کر رہے ہیں۔''

[1] الکشف: 538

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یوسف

1 - ﴿اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ (رقم الآية: 4)

لفظ [يٰٓاَبَتِ] میں یہاں اور سورۃ مریم:42،43،44،45 والقصص:26 والصّٰفّٰت:102 میں دو قراءات ہیں:

✿ يٰٓاَبَتِ : یہ اصل میں "يَا أَبِيْ" تھا۔ 'یاء' کے عوض 'تاء مفتوح' لے آئے۔

❀ يٰٓاَبَتِ : اس قراءت میں 'یاء' پر دلالت کرنے کے لیے 'تاء' کو کسرہ دے دیا گیا ہے۔

✿:.....عربوں کے دونوں لغتیں مشہور ہیں۔ [1] اسی طرح وقف کی صورت میں اس کی 'تاء' کو ساکن کر کے وقف کرنا، یا 'ہائے ساکنہ' سے بدل کر ﴿يٰٓاَبَهْ﴾ پڑھنا دونوں لغتیں ہیں۔ [2] تفصیل دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

لفظ [اَحَدَ عَشَرَ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة التوبة:36)

2 - ﴿قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ﴾ (رقم الآية: 5)

لفظ [يٰبُنَيَّ] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة هود:42)

3 - ﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝٧﴾ (رقم الآية: 7)

لفظ [اٰيٰتٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اٰيٰتٌ : یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے، جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ یقیناً یوسف اور اس کے بھائیوں میں سوال کرنے والوں کے لیے بڑی نشانی ہیں۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً﴾ (المؤمنون:50)

''اور ہم ابن مریم اور اس کی ماں کو عظیم نشانی بنایا۔''

❀ اٰيٰتٌ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ یقیناً یوسف اور اس کے بھائیوں میں سوال کرنے والوں

[1] المهذب: 44/2 والكشف: 3/2 ولطائف الإشارات: 2491/6

[2] المهذب: 44/2 [3] لطائف الإشارات: 2316/5

[4] لطائف الإشارات: 2490/6

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''

❁:..... اور بعض کے ہاں صیغہ مفرد سے یوسف علیہ السلام کی شان اور صیغہ جمع سے آپ کے معاملات مراد ہیں۔ ❶

4 - ﴿إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا﴾ (رقم الآية:8،9)

لفظ [مُّبِينٍ ۝ اقْتُلُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

5 - ﴿قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ﴾ (رقم الآية: 10)

لفظ [غَيَابَتِ] میں یہاں اور آیت نمبر:15 میں دو قراءات ہیں:

❁ غَيَابَتِ : یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اُن (یوسف علیہ السلام کے بھائیوں) میں سے ایک کہنے لگا: یوسف کو قتل نہ کرو اور اسے کسی اندھے کنویں میں پھینک دو۔''

❁ غَيَابَاتِ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اُن (یوسف علیہ السلام کے بھائیوں) میں سے ایک کہنے لگا: یوسف کو قتل نہ کرو اور اسے کسی اندھیروں والے کنویں میں پھینک دو۔'' ❸

بعض کنوؤں میں کئی کئی گڑھے ہوتے ہیں۔ اس لیے اس میں اندھیرے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ تو ہر گڑھے کے اندھیرے کے اعتبار سے جمع کا صیغہ لایا گیا ہے۔ ❹

6 - ﴿قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ﴾ (رقم الآية: 13)

لفظ [لَيَحْزُنُنِي] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة آل عمران:176)

❁:..... ترجمہ ہے: ''یعقوب نے کہا: مجھے یہ بات غمگین کرتی ہے کہ تم یوسف کو لے جاؤ۔''

7 - ﴿أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝﴾ (رقم الآية: 12)

لفظ [يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ] میں پانچ قراءات ہیں:

❁ يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ : اس قراءت میں دونوں فعل واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ﴿يَرْتَعْ﴾ ''رَتَعَ يَرْتَعُ رَتَعًا'' سے ثلاثی مجرد ہے، اور ماقبل ﴿أَرْسِلْهُ مَعَنَا﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے جزمی حالت میں ہے۔ ❻ اس لیے 'عین' ساکن ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(یوسف علیہ السلام کے بھائی یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے:) یوسف علیہ السلام کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ وہ کھائے، پیے اور کھلے کودے، یقیناً ہم ہر صورت اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

---

❶ المهذب: 45/2 والكشف: 5/2
❷ المهذب: 45/2
❸ المهذب: 45/2 والكشف: 5/2
❹ عنایات رحمانی: 521/2
❺ المغني: 379/1
❻ الكشف: 7/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ**: اس قراءت میں ﴿يَرْتَعْ﴾ "اِرْتَعٰى يَرْتَعِيْ" سے باب "اِفْتِعَال" کے وزن پر ہے، اور ماقبل ﴿اَرْسِلْهُ مَعَنَا﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے جزمی حالت میں ہے۔ اس لیے آخر سے حرف علت 'یاء' کو گرادیا گیا ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔

✿ **يَّرْتَعِ وَ يَلْعَبْ**: اس قراءت میں ﴿يَرْتَعِ﴾ "اِرْتَعٰى يَرْتَعِيْ" باب "اِفْتِعَال" سے ہے، اور ماقبل ﴿اَرْسِلْهُ مَعَنَا﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے جزمی حالت میں ہے۔ اور حرف علت 'یاء' کو باقی رکھا گیا ہے۔ جس طرح کہ بعض عرب حالت جزم میں بھی حرف علت کو نہیں گراتے۔ [1] ترجمہ وہی ہوگا۔

❀ **نَرْتَعْ وَ نَلْعَبْ**: اس قراءت میں دونوں فعل جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اور ﴿نَرْتَعْ﴾ "رَتَعَ يَرْتَعُ رَتَعًا" سے ثلاثی مجرد ہے، اور ماقبل ﴿اَرْسِلْهُ مَعَنَا﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے جزمی حالت میں ہے۔ اس لیے 'عین' ساکن ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(یوسف علیہ السلام کے بھائی یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے:) یوسف علیہ السلام کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ ہم کھائیں، پئیں اور کھیلیں کودیں، یقیناً ہم ہر صورت اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔"

✿ **نَرْتَعِ وَ نَلْعَبْ**: اس قراءت میں ﴿نَرْتَعِ﴾ "اِرْتَعٰى يَرْتَعِيْ" باب "اِفْتِعَال" سے ہے، اور ماقبل ﴿اَرْسِلْهُ مَعَنَا﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے جزمی حالت میں ہے۔ اس لیے آخر سے حرف علت 'یاء' کو گرادیا گیا ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔ [2]

✿: ..... "رَتَعَ يَرْتَعُ رَتَعًا" اور "اِرْتَعٰى يَرْتَعِيْ" دونوں ہم معنی ہیں، اور دونوں مفعول بہ کی طرف متعدی ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "شَوَيْتُ وَاشْتَوَيْتُ" [3] اور ترجمہ میں بھی یہی ظاہر کیا گیا ہے۔

8 - ﴿فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ﴾ (رقم الآية: 15)

لفظ [غَيٰبَتِ] میں یہاں اور آیت نمبر:10 میں دو قراءات ہیں:

✿ **غَيٰبَتِ**: یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر جب وہ (یوسف علیہ السلام) کو لے گئے اور انہوں نے اس امر پر اتفاق کرلیا کہ اسے اندھے کنویں میں پھینک دیں۔"

❀ **غَيٰبٰتِ**: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر جب وہ (یوسف علیہ السلام) کو لے گئے اور انہوں نے اس امر پر اتفاق کرلیا کہ اسے اندھیروں والے کنویں میں پھینک دیں۔" [4]

---

[1] لطائف الإشارات: 2499/6
[2] الموضح: 673 والمهذب: 46/2
[3] الحجة للفارسي: 287/3
[4] المهذب: 45/2 والكشف: 5/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعض کنوؤں میں کئی کئی گڑھے ہوتے ہیں۔ اس لیے اس میں اندھیرے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ تو ہر گڑھے کے اندھیرے کے اعتبار سے جمع کا صیغہ لایا گیا ہے۔ ❶

9 - ﴿قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً﴾ (رقم الآية: 19)

لفظ [يٰبُشْرٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يٰبُشْرٰى**: اس قراءت میں اس کو بغیر اضافت کے استعمال کیا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قافلے کا ایک شخص یوسف علیہ السلام کو ڈول کے ساتھ کنویں سے نکال واپس قافلے والوں کے پاس جا کر) کہنے لگا: خوشخبری ہو! یہ ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامان تجارت بنا کر چھپالیا۔'' اور بعض کے ہاں یہ فرد کا نام ہے۔

❀ **يٰبُشْرٰيَ**: اس قراءت میں اس کو یاءِ متکلم کی طرف اضافت کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ جیسے: "يَا هُدَايَ، يَا يَحْيَايَ تَعَالْ"۔ ترجمہ ہوگا: ''وہ کہنے لگا: (قافلے کا ایک شخص یوسف علیہ السلام کو ڈول کے ساتھ کنویں سے نکال واپس قافلے والوں کے پاس جا کر) کہنے لگا: میرے لیے خوشخبری ہو! یہ ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامان تجارت بنا کر چھپالیا۔'' ❷

10 - ﴿وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية: 23)

لفظ [هَيْتَ] میں پانچ قراءات ہیں:

✿ **هَيْتَ** ❀ **هِيْتَ** ✿ **هَيْتُ**: یہ اسم فعل ہیں۔ اور عربوں کے ہاں تینوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ جن کا معنی "أَقْبِلْ، هَلُمَّ، تَعَالِ" ہے۔ اور ﴿لَكَ﴾ کا ترجمہ نہیں ہوگا، یہ صرف خطاب کی صراحت اور وضاحت کے لیے ہے، یعنی یہ حکم میرا تمہارے لیے ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور (عزیز مصر کی بیوی) کہنے لگی: جلدی آؤ۔ یوسف علیہ السلام نے کہا: اللہ کی پناہ۔''

❀ **هِئْتَ**: یہ "هَاءَ يَهِيْءُ" سے واحد مذکر مخاطب، فعل ماضی بمعنی امر ہے۔ اور ﴿لَكَ﴾ کا ترجمہ نہیں ہوگا، یہ صرف خطاب کی صراحت اور وضاحت کے لیے ہے، یعنی یہ حکم میرا تمہارے لیے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (عزیز مصر کی بیوی) کہنے لگی: تم اپنی تئیں تیار ہو جاؤ۔ یوسف علیہ السلام نے کہا: اللہ کی پناہ۔''

✿ **هِئْتُ** ❹: یہ "هَاءَ يَهِيْءُ" سے واحد متکلم، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ﴿لَكَ﴾ کا ترجمہ ہوگا، یعنی

---

❶ عنايات رحماني: 521/2

❷ الكشف: 8/2 والمهذب: 47/2 والموضح: 674

❸ الموضح: 676

❹ ⊙:..... ﴿هِئْتُ﴾ یہ "الداجوني عن هشام عن ابن عامر الشامي" کی روایت ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں نے یہ کام تیرے لیے کیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (عزیز مصر کی بیوی) کہنے لگی: میں نے اپنے آپ کو تیرے لیے تیار کیا ہے۔ یوسف نے کہا: اللہ کی پناہ۔''[1]

❁:..... مختلف قراءات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس کی ساری باتیں بیان کردی ہیں: ''تم تیار ہوجاؤ، اور جلدی آؤ، میں نے بھی اپنے آپ کو تیرے لیے تیار کرلیا ہے۔''

11 - ﴿إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾﴾ (رقم الآية: 24)

لفظ [الْمُخْلَصِينَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **الْمُخْلَصِينَ**: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ (یوسف) ہمارے خالص کیے (چنے ہوئے) بندوں میں سے تھا۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ﴾ (ص:46)

''بے شک ہم نے ان (انبیاء کرام) کو ایک خاص وصف کے لیے چن لیا، جو اصل گھر کی یاد ہے۔''[2]

❁ **الْمُخْلِصِينَ**: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ (یوسف) ان بندوں میں سے تھا جو (دین الٰہی میں) مخلص ہیں۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ﴾ (النساء:146)

''اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لیے خالص کرلیا۔''[4]

❁:..... قرآن مجید میں ﴿الْمُخْلَصِينَ﴾ لام تعریف کے ساتھ آٹھ مرتبہ آیا ہے اور ان آٹھوں کلمات میں دو قراءات ہیں۔ بغیر لام تعریف کے سات مرتبہ آیا ہے اور ان سات کلمات میں صرف ایک قراءت (اسم فاعل کے ساتھ) ہے۔

12 - ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ﴾

(رقم الآية: 30)

لفظ [امْرَأَتُ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[1] دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

---

[1] الحجة للفارسي: 296/3 والمهذب: 47/2 والكشف: 8/2

[2] الحجة للفارسي: 498/3 [3] لطائف الإشارات: 2509/6 [4] الموضح: 820

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

13 - ﴿وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا﴾ (رقم الآية: 31)

لفظ [قَالَتِ اخْرُجْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

لفظ [حَاشَ] میں یہاں اور آیت: 51 میں دو قراءات ہیں:

✿ حَاشَ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔

❀ حَاشْ: یہ بعض قبائل کی لغت ہے۔ ❶

✿:..... امام فراء کہتے ہیں اس کلمہ میں تین لغات ہیں: "حَاشَ، حَاشْ، حَاشْ" ❸ لیکن قرآن مجید میں دو آئی ہیں۔

14 - ﴿قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ﴾ (رقم الآية: 33)

لفظ [السِّجْنُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ السَّجْنُ: یہ " سَجَنَ يَسْجُنُ " سے مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: "یوسف علیہ السلام نے دعا کی: اے میرے رب! (ان کا مجھے) قید خانہ (میں ڈالنا) مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے جس (گناہ) کی طرف وہ مجھے دعوت دے رہی ہے۔"

❀ السِّجْنُ: یہ " سَجَنَ يَسْجُنُ " سے اسم ظرف مکان ہے۔ ❺ ترجمہ ہوگا: "یوسف علیہ السلام نے دعا کی: اے میرے رب! مجھے قید خانہ میں داخل ہونا زیادہ محبوب ہے اس سے جس (گناہ) کی طرف وہ مجھے دعوت دے رہی ہے۔" ❻

✿:..... انسان جب دعا کر رہا ہوتا ہے تو ایک ہی چیز اللہ تعالیٰ سے مختلف انداز میں مانگ رہا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یوسف علیہ السلام نے دعا میں دونوں طرح الفاظ بولے، اور اللہ تعالیٰ نے دونوں ہی دو قراءات کے ذریعے حکایت کر دیے۔

15 - ﴿أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ﴾ (رقم الآية: 45)

لفظ [أَنَا أُنَبِّئُكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:258)

---

❶ المهذب: 49/2 ❷ المهذب: 49/2

❸ لطائف الإشارات: 2513/6

❹ عنایات رحمانی: 2/535

❺ المهذب: 50/2

❻ ✿:..... دونوں قراءات کا ترجمہ (الموضح: 679) کے مطابق کیا گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

16 - ﴿قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا﴾ (رقم الآية: 47)

لفظ [دَأَبًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ دَأَبًا ❀ دَأْبًا

✿:..... یہ "دَأَبَ يَدْأَبُ" سے مصدر ہے، اور "دَوَامٌ، لَازِمٌ" "ہمیشگی" کے معنی میں ہے۔ اس میں عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ترجمہ ہے: "یوسف علیہ السلام نے کہا: تم سات سال تک پے در پے کاشت کاری کرو گے۔"[1]

17 - ﴿ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ﴾

(رقم الآية: 49)

لفظ [يَعْصِرُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَعْصِرُونَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يُغَاثُ النَّاسُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر اس کے بعد ایک سال (ایسا) آئے گا جس میں (بارانِ رحمت سے) لوگوں کی فریادرسی کی جائے گی اور اس (سال) میں وہ رس نچوڑیں گے۔"

❀ تَعْصِرُونَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿تُحْصِنُونَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پھر اس کے بعد ایک سال (ایسا) آئے گا جس میں (بارانِ رحمت سے) لوگوں کی فریادرسی کی جائے گی اور اس (سال) میں تم رس نچوڑو گے۔"[2]

✿:..... غیب وخطاب کی وجہ یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کے سامنے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے غیب کا صیغہ بولا، کیونکہ لوگ اس وقت موجود نہیں تھے۔ پھر لوگوں کو بیان کرتے ہوئے صیغہ خطاب بولا کیونکہ وہ سامنے تھے۔[3]

18 - ﴿وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ﴾ (رقم الآية: 56)

لفظ [يَشَاءُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَشَاءُ: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر فاعل "یوسف علیہ السلام" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يَتَبَوَّأُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو سرزمین (مصر) میں اقتدار عطا کیا، اس میں جہاں وہ چاہے رہے۔"

---

[1] المهذب: 51/2 [2] المهذب: 51/2 [3] الموضح: 680

[4] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 111/5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ نَشَآءُ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ اور اس کی ماقبل ﴿مَكَّنَّا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو سرزمین (مصر) میں اقتدار عطا کیا، اس میں جہاں ہم چاہیں وہ رہے۔''

✿:..... نبی وہی کرتا ہے جو اللہ اسے حکم دیتے ہیں، گویا نبی اور اللہ تعالیٰ کی مشیت ایک ہی ہوتی ہے۔ اور ان دونوں قراءات سے یوسف علیہ السلام کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مشیت کو اپنی مشیت اور اپنی مشیت کو ان کی مشیت کہا ہے۔[2]

19 - ﴿وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ﴾ (رقم الآية: 62)

لفظ [لِفِتْيٰنِهِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِفِتْيَتِهِ : یہ ''فِتْيَةٌ'' کی جمع کثرت ہے۔ اور جمع کثرت تین سے غیر معین تک کی جماعت کے لیے آتی ہے۔ اس قراءت سے یوسف علیہ السلام پر نعمت الٰہی کی نشاندہی ہوتی ہے کہ آپ کے ماتحت ایک جماعت تھی۔ جو آپ کی تعمیل حکم کے لیے تیار رہتی تھی۔

❀ لِفِتْيَتِهِ : یہ ''فِتْيَةٌ'' کی جمع قلت ہے۔ اور جمع قلت تین سے دس تک کی جماعت کے لیے آتی ہے، چونکہ بنی یعقوب کا مال ان کے کجاوے میں رکھنے کے لیے چند لوگ ہی کافی تھے اس لیے اس قراءت سے تحدید (حد کی وضاحت) ہوگئی کہ آپ کا حکم چند ملازموں کے لیے تھا جو تین سے زیادہ اور دس سے کم تھے۔[3]

✿:..... ترجمہ ہے: ''اور یوسف علیہ السلام نے اپنے جوانوں سے کہا: (یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں) کا مال ان کے کجاووں میں رکھ دو۔''

20 - ﴿فَأَرْسِلْ مَعَنَآ أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (رقم الآية: 63)

لفظ [نَكْتَلْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَكْتَلْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ''بنیامین'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(یوسف علیہ السلام کے بھائی یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے:) سو آپ ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیں کہ وہ (بھی) غلہ لائے اور ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔''

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 360

[2] لطائف الإشارات: 2522/6

[3] لطائف الإشارات: 2524/6 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 119،118/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **نَكْتَلْ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''(یوسف علیہ السلام کے بھائی یعقوب علیہ السلام سے کہنے لگے:) سو آپ ہمارے بھائی (بنیامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیں کہ ہم غلہ لائیں اور ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''تاکہ وہ (بنیامین) اور ہم غلہ لائیں۔''

21 - ﴿فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (رقم الآية: 64)

لفظ [حٰفِظًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **حٰفِظًا**: یہ ''حَفِظَ يَحْفَظُ'' سے اسم فاعل ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے، کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی کہنے لگے کہ ہم (بنیامین) کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں، تو یعقوب علیہ السلام نے جواب بھی اسم فاعل کے ساتھ دیا۔

ترجمہ ہوگا: ''سو اللہ (تمہاری حفاظت کرنے سے) بہتر حفاظت کرنے والا ہے، اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

❀ **حِفْظًا**: یہ ''حَفِظَ يَحْفَظُ'' سے مصدر ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَنَحْفَظُ اَخَانَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے، کہ یعقوب علیہ السلام نے مصدر بولا، تو یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے فعل سے جواب دیا ''کہ ہم ضرور حفاظت کریں گے (آپ بھیجیں)۔'' ❷

ترجمہ ہوگا: ''سو (تمہاری حفاظت کرنے سے) اللہ کی حفاظت بہتر ہے، اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''یعقوب علیہ السلام نے کہا: (تمہاری حفاظت کرنے سے) اللہ کی حفاظت بہتر ہے، اور وہ بہتر حفاظت کرنے والا ہے، اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

22 - ﴿قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (رقم الآية: 69)

لفظ [اَنَا اَخُوْكَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 258)

23 - ﴿نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ﴾ (رقم الآية: 76)

لفظ [نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ**: اس قراءت میں ﴿نَرْفَعُ﴾ اور ﴿نَّشَآءُ﴾ جمع متکلم کے صیغے ہیں۔

---

❶ الموضح: 683 والكشف: 12/2 ❷ الموضح: 684 والكشف: 13/2

❸ المهذب: 54/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور ﴿دَرَجٰتٍ﴾ ماقبل ﴿نَرْفَعُ﴾ کا مفعول ثانی ہے۔ اور عدم مضاف ہونے کی وجہ سے ''مُنَوَّن'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جسے ہم چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں۔''

❀ **نَرْفَعُ دَرَجٰتِ مَنْ نَّشَآءُ** : اس قراءت میں بھی ﴿نَرْفَعُ﴾ اور ﴿نَّشَآءُ﴾ جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اور ﴿دَرَجٰتٍ﴾ مابعد ﴿مَنْ﴾ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے ''غیر مُنَوَّن'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ہم جس کے چاہیں درجات بلند کر دیتے ہیں۔''

✿ **يَرْفَعُ دَرَجٰتِ مَنْ يَّشَآءُ** : اس قراءت میں ﴿يَرْفَعُ﴾ اور ﴿يَّشَآءُ﴾ واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ﴿دَرَجٰتٍ﴾ مابعد ﴿مَنْ﴾ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے ''غیر مُنَوَّن'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ) جس کے چاہے درجات بلند کر دیتا ہے۔''[1]

✿:..... قرآن مجید میں دوسری جگہ اسی مفہوم کو مزید واضح کیا گیا ہے: ﴿وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ﴾ (الأنعام: 165) ''اور اللہ نے تمہارے بعض کو بعض پر درجات میں بلند کر دیا۔''

24 - ﴿فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا﴾ (رقم الآية: 80)

لفظ [اسْتَيْـَٔسُوْا] اور جیسے کلمات [وَلَا تَايْـَٔسُوْا... لَا يَايْـَٔسُ] (آیت:87) [إِذَا اسْتَيْـَٔسَ] (آیت:110) [أَفَلَمْ يَايْـَٔسِ] (الرعد:31) میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمات ''يَئِسَ يَيْأَسُ'' باب ''سَمِعَ'' سے ہیں۔

✿ **اسْتَيْـَٔسُوْا، وَلَا تَايْـَٔسُوْا... لَا يَايْـَٔسُ، إِذَا اسْتَيْـَٔسَ، أَفَلَمْ يَايْـَٔسِ** : اس قراءت میں ان کو اصل پر باقی رکھا گیا ہے۔

❀ **اسْتَيْسُوْا، وَلَا تَايْسُوْا... لَا يَايْسُ، إِذَا اسْتَيْسَ، أَفَلَمْ يَايْسِ** : اس قراءت میں فاء کلمہ اور عین کلمہ کا ایک دوسرے کے ساتھ اقلاب کیا گیا ہے۔ 'ہمزہ' کو 'یاء' کی جگہ، اور 'یاء' کو 'ہمزہ' کی جگہ لے آئے۔ ''يَئِسَ'' سے ''أَيِسَ'' اور ''اِسْتَيْئَسَ'' سے ''اِسْتَأْيَسَ'' ہو گیا۔ 'ہمزہ ساکنہ' کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق الف سے بدل دیا گیا ہے۔ اور یہ عربوں کے ہاں جائز ہے۔[2]

25 - ﴿وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا﴾ (رقم الآية: 82)

لفظ [وَسْـَٔلِ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ النساء:32)

26 - ﴿قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ﴾ (رقم الآية: 90)

---

[1] الموضح: 685 [2] الموضح: 685 ولطائف الإشارات: 2528/6

[3] المهذب: 56/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [عَإِنَّكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ عَإِنَّكَ: اس قراءت میں جملہ استفہامیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بھائیو نے کہا: کیا یقیناً واقعی ہی تم یوسف ہو؟''

❀ إِنَّكَ: اس قراءت میں جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بھائیو نے کہا: یقیناً واقعی تم ہی یوسف ہو۔''

✿:.....کلمہ میں بھائیوں کے اعتبار سے فرق ہوا ہے۔ کچھ نے جملہ استفہامیہ بولا تو کچھ نے قرائن کو دیکھتے ہوئے جملہ خبریہ کہہ دیا۔ ❶

27 - ﴿إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (رقم الآية: 90)

لفظ [يَتَّقِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَتَّقِ: یہ ''إِتَّقٰى يَتَّقِي'' سے باب ''إِفْتِعَال'' کے وزن پر ہے، اور ماقبل ﴿مَنْ﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے جزمی حالت میں ہے۔ اس لیے آخر سے حرف علت 'یاء' کو گرادیا گیا ہے۔

❀ يَتَّقِيْ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿مَنْ﴾ کی جزا ہونے کی وجہ سے جزمی حالت میں ہے۔ اور حرف علت 'یاء' کو باقی رکھا گیا ہے۔ جس طرح کہ بعض عرب حالت جزم میں بھی حرف علت کو نہیں گراتے۔ ❷

28 - ﴿وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ﴾ (رقم الآية: 100)

لفظ [يَا أَبَتِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ یوسف:4)

29 - ﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (رقم الآية: 105)

لفظ [كَأَيِّنْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ ال عمران:146)

30 - ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ﴾ (رقم الآية: 109)

لفظ [نُّوحِيْٓ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نُّوحِيْٓ: یہ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ﴾ (النساء: 163)

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے آپ سے پہلے (کوئی نبی، رسول) نہیں بھیجے مگر بستی والوں میں سے کچھ مرد، جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔'' یعنی وہ رسول، نبی مردوں میں سے ہوتے تھے۔ عورتیں میں سے کوئی نبی، رسول نہیں آیا۔

---

❶ لطائف الإشارات: 2533/6
❷ المهذب: 57/2
❸ المهذب: 58/2
❹ المهذب: 59/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **يُوحَىٰ** : یہ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول ہے۔ [1] جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ﴾ (هود: 36)

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے آپ سے پہلے (کوئی نبی، رسول) نہیں بھیجے مگر بستی والوں میں سے کچھ مرد، جن کی طرف وحی کی جاتی تھی۔''

31 - ﴿وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰۹﴾ (رقم الأية: 109)

لفظ [تَعْقِلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَعْقِلُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ کفار سے براہ راست خطاب کیا جارہا ہے۔ کیونکہ پیچھے ﴿اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا﴾ میں اُنہیں کا ذکر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اہل تقویٰ کے لیے یقیناً آخرت (کی منزل) بہت ہی اچھی ہے، کیا تم (اس بات کو) نہیں سمجھتے؟''

یا پھر یہ ماقبل ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ﴾ پر محمول ہے۔ یعنی نبی اکرم ﷺ سے کہا جارہا ہے کہ آپ انہیں کہہ دیں۔

❀ **يَعْقِلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار کے بارے میں کہا جارہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اہل تقویٰ کے لیے یقیناً آخرت (کی منزل) بہت ہی اچھی ہے، کیا وہ (اس بات کو) نہیں سمجھتے؟ [2]

32 - ﴿حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ﴾ (رقم الأية: 110)

لفظ [اسْتَيْـَٔسَ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورۃ یوسف: 80)

لفظ [كُذِبُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **كُذِبُوْا** : یہ ''كَذَبَ يَكْذِبُ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿وَ ظَنُّوْا﴾ کا فاعل ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے مطابق 'کفار' ہیں۔ [4] ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب رسول بالکل ناامید ہوگئے اور (ان کی قوم) نے گمان کیا کہ بے شک ان سے یقیناً (عذاب کا وعدہ) جھوٹ کہا گیا تھا تو ان (رسولوں) کے پاس ہماری مدد آ گئی.....''

❀ **كُذِّبُوْا** : یہ ''كَذَّبَ يُكَذِّبُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ اور ﴿وَ ظَنُّوْا﴾ کا فاعل انبیاء کرام

---

[1] المهذب: 59/2 [2] الموضح: 690 والمهذب: 60/2
[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 366 [4] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور یہ 'یقین' کے معنی میں ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب رسول بالکل ناامید ہو گئے اور انہوں نے یقین کرلیا کہ بے شک وہ یقیناً جھٹلا دیے گئے ہیں (ایسی تکذیب کی گئی ہے کہ اب قوم کے ایمان کی امید نہ رہی)، تو ان (رسولوں) کے پاس ہماری مدد آ گئی.....۔'' ❷

لفظ [فَنُنْجِيَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَنُنْجِيْ: یہ ''أَنْجٰى يُنْجِيْ'' باب ''إِفْعَال'' سے جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....(جب عذاب آیا) پھر جسے ہم چاہتے تھے اس کو ہم نے بچا لیا۔''

❀ فَنُجِّيَ: یہ ''نَجّٰى يُنَجِّيْ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''.....(جب عذاب آیا) پھر جسے ہم چاہتے تھے وہ بچا لیا گیا۔'' ❸

33 - ﴿وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (رقم الآية: 111)

لفظ [تَصْدِيْقَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الأنعام:46)

❶ الموضح: 691

❷ المهذب: 60/2 و عنایاتِ رحمانی: 546/2

❸ الموضح: 691 ولطائف الإشارات: 2547/6

❹ المهذب: 61/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الرعد

1 - ﴿يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ﴾ (رقم الآية: 3)

لفظ [يُغْشِي] میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورۃ الأعراف:54)

2 - ﴿وَ فِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ﴾ (رقم الآية: 4)

لفظ [وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ] میں دو قراءات ہیں:

- وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ : اس قراءت میں ﴿وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِيْلٌ﴾ ماقبل ﴿جَنّٰتٌ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے، اور ﴿صِنْوَانٌ﴾ ماقبل ﴿نَخِيْلٌ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے، اور ﴿وَّ غَيْرُ﴾ ماقبل ﴿صِنْوَانٌ﴾ کا معطوف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیوں کا ذکر کررہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور زمین میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے مختلف ٹکڑے ہیں، اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتی اور کھجور کے درخت ہیں کئی تنوں والے اور ایک تنے والے بھی.....۔''
- وَّ زَرْعٍ وَّ نَخِيْلٍ صِنْوَانٍ وَّ غَيْرِ : اس قراءت میں ﴿وَّ زَرْعٍ وَّ نَخِيْلٍ﴾ ماقبل ﴿اَعْنَابٍ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے، اور ﴿صِنْوَانٍ﴾ ماقبل ﴿نَخِيْلٍ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے، اور ﴿وَّ غَيْرِ﴾ ماقبل ﴿صِنْوَانٍ﴾ کا معطوف ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ [2] اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کی نشانیوں کا ذکر کررہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور زمین میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے مختلف ٹکڑے ہیں، اور انگوروں اور کھیتی اور کھجور کے درخت کئی تنوں والے اور ایک تنے والے کے باغ ہیں۔'' یعنی کھجور کے درختوں کے بھی باغ ہیں۔ جن میں سے بعض درخت کئی تنوں والے اور کچھ ایک تنے والے ہوتے ہیں.....۔

3 - ﴿يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ﴾ (رقم الآية: 4)

لفظ [يُسْقٰى] میں دو قراءات ہیں:

- يُسْقٰى : اس قراءت میں یہ معنی کا اعتبار کرتے ہوئے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اصل عبارت ہے: "يُسْقٰى مَا ذَكَرْنَاهُ -أَوْ- مَا قَصَصْنَاهُ"۔ ترجمہ ہوگا: ''.....(جن کا ہم نے ذکر کیا) ان سب

[1] المهذب: 61/2 [2] الكشف: 19/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔''

❀ **تُسْقٰى**: اس قراءت میں یہ لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اصل عبارت ہے: ''تُسْقٰى هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ''۔ اور ''الْأَشْيَاءُ'' ''جَمَاعَةٌ'' کی تاویل میں ہونے کی وجہ سے مؤنث ہے۔ اس لیے فعل مؤنث آیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ان سب (چیزوں) کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔''[1]

❁:..... اللہ اپنی نشانی کا ذکر کر رہے ہیں کہ ہر درخت کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے پھر بھی کوئی پھل کڑوا، کوئی میٹھا، کوئی بدمزہ، کوئی مزیدار اور اس سے بھی بڑھ کر لذت والا ہوتا ہے۔ یہ سب اللہ کی نشانیاں ہیں کہ اصل پانی نہیں بلکہ ایک ذات ہے جو مٹھاس اور کڑواہٹ دیتا ہے۔

4 - ﴿وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ﴾ (رقم الآية: 4)

لفظ [نُفَضِّلُ] میں دو قراءات ہیں:

❀ **يُفَضِّلُ**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ﴾ میں ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (اللہ) بعض (پھلوں) کو بعض پر (ذائقہ) مزہ میں فوقیت (برتری) دیتا ہے۔''

❀ **نُفَضِّلُ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم بعض (پھلوں) کو بعض پر (ذائقہ) مزہ میں فوقیت (برتری) دیتے ہیں۔''[2]

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ﴾ بِالنُّوْنِ)).

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ اس طرح پڑھتے تھے: ﴿وَنُفَضِّلُ﴾ 'نون' کے ساتھ۔''[3]

لفظ [الْأُكُلِ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:265)

5 - ﴿وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَإِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَإِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ﴾ (رقم الآية: 5)

---

[1] الموضح: 698 [2] الموضح: 699

[3] المستدرك للحاكم: 241/2 وصححه ووافقه الذهبي، والقراءات الواردة في السنة: 79

[4] المهذب: 62/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [عَاِذَا ... عَاِنَّا] میں تین قراءات ہیں:

✿ عَاِذَا ... عَاِنَّا : اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں۔ اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ (اتنی نشانیاں دیکھ بھی ان کے ایمان نہ لانے پر) تعجب کریں تو (اصل تو) ان کا یہ کہنا بہت عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے؟ تو کیا واقعی ہم یقیناً ایک نئی پیدائش میں ہوں گے؟'' یعنی دوبارہ نئے سرے سے پیدا ہوں گے؟

❀ عَاِذَا ... اِنَّا : اس قراءت میں ﴿عَاِذَا﴾ استفہام کے ساتھ، اور ﴿اِنَّا﴾ اخبار کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ (اتنی نشانیاں دیکھ بھی ان کے ایمان نہ لانے پر) تعجب کریں تو (اصل تو) ان کا یہ کہنا بہت عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو واقعی ہم یقیناً ایک نئی پیدائش میں ہوں گے؟''

✿ اِذَا ... عَاِنَّا : اس قراءت میں ﴿اِذَا﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿عَاِنَّا﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ (اتنی نشانیاں دیکھ بھی ان کے ایمان نہ لانے پر) تعجب کریں تو (اصل تو) ان کا یہ کہنا بہت عجیب ہے کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا واقعی ہم یقینا ایک نئی پیدائش میں ہوں گے؟''

✿:..... آیت میں آخرت کے منکرین کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اصل تعجب کی بات ان کا دوبارہ نئے سرے سے پیدا ہونے کو ناممکن قرار دینا ہے۔ حالانکہ جو شخص معمولی علم اور معمولی عقل رکھتا ہے بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ اتنی قدرتوں کے مالک اور پہلی دفعہ انہیں پیدا کرنے والے کے لیے انہیں دوبارہ نئے سرے سے پیدا کرنا کیوں مشکل ہوگا؟۔ [2]

6 - ﴿اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ﴾ (رقم الآية: 16)

---

[1] لطائف الإشارات: 2573/6

[2] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [تَسْتَوِي] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ ❀ يَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ﴾ (البقرۃ: 275)، ﴿وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ﴾ (البقرۃ: 123) یہاں فعل کا فاعل ﴿الظُّلُمٰتُ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ [1]

7 - ﴿اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ﴾ (رقم الأية: 17)

لفظ [تُوْقِدُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُوْقِدُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکین سے خطاب ہو رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) نے آسمان سے بارش نازل کی تو کئی نالے اپنی اپنی وسعت کے مطابق بہہ نکلے، پھر اس ریلے نے اُبھرا ہوا جھاگ اٹھالیا، اور اسی طرح کا جھاگ اس وقت بھی اٹھتا ہے جب تم (مشرکین) زیور یا سامان (وغیرہ) بنانے کے لیے (دھاتوں کو) آگ میں تپاتے ہو۔ اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے۔''

یا پھر مطلق طور تمام لوگوں سے خطاب ہو رہا ہے۔ اصل عبارت ہے: ''مِمَّا تُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ أَيُّهَا الْمُوْقِدُوْنَ'' یعنی جب تم (لوگ) آگ پر تپاتے ہو۔

❀ يُوْقِدُوْنَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکین کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) نے آسمان سے بارش نازل کی تو کئی نالے اپنی اپنی وسعت کے مطابق بہہ نکلے، پھر اس ریلے نے ابھرا ہوا جھاگ اٹھالیا، اور اسی طرح کا جھاگ اس وقت بھی اٹھتا ہے جب وہ (مشرکین) زیور یا سامان (وغیرہ) بنانے کے لیے (دھاتوں کو) آگ میں تپاتے ہیں۔ اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے۔''

یا اس کا فاعل ''النَّاسُ'' ہے جو مابعد ﴿وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ﴾ سے سمجھا گیا ہے۔

---

[1] الموضح: 702

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اصل عبارت ہے: "مِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ النَّاسُ"۔ یعنی جب لوگ آگ پر تپاتے ہیں۔ ❶

❁:..... امام شوکانی کہتے ہیں کہ یہ دو مثالیں ہیں جو اللہ نے حق و باطل کی بیان کی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ باطل بعض اوقات حق کے اوپر غالب آجائے، مگر آخر کار اللہ تعالیٰ اسے مٹا دیتا ہے اور اسے بے قدر و قیمت بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ جھاگ بے شک پانی کو ڈھانپ لیتا ہے، مگر آخر کار پانی اسے کناروں پر پھینک کر بے کار کر دیتا ہے۔ ❷

8 - ﴿ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ﴾ (رقم الأية: 31)

لفظ [يَايْـَٔسِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ یوسف:80)

9 - ﴿ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ (رقم الأية: 32)

لفظ [وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

10 - ﴿ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ﴾ (رقم الأية: 33)

لفظ [وَ صُدُّوْا] میں دو قراءات ہیں:

❁ وَ صُدُّوْا: یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بلکہ کافروں کے مکروفریب کو ان کے لیے خوشنما بنا دیا گیا اور وہ سیدھے راستے سے گمراہ کر دیے گئے۔" یعنی اللہ نے انہیں ان کی بداعمالیوں کے باعث گمراہ کر دیا۔

❁ وَ صَدُّوْا: یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بلکہ کافروں کے مکروفریب کو ان کے لیے خوشنما بنا دیا گیا اور وہ (لوگوں کو) سیدھے راستے سے روکتے ہیں۔ ❺

اور دوسرے مقام پر بھی ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴾ (النساء: 167)

"بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکا یقیناً وہ بہت دور گمراہی میں جا پڑے۔"

11 - ﴿ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ﴾ (رقم الأية: 35)

لفظ [اُكُلُهَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:265)

---

❶ الموضح: 702
❷ تفسیر عبدالسلام بھٹوی
❸ حجة القراءات لأبي زرعة:366
❹ المهذب: 65/2
❺ الموضح: 703 وحجة القراءات لأبي زرعة:373
❻ المهذب: 66/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

12 - ﴿يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ﴾ (رقم الآية: 39)

لفظ [يُثْبِتُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُثْبِتُ** : یہ "أَثْبَتَ يُثْبِتُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ (لوح محفوظ میں) جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جو چاہتا ہے) ثابت رکھتا ہے۔''

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ﴿يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ﴾ مُخَفَّفَةً.))

''سیّدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَيُثْبِتُ﴾ 'تخفیف' کے ساتھ (یعنی غیر مشدد)۔''[1]

❀ **يُثَبِّتُ**: یہ "ثَبَّتَ يُثَبِّتُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ (لوح محفوظ میں) جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور (جو چاہتا ہے) پوری طرح ثابت رکھتا ہے۔'' جسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔

✿:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيْل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ"[2] جبکہ ابو عبید وغیرہ نے فرق کیا ہے، جیسے ترجمہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔[3]

13 - ﴿وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝٤٢﴾ (رقم الآية: 42)

لفظ [الْكُفّٰرُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **الْكَافِرُ** : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے، جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا﴾ (النبأ: 40) اور (قیامت کے دن ہر) کافر کہے گا: اے کاش کہ میں مٹی ہوتا'' میرا حساب نہ ہوتا۔

ترجمہ ہوگا: ''اور عنقریب (ہر) کافر جان لے گا کہ (آخرت کے) گھر کا اچھا انجام کس کے لیے ہے؟''

❀ **الْكُفّٰرُ** : یہ "الْكَفِرُ" سے جمع مکسر کا صیغہ ہے۔[4] ترجمہ ہوگا: ''اور عنقریب کفار جان لیں گے کہ (آخرت کے) گھر کا اچھا انجام کس کے لیے ہے؟''

---

[1] المستدرك للحاكم: 242/2 وصححه ووافقه الذهبي، والقراءات الواردة في السنة: 80

[2] خاصيات أبواب الصرف: 72

[3] الكشف: 23/2 والموضح: 704

[4] حجة القراءات لأبي زرعة: 375 والمهذب: 67/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ إبراھیم

1 - ﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ ﴾ (رقم الآية: 1،2)

لفظ [الْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهُ : اس قراءت میں ﴿اللّٰهُ﴾ سے جملہ مستانفہ (نیا جملہ) شروع ہو رہا ہے۔ اور یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قرآن مجید یہ) ایک کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال لائیں، ان کے رب کے اِذن سے، اس کے راستے کی طرف جو سب پر غالب، بے حد تعریف والا ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ ہیں کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔''

❀ الْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهِ : اس قراءت میں لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ ماقبل ﴿الْحَمِيْدِ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''.....اس کے راستے کی طرف جو سب پر غالب، بے حد تعریف والا ہے، یعنی اللہ ہے، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔''

2 - ﴿ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ ﴾ (رقم الآية: 9)

لفظ [رُسُلُهُمْ] میں یہاں اور آیت نمبر 10،11 اور [لِرُسُلِهِمْ] (آیۃ:13) میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورۃ المائدۃ:32)

3 - ﴿ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ ﴾ (رقم الآية: 12)

لفظ [سُبُلَنَا] میں یہاں اور سورۃ العنکبوت:69 میں دو قراءات ہیں:

✿ سُبُلَنَا : یہ قبیلہ تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " ب " کے سکون کے ساتھ

❀ سُبُلَنَا : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " ب " کے ضمہ کے ساتھ [3]

---

[1] الموضح: 707

[2] المهذب: 68/2

[3] المغني لمحمد سالم محيسن: 292،291/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ﴾ (رقم الآية: 18)

لفظ [الرِّيحُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:164)

5 - ﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ﴾ (رقم الآية: 19)

لفظ [خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ: اس قراءت میں ﴿خَلَقَ﴾ فعل ماضی، اور ﴿السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ﴾ اس کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ﴿السَّمَاوَاتِ﴾ جمع مونث سالم ہے، اس کی نصبی حالت 'کسرہ' کے ساتھ ہی آتی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کیا تم نے دیکھا نہیں بے شک اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

❀ خَالِقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ: اس قراءت میں ﴿خَالِقُ﴾ اسم فاعل، اور مضاف ہے۔ اور ﴿السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''کیا تم نے دیکھا نہیں بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کرنے والا ہے۔'' ❷

6 - ﴿مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ﴾ (رقم الآية: 22)

لفظ [بِمُصْرِخِيَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ اصل میں ''بِمُصْرِخِيْنَ'' تھا۔ اضافت کی وجہ سے 'نون' گر گیا تو ''بِمُصْرِخِيْ يَ'' ہو گیا۔ دو 'یاء' جمع ہونے کی وجہ سے پہلی 'یاء' ساکن کا دوسری 'یاء' میں ادغام کر دیا گیا۔ اب عرب اس 'یاء' کو 'فتحہ' دے کر پڑھتے ہیں، کیونکہ 'یاء' اضافت کی اصل حرکت 'فتحہ' ہے، جیسے: ''غُلَامِيَ''۔ جبکہ قبیلہ بنی یربوع کے لوگ اس 'یاء' کو کسرہ دے کر اس کے بعد ایک اور 'یاء' کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ یعنی ''فِيَّ'' سے ''فِيِّ''۔ پھر تخفیف اور آسانی کے لیے اس 'دوسری یاء' کو حذف کر کے اس پر دلالت کرنے کے لیے 'یاء' کا کسرہ باقی رکھتے ہیں۔ ❸

✿ بِمُصْرِخِيَّ: اس قراءت میں قاعدے کے مطابق 'یاء' کو فتحہ دیا گیا ہے۔

❀ بِمُصْرِخِيِّ: اس قراءت میں قبیلہ بنی یربوع کی لغت کے موافق 'یاء' کو کسرہ دیا گیا ہے۔

7 - ﴿تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾ (رقم الآية: 25)

لفظ [أُكُلَهَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:265)

---

❶ الموضح: 708 ❷ الموضح: 709

❸ الموضح: 710، 711 ولطائف الإشارات: 2597/6 ❹ المهذب: 69/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

8 - ﴿وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ﴾ (رقم الآية: 26)

لفظ [خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

9 - ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا﴾ (رقم الآية: 28)

لفظ [نِعْمَتَ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

10 - ﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ﴾ (رقم الآية: 30)

لفظ [لِّيُضِلُّوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِّيَضِلُّوا : یہ "ضَلَّ يَضِلُّ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (مشرکوں) نے اللہ کے لیے کچھ شریک بنالیے، تاکہ وہ (اللہ) کے راستے سے بھٹک جائیں۔"

❀ لِّيُضِلُّوا : یہ "أَضَلَّ يُضِلُّ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: "اور (مشرکوں) نے اللہ کے لیے کچھ شریک بنالیے، تاکہ وہ (اللہ) کے راستے سے (لوگوں کو) گمراہ کریں۔"

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اور مشرکوں نے اللہ کے لیے کچھ شریک بنالیے، تاکہ وہ خود بھی اللہ کے راستے سے بھٹک جائیں اور لوگوں کو بھی گمراہی کی طرف دعوت دیں۔"

11 - ﴿قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ﴾ (رقم الآية: 31)

لفظ [لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... نحو کا قاعدہ ہے کہ جب لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ مفرد آجائے اور اس کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار آجائے تو اسے مبنی بر فتح یا مرفوع پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" کہ اس میں علماء نحاۃ کے ہاں پانچ طرح کا اعراب جائز ہے۔ لیکن قرآن میں دو طرح کا اعراب آیا ہے:

❶ دونوں مفتوح بدون تنوین ❷ دونوں مضموم باتنوین۔

✿ لَّا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَالَ : اس قراءت میں دونوں کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ "لائے نفی جنس" ہے۔ جو اپنے اسم مفرد کو مبنی بر فتح کر دیتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں کلمات مبنی بر فتح ہیں۔ اور ان کی خبر ﴿فِيهِ﴾ ہے۔ معنی کے لحاظ سے یہ زیادہ بلیغ ہے کیونکہ اس سے ان دونوں افعال کی کلی نفی ہوجاتی ہے۔

ترجمہ ہوگا: "میرے بندوں سے کہہ دو جو ایمان لائے ہیں، کہ وہ نماز قائم کریں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے چھپا کر اور اعلانیہ خرچ کریں، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں بالکل کسی قسم

❶ المهذب: 70/2 ❷ المهذب: 71/2 ❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 378

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ ہی کوئی دوستی۔''

❀ ﴿لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ﴾: اس قراءت میں دونوں کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ ''لَا'' مشابہ بہ لَيْسَ ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں کلمات مرفوع ہیں۔ اور ان کی خبر ﴿فِيهِ﴾ ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''میرے بندوں سے کہہ دو جو ایمان لائے ہیں، کہ وہ نماز قائم کریں اور جو ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے چھپا کر اور اعلانیہ خرچ کریں، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ کوئی خرید وفروخت ہوگی اور نہ کوئی دوستی۔''

12 - ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾ (رقم الآية: 35)

لفظ [إِبْرَاهِيمُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:124)

13 - ﴿فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ﴾ (رقم الآية: 37)

لفظ [أَفْئِدَةً] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... یہ ''فُؤَادٌ'' کی جمع ہے۔ اور عرب کے ہاں عام ہے کہ وہ کبھی حرکت (زبر، زیر، پیش) کو کھینچ کر پڑھتے ہیں۔ جیسے امام فراء سے منقول ہے کہ عرب میں کہا جاتا ہے: ''أَكَلْتُ لَحْمَا شَاةٍ'' اور مراد ''لَحْمَ شَاةٍ'' ہوتا ہے۔ ❸ اور ''الدَّرَاهِمْ، الصَّيَارِف'' کو ''الدَّرَاهِيْمْ، الصَّيَارِيْف'' بولا جاتا ہے۔ ❹

✿ أَفْئِدَةً: اس قراءت میں اصل کے مطابق حرکتِ کسرہ کو بغیر کھینچے پڑھا گیا ہے۔

❀ أَفْئِيْدَةً: اس قراءت میں حرکتِ کسرہ کو کھینچ کر پڑھا گیا ہے۔

14 - ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ﴾ (رقم الآية: 42)

لفظ [لَا تَحْسَبَنَّ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة البقرة:273)

15 - ﴿وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ﴾ (رقم الآية: 46)

لفظ [إِنْ ... لِتَزُوْلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ إِنْ ... لَتَزُوْلُ: اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ ''مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة'' ہے۔ اور ﴿لَتَزُوْلُ﴾ کا ﴿لَـ﴾ لام تاکید ہے۔ اور فعل ماقبل ﴿إِنْ﴾ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (کفار) نے (اپنے انبیاء اور اہل ایمان کے خلاف) اپنی (زیادہ سے زیادہ اور خطرناک سے خطرناک جو

❶ المهذب: 71/2 ❷ المهذب: 71/2
❸ لطائف الإشارات:2602/6 ❹ المهذب: 72/2 ❺ المهذب: 72/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھی) خفیہ تدبیر اور سازش (وہ کر سکتے تھے) کیں۔ اور یقیناً ان کی تدبیر اور سازش ایسی (خطرناک) تھی کہ پہاڑ (اگر کسی طرح اپنی جگہ سے ٹل سکتے تو) ان سازشوں سے ضرور ہی ٹل جاتے۔''

اس قراءت میں کفار کے مکر وفریب کی شدت کو بیان کیا جا رہا ہے۔ جس طرح قصہ نوح میں بھی ہے: ﴿وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا﴾ ''اور انہوں نے بہت بڑی خفیہ تدبیر کی۔'' اس قراءت کی تائید دو شاذ قراءت سے بھی ہوتی ہے:

❶ "وَإِنْ كَادَ مَكْرُهُمْ لَتَزُوْلُ" ''اور قریب تھا کہ اُن کے مکر کی شدت سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جاتے۔''

❷ "وَ لَوْلَا كَلِمَةُ اللّٰهِ لَزَالُ مِنْ مَكْرِهِمُ الْجِبَالُ" ''اور اگر اللہ کا کلمہ (مدد ونصرت) نہ ہوتی تو ان کے مکر کی شدت سے پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جاتے۔''[1]

❀ إِنْ ... لِتَزُوْلَ : اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ نافیہ ہے۔ اور ﴿لَتَزُوْلُ﴾ کا ﴿لَ﴾ 'لام كَيْ' ہے۔ جس کی وجہ سے فعل منصوب ہے۔ کیونکہ "لام كَيْ" فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (کفار) نے (اپنے انبیاء اور اہل ایمان کے خلاف) اپنی (زیادہ سے زیادہ اور خطرناک سے خطرناک جو بھی) خفیہ تدبیر اور سازش (وہ کر سکتے تھے) کیں۔ اور ان کی تدبیر ہرگز ایسی نہ تھی کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں۔''

اس قراءت میں کفار کے مکر وفریب کی تحقیر بیان ہو رہی ہے کہ اللہ کا دین جو پہاڑوں کی طرح مستحکم ہے ان کی سازشیں کسی صورت اسے نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔[2]

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اگرچہ کفار کی خفیہ تدبیر اور سازشیں ایسی تھی کہ اگر وہ اس سے پہاڑ کو ہٹانا چاہتے تو ہٹا لیتے لیکن چونکہ یہ خفیہ تدبیر اور سازشیں اللہ کے دین کے مقابلے میں تھیں، اور اللہ اپنے دین کو غالب کر کے رہتا ہے، اس لیے ان کی سازشیں ان کے کسی کام نہ آئیں۔

❁:..... "أَنْ مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ" کا معنی یہ ہے کہ یہ "أَنْ" اصل میں "أَنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے، اور خبر باقی رکھی جاتی ہے لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿آنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (یونس: 10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

16 - ﴿فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ﴾ (رقم الآية: 47)

لفظ [فَلَا تَحْسَبَنَّ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

---

[1] الكشف: 27/2 [2] الكشف: 27/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 379
[3] المهذب: 72/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحجر

1 - ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝﴾ (رقم الآية: 2)

لفظ [رُبَمَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **رُبَّمَا**: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "ب" کی تشدید کے ساتھ

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ مُثَقَّلَةً.))

"سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿رُبَّمَا﴾ 'تشدید' کے ساتھ۔"[1]

❀ **رُبَمَا**: یہ اہل حجاز اور قبیلہ قیس میں سے اکثریت کی لغت ہے۔ "ب" کی تخفیف کے ساتھ[2]

✿:..... یہ کلمہ حرف جر ہے جو ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔ "رُبَّ" اور "كَمْ" دونوں ایک معنی کے لیے بولے جاتے ہیں۔ تاہم فرق یہ ہے کہ "رُبَّ" تقلیل اور "كَمْ" تکثیر کے لیے آتا ہے۔ اور اس کلمہ میں آٹھ لغتیں پائی جاتی ہیں، لیکن قرآن مجید میں دو آئی ہیں۔[3] ترجمہ ہے: "کسی وقت چاہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، کاش! وہ مسلم ہوتے۔"

2 - ﴿لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا مُنْظَرِينَ ۝﴾ (رقم الآية: 8،7)

لفظ [مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ] میں چار قراءات ہیں:

✿:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَظَهَّرُونَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُونَ" اور ﴿مَا تَنَزَّلُ﴾ اصل میں "مَا تَتَنَزَّلُ" تھا۔

---

[1] المستدرك للحاكم: 242/2 وصححه ووافقه الذهبي، والقراءات الواردة في السنة: 82

[2] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 480

[3] لطائف الإشارات: 2622/6

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ❶ جیسے: "مَا تَتَنَزَّلُ" سے ﴿مَا تَنَزَّلُ﴾ "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدمِ ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❷

✿ مَا تُنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ : اس قراءت میں ﴿تُنَزَّلُ﴾ واحد مؤنث غائب فعل مضارع مجہول ہے، اور "تَنَزَّلَ يَتَنَزَّلُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اور ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(کفار مکہ آپ سے کہتے ہیں) اگر تو اپنے وعدے میں سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا؟ (اللہ تعالیٰ جواب دے رہے ہیں:) فرشتے نہیں اتارے جاتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت وہ (کفار) مہلت دیے گئے نہیں ہوتے۔" یعنی جب فرشتے عذاب لے کر آجاتے ہیں پھر اس وقت ان لوگوں کو مہلت نہ ملے گی۔

❀ مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ ✿ مَا تَتَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ : اس قراءت میں ﴿تَنَزَّلُ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع معروف ہے، اور "تَنَزَّلَ يَتَنَزَّلُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اور ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

﴿مَا تَنَزَّلُ﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور ﴿مَا تَتَنَزَّلُ﴾ میں قاعدے کے تحت پہلی 'تاء' کا دوسری 'تاء' میں ادغام کر دیا گیا۔ مزید وضاحت دیکھیں: [سورة البقرة: 276]

ترجمہ ہوگا: "(کفار مکہ آپ سے کہتے ہیں) اگر تو اپنے وعدے میں سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا؟ (اللہ تعالیٰ جواب دے رہے ہیں:) فرشتے نہیں اترتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت وہ (کفار) مہلت دیے گئے نہیں ہوتے۔"

❀ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ : اس قراءت میں ﴿نُنَزِّلُ﴾ جمع متکلم فعل مضارع معروف ہے، اور "نَزَّلَ يُنَزِّلُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اور ﴿الْمَلٰٓئِكَةَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "(کفار مکہ آپ سے کہتے ہیں) اگر تو اپنے وعدے میں سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتے کیوں

---

❶ علم الصيغة: 45

❷ لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

❸ المهذب: 74/2 والموضح: 717

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں لے آتا؟ (اللہ تعالیٰ جواب دے رہے ہیں:) ہم فرشتوں کو نہیں اتارتے مگر حق کے ساتھ اور اس وقت وہ (کفار) مہلت دیے گئے نہیں ہوتے۔''

3 - ﴿وَ لَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝۱۴ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝۱۵﴾ (رقم الآية: 14، 15)

لفظ [سُكِّرَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سُكِرَتْ**: یہ ''سَكِرَ يَسْكَرُ'' باب ''سَمِعَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ جس کا معنی: ''سُحِرَتْ وَوُقِفَتْ'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر ہم (کفار) پر آسمان سے کوئی دروازہ کھول دیں، پھر یہ دن بھر اس میں چڑھنے لگیں، تو (پھر بھی) یقیناً وہ (ایمان لانے کی بجائے) کہیں گے کہ اصل بات یہ ہے کہ ہماری آنکھیں مدہوش کر دی گئی ہیں (روک دی گئی ہیں)، بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' ہم حقیقت میں نہیں چڑھ رہے۔

❀ **سُكِّرَتْ**: یہ ''سَكَّرَ يُسَكِّرُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ جس کا معنی: ''سُدَّتْ وَغُطِّيَتْ'' ہے۔ یعنی اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور اگر ہم (کفار) پر آسمان سے کوئی دروازہ کھول دیں، پھر یہ دن بھر اس میں چڑھنے لگیں، تو (پھر بھی) یقیناً وہ (ایمان لانے کی بجائے) کہیں گے کہ اصل بات یہ ہے کہ ہماری آنکھیں ڈھانپ دی گئی ہیں (باندھ دی گئی ہیں)، بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔'' ہم حقیقت میں نہیں چڑھ رہے۔

4 - ﴿وَ اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً﴾ (رقم الآية: 22)

لفظ [الرِّيٰحَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 164)

5 - ﴿وَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۳۹ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝۴۰﴾ (رقم الآية: 39، 40)

لفظ [الْمُخْلَصِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **الْمُخْلِصِيْنَ**: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی: ''اَلَّذِيْنَ أَخْلَصَهُمُ اللّٰهُ لِطَاعَتِهِ وَدِيْنِهِ'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(شیطان کہنے لگا: اے اللہ!).....اور میں ہر صورت تمام (بنی آدم) کو گمراہ کر دوں گا، مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو (تو نے اپنی اطاعت اور دین کے لیے) چنے ہوئے ہیں۔''

❀ **الْمُخْلِصِيْنَ**: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی: ''اَلَّذِيْنَ أَخْلَصُوْا لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ'' ہے۔[3]

---

[1] الحجة لابن مريم: 206
[2] الموضح: 719
[3] تفسير القرطبي: 70/15

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(شیطان کہنے لگا: اے اللہ!)..... اور میں ہر صورت تمام (بنی آدم) کو گمراہ کردوں گا، مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو (تیری عبادت میں) مخلص ہیں۔''

6 - ﴿قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾﴾ (رقم الآية: 41)

لفظ [عَلَيَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **عَلَيَّ**: یہ ''اَلْعُلُوُّ'' سے اسم فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (اخلاص والا راستہ) بلند و بالا راستہ ہے جو سیدھا ہے۔''

❀ **عَلَيَّ**: یہ حرف جر ہے، اور اس کی 'یاء' کا 'یائے متکلم' میں ادغام ہوا ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ (اخلاص والا) ❷ راستہ ہے جو مجھ تک سیدھا پہنچتا ہے۔''

7 - ﴿لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾﴾ (رقم الآية: 44)

لفظ [جُزْءٌ] میں تین قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:260)

8 - ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾﴾ (رقم الآية: 45)

لفظ [عُيُونٍ] میں ہر جگہ اور [الْعُيُونِ] (یٰسٓ:34)، [عُيُونًا] (القمر:12) میں دو قراءات ہیں:

✿ **عُيُونٍ، الْعُيُونِ، عُيُونًا**: یہ سب ''عَيْنٌ'' کی جمع ہیں، اس قراءت میں اصل کے مطابق 'عین' کو ضمہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ ''فَعْلٌ'' کی جمع ''فُعُوْلٌ'' ہی آتی ہے۔ جیسے: ''قَلْبٌ'' سے ''قُلُوْبٌ''۔

❀ **عِيُونٍ، الْعِيُونِ، عِيُونًا**: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'یاء' کی مناسبت سے ماقبل 'عین' کو کسرہ دے دیا گیا ہے۔ ❹

✿:..... عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں، اور معنی ایک ہے۔ ❺ اسی طرح ﴿الْغُيُوبِ، عُيُونٍ، بُيُوتٍ، شُيُوخًا، جُيُوبِ﴾ میں بھی یہی دونوں لغتیں ہیں۔

لفظ [ادْخُلُوهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اُدْخُلُوهَا**: یہ جمع مذکر مخاطب فعل امر معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے، (ان سے کہا جائے گا:) سلامتی کے ساتھ بے خوف ہو کر ان میں داخل ہو جاؤ۔''

---

❶ الموضح: 720 ولطائف الإشارات: 2627/6 والمهذب: 65/2

❷ بریکٹ کا ترجمہ (تفسیر عبدالاسلام بھٹوی) سے لیا گیا ہے۔

❸ المهذب: 75/2

❹ الموضح: 318

❺ المغني لمحمد سالم: 311،310/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **اُدْخُلُوْهَا**: یہ جمع مذکر مخاطب فعل ماضی مجہول ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''بے شک متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے، (اور وہ) سلامتی کے ساتھ خطرہ سے محفوظ ان (باغوں) میں داخل کیے جائیں گے۔''

9 - ﴿قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝۵۳﴾ (رقم الأية: 53)

لفظ [نُبَشِّرُكَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:39)

10 - ﴿قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝۵۴﴾ (رقم الأية: 54)

لفظ [تُبَشِّرُوْنَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **تُبَشِّرُوْنَ**: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ابراہیم علیہ السلام (فرشتوں سے) کہنے لگے: تم نے مجھے اس کے باوجود خوشخبری دی ہے کہ مجھے بڑھاپا آ پہنچا ہے، تو تم کس بات کی خوشخبری دیتے ہو؟''

❀ **تُبَشِّرُوْنِّ**: یہ اصل میں ''تُبَشِّرُوْنَنِيْ'' تھا، اس میں پہلا 'نون' علامت مضارع اور دوسرا 'نون وقایہ' ہے، جو فعل کو کسرہ سے بچانے کے لیے آتا ہے۔ مثلین ہونے کی وجہ سے دونوں 'نون' کا آپس میں ادغام کیا تو ''تُبَشِّرُوْنِّيْ'' ہوگیا۔ پھر 'کسرہ' پر اکتفاء کرتے ہوئے 'یاء' کو حذف کر دیا۔ جس طرح کہ اکثر قرآن مجید میں رؤوس آیۃ پر کیا گیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''ابراہیم علیہ السلام (فرشتوں سے) کہنے لگے: تم نے مجھے اس کے باوجود خوشخبری دی ہے کہ مجھے بڑھاپا آ پہنچا ہے، تو تم کس بات کی مجھے خوشخبری دیتے ہو؟''

✿ **تُبَشِّرُوْنِ**: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کے لیے 'نون وقایہ' کو بھی حذف کر دیا گیا ہے۔ ❸ ترجمہ وہی ہوگا۔

11 - ﴿قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝۵۶﴾ (رقم الأية: 56)

لفظ [يَّقْنَطُ] میں اور [اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ] (الروم:36)، [لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ] (الزمر:53) میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَّقْنِطُ، يَقْنِطُوْنَ، لَا تَقْنِطُوْا**: یہ اہل حجاز اور بنو اسد کی لغت ہے۔ وہ اس فعل کو باب ''ضَرَبَ يَضْرِبُ'' سے پڑھتے ہیں۔

❀ **يَّقْنَطُ، يَقْنَطُوْنَ، لَا تَقْنَطُوْا**: یہ بنی تمیم، بکر بن وائل اور بعض قبیلہ قیس کی لغت ہے۔ وہ اس فعل کو باب ''سَمِعَ يَسْمَعُ'' سے پڑھتے ہیں۔ ❹

---

❶ الموضح: 720 ❷ المهذب: 76/2 ❸ الموضح: 722 والكشف: 30/2

❹ لطائف الإشارات: 2631/6 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 470

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....قرآن مجید میں ایک جگہ یہ فعل صرف باب "ضَرَبَ يَضْرِبُ" سے پڑھا گیا ہے: ﴿مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا﴾ (الشوریٰ: 28)

12 - ﴿إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (رقم الآية: 59)

لفظ [لَمُنَجُّوهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الأنعام:63)

13 - ﴿إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ﴾ (رقم الآية: 60)

لفظ [قَدَّرْنَا] میں یہاں اور [قَدَّرْنَاهَا] (النمل:57)، [نَحْنُ قَدَّرْنَا] (الواقعة:60)، [فَقَدَرْنَا] (المُرْسَلٰت:23)، [قَدَّرَ] (الأعلى:3)، [فَقَدَرَ] (الفجر:16) میں دو قراءات ہیں:

❁ قَدَّرْنَا، قَدَّرْنَاهَا، نَحْنُ قَدَّرْنَا، فَقَدَّرْنَا، قَدَّرَ، فَقَدَّرَ : یہ "قَدَّرَ يُقَدِّرُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔

❁ قَدَرْنَا، قَدَرْنَاهَا، نَحْنُ قَدَرْنَا، فَقَدَرْنَا، قَدَرَ، فَقَدَرَ : یہ "قَدَرَ يَقْدِرُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

❁:.....عربوں کے ہاں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا معنی: "كَتَبْنَا، دَبَّرْنَا" "ہم نے طے کر دیا، لکھ دیا، مقدر کر دیا" ہے۔

لطائف الإشارات: 2636/6

14 - ﴿فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ﴾ (رقم الآية: 65)

لفظ [فَأَسْرِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة الحجر:65)

❁:.....ترجمہ ہے: "(فرشتوں نے لوط علیہ السلام سے کہا:) سو تم اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں چلاؤ (اور اس بستی سے نکل جاؤ)۔"

15 - ﴿وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ﴾ (رقم الآية: 82)

لفظ [بُيُوتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:189)

16 - ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ (رقم الآية: 94)

لفظ [فَاصْدَعْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الأنعام:46)

---

❶ الكشف: 31/2 ❷ توجيه ما قرء به من لهجة اسد:480، 481)

❸ المغني: 236/1 ❹ المهذب: 78/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ النحل

1 - ﴿اَتٰۤی اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (رقم الآیۃ: 1)

لفظ [یُشْرِكُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ... یُشْرِكُوْنَ : اس قراءت میں ﴿فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ﴾ سے تمام مسلمانوں اور غیر مسلم سے خطاب ہے۔ اور ﴿یُشْرِكُوْنَ﴾ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کا فاعل "الْمُشْرِكُوْنَ" ہے۔ اصل عبارت ہے: "تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُ الْمُشْرِكُوْنَ"۔

ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا، سو تم (سب) اس کے جلد آنے کا مطالبہ نہ کرو (بلکہ انتظار کرو)، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ (مشرک) شریک بناتے ہیں۔''

❀ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ... تُشْرِكُوْنَ : اس قراءت میں ﴿تُشْرِكُوْنَ﴾ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ﴾ اور ﴿تُشْرِكُوْنَ﴾ سے تمام کافروں سے خطاب ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا، سو تم (کافروں) اس کے جلد آنے کا مطالبہ نہ کرو (بلکہ انتظار کرو)، وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو تم شریک بناتے ہو۔''

✿:..... آیت میں کہا جا رہا ہے: قیامت یا عذاب کا وقت آ گیا، کیونکہ اس کا آنا اتنا یقینی ہے کہ سمجھو آ ہی چکا۔ اس لیے جلدی نہ مچاؤ، وہ بالکل قریب ہے۔ کفار تو قیامت اور عذاب کے جلد آنے کا مطالبہ کرتے ہی تھے۔ مسلمان بھی بعض اوقات پریشان ہو کر اللہ کی نصرت اور کفار پر جلدی عذاب آنے کی دعا کرتے تھے۔ اس لیے انہیں تسلی دی کہ سمجھو اللہ کا حکم آ ہی گیا۔ ❷

2 - ﴿یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ﴾ (رقم الآیۃ: 2)

لفظ [یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ] میں تین قراءات ہیں:

✿:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَظٰهَرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" اور ﴿تَنَزَّلُ﴾ اصل میں "تَتَنَزَّلُ" تھا۔ ❸

✿ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ : اس قراءت میں ﴿تَنَزَّلُ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع معروف ہے، اور

❶ الموضح: 729 ❷ تفسیر عبد السلام بھٹوی ❸ علم الصیغہ: 45

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"تَنَزَّلَ يَتَنَزَّلُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ یہ اصل میں "تَتَنَزَّلُ" تھا، قاعدہ کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: "فرشتے وحی کے ساتھ (اللہ) کے حکم سے اس کے بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے نازل ہوتے ہیں۔"

❀ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ ✿ يُنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةَ: اس قراءت میں فعل واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے اور ﴿الْمَلٰٓئِكَةَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

﴿يُنَزِّلُ﴾ "نَزَّلَ يُنَزِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اور ﴿يُنْزِلُ﴾ "أَنْزَلَ يُنْزِلُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيْل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہوجاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ"[1]

ترجمہ ہوگا: "وہ (اللہ) فرشتوں کو وحی کے ساتھ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔"

3 - ﴿خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳﴾ (رقم الآية: 3)

لفظ [يُشْرِكُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُشْرِكُوْنَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مشرکین کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(اللہ تعالیٰ) نے زمین و آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا، (یعنی زمین و آسمان کی پیدائش بے شمار حکمتوں پر مبنی ہے) وہ (اللہ) ان سے بہت بلند ہے جنہیں وہ (مشرک) شریک بناتے ہیں۔"

❀ تُشْرِكُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ مشرکین سے خطاب ہورہا ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: "(اللہ تعالیٰ) نے زمین و آسمان کو حق کے ساتھ پیدا کیا، (یعنی زمین و آسمان کی پیدائش بے شمار حکمتوں پر مبنی ہے) وہ (اللہ) ان سے بہت بلند ہے جنہیں تم شریک بناتے ہو۔"

4 - ﴿وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۷﴾ (رقم الآية: 7)

لفظ [بِشِقِّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ بِشِقِّ: یہ "شَقَّ يَشُقُّ" باب "نَصَرَ" سے مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے) وہ تمہارے (سامان کا) بوجھ اٹھا کر (دور دراز) شہر تک اٹھا کر لے جاتے ہیں

[1] خاصيات أبواب الصرف: 72۔ الموضح: 731_729 [2] الموضح: 729

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاں تم نہیں پہنچ سکتے تھے مگر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتے ہوئے....."

❀ **بِشِقِّ** : یہ اسم مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے) وہ تمہارے (سامان کا) بوجھ اٹھا کر (دور دراز) شہر تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جہاں تم نہیں پہنچ سکتے تھے مگر جسمانی مشقت کے ساتھ....."

✿:..... بعض کے ہاں یہ دونوں مصدر ہیں، جن کا معنی "اَلْمَشَقَّةُ" ہے۔ ❶

لفظ [**لَرَءُوْفٌ**] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **لَرَؤُفٌ** : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... بے شک تمہارا رب یقیناً ہمیشہ شفقت فرمانے والا، بار بار رحم فرمانے والا ہے۔"

❀ **لَرَءُوْفٌ** : یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے : ﴿غَفُوْرٌ، شَكُوْرٌ، وَدُوْدٌ﴾ ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: "بے شک تمہارا رب یقیناً بہت زیادہ شفقت فرمانے والا، بار بار رحم فرمانے والا ہے۔"

✿:..... امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ﴿لَرَؤُفٌ﴾ بنی اسد کی، اور ﴿لَرَءُوْفٌ﴾ اکثر اہل عرب کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❸ جبکہ اکثر نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے۔ جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔

5 - ﴿وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ﴾ (رقم الآية: 9)

لفظ [**قَصْدُ**] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الأنعام:46)

6 - ﴿يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ﴾ (رقم الآية: 11)

لفظ [**يُنْۢبِتُ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُنْۢبِتُ** : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ﴾ میں ﴿هُوَ الَّذِيْ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جس سے مراد "اللہ تعالیٰ" کی ذات ہے۔ ترجمہ ہوگا: "وہ (ذات) تمہارے لیے (پانی) کے ساتھ کھیتی اور زیتون اور کھجور اور ہر قسم کے پھل اگاتی ہے۔"

---

❶ المهذب: 80/2 والمغني: 316

❷ الحجة: 89 وعنایات رحمانی: 2/68 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 12/336

❸ توجيه ما قرء به من لهجة اسد:463 ❹ المهذب: 80/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ **نُنْبِتُ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''ہم تمہارے لیے (پانی) کے ساتھ کھیتی اور زیتون اور کھجور اور ہر قسم کے پھل اگاتے ہیں۔''

7 - ﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ﴾ (رقم الآية: 12)

لفظ [وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٌۢ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ**: اس قراءت میں ﴿وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ﴾ ماقبل ﴿وَالنَّهَارَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ اور ﴿مُسَخَّرٰتٍ﴾ ماقبل ﴿سَخَّرَ﴾ کا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ جمع مؤنث سالم کی نصبی حالت کسرہ سے ہی آتی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے خاطر رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستاروں کو مسخر کر دیا اس حال میں کہ (یہ سب) اس کے حکم سے مسخر ہیں۔''

❀ **وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ**: اس قراءت میں ﴿وَالشَّمْسُ﴾ کی ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ﴾ اس پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ اور ﴿مُسَخَّرٰتٌ﴾ ان سب کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے خاطر رات اور دن کو مسخر کر دیا اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں۔''

✿ **وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ**: اس قراءت میں ﴿وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ﴾ ماقبل ﴿وَالنَّهَارَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ اور ﴿وَالنُّجُوْمُ﴾ کی ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿مُسَخَّرٰتٌ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے خاطر رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں۔''

8 - ﴿اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۱۷﴾ (رقم الآية: 17)

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ الأنعام: 152)

9 - ﴿وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝۲۰﴾ (رقم الآية: 20)

---

❶ الموضح: 731 وحجة القراءات لأبي زرعة: 386

❷ المُوْضَح: 732،731 وحجة القراءات لأبي زرعة: 386 ❸ لطائف الاشارات 2651/6

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [يَدْعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مشرکین کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں (ان کا حال یہ ہے کہ) وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود (اللہ کے) پیدا کیے ہوئے ہیں۔''

❀ تَدْعُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور خطاب مشرکین سے ہے۔ اس قراءت میں زجر و توبیخ زیادہ ہے۔ [1] ترجمہ ہو گا: ''اور جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو (ان کا حال یہ ہے کہ) وہ کچھ پیدا نہیں کر سکتے، بلکہ وہ خود (اللہ کے) پیدا کیے ہوئے ہیں۔''

10 - ﴿ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ﴾ (رقم الآية: 27)

لفظ [تُشَآقُّوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُشَآقُّوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''پھر قیامت کے دن وہ (اللہ) (مشرکوں) کو رسوا کرے گا اور کہے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم (مجھے سے یا اہل توحید سے) لڑتے جھگڑتے تھے؟'' اب لاؤ، پیش کرو، اگر تم سچے ہو۔

❀ تُشَآقُّوْنِ: یہ اصل میں ''تُشَآقُّوْنَنِيْ'' تھا، اس میں پہلا 'نون' علامت مضارع اور دوسرا 'نون وقایہ' ہے، جو فعل کو کسرہ سے بچانے کے لیے آتا ہے۔ مثلین ہونے کی وجہ سے دونوں 'نون' کا آپس میں ادغام کیا تو ''تُشَآقُّوْنِيْ'' ہو گیا۔ پھر 'کسرہ' پر اکتفاء کرتے ہوئے تخفیف کی غرض سے 'نون وقایہ' اور 'یاء' متکلم کو حذف کر دیا، ﴿تُبَشِّرُوْنِ﴾ کی طرح۔ [2]

ترجمہ ہو گا: ''پھر قیامت کے دن وہ (اللہ) (مشرکوں) کو رسوا کرے گا اور کہے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کے بارے میں تم میرے ساتھ لڑتے جھگڑتے تھے؟'' دعویٰ کرتے تھے کہ واقعی ہی اس کے شریک ہیں۔ اب لاؤ، پیش کرو، اگر تم سچے ہو۔

11 - ﴿الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠﴾ (رقم الآية: 28)

لفظ [تَتَوَفّٰىهُمُ] میں یہاں اور آیت :32 میں دو قراءات ہیں:

✿ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ❀ يَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔

---

[1] الكشف: 36/2 [2] المغني: 320/2 والمهذب: 80/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ، قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ فعل مذکر اس لیے لائے کہ یہ "جَمْعٌ" اور "فَرِيقٌ" کے معنی میں ہے۔ اور فعل مؤنث اس لیے کہ یہ "جَمَاعَةٌ" اور "طَائِفَةٌ" کے معنی میں ہے۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿الْمَلَائِكَةُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❶

12 - ﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ﴾ (رقم الآية: 33)

لفظ [تَأْتِيَهُمُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ ❀ يَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ، قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿الْمَلَائِكَةُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

13 - ﴿إِنْ تَحْرِصْ عَلَى هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ﴾ (رقم الآية: 37)

لفظ [يَهْدِي] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَهْدِي : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اگر آپ (کفار) کی ہدایت کی شدید خواہش رکھیں تو بے شک اللہ اس کو ہدایت نہیں دیتا جسے وہ (اس کے انکار و سرکشی کی وجہ سے) گمراہ کر دے۔'' یعنی آپ کا ان کی ہدایت کی حرص کرنا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

❀ يُهْدَى : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس قراءت کا یوں ترجمہ کیا ہے: "مَنْ أَضَلَّهُ اللَّهُ لَا يُهْدَى" ❸

ترجمہ ہوگا: ''اگر آپ (کفار) کی ہدایت کی شدید خواہش رکھیں تو بے شک اللہ جسے (اس کے انکار و سرکشی کی وجہ سے) گمراہ کر دے وہ کبھی ہدایت نہیں دیا جاتا۔'' یعنی اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

اور ایک شاذ قراءت بھی اسی معنی کی ہے: " لَا هَادِيَ لِمَنْ أَضَلَّهُ اللَّهُ " ''اُسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں جسے اللہ نے گمراہ کر دیا۔'' ❹

14 - ﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ (رقم الآية: 40)

لفظ [فَيَكُونُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَيَكُونَ : اس قراءت میں ﴿فَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور فعل ماقبل ﴿نَقُولَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ

---

❶ المهذب: 81/2 ❷ المهذب: 82/2
❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 389 ❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 389

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "أَنْ نَّقُوْلَ فَيَكُوْنَ" ۔ ترجمہ ہوگا: ''ہمارا کسی چیز کو، جب ہم اس کا ارادہ کرلیں، اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ ہم اسے کہتے ہیں کہ 'ہوجا' تو (ہمارے کہنے سے) وہ (چیز) ہوجاتی ہے۔''

❀ **فَيَكُوْنُ** : اس قراءت میں ﴿فَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور فعل جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور فعل مضارع جب حروف ناصب وجازم سے خالی ہوتو مرفوع ہوتا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "فَهُوَ يَكُوْنُ"۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''ہمارا کسی چیز کو، جب ہم اس کا ارادہ کرلیں، اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ ہم اسے کہتے ہیں کہ ''ہوجا'' پس وہ (چیز) ہوجاتی ہے۔''

15 - ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ﴾ (رقم الآية: 43)

لفظ [نُّوْحِيْٓ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **نُّوْحِيْٓ** : یہ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ جیسے: دوسرے مقام پر ہے: ﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ﴾ (النساء: 163)

ترجمہ ہوگا: ''اور جو بھی آپ سے پہلے ہم نے (نبی) بھیجے وہ مرد ہی ہوتے تھے، جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔''

❀ **يُوْحٰٓى** : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ جیسے: دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ﴾ (هود: 36) [2]

ترجمہ ہوگا: ''اور جو بھی آپ سے پہلے ہم نے (نبی) بھیجے وہ مرد ہی ہوتے تھے، جن کی طرف وحی کی جاتی تھی۔''

16 - ﴿اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (رقم الآية: 47)

لفظ [لَرَءُوْفٌ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورۃ النحل: 7)

17 - ﴿اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ﴾ (رقم الآية: 48)

لفظ [يَرَوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَرَوْا** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿اَوْ يَاْخُذَهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکین کے بارے میں کہا جارہا ہے۔

---

[1] الموضح: 736 [2] الموضح: 736 [3] المغني: 200/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا (مشرکین) نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ جسے اللہ نے پیدا کیا ہے، جو بھی چیز ہو اس کے سائے دائیں طرف سے اور بائیں طرفوں سے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں۔''

❀ تَرَوْا : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ تمام نوع انسانی سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا تم نے اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا؟ جسے اللہ نے پیدا کیا ہے، جو بھی چیز ہو اس کے سائے دائیں طرف سے اور بائیں طرفوں سے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں۔''

❁:..... آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی نشانی کا ذکر کر کے سمجھا رہے ہیں: کیا تم دیکھ کر بھی کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کے سامنے سجدہ ریز اور عاجز و مطیع ہے، پھر بھی تم اللہ کے دیے ہوئے اختیار کو اس کی ساری مخلوق کی طرح عاجزی، اطاعت اور عبادت کے بجائے سرکشی اور بغاوت میں استعمال کرتے ہو۔

لفظ [يَتَفَيَّؤُا] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ ❀ تَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو پھر فعل مذکر اور مؤنث دونوں آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ ... قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿ظِلَالُهُ﴾ ہے، جو جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر اور مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

18 - ﴿لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ﴾ (رقم الآية: 62)

لفظ [مُّفْرَطُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُفْرِطُونَ : یہ "أَفْرَطَ يُفْرِطُ" باب "إِفْعَال" سے اسم فاعل ہے۔ معنی ہوگا: "أَنَّهُمْ يَتَجَاوَزُونَ الْحَدَّ فِي مَعَاصِي اللّٰهِ" ❸

ترجمہ ہوگا: ''کوئی شک نہیں کہ بے شک (مشرکین) کے لیے آگ ہے اور بلاشبہ وہ (اللہ کی معصیت میں) حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔''

❀ مُفَرِّطُونَ : یہ "فَرَّطَ يُفَرِّطُ" باب "تَفْعِيل" سے اسم فاعل ہے۔ اور "قَصَّرَ" کے معنی

---

❶ الكشف: 37/2 والموضح: 737

❷ الحجة لابن خالويه: 211 وطلائع البشر: 104

❸ الموضح: 739 ولطائف الإشارات: 2659/6

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''کوئی شک نہیں کہ بے شک (مشرکین) کے لیے آگ ہے اور بلاشبہ وہ (احکام الٰہی میں) کوتاہی کرنے والے ہیں۔''

دوسرے مقام پر ہے:

﴿اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ﴾ (الزمر: 56)

''(قیامت کے دن ایسا نہ ہو کہ تم حسرت وندامت کے ساتھ وقت کی فرصت کو یاد کرو، اور) یہ کہ (تم میں سے) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے حق میں کی۔''

✿ **مُّفْرَطُوْنَ** : یہ **"أَفْرَطَ يُفْرِطُ"** باب **"إِفْعَال"** سے اسم مفعول ہے۔ معنی ہوگا: **"مُقَدَّمُوْنَ إِلَى النَّارِ مُتْرَكُوْنَ فِيْهَا"**۔ ❷ اور ابو عبیدہ نے اس کا معنی **"مُعْجَلُوْنَ"** کیا ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''کوئی شک نہیں کہ بے شک (مشرکین) کے لیے آگ ہے اور بلاشبہ وہ سب سے پہلے (اس میں) پہنچائے جانے والے ہیں۔''

❁:..... تینوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اس میں کوئی شک نہیں کہ بے شک مشرکین کے لیے آگ ہے اور بے شک وہ سب سے پہلے اس میں داخل کیے جائیں گے، کیونکہ بے شک وہ اللہ کی معصیت میں حد سے تجاوز کرنے والے ہیں اور اس کے نازل کردہ احکام میں کوتاہی کرنے والے ہیں۔''

19 - ﴿وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا﴾ (رقم الآية: 66)

لفظ [**نُسْقِيْكُمْ**] میں یہاں اور سورۃ المؤمنون:21 میں تین قراءات ہیں:

✿ **تَسْقِيْكُمْ** : یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور **"سَقٰى يَسْقِيْ"** سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ تمہارے لیے چوپاؤں میں یقیناً بہت بڑی نصیحت ہے، وہ (چوپائے) اپنے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں۔''

❁ **نَسْقِيْكُمْ** : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور **"سَقٰى يَسْقِيْ"** سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ تمہارے لیے چوپاؤں میں یقیناً بہت بڑی نصیحت ہے، ہم ان کے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں۔''

---

❶ المغني: 326/2

❷ شرح الهداية: 381 والحجة لابن خالوية: 212

❸ الموضح: 739

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **نُسْقِيكُمْ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور "أَسْقٰى يُسْقِي" باب "إِفْعَال" سے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ تمہارے لیے چوپاؤں میں یقیناً بہت بڑی نصیحت ہے، ہم ان کے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے تمہیں خالص دودھ پلانے کے لیے دیتے ہیں۔''

✿:..... ابو عبیدہ وغیرہ کے ہاں "سَقٰى" اور "أَسْقٰى" دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن میں دونوں طرح آیا ہے: ﴿وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾ (الدھر: 21) ﴿وَأَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا﴾ (المُرسَلٰت: 27) جبکہ ابو جعفر نحاس وغیرہ نے فرق کیا ہے جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔ [1] اور ﴿نَسْقِيكُمْ/نُسْقِيكُمْ﴾ دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ہم ان کے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے تمہیں خالص دودھ دیتے ہیں کہ خود پی لو یا کسی کو پلا دو۔'' [2]

✿:..... ﴿تَسْقِيكُمْ﴾ قراءت میں فعل کی نسبت حقیقی فاعل کی طرف ہے، جو کہ چوپائے ہیں، یعنی وہ تمہیں خالص دودھ پلاتے ہیں، جبکہ ﴿نَسْقِيكُمْ/نُسْقِيكُمْ﴾ قراءت میں اللہ تعالیٰ نے فعل کی نسبت اپنی طرف کی ہے، کیونکہ ان چوپاؤں کو پیدا اور دودھ دینے کی صلاحیت تو اسی نے دی ہے۔

20 - ﴿اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝۶۸﴾

(رقم الأية: 68)

لفظ [بُيُوْتًا] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة البقرة: 189)

لفظ [يَعْرِشُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة الأعراف: 137)

21 - ﴿وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝۷۱﴾

(رقم الأية: 71)

لفظ [يَجْحَدُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَجْحَدُوْنَ**: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار کے بارے میں کہا جا رہا ہے، کیونکہ وہی نعمت الٰہی کے انکاری ہوتے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق (کے معاملے) میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، سو جنہیں (رزق کے ذریعے) فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں پر لوٹانے والے نہیں، کہ وہ سب (مالک و غلام) رزق میں برابر ہو جائیں، تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں (اور رزق کی فروانی کو اپنا کمال سمجھتے ہیں)۔''

---

[1] الكشف: 39/2 والموضح: 739 والمغني: 329/2 والمهذب: 85/2

[2] تفسیر عبد السلام بھٹوی [3] المهذب: 85/2 [4] المهذب: 85/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ تَجْحَدُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار سے خطاب کیا جارہا ہے، اور اس ڈانٹ ڈپٹ زیادہ ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے تمہیں رزق (کے معاملے) میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، سو جنہیں (رزق کے ذریعے) فضیلت دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں پر لوٹانے والے نہیں، کہ وہ سب (مالک وغلام) رزق میں برابر ہو جائیں، تو کیا تم اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہو (اور رزق کی فروانی کو اپنا کمال سمجھتے ہو)۔''

22 - ﴿اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ﴾ (رقم الآية: 72)

لفظ [بِنِعْمَتِ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

23 - ﴿وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا﴾ (رقم الآية: 78)

لفظ [بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ] میں یہاں اور الزمر: 6، النجم: 32 میں تین قراءات ہیں:

❁:..... کلام عرب میں ماقبل مکسور حرف کی اتباع (پیروی) میں کسی حرف کو کسرہ دے دیا جاتا ہے۔ اور یہ لغت بنو طیء، کلاب، ہوازن اور ہذیل کی لغت ہے۔ جبکہ باقی قبائل حرف کو اُس کی اصلی حرکت کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔ جیسے: ﴿فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ / فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ﴾ ❸

❁ بُطُوْنِ اِمَّهٰتِكُمْ : اس قراءت میں ماقبل ﴿بُطُوْنِ﴾ کے 'نون' کے کسرہ کی اتباع (پیروی) میں 'ہمزہ' کو بھی کسرہ دے دیا گیا ہے۔

❁ بُطُوْنِ اِمِّهٰتِكُمْ : اس قراءت میں ماقبل ﴿بُطُوْنِ﴾ کے 'نون' کے کسرہ کی اتباع (پیروی) میں 'ہمزہ' اور 'میم' دونوں کو کسرہ دے دیا گیا ہے۔

❁ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ : اس قراءت میں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہمزہ مضموم' اور 'میم مفتوح' پڑھی گئی ہے۔

❁:..... لفظ ﴿اُمَّهٰتِكُمْ﴾ سے ابتداء کی صورت میں صرف 'ہمزہ مضموم' اور 'میم مفتوح' ہے۔ ❹

24 - ﴿اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ﴾ (رقم الآية: 79)

لفظ [يَرَوْا] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 740 والكشف: 39/2

❷ المهذب: 85/2

❸ لهجات العرب في القرآن الكريم: 132، 133

❹ المهذب: 86/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **تَرَوْا**: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ تمام بنی آدم سے خطاب ہو رہا ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''کیا تم نے آسمان کی فضاء میں مسخر (اڑتے ہوئے) پرندوں کی طرف نہیں دیکھا، انہیں (گرنے سے) اللہ کے سوا کوئی نہیں تھامتا'' پھر بھی تم اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے اور اس کے نازل کردہ احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے؟

❀ **يَرَوْا**: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکین کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''کیا (مشرکین) نے آسمان کی فضاء میں مسخر (اڑتے ہوئے) پرندوں کی طرف نہیں دیکھا؟ انہیں (گرنے سے) اللہ کے سوا کوئی نہیں تھامتا'' پھر بھی وہ اللہ کے ساتھ شریک بنا رہے ہیں؟

25 - ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ﴾ (رقم الأية: 80)

لفظ [بُيُوْتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:189)

لفظ [ظَعْنِكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ ظَعْنِكُمْ ❀ ظَعَنِكُمْ

❁:..... کلام عرب میں ''ظَعَنَ يَظْعَنُ'' سے دونوں طرح مصدر آتا ہے۔ جس کا معنی ''سَافَرَ'' ہوتا ہے۔ ❸

ترجمہ ہے: اور (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے لیے چوپاؤں کی کھالوں سے (خیموں کے) گھر بنائے ہیں جنہیں تم سفر کے دن اور اپنے قیام کے دن ہلکا پھلکا پاتے ہو (اور اٹھائے پھرتے ہو)۔''

26 - ﴿يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (رقم الأية: 83)

لفظ [نِعْمَتَ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

27 - ﴿يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (رقم الأية: 90)

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

---

❶ الكشف:40/2 والموضح:742 ❷ المهذب: 85/2

❸ المغني:332/2

❹ المهذب: 85/2 ❺ المهذب: 88/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

28 - ﴿وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (رقم الآية: 96)

لفظ [لَنَجْزِيَنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَنَجْزِيَنَّ: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور یقیناً جن لوگوں نے صبر کیا (اور دنیوی عارضی مشکلیں جھیل گئے) ہم انہیں ضرور ان کا اجر بدلے میں دیں گے، ان بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔''

❀ لَيَجْزِيَنَّ: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ﴾ میں لفظ ﴿اللَّهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''اور یقیناً جن لوگوں نے صبر کیا (اور دنیوی عارضی مشکلیں جھیل گئے) وہ (اللہ) انہیں ضرور ان کا اجر بدلے میں دے گا، ان بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔''

29 - ﴿وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ﴾ (رقم الآية: 101)

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 90)

30 - ﴿قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ﴾ (رقم الآية: 102)

لفظ [الْقُدُسِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 87)

31 - ﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ﴾ (رقم الآية: 103)

لفظ [يُلْحِدُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَلْحَدُونَ: یہ ''لَحَدَ يَلْحَدُ'' باب ''فَتَحَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔

❀ يُلْحِدُونَ: یہ ''أَلْحَدَ يُلْحِدُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اور یہ عربوں کے ہاں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

✿:..... ''لَحَدَ'' اور ''أَلْحَدَ'' دونوں کا معنی ''انحراف کرنا، کج روی اختیار کرنا، ٹیڑھا چلنا، ہٹنا، مائل ہونا'' ہے۔ لیکن یہاں ان سے مراد صرف ''مائل ہونا'' ہے۔ اور لحد قبر کو بھی لحد اسی لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ نیچے سیدھا کھودنے کے بجائے کچھ نیچے جا کر ایک طرف کھود کر بنائی جاتی ہے۔ ❹

ترجمہ ہے: ''اور بلاشبہ یقیناً ہم جانتے ہیں کہ بے شک وہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) کو تو ایک انسان (یہ

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 393 ❷ المهذب: 88/2 ❸ المهذب: 88/2
❹ المهذب: 89/2 ولطائف الإشارات: 2228/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرآن) سکھاتا ہے۔ حالانکہ اس شخص کی زبان جس کی طرف وہ مائل ہوتے ہیں (غلط نسبت کرتے ہیں)، عجمی ہے اور یہ (قرآن) واضح عربی زبان میں ہے۔"

32 - ﴿ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٠﴾﴾ (رقم الآية: 110)

لفظ [فُتِنُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فُتِنُوا** : یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور اس کے معنی ہے: "وہ فتنے (اور آزمائش) میں ڈالے گئے۔"

اہل ایمان کو کس نے فتنے اور آزمائش میں ڈالا؟ اس کے بارے میں دو قول ہیں:

❶ ابو زرعہ کہتے ہیں: اس کا فاعل اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں ڈالا، جس طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ ایمان والوں کو آزمائش میں ڈال کر ان کے ایمان کو چیک کرتے ہیں۔ [1]

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ﴿٣﴾﴾

"کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اس پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ کہہ دیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔ حالانکہ بلاشبہ ہم نے ان لوگوں کی (بھی) آزمائش کی جو ان پر پہلے تھے، سو اللہ ان لوگوں کو جان کر رہے گا جو (اپنے دعویٰ ایمان میں) سچے ہیں، اور انہیں بھی جان کر رہے گا جو اپنے (دعویٰ ایمان میں) جھوٹے ہیں۔"

❷ مکی بن ابی طالب، محمد سالم محیسن اور ابن مریم کہتے ہیں: کہ اس کا فاعل کفار ہیں، کہ کفار نے ان پر ظلم وستم کیا، اور انہیں کفریہ بول بولنے پر مجبور کیا۔ [2]

آیت کا ترجمہ ہوگا: "پھر بے شک تیرا رب ان لوگوں کے لیے جنھوں نے ہجرت کی، اس کے بعد کہ وہ فتنے (اور آزمائش) میں ڈالے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا، یقیناً تیرا رب اس کے بعد ضرور (انہیں) بے حد بخشنے والا، (ان پر) نہایت مہربان ہے۔"

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 395

[2] الكشف: 41/2 و المهذب: 89/2 والموضح: 746

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ **فَتَنُوْا:** یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کے معنی ہے: ''انہوں نے فتنے (اور آزمائش) میں ڈالا۔''

اس کے فاعل کے بارے میں دو قول ہیں:

❀ ابو عباس مہدوی کہتے ہیں: اس کا فاعل کفار ہیں۔ اصل عبارت ہے: **"مِنْ بَعْدِ مَا فَتَنَهُمُ الْكُفَّارُ"** یعنی کفار نے انہیں فتنے اور آزمائش میں ڈالا اور انہیں کفریہ بول بولنے پر مجبور کیا۔'' [1]

❀ مکی بن ابی طالب، محمد سالم محیسن اور ابن مریم کہتے ہیں: کہ اس کا فاعل وہ خود ہیں۔ اصل عبارت ہے: **"فَتَنُوْا أَنْفُسَهُمْ"** یعنی اہل ایمان نے کفار کے ظلم وستم کی وجہ سے کراہۃً کفریہ جملہ بول کر اپنے آپ کو آزمائش میں ڈالا۔ [2]

آیت کا ترجمہ ہوگا: ''پھر بے شک تیرا رب ان لوگوں کے لیے جنھوں نے ہجرت کی، اس کے بعد کہ انہوں نے (اپنے آپ کو یا کفار نے انہیں) آزمائش میں ڈالا، پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا، یقیناً تیرا رب اس کے بعد ضرور (انہیں) بے حد بخشنے والا، (ان پر) نہایت مہربان ہے۔''

❀:..... آیت میں مکہ کے ان مسلمانوں کا ذکر ہو رہا ہے جو کافروں کے مظالم سے تنگ آ کر بظاہر کچھ لچک کھا گئے اور کفریہ جملہ بولنے پر مجبور ہو گئے اور نبی اکرم کے ساتھ ہجرت نہ کر سکے، مگر اس کے بعد انہوں نے ایمان کے تقاضے پورے کیے، یعنی ہجرت کی، جہاد میں حصہ لیا اور ایمان پر خوب ڈٹے رہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ غلطی معاف کر دی۔ [3]

33 - ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾﴾ (رقم الأية: 115)

لفظ [فَمَنِ اضْطُرَّ] اور [اضْطُرَّ] میں دو دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

34 - ﴿إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا﴾ (رقم الأية: 120)

لفظ [إِبْرٰهِيْمَ] میں دو قراءات ہیں۔ [5] دیکھیے: (سورة البقرة:124)

35 - ﴿ثُمَّ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا﴾ (رقم الأية: 123)

لفظ [إِبْرٰهِيْمَ] میں دو قراءات ہیں۔ [6] دیکھیے: (سورة البقرة:124)

---

[1] شرح الهداية: 382 [2] الكشف: 41/2 و المهذب: 89/2 والموضح: 745
[3] تفسیر عبدالسلام بھٹوی، اضافہ وترمیم کے ساتھ [4] المهذب: 90/2
[5] المهذب: 90/2
[6] المهذب: 90/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

36 - ﴿وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ﴾ (رقم الأية: 127)

لفظ [ضَيْقٍ] میں یہاں اور سورۃ النَّمل:70 میں دو قراءات ہیں:

❁ ضَيْقٍ ❁ ضِيْقٍ

❁:..... کلام عرب میں "ضَاقَ يَضِيْقُ" سے دونوں طرح مصدر آتا ہے۔ اور دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

ترجمہ ہے: "(اے نبی!) اور آپ (کفار) پر غم نہ کریں اور نہ کسی تنگی میں مبتلا ہوں، اس سے جو وہ سازشیں کر رہے ہیں۔"

جبکہ بعض نے فرق کیا ہے کہ جگہ اور گھر کی تنگی کے لیے ﴿ضِيْقٍ﴾ اور دل اور سینے کی تنگی کے لیے ﴿ضَيْقٍ﴾ بولا جاتا ہے۔

لیکن قرآن مجید میں دونوں سے مراد "دل اور سینے" کی تنگی ہے، کیونکہ دوسرے مقامات پر وضاحت ہے: ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا﴾ (الكهف:6)، ﴿لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾ (الشعراء:3)[1]

[1] شرح الهداية: 383

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الإسراء

1 - ﴿وَ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝۲﴾ (رقم الآية: 2)

لفظ [اَلَّا تَتَّخِذُوْا] میں دو قراءات ہیں:

❁ **اَلَّا تَتَّخِذُوْا** : اس قراءت میں ﴿اَلَّا﴾ میں "أَنْ" مفسرہ ہے، اور "لَا" لائے نہی ہے۔ اور ﴿تَتَّخِذُوْا﴾ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ آیت میں بنی اسرائیل کو دیے گئے حکم کو حکایۃً انہیں الفاظ کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیتے وقت کہے تھے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا (جس کا خلاصہ یہ تھا کہ فرمایا) کہ تم میرے علاوہ کسی اور کو کارساز نہ بنانا۔'' یعنی اپنے کام میرے علاوہ کسی اور کے سپرد نہ کرنا۔

❁ **اَلَّا يَتَّخِذُوْا** : اس قراءت میں ﴿اَلَّا﴾ میں "أَنْ" مصدریہ ہے، اور "لَا" لائے نفی ہے۔ اصل عبارت ہے: "لِئَلَّا"۔ اور ﴿يَتَّخِذُوْا﴾ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿لِبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل کو دیے گئے حکم کو مسلمانوں کے لیے بطورِ خبر بیان کیا جا رہا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کتاب دی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا تاکہ وہ (بنی اسرائیل) میرے علاوہ کسی اور کو کارساز نہ بنائیں۔'' یعنی اپنے کام میرے علاوہ کسی اور کے سپرد نہ کریں۔

❁:.....عرب کے ہاں جب کسی کو دیے گئے حکم کو بیان کیا جا رہا ہو تو صیغہ غائب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی دیے گئے حکم کے ہو بہو الفاظ نقل کر دینا، یا بطور خبر صیغہ غائب لے آنا۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَمَرْتُ فُلَانًا أَنْ لَّا يَفْعَلَ -وَ- أَنْ لَّا تَفْعَلْ"۔ [2]

2 - ﴿فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ﴾ (رقم الآية: 7)

---

[1] المهذب: 91/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 396) [2] الموضح: 748

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [لِيَسُوْٓءٗا] میں تین قراءات ہیں:

✿ لِيَسُوْٓءٗا : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا﴾ میں ﴿عِبَادًا﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ وَلِيُتَبِّرُوْا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے اور بندے بھیج دیے) تاکہ وہ (ہمارے بندے) تمہارے چہرے بگاڑ دیں۔''

❀ لِنَسُوْٓءَ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿ثُمَّ رَدَدْنَا ... وَاَمْدَدْنٰكُمْ ... وَجَعَلْنٰكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے اور بندے بھیج دیے) تاکہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ دیں۔''

✿ لِيَسُوْٓءَ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ﴾ میں ﴿وَعْدُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''پھر جب دوسرے وعدے کا وقت آیا (تو ہم نے اور بندے بھیج دیے) تاکہ وہ (وعدہ) تمہارے چہرے بگاڑ دے۔''

یا اس کی ضمیر ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تاکہ وہ (اللہ) تمہارے چہرے بگاڑ دے۔'' ❷

✿:..... آیت میں یہودیوں پر قتلِ انبیاء اور فساد فی الارض کی وجہ سے دوسری مرتبہ اللہ کا عذاب مسلط ہونے کا ذکر ہو رہا ہے۔ ﴿لِيَسُوْٓءَ﴾ قراءت میں فعل کی نسبت وعدے کی طرف ہے، یعنی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کا وقتِ وعدہ ان کے چہروں کے بگاڑ کا سبب بنا۔ اور ﴿لِيَسُوْٓءٗا﴾ قراءت میں فعل کی نسبت حقیقی فاعل کی طرف ہے، جو کہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا اور خوب کشت وخون کیا، اور ان کے چہروں کو بگاڑ کر رکھ دیا۔ اور ﴿لِنَسُوْٓءَ﴾ قراءت میں اللہ تعالیٰ نے فعل کی نسبت اپنی طرف کی ہے، کیونکہ ان لوگوں کو بھیجنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی تھی۔

3 - ﴿وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ﴾ (رقم الآية: 9)

لفظ [يُبَشِّرُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:39)

4 - ﴿وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳﴾ (رقم الآية: 13)

❶ شرح الهداية: 384 وحجة القراءات لأبي زرعة: 397 ❷ الموضح: 749

❸ المهذب: 92/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [نُخْرِجُ ... يَلْقَهُ] میں چار قراءات ہیں:

✿ **نُخْرِجُ ... يَلْقَهُ**: اس قراءت میں ﴿نُخْرِجُ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے، اور "أَخْرَجَ يُخْرِجُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور ﴿يَلْقَهُ﴾ فعل مضارع معروف ہے، اور "لَقِيَ يَلْقَى" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور قیامت کے دن ہم (ہر انسان) کے لیے (اس کے نامہ اعمال کی) ایک کتاب نکالیں گے، جسے وہ کھولی ہوئی پائے گا۔''

❀ **نُخْرِجُ ... يُلَقَّهُ**: اس قراءت میں ﴿نُخْرِجُ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے، اور "أَخْرَجَ يُخْرِجُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور ﴿يُلَقَّهُ﴾ فعل مضارع مجہول ہے، اور "لُقِّيَ يُلَقِّي" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور قیامت کے دن ہم (ہر انسان) کے لیے (اس کے نامہ اعمال کی) ایک کتاب نکالیں گے، جسے وہ کھولی ہوئی دیا جائے گا۔''

✿ **يُخْرَجُ ... يُلَقَّهُ**: اس قراءت میں ﴿يُخْرَجُ﴾ واحد مذکر غائب فعل مضارع مجہول ہے، اور "أَخْرَجَ يُخْرِجُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اس کی ضمیر "هُوَ" نائب فاعل ماقبل ﴿طَٰٓئِرَهُۥ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، جس سے مراد ''اعمال'' ہیں۔ اور ﴿يُلَقَّهُ﴾ فعل مضارع مجہول ہے اور "لُقِّيَ يُلَقِّي" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور قیامت کے دن (ہر انسان) کا (نامہ اعمال) کتاب کی صورت میں نکالا جائے گا جسے وہ کھلا ہوا دیا جائے گا۔''

❀ **يَخْرُجُ ... يَلْقَهُ**: اس قراءت میں ﴿يَخْرُجُ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے، اور "خَرَجَ يَخْرُجُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس کی ضمیر "هُوَ" فاعل ماقبل ﴿طَٰٓئِرَهُۥ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، جس سے مراد ''اعمال'' ہیں۔ اور ﴿يَلْقَهُ﴾ فعل مضارع معروف ہے، اور "لَقِيَ يَلْقَى" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور قیامت کے دن (ہر انسان) کا (نامہ اعمال) کتاب کی صورت میں نکالا جائے گا جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔'' [2]

5 - ﴿وَإِذَآ أَرَدْنَآ أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا۟ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا ٱلْقَوْلُ فَدَمَّرْنَٰهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾﴾ (رقم الآية: 16)

[1] المهذب: 92/2 [2] الموضح: 751

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [أَمَرْنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ أَمَرْنَا : یہ "النَّهْيُ" کی ضد ہے۔ اور اس کا معنی "حکم دینا" ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: "اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں تو اس کے عیش پرست لوگوں کو (اطاعت کا) حکم دیتے ہیں۔ پھر وہ (بجائے اس کے کہ اس کی تعمیل کریں) اس (بستی) میں نافرمانی میں سرگرم ہو جاتے ہیں۔ پس ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے، پھر ہم اس (بستی) کو بری طرح برباد کر دیتے ہیں۔"

❀ أَمَّرْنَا : یہ باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور "أَكْثَرْنَا" کے معنی میں ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: "اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کریں تو اس میں عیش پرست لوگوں کی کثرت کر دیتے ہیں۔ پھر وہ (اطاعت کی بجائے) اس (بستی) میں نافرمانی میں سرگرم ہو جاتے ہیں۔ پس ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے، پھر ہم اس (بستی) کو بری طرح برباد کر دیتے ہیں۔" ❸

6 - ﴿مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ﴿٢٠﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ﴾ (رقم الأية: 20،21)

لفظ [مَحْظُورًا ﴿٢٠﴾ اُنْظُرْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة: 173)

7 - ﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا﴾ (رقم الأية: 23)

لفظ [يَبْلُغَنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَبْلُغَنِّ : یہ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اصل میں "يَبْلُغَانِ" تھا، نون تاکید ثقیلہ آنے کی وجہ سے ﴿يَبْلُغَنِّ﴾ ہو گیا۔ اور اس کی ضمیر "هُمَا" ماقبل ﴿بِالْوَالِدَيْنِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور ﴿اَحَدُهُمَآ﴾ اس ضمیر سے 'بدلِ بعض' ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿كِلٰهُمَا﴾ ماقبل ﴿اَحَدُهُمَآ﴾ کا معطوف ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے پاس وہ (والدین) بڑھاپے کو پہنچ جائیں، ان دونوں میں سے ایک یا دونوں، تو ان دونوں کو "اُف" بھی نہ کہہ۔"

---

❶ المهذب: 93/2 ❷ المغني: 340/2 والموضح: 752

❸ ..... آیت کا ترجمہ (المغني: 340/2 والموضح: 752) کے مطابق کیا گیا ہے۔

❹ لطائف الإشارات: 2699/6

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ **يَبْلُغَنَّ** : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے جب فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی آتا ہے۔ اور ﴿**اَحَدُهُمَآ**﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿**كِلٰهُمَا**﴾ ماقبل ﴿**اَحَدُهُمَآ**﴾ کا معطوف ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو ان دونوں کو ''اُف'' بھی نہ کہہ۔''

لفظ [**أُفٍّ**] میں یہاں اور سورۃ الأنبياء:67، الأحقاف:17 میں تین قراءات ہیں:

✿ **أُفٍّ** : یہ اہل حجاز اور اہل یمن کی لغت ہے۔ ''کسرہ، تنوین کے ساتھ''

❀ **أُفَّ** : یہ قبیلہ قیس کی لغت ہے۔ ''فتحہ، بغیر تنوین کے'' ❷

✿ **أُفٍّ** : یہ قبیلہ اسد کی لغت ہے۔ ''کسرہ، بغیر تنوین کے'' ❸

✿:..... یہ کلمہ اسم فعل ہے۔ اور اس میں عربوں کے ہاں 40 لغات پائی جاتی ہیں۔ ❹ لیکن قرآن مجید میں صرف تین لغتیں آئیں ہیں۔

8 - ﴿وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾ (رقم الآية: 31)

لفظ [**خِطْاً**] میں تین قراءات ہیں:

✿ **خِطْاً** : یہ ''خَطِئَ يَخْطَئُ'' سے مصدر ہے۔ جیسے ''أَثِمَ يَأْثَمُ'' سے ''إِثْمًا'' مصدر ہے۔ اور ایسی غلطی پر بولا جاتا ہے جو جان بوجھ کر کی جائے۔ معنی ہوگا: ''إِثْمًا كَبِيْرًا'' ❺

ترجمہ ہوگا: ''اور تم اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کو قتل کرنا ہمیشہ سے بہت بڑا گناہ ہے۔''

❀ **خَطَاً** : یہ ''أَخْطَأَ يُخْطِئُ'' سے اسم مصدر ہے۔ اور اس سے ''إِخْطَاءً'' مصدر آتا ہے اور یہ ایسی غلطی پر بولا جاتا ہے جو جان بوجھ کر نہ کی گئی ہو۔ ❻

---

❶ المهذب: 94/2 والموضح:753 وحجة القراءات لأبي زرعة: 399
❷ المهذب: 94/2
❸ عنایاتِ رحمانی: 597/2
❹ لطائف الإشارات: 2701/6
❺ حجة القراءات لأبي زرعة: 401 والموضح: 755
❻ الموضح: 755 وحجة القراءات لأبي زرعة: 400

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور تم اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کو قتل کرنا ہمیشہ سے بہت بڑی (ایسی) غلطی ہے (جس کے کرنے والے کو معاف نہیں کیا جاسکتا)۔''[1]

اور اسی سے ہے: ﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ﴾ (النساء: 92) ''اور کسی مومن کا یہ کبھی کام نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے الا یہ کہ غلطی سے ہوجائے، اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرے تو (اس پر) ایک مومن غلام آزاد کرنا اور دِیت دینا ہے۔''[2]

✿ **خِطَآءً**: یہ ''خَاطَأَ يُخَاطِئُ'' سے مصدر ہے۔ اور یہ عرب کے ہاں کم استعمال ہوتا ہے۔ جیسے ''قَاتَلَ يُقَاتِلُ'' سے ''قِتَالًا'' مصدر ہے۔[3] اس وزن پر آنے والے افعال میں اگرچہ دوطرفہ معنی پایا جاتا ہے۔لیکن اس میں ''سَافَرَ'' کی طرح یک طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔[4]

ترجمہ ہوگا: ''اور تم اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم ہی انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کو قتل کرنا ہمیشہ سے بہت بڑا جرم ہے۔'' یعنی انصاف اور صحیح راستے سے پھرنا ہے۔[5]

✿:.....تینوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جو مشرکین فقر اور غربت سے ڈرتے ہوئے اپنی اولاد کو قتل کردیتے تھے کہ ان کا اولاد کو قتل کرنا انصاف اور صحیح راستے سے پھرنا ہے، اور ایسا جرم کرنا ہے جس کی بغیر سزا کے معافی نہیں ہوسکتی، بلکہ ان کا عظیم اور کبیرہ گناہ کا مرتکب ہونا ہے۔''

9 - ﴿وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ﴾ (رقم الآية: 33)

لفظ [يُسْرِفْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُسْرِفْ**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿لِوَلِيِّهٖ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔مقتول کے ولی کے بارے میں کہا جارہا ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور جو مظلوم قتل کردیا جائے تو تحقیق ہم نے اس کے ولی کے لیے (قصاص کے مطالبہ کا) پورا اختیار رکھا ہے، پس وہ (ولی) قتل کرنے میں حد سے نہ بڑھے۔'' یعنی اس کا مثلہ وغیرہ نہ کرے۔

---

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 41/6 میں اس کا یہ ترجمہ ابن عاشور نے کیا ہے۔
[2] الكشف: 45/2 [3] شرح الهداية: 385
[4] طلائع البشر: 107
[5] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 41/6 میں اس کی یہ وضاحت آلوسی نے کی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **تُسْرِفْ** : یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور مقتول کے ولی سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❶ ترجمہ ہو گا: ''اور جو مظلوم قتل کر دیا جائے تو تحقیق ہم نے اس کے ولی کے لیے (قصاص کے مطالبہ کا) پورا اختیار رکھا ہے، پس تم (اے ولی!) قتل کرنے میں حد سے نہ بڑھنا'' یعنی اس کا مثلہ وغیرہ نہ کرنا۔

10 - ﴿وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ﴾ (رقم الآية: 35)

لفظ [بِالْقِسْطَاسِ] میں یہاں اور سورۃ الشعراء:182 میں دو قراءات ہیں:

✿ **بِالْقُسْطَاسِ** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ''قاف'' کے ضمہ کے ساتھ

❀ **بِالْقِسْطَاسِ** : یہ باقی قبائل کی لغت ہے۔ ''قاف'' کے کسرہ کے ساتھ ❷

11 - ﴿كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿38﴾﴾ (رقم الآية: 38)

لفظ [سَيِّئُهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سَيِّئُهٗ** : اس قراءت میں ''سَيِّءٌ'' مذکر ہے اور 'ہاء' ضمیر کی طرف مضاف ہے۔ جو ماقبل ﴿كُلُّ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور یہ ماقبل ﴿كَانَ﴾ کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿مَكْرُوْهًا﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❸

ترجمہ ہو گا: ''(مذکورہ تمام امور جن سے گزشتہ آیات میں روکا گیا ہے) ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک ہمیشہ سے ناپسندیدہ ہے۔''

❀ **سَيِّئَةً** : اس قراءت میں یہ مؤنث ہے۔ اور ماقبل ﴿كَانَ﴾ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿مَكْرُوْهًا﴾ ماقبل ﴿سَيِّئَةً﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت تھی: ''كَانَ سَيِّئَةً عِنْدَ رَبِّكَ كَانَ مَكْرُوْهًا'' اور ﴿كَانَ﴾ کا اسم اس میں ''هُوَ'' ضمیر ہے۔ ❹

ترجمہ ہو گا: ''(مذکورہ تمام امور جن سے گزشتہ آیات میں روکا گیا ہے) یہ سب کام (ذات کے اعتبار سے بھی) برے ہیں، تیرے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں۔'' ❺

12 - ﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا﴾ (رقم الآية: 41)

لفظ [لِيَذَّكَّرُوْا] میں اور [اَوَ لَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ] (مریم:67)، [وَ لَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا] (الفرقان:50)، [اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا] (الفرقان:62) میں دو قراءات ہیں:

✿:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' سے کسی فعل کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج،

❶ المغني: 343/2 والمهذب: 95/2
❷ المهذب: 95/2
❸ الكشف: 46/2 والمهذب: 95/2
❹ الموضح: 757
❺ عنایاتِ رحمانی: 601/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ [1] جیسے: ''لِيَتَذَكَّرُوْا'' سے ﴿لِيَذَّكَّرُوْا﴾، ''يَتَطَهَّرُ'' سے ''يَطَّهَّرُ''۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ [2]

✿ **لِيَذَّكَّرُوْا**: یہ ''ذَكَرَ يَذْكُرُ'' باب ''نَصَرَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ''نِسْيَان'' کی ضد ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن مجید میں (حق بات کو) مختلف انداز سے بیان کیا ہے، تاکہ وہ (لوگ) نصیحت حاصل کریں۔''

❀ **لِيَذَّكَّرُوْا**: یہ ''تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ'' باب ''تَفَعُّل'' سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ یہ اصل میں ''لِيَتَذَكَّرُوْا'' تھا۔ قاعدے کے تحت اس کی 'تا' کو 'ذال' سے بدل کر 'ذال' کا 'ذال' میں ادغام کر دیا گیا۔ [3]

ترجمہ ہو گا: ''اور بلاشبہ یقینا ہم نے قرآن مجید میں (حق بات کو) مختلف انداز سے بیان کیا ہے، تاکہ وہ (لوگ) غور و فکر کریں (بار بار نصیحت حاصل کریں)۔''

13 - ﴿قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿42﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿43﴾﴾ (رقم الآية: 42،43)

لفظ [كَمَا يَقُوْلُوْنَ... عَمَّا يَقُوْلُوْنَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **كَمَا يَقُوْلُوْنَ... عَمَّا يَقُوْلُوْنَ**: اس قراءت میں دونوں جمع مذکر غائب کے صیغے ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''(اے پیغمبر) تم کہہ دو! اگر اس (اللہ) کے ساتھ کچھ اور معبود ہوتے، جیسا کہ یہ (مشرکین) کہتے ہیں تو اس وقت وہ (معبودان) عرش والے (رب) کی طرف (لڑنے اور اس کا تخت الٹ دینے کے لیے) کوئی راستہ ضرور ڈھونڈتے۔ پاک ہے وہ (رب) اور بہت بلند ہے اس سے جو یہ (مشرکین) کہتے ہیں، بہت زیادہ بلند ہے۔''

✿ **كَمَا تَقُوْلُوْنَ... عَمَّا تَقُوْلُوْنَ**: اس قراءت میں دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''(اے پیغمبر) تم کہہ دو! اگر اس (اللہ) کے ساتھ کچھ اور معبود ہوتے، جیسا کہ تم (مشرکین) کہتے ہو تو اس وقت وہ (معبودان) عرش والے (رب) کی طرف (لڑنے اور اس کا تخت الٹ دینے کے

---

[1] علم الصيغة: 45

[2] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

[3] الكشف: 47/2 والموضح: 758

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیے) کوئی راستہ ضرور ڈھونڈتے۔ پاک ہے وہ (رب) اور بہت بلند ہے اس سے جو تم (مشرکین) کہتے ہو، بہت زیادہ بلند ہے۔''

✿ كَمَا تَقُولُونَ... عَمَّا يَقُولُونَ: اس قراءت میں پہلا جمع مذکر مخاطب، اور دوسرا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''(اے پیغمبر) تم کہہ دو! اگر اس (اللہ) کے ساتھ کچھ اور معبود ہوتے، جیسا کہ تم (مشرکین) کہتے ہو تو اس وقت وہ (معبودان) عرش والے (رب) کی طرف (لڑنے اور اس کا تخت الٹ دینے کے لیے) کوئی راستہ ضرور ڈھونڈتے۔ پاک ہے وہ (رب) اور بہت بلند ہے اس سے جو یہ (مشرکین) کہتے ہیں، بہت زیادہ بلند ہے۔''[1]

✿:.....تینوں قراءات میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ مشرکین سے کہہ دیں۔ اور عرب کے ہاں جب بالواسطہ (کسی کے ذریعے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غیب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کا سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غیب لانا۔ قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال: 38)، ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ﴾ (الجاثية:14)، ﴿قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ﴾ (یونس:18) اور اس جگہ دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔[2]

14 - ﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ﴾ (رقم الأية: 44)

لفظ [تُسَبِّحُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ ❀ يُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح کا صیغہ آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ"۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿السَّمٰوٰتُ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔[3]

15 - ﴿اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝٤٧ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ﴾ (رقم الأية: 47،48)

لفظ [مَّسْحُوْرًا ۝٤٧ اُنْظُرْ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 404 والموضح: 759 [2] الكشف: 335/1 والموضح: 362
[3] المهذب: 96/2 [4] لطائف الإشارات: 2699/6

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

16 - ﴿وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝۴۹﴾ (رقم الآية: 49)

لفظ [ءَاِذَا... ءَاِنَّا] میں تین قراءات ہیں:

✿ ءَاِذَا... ءَاِنَّا: اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں۔ اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ جائیں گے؟ تو کیا واقعی ہم ضرور نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جانے والے ہیں؟''

❀ ءَاِذَا... اِنَّا: اس قراءت میں ﴿ءَاِذَا﴾ استفہام کے ساتھ، اور ﴿اِنَّا﴾ اخبار کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ جائیں گے تو واقعی ہم ضرور نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جانے والے ہیں؟''

✿ اِذَا... ءَاِنَّا: اس قراءت میں ﴿اِذَا﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿ءَاِنَّا﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے ساتھ کے جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ جائیں گے تو کیا واقعی ہم ضرور نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھائے جانے والے ہیں؟''

17 - ﴿وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝۵۵﴾ (رقم الآية: 55)

لفظ [زَبُوْرًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ النسآء:163)

18 - ﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝۵۶﴾ (رقم الآية: 56)

لفظ [قُلِ ادْعُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

19 - ﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ﴾ (رقم الآية: 61)

لفظ [لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا] میں تین قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:34)

---

❶ المهذب: 97/1 ❷ المهذب: 98/2 ❸ المهذب: 98/2
❹ المهذب: 99/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

20 - ﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ﴾ (رقم الأية: 64)

لفظ [رَجِلِكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ رَجِلِكَ : یہ "رَاجِلٌ" سے واحد کا صیغہ ہے۔ اور جمع کا معنی دے رہا ہے گویا یہ اسم جمع ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(اللہ رب العزت نے شیطان کو قیامت تک مہلت دیتے ہوئے فرمایا) اور (بنی آدم) میں سے جس کو تو اپنی آواز کے ساتھ بہکا سکے بہکا لے اور اپنے سوار اور پیادہ ان پر چڑھا لے۔" یعنی جو چاہو کر لو آخر کا تمہارا اور تمہارے پیروکاروں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

❀ رَجِلِكَ : یہ "رَاجِلٌ" کی جمع ہے۔ جیسے "تَاجِرٌ" کی جمع "تَجْرٌ" آتی ہے۔ شیطان کی کثرت فوج کی طرف اشارہ کرنے کے لیے جمع کا صیغہ آیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(اللہ رب العزت نے شیطان کو قیامت تک مہلت دیتے ہوئے فرمایا) اور (بنی آدم) میں سے جس کو تو اپنی آواز کے ساتھ بہکا سکے بہکا لے اور اپنے سوار اور پیادے ان پر چڑھا لے۔"

❁:..... بعض کے نزدیک یہ دونوں واحد کے صیغے ہیں اور اس میں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ جیسے: "عَضُدٌ، كَتِفٌ" سے "عَضْدٌ، كَتْفٌ"[1] اور بعض کے نزدیک یہ دونوں جمع کے صیغے ہیں، اور ﴿رَجِلِكَ﴾ میں 'جیم' کو کسرہ مابعد 'لام' کی اتباع اور پیروی میں آیا ہے۔[2]

21 - ﴿أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾﴾ (رقم الأية: 68،69)

لفظ [يَخْسِفَ ... يُرْسِلَ ... يُعِيدَكُمْ ... فَيُرْسِلَ ... الرِّيحَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ يَخْسِفَ ... يُرْسِلَ ... يُعِيدَكُمْ ... فَيُرْسِلَ ... الرِّيحَ / الرِّيحِ : اس قراءت میں ﴿يَخْسِفَ، يُرْسِلَ، يُعِيدَكُمْ، فَيُرْسِلَ﴾ واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ضمیر ماقبل ﴿رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ﴾ میں ﴿رَبُّكُمُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور ان کی ماقبل ﴿الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

---

[1] الموضح: 761 ولطائف الإشارات: 2715/6

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 406،405

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ﴿الرِّيح﴾ صیغہ مفرد ہے، اور ﴿الرِّيح﴾ صیغہ جمع ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''تو کیا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ (تمہارا رب) تمہیں خشکی کے کنارے دھنسا دے، یا وہ (تمہارا رب) تم پر کوئی پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیج دے، پھر تم اپنے لیے کوئی کارساز نہ پاؤ گے (جو تمہاری اللہ کے مقابلے میں مدد کر سکے)۔ یا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ (تمہارا رب) تمہیں دوسری بار (سمندر) میں پھیر لے جائے۔ پھر وہ (تمہارا رب) تم پر توڑ دینے والی آندھی/آندھیاں بھیج دے.....''

❀ نَخْسِفَ ... نُرْسِلَ ... تُعِيدَكُمْ ... فَنُرْسِلَ ... الرِّيح: اس قراءت میں ﴿نَّخْسِفَ، نُرْسِلَ، تُّعِيدَكُمْ، فَنُرْسِلَ﴾ یہ جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ اور ان کی مابعد ﴿ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ❷

اور ﴿الرِّيح﴾ صیغہ مفرد ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''تو کیا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ ہم تمہیں خشکی کے کنارے دھنسا دیں، یا ہم تم پر کوئی پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیج دیں، پھر تم اپنے لیے کوئی کارساز نہ پاؤ گے (جو تمہاری اللہ کے مقابلے میں مدد کر سکے)۔ یا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ ہم تمہیں دوسری بار (سمندر) میں پھیر لے جائیں۔ پھر ہم تم پر توڑ دینے والی آندھی بھیج دیں.....''

لفظ [فَيُغْرِقَكُمْ] میں چار قراءات ہیں:

✿ فَيُغْرِقَكُمْ: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور ''أَغْرَقَ يُغْرِقُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''.....پس وہ (تمہارا رب) تمھیں غرق کر دے، اس وجہ سے جو تم نے کفر کیا، پھر تم اپنے لیے ہمارے خلاف اس کے بارے میں کوئی پیچھا (باز پرس) کرنے والا نہ پاؤ گے۔'' جو ہم سے کوئی تاوان اور مطالبہ کر سکے۔

❀ فَنُغْرِقَكُمْ: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور ''أَغْرَقَ يُغْرِقُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''.....پس ہم تمھیں غرق کر دیں، اس وجہ سے جو تم نے کفر کیا، پھر تم اپنے لیے ہمارے خلاف اس کے بارے میں کوئی پیچھا (باز پرس) کرنے والا نہ پاؤ گے۔''

✿ فَتُغْرِقَكُمْ: یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور ''أَغْرَقَ يُغْرِقُ'' باب ''إِفْعَال'' سے

---

❶ المهذب: 100/2

❷ المهذب: 100/2 وحجة القراءات لأبي زرعة:406

❸ المهذب: 100/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اس کی ضمیر "هِيَ" ماقبل ﴿الرِّيح/الرِّيح﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جوکہ مؤنث ہے۔ یاد رہے ﴿فَتُغْرِقَكُمْ﴾ قراءت کے ساتھ ﴿الرِّيح﴾ صیغہ جمع اور ﴿الرِّيح﴾ صیغہ مفرد دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ".....پس وہ (توڑ دینے والی آندھیاں/آندھی) تمھیں غرق کردے، اس وجہ سے جوتم نے کفر کیا، پھر تم اپنے لیے ہمارے خلاف اس کے بارے میں کوئی پیچھا (باز پرس) کرنے والا نہ پاؤ گے۔"

❁ فَتُغْرِقَكُمْ : یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور "غَرَّقَ يُغَرِّقُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جارہا ہے۔ ❷ اور اس کی ضمیر "هِيَ" ماقبل ﴿الرِّيح﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جوکہ مؤنث ہے۔ یاد رہے ﴿فَتُغْرِقَكُمْ﴾ قراءت کے ساتھ صرف ﴿الرِّيح﴾ صیغہ جمع کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ".....پس وہ (توڑ دینے والی آندھیاں) تمھیں غرق ہی کردیں، اس وجہ سے جوتم نے کفر کیا، پھر تم اپنے لیے ہمارے خلاف اس کے بارے میں کوئی پیچھا (باز پرس) کرنے والا نہ پاؤ گے۔"

❁: ..... ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کی نادانی اور کم عقلی بیان فرمائی ہے کہ تم جب خشکی پر پہنچ جاتے ہوتو اللہ کے عذاب اور اس کی گرفت سے بے خوف ہوکر دوبارہ کفروشرک میں مبتلا ہوجاتے ہو، حالانکہ اللہ کا حکم تو خشکی تری میں چلتا ہے وہ تمھیں عذاب دینا چاہے تو کہیں بھی دے سکتا ہے۔ ﴿فَتُغْرِقَكُمْ/ فَتُغْرِقَكُمْ﴾ قراءت میں فعل کی نسبت حقیقی فاعل کی طرف ہے، یعنی توڑ دینے والی آندھیاں ہی تمہارے غرق ہونے کا سبب بنتی ہیں۔ اور ﴿فَيُغْرِقَكُمْ/فَنُغْرِقَكُمْ﴾ قراءت میں اللہ تعالیٰ نے فعل کی نسبت اپنی طرف کی ہے، کیونکہ توڑ دینے والی آندھیوں کو بھیجنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔

22 - ﴿وَ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ اِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ (رقم الآية: 76)

لفظ [خِلٰفَكَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ خَلْفَكَ ❁ خِلٰفَكَ

❁: ..... اخفش کہتے ہیں کہ اس کلمہ میں دو لغتیں پائی جاتی ہیں اور دونوں کا معنی: "بَعْدَكَ" ہے۔ اور اس میں مضاف حذف ہے۔ اصل عبارت ہے: "بَعْدَ خُرُوْجِكَ" ❸ ترجمہ ہے: "اور یقیناً وہ (مشرکین) قریب تھے کہ آپ کو ضروری ہی اس سرزمین (مکہ) سے پھسلادیں، تاکہ آپ کو اس سے نکال

❶ المهذب: 100/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 406
❷ طلائع البشر: 109
❸ الكشف: 50/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیں، اور (اگر ایسا ہوتا) تو اس وقت وہ (لوگ) آپ کے (نکل جانے کے) بعد وہاں تھوڑی مدت رہ پاتے۔'' اور اللہ کے عذاب کا شکار ہو جاتے۔ پھر ایسا ہی ہوا جب آپ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے تو ڈیڑھ سال کے بعد ان کے بڑے بڑے سردار بدر میں مارے گئے، آپ کی بددعا سے اہل مکہ قحط اور خوف کا شکار ہو گئے، حتی کہ 8ہجری میں خود مکہ فتح ہو گیا، جس سے ان کی شان وشوکت اور حکومت خاک میں مل گئی۔

امام فراء کہتے ہیں کہ ﴿خِلٰفَكَ﴾ کا معنی "مُخَالِفَتَكَ" ''آپ کی مخالفت میں'' ہے۔ ❶ جو کہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں یہ کلمہ دونوں طرح "بَعْدَكَ" کے معنی میں استعمال ہوا ہے: ﴿فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا﴾ (البقرۃ:66) ''تو ہم نے ان (ہفتے کے دن شکار کرنے والوں) کو موجود اور بعد میں آنے والوں کے لیے باعث عبرت بنا دیا۔'' اور ﴿فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ﴾ (التوبۃ:81) ''جو (منافقین غزوہ تبوک سے) پیچھے چھوڑ دیے گئے وہ اللہ کے رسول کے چلے جانے کے بعد اپنے بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے۔'' ❷

23 - ﴿سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا﴾ (رقم الآية: 77)

لفظ [رُّسُلِنَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ المائدۃ:32)

24 - ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (رقم الآية: 82)

لفظ [نُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:90)

25 - ﴿وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ﴾ (رقم الآية: 83)

لفظ [نَاٰ] میں یہاں اور سورۃ حم السجدۃ:51 میں دو قراءات ہیں:

- نَاٰ: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ اور "نَاى يَنْاى" سے ہے۔
- نَآءَ: یہ قبیلہ ہذیل، ہوازن، سعد اور کنانہ کی لغت ہے۔ اور "نَاءَ يَنُوْءُ" سے ہے۔ ❺

:..... بعض کے نزدیک ﴿نَاٰ﴾ "بَعُدَ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں، تو وہ منہ پھیر لیتا ہے، اور (بندگی سے) اپنا پہلو دور کر لیتا ہے۔''

اور ﴿نَآءَ﴾ "نَهَضَ" کے معنی میں ہے۔ ❻ ترجمہ ہوگا: ''اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں، تو وہ منہ پھیر لیتا ہے، اور (بندگی سے) اپنا پہلو اٹھا لیتا ہے۔''

حقیقت میں دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة:408 ❷ الكشف: 50/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 408
❸ المهذب: 101/2 ❹ المهذب: 101/2
❺ عنایات رحمانی: 604/2 ❻ المهذب: 101/2 والحجة لابن خالويه: 220

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

26 - ﴿وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا﴾ (رقم الآية: 90)

لفظ [تَفْجُرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَفْجُرَ**: یہ "فَجَرَ يَفْجُرُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس میں قلت و کثرت دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (کفارِ مکہ) نے کہا: ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہ لائیں گے، یہاں تک کہ تو ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ جاری کرے۔''

❀ **تُفَجِّرَ**: یہ "فَجَّرَ يُفَجِّرُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں صرف کثرت دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''اور (کفارِ مکہ) نے کہا: ہم ہرگز تجھ پر ایمان نہ لائیں گے، یہاں تک کہ تو ہمارے لیے زمین سے ایک کے بعد ایک چشمہ جاری کرے۔'' (یعنی بہت سارے چشمے جاری کرے) [2]

27 - ﴿اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا﴾ (رقم الآية: 92)

لفظ [كِسَفًا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **كِسَفًا**: یہ "كِسْفَةٌ" سے واحد کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(کفارِ مکہ کہتے ہیں کہ تجھ پر ایمان تب لائیں گے)..... یا تو آسمان کو ٹکڑے کی شکل میں ہم پر گرا دے، جیسا کہ تو نے دعویٰ کیا ہے۔''

❀ **كِسَفًا**: یہ "كِسْفَةٌ" سے جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(کفارِ مکہ کہتے ہیں کہ تجھ پر ایمان تب لائیں گے)..... یا تو آسمان کو ٹکڑے کر کے ہم پر گرا دے، جیسا کہ تو نے دعویٰ کیا ہے۔'' [3]

✿:..... ﴿كِسَفًا﴾ قراءت میں بیان ہو رہا ہے کہ کفار نے نبی اکرم ﷺ سے آسمان کو ٹکڑے کی شکل میں گرانے کا مطالبہ کیا اور اس میں کم اور زیادہ کی وضاحت نہیں، اور ﴿كِسَفًا﴾ نے وضاحت کر دی کہ انہوں نے زیادہ ٹکڑے گرانے کا مطالبہ کیا۔ [4]

بعض کے نزدیک یہ دونوں "كِسْفَةٌ" کی جمع کے صیغے ہیں۔ [5]

✿:..... قرآن مجید میں ایک جگہ صرف 'سین' کے 'سکون' کے ساتھ ہے: ﴿وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا﴾ (الطور: 44) یہاں واحد کا ہی صیغہ اس لیے لایا گیا ہے، کیونکہ اس کے بعد ﴿سَاقِطًا﴾ واحد آ رہا ہے۔ [6]

---

[1] الموضح: 767

[2] ✿:..... دونوں قراءات کا ترجمہ (الكشف: 51/2) کے مطابق کیا گیا ہے۔

[3] الموضح: 768

[4] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 97/6

[5] شرح الهداية: 390

[6] الموضح: 768

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

28 - ﴿حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ﴾ (رقم الأية: 93)

لفظ [تُنَزِّلَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:90)

29 - ﴿قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝﴾ (رقم الأية: 93)

لفظ [قُلْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ قُلْ : یہ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ سابقہ آیات میں مذکور کفار کے مطالبات کے جواب میں آپ ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیں! میرا رب پاک ہے، میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول ہے۔'' اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہے۔

❀ قَالَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اس قراءت میں آپ ﷺ کے حکم ربانی کو بجا لانے کی خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نبی ﷺ نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے) کہا! میرا رب پاک ہے، میں تو صرف ایک انسان ہی ہوں جو رسول ہے۔'' اللہ کا پیغام پہنچانے والا ہے۔ ❷

❁:..... لفظ ﴿قُلْ﴾: مصحف مکی اور شامی میں: ﴿قَالَ﴾ اور مصحف مدنی، بصری اور کوفی میں: ﴿قُلْ﴾ مکتوب ہے۔ ❸

30 - ﴿وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝﴾ (رقم الأية: 98)

لفظ [ءَاِذَا... ءَاِنَّا] میں تین قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الإسراء:49)

31 - ﴿فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ﴾ (رقم الأية: 101)

لفظ [فَسْـَٔلْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة النساء:32)

32 - ﴿قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ﴾ (رقم الأية: 102)

لفظ [عَلِمْتَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ عَلِمْتُ : یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ علم کی نسبت موسیٰ علیہ السلام اپنی طرف کر رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے) کہا: بلاشبہ یقیناً میں جانتا ہوں کہ ان (معجزات) کو زمین و آسمان کے

---

❶ المهذب: 101/2
❷ المهذب: 102/2 وشرح الهداية: 390
❸ الوسيلة: 175
❹ المهذب: 97/1
❺ المهذب: 104/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پروردگار کے علاوہ کسی اور نے نازل نہیں کیا، یہ دکھانے سمجھانے کے لیے ہیں۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قراءت بھی یہی تھی اور وہ کہتے تھے: "وَاللّٰهِ مَا عَلِمَ عَدُوُّاللّٰهِ، إِنَّمَا عَلِمَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ" ''اللہ کی قسم! اللہ کا دشمن نہیں جانتا تھا، بلاشبہ علم تو موسیٰ علیہ السلام کو تھا۔''[1]

❀ عَلِمْتَ : یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ علم کی نسبت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی طرف کر رہے ہیں کیونکہ فرعون کو علم و یقین آ چکا تھا لیکن وہ ہٹ دھرمی اور انکار کا راستہ اختیار کر رہا تھا۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے) کہا: بلاشبہ یقیناً تو جان چکا ہے کہ ان (معجزات) کو زمین و آسمان کے پروردگار کے علاوہ کسی اور نے نازل نہیں کیا، یہ دِکھانے سمجھانے کے لیے ہیں۔''

اس قراءت کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے: ﴿وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا﴾ (النمل: 14) ''ان (فرعونیوں) نے صرف ظلم اور تکبر کی بناء پر انکار کیا حالانکہ ان کے دل یقین کر چکے تھے۔'' یعنی فرعونی دل سے مان چکے تھے ان کا انکار صرف ضد کی وجہ سے تھا۔[2]

33 - ﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ﴾ (رقم الآية: 110)

لفظ [قُلِ ادْعُوا... اَوِ ادْعُوا] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 411 ومسند ابن الجعد: 2578

[2] الموضح: 769 [3] المهذب: 105/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الکھف

1 - ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجَاؕ۬ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ ﴾ (رقم الأیة: 1،2)

لفظ [عِوَجَاؕ۬ قَیِّمًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **عِوَجَاؕ۬ قَیِّمًا**: اس قراءت میں ﴿قَیِّمًا﴾ کو ماقبل ﴿عِوَجَا﴾ سے جدا کرنے کے لیے دونوں کے درمیان' سکتہ' کیا گیا ہے۔ ترجمہ ہے: ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی، اور اس میں کوئی کجی (پیچیدگی) نہیں رکھی۔ (سکتہ)۔ بالکل سیدھی (صاف کتاب اتاری) ہے، تاکہ وہ اس کی جانب سے آنے والے سخت عذاب سے (لوگوں کو) ڈرائے۔''

ملانے کی صورت میں سننے والے کو ﴿قَیِّمًا﴾ کا ماقبل ﴿عِوَجَا﴾ کی صفت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اور معنی یہ بنتا ہے: ''سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی، جس میں ایسا ٹیڑھ پن ہے جو سیدھا نہیں ہوسکتا۔'' جبکہ یہ معنی مرادِ الٰہی کے بالکل برخلاف ہے۔

اس کی تائید سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی ہوتی ہے جب ان کے سامنے کسی نے ﴿عِوَجَا﴾ پر بغیر سکتہ کے پڑھا تو فرمایا: " اَنْزَلَ الْكِتٰبَ قَیِّمًا وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا " ''اللہ تعالیٰ نے تو ایسی سیدھی کتاب نازل کی ہے جس میں کوئی کجی اور پیچیدگی نہیں ہے۔'' یعنی تم نے بغیر سکتہ کے ملا کر وہم میں مبتلا کر دیا۔ [1]

❀ **عِوَجَاؕ۬ قَیِّمًا**: اس قراءت میں اصل کے مطابق ﴿قَیِّمًا﴾ کو ماقبل ﴿عِوَجَا﴾ سے ملا کر بغیر' سکتہ' کے پڑھا گیا ہے۔ [2]

2 - ﴿ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ ﴾ (رقم الأیة: 2)

لفظ [لَّدُنْهُ] میں دو قراءات ہیں:

یہ کلمہ اسم ظرف اور "عِنْدَ" کے معنی میں ہے۔ اس میں عربوں کے ہاں آٹھ لغات پائی جاتی ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں اس مقام پر دو لغتیں آئی ہیں۔ اور ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا﴾ (الکھف:76) میں تین لغتیں آئی ہیں۔

---

[1] مُعَلِّمُ الأداء فی الوقف والإبتداء: 42

[2] الموضح: 772 والکشف: 55/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ لَّدُنْهُ، لَّدُنِّي: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'دال' کو ساکن کر دیا ہے۔ 'دال' ساکن ہونے سے اجتماع ساکنین ہو گیا۔ تو نحو کے قاعدہ "اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" ''جب ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے۔'' کے تحت نون کو کسرہ دے دیا گیا۔ 'دال' کی اصل حرکت کی طرف اشارہ کرنے کے لیے 'دال' ساکن پر اشمام کیا گیا ہے۔

❀ لَّدُنْهُ، لَّدُنِّي: اس قراءت میں اصل کے مطابق پڑھا گیا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ﴾ (النمل: 6)[1]

اور ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِن لَّدُنِّي عُذْرًا﴾ (الکھف: 76) میں تیسری لغت:

✿ لَّدُنِّي: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کے لیے 'نون' کو مخفف پڑھا گیا ہے۔[2]

3 - ﴿وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ﴾ (رقم الآية: 2)

لفظ [يُبَشِّرَ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ آل عمران:39)

4 - ﴿فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾﴾ (رقم الآية: 16)

لفظ [مِّرْفَقًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ مِرْفَقًا ❀ مَّرْفِقًا

✿:..... "رَفَقَ يَرْفُقُ" باب "نَصَرَ" سے دونوں طرح مصدر استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا معنی ہے: "فِيمَا يُرْتَفَقُ بِهِ" ''(وہ چیز) جس سے سہولت اور آسانی حاصل کی جائے۔''[4]

ترجمہ ہے: ''(اصحاب کہف جب قوم کے ایمان سے مایوس ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب یہاں رہ کر جان یا ایمان بچانا مشکل ہے۔ تو ایک دوسرے سے کہنے لگے:) پس کسی غار کی طرف (جا کر) پناہ لے لو۔ تمہارا رب اپنی کچھ رحمت تمہارے لیے کھول دے گا، اور تمہارے لیے تمہارے کام میں کوئی آسانی کر دے گا۔''

5 - ﴿وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ﴾ (رقم الآية: 17)

لفظ [تَّزَاوَرُ] میں تین قراءات ہیں:

✿:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع

---

[1] الحجة لابن خالويه:222 ولطائف الإشارات:2745/6 وعنایات رحمانی:613/2

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 424 والمهذب: 120/2

[3] المهذب: 106/2

[4] المهذب: 107/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 412

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوجائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَزْوَرُّ﴾ اصل میں "تَتَزَوَّرُ" اور ﴿تَظْهَرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء کلمہ' "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء کلمہ' سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ❶ جیسے: "تَتَزَوَّرُ" سے ﴿تَزْوَرُّ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❷

✿ تَزْوَرُ ❀ تَزْوَرُّ: یہ دونوں باب "تَفَاعُل" سے ہے۔

﴿تَزْوَرُّ﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور ﴿تَزْوَرُّ﴾ میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'زا' سے بدل کر 'زا' کا 'زا' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

دونوں کا معنی "تَمِيْلُ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور آپ سورج کو دیکھیں گے جب وہ نکلتا ہے تو (اصحاب کہف) کی غار سے (روز) دائیں طرف جھک جاتا ہے (ہٹ جاتا ہے، کنارہ کر جاتا ہے)۔"

✿ تَزْوَرُّ: یہ "اِزْوَرَّ يَزْوَرُّ اِزْوِرَارًا" باب "اِفْعِلَال" سے ہے۔ اس کا معنی "تَنْقَبِضُ" ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: "اور آپ سورج کو دیکھیں گے جب وہ نکلتا ہے تو (اصحاب کہف) کی غار سے (روز) دائیں طرف سکڑ کر نکل جاتا ہے۔"

❁:..... حقیقت میں دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔ ❹ آیت میں اصحاب کہف پر انعاماتِ الٰہی کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے: اگر آپ وہاں ہوتے دیکھتے کہ سورج طلوع ہوتے وقت اس جگہ سے نکلتا ہے جو ان کی غار سے دائیں جانب ہٹی ہوئی ہے۔ یعنی ان کی غار کا منہ شمال کی طرف تھا، جب سورج چڑھتا تو دھوپ دائیں طرف ہو جاتی اور غروب کے وقت بائیں طرف ہو جاتی۔ ❺

6 - ﴿وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ﴾ (رقم الأية: 18)

لفظ [تَحْسَبُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورة البقرة:273)

7 - ﴿لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا﴾ (رقم الأية: 18)

---

❶ علم الصيغه: 45
❷ لهجات العرب فی القرآن الكريم: 130
❸ الكشف: 2/56، 57
❹ الكشف: 2/56، 57
❺ تفسیر عبد السلام بھٹوی، کچھ الفاظ کے ردوبدل کے ساتھ
❻ المهذب: 2/108

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [لَمُلِئْتَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَمُلِئْتَ : یہ "مُلِئَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ (غار میں اصحاب کہف) کو جھانکتے تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوں اور ضرور آپ (کے دل) میں ان کی دہشت بھر جائے۔'' یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا انہیں لمبی مدت تک آرام وسکون سے سلائے رکھنے کا انتظام تھا۔

❀ لَمُلِّئْتَ : یہ "مُلِّئَ" سے باب "تَفْعِيْل" ہے۔ اور اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر آپ (غار میں اصحاب کہف) کو جھانکتے تو ضرور الٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوں اور ضرور آپ (کے دل) میں ان کی بہت زیادہ دہشت بھر جائے۔''

ابن مریم نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے: ''اور ضرور آپ (کے دل) میں ان کی دہشت بار بار طاری ہوجائے۔'' ❷

لفظ [رُعْبًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 151)

8 - ﴿فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ﴾ (رقم الآية: 19)

لفظ [بِوَرِقِكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ دیکھیے: (کثرت سے استعمال ہونے والے کلمات کی توجیہات)

9 - ﴿وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾﴾ (رقم الآية: 25)

لفظ [مِائَةٍ سِنِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....عربی زبان میں "أَلْف" (ہزار) "مِائَة" (سو) دو ایسے عدد ہیں جو اکثر واحد کی طرف مضاف ہوتے ہیں، البتہ "مِائَة" (سو) کی اضافت کبھی جمع کی طرف ہوجاتی ہے۔ جس طرح ابن مالک کہتے ہیں:

"وَمِائَةٌ وَالْأَلْفَ لِلْفَرْدِ أَضِفْ ..... وَمِائَةٌ بِالْجَمْعِ نَزْرًا قَدْ رُدِفْ"

"مِائَة" اور "أَلْف" کو مفرد کی طرح مضاف کر۔ البتہ "مِائَة" کی اضافت بعض اوقات جمع کے ساتھ بھی آجاتی ہے۔'' ❹

✿ مِائَةٍ سِنِيْنَ : اس قراءت میں ﴿مِائَةٍ﴾ مابعد ﴿سِنِيْنَ﴾ 'جمع' کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر مُنَوَّن' ہے۔

❀ مِائَةٍ سِنِيْنَ : اس قراءت میں ﴿مِائَةٍ﴾ مابعد ﴿سِنِيْنَ﴾ 'جمع' کی طرف مضاف نہ ہونے کی وجہ

---

❶ المهذب: 108/2 ❷ الموضح: 776
❸ المهذب: 108/2 ❹ شرح ابن عقيل: 68/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے 'مُنوَّن' ہے۔ ❶

10 - ﴿وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا﴾ (رقم الآية: 26)

لفظ [وَلَا يُشْرِكُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَا تُشْرِكُ : اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نہی ہے۔ اور فعل واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور آپ (اللہ) کے حکم میں کسی کو شریک مت کرنا۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ﴾ (الشعراء:213)

''پس آپ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو مت پکارنا، ورنہ تم عذاب دیے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔''

❀ وَلَا يُشْرِكُ : اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نفی ہے۔ اور فعل واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے متعلق خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (اللہ) اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا﴾ (الجن:26)

''وہ (اللہ) غیب کو جاننے والا ہے۔ پس وہ اپنے غیب پر کسی مطلع (آگاہ) نہیں کرتا۔'' ❷

11 - ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ (رقم الآية: 28)

لفظ [بِالْغَدٰوةِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الأنعام:52)

12 - ﴿كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا﴾ (رقم الآية: 33)

لفظ [اُكُلَهَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:265)

13 - ﴿وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ﴾ (رقم الآية: 34)

لفظ [ثَمَرٌ] میں تین قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة الأنعام:99)

---

❶ الموضح: 778 ❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 415 والمهذب: 109/2

❸ المهذب: 109/2 ❹ المهذب: 111/2 ❺ الكشف: 59/2، 60)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

14 - ﴿وَّ مَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىِٕمَةً ۙ وَّ لَىِٕنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا﴾ (رقم الآية: 36)

لفظ [مِّنْهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ مِّنْهُمَا: یہ تثنیہ کی ضمیر ہے۔ اور ماقبل ﴿كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ﴾ میں ﴿الْجَنَّتَيْنِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(ایک غنی اور فقیر کا قصہ بیان ہو رہا ہے، کہ غنی تکبر کرتے ہوئے فقیر سے کہنے لگا:) .....اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ قیامت قائم ہونے والی ہے۔ اور واقعی اگر مجھے میرے رب کی طرف لوٹایا گیا تو ضرور میں ان (دو باغوں) سے بہتر لوٹنے کی جگہ پاؤں گا۔'' یعنی مجھے اپنے ان دو باغوں سے بہتر ٹھکانہ ملے گا۔

❀ مِّنْهَا: یہ واحد کی ضمیر ہے اور ماقبل ﴿وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ﴾ میں ﴿جَنَّتَهٗ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(ایک غنی اور فقیر کا قصہ بیان ہو رہا ہے، کہ غنی تکبر کرتے ہوئے فقیر سے کہنے لگا:).....اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ قیامت قائم ہونے والی ہے۔ اور واقعی اگر مجھے میرے رب کی طرف لوٹایا گیا تو ضرور میں اس (باغ) سے بہتر لوٹنے کی جگہ پاؤں گا۔'' یعنی مجھے اپنے اس باغ سے بہتر ٹھکانہ ملے گا۔ [1]

✪:..... لفظ ﴿مِّنْهَا﴾: مصحف مدنی، مکی اور شامی میں: ﴿مِّنْهُمَا﴾ اور مصحف بصری اور کوفی میں: ﴿مِّنْهَا﴾ مکتوب ہے۔ [2]

15 - ﴿لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا﴾ (رقم الآية: 38)

لفظ [لٰكِنَّا۠] میں دو قراءات ہیں:

✿ لٰكِنَّا ❀ لٰكِنَّا

یہ اصل میں "لٰكِنْ أَنَا" ہے۔ "أَنَا" کے ہمزہ کی حرکت ماقبل 'نون' کو نقل کر کے ہمزہ حذف کر دیا، تو "لٰكِنَنَا" ہو گیا۔ مثلین حروف اکٹھے ہونے کی وجہ سے ادغام کر دیا، تو ﴿لٰكِنَّا﴾ ہو گیا۔ اب عربوں میں سے بعض حالت وصل میں بھی "أَنَا" کے الف کا اثبات کرتے ہیں اور بعض حذف الف کرتے ہیں۔ یہاں دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ [3]

16 - ﴿وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا﴾ (رقم الآية: 42)

لفظ [بِثَمَرِهٖ] میں تین قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة الأنعام:99)

---

[1] الموضح: 782
[2] المقنع: 104 والجميلة: 367
[3] المهذب:112/2 ۔ تفصیل دیکھیے: سورة البقرة: 258
[4] الكشف:60،59/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

17 - ﴿وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية: 43)

لفظ [تَكُنْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ ❀ يَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ"۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿فِئَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❶

18 - ﴿هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا﴾ (رقم الآية: 44)

لفظ [الْوَلَيَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ] میں چار قراءات ہیں:

✿ الْوَلَيَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ: ترجمہ ہوگا: "یہاں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہر طرح کی مدد (ونصرت) سچے اللہ کے اختیار میں ہے، وہ ثواب دینے میں بہتر اور انجام کی رو سے زیادہ اچھا ہے۔"

❀ الْوَلَيَةُ لِلّٰهِ الْحَقُّ: ترجمہ ہوگا: "یہاں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہر طرح کی سچی مدد (ونصرت) اللہ کے اختیار میں ہے، وہ ثواب دینے میں بہتر اور انجام کی رو سے زیادہ اچھا ہے۔"

✿ الْوِلَيَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ: ترجمہ ہوگا: "یہاں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہر طرح کی بادشاہت (اور حکم) سچے اللہ کے اختیار میں ہے، وہ ثواب دینے میں بہتر اور انجام کی رو سے زیادہ اچھا ہے۔"

❀ الْوِلَيَةُ لِلّٰهِ الْحَقُّ: ترجمہ ہوگا: "یہاں سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہر طرح کی سچی بادشاہت (اور حکم) اللہ کے اختیار میں ہے، وہ ثواب دینے میں بہتر اور انجام کی رو سے زیادہ اچھا ہے۔"

✿:..... آیت میں بیان ہو رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سرکشوں پر عذاب نازل کرتے ہیں۔ تو ہر مومن و کافر کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی کسی کی مدد کرنے پر اور اس کے عذاب سے بچانے پر قادر نہیں ہے۔

لفظ ﴿الْوَلَيَةُ﴾ کا معنی: "مدد و نصرت" ہے۔ جیسے عرب میں کہا جاتا ہے: "نَحْنُ لَكُمْ عَلٰى بَنِيْ فُلَانٌ وَلَايَةً" أَيْ أَنْصَارٌ"۔ اور ﴿الْوِلَيَةُ﴾ کا معنی: "امارت و بادشاہی" ہے۔ ❷ جیسا کہ ترجمہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ بعض کے نزدیک دونوں سے مراد "مدد و نصرت" ہے۔ ❸

اور ﴿الْحَقِّ﴾ ماقبل ﴿لِلّٰهِ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اور ﴿الْحَقُّ﴾ ماقبل ﴿الْوَلَيَةُ﴾

❶ المهذب: 113،112/2

❷ الحجة للفارسي: 446/3 وحجة القراءات لأبي زرعة: 418

❸ المهذب: 113/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶

لفظ [عُقْبًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ عُقْبًا: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " قاف " کے سکون کے ساتھ

❀ عُقُبًا: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " قاف " کے ضمہ کے ساتھ ❷

19 - ﴿فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ﴾ (رقم الآية: 45)

لفظ [الرِّيَاحُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:164)

20 - ﴿وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً﴾ (رقم الآية: 47)

لفظ [نُسَيِّرُ الْجِبَالَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ: اس قراءت میں ﴿نُسَيِّرُ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور ﴿الْجِبَالَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور آپ زمین کو صاف (بالکل چٹیل اور ہموار) میدان دیکھیں گے۔''

❀ تُسَيَّرُ الْجِبَالُ: اس قراءت میں ﴿تُسَيَّرُ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ اور ﴿الْجِبَالُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور فعل کی تانیث فاعل کے مؤنث ہونے کی اعتبار سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن پہاڑ چلائیں گے اور آپ زمین کو صاف (بالکل چٹیل اور ہموار) میدان دیکھیں گے۔''

جیسے دوسرے مقامات پر ہے:

﴿وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا﴾ (النبا:20)، ﴿وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ﴾ (التكوير:3) ❹

21 - ﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ﴾ (البقرة: 34)

لفظ [لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا] میں تین قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة البقرة:34)

22 - ﴿مَا أَشْهَدْتُهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا﴾ (رقم الآية: 51)

---

❶ شرح الهداية: 396 وحجة القراءات لأبي زرعة: 419

❷ في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 126

❸ المهذب: 113/2

❹ الموضح: 758 والكشف: 64/2

❺ المهذب: 114/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ : یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''میں نے (مشرکوں کے معبودوں) کو نہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں حاضر کیا اور نہ خود ان کے پیدا کرنے میں (انہیں حاضر کیا) .....۔''

❀ مَآ اَشْهَدْنٰهُمْ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے لیے تعظیماً جمع کا صیغہ لائے ہیں۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''ہم نے (مشرکوں کے معبودوں) کو نہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں حاضر کیا اور نہ خود (مشرکوں) کے پیدا کرنے میں (انہیں حاضر کیا) .....۔''

✿:..... آیت میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کے بارے میں کہ رہے ہیں کہ جب میں نے زمین و آسمان پیدا کیے تھے تو اس وقت میں نے تمہارے معبودوں سے کوئی مشورہ لیا تھا نہ اس وقت وہ موجود تھے بلکہ ان کو پیدا ہی بڑی مدت بعد کیا گیا تھا۔ پھر جب انہیں پیدا کیا تو اس وقت بھی ان کے بنائے ہوئے معبودوں سے یہ مشورہ نہیں لیا تھا کہ تمہیں کس طرح بنایا جائے۔ بھر یہ میرے شریک کیسے بن سکتے ہیں؟

لفظ [مَا كُنْتُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَا كُنْتُ : یہ واحد متکلم کی ضمیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات قدسیہ کے متعلق خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا بازو (مددگار) نہیں بنایا کرتا۔''

❀ مَا كُنْتَ : یہ واحد مذکر مخاطب کی ضمیر ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو خطاب ہو رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور آپ گمراہ کرنے والوں کو اپنا بازو (مددگار) نہیں بنایا کرتے۔''

اس خطاب کے ذریعے امت کو خبر دی جا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی پہلے دن سے ہی حفاظت کی ہے، کہ آپ کسی گمراہ کو مددگار نہیں سمجھتے تھے اور نہ اس کی طرف مائل ہوتے تھے، اور نہ اس سے اپنی دعوت کی کامیابی کے لیے مدد مانگتے تھے۔ [2] بلکہ آپ ہمیشہ اللہ پر توکل کرتے تھے اور اسی سے مدد و نصرت کی امید رکھتے تھے۔

23 - ﴿وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۝﴾ (رقم الآية: 52)

لفظ [يَقُوْلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَقُوْلُ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔

[1] المهذب: 115/2

[2] المهذب: 115/2 ولطائف الإشارات: 2770/6

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور اس کی مابعد ﴿شُرَكَآءِيَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کہ یہاں "شُرَكَآءَنَا" نہیں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جن دن وہ (اللہ تعالیٰ مشرکوں سے) فرمائے گا: تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے انہیں پکارو! سو وہ (مشرک) پکاریں گے تو وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے، اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔'' اور انہیں ایک دوسرے سے دور کر دیں گے۔

❁ نَقُوْلُ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور جن دن ہم (مشرکوں سے) کہیں گے: تمہارے خیال میں جو میرے شریک تھے انہیں پکارو! سو وہ (مشرک) پکاریں گے تو وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیں گے، اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔'' اور انہیں ایک دوسرے سے دور کر دیں گے۔

24 - ﴿اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۝۵۵﴾ (رقم الأية: 55)

لفظ [قُبُلًا] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة الأنعام:111)

❁:..... دونوں کا معنی "أَعْيَانًا" ''سامنے'' ہے۔ ترجمہ ہے: ''یا (یہ کہ کافروں) کے سامنے عذاب آ جائے۔'' پھر وہ ایمان لائیں گے۔

25 - ﴿وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ۝۵۶﴾ (رقم الأية: 56)

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة البقرة:67)

26 - ﴿وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝۵۹﴾

(رقم الأية: 59)

لفظ [لِمَهْلِكِهِمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ لِمَهْلَكِهِمْ : یہ "هَلَكَ يَهْلِكُ" سے "مَفْعَلٌ" کے وزن پر مصدر میمی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور یہ ہیں وہ بستیاں ہیں، (جن کا ذکر گزر رہا ہے) ہم نے انہیں ہلاک کر دیا، جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے ایک وعدہ مقرر کر رکھا تھا۔''

❁ لِمَهْلِكِهِمْ : یہ "هَلَكَ يَهْلِكُ" سے "مَفْعِلٌ" کے وزن پر اسم ظرف زمان ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور یہ ہیں وہ بستیاں ہیں، (جن کا ذکر گزرا ہے) ہم نے انہیں ہلاک کر دیا، جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی ہلاکت کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا تھا۔''

✿ لِمُهْلَكِهِمْ: یہ "أَهْلَكَ يُهْلِكُ" سے مصدر میمی اور اسم ظرف دونوں بن سکتا ہے۔ کیونکہ "أَهْلَكَ" سے مصدر میمی اور اسم ظرف دونوں "مُفْعَلٌ" کے وزن پر آتے ہیں۔ جیسا کہ اہل بصرہ

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 420 [2] المهذب: 115/2 [3] المهذب: 116/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں۔ ❶

مصدر میمی کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''..... اور ہم نے ان کو ہلاک کرنے کے لیے ایک وعدہ مقرر کر رکھا تھا۔''

اور اسم ظرف زمان کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''.....اور ہم نے ان کو ہلاک کرنے کے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا تھا۔''

27 - ﴿وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ﴾ (رقم الآية: 63)

لفظ [اَنْسٰنِيْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....عربوں کے ہاں 'یائے متکلم' میں چار لغات پائی جاتی ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں دو آئی ہیں:

❶ 'یاء' کو فتحہ دینا۔ اور یہ اصل ہے۔ جیسے: "هٰذَا غُلَامِيَ قَدْ جَاءَ"

❷ 'یاء' کو ساکن پڑھنا۔ تخفیف کی غرض سے۔ جیسے: "هٰذَا غُلَامِيْ قَدْ جَاءَ"۔ یہ بنی طیٔ کی لغت ہے۔ ❷

اب 'یائے متکلم' کے بعد 'ہائے ضمیر' آنے کی صورت میں ''یاء کو ساکن پڑھنا'' کی لغت کا اعتبار کرتے ہوئے ہائے ضمیر کو 'کسرہ'، اور ''یاء کو فتحہ دینا'' کی لغت کا اعتبار کرتے ہوئے ہائے ضمیر کو 'ضمہ' دیا جاتا ہے۔

✿ اَنْسٰنِيْهِ : اس قراءت میں ﴿هِ﴾ ضمیر ماقبل 'یاء ساکنہ' ہونے کی وجہ سے 'مکسور' ہے، کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے: 'یاء ساکنہ' کے بعد 'ہائے ضمیر' مکسور ہوتی ہے۔

❀ اَنْسٰنِيْهُ : اس قراءت میں ﴿هُ﴾ ضمیر ماقبل 'یاء' میں موجود دوسری لغتِ فتحہ کا اعتبار کرتے ہوئے مضموم ہے۔ کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے: 'فتحہ' کے بعد 'ہاء ضمیر' مضموم ہوتی ہے۔ ❸

28 - ﴿قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾

(رقم الآية: 66)

لفظ [رُشْدًا] میں یہاں اور سورۃ الأعراف:146 میں قراءات ہیں:

✿ رُشْدًا : اس سے مراد ''مطلق بھلائی'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا: کیا میں آپ کی تابعداری کروں اس (شرط) پر کہ جو کچھ آپ کو (اللہ کی طرف سے) سکھلایا گیا ہے، اس میں سے کچھ بھلائی (کی باتیں) مجھے (بھی) سکھا دیں۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ﴾ (النساء:6)

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 421 وشرح الهداية: 397

❷ آثار اللهجات العربية في القراءات السبع: 40 ❸ لطائف الإشارات: 2775/6

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''پھر اگر تم یتیم بچوں میں بھلائی (سمجھداری) پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو۔''

❀ **رَشَدًا** : اس سے مراد ''اخروی بھلائی'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے کہا: کیا میں آپ کی تابعداری کروں اس (شرط) پر کہ جو کچھ آپ کو (اللہ کی طرف سے) سکھلایا گیا ہے، اس میں سے کچھ اخروی بھلائی (کی باتیں) مجھے (بھی) سکھا دیں۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝﴾ (الجن:14)

''پھر جو فرمانبردار ہوگیا تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اخروی بھلائی (کا رستہ) اختیار کرلیا۔''

❁:..... ﴿رُشْدًا﴾ قراءت میں بیان ہورہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام سے بھلائی کی باتیں سکھانے کا مطالبہ کیا۔ اور اس میں وضاحت نہیں کہ کون سی بھلائی کی باتیں؟ دنیوی یا اخروی۔ اور ﴿رَشَدًا﴾ نے وضاحت کردی کہ انہوں نے اُخروی بھلائی سکھانے کا مطالبہ کیا۔ ❶

❁:..... بعض کے نزدیک اس کلمہ میں ﴿حُزْنٌ، حَزَنٌ﴾ اور ﴿بِالْبُخْلِ، بِالْبَخَلِ﴾ کی طرح دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ جن کا معنی ایک ہے۔ جبکہ بعض نے فرق کیا ہے۔ جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔ ❷

29 - ﴿قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝﴾

(رقم الآية: 70)

لفظ [**فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ**] میں تین قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ اصل میں '' **فَلَا تَسْأَلْ** '' تھا، واحد مذکر مخاطب، فعل نہی ہے۔

❁ **فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ** : اس قراءت میں اس کلمہ کے ساتھ نون تاکید خفیفہ لگایا گیا تو یہ **''فَلَا تَسْئَلَنْ''** ہوگیا۔ پھر 'یاءِ' متکلم لائی گئی، تو اجتماع ساکنین ہوگیا۔ دونوں ساکن مبنی تھے، لہٰذا کسرہ کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا تو ﴿فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ﴾ ہوگیا۔

ترجمہ ہوگا: ''(خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: پھر اگر تم میرے پیچھے چلے ہو (یعنی تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا ہے) تو مجھ سے کسی چیز کے بارے ہرگز سوال نہ کرنا یہاں تک کہ میں (خود ہی) اس کا ذکر (وضاحت) تمہارے لیے کردوں۔''

❀ **فَلَا تَسْـَٔلَنِّيْ** : اس قراءت میں صرف کسرہ پر اکتفاء کرتے ہوئے یاء کو گرا دیا گیا ہے۔ ترجمہ وہی ہوگا۔

---

❶ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 195/6

❷ المغني: 161/2 والمهذب: 117/2،253/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ** : اس قراءت میں اس کلمہ کے ساتھ نون تاکید کا اضافہ نہیں کیا گیا۔ اور آخر میں 'یاء متکلم' لانے کے لیے 'نون وقایہ' داخل کیا گیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: پھر اگر تم میرے پیچھے چلے ہو (یعنی تمہیں میرے ساتھ ہی رہنا ہے) تو مجھ سے کسی چیز کے بارے سوال نہ کرنا یہاں تک کہ میں (خود ہی) اس کا ذکر (وضاحت) تمہارے لیے کر دوں۔''

✿ :..... **﴿فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ / فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ﴾**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'یاء' کو باقی رکھتے ہیں۔

اور **﴿فَلَا تَسْـَٔلَنِّيْ﴾**: یہ قبیلہ ہذیل کی لغت ہے۔ وہ تخفیف و آسانی کی غرض سے 'یاء' کو حذف کر دیتے ہیں۔ [1]

30 - ﴿فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ﴾ (رقم الآية: 71)

لفظ [لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا** : اس قراءت میں **﴿لِيَغْرَقَ﴾** واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور **"غَرِقَ يَغْرَقُ"** باب **"سَمِعَ"** سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور **﴿اَهْلُهَا﴾** اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''سو دونوں (موسیٰ اور خضر رضی اللہ عنہما) چل پڑے، تا آنکہ وہ ایک ایک کشتی میں سوار ہوئے، (تو خضر علیہ السلام) نے کشتی (کے تختے) کو پھاڑ دیا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: آپ نے اس کشتی (کے تختے) کو اس لیے توڑا ہے تاکہ کشتی والے ڈوب جائیں۔''

❀ **لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا** : اس قراءت میں **﴿لِتُغْرِقَ﴾** واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور **"أَغْرَقَ يُغْرِقُ"** باب **"إِفْعَال"** سے ہے۔ اور **﴿اَهْلَهَا﴾** اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''سو دونوں (موسیٰ اور خضر رضی اللہ عنہما) چل پڑے، تا آنکہ وہ ایک ایک کشتی میں سوار ہوئے، (تو خضر علیہ السلام) نے کشتی (کے تختے) کو پھاڑ دیا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: آپ نے اس کشتی (کے تختے) کو اس لیے توڑا ہے تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دو۔''

---

[1] المهذب: 31/2، 117 والموضح: 649

[2] الموضح: 790

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ نے اس کشتی کے تختے کو اس لیے توڑا ہے تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دو، اور یہ کشتی والے ڈوب جائیں۔''

31 - ﴿وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾﴾ (رقم الآية: 73)

لفظ [عُسْرًا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورة البقرة:185)

32 - ﴿فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ﴾ (رقم الآية: 74)

لفظ [زَكِيَّةً] میں دو قراءات ہیں:

❁ زَكِيَّةً : یہ ''زَكَى يَزْكُوْ'' سے اسم فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سو دونوں (موسیٰ اور خضر رضی اللہ عنہما) چل پڑے، یہاں تک کہ (جب) وہ ایک لڑکے سے ملے تو (خضر علیہ السلام) نے اسے قتل کر دیا۔ (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: آپ نے ایک پاک (معصوم) جان کو کسی جانے کے بدلے کے بغیر قتل کر دیا۔''

❁ زَكِيَّةً : یہ ''زَكَى يَزْكُوْ'' سے اسم مبالغہ ہے۔ [2] ترجمہ ہوگا: ''سو دونوں (موسیٰ اور خضر رضی اللہ عنہما) چل پڑے، یہاں تک کہ (جب) وہ ایک لڑکے سے ملے تو (خضر علیہ السلام) نے اسے قتل کر دیا۔ (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: آپ نے ایک بہت ہی پاک (معصوم) جان کو کسی جانے کے بدلے کے بغیر قتل کر دیا۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا﴾ (مریم:19)

''فرشتے نے مریم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں، تاکہ تجھے ایک بہت ہی پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔'' [3]

33 - ﴿لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ﴿٧٤﴾﴾ (رقم الآية: 74)

لفظ [نُكْرًا] میں یہاں اور سورۃ الکھف:87، الطلاق:8 میں اور [إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ] (القمر:6) میں دو قراءات ہیں:

❁ نُكْرًا، نُكُرٍ : یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ '' کاف '' کے سکون کے ساتھ

❁ نُكُرًا، نُكُرٍ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ '' کاف '' کے ضمہ کے ساتھ [4]

---

[1] المهذب: 118/2 [2] المهذب: 118/2

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 424

[4] في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 126

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

34 - ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا﴾ (رقم الآية: 76)

لفظ [لَّدُنِّيْ] میں تین قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ الکھف:2)

35 - ﴿قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾ (رقم الآية: 77)

لفظ [لَتَّخَذْتَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَتَّخَذْتَ : یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، اور "اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ" باب "اِفْتِعَال" سے ہے۔

❀ لَتَخِذْتَ : یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے، اور "تَخِذَ يَتْخَذُ" باب "سَمِعَ يَسْمَعُ" سے ثلاثی مجرد ہے، اور بنی ہذیل کی لغت ہے۔ ❷

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾)) ❸

"سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھی: ﴿لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾۔"

✿:.....دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔ ❹

36 - ﴿فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا﴾ (رقم الآية: 81)

لفظ [يُّبْدِلَهُمَا] میں یہاں اور [وَ لْيُبْدِلَنَّهُمْ] (النور:55)، [اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ] (التحریم:5)، [اَنْ يُّبْدِلَنَا] (القلم:32) دو قراءات ہیں:

✿ يُّبْدِلَهُمَا، وَلْيُبْدِلَنَّهُمْ، اَنْ يُّبْدِلَهٗ، اَنْ يُّبْدِلَنَا : یہ "أَبْدَلَ يُبْدِلُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ﴾ (النساء: 19) ﴿اسْتِبْدَالَ﴾ "الإِبْدَال" کے معنی میں ہے اور اس کا مصدر بھی "أَبْدَلَ" سے ہے۔

❀ يُّبَدِّلَهُمَا، وَلْيُبَدِّلَنَّهُمْ، اَنْ يُّبَدِّلَهٗ، اَنْ يُّبَدِّلَنَا : یہ "بَدَّلَ يُبَدِّلُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ﴾ (النحل: 101) ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

❶ المهذب: 120/2 ❷ عنایاتِ رحمانی: 627/2

❸ صحيح مسلم: 2380، والقراءات الواردة في السنة: 87

❹ الموضح: 793

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا﴾ (ابراهيم: 28)

❁:.....قرآن مجید میں دونوں طرح آیا ہے۔ اور امام ابوعلی، قطرب اور مبرد کے نزدیک یہ دونوں ہم معنی ہیں۔ جیسے: "نَزَّلَ، أَنْزَلَ۔ نَجّٰى، أَنْجٰى" ہے۔ ❶

لفظ [رُحْمًا] میں دو قراءات ہیں:

❁ رُحْمًا: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "ح" کے سکون کے ساتھ

❁ رُحُمًا: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ح" کے ضمہ کے ساتھ ❷

37 - ﴿فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝﴾ (رقم الآية: 85)

لفظ [فَاَتْبَعَ] میں یہاں اور [ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا] (آیۃ:89،92) میں دو قراءات ہیں:

❁ فَاَتْبَعَ، ثُمَّ اَتْبَعَ: یہ "أَتْبَعَ يُتْبِعُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً﴾ (القصص: 42)، ﴿فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ﴾ (الشعراء: 60)

❁ فَاتَّبَعَ، ثُمَّ اتَّبَعَ: یہ "اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ" باب "اِفْتِعَال" سے ہے۔

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ﴾ (البقرة:102) ﴿وَاتُّبِعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ﴾ (هود:116)

❁:.....قرآن مجید میں دونوں طرح آیا ہے۔ اور دونوں ہم معنی ہیں۔ جیسے: "نَزَّلَ، أَنْزَلَ۔ نَجّٰى، أَنْجٰى" ہے۔ جبکہ ابوزید کہتے ہیں: "أَتْبَعَ يُتْبِعُ" کا معنی "تیز تیز پیروی کرنا" ہے۔ اور "اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ" کا معنی "ساتھ چلنا اور پیچھے نہ رہنا" ہے۔ ❸

38 - ﴿حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾ (رقم الآية: 86)

لفظ [حَمِئَةٍ] میں دو قراءات ہیں:

❁ حَمِيَةٍ: یہ "حَمِيَ يَحْمٰى" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی "حَارَّةٍ" "گرم، گرمائش والا" ہے۔ اسی سے ہے: ﴿نَارٌ حَامِيَةٌ﴾ (القارعة: 11) "وہ (جہنم) ایک سخت گرم آگ ہے۔"

ترجمہ ہوگا: "یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ) سورج غروب ہونے کی جگہ جا پہنچا، تو اس نے سورج کو گرم چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا۔"

❶ الكشف: 72/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 427 وعنايات رحمانی: 630/2

❷ المغني: 388/2

❸ الكشف: 72/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 428

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس قراءت کی تائید درج ذیل حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری کے پیچھے سوار تھا۔ آپ نے پوچھا: ''جانتے ہو یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟'' میں نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' فرمایا:

((إِنَّهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَامِيَةٍ))

''یہ گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے''۔ ❶

❀ حَمِئَةٍ: یہ ''حَمَأَ يَحْمَؤُ'' باب ''فَتَحَ'' سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی ''اَلطِّيْنُ الْأَسْوَدُ'' ''کالی مٹی، کیچڑ'' ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین اپنے لاؤلشکر کے ساتھ) سورج غروب ہونے کی جگہ جا پہنچا، تو اس نے سورج کو کیچڑ (دلدل) والے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا۔''

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

((عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾))❸

''سیّدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھی: ﴿فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ﴾۔''

❁:..... ذوالقرنین کے اسفار کا ذکر ہو رہا ہے کہ وہ مغربی جہت میں ملک فتح کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچ گئے جہاں آخری آبادی تھی۔ دونوں قراءت کو ملانے سے معنی ہوگا: ''تو اس نے سورج کو ایسے گرم چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا جس میں کیچڑ دلدل تھی۔'' ❹

39 - ﴿ثُمَّ يُرَدُّ إِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا﴾ (رقم الآية: 87)

لفظ [نُّكْرًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة الكهف:74)

40 - ﴿وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا﴾ (رقم الآية: 88)

---

❶ أبوداود: 4002 والسلسلة الصحيحة: 2403

❷ المهذب: 121/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 428

❸ سنن الترمذي: 2934 وصححه الألباني، والقراءات الواردة في السنة: 89

❹ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 224/6 ❺ المهذب: 118/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [جَزَآءَ ٱلْحُسْنَىٰ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **جَزَآءُ الْحُسْنٰى** : اس قراءت میں ﴿جَزَآءُ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اور ﴿الْحُسْنٰى﴾ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر مُنَوَّن' ہے۔ اس کی خبر ماقبل ﴿فَلَهٗ﴾ ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(ذو القرنین نے اپنے مغربی جہت کے سفر میں ایک قوم کو شکست دی اور کہا).....اور ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اس کے لیے تو اچھا بدلہ ہے۔ اور عنقریب ہم اسے اپنے کام میں سے آسانی کا حکم دیں گے۔'' یعنی اسے ہم اپنے آسان سے کام کرنے کو کہیں گے۔

❀ **جَزَآءَ الْحُسْنٰى** : اس قراءت میں ﴿جَزَآءً﴾ ماقبل ﴿فَلَهٗ﴾ کی ضمیر سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترکیب اس طرح ہے: ﴿الْحُسْنٰى﴾ مبتداء ہے، اس کی خبر ماقبل ﴿فَلَهٗ﴾ ہے۔ اور ﴿جَزَآءً﴾ مصدر اور حال کی جگہ واقع ہے۔ اصل عبارت ہے: "فَلَهُ الْحُسْنٰى جَزَآءً" ❷

ترجمہ ہوگا: ''(ذو القرنین نے اپنے مغربی جہت کے سفر میں ایک قوم کو شکست دی اور کہا).....اور ہاں جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اس کے لیے تو بدلے میں بھلائی ہے۔ اور عنقریب ہم اسے اپنے کام میں سے آسانی کا حکم دیں گے۔'' یعنی اسے ہم اپنے آسان سے کام کرنے کو کہیں گے۔

لفظ [يُسْرًا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:185)

41 - ﴿حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾﴾ (رقم الآية: 93)

لفظ [السَّدَّيْنِ] میں اور [سَدًّا] (الکھف:94، یٰسٓ:9) میں دو قراءات ہیں:

✿ **السَّدَّيْنِ، سَدًّا** : '' س '' کے فتحہ کے ساتھ

❀ **السُّدَّيْنِ، سُدًّا** : '' س '' کے ضمہ کے ساتھ

✿:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ دونوں کا معنی ''آڑ'' یا ''دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے والی رکاوٹ'' ہے۔ ❹

لفظ [يَفْقَهُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَفْقَهُوْنَ** : یہ "فَقِهَ يَفْقَهُ" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ) دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو ان (دو پہاڑوں) کے اس طرف

---

❶ المهذب: 122/2

❷ الموضح: 797 وحجة القراءات لأبي زرعة: 430 وعنايات رحماني: 632/2)

❸ المهذب: 122/2، 123 والموضح: 798 ❹ المهذب: 122/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس نے ایک قوم کو پایا، (ایسی قوم) جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔'' یعنی اپنی زبان کے علاوہ کسی اور کی زبان نہیں سمجھتی تھی۔

❀ **يُفْقِهُوْنَ** : یہ "أَفْقَهَ يُفْقِهُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔[1] ترجمہ ہو گا: ''یہاں تک کہ جب وہ (ذوالقرنین اپنے لاؤلشکر کے ساتھ) دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو ان (دو پہاڑوں) کے اس طرف اس نے ایک قوم کو پایا، (ایسی قوم) کہ قریب بھی نہ تھا کہ اس قوم کو کوئی بات سمجھا پائیں۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ذوالقرنین نے دو پہاڑوں کے اس طرف ایک ایسی قوم کو پایا جو اپنی زبان کے علاوہ کسی اور کی زبان نہیں سمجھتی تھی، اور نہ یہ اپنی کوئی بات ان کو سمجھا سکتا تھا۔''[2]

42 - ﴿قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴾ (رقم الأية: 94)

لفظ [يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ] میں یہاں اور سورۃ الأنبیاء:96 میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ** : یہ بنی اسد کی لغت ہے۔ 'ہمزہ' کی تحقیق کے ساتھ

❀ **يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ**: یہ اکثر قبائل عرب کی لغت ہے۔ 'ہمزہ' کے ابدال کے ساتھ[3]

لفظ [خَرْجًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **خَرْجًا** : اس سے مراد ہے: ''ایسی مزدوری ہے جو ایک کام پر ایک ہی بار دی جاتی ہے۔'' ترجمہ ہو گا: ''(دو پہاڑوں کے اس طرف رہنے والی قوم ذوالقرنین سے) کہنے لگی: بے شک یاجوج ماجوج اس سرزمین میں فساد کرنے والے ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں (یعنی اس کے ساتھ آپ کی مدد کریں) اس (شرط) پر کہ آپ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔''

❀ **خَرْجًا** : اس سے مراد وہ ٹیکس اور جزیہ ہے: ''جو ہر سال زمین کی پیداوار پر لوگوں پر فی آدمی مقرر کیا جائے''۔ ترجمہ ہو گا: ''(دو پہاڑوں کے اس طرف رہنے والی قوم ذو القرنین سے) کہنے لگی: بے شک یاجوج ماجوج اس سرزمین میں فساد کرنے والے ہیں، تو کیا ہم آپ کے لیے مال کا ایک حصہ مقرر کر دیں جو ہر سال آپ کو دیا کریں گے، اس (شرط) پر کہ آپ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔''

✿:..... ﴿خَرْجًا﴾ لغت حِمْيَرِيْ ہے، اور ﴿خَرْجًا﴾ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی

[1] المهذب: 122/2 والموضح: 799

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 230/6

[3] المهذب: 122/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❶ جبکہ بعض نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے۔ ❷ جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔

لفظ [سَدًّا] میں دو قراءات ہیں۔ (المهذب: 123/2) دیکھیے: (سورة الكهف:93)

43 - ﴿قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَأَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا﴾ (رقم الأية: 95)

لفظ [مَكَّنِّيْ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ اصل میں "مَكَّنَ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس کے ساتھ 'یاء' متکلم لائی گئی، اور فعل کو 'کسرہ' سے بچانے کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا۔ تو یہ ﴿مَكَّنَنِيْ﴾ ہو گیا۔

✿ مَكَّنَنِيْ: اس قراءت میں 'نون' لام فعل اور 'نون وقایہ'، دو 'نون' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

❀ مَكَّنِّيْ: اس قراءت میں 'نون' لام فعل اور 'نون وقایہ' کا آپس میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ ❸

✿:..... لفظ ﴿مَكَّنِّيْ﴾: مصحف مکی میں: ﴿مَكَّنَنِيْ﴾ 'دو نون کے ساتھ' اور باقی مصاحف میں: ﴿مَكَّنِّيْ﴾ 'ایک نون کے ساتھ' مکتوب ہے۔ ❹

44 - ﴿أَتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ﴾ (رقم الأية: 96)

لفظ [أَتُوْنِيْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ إِيْتُوْنِيْ: یہ "أَتَى يَأْتِيْ" سے جمع مذکر مخاطب، فعل امر کا صیغہ ہے۔ اور "جِيْئُوْنِيْ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو پہاڑوں کے اس پار آنے سے روکنے کے لیے قوم سے کہا: میں تم میں اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دیتا ہوں) تم میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ۔''

❀ أَتُوْنِيْ: یہ "أَتَى يُؤْتِيْ" سے جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور "أَعْطُوْنِيْ" کے معنی میں ہے۔ ❺ ترجمہ ہو گا: ''(ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو پہاڑوں کے اس پار آنے سے روکنے کے لیے قوم سے کہا: میں تم میں اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دیتا ہوں) تم مجھے لوہے کی چادریں دو۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہو گا: ''ذوالقرنین نے قوم سے کہا: تم میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ اور مجھے دو۔''

---

❶ لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم

❷ الموضح: 801 والمهذب: 122/2

❸ الموضح: 801 وحجة القراءات لأبي زرعة: 433

❹ المقنع: 104

❺ الموضح: 802

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

45 - ﴿حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا﴾ (رقم الآية: 96)

لفظ [الصَّدَفَيْنِ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **الصَّدَفَيْنِ**: یہ اہل حجاز اور بنو تمیم کی لغت ہے۔ ''صاد، دال'' کے فتحہ کے ساتھ

❀ **الصُّدُفَيْنِ**: یہ قبیلہ قریش اور حِمْيَرِيْ کی لغت ہے۔ ''صاد، دال'' کے ضمہ کے ساتھ

✿ **الصُّدْفَيْنِ**: یہ لغت ﴿الصُّدُفَيْنِ﴾ میں تخفیف اور آسانی کی صورت ہے۔ اور باقی قبائل کی لغت ہے۔ ''صاد'' کے ضمہ، اور ''دال'' کے سکون کے ساتھ [1]

46 - ﴿قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا﴾ (رقم الآية: 96)

لفظ [قَالَ اٰتُوْنِيْٓ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **قَالَ ائْتُوْنِيْ**: یہ ''أَتَى يَأْتِيْ'' سے جمع مذکر مخاطب، فعل امر کا صیغہ ہے۔ اور ''جِيْئُوْنِيْ'' کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو پہاڑوں کے اس پار آنے سے روکنے کے لیے جب لوہے کی چادروں کی دیوار کھڑی کر لی تو اس کو اور مضبوط کرنے کے لیے قوم سے) کہا: میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ تا کہ میں اس (دیوار) پر انڈیل دوں۔''

❀ **قَالَ اٰتُوْنِيْ**: یہ ''اٰتَى يُؤْتِيْ'' سے جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور ''نَاوَلُوْنِيْ'' کے معنی میں ہے۔ [2] ترجمہ ہوگا: ''(ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو پہاڑوں کے اس پار آنے سے روکنے کے لیے جب لوہے کی چادروں کی دیوار کھڑی کر لی تو اس کو اور مضبوط کرنے کے لیے قوم سے) کہا: مجھے پگھلا ہوا تانبا پکڑاؤ تا کہ میں اس پر انڈیل دوں۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ذوالقرنین نے قوم سے کہا: میرے پاس پگھلا ہوا تانبا لاؤ اور مجھے پکڑاؤ تا کہ میں اس (دیوار) پر انڈیل دوں۔''

47 - ﴿فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا﴾ (رقم الآية: 97)

لفظ [فَمَا اسْطَاعُوْٓا] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ اصل میں ''اسْتَطَعُوْا'' باب ''اِسْتِفْعَال'' کے وزن پر ہے۔

---

[1] المهذب: 123/2 ولطائف الإشارات: 2803/6 وطلائع البشر: 118

[2] الموضح: 803

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **فَمَا اسْطَعُوْا**: اس قراءت میں 'تاء' کا 'طاء' میں قریب المخرج ہونے کی وجہ سے ادغام کر دیا گیا ہے۔

❀ **فَمَا اسْطَعُوْا**: اس قراءت میں تخفیف و آسانی کے لیے 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ❶

۞:..... ﴿فَمَا اسْطَعُوْا﴾ قراءت میں دو ساکن جمع ہونے کی وجہ سے بعض نحویوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ جبکہ امام سیبویہ اس کی شعر میں اجازت دیتے ہیں۔ ❷ اور یہ قراءت متواترہ ہے، اور اس طرح کہ قرآن مجید میں بہت سے کلمات ہیں۔ ﴿لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ، اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْ، نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ﴾ اور خود امام ابوعمرو بصری النحوی کی قراءت ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ﴾

48 - ﴿قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝﴾ (رقم الآية: 98)

لفظ [دَكَّآءَ] میں یہاں اور سورۃ الأعراف:143 میں دو قراءات ہیں:

✿ **دَكًّا**: یہ "دَكَّ يَدُكُّ" باب "نَصَرَ" سے مصدر ہے۔ جس کا معنی ہوتا ہے: برابر کر دینا، اونچ نیچ ختم کر دینا۔ ❸

ترجمہ ہو گا: ''(ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو پہاڑوں کے اس پار آنے سے روکنے کے لیے لوہے کی چادروں کی مکمل دیوار کھڑی کر کے اسے اپنا کارنامہ قرار دینے کے بجائے قوم سے کہا:) یہ یہ میرے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے۔ (لیکن) پھر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اسے زمین کے برابر کر دے گا، اور میرے رب کا وعدہ ہمیشہ سے سچا ہے۔''

دوسرے مقام پر ہے: ﴿كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا﴾ (الفجر:21) ''اور جب زمین کوٹ کوٹ کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔''

❀ **دَكَّآءَ**: اس قراءت میں یہ محذوف موصوف کی صفت ہے، اصل عبارت تھی: "جَعَلَهٗ أَرْضًا دَكَّآءَ" ''ہموار زمین کر دیا۔'' اور اسی سے "نَاقَةٌ دَكَّآءُ" اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس کی کوہان نہ ہو، اور اس کی کمر ہموار ہو۔ ❹

ترجمہ ہو گا: ''(ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو پہاڑوں کے اس پار آنے سے روکنے کے لیے لوہے کی چادروں کی مکمل دیوار کھڑی کر کے اسے اپنا کارنامہ قرار دینے کے بجائے قوم سے کہا:) یہ یہ میرے رب کی طرف سے ایک رحمت ہے۔ (لیکن) پھر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اسے زمین کے ساتھ ہموار کر دے گا، اور میرے رب کا وعدہ ہمیشہ سے سچا ہے۔''

❶ الموضح: 804
❷ الكشف: 80/2
❸ الكشف: 476/1
❹ الموضح: 805

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں: ''برابر کر دینا، اونچ نیچ ختم کر دینا، زمین کے ساتھ ہموار کر دینا'' سب کا معنی ایک ہی ہے۔

49 - ﴿وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾ (رقم الأية: 104)

لفظ [يَحْسَبُونَ] میں دو قراءات ہیں۔[1] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

50 - ﴿ذَٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا۟ وَٱتَّخَذُوٓا۟ ءَايَٰتِى وَرُسُلِى هُزُوًا﴾ (رقم الأية: 106)

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:67)

51 - ﴿لَنَفِدَ ٱلْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَٰتُ رَبِّى﴾ (رقم الأية: 109)

لفظ [تَنْفَدَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ ❁ يَنْفَدَ كَلِمٰتُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ"۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿كَلِمٰتُ﴾ ہے۔ جو کہ "كَلِمَةٌ" کی جمع ہے، اور مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔[3]

[1] المهذب: 124/2 [2] المغني: 142/1
[3] الموضح: 805، 806

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ مریم

1 - ﴿ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝﴾ (رقم الآية: 2)

لفظ [زَكَرِيَّا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:37)

لفظ [رَحْمَتِ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

2 - ﴿فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ﴾ (رقم الآية: 5، 6)

لفظ [يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... ﴿يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ﴾ آپس میں معطوف، معطوف علیہ ہیں۔

✿ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿وَلِيًّا﴾ کی صفت ہیں۔ اور مرفوع اس لیے ہیں کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے: مضارع جب حروف ناصب، جازم سے خالی ہوتا ہے تو مرفوع ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(زکریا علیہ السلام نے دعا کی: اللہ) پس آپ مجھے اپنے فضل سے ایک وارث عطا فرما، جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے۔''

❀ يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿فَهَبْ﴾ صیغہ امر کے جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں۔ ❸ یعنی جواب دعا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(زکریا علیہ السلام نے دعا کی: اللہ) پس آپ جب مجھے اپنے فضل سے ایک وارث عطا فرمائیں گے، تو وہ میرا وارث ہوگا اور آل یعقوب کا وارث ہوگا۔'' ❹

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''زکریا علیہ السلام نے دعا کی: الٰہی! پس آپ مجھے اپنے فضل سے ایک وارث بیٹا عطا فرما، جو علم و نبوت میں میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے۔ اور جب آپ مجھے اپنے کرم سے ایک وارث عطا فرمائیں گے، تو وہ میرا وارث ہوگا اور آل یعقوب کا وارث ہوگا۔''

3 - ﴿يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى﴾ (رقم الآية: 7)

لفظ [يٰزَكَرِيَّآ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:37)

لفظ [نُبَشِّرُكَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:39)

---

❶ المهذب: 126/2
❷ المهذب: 126/2
❸ الحجة فی القراءات السبع: 234
❹ المهذب: 126/2
❺ المهذب: 126/2
❻ المهذب: 127/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا﴾ (رقم الآية: 8)

لفظ [عِتِيًّا] میں یہاں اور آیت نمبر 69 میں اور اس جیسے کلمات [بُكِيًّا (آیۃ:58)، جِثِيًّا (آیۃ:68، 72)، صِلِيًّا (آیۃ:70)] میں دو قراءات ہیں:

✿ عُتِيًّا، جُثِيًّا، بُكِيًّا، صُلِيًّا: یہ کلمات "عَاتَ، جَاثَ، بَاكَ، صَالَ" سے "فُعُوْلٌ" کے وزن پر جمع کے صیغے ہیں۔ [1] اور یہ اہل حجاز اور اکثر قبائل عرب کی لغت ہے۔ وہ اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ع، ج، ب، ص' کو مضموم ہی پڑھتے ہیں۔

❀ عِتِيًّا، جِثِيًّا، بِكِيًّا، صِلِيًّا: یہ قبیلہ بنی اسد اور اس کے اردگرد قبائل کی قبائل کی لغت ہے۔ [2] وہ مابعد مکسور حرف کی اتباع (پیروی) میں 'ع، ج، ب، ص' کو بھی کسرہ دے دیتے ہیں، اور اس لیے بھی تاکہ زبان کی ایک ہی کیفیت اور حالت رہے۔ [3]

5 - ﴿قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا﴾ (رقم الآية: 9)

لفظ [خَلَقْتُكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ خَلَقْتُكَ: یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کہ یہاں "عَلَيْنَا هَيِّنٌ" نہیں ہے۔ [4]

ترجمہ ہوگا: "(جبریل علیہ السلام نے زکریا علیہ السلام سے کہا:) تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ کام (بانجھ پن کی صورت بھی اولاد دینا) مجھ پر بہت آسان ہے، یقیناً اس سے پہلے میں نے تجھے پیدا کیا جبکہ تو کچھ بھی نہ تھا۔"

❀ خَلَقْنَاكَ: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ [5]

ترجمہ ہوگا: "(جبریل علیہ السلام نے زکریا علیہ السلام سے کہا:) تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ کام (بانجھ پن کی صورت بھی اولاد دینا) مجھ پر بہت آسان ہے، یقیناً اس سے پہلے ہم نے تجھے پیدا کیا جبکہ تو کچھ بھی نہ تھا۔"

6 - ﴿قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا﴾ (رقم الآية: 19)

لفظ [لِأَهَبَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِأَهَبَ: یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اور فعل کی نسبت جبریل علیہ السلام کی طرف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام سے) کہا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں، تاکہ تجھے ایک پاک سیرت لڑکا عطا کروں۔"

---

[1] الحجة: 235 والكشف: 84/2
[2] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 474
[3] الكشف: 85/2
[4] حجة القراءات لأبي زرعة: 440
[5] الموضح: 814

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ لِيَهَبَ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر ماقبل ﴿رَبِّكِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور فعل کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام سے) کہا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں، تاکہ وہ (تیرا رب) تجھے ایک پاک سیرت لڑکا عطا کرے۔''

✿:..... ﴿لِأَهَبَ﴾ قراءت میں فعل کی نسبت جبرائیل علیہ السلام کی طرف ظاہری اسباب کی وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ کے حکم سے حضرت مریم علیہا السلام کے گریبان میں پھونک ماری تھی جس سے انہیں حمل ٹھہر گیا۔ [1] یا پھر جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا قول حکایۃً نقل کیا ہے۔ اور ﴿لِيَهَبَ﴾ قراءت میں فعل کی نسبت مسبّب الأسباب کی طرف ہے، جو رب تعالیٰ کی ذات ہے۔ [2]

7 - ﴿قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾﴾ (رقم الآية: 23)

لفظ [مِتُّ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورۃ آل عمران:157)

لفظ [نَسْيًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ نَسْيًا: ''نون'' کے فتحہ کے ساتھ

❀ نِسْيًا: ''نون'' کے کسرہ کے ساتھ

✿:..... عربوں کے ہاں "نَسِيَ يَنْسَى" باب "سَمِعَ يَسْمَعُ" سے دونوں طرح مصدر استعمال ہوتا ہے۔ لیکن 'کسرہ' کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ [4] اور اس سے مراد: وہ حقیر شے ہے جو بھلا دینے کے قابل ہو، اور اس کی کوئی پروا نہ ہو۔ [5] ترجمہ ہے: (مریم علیہا السلام درد زہ اور لوگوں کے طعنوں سے ڈرتے ہوئے) کہنے لگیں: ''اے کاش! میں اس سے پہلے مرجاتی اور بھولی بسری ہوجاتی۔''

8 - ﴿فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾﴾ (رقم الآية: 24)

لفظ [مِنْ تَحْتِهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ مِنْ تَحْتِهَا: اس قراءت میں ﴿مِنْ﴾ حرف جر ہے، اس لیے ﴿تَحْتِهَا﴾ مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(مریم علیہا السلام نے جب درد زہ اور لوگوں کے طعنوں سے ڈرتے ہوئے موت کی تمنا کی تو) آپ کو فرشتے نے (نخلستان) کے نشیب سے پکارا کہ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔''

❀ مَنْ تَحْتَهَا: اس قراءت میں ﴿مَنْ﴾ اسم موصولہ اور ماقبل ﴿فَنَادٰىهَا﴾ فعل کا فاعل ہے، اور

---

[1] احسن البیان: 836

[2] المهذب: 128/2 ولطائف الإشارات: 2833/7، 2834

[3] المهذب: 129/2 [4] الموضح: 815

[5] حجة القراءات لأبي زرعة: 441 وطلائع البشر: 119

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿تَحْتَهَا﴾ اس کا مفعول فیہ (ظرف) ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(مریم علیہا السلام نے جب دردزہ اور لوگوں کے طعنوں سے ڈرتے ہوئے موت کی تمنا کی تو) آپ کو فرشتے نے جو اس (نخلستان کے) نشیب میں تھا' پکارا کہ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔''[1]

❁:.....حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔

9 - ﴿وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝﴾ (رقم الآية: 25)

لفظ [تُسٰقِطْ] میں چار قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَسَّاقَطْ﴾ اصل میں '' تَتَسَاقَطْ'' اور ﴿تَظَّهَّرُوْنَ﴾ اصل میں ''تَتَظَاهَرُوْنَ'' تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[2] جیسے: ''تَتَسَاقَطْ'' سے ﴿تَسَّاقَطْ﴾، ''يَتَطَهَّرُ'' سے ''يَطَّهَّرُ''

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[3]

❁ تَسَّاقَطْ ❁ تُسٰقِطْ: یہ دونوں ''سَاقَطَ يَتَسَاقَطُ'' باب ''تَفَاعُل'' سے ہیں۔ اور اصل میں '' تَتَسَاقَطْ '' ہیں۔ ﴿تَسَّاقَطْ﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور ﴿تُسٰقِطْ﴾ میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'سین' سے بدل کر 'سین' کا 'سین' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ما قبل ﴿النَّخْلَةِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور مابعد ﴿رُطَبًا جَنِيًّا﴾، ﴿النَّخْلَةِ﴾ کی تمیز ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام سے کہا:) اور تم کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ، تم پر (کھجور کے درخت کی) تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔''

❁ يَسَّاقَطْ: یہ ''سَاقَطَ يَتَسَاقَطُ'' باب ''تَفَاعُلٌ'' سے ہے۔ اور اصل میں ''يَتَسَاقَطْ'' ہے۔ قاعدے کے تحت 'تاء' کو 'سین' سے بدل کر 'سین' کا 'سین' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ما قبل ﴿بِجِذْعِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور مابعد ﴿رُطَبًا جَنِيًّا﴾، ﴿بِجِذْعِ﴾ کی تمیز ہے۔

---

[1] المهذب: 129/2 [2] علم الصيغه: 45

[3] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام سے کہا:) اور تم کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ، تم پر (کھجور کے درخت کے تنے کی) تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔''

❀ تُسْقِطْ: یہ ''سَاقَطَ يُسَاقِطُ'' باب ''مُفَاعَلَةٌ'' سے ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿النَّخْلَةِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور مابعد ﴿رُطَبًا جَنِيًّا﴾ اس کا مفعول ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(جبریل علیہ السلام نے مریم علیہا السلام سے کہا:) اور تم کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ، وہ (کھجور کا درخت) تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا۔''

✿:..... ہر قراءت بات کی مزید وضاحت کرتی ہے۔ ﴿تَسْقُطْ / تَسَّاقَطْ﴾ قراءت سے معلوم ہوا کہ تم پر کھجور کے درخت سے تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔ اور ﴿يَسَّاقَطْ﴾ قراءت نے وضاحت کردی کہ وہ کھجور کے درخت کے تنے سے گریں گی۔ اور ﴿تُسْقِطْ﴾ قراءت میں فعل کی نسبت کھجور کے درخت کی طرف ہے، کیونکہ اس سے گرنی ہیں۔

10 - ﴿ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾﴾ (رقم الآية: 34)

لفظ [قَوْلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ قَوْلَ: اس قراءت میں یہ ماقبل ''أَقُوْلُ'' فعل محذوف کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ ہے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا قصہ۔ میں حق سچ ہی قصہ بتا رہا ہوں جس میں یہ (نصرانی لوگ) شک کرتے ہیں۔''

❀ قَوْلُ: اس قراءت میں یہ ماقبل ''هُوَ'' محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ ہے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا قصہ۔ (یہی) وہ حق بات ہے جس میں یہ (نصرانی لوگ) شک کرتے ہیں۔'' ❷

11 - ﴿اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾﴾ (رقم الآية: 35)

لفظ [فَيَكُوْنُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 117)

12 - ﴿وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾﴾ (رقم الآية: 36)

لفظ [وَاِنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَاِنَّ: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں

---

❶ المهذب: 129/2 والموضح: 816 وحجة القراءات لأبي زرعة: 442

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 443 ❸ المهذب: 130/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:) بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے، بس اسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔''

❀ وَ اَنَّ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور اس سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَ لِاَنَّ "۔ اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:) اس وجہ سے کہ بے شک اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے، سو اسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔''[1]

13 - ﴿اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية: 40)

لفظ [يُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(آخر کار) بے شک ہم، ہم ہی زمین اور اس کی ساری چیزوں کے وارث ہوں گے اور وہ (سب) ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔''

❀ يَرْجِعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: ''(آخر کار) بے شک ہم، ہم ہی زمین اور اس کی ساری چیزوں کے وارث ہوں گے اور وہ (سب) ہماری طرف ہی لوٹ کر آئیں گے۔''

14 - ﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۘ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا﴾ (رقم الآية: 41)

لفظ [اِبْرٰهِيْمَ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:124)

15 - ﴿اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ﴾ (رقم الآية: 42)

لفظ [يٰۤاَبَتِ] میں یہاں اور آیۃ: 43، 44، 45 میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة يوسف:4)

16 - ﴿قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ﴾ (رقم الآية: 46)

لفظ [يٰۤاِبْرٰهِيْمُ] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورة البقرة:124)

17 - ﴿وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ (رقم الآية: 51)

لفظ [مُخْلَصًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُخْلَصًا : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کتاب سے موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیجئے، بلاشبہ وہ (عبادت اور نبوت کے لیے) خالص کیا ہوا (چنا ہوا) تھا اور رسول، نبی تھا۔''

---

[1] الموضح: 819 والمهذب: 131/2 [2] المهذب: 131/2
[3] المهذب: 131/2 [4] المهذب: 131/2 [5] المهذب: 131/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿إِنَّا أَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ﴾ (صٓ: 46)

''بے شک ہم نے ان (انبیائے کرام) کو ایک خاص وصف کے لیے چن لیا، جو اصل گھر کی یاد ہے۔''[1]

❀ **مُخْلِصًا** : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کتاب سے موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیجئے، بلاشبہ وہ (دین الٰہی میں) مخلص تھا اور رسول، نبی تھا۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ﴾ (النساء: 146)

''اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر لیا۔''[2]

18 - ﴿وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ ۫ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا﴾ (رقم الآية: 58)

لفظ [اِبْرٰهِيْمَ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:124)

لفظ [بُكِيًّا] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورۃ مریم:8)

19 - ﴿فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا﴾ (رقم الآية: 60، 59)

لفظ [يَدْخُلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❀ **يَدْخُلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نیک لوگوں کے برے لوگ جانشین بنے) پس عنقریب وہ گمراہی کو ملیں گے، مگر جس نے توبہ کی، اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

❀ **يُدْخَلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نیک لوگوں کے برے لوگ جانشین بنے) پس عنقریب وہ گمراہی کو ملیں گے، مگر جس نے توبہ کی، اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو یہ لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''[5]

20 - ﴿تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا﴾ (رقم الآية: 63)

---

[1] الحجة للفارسي: 498/3 [2] الموضح: 820 [3] المهذب: 131/2
[4] المهذب: 132/2 [5] الموضح: 820

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [نُوْرِثُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نُوْرِثُ: یہ "أَوْرَثَ يُوْرِثُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔

❀ نُوَرِّثُ: یہ "وَرَّثَ يُوَرِّثُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔

✿:..... دونوں قراءات کا معنی ایک ہی ہے: "یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے بناتے ہیں جو متقی ہو۔"[1]

لیکن ﴿نُوَرِّثُ﴾ قراءت سے متقین پر اللہ کے فضل و کرم کا زیادہ اظہار ہو رہا ہے، کہ وہ اپنے اعمال کے بدلے جنت حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ یہ اللہ کا فضل اور کرم ہے جس نے اپنی رحمت سے انہیں جنت کا وارث بنایا۔[2]

21 - ﴿وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝۶۶﴾ (رقم الآية: 66)

لفظ [ءَاِذَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ ءَاِذَا: اس قراءت میں جملہ استفہامیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (قیامت کا منکر) انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر گیا تو واقعی عنقریب مجھے (دوبارہ) زندہ کر کے (قبر سے) نکالا جائے گا؟"

❀ إِذَا: اس قراءت میں جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (قیامت کا منکر) انسان کہتا ہے کہ جب میں مر گیا تو واقعی عنقریب مجھے (دوبارہ) زندہ کر کے (قبر سے) نکالا جائے گا۔"

اس قراءت میں بیان ہو رہا ہے قیامت کا منکر شخص کبھی اپنے ساتھیوں سے نبی اکرم ﷺ کا قول انہیں الفاظ سے کہتا ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ جب میں مر جاؤں گا تو پھر زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ گویا وہ آپ ﷺ کے اس جملہ خبریہ کو بطور انکار اور استہزا اور مذاق کرتے ہوئے کہتا ہے۔[3]

✿:..... بعض کے نزدیک دونوں قراءات کا معنی جملہ استفہامیہ ہے۔ کیونکہ استفہام والی قراءت دوسری قراءت پر دلالت کر رہی ہے۔[4]

لفظ [مِتُّ] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 157)

22 - ﴿اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ۝۶۷﴾ (رقم الآية: 67)

---

[1] الموضح: 821

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 311/6

[3] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 313/6 وعنايات رحمانی: 12/3

[4] شرح الهداية: 412

[5] المهذب: 133/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [يَذْكُرُ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے کسی فعل کا 'فاء' کلمہ 'ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ' میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ [1] جیسے: "يَتَذَكَّرُ" سے ﴿يَذَّكَّرُ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ [2]

✿ يَذْكُرُ: یہ "ذَكَرَ يَذْكُرُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ یہ "نِسْيَان" کی ضد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور کیا انسان (کبھی) یاد نہیں کرتا کہ بے شک ہم نے ہی اسے اس پہلے پیدا کیا جبکہ وہ کچھ نہ تھا" تو دوبارہ پیدا کرنا کیونکر مشکل ہوگا؟

❀ يَذَّكَّرُ: یہ "تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ یہ اصل میں "يَتَذَكَّرُ" تھا۔ قاعدے کے تحت اس کی 'تا' کو 'ذال' سے بدل کر 'ذال' کا 'ذال' میں ادغام کر دیا گیا۔

ترجمہ ہوگا: "اور کیا انسان (کبھی) غور و فکر نہیں کرتا کہ بے شک ہم نے ہی اسے اس پہلے پیدا کیا جبکہ وہ کچھ نہ تھا" تو دوبارہ پیدا کرنا کیونکر مشکل ہوگا؟ [3]

23 - ﴿ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا﴾ (رقم الآية: 68)

لفظ [جِثِيًّا] یہاں اور آیت نمبر 72 میں اور [عِتِيًّا (آية:69)، صِلِيًّا (آية:70)] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة مريم:8)

24 - ﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا﴾ (رقم الآية: 72)

لفظ [نُنَجِّي] میں دو قراءات ہیں۔ [5] دیکھیے: (سورة الأنعام:63)

25 - ﴿وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا﴾ (رقم الآية: 73)

لفظ [مَّقَامًا] میں اور [لَا مُقَامَ لَكُمْ] (الأحزاب:13)، [فِي مَقَامٍ أَمِينٍ] (الدخان:51) میں دو قراءات ہیں:

✿ مُّقَامًا: یہ "أَقَامَ يُقِيمُ" باب "إِفْعَال" سے اسم ظرف یا مصدر میمی ہے۔ جس کا معنی "إِقَامَة"

---

[1] علم الصيغه:45 [2] لهجات العرب فی القرآن الكريم: 130
[3] الكشف: 90/2 و الموضح: 821 [4] المهذب: 134/2 [5] الموضح: 638

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''ٹھہرنا'' ہے۔

اسم ظرف کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''اور جب (کافروں) پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو کافر لوگ ایمان والوں سے (حقارت کے طور) کہتے ہیں کہ (دیکھو) دونوں گروہ (مومن اور کافروں) میں سے کون ٹھہرنے کی جگہ (لوکیشن) کے اعتبار سے بہتر، اور مجلس (اپنے جمگھٹے) کے اعتبار سے اچھا ہے۔

مصدر میمی کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''.....(دیکھو) دونوں گروہ (مومن اور کافروں) میں سے کون پڑاؤ کے اعتبار سے بہتر، اور مجلس (اپنے جمگھٹے) کے اعتبار سے اچھا ہے۔''

❀ **مَّقَامًا**: یہ باب **"نَصَرَ"** سے اسم ظرف یا مصدر میمی ہے۔ جس کا معنی **"مَكَانًا"** ''جگہ، رہائش'' ہے۔

اسم ظرف کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''.....(دیکھو) دونوں گروہ (مومن اور کافروں) میں سے کون رہائش کی جگہ (لوکیشن) کے اعتبار سے بہتر، اور مجلس (اپنے جمگھٹے) کے اعتبار سے اچھا ہے۔''

مصدر میمی کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''.....(دیکھو) دونوں گروہ (مومن اور کافروں) میں سے کون رہائش کے اعتبار سے بہتر، اور مجلس (اپنے جمگھٹے) کے اعتبار سے اچھا ہے۔''[1]

✿: ..... یہ کلمہ قرآن مجید میں 9 مقامات پر آیا ہے، جن میں دو قراءات صرف تین مقامات پر ہیں۔ اور باقی میں صرف 'میم' کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

26 - ﴿اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ (رقم الآية: 77)

لفظ [وَلَدًا] میں یہاں اور آیت نمبر: 92,91,88 میں اور [وَوَلَدُهٗ] (نوح: 21) میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَلَدًا**: یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کیا آپ نے اس شخص (عاص بن وائل) کو دیکھا نہیں جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں (قیامت کے دن بھی) مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔''

❀ **وُلْدًا**: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کیا آپ نے اس شخص (عاص بن وائل) کو دیکھا نہیں جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں (قیامت کے دن بھی) مال اور اہل وعیال دیا جاؤں گا۔''

✿: ..... **﴿وَلَدًا / وَوَلَدُهٗ﴾** اہل حجاز کی، اور **﴿وُلْدًا / وَوُلْدُهٗ﴾** قبیلہ بنی اسد کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔[2] لیکن زجاج[3] اور ابو حاتم نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے شعر سے

---

[1] الموضح: 822، 823 وحجة القراءات لأبي زرعة: 446

[2] توجيه ما قرء به من لهجة اسد: 451

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 655

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

استدلال لیتے ہوئے اس کلمہ کی قراءات کو مفرد، جمع کا فرق کہا ہے۔ ❶ اور امام اخفش اور ابوعبید کہتے ہیں: کہ ﴿وَلَدًا﴾ سے مراد بیٹے بیٹیاں، اور ﴿وُلْدًا﴾ سے مراد اہل وعیال ہیں۔ جس میں بیٹے بیٹیاں بھی آجاتی ہیں۔ ❷ اور اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔

27 - ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝﴾ (رقم الآية: 88)

لفظ [وَلَدًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَلَدًا** : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (کافر مشرکوں) نے کہا: ''رحمٰن نے کوئی اولاد بنالی ہے۔'' جس طرح بعض عرب فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے، اور یہود عزیر علیہ السلام کو اور نصرانی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔

❀ **وُلْدًا** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (کافر مشرکوں) نے کہا: ''کہ رحمٰن نے اہل وعیال بنا لیے ہے۔'' جس طرح نصرانی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کو اللہ کا شریک سمجھتے تھے۔ ❸

✿:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورۃ مریم: 77

28 - ﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝﴾

(رقم الآية: 90)

لفظ [تَكَادُ] میں یہاں اور سورۃ الشوریٰ:5 میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَكَادُ السَّمٰوٰتُ** ❀ **يَكَادُ السَّمٰوٰتُ**

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آسکتا ہے۔ جیسے: جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ، قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿السَّمٰوٰتُ﴾ (جمع مؤنث سالم) مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❹

لفظ [يَتَفَطَّرْنَ] میں یہاں اور سورۃ الشوریٰ:5 میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَتَفَطَّرْنَ** : یہ ''تَفَطَّرَ يَتَفَطَّرُ'' باب ''تَفَعُّل'' سے ہے۔ اس میں کثرت اور مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ کی اولاد کہنا یہ اتنی بڑی بات ہے کہ) قریب ہے اس سے آسمان پھٹتے ہی چلے جائیں اور زمین ٹکڑے ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر گر پڑیں۔''

---

❶ لطائف الإشارات: 4116/9

❷ الكشف: 92/2 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 451

❸ الموضح: 824

❹ الموضح: 825، 826

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ يَنْفَطِرْنَ : یہ "اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ" سے باب "اِنْفِعَال" سے ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: "(اللہ کی اولاد کہنا یہ اتنی بڑی بات ہے کہ) قریب ہے اس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین ٹکڑے ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر گر پڑیں۔"[2]

29 - ﴿ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ ﴾

(رقم الأية: 91، 92)

لفظ [وَلَدًا] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں:

✿ وَلَدًا : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے، زمین شق ہوجائے، پہاڑ گر پڑیں اس وجہ سے) کہ انہوں نے (مشرکوں نے) رحمٰن کے لیے کسی اولاد کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ کوئی اولاد بنائے۔" جس طرح بعض عرب فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے، اور یہود عزیر علیہ السلام کو اور نصرانی عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔

❁ وُلْدًا : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے، زمین شق ہوجائے، پہاڑ گر پڑیں اس وجہ سے) کہ انہوں نے (مشرکوں نے) رحمٰن کے لیے اہل وعیال ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ حالانکہ رحمٰن کے لائق نہیں کہ وہ کوئی اہل وعیال بنائے۔" جس طرح نصرانی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم [کو اللہ کا شریک سمجھتے تھے۔

✿:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورۃ مریم: 77

30 - ﴿ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ ﴾

(رقم الأية: 97)

لفظ [لِتُبَشِّرَ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 39)

---

[1] لطائف الإشارات: 2848/6

[2]:..... دونوں قراءات کا معنی (المهذب: 135/2) کے مطابق کیا گیا ہے۔

[3] المهذب: 135/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ طٰہٰ

1 - ﴿اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا﴾ (رقم الآية: 10)

لفظ [لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا] میں یہاں اور سورۃ القصص:29 میں دو قراءات ہیں:

✿ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ قاعدہ کے مطابق ماقبل 'کسرہ' کی مناسبت سے 'ہائے ضمیر' کو کسرہ دیا گیا ہے۔

❀ لِاَهْلِهُ امْكُثُوْٓا: یہ أَزْدِ شَنُوْءَة قبائل (قبیلہ زَهْرَان، غَامِد، لَهَب، ثَمَالَه) کی لغت ہے۔ وہ مابعد فعل ﴿امْكُثُوْا﴾ کے تیسرے حرف "ك" مضموم کی مناسبت سے 'ہائے ضمیر' کو ضمہ دے دیتے ہیں۔ اور اس لیے بھی کہ یہ ضمہ ﴿اُمْكُثُوْا﴾ فعل کے ہمزہ وصلی کی حرکت پر بھی دلالت کرتا ہے۔ ❶

جبکہ ابن مریم کہتے ہیں کہ یہاں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہائے ضمیر' کا ضمہ باقی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اصل میں یہ "هُوَ" تھا، اور ماقبل اور مابعد ساکن کی وجہ سے "وَ" حذف ہوگئی اور "هَا" مضموم باقی رہ گئی۔ ❷

2 - ﴿فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى ۝ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝﴾ (رقم الآية: 11،12)

لفظ [اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَنِّيْ اَنَا رَبُّكَ: اس قراءت میں اس سے پہلے 'با' حرف جر محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "بِأَنِّيْ" اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے اور یہ ماقبل ﴿نُوْدِيَ﴾ فعل کے متعلق ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''جب (موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر) پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰ! بے شک میں ہی تیرا پروردگار ہوں، سو تو اپنی دونوں جوتیاں اتار دے، بے شک تو پاک وادی طویٰ میں ہے۔''

❀ اِنِّيْ اَنَا رَبُّكَ: اس قراءت میں کوفی نحاۃ کے نزدیک اس سے پہلے ﴿نُوْدِيَ﴾ فعل "اَلْقَوْل" کے معنی میں ہے۔ بصری نحاۃ کے نزدیک اس سے پہلے "فَقِيْلَ" فعل محذوف ہے اور "قَالَ" کے بعد "اِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''جب (موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر) پہنچے تو آواز دی گئی اے موسیٰ! (پھر کہا گیا:) بے شک میں ہی

❶ المهذب: 236/2 ولطائف الإشارات: 1429/4
❷ الموضح: 829
❸ الموضح: 829
❹ لطائف الإشارات: 2867/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تیرا پروردگار ہوں، سو تو اپنی دونوں جوتیاں اُتار دے، بے شک تو پاک وادی طویٰ میں ہے۔''

لفظ [طُوًى] میں یہاں اور سورۃ النّٰزِعٰت: 16 میں دو قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ عربوں کے ہاں منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ "بُقْعَةٌ" اور "أَرْضٌ" (جگہ) کا نام ہونے کی وجہ سے 'غیر منصرف'۔ کیونکہ اس میں غیر منصرف کے دو سبب: 'علم' اور 'تانیث' پائے گئے ہیں۔ اور "وَادٍ" (وادی) کا نام ہونے کی وجہ سے 'منصرف'۔ کیونکہ اس میں صرف ایک سبب: 'علم' پایا گیا ہے۔ ❶

✿ طُوًى: اس قراءت میں اس کو 'غیر منصرف' بنایا گیا ہے۔ اور غیر منصرف پر 'تنوین' نہیں آتی۔

❀ طُوًى: اس قراءت میں اس کو 'منصرف' بنایا گیا ہے۔

3 - ﴿وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ﴿١٣﴾﴾ (رقم الآية: 13)

لفظ [أَنَا اخْتَرْتُكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ أَنَا اخْتَرْتُكَ: اس قراءت میں ﴿أَنَا﴾ ضمیر ہے۔ اور ﴿اخْتَرْتُكَ﴾ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا:) اور میں نے تجھے (نبوت و رسالت اور ہم کلامی کے لیے) چن لیا ہے تو اسے توجہ سے سنو! جو وحی کی جا رہی ہے۔''

❀ أَنَّا اخْتَرْنٰكَ: اس قراءت میں ﴿أَنَّا﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اور ﴿اخْتَرْنٰكَ﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا:) اور بے شک ہم نے تجھے (نبوت و رسالت اور ہم کلامی کے لیے) چن لیا ہے تو اسے توجہ سے سنو! جو وحی کی جا رہی ہے۔'' ❷

4 - ﴿وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ﴿٢٩﴾ هَارُونَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ﴿٣١﴾ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ﴿٣٢﴾﴾ (رقم الآية: 29 تا 32)

لفظ [اُشْدُدْ ... اَشْرِكْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اُشْدُدْ ... اَشْرِكْهُ: اس قراءت میں ﴿اُشْدُدْ﴾ "شَدَّ يَشُدُّ" سے، اور ﴿اَشْرِكْهُ﴾ "أَشْرَكَ يُشْرِكُ" سے واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: الٰہی!) اور میرے گھرانے میں میرا ایک وزیر بنا دے، یعنی میرے بھائی ہارون کو۔ اس سے میری کمر مضبوط کر دے۔ اور اسے میرے کام (پیغام الٰہی پہنچانے) میں شریک کر دے۔''

❀ اَشْدُدْ ... اُشْرِكْهُ: اس قراءت میں یہ دونوں فعل واحد متکلم، فعل مضارع معروف ہیں۔ اور یہ

❶ الموضح: 830 ❷ المهذب: 137/1 والموضح: 832

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں۔ اصل عبارت ہے: "إِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ أَشْدُدْ بِهِ..... وَأَشْرِكْهُ" اس طرح یہ جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہوئے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: الٰہی!) اور میرے گھرانے میں میرا ایک وزیر بنا دے، یعنی میرے بھائی ہارون کو۔ (اگر آپ نے ایسا کر دیا تو) اس سے میری کمر مضبوط ہوجائے گی۔ اور وہ میرے کام (پیغام الٰہی پہنچانے) میں شریک ہوجائے گا۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: الٰہی!) میرے گھرانے میں میرا ایک وزیر بنا دے، یعنی میرے بھائی ہارون کو۔ اس سے میری کمر مضبوط کر دے۔ اور اسے میرے کام (پیغام الٰہی پہنچانے) میں شریک کر دے۔ اگر آپ نے ایسا کر دیا تو اس سے میری کمر مضبوط ہوجائے گی اور وہ میرے کام (پیغام الٰہی پہنچانے) میں شریک ہوجائے گا۔''

5 - ﴿وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ۝﴾ (رقم الآية: 39)

لفظ [وَلِتُصْنَعَ] میں دو قراءات ہیں:

❀ وَلْتُصْنَعْ: اس قراءت میں ﴿لْـ﴾ 'لام امر' ہے۔ اس لیے فعل مجزوم ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اے موسیٰ! اس طرح سمندر کے راستے اپنے اور تمہارے دشمن فرعون کے گھر تمہیں پہنچا کر) میں نے تجھ پر اپنی طرف سے محبت کا سایہ ڈال دیا تھا (کہ جو کوئی تمہیں دیکھے محبت کرنے لگے) اور چاہیے کہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے ہو۔''

ابن جنی فرماتے ہیں: ''یہ امر غیر مخاطب ہے، جس طرح کہ ہم کہتے ہیں: "وَلْتُعْنَ بِحَاجَتِيْ" ''میری ضرورتوں کا خیال رکھا جانا چاہیے۔'' ❷

❀ وَلِتُصْنَعَ: اس قراءت میں ﴿لِـ﴾ 'لام كَيْ' ہے۔ جو حروف ناصبہ میں سے ہے، اس لیے فعل منصوب ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''اور (اے موسیٰ! اس طرح سمندر کے راستے اپنے اور تمہارے دشمن فرعون کے گھر تمہیں پہنچا کر) میں نے تجھ پر اپنی طرف سے محبت کا سایہ ڈال دیا تھا (کہ جو کوئی تمہیں دیکھے محبت کرنے لگے) اور (یہ سب اس لیے تھا) تاکہ تیری پرورش میری آنکھوں کے سامنے ہو۔''

6 - ﴿الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا﴾ (رقم الآية: 53)

---

❶ الكشف: 97/2 والموضح: 832 وحجة القراءات لأبي زرعة: 452

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 44/7

❸ المهذب: 139/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [مَهْدًا] میں یہاں اور سورۃ الزخرف: 10 میں دو قراءات ہیں:

✿ **مَهْدًا**: یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے قوم فرعون سے کہا: اللہ تعالیٰ) وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا۔''

❀ **مِهٰدًا**: یہ صیغہ جمع ہے۔[1] کیونکہ ہر ایک کا بچھونا الگ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے قوم فرعون سے کہا: اللہ تعالیٰ) وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونے بنایا۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے:

﴿اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا﴾ ''کیا ہم نے زمین کو بچھونے نہیں بنایا؟''

✿:..... بعض کے نزدیک یہ دونوں مصدر ہیں، اور معنی ایک ہے۔[2]

7 - ﴿فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾﴾ (رقم الآية: 58)

لفظ [لَّا نُخْلِفُهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَّا نُخْلِفُهٗ**: اس قراءت میں فعل ماقبل ﴿فَاجْعَلْ﴾ کا جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جادوگر موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے:) تو ہم بھی تیرے اس جیسا جادو لے کر آئیں گے (جیسا تم لائے ہو) لہٰذا تو ہمارے اور اپنے درمیان شہر کے وسط میں وعدے (مقابلے) کا وقت طے کر دے (اس لیے) تاکہ نہ ہم اس سے پھیریں اور نہ تم۔''

❀ **لَا نُخْلِفُهٗ**: اس قراءت میں فعل مرفوع ہے۔ کیونکہ مضارع جب حروف ناصب، جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ اور یہ ماقبل ﴿مَوْعِدًا﴾ کی صفت ہونے کی وجہ محلاً منصوب ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: ''(جادوگروں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا:) لہٰذا تو ہمارے اور اپنے درمیان شہر کے وسط میں وعدے (مقابلے) کا وقت طے کر دے (ایسا وعدہ) کہ جس سے نہ ہم پھیریں اور نہ تم۔''[4]

لفظ [سُوًى] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سُوًى** ❀ **سِوًى**

✿:..... یہ اسم مقصور ہے۔ اس لیے اس کا اعراب ظاہر نہیں ہے۔ اس میں عربوں کے ہاں دونوں لغتیں

---

[1] شرح الهداية: 417

[2] لطائف الإشارات: 2875/6

[3] المهذب: 142/1

[4] دونوں قراءات کا ترجمہ (تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 55/7) کے مطابق کیا گیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پائی جاتی ہیں اور معنی ایک ہے:[1] ''ایسی جگہ جو دونوں جماعتوں (جادوگروں اور موسیٰ و ہارون علیہما السلام) کے لیے برابر کی مسافت پر ہو۔''

8 - ﴿قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ﴾

(رقم الآية: 61)

لفظ [فَيُسْحِتَكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَيُسْحِتَكُمْ : یہ اہل نجد اور بنو تمیم کی لغت ہے۔ اور "أَسْحَتَ يُسْحِتُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔

❀ فَيَسْحَتَكُمْ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور "سَحَتَ يَسْحَتُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

✿:..... دونوں قراءات کا معنی: "اِسْتَأْصَلَهُ" ''استیصال کرنا'' ہے۔[2] ترجمہ ہے: ''موسیٰ علیہ السلام نے (جادوگروں) سے کہا: تمہاری بربادی ہو! اللہ پر کوئی جھوٹ نہ باندھنا، ورنہ وہ (اللہ) تمہیں عذاب کے ذریعے ملیا میٹ کر دے گا۔''

9 - ﴿قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا﴾

(رقم الآية: 63)

لفظ [اِنْ هٰذٰنِ] میں چار قراءات ہیں:

✿:..... ﴿هٰذٰنِ﴾ یہ اسم اشارہ سے تثنیہ ہے۔ جس کی واحد "هٰذَا" آتی ہے۔ اس کی رفعی حالت 'الف' کے ساتھ: "هٰذَانِ"، اور نصبی، جری حالت 'یاء ماقبل مفتوح' کے ساتھ: "هٰذَيْنِ" آتی ہے، جبکہ **كنانه، بنى حارث بن كعب، قبيله خَثْعَمْ** اور **زُبَيْد ، بنى عَنْبَر ،بنى هُجَيْم، مُرَاد، عُذْرَة** کے ہاں: اس کی تینوں حالتیں: 'الف' کے ساتھ: "هٰذَانِ" آتی ہیں۔[3]

✿ اِنَّ هٰذَيْنِ : اس قراءت میں ﴿اِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، ﴿هٰذَيْنِ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے (قاعدے کے مطابق: یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ) منصوب ہے، اور ﴿لَسٰحِرٰنِ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ﴿لَسٰحِرٰنِ﴾ کے شروع میں لام 'لام تاکید' ہے، جو "اِنَّ" کی خبر پر آ جاتا ہے، جسے 'لام ابتداء' کہا جاتا ہے۔

❀ اِنَّ هٰذٰنِ : اس قراءت میں ﴿اِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، ﴿هٰذٰنِ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے

---

[1] المهذب: 142/1 وطلائع البشر: 124

[2] المهذب: 143/2

[3] لطائف الإشارات: 2882/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(بعض قبائل کی لغت کے مطابق: الف کے ساتھ ہی) منصوب ہے، اور ﴿لَسٰحِرٰنِ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ﴿لَسٰحِرٰنِ﴾ کے شروع میں لام 'لام تاکید' ہے، جو "إِنَّ" کی خبر پر آ جاتا ہے، جسے 'لام ابتداء' کہا جاتا ہے۔

✿ **إِنْ هٰذٰنِ / هٰذَٰنِّ**: اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة ہے۔ اور اس کا عمل مہمل کر دیا گیا ہے۔ ﴿هٰذٰنِ / هٰذَٰنِّ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿لَسٰحِرٰنِ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ﴿لَسٰحِرٰنِ﴾ کے شروع میں لام (بصریوں کے ہاں) "إِنْ" مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة اور "إِنْ" نافیہ میں فرق کرنے کے لیے لایا گیا ہے۔

✿:..... ﴿هٰذَٰنِّ﴾ 'تشدید کے ساتھ' یہ بنی تمیم اور قیس کی لغت ہے۔ جبکہ ﴿هٰذٰنِ﴾ 'تخفیف کے ساتھ' یہ اہل حجاز اور بنو اسد کی لغت ہے۔ ❶

✿:..... "إِنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی: "إِنَّ" حرف مشبہ بالفعل، جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اسے جب بغیر شد کے پڑھا جائے۔ تو یہ "إِنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کہلاتا ہے۔ اس صوت میں اس کے عمل کو زائل کرنا اور باقی رکھنا دونوں جائز ہیں۔ لیکن إِعْمَال قلیل اور إِهْمَال کثیر ہے۔ جیسے: "إِنْ زَيْدٌ مُنْطَلِقٌ، إِنْ زَيْدًا لَمُنْطَلِقٌ" عمل کرنے کی صورت میں اس کی خبر پر لام کا داخل ہونا ضروری ہے، تاکہ "إِنْ" مُخَفَّفَة اور "إِنْ" نافیہ میں فرق ہو سکے۔ ❷ اور بصریوں کے ہاں عمل نہ کرنے کی صورت میں بھی اس کی خبر پر لام داخل ہو سکتا ہے۔ ❸ اور ﴿قَالُوٓا إِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ﴾ قراءت ان کی تائید کرتی ہے۔

✿:..... چاروں قراءات کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔ ❹

10 - ﴿فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا﴾ (رقم الآية: 64)

لفظ [فَأَجْمِعُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَاجْمَعُوا**: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے، اور "جَمَعَ يَجْمَعُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ثلاثی مجرد سے فعل امر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ اس لیے ہمزہ گر گیا ہے۔ یہ "فَرَّقَ" کی ضد ہے۔ اس کی ماقبل ﴿فَجَمَعَ كَيْدَهُ﴾ (طٰہٰ: 60) کے ساتھ مناسبت بھی ہے۔ ترجمہ ہو گا: "(آل فرعون جادوگروں سے کہنے لگے:) سو تم اپنے فریب جمع کرو، اور ایک صف باندھ کر (متحد ہو کر موسیٰ کے مقابلے میں) آؤ۔"

---

❶ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 471، 472
❷ قواعد النحو: 74/1
❸ لطائف الإشارات: 2883/7
❹ المهذب: 143/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ **فَاَجْمِعُوْا** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے، اور **"أَجْمَعَ يُجْمِعُ"** باب **"إِفْعَال"** سے ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''(آل فرعون جادوگروں سے کہنے لگے:) سوتم اپنے فریب پختہ کرو (کہ وہاں کوئی غلطی نہ ہو)، اور ایک صف باندھ کر (متحد ہوکر موسیٰ کے مقابلے میں) آؤ۔''

❁:..... **﴿فَاَجْمَعُوْا﴾** کا معنی ''جمع کرنا''۔ جبکہ **﴿فَاَجْمِعُوْا﴾** کا معنی **"أَحْكَمَهُ"** ''پختہ کرنا'' ہے۔ ❷

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''آل فرعون جادوگروں سے کہنے لگے: سوتم اپنے فریب، تدبیریں، داؤ پیچ جمع کرلو، اور پختہ کرو (کہ وہاں کوئی غلطی نہ ہو)۔ بلکہ تم کامیاب ہی ہو!''

11 - ﴿قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝﴾ (رقم الآية: 66)

لفظ [**يُخَيَّلُ**] میں دو قراءات ہیں:

❀ **تُخَيَّلُ** : اس قراءت میں یہ ماقبل **﴿حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ﴾** کی مناسبت سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، جو کہ مؤنث ہیں، اور انہی کی طرف اس کی ضمیر لوٹ رہی ہے۔ اور مابعد **﴿اَنَّهَا تَسْعٰى﴾** اس کی ضمیر سے بدلِ اشتمال ہے۔ تقدیری عبارت ہوگی: **"تُخَيَّلُ هِيَ إِلَيْهِ"**۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے) کہا: بلکہ تم ہی پہلے (اپنی رسیاں، لاٹھیاں) پھینکو، تو اچانک موسیٰ علیہ السلام کو ان کے جادو کی وجہ سے ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ایسی دکھائی دیں کہ گویا وہ (سانپ کی طرح) دوڑ رہی ہیں۔

❀ **يُخَيَّلُ** : اس قراءت میں یہ مابعد **﴿اَنَّهَا تَسْعٰى﴾** کی مناسبت سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ تقدیری عبارت ہوگی: **"يُخَيَّلُ سَعْيُهَا إِلَيْهِ"** ❸ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں سے) کہا: بلکہ تم ہی پہلے (اپنی رسیاں، لاٹھیاں) پھینکو، تو اچانک موسیٰ علیہ السلام کو ان کے جادو کی وجہ سے ان کی رسیوں اور لاٹھیوں کا (سانپ کی طرح) دوڑنا دکھائی دیا۔'' کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

12 - ﴿وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ۭ﴾ (رقم الآية: 69)

لفظ [**يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ**] میں چار قراءات ہیں:

❁:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب **"تَفَعُّل"** اور **"تَفَاعُل"** سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہوجائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: **﴿تَلَقَّفْ﴾** اصل میں **"تَتَلَقَّفْ"** اور **﴿تَظَّهَّرُوْنَ﴾** اصل میں **"تَتَظَاهَرُوْنَ"** تھا۔ ❹

---

❶ لطائف الإشارات: 2884/7
❷ المهذب: 143/1
❸ الموضح: 842
❹ علم الصيغه: 45

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **يَمِينِكَ تَلْقَفْ** : یہ "لَقِفَ يَلْقَفُ" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ماقبل ﴿اَلْقِ﴾ کا جوابِ امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(جب جادوگروں نے اپنے عصا اور لاٹھیاں پھینکیں تو وہ چلتے پھرتے سانپ نظر آنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) سے کہا:) اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو (عصا) ہے اسے پھینک دے، (اگر تم پھینکو گے تو) وہ ان کے تمام بناوٹی سانپوں کو نگل جائے گا۔''[1]

❀ **يَمِينِكَ تَلْقَفْ** : یہ "تَلَقَّفَ يَتَلَقَّفُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اور اصل میں "تَتَلَقَّفُ" ہے۔ قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، کیونکہ مضارع جب ناصب، جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ یہ ماقبل ﴿وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِينِكَ﴾ کی تفسیر اور حکمت بیان کر رہا ہے۔ تقدیری عبارت ہے: "وَأَلْقِ مَا فِيْ يَمِينِكَ فَإِنَّهَا تَلْقَفُ"۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو (عصا) ہے اسے پھینک دے۔ (پھینکنے کی وجہ یہ ہے، کہ آپ کے پھینکنے سے) وہ ان کے تمام بناوٹی سانپوں کو تیزی سے نگل جائے گا۔''

✿ **يَمِينِكَ تَلْقَفْ** ❀ **يَمِينِكَ تَّلَقَّفْ** : یہ "تَلَقَّفَ يَتَلَقَّفُ" باب "تَفَعُّل" سے ہیں۔ اور ماقبل ﴿اَلْقِ﴾ کا جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہیں۔

﴿يَمِينِكَ تَلْقَفْ﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور ﴿يَمِينِكَ تَّلَقَّفْ﴾ میں دونوں 'تاؤں' کا آپس میں ادغام کر دیا گیا ہے۔[3] مزید وضاحت دیکھیں: [سورة البقرة: 276]

ترجمہ ہوگا: ''اور تیرے دائیں ہاتھ میں جو (عصا) ہے اسے پھینک دے، (اگر تم پھینکو گے تو) وہ ان کے تمام بناوٹی سانپوں کو تیزی سے نگل جائے گا۔''

✿ :..... ﴿تَلْقَفْ﴾ بروزن "تَفَعُّل" کا معنی: "تَبْتَلِعُ الشَّيْءَ بِسُرْعَةٍ" ''کسی چیز کو جلدی سے نگلنا'' ہے۔[4]

13 - ﴿إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سٰحِرٍ﴾ (رقم الآية: 69)

لفظ [سٰحِرٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سِحْرٍ** : یہ اسم مصدر کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا:) بے شک جو کچھ ان جادوگروں نے بنایا ہے وہ جادو کا فریب ہے۔''

---

[1] الموضح: 843 [2] حجة القراءات لأبي زرعة: 457
[3] الموضح: 843 [4] الموضح: 482

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس قراءت میں سبب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جادو ہی فریب کا ذریعہ بنتا ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں ہے: ﴿وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا﴾ (یونس: 67) ''اور اللہ نے دن بنایا دکھانے والا'' دن خود نہیں دکھاتا، بلکہ وہ انسان کے لیے ہر چیز آسانی سے دیکھنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ ❶

❀ سِحْرٍ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا:) بے شک جو کچھ ان جادوگروں نے بنایا ہے وہ جادوگر کا فریب ہے۔''

اس قراءت میں مسبّب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ حقیقت میں جادوگر ہی اپنے جادو سے لوگوں فریب دیتا ہے۔ ❷

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''بے شک جو کچھ ان جادوگروں نے بنایا ہے وہ جادوگر اور ان کے جادو کا فریب ہے۔''

14 - ﴿قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ﴾ (رقم الآية: 71)

لفظ [اٰمَنْتُمْ] میں یہاں اور سورۃ الشعراء:49 میں دو قراءات ہیں:

✿ اٰمَنْتُمْ : اس قراءت میں یہ جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب جادوگر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو فرعون ان سے) کہنے لگا: اس سے قبل کہ میں تمہیں اجازت دیتا، تم (موسیٰ) پر ایمان لے آئے۔''

❀ ءَاٰمَنْتُمْ : اس قراءت میں یہ جملہ استفہامیہ ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''(جب جادوگر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو فرعون ان سے) کہنے لگا: کیا تم اس پر ایمان لے آئے میری اجازت دینے سے پہلے ہی؟''

✿:..... غصے کی حالت میں انسان ایک ہی بات کو مختلف طرح سے بول دیتا ہے۔ فرعون بھی جادوگروں کے ایمان اور اپنی شکست کو دیکھ کر مارے غصے میں بولتا جا رہا ہے، کبھی استفہامیہ جملہ کبھی یقینی اور خبریہ جملہ۔

15 - ﴿وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى﴾ (رقم الآية: 77)

لفظ [اَنْ اَسْرِ] میں یہاں اور سورۃ الشعراء:52 میں دو قراءات ہیں:

✿ اَنِ اسْرِ : یہ بنی تمیم، قیس اور اسد کی لغت ہے۔ اور ''سَرٰى يَسْرِيْ'' باب ''ضَرَبَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 458
❷ المهذب: 144/2
❸ الموضح: 844

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **اَنْ اَسْرِ** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور **"أَسْرٰى يُسْرِي"** باب **"إِفْعَال"** سے ہے۔

✿:..... دونوں فعل متعدی ہیں۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ.....۔''

لفظ [**لَّا تَخٰفُ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا تَخَفْ** : اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نہی ہے، اس لیے فعل مجزوم ہے، کیونکہ لائے نہی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ!).....پھر (اپنے عصا کے ذریعے) سمندر میں (بنی اسرائیل) کے لیے خشکی کا رستہ بناؤ۔ بغیر پکڑے جانے کے خوف اور (ڈوبنے کے) ڈر کے۔''

❀ **لَا تَخَافُ** : اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نفی ہے، جو عمل نہیں کرتا۔ اور مضارع جب حروف ناصب، جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ!).....پھر (اپنے عصا کے ذریعے) سمندر میں (بنی اسرائیل) کے لیے خشکی کا رستہ بناؤ۔ تمہیں (تعاقب کرنے والوں کی طرف سے) پکڑے جانے سے خوف نہیں ہونا چاہیے، اور نہ (ڈوبنے کا) ڈرنا ہونا چاہیے۔''

✿:..... امام دانی فرماتے ہیں: لفظ ﴿لَا تَخَافُ﴾: بعض مصاحف میں: ﴿لَا تَخَافُ﴾، اور بعض مصاحف میں: ﴿لَا تَخَفْ﴾ مکتوب ہے۔[3]

16 - ﴿يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ۝ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾

(رقم الآية: 80، 81)

لفظ [**اَنْجَيْنٰكُمْ ... وٰعَدْنٰكُمْ ... رَزَقْنٰكُمْ**] میں تین قراءات ہیں:

✿ **اَنْجَيْتُكُمْ ... وٰعَدْتُّكُمْ ... رَزَقْتُكُمْ** : یہ دونوں واحد متکلم کے صیغے ہیں۔ اور ان کی مابعد ﴿فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ﴿وٰعَدْتُّكُمْ﴾ یہ **"وَاعَدَ يُوَاعِدُ مُوَاعَدَةً"** باب **"مُفَاعَلَةٌ"** سے ہے۔ جس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اے بنی اسرائیل! (یاد کرو) بے شک میں نے تمہیں تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دی، اور میں نے تم سے کوہِ طور کی دائیں جانب (برکتوں اور کامرانیوں کا) وعدہ دیا اور (تم نے آنے کا) وعدہ کیا، اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔ (اور کہا:) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو میں نے تمہیں دی ہیں۔''

❀ **اَنْجَيْنٰكُمْ ... وٰعَدْنٰكُمْ ... رَزَقْنٰكُمْ** : یہ دونوں جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اور ان کی مابعد

---

[1] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 480، 481

[2] الموضح: 847 [3] نثر المرجان: 314/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ﴿وٰعَدْنٰكُمْ﴾ یہ "وَاعَدَ يُوَاعِدُ مُوَاعَدَةً" باب "مُفَاعَلَةٌ" سے ہے۔ جس میں دوطرفہ معنی پایا جاتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اے بنی اسرائیل! (یاد کرو) بے شک ہم نے تمہیں تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دی، اور ہم نے تم سے کوہِ طور کی دائیں جانب (برکتوں اور کامرانیوں کا) وعدہ دیا اور (تم نے آنے کا) وعدہ کیا، اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔ (اور کہا:) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں۔"

✿ اَنْجَيْنٰكُمْ ... وَوٰعَدْنٰكُمْ ... رَزَقْنٰكُمْ: یہ جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ما بعد ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ﴿وٰعَدْنٰكُمْ﴾ یہ "وَعَدَ يَعِدُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "اے بنی اسرائیل! (یاد کرو) بے شک ہم نے تمہیں تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دی، اور ہم نے تم سے کوہِ طور کی دائیں جانب (برکتوں اور کامرانیوں کا) وعدہ دیا، اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔ (اور کہا:) کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں دی ہیں۔"

❁:..... ابن مریم کہتے ہیں: عربی زبان میں کبھی باب "مُفَاعَلَةٌ" یک طرفہ معنی کے لیے بھی استعمال ہوجاتا ہے۔ جیسے: "عَاقَبْتُ اللِّصَّ ، طَارَقْتُ النَّعْلَ" ہے۔ اس لیے یہاں بھی یک طرفہ معنی لینا جائز ہے۔ ❷ اس طرح ﴿وٰعَدْتُّكُمْ/وٰعَدْنٰكُمْ﴾ اور ﴿وَعَدْنٰكُمْ﴾ قراءت ہم معنی ہوں گی۔

17 - ﴿وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ۝﴾ (رقم الآية: 81)

لفظ [فَيَحِلَّ ... يَّحْلِلْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَيَحِلَّ ... يَّحْلِلْ: یہ دونوں "حَلَّ يَحِلُّ" سے ہیں، اور "وَجَبَ" کے معنی میں ہیں۔ اصل عبارت ہے: "فَيَجِبُ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ يَّجِبُ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى"۔

ترجمہ ہوگا: "اور (اے بنی اسرائیل! ہمارے دیے گئے) رزق میں سرکشی نہ کرو (کہ اسے اللہ کی نافرمانی میں استعمال کرنے لگو یا اس کی نعمت پر اترانے لگو) ورنہ تم پر میرا غضب واجب ہوجائے گا اور جس پر میرا غضب واجب ہوگیا تو یقیناً وہ ہلاک و برباد ہوگیا۔"

❁ فَيَحُلَّ ... يَّحْلُلْ: یہ دونوں "حَلَّ يَحُلُّ" سے ہیں، اور "نَزَلَ" کے معنی میں ہیں۔ جو عذاب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اصل عبارت ہے: "فَيَنْزِلُ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ وَمَنْ يَّنْزِلُ عَلَيْهِ

❶ الكشف: 103/2 والمهذب: 147/2 والموضح: 847 ❷ الموضح: 274

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى"[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور (اے بنی اسرائیل! ہمارے دیے گئے) رزق میں سرکشی نہ کرو، ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا غضب نازل ہوا تو یقیناً وہ ہلاک و برباد ہوگیا۔''

❁:..... قرآن مجید میں ایک جگہ صرف ''ھا کے ضمہ کے ساتھ'' ہے: ﴿اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ﴾ (الرعد: 31) اور تین جگہ صرف ''ھا کے کسرہ کے ساتھ'' ہے: ﴿اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (طٰہٰ: 86)، ﴿وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ﴾ (ھود: 39، الزمر: 40)

18 - ﴿قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ۝﴾ (رقم الآية: 84)

لفظ [اَثَرِيْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَثَرِيْ ❀ اِثْرِيْ

❁:..... بنو اسد کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں، جبکہ اہل حجاز کے ہاں صرف ﴿اَثَرِيْ﴾ لغت پائی جاتی ہے۔[2] اس کا معنی: "بَعْدِيْ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''موسیٰ علیہ السلام نے کہا: وہ لوگ میرے پیچھے ہی آ رہے ہیں، اور اے میرے رب! میں نے تیری آنے میں اس لیے جلدی کی تاکہ تو خوش ہوجائے۔'' اس کی جمع "آثار" آتی ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝﴾ (الصّٰفّٰت: 70)[3]

19 - ﴿قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ﴾ (رقم الآية: 87)

لفظ [بِمَلْكِنَا] میں تین قراءات ہیں:

❁:..... یہ "مَلَكَ يَمْلِكُ" باب "ضَرَبَ يَضْرِبُ" سے مصدر ہے۔ اور اس میں تین لغتیں پائی جاتی ہیں: ﴿بِمُلْكِنَا﴾ یہ بنی اسد کی لغت ہے۔ اور ﴿بِمَلْكِنَا، بِمِلْكِنَا﴾ باقی عرب قبائل کی لغت ہے۔[4] سب کا معنی ایک ہی ہیں: "قُدْرَتُنَا" ''ہم نے اپنی طاقت اور اختیار سے بچھڑے کی پرستش نہیں کی۔''[5] جبکہ بعض نے فرق کیا ہے، جس طرح کہ ترجمہ میں ظاہر کیا جائے گا۔ اور حقیقت میں سب معنی ایک ہی ہیں۔

✿ بِمَلْكِنَا: لفظ "مَلْك" ایسی چیز کے لیے بولا جاتا ہے، جس کا انسان مالک ہو۔

❀ بِمِلْكِنَا: لفظ "مِلْك" مملوک الید کے لیے بولا جاتا ہے۔ ایسی چیز جو انسان کے ہاتھوں میں ہو،

[1] الموضح: 848 وحجة القراءات لأبي زرعة: 460 والمهذب: 147/2
[2] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 493
[3] المغني لمحمد سالم محيسن: 29/3
[4] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 495
[5] المهذب: 148/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس کے انسان کے ہاتھ مالک ہو۔ جیسے کہا جاتا ہے: "هٰذَا الْغُلَامُ مِلْكِيْ" ''یہ غلام میری ملکیت ہے۔''

ان دونوں قراءات کا ترجمہ ہوگا: ''(بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش کرنے پر موسیٰ علیہ السلام سے معذرت کرتے ہوئے) کہا: ''ہم نے اپنے اختیار سے تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی۔'' کہ ہماری اس پر موافقت تھی۔ بلکہ ہمارے نفوس نے ہمیں مغلوب کر دیا تھا۔ ❶

✿ **بِمُلْكِنَا** : لفظ "مُلْك" بادشاہت اور سلطنت کے لیے بولا جاتا ہے۔ جس طرح دوسرے مقام پر ہے: ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾(المؤمن: 16) ''آج کس کی بادشاہت ہے۔'' ❷ ترجمہ ہوگا: ''(بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش کرنے پر موسیٰ علیہ السلام سے معذرت کرتے ہوئے) کہا: ''ہم نے ایسی جگہ تیرے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی جہاں ہماری بادشاہت ہو (ہماری بات مانی جاتی ہو)۔'' بلکہ ہم تو کمزور تھے۔

لفظ [حُمِّلْنَآ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **حُمِّلْنَآ** : یہ جمع متکلم، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور "حَمَّلَ يُحَمِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....اور لیکن قوم (فرعون) کے زیورات بطور بوجھ ہم پر لادے گئے تھے۔ (اور ہم اس بوجھ کو اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے تھے) سو وہ ہم نے وہ پھینک دیے، (ہمارا اتنا قصور ہے۔) اسی طرح سامری نے بھی (کچھ) ڈالا (تو بچھڑا بن گیا)۔''

❀ **حَمَّلْنَآ** : یہ جمع متکلم، فعل ماضی معروف ہے۔ اور "حَمَلَ يَحْمِلُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''..... اور لیکن ہم نے قوم (فرعون) کے زیورات کا بوجھ اٹھایا تھا، (اور اس بوجھ کو اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے تھے) سو وہ ہم نے وہ پھینک دیے، (ہمارا اتنا قصور ہے۔) اسی طرح سامری نے بھی (کچھ) ڈالا (تو بچھڑا بن گیا)۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''چاہیے تو یہ تھا کہ بنی اسرائیل بچھڑے کی پرستش کرنے پر موسیٰ علیہ السلام سے معذرت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرتے، لیکن انہوں نے حسب عادت بہانہ تراشتے ہوئے عذر پیش کیا: بات یہ ہے کہ ہمیں بڑوں نے قومِ فرعون کے زیورات اٹھانے کا کہا تھا تو وہ ہم نے اٹھا لیے تھے، اور وہ ہمارے لیے بوجھ بن چکے تھے۔ اور ہم انہیں اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے تھے، اس

---

❶ لطائف الإشارات: 2894/7

❷ الموضح: 849

❸ الموضح: 849 وحجة القراءات لأبي زرعة:462

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیے اٹھانے کے گناہ سے بچنے کے لیے ہم نے وہ پھینک دیے۔ اسی طرح سامری نے بھی کچھ ڈالا تو بچھڑا بن گیا۔'' ❶

20 - ﴿قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي﴾ (رقم الآية: 94)

لفظ [يَبْنَؤُمَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ اصل میں " يَا ابْنَ أُمِّ " تھا، رسم میں حرفِ نداء کا 'الف' اور 'ہمزہ وصلی' حذف کر کے دونوں کو ملا کر لکھا گیا ہے۔

✿ يَبْنَؤُمَّ : اس قراءت میں ان دو اسموں کو جوڑ کر ایک بنا دیا گیا ہے۔ جیسے: "خَمْسَةَ عَشَرَ"۔ کیونکہ یہ دونوں اسم عموماً اکٹھے استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ اس لیے دونوں کو ایک اسم قرار دے دیا۔ لہٰذا "ابْنَ أُمَّ" مضاف، مضاف الیہ نہیں بلکہ مرکب بنائی ہے جس کے دونوں اسموں پر ہمیشہ فتحہ رہتا ہے۔

❀ يَبْنَؤُمِّ : اصل میں یہ "يَبْنَؤُمِّي" تھا۔ کثرت استعمال کی وجہ سے یائے متکلم کو حذف کر دیا گیا اور اس پر دلالت کرنے کے لیے "میم" پر کسرہ باقی رکھا گیا۔ ❷ بصریوں کے ہاں "میم" کا کسرہ بنائی ہے۔ ❸ اور کوفیوں کے ہاں اعرابی ہے۔ ❹

✿:..... عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ❺

21 - ﴿قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا﴾ (رقم الآية: 96)

لفظ [لَمْ يَبْصُرُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَمْ يَبْصُرُوا : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر "بنی اسرائیل" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(سامری) کہنے لگا: میں نے وہ چیز دیکھی جو (بنی اسرائیل) کو نظر نہ آئی۔ چنانچہ میں نے جبریل علیہ السلام کے نقش قدم سے ایک مٹھی خاک اٹھالی، پھر اسے (بچھڑے کے جسم میں) ڈال دیا۔"

❀ لَمْ تَبْصُرُوا : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور خطاب موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل سے ہے۔ ❻ ترجمہ ہوگا: "(سامری) کہنے لگا: میں نے وہ چیز دیکھی جو تم کو نظر نہ آئی۔ چنانچہ میں نے جبریل علیہ السلام کے نقش قدم سے ایک مٹھی خاک اٹھالی، پھر اسے (بچھڑے کے جسم میں) ڈال دیا۔"

---

❶ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 96/7
❷ الموضح: 850
❸ عنايات رحماني: 408/2
❹ لطائف الإشارات: 2211/5
❺ المهذب: 149/2
❻ المهذب: 149/1 والموضح: 851

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

22 - ﴿وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُۥ﴾ (رقم الآية: 97)

لفظ [لَّن تُخْلَفَهُۥ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَّن تُخْلِفَهُۥ**: یہ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا:) اور بے شک تیرے لیے باز پرس کا ایک وقت مقرر ہے۔ جس سے تو ہرگز غائب (اور لیٹ) نہیں ہو سکے گا۔'' یعنی قیامت کے دن عذاب کی طرف تمہیں ہر صورت چاہتے نہ چاہتے آنا پڑے گا۔ اور اس سے غائب ہونے کا کوئی رستہ نہیں ہوگا۔ اس قراءت میں خبر وعید کے معنی میں ہے۔ ❶

❀ **لَّن تُخْلَفَهُۥ**: یہ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا:) اور بے شک تیرے لیے باز پرس کا ایک وقت مقرر ہے۔ جس کی خلاف ورزی تجھ سے ہرگز نہ کی جائے گی۔'' یعنی اللہ تعالیٰ تجھ سے ضرور باز پرس کریں گے۔

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا:) اور بے شک تیرے لیے باز پرس کا ایک وقت مقرر ہے۔ عنقریب اللہ تجھ سے ضرور باز پرس کریں گے۔ جس سے تو ہرگز غائب اور وقت مقرر سے لیٹ نہیں ہو سکے گا۔'' ❷

23 - ﴿لَّنُحَرِّقَنَّهُۥ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُۥ فِى ٱلْيَمِّ نَسْفًا﴾ (رقم الآية: 97)

لفظ [لَّنُحَرِّقَنَّهُۥ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **لَنَحْرُقَنَّهُ**: یہ "حَرَقَ يَحْرُقُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ جس کا معنی: "لَنَبْرُدَنَّهُ بِالْمِبْرَدِ، نَمْحَقُهُ بِهِ" ہے۔ عربی زبان میں "الْمِبْرَدِ" ''ریتی، رندا'' کو کہتے ہیں۔ اور "بَرَدَ" کا معنی ''لوہے وغیرہ کو ریتی سے گھسانا'' بھی ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا) ہم (تیرے بنائے ہوئے بچھڑے) کو ضرور ریتی وغیرہ سے گھسائیں گے (اس کے نقش ختم کر دیں گے) پھر ضرور ہم اسے سمندر میں بکھیر دیں گے۔''

❀ **لَنُحْرِقَنَّهُ**: یہ "أَحْرَقَ يُحْرِقُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا) ہم (تیرے بنائے ہوئے بچھڑے) کو ضرور جلائیں گے پھر ضرور ہم اس کی راکھ کو سمندر میں بکھیر دیں گے۔''

✿ **لَنُحَرِّقَنَّهُ**: یہ "حَرَّقَ يُحَرِّقُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❹

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 462، 463 والكشف: 105/2

❷ الكشف: 106/2 ❸ القاموس

❹ المهذب: 150/2 ولطائف الإشارات: 2900/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہو گا: ''(موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا) ہم (تیرے بنائے ہوئے بچھڑے) کو ضرور اچھی طرح جلائیں گے پھر ضرور ہم اس کی راکھ کو سمندر میں بکھیر دیں گے۔''

❁:..... تینوں قراءات کو ملا کر معنی ہو گا: ''موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: اب دیکھو جس بچھڑے کو تم نے معبود بنایا تھا اور اس کی عبادت پر جم کر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم کس طرح گھسا گھسا کر اس کے نقش ختم کرتے ہیں، پھر اسے صرف جلائے گے ہی نہیں بلکہ اتنا جلائیں گے کہ اسے راکھ کر دیں گے اور اس کی راکھ کو بھی سمندر میں اڑا دیں گے تا کہ اس کا کچھ بھی وجود باقی نہ رہے۔''

24 - ﴿يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝﴾ (رقم الآية: 102)

لفظ [يُنْفَخُ] میں تین قراءات ہیں:

❁ يُنْفَخُ : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''جس دن صور میں پھونکا جائے گا، اور ہم مجرموں کو اس دن اکٹھا کریں گے، اس حال میں کہ ان کی آنکھیں (مارے دہشت کے) نیلی ہوں گی۔''

❁ نَنْفُخُ : یہ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ما بعد ﴿نَحْشُرُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''جس دن ہم صور میں پھونکے گے، اور ہم مجرموں کو اس دن اس حال میں اکٹھا کریں گے، کہ ان کی آنکھیں (مارے دہشت کے) نیلی ہوں گی۔''

❁:..... قیامت والے دن صور اللہ کی طرف سے مقرر اسرافیل پھونکے گے، جس طرح ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْإِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ))

''صور والے فرشتے (اسرافیل علیہ السلام) صور کو منہ میں لیے ہوئے ہیں، اور کان لگائے ہوئے ہیں، کہ کب انہیں صور پھونکنے کا حکم دیا جائے اور وہ صور پھونک دیں۔''[1]

﴿نَنْفُخُ﴾ قراءت میں اللہ تعالیٰ نے فعل کی نسبت اپنی طرف کی ہے، کیونکہ حکم اللہ تعالیٰ کا ہی ہو گا۔ جس طرح کہ دوسرے مقامات پر بھی ہے: ﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا﴾ (الزمر:42) ''اللہ ہی ہے جو موت کے وقت روحیں قبض کرتا ہے۔'' جبکہ روح ملک الموت قبض کرتے ہیں۔ اور ﴿فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا﴾ (التحریم:12) ''اور ہم نے مریم علیہا السلام میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔'' جبکہ روح جبریل علیہ السلام

[1] سنن الترمذی:2431

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے پھونکی تھی۔ کیونکہ حکم اللہ تعالیٰ کا تھا اس لیے افعال کی نسبت حکم دینے والے کی طرف کی گئی ہے۔

اور ﴿يُنْفَخُ﴾ قراءت میں فعل کے حقیقی فاعل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ❶

۞:.....قرآن مجید میں تین مقامات پر ﴿يُنْفَخُ﴾ صرف واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول کے ساتھ ہے: (الانعام: 73 والنمل: 87 والنبا: 18) اور اختلافی کلمہ صرف یہی ہے، جس میں دونوں قراءات ہیں۔

25 - ﴿وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝١١٢﴾ (رقم الأية: 112)

لفظ [فَلَا يَخَافُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَلَا يَخَفْ** : اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نہی ہے، اس لیے فعل مجزوم ہے، کیونکہ لائے نہی فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جس نے ایمان کی حالت میں نیک عمل کیے، تو وہ کسی بے انصافی اور حق تلفی سے بالکل خوف نہ کھائے۔''

❀ **فَلَا يَخَافُ** : اس قراءت میں ﴿لَا﴾ لائے نفی ہے، جو عمل نہیں کرتا۔ اور مضارع جب حروف ناصب، جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور جس نے ایمان کی حالت میں نیک عمل کیے، تو وہ نہ کسی بے انصافی سے ڈرے گا اور نہ حق تلفی سے۔''

۞:..... امام جزری فرماتے ہیں: لفظ ﴿فَلَا يَخَافُ﴾ بعض مصاحف میں: ﴿فَلَا يَخَفْ﴾ اور بعض مصاحف میں: ﴿فَلَا يَخَافُ﴾ مکتوب ہے۔ ❸

26 - ﴿وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ﴾ (رقم الأية: 114)

لفظ [اَنْ يُّقْضٰى ... وَحْيُهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اَنْ نَّقْضِيَ ... وَحْيَهٗ** : اس قراءت میں ﴿نَّقْضِيَ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿وَحْيَهٗ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور آپ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کریں، اس سے پہلے کہ ہم تیری طرف اس کی پوری وحی نازل کر دیں۔'' یعنی جب تک ہم قرآن کی وحی آپ پر پوری نازل نہ کر دیں۔ آپ اس کو پڑھنے میں جلدی نہ کیجیے۔

---

❶ الكشف:102/2 والمهذب:150/2 والحجة لابن خالويه:247

❷:..... ﴿وَلَا هَضْمًا﴾ کا معنی " وَلَا نَقْصًا " ہے۔ اور یہ قبیلہ ہذیل کی لغت ہے۔ وہ "نَقْصًا" کی جگہ ﴿هَضْمًا﴾ لیتے ہیں۔ (لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم)

❸ الموضح: 854 ❹ نثر المرجان: 341/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ اَنْ يُّقْضٰٓى... وَحْيُهٗ: اس قراءت میں ﴿يُّقْضٰى﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿وَحْيُهٗ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''اور آپ قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کریں، اس سے پہلے تیری طرف اس کی پوری وحی نازل ہوجائے۔'' یعنی جب تک قرآن کی وحی آپ پر پوری نازل نہ ہوجائے۔ آپ اس کو پڑھنے میں جلدی نہ کیجئے۔

✿:..... جبریل علیہ السلام جب وحی لیکر آتے اور سناتے تو نبی اکرم ﷺ بھی جلدی جلدی ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے، کہ کہیں کچھ بھول نہ جائیں، اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں منع فرمادی اور تاکید کی کہ غور سے پہلے وحی کو سنیں، اس کو یاد کرانا اور دل میں بٹھانا ہمارا کام ہے، جیسا کہ سورۃ القیامۃ میں بھی ذکر ہے۔

27 - ﴿وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴾ (رقم الآية: 116)

لفظ [لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا] میں تین قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:34)

28 - ﴿اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴾

(رقم الآية: 118، 119)

لفظ [وَاَنَّكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَاَنَّكَ: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور اس کا عطف ماقبل ﴿اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا﴾ پر ہے۔ گویا اصل عبارت ہے: "إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوْعَ وَأَنْ لَّا تَظْمَؤُا"۔ اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل کرتے ہوئے فرمایا:) بے شک تمہارے لیے (اب ایسی زندگی) ہے کہ تم اس (جنت) میں نہ بھوکے ہوگے اور نہ برہنہ ہوگے، اور یہ کہ بے شک تم اس (جنت) میں نہ پیاسے ہوگے اور نہ تم دھوپ کھاؤ گے۔''

❀ وَاِنَّكَ: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل کرتے ہوئے فرمایا:) بے شک تمہارے لیے (اب ایسی زندگی) ہے کہ تم اس (جنت) میں نہ بھوکے ہوگے اور نہ برہنہ ہوگے۔ اور بے شک تم اس (جنت) میں نہ پیاسے ہوگے اور نہ تم دھوپ کھاؤ گے۔''

---

❶ المهذب:152/2 والحجة لابن خالويه:247 ❷ المهذب: 152/2

❸ الموضح: 855

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

29 - ﴿وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى﴾ (رقم الآية: 130)

لفظ [تَرْضٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُرْضٰى** : یہ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور "أَرْضٰى يُرْضِيْ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(اے پیغمبر!) اور رات کے کچھ اوقات میں بھی، اور دن کی ابتداء اور انتہاء کے وقت بھی (اللہ کی) تسبیح کیجئے، تاکہ تم (اپنے رب کے) پسندیدہ ہو جاؤ۔"

اور اسی مفہوم کی یہ آیت ہے: ﴿وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا﴾ (مریم: 55) "اور اسماعیل اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے۔"

❀ **تَرْضٰى** : یہ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور "رَضِيَ يَرْضٰى" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(اے پیغمبر!) اور رات کے کچھ اوقات میں بھی، اور دن کی ابتداء اور انتہاء کے وقت بھی (اللہ کی) تسبیح کیجئے، شاید تم راضی اور خوش ہو جاؤ۔" [2]

یعنی جب تم جب اللہ کی تسبیح بیان کرنے لگ جاؤ گے۔ تو شاید تم اپنے رب کے عطا کردہ دنیوی اور اخروی ثواب پر راضی ہو جاؤ۔ آپ کو اطمینان قلب حاصل ہو۔ ان کی اذیت رسانی سے اس تسبیح کے ذریعے دل کو تسلی ملے، اس طرح آپ کے لیے صبر کرنا آسان ہوگا۔" [3]

آیت کے شروع میں ﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ﴾ کے ساتھ کفار کی باتوں پر صبر کرنے کا کہا جا رہا ہے، اس کے بعد اپنے آپ کو عبادت میں مشغول کرنے کا کہا جا رہا ہے تاکہ صبر کرنا آسان ہو۔ اور آپ ان کی ایذاء رسانی کو بھول کر اپنے رب کی دنیوی و اخروی عطاؤں پر راضی ہو جائیں۔ جیسا کہ آپ کا قیامت کے دن پوری انسانیت کے لیے اللہ کے ہاں حساب و کتاب شروع کرنے کی سفارش کرنا۔ اور آپ کو مقام محمود عطا ہونا وغیرہ۔ [4]

اور اسی مفہوم کی یہ آیت ہے: ﴿وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ (الضحى: 5) "اور یقیناً عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا کچھ دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔"

30 - ﴿زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (رقم الآية: 131)

لفظ [زَهْرَةَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **زَهْرَةَ** ❀ **زَهْرَةَ**

---

[1] ..... ﴿اٰنَآئِ الَّيْلِ﴾ کا معنی "سَاعَاتِ اللَّيْلِ" ہے۔ اور یہ قبیلہ ہذیل کی لغت ہے۔ وہ "سَاعَاتِ" کی جگہ ﴿اٰنَآءِ﴾ بولتے ہیں۔ (لغات القبائل الواردة فی القرآن الکریم)

[2] الموضح: 857 [3] تفسیر سعدی [4] تفسیر مکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔جس کا معنی: "اَلزِّيْنَةُ" ''زیب وزینت، خوبصورتی اور حسن وجمال'' ہے۔ترجمہ ہے:''دنیوی زندگی کی زیب وزینت۔''[1]

31 - ﴿ أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿١٣٣﴾ ﴾ (رقم الآية: 133)

لفظ [تَأْتِهِم بَيِّنَةُ] میں دوقراءات ہیں:

❁ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ ❁ يَأْتِهِم بَيِّنَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہوتو فعل مذکر ومؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةُ، جَاءَتْ سَفِيْنَةُ"۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿بَيِّنَةُ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔اس لیے فعل مذکر ومؤنث دونوں طرح آیا ہے۔[2]

[1] المهذب: 153/2 [2] المهذب: 154/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الأنبياء

1 - ﴿قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٤﴾ (رقم الأية : 4)

لفظ [قَالَ رَبِّي] میں دو قراءات ہیں:

✿ قُلْ : یہ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(آپ رسالت پر طعن کرنے والوں کو جواب میں) کہہ دیں: میرا رب آسمان و زمین میں (کہی گئی) ہر بات کو جانتا ہے، اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔'' یعنی تمہاری ساری باتوں کو سنتا جانتا ہے، اور قیامت کے دن اس کی پکڑ کرے گا۔

❀ قَالَ: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر ما قبل ﴿هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ﴾ میں ﴿بَشَرٌ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جس سے مراد ''نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی'' ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''اس (بشر یعنی پیغمبر نے) کہا: میرا رب آسمان و زمین میں (کہی گئی) ہر بات کو جانتا ہے اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

✿:..... دونوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ ﴿قُلْ﴾ قراءات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو رسالت پر طعن کرنے والوں کو جواب میں یہ بات کہنے کا حکم دے رہے ہیں، جو آیت میں مذکور ہے۔ اور آپ نے چونکہ یہ بات اللہ کے حکم پر کہہ دی تو ﴿قَالَ﴾ قراءت کے ذریعے آپ کے کہنے کو اُمت مسلمہ کے لیے بطورِ خبر یہ بیان کیا جا رہا ہے۔ ❷

✿:..... لفظ ﴿قَالَ رَبِّي﴾ : مصحف کوفی میں: ﴿قَالَ رَبِّي﴾ 'الف کے ساتھ' اور باقی مصاحف میں: ﴿قُلْ رَّبِّي﴾ 'بغیر الف کے' مکتوب ہے۔ ❸

2 - ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ﴾ (رقم الأية : 7)

لفظ [نُّوحِي] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 860 والكشف: 110/2

❷ الحجة في القراءات السبع لابن خالويه: 286

❸ المقنع: 95، الوسيلة: 186

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ نُوْحِيْٓ : یہ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ﴾ (النساء: 163)

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے آپ سے پہلے (کوئی نبی، رسول) نہیں بھیجے مگر کچھ مرد، جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔'' یعنی وہ رسول، نبی مردوں میں سے ہوتے تھے۔ عورتیں میں سے کوئی نبی، رسول نہیں آیا۔

❁ يُوْحٰٓى : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔[1] جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ﴾ (هود: 36)

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے آپ سے پہلے (کوئی نبی، رسول) نہیں بھیجے مگر کچھ مرد، جن کی طرف وحی کی جاتی تھی۔''

3- ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (رقم الأية : 109)

لفظ [نُوْحِيْٓ] میں دو قراءات ہیں:

❁ نُوْحِيْٓ : یہ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ﴾ (النساء: 163)

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری ہی عبادت کرو۔''

❁ يُوْحٰٓى : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔[2] جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ﴾ (هود: 36)

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف وحی کی جاتی تھی کہ بے شک حقیقت یہ ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، سو میری ہی عبادت کرو۔''

4- ﴿اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا﴾ (رقم الأية : 30)

لفظ [اَوَلَمْ يَرَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ اَلَمْ يَرَ : اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہونے کی وجہ ''واو'' حذف کر دی گئی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کیا جن لوگوں نے کفر کیا یہ نہیں دیکھا (غور نہیں کیا) کہ بے شک سارے آسمان اور زمین آپس میں

[1] المهذب: 156/2 [2] حجة القراءات لأبي زرعة: 466

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ملے ہوئے تھے تو ہم نے انہیں پھاڑ کر الگ کیا۔'' یعنی وہ زمین آسمان کی تخلیق میں غور نہیں کرتے کہ ان کو بنانے میں کسی اور کا ہاتھ نہیں، صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہی ان کا خالق ہے۔

❀ **أَوَلَمْ يَرَ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے۔ اور اس کا سابقہ کلام ﴿أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً...﴾ پر ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا جن لوگوں نے کفر کیا یہ نہیں دیکھا (غور نہیں کیا) کہ بے شک سارے آسمان اور زمین آپس میں ملے ہوئے تھے تو ہم نے انہیں پھاڑ کر الگ کیا۔''

❁ :.....لفظ ﴿أَوَلَمْ يَرَ﴾: مصحف مکی میں: ﴿أَلَمْ يَرَ﴾ 'واو کے بغیر'، اور باقی مصاحف میں: ﴿أَوَلَمْ يَرَ﴾ 'واو کے ساتھ' مکتوب ہے۔ ❷

5 - ﴿أَفَإِيْنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿34﴾﴾ (رقم الآية : 34)

لفظ [مِتَّ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 157)

6 - ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿35﴾﴾ (رقم الآية : 35)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **تُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ہر جان موت (کا ذائقہ) چکھنے والی ہے۔ اور ہم تمہیں بدحالی اور خوشحالی میں مبتلا کرتے ہیں، آزمانے کے لیے (یعنی تمہیں آزمانے کے لیے تم پر اچھے اور برے حالات لاتے رہتے ہیں)، اور (آخر کار) تم ہماری ہی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ **تَرْجِعُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❹ ترجمہ ہوگا: ''ہر جان موت (کا ذائقہ) چکھنے والی ہے۔ اور ہم تمہیں بدحالی اور خوشحالی میں مبتلا کرتے ہیں، آزمانے کے لیے (یعنی تمہیں آزمانے کے لیے تم پر اچھے اور برے حالات لاتے رہتے ہیں)، اور (آخر کار) تم ہماری ہی طرف ہی لوٹ کر آؤ گے۔''

7 - ﴿وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ﴾ (رقم الآية : 36)

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ: 67)

---

❶ المهذب: 157/2 والكشف: 110/2 ❷ المقنع: 110، الوسيلة: 186
❸ المغني: 372/1 ❹ المهذب: 158/2 ❺ المهذب: 158/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

8 - ﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا﴾ (رقم الآية : 41)

لفظ [وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ] میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورة البقرة: 173)

9 - ﴿قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 45)

لفظ [وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ] قرآن مجید میں تین جگہ آتا ہے اور تینوں جگہیں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ : اس قراءت میں ﴿لَا تُسْمِعُ﴾ "أَسْمَعَ يُسْمِعُ "باب "إِفْعَال" سے واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور ﴿الصُّمَّ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''آپ (کافروں سے) کہہ دیجئے! میں تو تمہیں صرف وحی کے ساتھ ڈراتا ہوں، اور (اے نبی یاد رکھو) اور آپ بہروں کو اپنی پکار نہیں سنا سکتے، جب وہ ڈرائے جا رہے ہوں۔'' یعنی عام دستور ہے کہ ڈرانے کے وقت زیادہ سے زیادہ اونچی آواز کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ تو یہ کافر قرآن کی آیات سے اتنے بہرے ہو چکے ہیں۔ ان کو جس طرح بھی چاہیں پکار لیں، یہ پکار کو سنیں گے ہی نہیں۔ [2]

اسی کی مثل دوسرے مقامات پر ہے:

﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝﴾ (القصص: 80)

﴿فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝﴾ (الروم: 52)

❀ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ : اس قراءت میں ﴿لَا يَسْمَعُ﴾ "سَمِعَ يَسْمَعُ" ثلاثی مجرد سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور ﴿الصُّمُّ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ [3]

ترجمہ ہوگا: ''آپ (کافروں سے) کہہ دیجئے! میں تو تمہیں صرف وحی کے ساتھ ڈراتا ہوں، اور (لیکن سچ یہ ہے کہ) بہرے (پکارنے والے کی) پکار کو نہیں سنتے، جب کبھی ڈرائے جاتے ہیں۔''

10 - ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 47)

لفظ [كَانَ مِثْقَالَ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....عربی زبان میں لفظ "كَانَ" فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور

---

[1] المهذب: 158/2 [2] تفسیر عبد السلام بھٹوی

[3] الموضح: 861، 862

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ﴾ (البقرة: 280)

❁ **كَانَ مِثْقَالُ**: اس قراءت میں اس سے ماقبل ﴿كَانَ﴾ فعل تامہ ہے۔ اور ﴿مِثْقَالُ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم قیامت کے دن پورے انصاف کے ساتھ ترازو رکھیں گے، پھر کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر (کسی انسان کا) رائی کے ایک دانے کا وزن پایا گیا تو ہم اسے لے آئیں گے۔ اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔''

❁ **كَانَ مِثْقَالَ**: اس قراءت میں اس سے ماقبل ﴿كَانَ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اور اس میں ''هُوَ'' ضمیر اس کا اسم ہے جو ''الْعَمَلُ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو ماقبل ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ﴾ کے مفہوم سے نکلا ہے، کیونکہ اعمال کا ہی وزن کیا جائے گا اور ﴿مِثْقَالَ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم قیامت کے دن پورے انصاف کے ساتھ ترازو رکھیں گے، پھر کسی شخص پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر (کسی انسان کا) رائی کے ایک دانے کے برابر (عمل) ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے، اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔''

11 - ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَذِكْرًا لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾﴾

(رقم الآية: 48)

لفظ [ضِيَاءً] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة يونس: 5)

❁: ..... ترجمہ ہے: ''اور تحقیق ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرقان (حق و باطل میں فرق کرنے والی چیز) اور روشنی اور متقین کے لیے نصیحت عطا کی۔''

12 - ﴿فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾﴾

(رقم الآية: 58)

لفظ [جُذَاذًا] میں دو قراءات ہیں:

❁ **جِذَاذًا**: اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

1. یہ ''جَذِيذٌ'' کی جمع ہے۔ جیسے: ''كَبِيرٌ، صَغِيرٌ'' کی جمع ''كِبَارٌ، صِغَارٌ'' آتی ہے۔
2. یہ ''جَذَّ يَجُذُّ'' سے مصدر ہے۔

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 468 والموضح: 862

[2] المهذب: 159/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ جُذَاذًا: یہ "جَذَّ يَجُذُّ" سے مصدر ہے۔ ❶

✿:.....دونوں قراءات میں یہ "مَقْطُوْعٌ" اسم مفعول کے معنی میں ہے ❷ "توڑے ہوئے، کاٹے ہوئے، ٹکڑے کیے ہوئے۔" قرآن مجید میں ایک جگہ یہ اسم مفعول کے ساتھ آیا ہے: ﴿عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ﴾(هود: 108) آیت کا ترجمہ ہے: "(قوم والے جب جشن منانے گئے) تو (ابراہیم علیہ السلام) نے (قوم) کے بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے سوائے ان کے ایک بڑے (بت) کے (کہ اسے چھوڑ دیا) تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کریں۔"

13 - ﴿قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾﴾

(رقم الأية : 63)

لفظ [فَسْـَٔلُوْهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة النساء: 32)

14 - ﴿اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ﴾ (رقم الأية : 67)

لفظ [اُفٍّ] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الإسراء: 23)

15 - ﴿وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾﴾ (رقم الأية : 80)

لفظ [لِتُحْصِنَكُمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ لِتُحْصِنَكُمْ: یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ کیونکہ اس کی ضمیر فاعل "هِيَ" ماقبل ﴿لِبُوْسٍ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ﴿لِبُوْسٍ﴾ اگرچہ مذکر ہے، لیکن اس کا معنی "اَلدِّرْعُ" ہے جو کہ مؤنث ہے۔ تو معنی کی مناسبت سے فعل مؤنث آیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور ہم نے (داؤد علیہ السلام) کو تمہارے لیے زرہ بنانا سکھایا، تاکہ وہ تمہاری لڑائی سے تمہارا بچاؤ کرے، تو کیا تم شکر کرنے والے ہو؟"

❀ لِنُحْصِنَكُمْ: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اس کی ماقبل ﴿وَعَلَّمْنٰهُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: "اور ہم نے (داود علیہ السلام) کو تمہارے لیے زرہ بنانا سکھایا، تاکہ ہم (اس کے ذریعے) تمہاری

---

❶ شرح الهداية: 425 وحجة القراءات لأبي زرعة: 468

❷ شرح الهداية: 425 والكشف: 112/2 والمهذب: 160/2

❸ المهذب: 161/2 ❹ المهذب: 161/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لڑائی سے تمہارا بچاؤ کر سکیں، تو کیا تم شکر کرنے والے ہو؟''

✿ لِيُحْصِنَكُمْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر کس کی طرف لوٹ رہی ہے؟

❀ اس کی ضمیر فاعل ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے (داؤد علیہ السلام) کو تمہارے لیے زِرہ بنانا سکھایا، تاکہ وہ (اللہ اس کے ذریعے) تمہاری لڑائی سے تمہارا بچاؤ کر سکے، تو کیا تم شکر کرنے والے ہو؟''

❀ اس کی ضمیر ماقبل ﴿لِبُوْسٍ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ﴿لِبُوْسٍ﴾ کے لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے فعل مذکر آیا ہے۔ ❶

اس کا ترجمہ ﴿لِتُحْصِنَكُمْ﴾ والا ہے۔

✿:..... آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنے ایک احسان کا ذکر فرما رہے ہیں، جو اس نے داؤد علیہ السلام کے ذریعے عطا کیا۔ داؤد علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زِرہ بکتر بنائی اور پھر اس کا علم آئندہ آنے والوں کی طرف منتقل ہوا۔ ﴿لِتُحْصِنَكُمْ﴾ قراءت میں فعل کی نسبت ''زرہ بکتر'' کی طرف ہے کیونکہ وہ لڑائی میں انسان کے بچاؤ کا ذریعہ بنتی ہے۔ اور ﴿لِنُحْصِنَكُمْ﴾ قراءت میں اللہ تعالیٰ نے فعل کی نسبت اپنی طرف کی ہے، کیونکہ اصل بچانے والی ذات ''اللہ تعالیٰ'' کی ہے اور ﴿لِيُحْصِنَكُمْ﴾ میں فعل کی نسبت ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف بھی ہو سکتی ہے اور ''زِرہ بکتر'' کی طرف بھی۔ ❷

16 - ﴿وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا﴾

(رقم الأية : 81)

لفظ [الرِّيْحَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة: 164)

17 - ﴿وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (رقم الأية : 87)

لفظ [نَّقْدِرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نَّقْدِرَ : یہ ''قَدَرَ يَقْدِرُ'' سے جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کو (بھی ہم نے نوازا) جب وہ غصے سے بھرا (بستی سے) چلا گیا، پس

---

❶ الموضح: 864 والكشف: 112/2

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 170/7 ❸ المهذب: 162/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس نے سمجھا کہ ہم اس پر گرفت تنگ نہ کریں گے تو (ہم نے اسے مچھلی کے پیٹ میں پہنچا دیا تو) اس نے (ہمیں) اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقینا میں ظلم کرنے والوں سے ہو گیا ہوں۔''

❀ **يُقْدَرَ** : یہ **"قَدَرَ يَقْدِرُ"** سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔[1] ترجمہ ہو گا: ''اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کو (بھی ہم نے نوازا) جب وہ غصے سے بھرا (بستی سے) چلا گیا، پس اس نے سمجھا کہ اس پر گرفت تنگ نہیں کی جائے گی تو (ہم نے اسے مچھلی کے پیٹ میں پہنچا دیا تو) اس نے (ہمیں) اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، یقینا میں ظلم کرنے والوں سے ہو گیا ہوں۔''

18 - ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾

(رقم الآية : 88)

لفظ [**نُـْۨجِي**] میں دو قراءات ہیں:

❀ **نُـْۨجِي** : یہ **"أَنْجٰى يُنْجِيْ"** باب **"إِفْعَال"** سے جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ ﴿نُـْۨجِي﴾ فعل با فاعل اور آگے ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(جب یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے پکارا) تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں۔''

❀ **نُـْۨجِي** : اس کی تین توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ **"أَنْجٰى يُنْجِيْ"** باب **"إِفْعَال"** سے جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے، کیونکہ اس میں فعل مستقبل کی علامت ''یاء'' ساکن موجود ہے۔ یہ اصل میں **"نُنَجِّيْ"** تھا، خلاف قاعدہ دوسرے 'نون ساکن' کو تخفیف (آسانی) کی غرض سے مابعد 'جیم' میں مدغم کر دیا گیا۔ اخفاء تو ہو ہی رہا ہے، اب ادغام کر دیا گیا کیونکہ اخفاء، ادغام کے قریب ہے۔ اس کا نائب فاعل **"النَّجَاءُ"** محذوف ہے، اور ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ مفعول بہ ہے۔ اس کا ترجمہ ﴿نُـْۨجِي﴾ قراءت والا ہی ہو گا۔

❷ یہ **"نَجّٰى يُنَجِّيْ"** باب **"تَفْعِيْل"** سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے، کیونکہ اس میں فعل مستقبل کی علامت ''یاء'' ساکن موجود ہے۔ یہ اصل میں **"نُنَجِّيْ"** تھا، خلاف قاعدہ دو 'نون' جمع ہونے کی وجہ سے ایک ''نون'' حذف کر دیا گیا۔ جس طرح ﴿تَذَكَّرُوْنَ، تَظَهَّرُوْنَ﴾ میں دو 'تاء' جمع

---

[1] الموضح: 865

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی وجہ سے ایک 'تاء' حذف کردی گئی۔ اس کا نائب فاعل "النَّجَاءُ" محذوف ہے، اور ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ مفعول بہ ہے۔ باب "تَفْعِيْل" سے ہونے کی وجہ سے اس میں مبالغہ (تکرار) کا معنی پایا جاتا ہے: "مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ، إِنْجَاءً مُتَكَرِّرًا كَثِيْرًا۔"[1]

ترجمہ ہوگا: "(جب یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے پکارا) تو ہم نے اس کی دعا قبول کرلی اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ایمان والوں کو بار بار نجات دی جائے گی (نجات دینا)۔"

③ یہ "نَجِّي يُنَجِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے، کیونکہ اس میں ایک 'نون' ہے۔ یہ اصل میں "نُجِّيَ" تھا، جیسے: "عُزِيَ، قُضِيَ" ہیں۔ اس کی 'یاء' کو خلاف قیاس تخفیف اور آسانی کرتے ہوئے ساکن کردیا گیا، کیونکہ بعض عرب 'یاء' پر 'ضمہ' اور 'کسرہ' کی طرح 'فتحہ' کو بھی ثقل (دشوار) سمجھتے ہیں۔ اور اس کا نائب فاعل "النَّجَاءُ" محذوف ہے، اور ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ مفعول بہ ہے۔[2] باب "تَفْعِيْل" سے ہونے کی وجہ سے اس میں مبالغہ (تکرار) کا معنی پایا جاتا ہے: "مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ، إِنْجَاءً مُتَكَرِّرًا كَثِيْرًا۔"[3]

ترجمہ ہوگا: "(جب یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ سے پکارا) تو ہم نے اس کی دعا قبول کرلی اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ایمان والوں کو بار بار نجات دی جاتی ہے (نجات دینا)۔"[4]

④:..... فعل مجہول کا اس کے مفعول بہ کے علاوہ (جبکہ وہ موجود ہے) کسی اور کو نائب فاعل بنانا عرب کے ہاں کمزور ہے۔ لیکن امام اخفش اور کوفی نحاۃ[5] اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ عرب میں بولا جاتا ہے: "ضُرِبَ زَيْدًا"، جو کہ اصل میں "ضُرِبَ الضَّرْبُ زَيْدًا" ہے۔ اور یہ ﴿نُجِّيَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ اور ﴿لِيُجْزٰى قَوْمًا﴾ (الجاثية: 14) قراءات ان کی تائید کرتی ہیں۔[6]

19 - ﴿وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝٨٩﴾

(رقم الآية : 89)

لفظ [زَكَرِيَّا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[7] دیکھیے: (سورة آل عمران: 37)

---

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 180/7

[2] شرح الهداية: 426 وحجة القراءات لأبي زرعة: 469 والمهذب: 163/2

[3] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 180/7

[4] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 180/7

[5] شرح التسهيل لابن مالك: 128/3

[6] المهذب: 353/2 ولطائف الإشارات: 3724/8 وحجة القراءات لأبي زرعة: 469

[7] المهذب: 163/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

20 - ﴿وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ﴾ (رقم الآية : 95)

لفظ [حَرٰمٌ] میں دو قراءات ہیں:

❁ حِرْمٌ ❁ حَرٰمٌ

❁:.....اس کلمہ میں "حِلٌّ، حَلَالٌ" کی طرح دونوں لغتیں پائی جاتی ہے۔ ❶

ترجمہ ہے: ''اور لازم ہے اس بستی پر جسے ہم ہلاک کر دیں کہ بے شک وہ (دنیا میں) واپس پلٹ کر کبھی نہ آئیں گے۔''

21 - ﴿حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ﴾ (رقم الآية : 96)

لفظ [فُتِحَتْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فُتِحَتْ : یہ "فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کی نشانی کا ذکر ہو رہا ہے) یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑتے ہوئے (لوگوں پر) آئیں گے۔'' تو پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔ یعنی ان کے نکلنے کے بعد بہت جلد قیامت قائم ہو جائے گی۔

❁ فُتِّحَتْ : یہ "فَتَّحَ يُفَتِّحُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کی نشانی کا ذکر ہو رہا ہے) یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج پوری طرح کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑتے ہوئے (لوگوں پر) آئیں گے۔'' تو پھر قیامت قائم ہو جائے گی۔ یعنی ان کے نکلنے کے بعد بہت جلد قیامت قائم ہو جائے گی۔

اسی کے مثل دوسرے مقام پر ہے: ﴿جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ﴾ (ص: 50) ''ہمیشہ رہنے والی جنتیں، جن کے دروازے ان کے لیے پورے کھلے ہوں گے۔'' ❸

لفظ [يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الكهف:94)

22 - ﴿لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ (رقم الآية : 103)

لفظ [لَا يَحْزُنُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة آل عمران: 176)

---

❶ الموضح: 867
❷ المهذب: 164/2
❸ الموضح:468
❹ المهذب:164/2
❺ المغني: 379/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....ترجمہ ہے:''(نیک لوگوں) کو سب سے بڑی گھبراہٹ غمگین نہ کرے گی، اور انہیں (آگے سے) لینے کے لیے فرشتے آئیں گے، یہ ہے تمہارا دن جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے۔''

23 - ﴿يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ﴾ (رقم الأية : 104)

لفظ [نَطْوِي السَّمَآءَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نَطْوِي السَّمَآءَ : اس قراءت میں ﴿نَطْوِي﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور ﴿السَّمَآءَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا:''جس دن ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے.....۔''

❁ تُطْوَى السَّمَآءُ : اس قراءت میں ﴿تُطْوَى﴾ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿السَّمَآءُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[1] ترجمہ ہوگا:''جس دن آسمان کو لپیٹ دیا جائے گا.....۔''

لفظ [لِلْكُتُبِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِلْكِتٰبِ : یہ صیغہ مفرد اور مصدر ہے، جس میں واحد و جمع دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا:''..... کاتب کے کتاب (لکھی ہوئی چیز) کو لپیٹنے کی طرح۔'' یعنی جس طرح کاتب کاغذ لکھنے کے بعد آخر میں لپیٹ کر اکٹھا کر لیتا ہے۔

❁ لِلْكُتُبِ : یہ جمع کا صیغہ ہے، کیونکہ ماقبل ﴿السَّمَآءَ﴾ سے بھی 'جمع' مراد ہے:''سارے آسمان۔'' جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ﴾ (الزمر: 67)[2]

ترجمہ ہوگا:''.....کاتب کے کتابوں کو لپیٹنے کی طرح۔'' یعنی جس طرح کاتب کاغذات لکھنے کے بعد آخر میں لپیٹ کر اکٹھے کر لیتا ہے۔

24 - ﴿وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ﴾ (رقم الأية : 105)

لفظ [الزَّبُوْرِ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة النساء: 163)

25 - ﴿قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾

(رقم الأية : 112)

لفظ [قٰلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ قُلْ : یہ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے کہ آپ کافروں

---

[1] المهذب: 165/2 [2] الكشف: 115/2

[3] المهذب: 165/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف بددعا کریں۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہیے!''

❀ **قٰلَ** : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اس قراءت میں نبی اکرم ﷺ کی اس بددعا کی خبر دی جارہی ہے جو آپ نے کافروں کے خلاف کی۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''اس نے کہا۔''

✿:.....دونوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ ﴿قُلْ﴾ قراءات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو کافروں کے خلاف بددعا کرنے کا حکم دے رہے ہیں، جو آیت میں مذکور ہے۔ اور آپ نے چونکہ اللہ کے حکم پر بددعا کردی۔ تو ﴿قٰلَ﴾ قراءت کے ذریعے آپ کی اس بددعا کو امت مسلمہ کے لیے بطور خبر یہ بیان کیا جارہا ہے۔ ❷

لفظ [رَبِّ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....نحو کا قاعدہ ہے کہ جب منادیٰ 'یاء متکلم' کی طرف مضاف ہوجائے تو اسے 'یاء' کی مناسبت سے 'کسرہ' دیا جائے گا، جیسے: **"یَا غُلَامِيْ"** اور اگر تخفیف (آسانی) کے لیے 'یاء' کو حذف کردیا جائے تو اس صورت میں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں:

1. 'یاء' پر دلالت کرنے کے لیے 'منادیٰ' کا 'کسرہ' باقی رکھنا۔ جیسے: **"یَا غُلَامِ"** یہ مشہور لغت ہے۔
2. 'منادیٰ' کو 'ضمہ' دے دینا۔ ❸

✿ **رَبِّ** : یہ اصل میں **"رَبِّيْ"** ہے، منادیٰ 'یاء متکلم' کی طرف مضاف ہے۔ تخفیف (آسانی) کے لیے ''یاء'' متکلم کو حذف کردیا گیا، اور اس پر دلالت کرنے کے لیے 'باء' کسرہ باقی رکھا گیا ہے۔

❀ **رَبُّ** : اس قراءت میں 'منادیٰ' کو 'ضمہ' دے دیا گیا ہے۔

لفظ [تَصِفُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَصِفُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ کفار کے بارے میں کہا جارہا ہے کیونکہ پیچھے آیات میں انہیں کا ذکر ہورہا ہے۔

یاد رہے اس قراءت کے ساتھ پیچھے صرف ﴿قُلْ﴾ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف پڑھا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جو وہ (کفار) باتیں بناتے ہیں۔''

❀ **تَصِفُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ کفار سے خطاب ہے۔ ❹ ترجمہ ہوگا: ''جو تم (کفار) باتیں بناتے ہو۔''

---

❶ الموضح: 870 والكشف: 115/2 ❷ المهذب: 166/2

❸ المهذب: 166/2 ولطائف الإشارات: 2941/7

❹ الموضح: 570 وطلائع البشر: 133

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....دونوں قراءات میں پیچھے ﴿قُلْ﴾ صیغہ امر کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ کفار سے کہہ دیں۔ اور عرب کے ہاں جب بالواسطہ (کسی کے ذریعے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غیب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کا سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غیب لانا۔ قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الأنفال: 38) ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ﴾ (الجاثية: 14) ﴿قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ﴾ (يونس: 18) اور اس جگہ دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ [1]

❁:.....لفظ ﴿قُلْ﴾، ﴿رَبِّ﴾ اور ﴿تَصِفُوْنَ﴾ کی قراءات کو ملائیں تو چار قراءات بنتی ہیں:

1. ﴿قُلْ رَّبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا يَصِفُوْنَ﴾

ترجمہ: ''(اے نبی آپ بددعا کے طور پر) کہیے: اے میرے رب! (ہمارے اور کافروں کے درمیان) حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے، اور (کافروں سے کہیے) ہمارا رب ہی وہ بے حد مہربان ہے جس سے ان باتوں پر مدد طلب کی جاتی ہے جو وہ (کفار) بناتے ہیں۔''

2. ﴿قُلْ رَّبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾

ترجمہ: ''(اے نبی آپ بددعا کے طور پر) کہیے: اے میرے رب! (ہمارے اور کافروں کے درمیان) حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے، اور (کافروں سے کہیے) ہمارا رب ہی وہ بے حد مہربان ہے جس سے ان باتوں پر مدد طلب کی جاتی ہے جو تم (کفار) بناتے ہو۔''

3. ﴿قُلْ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾

ترجمہ اوپر والا ہی ہوگا۔

4. ﴿قُلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾

ترجمہ: ''(نبی نے بددعا کرتے ہوئے) کہا: اے میرے رب! (ہمارے اور کافروں کے درمیان) حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے، اور (کافروں سے کہا) ہمارا رب ہی وہ بے حد مہربان ہے جس سے ان باتوں پر مدد طلب کی جاتی ہے جو تم بناتے ہو۔''

[1] الكشف: 335/1 والموضح: 362

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الحج

1 - ﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى﴾ (رقم الآية : 2)

لفظ [سُكٰرٰى ... بِسُكٰرٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سَكٰرٰى ... بِسَكٰرٰى** : یہ دونوں "سَكْرَانُ" کی جمع ہیں۔ امام سیبویہ کہتے ہیں: یہ "سَكِرٌ" کی جمع ہیں۔ جیسے: "مَرِيْضٌ، جَرِيْحٌ، زَمِنٌ" کی جمع "مَرْضٰى، جَرْحٰى، زَمْنٰى" آتی ہے۔

❀ **سُكٰرٰى ... بِسُكٰرٰى** : یہ دونوں "سَكْرَانُ" کی جمع ہیں، جیسے: "كَسْلَانُ" کی جمع "كُسَالٰى" آتی ہے یا یہ اسم جمع ہے۔ ❶

✿:..... معنی میں کوئی فرق نہیں۔

2 - ﴿وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [وَرَبَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَرَبَتْ** : یہ "رَبَأَ يَرْبَأُ" باب "فَتَحَ" سے ہے، اور "اِرْتَفَعَتْ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور آپ زمین کو مردہ (بنجر) دیکھتے ہیں۔ پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہے اور اُبھرنے (پھولنے) لگتی ہے اور ہر قسم کے خوبصورت پودے پیدا کرتی ہے۔"

❀ **وَرَبَتْ** : یہ "رَبَا يَرْبُوْ" باب "نَصَرَ" سے ہے اور "زَادَتْ" کے معنی میں ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "اور آپ زمین کو مردہ (بنجر) دیکھتے ہیں۔ پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہے اور بڑھنے لگتی ہے، اور ہر قسم کے خوبصورت پودے پیدا کرتی ہے۔"

✿:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں، کیونکہ زمین کی کھیتی کا اُبھرنا، پھولنا، بڑھنا، سب کا معنی ایک ہی ہے۔

3 - ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝﴾

❶ الكشف: 116/2 والمهذب: 167/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 472

❷ المغني: 47/3 والمهذب: 167/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ (رقم الآية : 8 ، 9)

لفظ [لِّيُضِلَّ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لِّيَضِلَّ : یہ " ضَلَّ يَضِلُّ " باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم کے اور بغیر کسی ہدایت کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑتا ہے۔ اس حال میں کہ (تکبر کرتے ہوئے حق سے) اپنا پہلو موڑنے والا ہے، تاکہ وہ اللہ کے راستے سے بھٹک جائے، اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اور قیامت کے دن ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔''

❁ لِّيُضِلَّ : یہ "أَضَلَّ يُضِلُّ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں بغیر کسی علم کے اور بغیر کسی ہدایت کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑتا ہے۔ اس حال میں کہ (تکبر کرتے ہوئے حق سے) اپنا پہلو موڑنے والا ہے، تاکہ وہ اللہ کے راستے سے (لوگوں کو) گمراہ کرے، اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے، اور قیامت کے دن ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اس حال میں کہ (تکبر کرتے ہوئے حق سے) اپنا پہلو موڑنے والا ہے، تاکہ وہ اللہ کے راستے سے خود بھی بھٹک جائے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرے۔''[2]

4 - ﴿فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ۝﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [ثُمَّ لْيَقْطَعْ] میں اور [ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا] (الحج:29) میں دو قراءات ہیں:

❁:..... عربی زبان میں 'لامِ امر' اصلاً 'مکسور' ہوتا ہے اور اس سے ابتداء کی صورت میں اُس پر 'کسرہ' واجب ہے، جیسے: ﴿لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ (الحج:28) لیکن جب 'لامِ امر' درمیانِ کلام میں 'واؤ، فاء اور 'ثُمَّ' کے بعد واقع ہو تو تخفیفاً (یعنی آسانی کی غرض سے) 'سکون' بھی جائز ہے، تاکہ توالی حرکات (پے در پے حرکات) کا ثقل (دُشواری) دُور ہو جائے۔[3]

---

[1] المهذب: 168/2 [2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 220/7
[3] الكشف: 117/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 473

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ ثُمَّ لِيَقْطَعْ ، ثُمَّ لِيَقْضُوْا ... وَلِيُوْفُوْا ... وَلِيَطَّوَّفُوْا : اس قراءت میں ان چاروں کلمات کے ساتھ 'لامِ امر' اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'مکسور' پڑھا گیا ہے۔

❁ ثُمَّ لْيَقْطَعْ ، ثُمَّ لْيَقْضُوْا ... وَلْيُوْفُوْا ... وَلْيَطَّوَّفُوْا : اس قراءت میں ان چاروں کلمات کے ساتھ 'لامِ امر' تخفیف (آسانی) کی غرض سے 'ساکن' پڑھا گیا ہے۔

5 - ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [الصّٰبِـِٕيْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:62)

6 - ﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ (رقم الآية : 19)

لفظ [هٰذٰنِ] میں یہاں اور سورۃ طٰہٰ:63 میں اور [هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ] (القصص:27)، [رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا] (حم السجدۃ:29) میں دو قراءات ہیں:

❁ هٰذَآنِّ ، هٰتَيْنِّ ، الَّذَيْنِّ : یہ بنی تمیم اور قیس کی لغت ہے۔ ''نون'' مشدد

❁ هٰذَانِ ، هٰتَيْنِ ، الَّذَيْنِ : یہ اہل حجاز اور بنو اسد کی لغت ہے۔ ''نون'' غیر مشدد ❷

7 - ﴿إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾﴾

(رقم الآية : 23)

لفظ [وَّلُؤْلُؤًا] میں یہاں اور سورۃ فاطر:33 میں دو قراءات ہیں:

❁ وَّلُؤْلُؤًا : یہ ماقبل ﴿مِنْ اَسَاوِرَ﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، کیونکہ وہ ماقبل ﴿يُحَلَّوْنَ﴾ کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے یا یہ ماقبل ''يُحَلَّوْنَ'' فعل محذوف کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: ''وَيُحَلَّوْنَ لُؤْلُؤًا'' دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہوگا۔

ترجمہ ہوگا: ''بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ایسی جنت میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی، انہیں اس میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے، اور ان کا لباس اس میں ریشم کا ہوگا۔''

❁ وَّلُؤْلُؤٍ : یہ ماقبل ﴿ذَهَبٍ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''.....انہیں اس

❶ المهذب:168/1 ❷ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 471، 472

❸ المهذب: 2/ 169 وحجة القراءات لأبي زرعة: 474

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں سونے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس اس میں ریشم کا ہوگا۔''

8 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [سَوَآءً] میں دو قراءات ہیں:

✿ سَوَآءً : یہ ماقبل ﴿جَعَلْنَاهُ﴾ فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: "جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ مُسْتَوِيًا" اور یہ مصدر اسم فاعل کے معنی میں ہے۔ جیسے: "عَدْلٌ" کا معنی "عَادِلٌ" ہے۔ چونکہ یہ اسم فاعل کے معنی میں ہے اور اسم فاعل فعل والا عمل کرتا ہے، اس لیے ﴿الْعَاكِفُ﴾ مرفوع ہے کیونکہ وہ اس کا فاعل ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور وہ اللہ کے راستے سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے اس طرح بنایا ہے کہ اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے (حقوق میں) برابر ہیں۔'' یعنی سب کے حقوق یکساں ہیں، کہ کسی کو برتری حاصل نہیں۔

❀ سَوَآءً : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور آگے ﴿الْعَاكِفُ﴾ اس کا مبتداء مؤخر ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور وہ اللہ کے راستے سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے (یکساں) بنایا ہے۔ اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے (حقوق میں) برابر ہیں۔'' یعنی سب کے حقوق یکساں ہیں، کہ کسی کو برتری حاصل نہیں۔

❷ یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور آگے ﴿الْعَاكِفُ﴾ اس کی خبر ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور وہ اللہ کے راستے سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے (یکساں) بنایا ہے۔ (حقوق میں) برابر ہیں اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے۔'' یعنی سب کے حقوق یکساں ہیں، کہ کسی کو برتری حاصل نہیں۔

9 - ﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾﴾

(رقم الآية : 29)

---

❶ الموضح: 877

❷ الكشف: 118/2 والموضح: 877 والمهذب: 170/2

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 475

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [ثُمَّ لْيَقْضُوْا... وَلْيُوْفُوْا... وَلْيَطَّوَّفُوْا] کے 'لام' میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الحج: 15)

لفظ [وَلْيُوْفُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَلْيُوْفُوْا**: یہ "أَوْفٰى يُوْفِيْ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ﴾ (النحل: 91)

ترجمہ ہوگا: ''پھر چاہیے کہ (حج مکمل کرنے کے بعد) لوگ اپنا میل کچیل دور کریں (جو حج کے دوران ان پر میل کچیل چڑھ گیا تھا، اب پابندیاں ختم ہوگئی ہیں، اس لیے غسل کریں کپڑے وغیرہ تبدیل کریں) اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا خوب طواف کریں۔'' یعنی جس نے فریضہ حج کے اعمال سے زائد نذریں مانی ہوں تو وہ پوری کریں، مثلاً زائد طواف، یا زائد قربانی یا نفلی نماز یا صدقہ یا قرآن کی تلاوت وغیرہ۔ ❷

❀ **وَلْيُوَفُّوْا**: یہ "وَفّٰى يُوَفِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى﴾ (النجم: 37) ❸

ترجمہ ہوگا: ''پھر چاہیے کہ (حج مکمل کرنے کے بعد) لوگ اپنا میل کچیل دور کریں (جو حج کے دوران ان پر میل کچیل چڑھ گیا تھا، اب پابندیاں ختم ہوگئی ہیں، اس لیے غسل کریں کپڑے وغیرہ تبدیل کریں) اور خوب اپنی نذریں پوری کریں اور اس قدیم گھر کا خوب طواف کریں۔''

10 - ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ (رقم الآية: 31)

لفظ [فَتَخْطَفُهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَتَخْطَفُهُ**: یہ "خَطِفَ يَخْطَفُ" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گویا وہ (ایسے ہے جیسے) آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے اچک لیتے ہیں.....۔''

❀ **فَتَخَطَّفُهُ**: یہ "تَخَطَّفَ يَتَخَطَّفُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ یہ اصل میں "فَتَتَخَتَّفُهُ" تھا۔ صرفی قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا۔ ❹ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❺

---

❶ المهذب: 170/2 ❷ تفسیر عبدالسلام بھٹوی

❸ الكشف: 117/2 والمهذب: 171/2

❹ شرح الهداية: 430 والموضح: 879

❺ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 241/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گویا وہ (ایسے ہے جیسے) آسمان سے گر پڑا، پھر اسے پرندے سختی سے اُچک لیتے ہیں.....۔''

لفظ [الرِّيْحُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الرِّيْحُ : یہ صیغہ مفرد ہے اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....یا اسے ہوا کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہے۔''

❀ الرِّيٰحُ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''.....یا اسے ہوائیں کسی دور جگہ میں گرا دیتی ہیں۔''

✿:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورۃ البقرۃ : 164۔

آیت میں بیان ہو رہا ہے کہ جو شخص توحید پر قائم ہے وہ بلندی اور عزت و شرف میں گویا آسمان پر ہے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرتا اور اسی کا حکم مانتا ہے۔ جب اس نے شرک کیا تو اس بلند مقام سے گر گیا۔ اب یا تو اسے پرندے راستے ہی میں اچک لیں گے، یعنی وہ بتوں کے پجاریوں یا ان زندہ اور مردہ پیروں بزرگوں کے مریدوں کے ہتھے چڑھ جائے گا جنھوں نے ان پیروں بزرگوں کو خدا بنا رکھا ہے۔ یا ہوا/ ہوائیں اسے بہت دور جگہ گرا دیں گی۔ یعنی اگر کسی کے قابو نہ آیا تو اللہ سے تو بدظن ہو ہی چکا ہے، پھر اسے اس کی خواہشات بہت دور گہری جگہ میں گرا دیں گی۔ یعنی سب سے منکر ہو کر دہریہ ہو جائے گا۔[2]

11 - ﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ﴾ (رقم الآية : 34)

لفظ [مَنْسَكًا] میں یہاں اور آیت نمبر: 67 میں دو قراءات ہیں:

✿ مَنْسَكًا : یہ قبیلہ بنی اسد کی لغت ہے۔ '' س '' کے فتحہ کے ساتھ

❀ مَنْسِكًا : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ '' س '' کے کسرہ کے ساتھ[3]

12 - ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [يَنَالَ ... يَّنَالُهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا ... يَّنَالُهُ التَّقْوٰى

❀ لَنْ تَنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا ... تَنَالُهُ التَّقْوٰى

---

[1] المهذب: 171/2 [2] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

[3] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 476

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو، یا فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ آ جائے تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔" یہاں ﴿يَنَالَ﴾ فعل کا فاعل ﴿لُحُومُهَا﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اسی طرح فعل اور فاعل کے درمیان لفظ ﴿اللهَ﴾ کا فاصلہ بھی ہے۔ اور ﴿يَنَالُهُ﴾ فعل کا فاعل ﴿التَّقْوٰى﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اسی طرح فعل اور فاعل کے درمیان ﴿هُ﴾ ضمیر مفعول کا فاصلہ بھی ہے۔ اس لیے دونوں فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آئے ہیں۔ ❶

13 - ﴿إِنَّ اللهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (رقم الآية : 38)

لفظ [يُدٰفِعُ] میں دو قراءات ہیں:

- **يَدْفَعُ**: یہ "دَفَعَ يَدْفَعُ" باب "فَتَحَ" سے مصدر ہے، اور ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بے شک اللہ ان لوگوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے جو ایمان لائے۔"
- **يُدٰفِعُ**: یہ "دَافَعَ يُدَافِعُ دِفَاعًا وَمُدَافَعَةً" یعنی باب "مُفَاعَلَةٌ" سے مصدر ہے۔ یہاں باب "مُفَاعَلَةٌ" دو طرفہ معنی نہیں بلکہ مبالغہ کا معنی دے رہا ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: "بے شک اللہ ان لوگوں کی طرف سے پورا دفاع کرتا ہے جو ایمان لائے۔"

:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورة البقرة: 251۔

آیت میں مسلمانوں کو تسلی دی جا رہی ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اپنے آپ کو بے یار و مددگار مت سمجھیں، اللہ تعالیٰ ان کا دفاع کر رہا ہے اور کرے گا۔ بہت جلد مسلمانوں کو غلبہ عطا کرے گا، اور کفار، جنہوں نے ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے اور انہیں ان کے وطن مکہ سے ہجرت پر مجبور کیا، وہ مغلوب ہوں گے۔ ❸

14 - ﴿أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا﴾ (رقم الآية : 39)

لفظ [أُذِنَ] میں دو قراءات ہیں:

- **أَذِنَ**: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ما قبل لفظ ﴿اللهَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(اللہ) نے (جہاد کی) اجازت دے دی....."
- **أُذِنَ**: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے، کیونکہ فاعل معلوم ہے، اور وہ "اللہ تعالیٰ" ہیں۔ ❹ ترجمہ ہوگا: "(جہاد کی) اجازت دے دی گئی....."

لفظ [يُقٰتَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 881 والمهذب: 172/2

❷ المهذب: 173/2 والموضح: 881

❸ تفسیر عبدالسلام بھٹوی

❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 478

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ **يُقْتِلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب ،فعل مضارع معروف ہے۔معنی ہوگا: **"يُرِيْدُوْنَ قِتَالَ عَدُوِّهِمْ بِالْقِتَالِ"**[1]

ترجمہ ہوگا:".....ان لوگوں کو جو (اپنے دشمنوں سے ظلم کا بدلہ لینے کے لیے) جہاد کرنا چاہتے ہیں، اس لیے (اجازت دی ہے کیوں) کہ یقیناً ان پر ظلم ہوا ہے۔"

❀ **يُقْتَلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب ،فعل مضارع مجہول ہے۔ اس کا نائب فاعل "مومنین" ہیں۔ کیونکہ مشرکین ان پر ظلم کرتے ہیں۔[2]

ترجمہ ہوگا:".....ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے، اس لیے (اجازت دی ہے کیوں) کہ یقیناً ان پر ظلم ہوا ہے۔"

✿:.....حقیقت میں دونوں کلمات کی قراءات ہم معنی ہیں، انداز کلام اور گفتگو میں فرق ہے۔ یہ پہلی آیت مبارکہ ہے جو جہاد کے بارے میں نازل ہوئی۔ کہ اس میں مسلمانوں کو کفار اور مشرکین سے اپنے اوپر کیے گئے ظلم کا بدلہ لینے کے لیے جہاد کا حکم دے دیا گیا۔ کیونکہ مسلمان جب مدینہ منتقل ہوئے تو چھوٹی سی اسلامی مملکت قائم ہوگئی ،کفار نے یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا تو اس آیت میں مسلمانوں کو بھی لڑائی اور جہاد کی اجازت مل گئی۔ یہ تقریباً ہجرت کے پہلے سال کے آخر کا واقعہ ہے،اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے کفار مکہ کے خلاف کئی مہمیں بھیجیں، جن کے نتیجے میں پہلا فیصلہ کن معرکہ بدر کے مقام پر ہوا، جسے اللہ نے یوم فرقان قرار دیا اور جس میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد کی گئی۔[3]

15 - ﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ﴾ (رقم الآية : 40)

لفظ [دَفْعُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **دَفْعُ اللّٰهِ** : یہ **"دَفَعَ يَدْفَعُ"** باب **"فَتَحَ"** سے مصدر ہے،اور ثلاثی مجرد ہے۔ترجمہ ہوگا:"اور اگر اللہ تعالیٰ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بعض کے ذریعے دفع (دُور) کرنا نہ ہوتا....."

❀ **دِفْعُ اللّٰهِ** : یہ **"دَافَعَ يُدَافِعُ دِفَاعًا وَمُدَافَعَةً"** یعنی باب **"مُفَاعَلَةٌ"** سے مصدر ہے۔ یہاں باب **"مُفَاعَلَةٌ"** دوطرفہ معنی نہیں بلکہ مبالغہ کا معنی دے رہا ہے۔[4]

ترجمہ ہوگا:"اور اگر اللہ تعالیٰ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بعض کے ذریعے پوری طرح دفع (دُور) کرنا نہ ہوتا....."

---

[1] الکشف: 121/2 [2] الموضح: 882 [3] تفسیر عبدالسلام بھٹوی
[4] المهذب: 173/2 والموضح: 881

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورۃ البقرۃ : 251۔

16 - ﴿لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا﴾ (رقم الآية : 40)

لفظ [لَهُدِّمَتْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لَهُدِمَتْ : یہ "هَدَمَ يَهْدِمُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ".....توڑ دیے جاتے (راہبوں کے) جھونپڑے اور (نصرانیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کے) مسجدیں، جن میں اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔"

❁ لَهُدِّمَتْ : یہ "هَدَّمَ يُهَدِّمُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ".....تو ضرور ڈھا دیے جاتے (راہبوں کے) جھونپڑے اور (نصرانیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کے) مسجدیں، جن میں اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔"

❁:..... آیت میں ذکر ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام ہی ایسا رکھا ہے کہ ہر شخص، ہر جماعت دوسرے شخص، دوسری جماعت کے مقابلے میں اپنا وجود قائم رکھنے کے لیے جنگ کرتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور نیکی کو اللہ تعالیٰ اپنی حمایت میں لے کر بدی کے مقابلے میں کھڑا نہ کرتا تو نیکی کا نشان تک زمین پر باقی نہ رہتا۔ بے دین اور شریر لوگ، جن کی ہر زمانے میں کثرت رہی ہے، تمام مقدس مقامات اور شعائر اللہ کو ہمیشہ کے لیے صفحہ ہستی سے مٹا دیتے۔[2]

17 - ﴿فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا﴾ (رقم الآية : 45)

لفظ [فَكَاَيِّنْ] میں دو قراءات ہیں۔[1] دیکھیے: (سورۃ آل عمران:146)

لفظ [اَهْلَكْنٰهَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ اَهْلَكْتُهَا : یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل آیت ﴿فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ﴾ اور مابعد ﴿اَمْلَيْتُهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: "سو کتنی ہی بستیاں جنہیں میں نے اس حال میں ہلاک کیا کہ وہ ظالم تھیں، پس (آج) وہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی ہیں۔"

---

[1] المهذب: 174/2 والموضح: 883

[2] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

[1] المهذب: 174/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ اَهْلَكْنٰهَا : اس قراءت میں بطور تعظیم جمع متکلم کا صیغہ آیا ہے اور اس کی ماقبل آیت ﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''سو کتنی ہی بستیاں جنہیں ہم نے اس حال میں ہلاک کیا کہ وہ ظالم تھیں، پس (آج) وہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی ہیں۔''

❁:..... آیت میں ارشاد ہو رہا ہے کہ کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ان کے ظلم اور کفرانِ نعمت کی پاداش میں میں نے/ ہم نے ہلاکت اور تباہی کے گھاٹ اتار دیا۔ اب ان کا حال یہ ہے کہ ان کی چھتیں بوسیدہ ہو کر گرنے کے بعد ان کی دیواریں بھی ان پر گر پڑی ہیں۔ ❷

18 - ﴿وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ﴾ (رقم الآية : 47)

لفظ [تَعُدُّوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَعُدُّوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) آپ سے جلدی عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اللہ ہرگز اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور بے شک ایک دن آپ کے رب کے ہاں ہزار سال کے برابر ہے، اس گنتی سے جو وہ (کفار) شمار کرتے ہیں۔''

❁ تَعُدُّوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ مسلمانوں اور کفار سب سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) آپ سے جلدی عذاب لانے کا مطالبہ کرتے ہیں اور اللہ ہرگز اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور بے شک ایک دن آپ کے رب کے ہاں ہزار سال کے برابر ہے، اس گنتی سے جو تم (سب) شمار کرتے ہو۔''

❁:..... آیت میں کفار کا جلدی عذاب طلب کرنے کا جواب دیا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری طرح تنگ ظرف اور جلد باز نہیں ہے بلکہ بے حد حلم اور وسعت والا ہے، اس کی دی ہوئی تھوڑی سی مہلت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے، تمہارا ایک ہزار سال اس کے نزدیک صرف ایک دن ہے، وہ اتنا حلیم ہے کہ آدھے دن کی مہلت دے تو وہ بھی پانچ سو برس ہوگی اور ایک گھنٹہ کی مہلت دے تو چالیس برس سے زیادہ ہوگی۔

19 - ﴿وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا﴾

(رقم الآية : 48)

---

❶ الكشف: 121/2 والمهذب: 174/2

❷ تفسیر عبدالسلام بھٹوی

❸ الكشف: 122/2 والمهذب: 175/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [كَأَيِّنْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:146)

﴿وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٥١﴾﴾ (رقم الآية :51)

لفظ [مُعَٰجِزِينَ] میں یہاں اور سورۃ سبا:5، 38 میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُعَٰجِزِينَ** : یہ "عَاجَزَ يُعَاجِزُ" باب "مُفَاعَلَة" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مقابلے میں نیچا دیکھانے کی کوشش کی یہ سب جہنمی (بھڑکتی آگ والے) ہیں۔'' یعنی انہوں نے کوشش کہ ہماری آیات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں نیچا دیکھادیں گے یا عاجز کردیں گے، کبھی ہماری آیات کو جھوٹا کہتے ہیں، کبھی جادو کہتے ہیں، کبھی کہانت، کبھی شعر اور کبھی پہلے لوگوں کی فرضی کہانیاں۔ ❷

❀ **مُعَجِّزِينَ** : یہ "عَجَّزَ يُعَجِّزُ" باب "تَفْعِيل" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے اس کا معنی "مُثَبِّطِينَ" کیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کے بارے میں کوشش کی اس حال میں کہ (ایمان والوں کو نبی اکرم ﷺ سے) روکنے والے (دور کرنے والے) ہیں یہ سب جہنمی (بھڑکتی آگ والے) ہیں۔'' ❸

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں نیچا دِکھانے یا عاجز کرنے کی کوشش کی کہ کبھی ہماری آیات کو جھوٹا کہتے ہیں، کبھی جادو کہتے ہیں، کبھی کہانت، کبھی شعر اور کبھی پہلے لوگوں کی فرضی کہانیاں۔ اور یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں تاکہ ایمان والوں کو نبی اکرم ﷺ سے روک سکیں، دُور کرسکیں، یہ سب جہنمی (بھڑکتی آگ والے) ہیں۔'' ❹

20 - ﴿إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ﴾ (رقم الآية : 52)

لفظ [أُمْنِيَّتِهِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:78)

21 - ﴿وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٥٨﴾﴾ (رقم الآية : 58)

لفظ [قُتِلُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **قُتِلُوا** : یہ "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس میں قلت اور کثرت دونوں کا معنی

❶ المهذب: 174/2 ❷ تفسیر عبد السلام بھٹوی

❸ الموضح: 886 وحجة القراءات لأبي زرعة: 582 وشرح الهداية: 431

❹ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 263/7

❺ المهذب: 175/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں وطن چھوڑا، پھر قتل کر دیے گئے، یا (طبعی موت) مر گئے، یقیناً اللہ انہیں ضرور (جنت میں) اچھا رزق دے گا، اور بے شک اللہ ہی یقیناً سب رزق دینے والوں سے بہتر ہے.....''

❀ قُتِّلُوْا: یہ ''قَتَّلَ یُقَتِّلُ'' باب ''تَفْعِیْل'' سے ہے۔ اس میں صرف کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں وطن چھوڑا، پھر بہت زیادہ قتل کر دیے گئے، یا (طبعی موت) مر گئے، یقیناً اللہ انہیں ضرور (جنت میں) اچھا رزق دے گا، اور بے شک اللہ ہی یقیناً سب رزق دینے والوں سے بہتر ہے.....''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور جن لوگوں نے اللہ کے راستے میں وطن چھوڑا، پھر قتل کر دیے گئے چاہے کم یا زیادہ، یا طبعی موت مر گئے، یقیناً اللہ انہیں ضرور (جنت میں) اچھا رزق دے گا، اور بے شک اللہ ہی یقیناً سب رزق دینے والوں سے بہتر ہے۔'' ❷

22 - ﴿لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۵۹﴾ (رقم الآية : 59)

لفظ [مُّدْخَلًا] میں یہاں اور سورۃ النساء:31 میں دو قراءات ہیں:

✿ مُدْخَلًا: یہ ''أَدْخَلَ یُدْخِلُ إِدْخَالًا'' باب ''إِفْعَال'' سے اسم ظرف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(گزشتہ آیت کو ساتھ ملائیں)..... یقیناً وہ (اللہ) انہیں ایسے مقام میں ضرور داخل کرے گا جس پر وہ خوش ہوں گے (یعنی جنت)، اور بے شک اللہ ضرور سب کچھ جاننے والا، بے حد بردبار ہے۔''

❀ مَدْخَلًا: یہ ''دَخَلَ یَدْخُلُ مَدْخَلًا'' ثلاثی مجرد سے اسم ظرف ہے۔ اور اس کا عامل فعل محذوف ہے۔ اصل عبارت تھی: ''لَيُدْخِلَنَّهُمْ فَيَدْخُلُوْنَ مَدْخَلًا۔'' ❸

ترجمہ ہوگا: ''(گزشتہ آیت کو ساتھ ملائیں) ..... یقیناً وہ (اللہ) انہیں ضرور داخل کرے گا تو وہ داخل ہو جائیں گے ایسے مقام میں جس پر وہ خوش ہوں گے (یعنی جنت)، اور بے شک اللہ ضرور سب کچھ جاننے والا، بے حد بردبار ہے۔''

23 - ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝۶۲﴾ (رقم الآية : 62)

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 481 والموضح: 886

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 271/7

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 481

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [يَدْعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مشرکین کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ (مظلوم مسلمانوں کی مدد کے وعدے کو پورا کرنا) اس لیے ہے کہ بے شک اللہ، وہی حق ہے اور (اس لیے) کہ بے شک اس کے سوا وہ (مشرکین) جسے بھی پکارتے ہیں وہ باطل ہے، اور (اس لیے) کہ بے شک اللہ بے حد بلند ہے، بہت بڑا ہے۔''

❁ تَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ مشرکین سے خطاب ہو رہا ہے۔ اور اس میں زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) زیادہ ہے۔ یا اس سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے، کہ آپ ان سے کہہ دیں۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''یہ (مظلوم مسلمانوں کی مدد کے وعدے کو پورا کرنا) اس لیے ہے کہ بے شک اللہ، وہی حق ہے اور (اس لیے) کہ بے شک اس کے سوا تم (مشرکین) جسے بھی پکارتے ہو وہ باطل ہے، اور (اس لیے) کہ بے شک اللہ بے حد بلند ہے، بہت بڑا ہے۔''

24 - ﴿ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (رقم الآية : 65)

لفظ [لَرَءُوْفٌ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة البقرة:143)

25 - ﴿ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ ﴾ (رقم الآية : 67)

لفظ [مَنْسَكًا] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة الأنبياء:34)

﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ﴾ (رقم الآية : 71)

لفظ [يُنَزِّلْ] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة البقرة:90)

26 - ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴾ (رقم الآية : 73)

لفظ [يَدْعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مشرکین کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا:

---

[1] الموضح: 888 والمهذب:177/2 [2] المهذب: 177/2
[3] المهذب: 171/2 [4] المهذب: 178/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، سو اسے غور سے سنو! بے وہ لوگ جنہیں وہ (مشرکین) اللہ کے سوا پکارتے ہیں، ہرگز ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کریں گے، خواہ وہ اس کے لیے (سارے معبود) جمع ہو جائیں۔ اور (پھر اتنا بھی نہیں بلکہ) اگر مکھی ان سے (کچھ) چھین لے وہ اسے اس سے چھڑا نہ پائیں گے۔ کمزور ہے مانگنے والا اور وہ بھی جس سے مانگا جا رہا ہے۔'' یعنی عابد اور معبود دونوں کمزور اور عاجز ہیں۔

❀ **تَدْعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ مشرکین سے خطاب ہو رہا ہے۔ اور اس میں زجر وتوبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) زیادہ ہے۔ یا اس سے پہلے **"قُلْ لَّهُمْ"** محذوف ہے، کہ آپ ان سے کہہ دیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: '' ترجمہ ہوگا: ''اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، سو اسے غور سے سنو! بے وہ لوگ جنہیں تم (مشرکین) اللہ کے سوا پکارتے ہو، ہرگز ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کریں گے، خواہ وہ اس کے لیے (سارے معبود) جمع ہو جائیں۔ اور (پھر اتنا بھی نہیں بلکہ) اگر مکھی ان سے (کچھ) چھین لے وہ اسے اس سے چھڑا نہ پائیں گے۔ کمزور ہے مانگنے والا اور وہ بھی جس سے مانگا جا رہا ہے۔'' یعنی عابد معبود دونوں کمزور اور عاجز ہیں۔

27 - ﴿وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝٧٦﴾ (رقم الآية : 76)

لفظ [تُرْجَعُ] میں دو قراءات ہیں:

❀ **تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ** : اس قراءت میں ﴿تُرْجَعُ﴾ "رَجَعَ يَرْجِعُ" باب "ضَرَبَ" سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿الْأُمُوْرُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔''

❀ **تَرْجِعُ الْأُمُوْرُ** : اس قراءت میں ﴿تَرْجِعُ﴾ "رَجَعَ يَرْجِعُ" باب "ضَرَبَ" سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿الْأُمُوْرُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں۔''

❶ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 280/7 و الموضح: 888

❷ المهذب: 178/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة المؤمنون

1 - ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [لِأَمَانَاتِهِمْ] میں یہاں اور سورۃ المعارج :32 میں دو قراءات ہیں:

✿ لِأَمَانَتِهِمْ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور مصدر ہونے کی وجہ سے جنس کا معنی دے رہا ہے، اور قلت و کثرت (کمی و زیادتی) دونوں کو شامل ہے اور اس کی مابعد ﴿وَعَهْدِهِمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(یقینا کامیاب ہوگئے مومن.....) اور وہ جو اپنی امانت کا اور اپنے عہد (وعدے) کا لحاظ رکھنے والے ہیں۔''

❀ لِأَمَانَاتِهِمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ کیونکہ امانتیں مختلف طرح کی ہوتی ہیں، تو یہ ہر طرح کی امانت کو شامل ہے اور اس کی ماقبل ﴿الَّذِينَ هُمْ﴾ ضمیر جمع کے ساتھ مناسبت ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''(یقینا کامیاب ہوگئے مومن.....) اور وہ جو اپنی امانتوں کا اور اپنے عہد (وعدے) کا لحاظ رکھنے والے ہیں۔''

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور وہ لوگ جن کے پاس چاہے ایک امانت رکھی جائے یا زیادہ، وہ ہر صورت میں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' [2]

2 - ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [صَلَوَاتِهِمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ صَلَوٰتِهِمْ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور مصدر ہونے کی وجہ سے جنس کا معنی دے رہا ہے، اور قلت و کثرت (کمی و زیادتی) دونوں کو شامل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(یقینا کامیاب ہوگئے مومن.....) اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔''

❀ صَلَوَاتِهِمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس سے مراد پانچ فرضی نمازیں ہیں۔ یا ہر فرضی، نفلی نماز مراد ہے۔ [3]

---

[1] الموضح: 890 والمهذب:179/2 وحجة القراءات لأبي زرعة:472

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:296/7

[3] المهذب: 179/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(یقینا کامیاب ہوگئے مومن.....) اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔''

3 - ﴿ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ﴾ (رقم الآية : 14)

لفظ [عِظٰمًا... الْعِظٰمَ] میں دو قراءات ہیں:

- عَظْمًا... الْعَظْمَ: یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور مصدر ہونے کی وجہ سے جنس کا معنی دے رہا ہے، اور ہر ہڈی کو شامل ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿لَحْمًا﴾ کے مناسبت ہے۔ کہ یہاں "لُحُوْم" جمع کے صیغے کے ساتھ نہیں آیا۔ ترجمہ ہوگا: ''(انسان کی پیدائش کا ذکر ہو رہا ہے، کہ انسان کی تخلیق کی ابتداء نطفے سے ہوئی).....پھر ہم نے نطفے کو ایک جما ہوا خون بنایا، پھر ہم نے اس جمے ہوئے خون کو ایک بوٹی بنا دیا، پھر ہم نے اس اس بوٹی کو ہڈی بنایا، پھر ہم نے اس ہڈی کو گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اسے (تمام مخلوقات سے جدا) ایک اور (نئی) صورت میں پیدا کر دیا۔''
- عِظٰمًا... الْعِظٰمَ: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس سے کثرت کی وضاحت ہوگئی۔ کیونکہ انسان میں چھوٹی، بڑی، موٹی، پتلی بہت زیادہ ہڈیاں ہوتی ہیں، تو یہ ہر طرح کی ہڈیوں کو شامل ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''(انسان کی پیدائش کا ذکر ہو رہا ہے، کہ انسان کی تخلیق کی ابتداء نطفے سے ہوئی).....پھر ہم نے نطفے کو ایک جما ہوا خون بنایا، پھر ہم نے اس جمے ہوئے خون کو ایک بوٹی بنا دیا، پھر ہم نے اس اس بوٹی کو ہڈیاں بنایا، پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت چڑھایا، پھر ہم نے اسے (تمام مخلوقات سے جدا) ایک اور (نئی) صورت میں پیدا کر دیا۔''

4 - ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ﴾ (رقم الآية : 20)

لفظ [سَيْنَآءَ] میں دو قراءات ہیں:

- سِيْنَآءَ: یہ بنی کنانہ کی لغت ہے۔ "س" کے کسرہ کے ساتھ
- سَيْنَآءَ: یہ اکثر قبائل کی لغت ہے۔ "س" کے فتحہ کے ساتھ[2]

لفظ [تَنْۢبُتُ] میں دو قراءات ہیں:

- تَنْۢبُتُ: یہ "نَبَتَ يَنْبُتُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ درخت بھی (ہم نے تمہارے لیے پیدا کیا) جو طور سینا سے نکلتا ہے، جو (زیتون کا) تیل اور کھانے والوں کے لیے

[1] الكشف: 126/2 والمهذب: 180/2 [2] المهذب: 180/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(ایک طرح کا) سالن لے کر اُگتا ہے۔'' یعنی اس کا تیل بطورِ سالن بھی استعمال ہوتا ہے۔

❀ **تُنْبِتُ**: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ "أَنْبَتَ يُنْبِتُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اس قراءت میں فعل چونکہ خود ہی متعدی ہے اس لیے ﴿بِالدُّهْنِ﴾ کی 'با' زائدہ ہے اور معنی میں ملازمت کا معنی دے رہی ہے کہ ایسا ضرور ہوتا ہے۔ اس طرح کی قرآن مجید میں اور بھی مثالیں ہیں کہ جہاں 'با' زائدہ آئی ہے۔ مثال کے طور پر: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة:195)، ﴿وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ﴾ (البقرة:195)

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ درخت بھی (ہم نے تمہارے لیے پیدا کیا) جو طور سینا سے نکلتا ہے، جو (زیتون کا) تیل اور کھانے والوں کے لیے (ایک طرح کا) سالن اُگاتا ہے۔'' یعنی اس کا تیل بطور سالن بھی استعمال ہوتا ہے۔

❷ اس کی 'با' اصلیہ ہے، اور مفعول محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "تُنْبِتُ ثَمَرَهَا بِالدُّهْنِ۔" [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ درخت بھی (ہم نے تمہارے لیے پیدا کیا) جو طور سینا سے نکلتا ہے، جو (اپنا پھل، زیتون کا) تیل اور کھانے والوں کے لیے (ایک طرح کا) سالن کے ساتھ اگاتا ہے۔'' یعنی اس کا تیل بطور سالن بھی استعمال ہوتا ہے۔

5 - ﴿وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [نُسْقِيْكُمْ] میں یہاں اور سورۃ النحل:66 میں تین قراءات ہیں:

❀ **تَسْقِيْكُمْ**: یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ اور "سَقٰى يَسْقِيْ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ تمہارے لیے چوپاؤں میں یقیناً بہت بڑی نصیحت ہے، وہ (چوپائے) اس میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہے (دودھ) تمہیں پلاتے ہیں اور تمہارے لیے ان میں (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور انہی (چوپاؤں میں) سے (بعض کو) تم کھاتے ہو۔''

❀ **نَسْقِيْكُمْ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور "سَقٰى يَسْقِيْ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ تمہارے لیے چوپاؤں میں یقیناً بہت بڑی نصیحت ہے، ہم اس میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہے (دودھ) تمہیں پلاتے ہیں اور تمہارے لیے ان میں (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور انہی (چوپاؤں میں) سے (بعض کو) تم کھاتے ہو۔''

---

[1] الموضح: 892 والكشف: 127/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **نُسْقِيكُمْ** : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے اور "أَسْقٰى يُسْقِيْ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ترجمہ ہوگا:
''اور بلاشبہ تمہارے لیے چوپاؤں میں یقیناً بہت بڑی نصیحت ہے، ہم اس میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہے (دودھ) تمہیں پلانے کے لیے دیتے ہیں اور تمہارے لیے ان میں (اور بھی) بہت سے فائدے ہیں اور انہی (چوپاؤں میں) سے (بعض کو) تم کھاتے ہو۔''

✿:.....ابوعبیدہ وغیرہ کے ہاں "سَقٰى" اور "أَسْقٰى" دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن میں دونوں طرح آیا ہے:﴿وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾(الدھر:21) ، ﴿وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا﴾(المُرسَلٰت: 27) جبکہ ابوجعفر نحاس وغیرہ نے فرق کیا ہے جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔ ❶

اور﴿نَسْقِيْكُمْ / نُسْقِيْكُمْ﴾ دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا:''ہم اس میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہے (دودھ) تمہیں دیتے ہیں کہ خود پی لو یا کسی کو پلا دو۔'' ❷

✿:..... ﴿تَسْقِيْكُمْ﴾ قراءت میں فعل کی نسبت حقیقی فاعل کی طرف ہے، جو کہ چوپائے ہیں، یعنی وہ تمہیں دودھ پلاتے ہیں، جبکہ ﴿نَسْقِيْكُمْ/نُسْقِيْكُمْ﴾ قراءت میں اللہ تعالیٰ نے فعل کی نسبت اپنی طرف کی ہے، کیونکہ ان چوپاؤں کو پیدا اور دودھ دینے کی صلاحیت تو اسی نے دی ہے۔ ❸

6 - ﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [غَيْرُهٗ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے:(سورۃ الأعراف:59)

7 - ﴿فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ﴾ (رقم الآية : 27)

لفظ [كُلٍّ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے:(سورۃ ھود:40)

8 - ﴿وَ قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ﴾ (رقم الآية : 29)

لفظ [مُنْزَلًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُنْزَلًا** : یہ "أَنْزَلَ يُنْزِلُ" باب "إِفْعَال" سے مصدر یا اسم مکان ہے۔
مصدر کی صورت میں ترجمہ ہوگا:''اور (نوح علیہ السلام جب کشتی میں سوار ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دعا سکھلائی کہ) آپ کہیے:اے میرے رب مجھے (کشتی سے) اُتار، ایسا اتارنا جو بابرکت ہو۔ اور آپ سب

❶ الكشف: 39/2 والموضح: 739 والمغني: 329/2 والمهذب: 85/2
❷ تفسیر عبدالسلام بھٹوی
❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 307/7
❹ المهذب: 181/2 ❺ المهذب: 182/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اتارنے والوں سے بہتر ہیں۔"

اسم مکان کی صورت میں ترجمہ ہوگا: "اور آپ کہیے: اے میرے رب مجھے (کشتی سے) اُتار، ایسی جگہ اتارنا جو بابرکت ہو۔ اور آپ سب اتارنے والوں سے بہتر ہیں۔"

❀ **مَنْزِلًا**: یہ "نَزَلَ يَنْزِلُ" باب "ضَرَبَ" ثلاثی مجرد سے مصدر یا اسم مکان ہے۔ ❶

مصدر کی صورت میں ترجمہ ہوگا: "اور آپ کہیے: اے میرے رب مجھے (کشتی سے) اُتار، ایسا اترنا جو بابرکت ہو۔ اور آپ سب اتارنے والوں سے بہتر ہیں۔"

اسم مکان کی صورت میں ترجمہ ہوگا: "اور آپ کہیے: اے میرے رب مجھے (کشتی سے) اتار، ایسی جگہ اترنا جو بابرکت ہو۔ اور آپ سب اتارنے والوں سے بہتر ہیں۔"

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اے میرے رب مجھے (کشتی سے) اتارنا ایسی جگہ جہاں ﴿مَنْزِلًا﴾ اُترنا بابرکت ہو۔ یا اُترنے کی جگہ بابرکت ہو۔ اور آپ کا ﴿مُنْزَلًا﴾ اُتارنا بھی (میرے لیے) بابرکت ہو۔" ❷

9 - ﴿فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [أَنِ اعْبُدُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

لفظ [غَيْرُهُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الأعراف:59)

10 - ﴿أَيَعِدُكُمْ أَنَّكُمْ إِذَا مِتُّمْ وَكُنتُمْ تُرَابًا وَعِظَامًا أَنَّكُم مُّخْرَجُونَ ﴿٣٥﴾﴾ (رقم الآية : 35)

لفظ [مِتُّمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة آل عمران:157)

11 - ﴿هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾﴾ (رقم الآية : 36)

لفظ [هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **هَيْهَاتِ هَيْهَاتِ**: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "ت" کے کسرہ کے ساتھ

❀ **هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ت" کے فتحہ کے ساتھ ❻

---

❶ شرح الهداية: 434 والموضح: 894

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 315/7

❸ المغني: 225/1 ❹ المهذب: 181/2 ❺ المغني: 372/1

❻ المهذب: 183/2 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 484

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:..... یہ کلمہ اسم فعل ہے، جس کا معنی "اَلْبُعْدُ" "دُوری" ہے۔ اسی طرح وقف کی صورت میں اس کی 'تاء' کو ساکن کر کے وقف کرنا، یا 'ہائے ساکنہ' سے بدل کر ﴿هَيْهَاهْ﴾ پڑھنا دونوں لغتیں ہیں۔ ❶

12 - ﴿ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا﴾ (رقم الآية : 44)

لفظ [رُسُلَنَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة المائدة:32)

لفظ [تَتْرَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ تَتْرَا: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ اور "فَعْلَى" کی وزن پر ہے۔ "را" بغیر تنوین کے

❁ تَتْرًا: یہ بنی کنانہ کی لغت ہے۔ لفظ ﴿عِوَجًا، هَمْسًا﴾ کی طرح۔ "را" تنوین کے ساتھ ❸

13 - ﴿وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾﴾ (رقم الآية : 50)

لفظ [رَبْوَةٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:265)

14 - ﴿وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾﴾ (رقم الآية : 52)

لفظ [وَإِنَّ] میں تین قراءات ہیں:

❁ وَإِنَّ: اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(تمام رسولوں سے کہا جا رہا ہے) اور بے شک یہ ہے تمہارا دین جو ایک ہی دین ہے اور میں ہی تمہارا رب ہوں، سو میری عبادت کرو۔"

❁ وَأَنَّ ❁ وَأَنْ: ان دونوں قراءت میں ﴿أَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، اور ﴿أَنْ﴾ "مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ" ہے۔ دونوں کا معنی "بے شک، بلاشبہ" ہوتا ہے۔ ان سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے اور ان کو مابعد ﴿فَاتَّقُونِ﴾ پر محمول کیا گیا ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَلِأَنَّ/لِأَنْ هٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ، أَيْ اِتَّقُونِ لِهٰذَا" درمیان کلام میں "أَنَّ/أَنْ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ❺

ترجمہ ہوگا: "(تمام رسولوں سے کہا جا رہا ہے) اور اس وجہ سے کہ بے شک یہ ہے تمہارا دین جو ایک ہی دین ہے اور میں ہی تمہارا رب ہوں، لہٰذا میری عبادت کرو۔" یعنی اس لیے میری عبارت کرو کیونکہ تمہارا دین

❶ المهذب: 183/2) تفصیل دیکھیے: باب الوقف على مرسوم الخط

❷ المهذب: 183/2

❸ المهذب: 183/2 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 487

❹ المهذب: 184/2 ❺ الموضح: 896 والكشف: 129/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی یہی ہے اور اس لیے بھی کہ میں ہی تمہارا رب ہوں۔

❁:..... "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "أَنْ" اصل میں "أَنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے اور خبر باقی رکھی جاتی ہے، لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (یونس:10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶

15 - ﴿أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ﴾ (رقم الآية : 55)

لفظ [أَيَحْسَبُونَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:273)

16 - ﴿قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ﴾ (رقم الآية : 66، 67)

لفظ [تَهْجُرُونَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ تُهْجِرُونَ: یہ "أَهْجَرَ يُهْجِرُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور "تُهَذُّونَ" کے معنی میں ہے۔ اور یہ اس فضول اور غیر معقول گفتگو کو کہتے ہیں جو انسان کسی بیماری کی وجہ سے کرتا ہے، اور اس کو کوئی سمجھ نہیں پاتا۔ تو ﴿تُهْجِرُونَ﴾ کا معنی ہوگا: ردی، بے ہودہ، لغو، فضول گفتگو، جس میں کوئی خیر نہ ہو۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "(قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کفار سے فرمائیں گے: آج تمہیں عذاب اس لیے ہو رہا ہے کیونکہ) بے شک میری آیات (دنیا میں) تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جایا کرتے تھے (یعنی تمہیں سننا بھی گوارا نہیں تھا) تکبر کرتے ہوئے، رات کو باتیں کرتے ہوئے اسی (قرآن) کے بارے میں تم بے ہودہ گوئی کرتے تھے۔"

❁ تَهْجُرُونَ: یہ "هَجَرَ يَهْجُرُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس کے دو معنی کیے گئے ہیں:

❶ اس کا معنی: "اَلْهَجْرُ" ہے، یعنی "تَرَكَ" ﴿تَهْجُرُونَ﴾ کا معنی ہوگا: "تَهْجُرُوْنَ آيَاتِ اللّٰهِ فَلَا تُؤْمِنُوْنَ بِهَا۔" ❹

ترجمہ ہوگا: "(قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کفار سے فرمائیں گے: آج تمہیں عذاب اس لیے ہو رہا ہے کیونکہ) بے شک میری آیات (دنیا میں) تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم اپنی ایڑیوں پر پھر جایا کرتے تھے (یعنی تمہیں سننا بھی گوارا نہیں تھا) تکبر کرتے ہوئے، رات کو اس (قرآن) کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے تم

❶ الموضح: 908 ❷ المعنى: 296/1

❸ شرح الهداية: 436 وحجة القراءات لأبي زرعة: 436 والموضح: 897

❹ الكشف: 130/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ہماری آیات کو) چھوڑ دیتے تھے (ان پر ایمان نہیں لاتے تھے)۔"

❷ اس کا معنی: "اَلْهُجْرُ" ہے، یعنی "هَذْي" "بے ہودہ گوئی کرنا، غیر معقول گفتگو کرنا" ہے۔ اس صورت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ ❶

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "تم دنیا میں تکبر کرتے ہوئے، رات کو اپنی مجالس اور دوستوں کے ساتھ اسی (قرآن) کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے بے ہودہ گوئی اور بکواس کرتے تھے اور پھر اسے افسانہ اور قصے کہانیاں سمجھ چھوڑ دیتے تھے، اس پر ایمان نہیں لاتے تھے۔" ❷

17 - ﴿اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۚ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ (رقم الآية : 72)

لفظ [خَرْجًا فَخَرَاجُ] میں تین قراءات ہیں:

✿ خَرْجًا فَخَرْاجُ ❀ خَرْجًا فَخَرَاجُ ✿ خَرْجًا فَخَرَاجُ

✿:..... ﴿خَرْجًا، فَخَرْاجُ﴾ لغت حِمْيَرِيْ ہے اور ﴿خَرْجًا، فَخَرَاجُ﴾ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❸ اس سے مراد کسی کو ادا کیا جانے والا روزانہ، ماہانہ یا سالانہ عطیہ ہے۔

آیت کا ترجمہ ہے: "یا آپ (کفار) سے (ایمان لانے کی صورت میں) کسی آمدنی کا مطالبہ کرتے ہیں (کہ اس وجہ سے وہ ایمان نہیں لا رہے) تو (ان کو علم ہونا چاہیے) آپ کی رب کی آمدنی بہتر ہے اور وہ سب رزق دینے والوں سے بہتر ہے۔"

18 - ﴿قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (رقم الآية : 82)

لفظ [ءَاِذَا... ءَاِنَّا] میں تین قراءات ہیں:

✿ ءَاِذَا... ءَاِنَّا : اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(کفار) کہتے ہیں: کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے؟ تو کیا واقعی ہم ضرور (دوبارہ) اُٹھائے جانے والے ہیں؟"

❀ ءَاِذَا... اِنَّا : اس قراءت میں ﴿ءَاِذَا﴾ استفہام کے ساتھ، اور ﴿اِنَّا﴾ اخبار کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی

---

❶ الموضح: 897

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 330/7

❸ لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم والموضح: 898

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(کفار) کہتے ہیں: کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے تو واقعی ہم ضرور (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں؟''

✿ إِذَا ... ءَإِنَّا : اس قراءت میں ﴿إِذَا﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿ءَإِنَّا﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(کفار کہتے ہیں:) جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے تو کیا واقعی ہم ضرور (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں؟''

لفظ [مِتْنَا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة آل عمران:157)

19 - ﴿سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾﴾ (رقم الآية : 85)

لفظ [تَذَكَّرُونَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

20 - ﴿قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾﴾ (رقم الآية : 87، 86)

لفظ [لِلَّهِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِلَّهِ : اس قراءت میں لفظ "اللّٰه" ماقبل حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔ اور اس کا مبتداء "هٰذَا" محذوف ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''آپ (کافروں اور مشرکوں سے) کہیے ساتوں آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ یہ ضرور کہیں گے، (یہ آسمان اور عرش عظیم سب کچھ) اللہ ہی کے لیے ہے۔''

❀ اللّٰهِ : اس قراءت میں لفظ "اللّٰه" مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اور اس کی خبر ماقبل معنی کے اعتبار سے "رَبُّهَا" محذوف ہے۔ ❺

ترجمہ ہوگا: ''آپ (کافروں اور مشرکوں سے) کہیے: ساتوں آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ یہ ضرور کہیں گے: اللہ (ان کا رب ہے)۔''

✿:.....حقیقت میں دو قراءات ہم معنی ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "مَنْ مَالِكُ هٰذَا الدَّارِ" ''اس

❶ المهذب: 16/2 ❷ المغني: 372/1
❸ المهذب: 187/2 ❹ الكشف: 130/2 ❺ المهذب: 186/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گھر کا کون مالک ہے؟'' تو جواب میں ''زَيْدٌ'' ''زید مالک ہے۔'' کہنا، یا معنی کا اعتبار کرتے ہوئے الفاظ سے ہٹ کر جواب دینا: ''لِزَيْدٍ'' ''یہ سارا گھر زید کا ہے۔'' دونوں صحیح ہیں۔ ❶

21 - ﴿قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ يُجِيْرُ وَ لَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 89، 88)

لفظ [لِلّٰهِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لِلّٰهِ : اس قراءت میں لفظ ''اللّٰه'' ماقبل حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔ اور اس کا مبتداء ''هٰذَا'' محذوف ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''آپ (کافروں اور مشرکوں سے) کہیے: کون ہے وہ کہ صرف اس کے ہاتھ میں ہر چیز کی مکمل بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں پناہ نہیں دی جاتی، اگر تم جانتے ہو؟ یہ ضرور کہیں گے: (یہ اوصاف) اللہ ہی کے لیے ہے۔''

❁ اللّٰهِ : اس قراءت میں لفظ ''اللّٰه'' مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اس کی خبر ماقبل معنی کے اعتبار سے ''بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ'' محذوف ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''آپ (کافروں اور مشرکوں سے) کہیے کون ہے وہ کہ صرف اس کے ہاتھ میں ہر چیز کی مکمل بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں پناہ نہیں دی جاتی، اگر تم جانتے ہو؟ یہ ضرور کہیں گے: اللہ (کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے)۔''

❁:..... حقیقت میں دو قراءات ہم معنی ہیں، جیسے کہا جاتا ہے: ''مَنْ مَالِكُ هٰذَا الدَّارِ'' ''اس گھر کا کون مالک ہے؟'' تو جواب میں ''زَيْدٌ'' ''زید مالک ہے۔'' کہنا، یا معنی کا اعتبار کرتے ہوئے الفاظ سے ہٹ کر جواب دینا: ''لِزَيْدٍ'' ''یہ سارا گھر زید کا ہے۔'' دونوں صحیح ہیں۔ ❹

22 - ﴿سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝﴾

(رقم الآية : 92، 91)

لفظ [عٰلِمِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ عٰلِمِ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿سُبْحٰنَ اللّٰهِ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پاک ہے اللہ اس سے جو وہ (مشرکین) بیان کرتے ہیں، (وہ اللہ) جو غائب اور

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 490 والموضح: 899

❷ الكشف: 130/2 ❸ المهذب: 186/2

❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 490 والموضح: 899

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حاضر کو جاننے والا ہے، پس وہ بلند ہے اس سے جو وہ (مشرکین) شریک بناتے ہیں۔''

❀ عٰلِمُ : اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے اور یہ ماقبل "هُوَ" محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''پاک ہے اللہ اس سے جو وہ (مشرکین) بیان کرتے ہیں۔ (وہ اللہ) غائب اور حاضر کو جاننے والا ہے، پس وہ بلند ہے اس سے جو وہ (مشرکین) شریک بناتے ہیں۔''

23 - ﴿قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ﴾ (رقم الآية : 106)

لفظ [شِقْوَتُنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ شِقْوَتُنَا : یہ اکثر اہل حجاز کی لغت ہے۔

❀ شَقْوَتُنَا : یہ عربوں کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔ ❷

✿:..... عربی زبان میں "شَقِيَ يَشْقَى" سے دو طرح مصدر آتا ہے۔ جس کا معنی ''بدبختی'' ہے، اور یہ "اَلسَّعَادَةُ" ''خوش بختی'' کی ضد ہے۔ ❸

24 - ﴿فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ﴾ (رقم الآية : 110)

لفظ [سِخْرِيًّا] میں یہاں اور سورۃ ص 63 میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ " اَلسَّخْرِيَّةُ " سے مصدر ہے۔ ❹

✿ سُخْرِيًّا : یہ بنی تمیم کی لغت ہے۔ " س " کے ضمہ کے ساتھ

❀ سِخْرِيًّا : یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ " س " کے کسرہ کے ساتھ ❺

✿:..... قرآن مجید میں ایک جگہ صرف 'نون مفتوح' ہے: ﴿لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا﴾ (الزخرف: 32)

25 - ﴿اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾ (رقم الآية : 111)

لفظ [اِنَّهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اِنَّهُمْ : اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے، اور ابتداء کلام میں "اِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار سے فرمائیں گے جو ایمان والوں سے مذاق کیا کرتے تھے:)

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 491 والكشف:131/2

❷ لطائف الإشارات: 3024/7 ❸ الكشف:131/2

❹ المغني للدكتور محمد سالم محسين: 67/3

❺ في الهجات العربية لدكتور ابراهيم أنيس: 84

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بے شک میں نے آج (جنت بطور) جزا دی ہے (اہل ایمان) کو اس کے بدلے میں جو انہوں نے (تمہاری باتوں اور دنیوی آزمائشوں پر) صبر کیا، بے شک وہ کامیاب ہیں۔'' یعنی جنت کے حقدار بننے والے ہیں۔

❀ **أَنَّهُمْ** : اس قراءت میں یہ جملہ ماقبل کلام کا حصہ ہے اور ﴿جَزَيْتُهُمُ﴾ کا مفعول ہے، اور درمیان کلام میں ''أَنَّ'' بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار سے فرمائیں گے: جو ایمان والوں سے مذاق کیا کرتے تھے:) بے شک میں نے (اہل ایمان) کو آج اس کے بدلے جو انہوں نے (تمہاری باتوں اور دنیوی آزمائشوں پر) صبر کیا، یہ جزا دی ہے کہ بے شک وہی کامیاب ہیں۔'' یعنی جنت کے حقدار بننے والے ہیں۔

26 - ﴿قُلْ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿١١٢﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ﴿١١٣﴾ قُلْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١١٤﴾﴾

(رقم الآية : 112، 113، 114)

لفظ [قُلْ... قُلْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **قُلْ... قُلْ** : اس قراءت میں یہ دونوں واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف کے صیغے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس فرشتے سے کہیں گے جو جہنمیوں پر مقرر ہوگا۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''(ان سے) پوچھو! زمین میں تم کتنے سال رہے، سالوں کی گنتی کے اعتبار سے؟ وہ (جہنمی) کہیں گے: ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے، سو تم شمار کرنے والوں سے پوچھ لے (ہم سچ کہہ رہے ہیں)۔ (اللہ فرشتے سے کہیں گے تم جواب میں) کہو: تم نہیں رہے (دنیا میں) مگر تھوڑا ہی (عرصہ) کاش کہ واقعی تم جانتے ہوتے۔'' کہ دنیا کا ساز و سامان ہے ہی فانی اور عارضی، تو تم آخرت کی تیاری کر لیتے۔

❀ **قُلْ... قُلْ** : اس قراءت میں یہ دونوں واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف کے صیغے ہیں۔ اس کی ضمیر فاعل جہنمیوں پر مقرر ''فرشتے'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ خبر دے رہے ہیں کہ قیامت کے دن جہنمیوں پر مقرر ''فرشتہ'' ان سے پوچھے گا۔[3]

ترجمہ ہوگا: ''وہ (ان سے) پوچھے گا: زمین میں تم کتنے سال رہے، سالوں کی گنتی کے اعتبار سے؟ وہ (جہنمی) کہیں گے: ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے، سو تم شمار کرنے والوں سے پوچھ لو (ہم سچ کہہ رہے ہیں)۔ وہ (فرشتہ) کہے گا: تم نہیں رہے (دنیا میں) مگر تھوڑا ہی (عرصہ) کاش کہ واقعی تم جانتے ہوتے۔''

[1] الموضح: 902 والكشف: 132/2 والمهذب: 189/2

[2] المهذب: 189/2 والحجة للفارسي: 40/4 ولطائف الإشارات: 3028/7

[3] شرح الهداية: 438

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ دنیا کا ساز وسامان ہے ہی فانی اور عارضی، تو تم آخرت کی تیاری کر لیتے۔

✿ قُلْ ... قٰلَ : اس قراءت میں پہلا ﴿قُلْ﴾ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ دوسرا ﴿قٰلَ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ پہلے کلمہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنمیوں پر مقرر فرشتے کو ان سے پوچھنے کا کہیں گے اور دوسرے کلمہ میں خبر دی جا رہی ہے کہ فرشتہ جہنمیوں کے جواب میں یہ کہے گا۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''(ان سے) پوچھو! زمین میں تم کتنے سال رہے، سالوں کی گنتی کے اعتبار سے؟ وہ (جہنمی) کہیں گے: ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے، سو تم شمار کرنے والوں سے پوچھ لو (ہم سچ کہہ رہے ہیں)۔ وہ (فرشتہ) کہے گا: تم نہیں رہے (دنیا میں) مگر تھوڑا ہی (عرصہ) کاش کہ واقعی تم جانتے ہوتے۔''

کہ دنیا کا ساز وسامان ہے ہی فانی اور عارضی، تو تم آخرت کی تیاری کر لیتے۔

✿:..... تینوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ ﴿قُلْ﴾ قراءات کے ذریعے بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے کو جہنمیوں سے پوچھنے کا حکم دیں گے، جو آیت میں مذکور ہے اور ﴿قٰلَ﴾ قراءت کے ذریعے اس کا جہنمیوں سے سوال کرنے کی خبر دی جا رہی ہے۔

حقیقت میں تینوں قراءات معنی کے اعتبار سے قریب قریب ہیں، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ فرشتے کو جہنمیوں سے سوال کرنے کا حکم دیں گے تو وہ کرے گا۔ ❷

لفظ [فَسْـَٔلِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ النساء: 32)

27 - ﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية : 115)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(لوگو!) کیا تم نے گمان کر لیا ہے کہ ہم نے تمہیں بے مقصد ہی پیدا کیا ہے (کہ دنیا میں عیش وعشرت اور مزے لوٹتے رہو) اور یہ کہ بے شک تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ تَرْجِعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❹ ترجمہ ہو گا: ''(لوگو!) کیا تم نے گمان کر لیا ہے کہ ہم نے تمہیں بے مقصد ہی پیدا کیا ہے (کہ دنیا میں عیش وعشرت اور مزے لوٹتے رہو) اور یہ کہ بے شک تم ہماری طرف نہیں لوٹ کر آؤ گے۔''

❶ الموضح: 903 ❷ شرح الهداية: 438 ❸ المهذب: 189/2
❹ المهذب: 190/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة النور

1 - ﴿سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۝۱﴾

(رقم الأية : 1)

لفظ [فَرَضْنٰهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَرَضْنٰهَا**: یہ "فَرَضَ يَفْرُضُ" باب "نَصَرَ" سے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(یہ) ایک سورت ہے، ہم نے اسے نازل کیا اور اس (میں بیان کردہ احکامات) کو فرض کر دیا اور ہم نے اس میں واضح آیات اتاری ہیں، تاکہ تم (لوگ) نصیحت حاصل کرو۔''

❀ **فَرَّضْنٰهَا**: یہ "فَرَّضَ يُفَرِّضُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ اس کی چار تفسیریں کی گئی ہیں:

❶ اس کا معنی: "فَرَضْنٰهَا عَلَيْكُمْ وَعَلٰى مَنْ بَعْدَكُمْ" یعنی اس میں مبالغہ اور کثرت کا معنی اس لحاظ سے پایا جاتا ہے کہ اس سورت کے احکامات تم پر اور تمہارے بعد آنے والوں پر فرض اور واجب ہیں۔ چونکہ قیامت تک آنے والی مخلوق بہت زیادہ ہے، اس لیے مبالغے کا صیغہ آیا ہے۔ ❶

❷ مبالغے کے صیغہ کے ذریعہ اس کے احکامات کے وجوب میں تاکید پیدا کرنا ہے۔ ❷

❸ اس سورت میں چونکہ زنا کی حد، بہتان، لعان، اجازت کے آداب، اسلامی معاشرے کے آداب وغیرہ بہت زیادہ احکام بیان کیے گئے ہیں، تو مبالغہ کے صیغہ کے ذریعے کثرت احکام کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ ❸

❹ اس کا معنی: "فَصَّلْنٰهَا وَبَيَّنَّاهَا بِالْفَرَائِضِ" یعنی اس کے احکامات کو ہم نے بہت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ❹

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

---

❶ الكشف: 133/2 ❷ المهذب: 191/2 ولطائف الإشارات: 3048/7

❸ المهذب: 191/2 والموضح: 906

❹ الكشف: 133/2 وشرح الهادية: 439

❺ المهذب: 191/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

2 - ﴿اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 2)

لفظ [رَاْفَةٌ] میں دو قراءات ہیں:

- رَاْفَةٌ: ''ہمزہ'' کے سکون کے ساتھ
- رَاَفَةٌ: ''ہمزہ'' کے فتحہ کے ساتھ

:..... یہ دونوں مصدر ہیں، کیونکہ "رَأَفَ يَرْأَفُ" سے دونوں طرح مصدر آتا ہے۔ [1]

3 - ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [الْمُحْصَنٰتِ] میں دو قراءات ہیں:

- الْمُحْصِنٰتِ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت عورتوں کی اپنی ذات کی طرف ہے، یعنی وہ عورتیں جو اپنے آپ کو زنا سے پاک اور محفوظ رکھتی ہیں۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحريم: 12) ''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔''

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ لوگ جو پاکدامن رہنے والی عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں 80 کوڑے مارو اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہی نافرمان لوگ ہیں۔''

- الْمُحْصَنٰتِ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت عورتوں کے علاوہ کی طرف ہے، جو اسلام ہے یا شوہر یا ولی ہے۔ یعنی اسلام نے حدود اللہ کے ساتھ ان کی عزت کو محفوظ کر دیا، یا ان کے شوہر نے شادی کے ذریعے، یا ان کے ولی نے ان کی شادی کروا کر ان کی عزت وعفت کو محفوظ کر دیا۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ لوگ جو (اسلام یا شوہر کی وجہ سے زنا سے) محفوظ ہونے والی عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں 80 کوڑے مارو اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہی نافرمان لوگ ہیں۔''

:..... آیت میں حد قذف کو بیان کیا جارہا ہے کہ جو پاکدامن رہنے والی/ (اسلام یا شوہر کی وجہ سے

---

[1] المهذب: 192/2 والموضح: 907

[2] المهذب: 192/2 والكشف: 384/1 والموضح: 411

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زنا سے) محفوظ ہونے والی عورتوں پر زنا کی تہمت لگائے۔ تو اس سے چار گواہوں کا مطالبہ کیا جائے، اگر لے آئے تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے اور اگر وہ گواہ نہ لائے تو اس کو حد قذف کے طور پر 80 کوڑے مارے جائیں۔

4 - ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [اَرْبَعُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَرْبَعُ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ﴾ مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا) کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا گواہ بھی کوئی نہ ہو تو (ایسے لوگوں) میں سے ہر ایک کی شہادت اللہ کی قسم کے ساتھ چار شہادتیں ہیں کہ بلاشبہ یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔''

❀ اَرْبَعَ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿فَشَهَادَةُ﴾ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ﴿فَشَهَادَةُ﴾ مصدر ہے اور فعل کا معنی دے رہا ہے، اس لیے یہ ﴿اَرْبَعَ﴾ کو نصب دے رہا ہے اور یہ مکمل جملہ ماقبل محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: "فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَشْهَدَ أَحَدُهُمْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ"[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر (زنا) کی تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے سوا گواہ بھی کوئی نہ ہو تو (ان پر واجب ہے کہ) ان میں سے ہر ایک شہادت دے، اللہ کی قسم کے ساتھ چار شہادتیں کہ بلاشبہ یقیناً وہ سچوں میں سے ہے۔''

5 - ﴿وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ۝﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [اَنَّ لَعْنَتَ] میں یہاں اور سورۃ الأعراف:44 میں دو قراءات ہیں:

✿ اَنَّ لَعْنَتَ : اس قراءت میں ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے اور ﴿لَعْنَتَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❀ اَنْ لَّعْنَتُ : اس قراءت میں ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَةٌ مِنَ الْمُثَقَّلَةِ" ہے اور ﴿لَعْنَتُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[2]

---

[1] الموضح: 907 وحجة القراءات لأبي زرعة: 495

[2] الموضح: 908

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں، کیونکہ ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل، اور ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" دونوں کا معنی "بے شک، بلاشبہ" ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور پانچویں دفعہ (وہ اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگانے والا کہے) کہ بے شک اس پر اللہ کی لعنت، اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔"

❁:..... "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "أَنْ" اصل میں "أَنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے اور خبر باقی رکھی جاتی ہے، لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (یونس:10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ [1]

لفظ [لَعْنَتَ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

6 - ﴿وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۝﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [وَالْخَامِسَةَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ وَالْخَامِسَةَ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ﴾ میں ﴿اَرْبَعَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "تَشْهَدَ الْخَامِسَةَ"۔

ترجمہ ہوگا: "اور (وہ عورت گواہی دے) پانچویں دفعہ یہ کہ....."

❁ وَالْخَامِسَةُ : اس قراءت میں یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور آگے والا جملہ اس کی خبر ہے۔ [3] ترجمہ ہوگا: "اور پانچویں دفعہ یہ کہ....."

لفظ [اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ] میں تین قراءات ہیں:

❁ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ : اس قراءت میں ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اور ﴿غَضَبَ﴾ مصدر ہے، اور ﴿اَنَّ﴾ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترکیب اس طرح ہوگی: ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل، ﴿غَضَبَ اللّٰهِ﴾ اس کا اسم اور ﴿عَلَيْهَا﴾ اس کی خبر۔

❁ اَنْ غَضَبُ اللّٰهِ : اس قراءت میں ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، ﴿غَضَبُ﴾ مصدر ہے اور ﴿اَنْ﴾ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے

---

[1] الموضح: 908 [2] المهذب: 193/2

[3] الموضح: 910 و شرح الهداية: 439

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مجرور ہے۔ ترکیب اس طرح ہوگی: ﴿اَنَّ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ﴿غَضَبُ اللّٰهِ﴾ مبتداء اور ﴿عَلَيْهَا﴾ اس کی خبر۔ مبتداء خبر مل کر ماقبل ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کی خبر۔

❁:.....دونوں قراءات ہم معنی ہیں، کیونکہ ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل، اور ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" دونوں کا معنی "بے شک، بلاشبہ" ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ".....بے شک اس (عورت) پر اللہ کا غضب ہو، اگر وہ (مرد) سچوں میں سے ہو۔"

❁ اَنْ غَضِبَ اللّٰهُ: اس قراءت میں ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، ﴿غَضِبَ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے اور لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترکیب اس طرح ہوگی: ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ﴿غَضِبَ اللّٰهُ﴾ فعل، فاعل اور ﴿عَلَيْهَا﴾ اس کا متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر ماقبل ﴿اَنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کی خبر۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ".....بے شک اس (عورت) پر اللہ غضب نازل کرے، اگر وہ (مرد) سچوں میں سے ہو۔"

❁:..... "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "أَنْ" اصل میں "أَنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے اور خبر باقی رکھی جاتی ہے، لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (یونس:10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ [2]

❁:.....آیت نمبر 6 تا 9 میں حد قذف کی آیات نازل ہونے کے بعد ایک اور مسئلہ بیان کیا جا رہا ہے جسے 'لعان' کہتے ہیں۔ یعنی اگر خاوند اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے اور اس کے پاس گواہ نہ ہوں تو وہ کیا کرے؟ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: "اے اللہ کے رسول! یہ بتائیں کہ کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور پھر اسے قتل کر دے تو (قصاص میں) آپ اسے قتل کر دیں گے، تو وہ کیا کرے؟" تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے بارے میں قرآن کی وہ آیات نازل فرما دیں جن میں 'لعان' کا ذکر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق فیصلہ فرما دیا ہے۔" ان دونوں نے 'لعان' کیا اور میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس حاضر تھا اور اس نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر لی، تو یہ سنت ٹھہری کہ 'لعان' کرنے والے میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی۔ وہ عورت حاملہ تھی اور خاوند نے اس کے حمل کو اپنا تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لیے وہ بچہ ماں کے نام پر پکارا جاتا، پھر میراث میں یہ سنت جاری ہوئی کہ وہ لڑکا اپنی ماں کا

---

[1] المهذب: 193/2 والكشف: 134/2 [2] الموضح: 908

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وارث بنے گا اور وہ اس کی وارث ہوگی۔"[1]

اور آیات میں لعان کا یہ طریقہ ہے بیان کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے مرد اللہ کی چار قسمیں کھائے کہ یقیناً وہ سچا ہے، پھر پانچویں دفعہ وہ لعنت کرے کہ اس پر لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو۔ پھر عورت چار دفعہ اللہ کی قسم کھائے کہ یقیناً وہ سچی ہے۔ پھر پانچویں دفعہ وہ کہے کہ اگر مرد سچ بول رہا ہو تو اس (عورت) پر اللہ کا غضب ہو یا اس پر اللہ غضب نازل کرے۔

7 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [لَا تَحْسَبُوهُ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

لفظ [كِبْرَهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ كِبْرَهُ: "ك" کے کسرہ کے ساتھ

❀ كُبْرَهُ: "ك" کے ضمہ کے ساتھ

✿:..... یہ دونوں مصدر ہیں، کیونکہ "كَبُرَ يَكْبُرُ" سے دونوں طرح مصدر آتا ہے اور دونوں کا معنی: "عَظُمَ" "بڑی چیز" ہے۔[3]

8 - ﴿إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا ۖ﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [إِذْ تَلَقَّوْنَهُ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:267)

لفظ [لَا تَحْسَبُوهُ] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

9 - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [خُطُوَاتِ] میں دو جگہ دو قراءات ہیں۔[6] دیکھیے: (سورة البقرة:168)

10 - ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَ

---

[1] صحيح البخاري: 4746 [2] المهذب: 194/2

[3] المهذب: 194/2 ولطائف الإشارات: 3053/7

[4] المهذب: 194/2 [5] المهذب: 194/2 [6] المهذب: 195/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 22)

لفظ [لَا يَأْتَلِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لَا يَأْتَلِ: یہ "اِئْتَلٰى يَأْتَلِيْ" باب "اِفْتِعَال" سے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور تم میں سے صاحب فضل اور مالدار اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ اپنے رشتے دار، مساکین اور ہجرت کرنے والوں کو (اپنے مالوں میں سے) کچھ نہ دیں گے۔'' یعنی کبھی نیکی سے رُکنے کی قسم نہ کھائیں بلکہ اس کو جاری رکھیں۔

❁ لَا يَتَأَلَّ: یہ "تَأَلّٰى يَتَأَلِّيْ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ یہی صیغہ حدیث مبارکہ میں بھی آیا ہے:

عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَإِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ)).[1]

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے فلاں کو تو بخش دیا ہے لیکن (ایسا کہنے والے!) میں نے تیرے عمل ضائع کر دیے ہیں۔

آیت کا ترجمہ یوں ہوگا: ''اور تم میں سے صاحب فضل اور مالدار اس بات کی کبھی قسم نہ کھائیں کہ اپنے رشتے دار، مساکین اور ہجرت کرنے والوں کو (اپنے مالوں میں سے) کچھ نہ دیں گے۔'' یعنی کبھی نیکی سے رُکنے کی قسم نہ کھائیں بلکہ اس کو جاری رکھیں۔

❁:..... امام ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دونوں قراءات ہم معنی ہیں اور دونوں کا معنی: "يَحْلِفُ" ہے۔[2]

لیکن ﴿لَا يَتَأَلَّ﴾ قراءت میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے، کیونکہ حروف میں زیادتی، معنی میں زیادتی کا معنی دیتی ہے۔[3]

اور ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔

11 - ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾

[1] صحيح مسلم: 2621

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 30/8

[3] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 31/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ ﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [الْمُحْصَنٰتِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **الْمُحْصِنٰتِ** : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت عورتوں کی اپنی ذات کی طرف ہے، یعنی وہ عورتیں جو اپنے آپ کو زنا سے پاک اور محفوظ رکھتی ہیں۔ قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا﴾ (التحريم: 12) ''اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی۔''

ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ جو پاکدامن رہنے والی، بے خبر مومنہ عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، وہ دنیا اور آخرت میں لعنت کیے گئے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔''

❀ **الْمُحْصَنٰتِ** : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں عفت/ پاکدامنی کی حفاظت کی نسبت عورتوں کے علاوہ کی طرف ہے، جو اسلام ہے یا شوہر یا ولی ہے۔ یعنی اسلام نے حدود اللہ کے ساتھ ان کی عزت کو محفوظ کر دیا، یا ان کے شوہر نے شادی کے ذریعے، یا ان کے ولی نے ان کی شادی کروا کر ان کی عزت وعفت کو محفوظ کر دیا۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ جو (اسلام یا شوہر کی وجہ سے زنا سے) محفوظ ہونے والی، بے خبر مومنہ عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، وہ دنیا اور آخرت میں لعنت کیے گئے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔''

12 - ﴿ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ ﴾

(رقم الآية : 24)

لفظ [تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَشْهَدُ ... اَلْسِنَتُهُمْ** ❀ **يَشْهَدُ ... اَلْسِنَتُهُمْ**

نحو کا قاعدہ ہے: ''جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے، جیسے: ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ ... فَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ... قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾ یہاں فعل کا نائب فاعل ﴿اَلْسِنَتُهُمْ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ [2]

13 - ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ ﴾ (رقم الآية : 27)

---

[1] المهذب: 195/2 والكشف: 384/1 والموضح: 411

[2] المهذب: 195/2، 196

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [بُيُوتًا . . . بُيُوتِكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:189)

لفظ [تَذَكَّرُونَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

14 - ﴿ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ ﴾ (رقم الأية : 29)

لفظ [بُيُوتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:189)

15 - ﴿ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ﴾ (رقم الأية : 31)

لفظ [جُيُوبِهِنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **جُيُوبِهِنَّ** : یہ "جَيْبٌ" کی جمع ہیں، اس قراءت میں اصل کے مطابق 'جیم' کو ضمہ دیا گیا ہے، کیونکہ "فَعْلٌ" کی جمع "فُعُوْلٌ" ہی آتی ہے۔ جیسے: "قَلْبٌ" سے "قُلُوْبٌ"۔

❀ **جِيُوبِهِنَّ** : اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'یاء' کی مناسبت سے ماقبل 'جیم' کو کسرہ دے دیا گیا۔ ❹

✿:..... عربوں کے ہاں یہ دونوں لغتیں مشہور ہیں۔ اسی طرح ﴿ **الْغُيُوب، عُيُوْنٍ، الْعُيُوْنِ، بُيُوْت، شُيُوْخًا** ﴾ میں بھی یہی دونوں لغتیں ہیں۔

16 - ﴿ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ ﴾ (رقم الأية : 31)

لفظ [غَيْرِ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... لفظ ﴿ غَيْرِ ﴾ یہ حرفِ استثناء ہے۔ اس میں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ بنو اسد اور بنو قضاعہ اسے استثناء کی وجہ سے نصب دیتے ہیں جبکہ باقی قبائل کے ہاں زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسے "إِلَّا" حرفِ استثناء کے بعد آنے والے مستثنیٰ جیسا اعراب دیا جائے گا۔ ❺

اور "إِلَّا" کے بعد آنے والے مستثنیٰ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب مستثنیٰ متصل ❻ غیر موجب ہو ❼ تو وہاں استثناء کی وجہ سے نصب دینا یا بدل بناتے ہوئے ماقبل کا اعراب دینا دونوں جائز ہیں۔ ❽

---

❶ المهذب: 195/2
❷ المهذب: 195/2
❸ المهذب: 195/2
❹ الموضح: 318 والمهذب: 196/2
❺ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 489
❻ (جو استثناء سے قبل مستثنیٰ منہ میں داخل ہو، پھر حرفِ استثناء لا کر خارج کیا جائے)
❼ یعنی جب جملہ استثناء میں نفی، نہی، استفہام ہو۔
❽ قواعد النحو: 125/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ **غَيْرِ** : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿التَّابِعِيْنَ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ لفظ ﴿التَّابِعِيْنَ﴾ اگرچہ الف لام کی وجہ سے معرفہ ہے لیکن ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ نکرہ کا 'موصوف' بن سکتا ہے، کیونکہ ﴿التَّابِعِيْنَ﴾ سے مراد کوئی خاص لوگ نہیں بلکہ ہر تابع اس میں شامل ہے، لہٰذا یہ نکرہ کے حکم میں ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اور مومن عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے)..... یا تابع رہنے والے مردوں کے لیے جو شہوت والے نہیں۔'' یعنی وہ بوڑھے خادم اور نوکر جنہیں عورتوں کی حاجت نہیں۔

❀ **غَيْرَ** : اس قراءات میں یہ بطور مستثنیٰ منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اور مومن عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے)..... یا تابع رہنے والے مردوں کے لیے (بھی زینت ظاہر نہ کریں) مگر جو (ان میں سے) شہوت والے نہیں۔''

اور بعض کے نزدیک یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''(اور مومن عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے)..... یا تابع رہنے والے مردوں کے لیے، اس حال میں کہ وہ شہوت والے نہیں۔''

✿:..... آیت کے اس کلمہ میں اللہ رب العزت مومن عورتوں کو منع فرما رہے ہیں کہ وہ اپنی ظاہری زینت، مثلاً چہرہ، ہاتھ، پاؤں اور لباس، جو عام طور پر پہنا جاتا ہے، کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں مگر (ایسے رشتے جن کا ذکر آیت میں موجود ہے، اسی طرح) ایسے بوڑھے خادم، نوکروں کے سامنے ظاہر کر سکتی ہیں جن میں عورتوں کے پاس جانے کی خواہش نہیں۔

17 - ﴿وَتُوبُوٓا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝٣١﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ] میں اور [يَأَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا] (الزخرف:49)، [سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝٣١] (الرحمٰن:31) میں دو قراءات ہیں:

✿ **أَيُّهُ الْمُؤْمِنُونَ، يَأَيُّهُ السَّاحِرُ، أَيُّهُ الثَّقَلَانِ** : یہ قبیلہ بنی اسد میں سے بنی مالک کی لغت ہے۔

❀ **أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ، يَأَيُّهَ السَّاحِرُ، أَيُّهَ الثَّقَلَانِ** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔[2]

✿:..... لفظ ﴿أَيُّهَ﴾ پر وقف کی صورت میں 'الف' کے ساتھ، یا بغیر 'الف' کے 'ھاء' پر وقف کرنا دونوں لغتیں ہیں۔ تفصیل دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

---

[1] الكشف: 136/2 والموضح: 911

[2] توجيه ماقرء به من لهجة أسد: 445

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

18 - ﴿وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ (رقم الآية : 34)

لفظ [مُبَيِّنٰتٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُبَيِّنٰتٍ** : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقینا ہم نے تمہاری طرف (اللہ کے احکامات حلال وحرام، اوامر ونواہی کو) بالکل واضح بیان کرنے والی آیات اور ان لوگوں کا کچھ حال جو تم سے پہلے گزر گئے اور متقین کے لیے ایک نصیحت، نازل کی ہے۔''

❀ **مُبَيَّنٰتٍ** : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقینا ہم نے تمہاری طرف (اللہ کی طرف سے) بالکل واضح کی گئی آیات اور ان لوگوں کا کچھ حال جو تم سے پہلے گزر گئے، اور متقین کے لیے ایک نصیحت، نازل کی ہے۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ایسی آیات جو اللہ کی طرف سے بالکل واضح کی گئی ہوتی ہیں اور لوگوں پر اللہ کے احکامات کو بالکل واضح کر رہی ہوتی ہیں۔''[1]

19 - ﴿اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ﴾ (رقم الآية : 35)

لفظ [دُرِّيٌّ] میں تین قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ ماقبل ﴿كَوْكَبٌ﴾ ''ستارہ'' کی صفت ہے۔

✿ **دُرِّيٌّ** : یہ ''اَلدَّرْءُ'' سے ''مُرِّيْقٌ، سُرِّيَّةٌ، مُرِّيْخٌ'' کی طرح ''فُعِّيْلٌ'' کی وزن پر ہے۔

❀ **دِرِّيٌّ** : یہ ''اَلدَّرْءُ'' سے ''سِكِّيْنٌ، سِكِّيْرٌ، فِسِّيْقٌ'' کی طرح ''فِعِّيْلٌ'' کی وزن پر ہے۔

دونوں قراءات کا معنی ''اَلدَّفْعُ'' ''دفع کرنا، ہٹانا'' ہے۔گویا اس ستارے کی روشنی رات کے اندھیرے کو پرے ہٹا دیتی ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایک طاق (قندیل) کی سی ہے، جس میں ایک چراغ ہے، وہ چراغ ایک (شیشے کے بنے ہوئے) فانوس میں ہے، وہ فانوس (کا شیشہ اس درجہ صاف شفاف ہے) گویا (ایسا) چمکتا ہوا ستارہ ہے (جس کی روشنی اندھیرے کو پرے ہٹا دیتی ہے).....''

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 498 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 36/8

[2] لطائف الإشارات: 3061/7 والمهذب:197/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 38/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **دُرِّيٌّ**: اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ یہ اصل میں ﴿دُرِّيٌّ﴾ ہے۔ پھر اس میں ﴿النَّبِيِّءُ﴾ اور ﴿النَّسِيءُ﴾ کی طرح تخفیف اور آسانی کے لیے 'ہمزہ' کو 'یاء' سے بدل کر 'یاء' کا 'یاء' میں ادغام کر دیا گیا۔ اس صورت میں تینوں قراءات ہم معنی ہیں۔

❷ یہ "دُرٌّ" "موتی" سے یاءِ نسبت کے ساتھ ہے۔ گویا وہ 'ستارہ' موتی کی طرح سفید، روشن اور چمکتا ہوا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایک طاق (قندیل) کی سی ہے، جس میں ایک چراغ ہے، وہ چراغ ایک (شیشے کے بنے ہوئے) فانوس میں ہے، وہ فانوس (کا شیشہ اس درجہ صاف شفاف ہے) گویا (موتی کی طرح) چمکتا ہوا ستارہ ہے....."

یہی لفظ حدیث مبارکہ میں بھی آیا ہے:

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَرَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمَا)). ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک اہلِ جنت اپنے سے اوپر بالاخانوں والوں کو ایسے دیکھ رہے ہوں گے جیسے کہ تم مشرق یا مغرب کی جانب میں اُفق کے کنارے پر اس چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو جو صبح کے وقت باقی رہ گیا ہو، اس فضیلت کی بناء پر جو ان کو ایک دوسرے پر حاصل ہوگی۔

لفظ [يُّوْقَدُ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **يُّوْقَدُ**: یہ "أَوْقَدَ يُوْقِدُ" باب "إِفْعَال" سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے، کیونکہ اس کی ضمیر نائب فاعل ماقبل ﴿الْمِصْبَاحُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، جو کہ مذکر ہے۔

ترجمہ ہوگا: "..... وہ (چراغ) ایک ایسے مبارک درخت زیتون (کے تیل) سے روشن کیا گیا ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی۔ اس کا تیل قریب ہے کہ خود ہی روشن ہو جائے، خواہ اسے آگ نے چھوا بھی نہ ہو۔ نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے راہنمائی کرتا ہے۔ اللہ لوگوں کے لیے ایسی مثالیں بیان کرتا ہے

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 499 وشرح الهداية: 441
❷ صحيح ابن حبان: 209 وقال الألباني: صحيح لغيره

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

❀ **تُوقَدُ** : یہ "أَوْقَدَ يُوْقِدُ" باب "إِفْعَال" سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے، کیونکہ اس کی ضمیر نائب فاعل ماقبل ﴿الزُّجَاجَةُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، جو کہ مؤنث ہے۔

ترجمہ ہوگا: "..... وہ (فانوس) ایک ایسے مبارک درخت زیتون (کے تیل) سے روشن کیا گیا ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی۔ اس کا تیل قریب ہے کہ خود ہی روشن ہو جائے، خواہ اسے آگ نے چھوا بھی نہ ہو۔ نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے راہنمائی کرتا ہے۔ اللہ لوگوں کے لیے ایسی مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

✿ **تَوَقَّدَ** : یہ "تَوَقَّدَ يَتَوَقَّدُ" باب "تَفَعَّلَ" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے، کیونکہ اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿اَلْمِصْبَاحُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، جو کہ مذکر ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: "..... وہ (چراغ) ایک ایسے مبارک درخت زیتون (کے تیل) سے روشن ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی۔ اس کا تیل قریب ہے کہ خود ہی روشن ہو جائے، خواہ اسے آگ نے چھوا بھی نہ ہو۔ نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف جس کی چاہتا ہے راہنمائی کرتا ہے۔ اللہ لوگوں کے لیے ایسی مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔"

✿:..... تینوں قراءات ہم معنی ہیں۔ ﴿يُوْقَدُ﴾ وہ چراغ روشن کیا گیا ہو، اور ﴿تُوقَدُ﴾ وہ فانوس روشن کیا گیا ہو۔ دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ ﴿اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ﴾ چراغ فانوس میں رکھا ہوا ہے اور ﴿تَوَقَّدَ﴾ وہ چراغ روشن ہو۔ کیونکہ چراغ جب جلا کر روشن کیا جاتا ہے تو وہ روشن ہو جاتا ہے۔ [2]

20 - ﴿فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۝ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ﴾ (رقم الآية : 36)

لفظ [بُيُوْتٍ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة البقرة:189)

لفظ [يُسَبِّحُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُسَبِّحُ** : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے، آگے ﴿رِجَالٌ﴾ اس کا فاعل ہے اور ﴿لَا

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 500 والموضح: 915 وشرح الهداية: 443

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 39/8

[3] المهذب: 198/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ.....﴾، ﴿رِجَالٌ﴾ کی صفات ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ کے) ان گھروں (یعنی مساجد) میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں (یعنی ان کی تکریم وتعظیم کی جائے، ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا جائے) اور ان میں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے۔ (وہاں) اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں صبح وشام، وہ مرد جنہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید وفروخت۔''

❀ **يُسَبِّحُ**: یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اس قراءت میں ﴿وَالْآصَالِ﴾ پر کلام مکمل ہو رہا ہے اور اگلی آیت میں ﴿رِجَالٌ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ کے) ان گھروں (یعنی مساجد) میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ بلند کیے جائیں (یعنی ان کی تکریم وتعظیم کی جائے، ان کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا جائے) اور ان میں اللہ کے نام کا ذکر کیا جائے۔ (وہاں) اس کی تسبیح بیان کی جاتی ہے صبح وشام۔ کچھ مرد ایسے ہیں جنہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی خرید وفروخت۔''

21 - ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً﴾ (رقم الآية: 39)

لفظ [يَحْسَبُهُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:273)

22 - ﴿أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾ (رقم الآية: 40)

لفظ [سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ] میں تین قراءات ہیں:

❀ **سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ**: اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ اس قراءت میں ﴿سَحَابٌ﴾ مبتداء مؤخر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، ماقبل ﴿مِنْ فَوْقِهِ﴾ اس کی خبر مقدم ہے اور ﴿ظُلُمَاتٌ﴾ ماقبل محذوف مبتداء ''هٰذِهِ'' کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''یا (کافروں کے اعمال) ان اندھیروں کی طرح ہیں جو نہایت گہرے سمندر میں ہوں، جسے ایک موج ڈھانپ رہی ہو، جس کے اوپر ایک اور موج ہو، جس کے اوپر ایک بادل ہو، (جس کے) کئی اندھیرے ہوں، جو (اندھیرے) ایک دوسرے پر ہوں (یعنی اندھیرے پر اندھیرے ہوں۔ ایسے اندھیرے اور تاریکی کہ) جب (کوئی آدمی ان اندھیروں میں) اپنا ہاتھ نکالے تو قریب نہ ہو کہ وہ اسے دیکھ

❶ الموضح: 916 وحجة القراءات لأبي زرعة: 501 ❷ المهذب: 199/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پائے۔ اور وہ شخص جس کے لیے اللہ کوئی نور نہ بنائے تو اس کے لیے کوئی بھی نور (روشنی) نہیں ہے۔''

② یا ﴿ظُلُمَاتٌ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور آگے ﴿بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ﴾ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''.....جس کے اوپر ایک بادل ہو، کئی اندھیرے ہوں، جو (اندھیرے) ایک دوسرے پر ہوں (یعنی اندھیرے پر اندھیرے ہوں۔ ایسے اندھیرے اور تاریکی کہ).....''

❀ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ: اس قراءت میں ﴿سَحَابٌ﴾ مبتداء مؤخر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، ماقبل ﴿مِّنْ فَوْقِهِ﴾ اس کی خبر مقدم ہے اور ﴿ظُلُمَاتٌ﴾ ماقبل ﴿أَوْ كَظُلُمَاتٍ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''یا (کافروں کے اعمال) ان اندھیروں کی طرح ہیں جو نہایت گہرے سمندر میں ہوں، جسے ایک موج ڈھانپ رہی ہو، جس کے اوپر ایک اور موج ہو، جس کے اوپر ایک بادل ہو۔ یعنی (وہ اندھیرے) کئی اندھیرے ہوں، جن میں سے بعض بعض کے اوپر ہوں (یعنی اندھیرے پر اندھیرے ہوں۔ ایسے اندھیرے اور تاریکی کہ) جب (کوئی آدمی ان اندھیروں میں) اپنا ہاتھ نکالے تو قریب نہ ہو کہ وہ اسے دیکھ پائے۔ اور وہ شخص جس کے لیے اللہ کوئی نور نہ بنائے تو اس کے لیے کوئی بھی نور (روشنی) نہیں ہے۔''

✿ سَحَابُ ظُلُمَاتٍ: اس قراءت میں ﴿سَحَابُ﴾ مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر مُنَوَّن' اور مبتداء مؤخر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ماقبل ﴿مِّنْ فَوْقِهِ﴾ اس کی خبر مقدم ہے اور ﴿ظُلُمَاتٍ﴾ مضاف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''یا (کافروں کے اعمال) ان اندھیروں کی طرح ہیں جو نہایت گہرے سمندر میں ہوں، جسے ایک موج ڈھانپ رہی ہو، جس کے اوپر ایک اور موج ہو، جس کے اوپر ایک اندھیرے کا بادل ہو۔ جو ایک دوسرے کے اوپر ہو (یعنی اندھیرے کے بادل کے اوپر ایک اور اندھیرے کا بادل ہو۔ ایسے اندھیرے اور تاریکی کہ) جب (کوئی آدمی ان اندھیروں میں) اپنا ہاتھ نکالے تو قریب نہ ہو کہ وہ اسے دیکھ پائے۔ اور وہ شخص جس کے لیے اللہ کوئی نور نہ بنائے تو اس کے لیے کوئی بھی نور (روشنی) نہیں ہے۔''

23 - ﴿وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾﴾ (رقم الآية: 43)

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:90)

---

[1] الكشف: 139/2 والموضح: 917 والمهذب: 199/2

[2] المهذب: 198/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [يَذْهَبُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَذْهَبُ** : یہ "ذَهَبَ يَذْهَبُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (اللہ) آسمان سے ان (بادلوں کے) پہاڑوں میں سے جو اس میں ہیں، کچھ اولے اتارتا ہے، پھر ان (اولوں) کو (زمین کے) جس (خطے) کے پاس چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے، قریب ہے کہ (بادلوں) کی بجلی کی چمک (لوگوں کی) نگاہوں کو لے جائے۔''

❀ **يُذْهِبُ** : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ "أَذْهَبَ يُذْهِبُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اس قراءت میں فعل چونکہ خود ہی متعدی ہے اس لیے ﴿بِالْأَبْصَارِ﴾ کی 'با' زائدہ ہے اور معنی میں ملازمت کا معنی دے رہی ہے کہ بہت ممکن ہے کہ ایسا ہو۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (اللہ) آسمان سے ان (بادلوں کے) پہاڑوں میں سے جو اس میں ہیں، کچھ اولے اتارتا ہے، پھر ان (اولوں) کو (زمین کے) جس (خطے) کے پاس چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے، قریب ہے کہ (بادلوں) کی بجلی کی چمک (لوگوں کی) نگاہوں کو لے ہی جائے۔''

اور اس طرح کی قرآن مجید میں اور بھی مثالیں ہیں۔ کہ جہاں 'با' زائدہ آئی ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة:195) ، ﴿وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ﴾ (البقرة:195)

❷ اس کی 'با' اصلیہ اور "مِنْ" کے معنی میں ہے اور مفعول محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "يُذْهِبُ النُّوْرَ مِنَ الْأَبْصَارِ۔"[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (اللہ) آسمان سے ان (بادلوں کے) پہاڑوں میں سے جو اس میں ہیں، کچھ اولے اتارتا ہے، پھر ان (اولوں) کو (زمین کے) جس (خطے) کے پاس چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے، قریب ہے کہ (بادلوں) کی بجلی کی چمک (لوگوں کی) نگاہوں (سے روشنی) کو لے جائے۔''

24 - ﴿وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ﴾ (رقم الآية : 45)

لفظ [خَلَقَ كُلَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **خَلَقَ كُلَّ** : اس قراءت میں ﴿خَلَقَ﴾ فعل ماضی، اور ﴿كُلَّ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔''

❀ **خَٰلِقُ كُلِّ** : اس قراءت میں ﴿خَٰلِقُ﴾ اسم فاعل اور مضاف ہے۔ اور ﴿كُلِّ﴾ اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔[2]

---

[1] المهذب: 199/2 ولطائف الإشارات: 3067/8

[2] الموضح: 918

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کرنے والا ہے۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور اللہ نے ازل سے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے اور پیدا کر رہا ہے، اور پیدا کرتا رہے گا۔'' یعنی ﴿خَلَقَ﴾ قراءت استمرار اور جاری رہنے والے فعل کا معنی دے رہی ہے کہ یہ کام ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ ❶

25 - ﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ﴾ (رقم الآية : 46)

لفظ [مُبَيِّنٰتٍ] میں دو قراءات ہیں:

❁ مُبَيِّنٰتٍ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ یقیناً ہم نے (اللہ کے احکامات حلال و حرام، اوامر و نواہی کو) بالکل واضح بیان کرنے والی آیات نازل کر دی ہیں۔''

❁ مُبَيَّنٰتٍ : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ یقیناً ہم نے (اللہ کی طرف سے) بالکل واضح کی گئی آیات نازل کر دی ہیں۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ایسی آیات جو اللہ کی طرف سے بالکل واضح کی گئی ہوتی ہیں، اور لوگوں پر اللہ کے احکامات کو بالکل واضح کر رہی ہوتی ہیں۔'' ❷

26 - ﴿وَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾

(رقم الآية : 48)

لفظ [لِيَحْكُمَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

❁ لِيَحْكُمَ : یہ ''حَكَمَ يَحْكُمُ'' سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جب وہ (منافقین) اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں، تاکہ وہ (رسول) ان کے درمیان (اختلاف کا) فیصلہ کرے تو اچانک ان میں سے کچھ منہ موڑنے والے ہوتے ہیں۔''

❁ لِيُحْكَمَ : یہ ''حَكَمَ يَحْكُمُ'' سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور جب وہ (منافقین) اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں، تاکہ ان کے درمیان (اختلاف کا) فیصلہ کیا جائے تو اچانک ان میں سے کچھ منہ موڑنے والے ہوتے ہیں۔''

27 - ﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾

(رقم الآية : 52)

---

❶ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 46/8

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 498 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 36/8

❸ المهذب: 200/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [وَيَتَّقْهِ] میں چار قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ اصل میں "اِتَّقٰی یَتَّقِیْ" سے فعل مضارع "یَتَّقِیْ" 'یاء' کے ساتھ ہے۔ پیچھے ﴿مَنْ﴾ حرف شرط آنے کی وجہ سے یہ فعل جزمی حالت میں ہے۔ اس لیے آخر سے 'ی' گر گئی تو "یَتَّقِ" ہوگیا۔ 'ہاء ضمیر' ساتھ لگنے سے ﴿یَتَّقْهِ﴾ ہوگیا۔

✿ **یَتَّقْهِ**: اس قراءت میں قاعدے کے مطابق 'ہاء ضمیر' سے ماقبل و مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے 'ہائے ضمیر' میں 'صلہ' کیا گیا ہے۔

❀ **یَتَّقْهِ**: اس قراءت میں فعل کی اصل حالت (جزم سے پہلے والی حالت) کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہاء ضمیر' پر 'عدم صلہ' کیا گیا ہے۔ جزم سے پہلے یہ فعل "یَتَّقِیْهِ" تھا۔ نحو کا قاعدہ ہے کہ 'ہائے ضمیر' سے قبل یاء ساکن ہونے کی وجہ سے 'صلہ' نہیں ہوتا۔ گویا اس قراءت میں جزم کے بعد بھی فعل کی اصلی حالت کا التزام کیا گیا ہے۔

✿ **یَتَّقْهُ**: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کے لیے 'ہائے ضمیر' کو 'ساکن' کر دیا گیا ہے۔ یا وقف کا اعتبار کرتے ہوئے وصل میں بھی 'ہائے ضمیر' کو ساکن کر دیا گیا ہے۔ اور یہ بعض عرب قبائل کی لغت ہے۔

❀ **یَتَّقْهِ**: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کے لیے درمیان والے حرف 'قاف' کو ساکن کر دیا گیا ہے۔ اور یہ بعض قبائل کی لغت ہے کہ وہ اس طرح ساکن کر دیتے ہیں۔ جس طرح وہ "کَتِفٌ، فَخِذٌ، کَبِدٌ" کو تخفیف اور آسانی کے لیے "کَتْفٌ، فَخْذٌ، کَبْدٌ" پڑھتے ہیں۔ ابن الانباری نے اسے "لَمْ أَرْ زَیْدًا، لَمْ أَشْتَرْ طَعَامًا، لَمْ یَتَّقْ زَیْدًا" پڑھنے والوں کی لغت کے مطابق قرار دیا ہے۔ کیونکہ وہ حالت جزم میں 'ی' کو ساقط کرنے کے بعد ماقبل حرف کو بھی ساکن کر دیتے ہیں۔ [1]

اور 'ہائے ضمیر' قاعدے کے مطابق 'مضموم' ہونی چاہیے تھی۔ کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے 'ہائے ضمیر' سے ماقبل جب 'یا' کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن آجائے تو 'ہائے ضمیر' مضموم ہوتی ہے۔ جیسے: "اِجْتَبَاهُ، فَعَلُوْهُ، مِنْهُ۔" لیکن یہاں 'قاف' کی اصلی حرکت 'کسرہ' کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہائے ضمیر' مکسور، اور فعل کی اصل حالت (جزم سے پہلے والی حالت) کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہاء ضمیر' پر 'عدم صلہ' کیا گیا ہے۔ جزم سے پہلے یہ فعل "یَتَّقِیْهِ" تھا۔ [2]

28 - ﴿قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْكُمْ

---

[1] مفاتیح الأغانی فی القراءات والمعانی دراسة وتحقیق: دکتور عبد الکریم مصطفی: 301

[2] الکشف: 140/2 والموضح: 919 وحجة القراءات لأبي زرعة: 503

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿مَّا حُمِّلْتُمْ﴾ (رقم الآية : 54)

لفظ [فَإِنْ تَوَلَّوْا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

29 - ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا﴾ (رقم الآية : 55)

لفظ [اسْتَخْلَفَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ اسْتَخْلَفَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے، اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے اور مابعد ﴿الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں ضرور ہی جانشین بنائے گا، جس طرح (اللہ) نے ان لوگوں کو جانشین بنایا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کے اس دین کو ضرور اقتدار دے گا جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور ہر صورت انہیں ان کے خوف کے بعد بدل کر امن دے گا۔''

❁ اسْتُخْلِفَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے اور ﴿الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں ضرور ہی جانشین بنائے گا، جس طرح ان لوگوں کو جانشین بنایا گیا جو ان سے پہلے تھے.....''

لفظ [وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الكهف:81)

30 - ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴾ (رقم الآية : 57)

لفظ [لَا تَحْسَبَنَّ] میں چار قراءات ہیں:

❁ لَا يَحْسَبَنَّ ❁ لَا يَحْسِبَنَّ : یہ دونوں واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں اور

❶ المهذب: 201/2 ❷ المهذب: 201/2 والموضح: 921
❸ المهذب: 202/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مابعد ﴿الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ان کا فاعل ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔ ان کا پہلا مفعول محذوف ہے اور دوسرا مفعول ﴿مُعْجِزِيْنَ﴾ ہے۔ اصل عبارت ہے: "لَا يَحْسِبَنَّ/ لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنْفُسَهُمْ مُعْجِزِيْنَ۔"

ترجمہ ہوگا: ''وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، وہ ہرگز (اپنے بارے میں) گمان نہ کریں کہ وہ زمین میں (اللہ کو مقابلے میں) عاجز کرنے والے ہیں اور (بلکہ) ان کا ٹھکانہ آگ ہے، اور بلاشبہ وہ لوٹ کر جانے کی بری جگہ ہے۔''

✿ لَا تَحْسَبَنَّ ❀ لَا تَحْسِبَنَّ : یہ دونوں واحد مذکر مخاطب کے صیغے ہیں اور مابعد ﴿الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ان کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے خطاب ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''آپ ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا، ہرگز گمان نہ کریں کہ وہ زمین میں (اللہ کو مقابلے میں) عاجز کرنے والے ہیں اور (بلکہ) ان کا ٹھکانہ آگ ہے، اور بلاشبہ وہ لوٹ کر جانے کی بری جگہ ہے۔''

✿:..... "س" کے کسرہ اور فتحہ کی توجیہ کے لیے دیکھیے: [البقرة:273]

31 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ﴾ (رقم الآية : 58)

لفظ [ثَلٰثُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ ثَلٰثُ : یہ ماقبل "هٰذِهِ" محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اس کا مضاف محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "هٰذِهِ أَوْقَاتُ ثَلَاثِ عَوْرَاتٍ ۔" مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا اعراب دے دیا گیا ہے۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! لازم ہے کہ تم سے اجازت طلب کریں وہ لوگ جن مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہوئے (یعنی غلام) اور وہ بھی جو تم میں بلوغت (کی عمر) کو نہ پہنچے (یعنی بچے)، تین وقتوں میں، فجر کی نماز سے پہلے اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اُتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد (اس لیے کہ یہ) تین تمہارے لیے پردے (کے اوقات) ہیں۔''

❀ ثَلٰثَ : یہ ماقبل ﴿ثَلٰثَ مَرّٰتٍ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، جو کہ ماقبل ﴿لِيَسْتَاْذِنْكُمُ﴾

---

[1] الموضح: 922 والكشف: 143/2 والمهذب: 202/2

[2] الكشف: 143/2 والمهذب: 202/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کا مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ ﴿ثَلٰثَ مَرّٰتٍ﴾ کا کیسے بدل بن سکتا ہے؟ کہ اُس میں زمانہ پایا جا رہا ہے اور ﴿عَوْرٰتٍ لَّكُمْ﴾ میں کوئی زمانہ نہیں پایا جا رہا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا مضاف محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں ہے: "أَوقَاتَ ثَلَاثِ عَوْرَاتٍ۔" مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا اعراب دے دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اس میں بھی زمانہ پایا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''اے ایمان والو! لازم ہے کہ تم سے اجازت طلب کریں وہ لوگ جن مالک تمہارے دائیں ہاتھ ہوئے (یعنی غلام) اور وہ بھی جو تم میں بلوغت (کی عمر) کو نہ پہنچے (یعنی بچے)، تین وقتوں میں، فجر کی نماز سے پہلے اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اُتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد یعنی تین تمہارے لیے پردے (کے اوقات) میں۔''

32 - ﴿وَّ لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ﴾ (رقم الآية : 61)

لفظ [بُيُوْتِكُمْ ... بُيُوْتِ ... بُيُوْتًا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة: 189)

لفظ [اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ] میں تین قراءات ہیں:

❁:..... کلام عرب میں ماقبل مکسور حرف کی اتباع (پیروی) میں کسی حرف کو کسرہ دے دیا جاتا ہے اور یہ لغت بنوطی ء، کلاب، ہوازن اور ہذیل کی لغت ہے۔ جبکہ باقی قبائل حرف کو اُس کی اصلی حرکت کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔ جیسے: ﴿فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ / فَلِاُمِّهِ السُّدُسِ﴾ ❸

✿ بُيُوْتِ اِمَّهٰتِكُمْ : اس قراءت میں ماقبل ﴿بُيُوْتِ﴾ کی 'تاء' کے کسرہ کی اتباع (پیروی) میں 'ہمزہ' کو بھی کسرہ دے دیا گیا ہے۔

❀ بُيُوْتِ اِمِّهٰتِكُمْ : اس قراءت میں ماقبل ﴿بُيُوْتِ﴾ کی 'تاء' کے کسرہ کی اتباع (پیروی) میں 'ہمزہ'

❶ شرح الهداية: 433 وحجة القراءات لأبي زرعة: 505

❷ المهذب: 202/2 ❸ لهجات العرب في القرآن الكريم: 132، 133

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور 'میم' دونوں کو کسرہ دے دیا گیا ہے۔

✿ **بُيُوتِ أُمَّهَٰتِكُمْ** : اس قراءت میں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہمزہ مضموم' اور 'میم مفتوح' پڑھی گئی ہے۔

✿:.....لفظ ﴿أُمَّهَٰتِكُمْ﴾ سے ابتداء کی صورت میں صرف 'ہمزہ مضموم' اور 'میم مفتوح' ہے۔ ❶

33 - ﴿أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ ۖ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۗ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾﴾ (رقم الآية : 64)

لفظ [يُرْجَعُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُرْجَعُونَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سن لو! بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، یقینا وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو اور اس دن کو بھی جب یہ (منافقین جن کا ذکر پچھلی آیات میں ہوا ہے) اس کی طرف لوٹائے جائیں گے، پھر وہ انہیں بتائے گا جو کچھ انہوں نے (دنیا میں) کیا۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

❀ **يَرْجِعُونَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''سن لو! بے شک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، یقینا وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو اور اس دن کو بھی جب یہ (منافقین جن کا ذکر پچھلی آیات میں ہوا ہے) اس کی طرف لوٹیں گے، پھر وہ انہیں بتائے گا جو کچھ انہوں نے (دنیا میں) کیا۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جب وہ لوٹائے جائیں گے تو وہ لوٹیں گے۔'' ❸

❶ المهذب: 202/2 ❷ المهذب: 203/2

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 54/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الفرقان

1 - ﴿اَوۡ يُلۡقٰٓى اِلَيۡهِ كَنۡزٌ اَوۡ تَكُوۡنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاۡكُلُ مِنۡهَا﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [يَّاۡكُلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَّاۡكُلُ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(کفار نے کہا:) ..... یا اس (پیغمبر) کی طرف کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا، یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے وہ (پیغمبر) کھایا کرتا۔''

اس قراءت میں کھانے کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف ہے اور کفار نے اس لیے مطالبہ کیا تا کہ آپ کا کھانا باقی لوگوں کے کھانے سے کچھ ممتاز ہو سکے، اور آپ کسب معاش سے بے نیاز ہو سکیں اور آپ کی سچائی معلوم ہو سکے کہ آپ واقعی ہی پیغمبر ہیں۔

❀ نَاۡكُلُ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(کفار نے کہا:) ..... یا اس (پیغمبر) کی طرف کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا، یا اس کا کوئی باغ ہوتا جس سے ہم (سب) کھایا کرتے۔''

اس قراءت میں کھانے کی نسبت کفار کی طرف ہے اور کفار نے اس لیے مطالبہ کیا تا کہ لوگوں پر ان کی فضیلت ثابت ہو سکے، کہ وہ پیغمبر کے باغ سے کھاتے ہیں۔ ❶

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''کفار نے کہا: یا پیغمبر کا کوئی باغ ہوتا جس سے وہ پیغمبر اور ہم سب کھایا کرتے۔'' ❷

2 - ﴿وَ قَالَ الظّٰلِمُوۡنَ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ۝ انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝﴾ (رقم الآية : 8، 9)

لفظ [مَّسۡحُوۡرًا ۝ انْظُرْ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

3 - ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [وَيَجْعَلْ لَّكَ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح:925 ❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 66/8

❸ المهذب: 203/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ **وَيَجْعَلْ لَّكَ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ عاطفہ ہے اور یہ فعل ماقبل ﴿إِنْ شَآءَ﴾ شرط کی جزا ﴿جَعَلَ لَكَ﴾ کی جگہ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَ إِنْ يَّشَأْ يَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا"۔

ترجمہ ہوگا: ''بہت بابرکت ہے وہ ذات کہ وہ چاہے تو آپ کے لیے اس سے بھی بہتر ایسے باغات بنا دے جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہیں اور وہ (چاہے تو) آپ کے لیے کئی محل بنا دے۔''

❁ **وَيَجْعَلُ لَكَ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ فعل مضارع جب حروفِ ناصب و جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''بہت بابرکت ہے وہ ذات کہ وہ چاہے تو آپ کے لیے اس سے بھی بہتر ایسے باغات بنا دے جن کے نیچے سے نہریں چلتی ہیں اور وہ (عنقریب) آپ کے لیے کئی محل بنا دے گا۔'' یعنی عنقریب آپ کو آخرت میں اس سے بہتر عطا کر دے گا جو وہ کفار مطالبہ کر رہے ہیں۔ [1]

❁:..... آیت میں کفار کے مطالبات کا جواب دیا جا رہا ہے کہ بہت برکت اور لامحدود قوتوں اور اسباب کا مالک ہے، وہ اللہ کہ اگر چاہے تو جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں 'کہ اس پیغمبر کی طرف کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا، یا اس کا کوئی باغ کیوں نہیں ہے' وہ آپ کو اس سے کہیں بہتر چیزیں دنیا ہی میں دے دے، ایک باغ نہیں بے شمار باغات دے دے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور ایک محل نہیں بہت سے محل عطا کر دے۔ [2] بلکہ وہ عنقریب آپ کو کئی محل آخرت میں عطا کر دے گا۔

4 - ﴿وَ اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا﴾ (رقم الآية: 13)

لفظ [ضَيِّقًا] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة الأنعام:125)

5 - ﴿وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [يَحْشُرُهُمْ ... فَيَقُوْلُ] میں تین قراءات ہیں:

❁ **يَحْشُرُهُمْ ... فَيَقُوْلُ** : اس قراءت میں یہ دونوں واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں اور ان کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا﴾ میں ﴿رَبِّكَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 508 وشرح الهداية: 444

[2] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

[3] حجة القراءات لأبي زرعة:508

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن وہ (رب تعالیٰ مشرکین) کو اور جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے، اکٹھا کرے گا، پھر وہ (ان کے معبودان سے) کہے گا: کیا تم نے میرے اِن بندوں کو گمراہ کیا، یا وہ خود راستے سے بھٹک گئے تھے؟.....(مشرکین کا جواب اگلی آیت میں)۔''

❀ **نَحْشُرُهُمْ ... فَنَقُوْلُ**: اس قراءت میں یہ دونوں جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن ہم (مشرکین) کو اور جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے، اکٹھا کریں گے، پھر ہم (ان کے معبودان سے) کہیں گے: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا، یا وہ خود راستے سے بھٹک گئے تھے؟.....(مشرکین کا جواب اگلی آیت میں)۔''

✿ **نَحْشُرُهُمْ ... فَيَقُوْلُ**: اس قراءت میں ﴿نَحْشُرُهُمْ﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ ﴿فَيَقُوْلُ﴾ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ۝۱۶﴾ میں ﴿رَبِّكَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن ہم (مشرکین) کو اور جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے، اکٹھا کریں گے، پھر وہ (رب تعالیٰ ان کے معبودان) کہے گا: کیا تم نے میرے اِن بندوں کو گمراہ کیا، یا وہ خود راستے سے بھٹک گئے تھے؟.....(مشرکین کا جواب اگلی آیت میں)۔''

✿:..... آیت میں مشرکین اور ان کے معبودان کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ قیامت کے دن وہ رب تعالیٰ غیر اللہ کی پرستش کرنے والوں کو اور ان سب کو اکٹھا کرے گا جن کی وہ پرستش کرتے رہے تھے۔ ان میں فرشتے بھی ہوں گے، انبیاء بھی، جیسے عیسیٰ اور عزیر علیہما السلام اور اللہ کے کئی دوسرے نیک بندے بھی، حیوانات بھی ہوں گے، جیسے گائے، سانپ اور بندر وغیرہ، نباتات بھی ہوں گے، جیسے پیپل وغیرہ اور جمادات بھی ہوں گے، جیسے بت وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ بے شعور اور بے جان چیزوں کو بھی شعور اور بولنے کی قوت عطا فرمائے گا اور ان سب سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا، یا یہ خود ہی سیدھے راستے سے بھٹک گئے تھے؟ ❷

6 - ﴿قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝۱۸﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [نَّتَّخِذَ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ المهذب: 204/2 والموضح: 926 وحجة القراءات لأبي زرعة: 509

❷ تفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ نَتَّخِذَ : یہ جمع متکلم، فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔ترجمہ ہوگا: ''وہ (مشرکین کے معبودان) کہیں گے: (اللہ) تو پاک ہے، ہمارے لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی بھی طرح کے دوست بناتے، لیکن تو نے ان (مشرکین) کو اور ان کے باپ دادا کو (عیش وآرام کی زندگی کا) سامان دیا، یہاں تک کہ وہ (تیری) یاد کو بھول گئے اور یہ (خود ہی) ہلاک ہونے والے لوگ ہوئے۔'' یعنی جب ہم خود تیرے سوا کسی کو دوست، یار و مددگار نہیں سمجھتے تھے، اور تیری توحید پر قائم تھے، تو لوگوں کو اپنے بارے میں کس طرح کہہ سکتے تھے کہ تم اللہ کے بجائے ہمیں اپنا حاجت روا اور مشکل کشا بنالو؟ یہ بات تو ہمیں زیب نہیں دیتی۔

❁ نُتَّخَذَ : یہ جمع متکلم، فعل مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ترجمہ ہوگا: ''وہ (مشرکین کے معبودان) کہیں گے: (اللہ) تو پاک ہے، ہمارے لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی بھی طرح کے دوست بنائے جاتے، لیکن تو نے ان (مشرکین) کو اور ان کے باپ دادا کو (عیش وآرام کی زندگی کا) سامان دیا، یہاں تک کہ وہ (تیری) یاد کو بھول گئے اور یہ (خود ہی) ہلاک ہونے والے لوگ ہوئے۔'' یعنی ہمیں زیب نہیں دیتا کہ آپ کے علاوہ ہمیں دوست بنایا جاتا، ہماری عبادت کی جاتی اور نہ ہی ہم عبادت اور دوست بنانے کے حقدار تھے، تو کس طرح ہم لوگوں کو اپنے بارے میں کہہ سکتے تھے کہ تم اللہ کے بجائے ہمیں اپنا حاجت روا اور مشکل کشا بنالو؟ [1]

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''(مشرکین کے معبودان) کہیں گے: (اللہ) تو پاک ہے، ہمارے لائق ہی نہ تھا کہ ہم تجھے چھوڑ کر کسی اور کو دوست بناتے اور نہ ہمارے لائق تھا کہ آپ کو چھوڑ کر ہم دوست بنائے جاتے۔

7 - ﴿فَقَدْ كَذَّبُوكُمْ بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا﴾

(رقم الآية : 19)

لفظ [تَقُولُونَ ... تَسْتَطِيعُونَ] میں تین قراءات ہیں:

❁ تَقُولُونَ ... تَسْتَطِيعُونَ : اس قراءت میں یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ ماقبل ﴿كَذَّبُوكُمْ﴾ کا فاعل ''مشرکین کے معبودان'' ہیں اور ﴿كَذَّبُوكُمْ﴾ میں ﴿كُمْ﴾ ضمیر اور ﴿تَقُولُونَ ... تَسْتَطِيعُونَ﴾ سے مشرکین کو خطاب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(مشرکین کے معبودان کا جواب کہ) ہمارے لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی بھی طرح کے دوست بنائے

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 73/8، 74

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جاتے، ہماری عبادت کی جاتی' تو اللہ تعالیٰ مشرکین سے کہیں گے:) سو ان (معبودان) نے تو تمہیں اس بات میں جھٹلا دیا جو تم کہتے ہو (کہ یہ ہمارے معبود ہیں، انہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے) پس (آج) نہ تم کسی بھی طرح (اپنے آپ سے عذاب کو) ہٹانے کی طاقت رکھتے ہو اور نہ کسی مدد کو (پا سکتے ہو)۔''

❀ **يَقُوْلُوْنَ ... يَسْتَطِيْعُوْنَ** : اس قراءت میں یہ دونوں جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ ماقبل ﴿كَذَّبُوْكُمْ﴾ کا فاعل ''مشرکین کے معبودان'' ہیں اور ﴿كَذَّبُوْكُمْ﴾ میں ﴿كُمْ﴾ ضمیر کے ساتھ ''مشرکین'' سے خطاب ہے، اور ﴿يَقُوْلُوْنَ ... يَسْتَطِيْعُوْنَ﴾ کے ساتھ ''مشرکین کے معبودان'' کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ﴿يَقُوْلُوْنَ﴾ کے ماقبل ﴿بِمَا﴾ میں 'مَا' مصدریہ ہے، اس لیے یہ مصدر کی تاویل میں ہے، یعنی "بِقَوْلِهِمْ"

ترجمہ ہوگا: ''(مشرکین کے معبودان کا جواب کہ 'ہمارے لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی بھی طرح کے دوست بنائے جاتے، ہماری عبادت کی جاتی' تو اللہ تعالیٰ مشرکین سے کہیں گے:) سو ان (معبودان) نے تو تمہیں اپنی اس بات کے ساتھ جھٹلا دیا (کہ ہمارے لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی بھی طرح کے دوست بنائے جاتے، ہماری عبادت کی جاتی) پس (آج) نہ وہ (مشرکین کے معبودان) کسی بھی طرح (مشرکین سے عذاب کو) ہٹانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کسی مدد کی (طاقت رکھتے ہیں)۔''

✿ **تَقُوْلُوْنَ ... يَسْتَطِيْعُوْنَ** : اس قراءت میں پہلا فعل جمع مذکر مخاطب اور دوسرا جمع غائب کا صیغہ ہے۔ ماقبل ﴿كَذَّبُوْكُمْ﴾ کا فاعل ''مشرکین کے معبودان'' ہیں اور ﴿كَذَّبُوْكُمْ﴾ میں ﴿كُمْ﴾ ضمیر اور ﴿تَقُوْلُوْنَ﴾ کے ساتھ مشرکین کو خطاب ہے، اور ﴿يَسْتَطِيْعُوْنَ﴾ کے ساتھ ''مشرکین کے معبودان'' کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''(مشرکین کے معبودان کا جواب کہ 'ہمارے لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی بھی طرح کے دوست بنائے جاتے، ہماری عبادت کی جاتی' تو اللہ تعالیٰ مشرکین سے کہیں گے:) سو ان (معبودان) نے تو تمہیں اس بات میں جھٹلا دیا جو تم کہتے ہو (کہ یہ ہمارے معبود ہیں) پس (آج) نہ وہ (مشرکین کے معبودان) کسی بھی طرح (مشرکین سے عذاب کو) ہٹانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کسی مدد کی (طاقت رکھتے ہیں)۔''

✿:..... تینوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائیں گے: سو ان (تمہارے معبودان) نے تو تمہیں اپنی اس بات کے ساتھ (کہ ہمارے لائق نہ تھا کہ ہم تیرے سوا کسی بھی طرح کے دوست بنائے جاتے، ہماری عبادت کی جاتی) تمہیں جھٹلا دیا جو تم کہتے ہو (کہ یہ ہمارے معبود ہیں) پس آج نہ تم کسی

[1] المهذب: 205/2 والموضح: 928 وحجة القراءات لأبي زرعة: 509

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھی طرح اپنے آپ سے عذاب کو ہٹانے کی طاقت رکھتے ہو اور نہ کسی مدد کو پا سکتے ہو۔ نہ تمہارے معبودان کسی بھی طرح تم سے عذاب کو ہٹانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کسی مدد کی طاقت رکھتے ہیں۔''[1]

8 - ﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ﴿٢٥﴾﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [تَشَقَّقُ] میں یہاں اور سورۃ ق:44 میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَشَقَّقُ﴾ اصل میں "تَتَشَقَّقُ" اور ﴿تَظَّهَّرُونَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ،'' میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[2] جیسے: "تَتَشَقَّقُ" سے ﴿تَشَّقَّقُ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[3]

✿ تَشَقَّقُ: یہ باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اس لیے قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔

❀ تَشَّقَّقُ: اس قراءت میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'شین' سے بدل کر 'شین' کا 'شین' میں ادغام کر دیا گیا۔[4]

لفظ [نُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ نُنْزِلُ الْمَلَائِكَةَ: اس قراءت میں ﴿نُنْزِلُ﴾ یہ "أَنْزَلَ يُنْزِلُ" باب "إِفْعَال" سے جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے اور ﴿الْمَلَائِكَةَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (قیامت کے) دن آسمان بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور ہم فرشتے کو لگاتار (گروہ در گروہ) اُتاریں گے۔''

❀ نُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ: اس قراءت میں ﴿نُزِّلَ﴾ یہ "نَزَّلَ يُنَزِّلُ" باب "تَفْعِيل" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے اور ﴿الْمَلَائِكَةُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[5]

ترجمہ ہوگا: ''اور (قیامت کے) دن آسمان بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار (گروہ در

---

[1] تفسیر القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 75/8 کچھ تغیر وتبدل کے ساتھ

[2] علم الصيغه: 45 [3] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

[4] المهذب: 206/2 [5] المهذب: 206/2 والموضح: 929

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گروہ) اُتارے جائیں گے۔''

❁:..... لفظ ﴿نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾: مصحف مکی میں ﴿نُنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةَ﴾ 'دونون کے ساتھ' اور باقی مصاحف میں ﴿نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ 'ایک نون کے ساتھ' مکتوب ہے۔ ❶

9 - ﴿وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَا۠ وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا﴾ (رقم الأية : 38)

لفظ [ثَمُوْدَا۠] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة هود:68)

10 - ﴿وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا﴾ (رقم الأية : 41)

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:67)

11 - ﴿اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ﴾ (رقم الأية : 44)

لفظ [تَحْسَبُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:273)

12 - ﴿وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ﴾ (رقم الأية : 48)

لفظ [الرِّيٰحَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة البقرة:164)

لفظ [بُشْرًۢا] میں ہر جگہ چار قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورة الأعراف:57)

13 - ﴿لِّنُحْيِيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا﴾ (رقم الأية : 49)

لفظ [مَّيْتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❼ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

14 - ﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا﴾ (رقم الأية : 50)

لفظ [لِيَذَّكَّرُوْا] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' سے کسی فعل کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ❽ جیسے: ''لِيَتَذَكَّرُوْا'' سے ﴿لِيَذَّكَّرُوْا﴾، ''يَتَطَهَّرُ'' سے ''يَطَّهَّرُ''۔

---

❶ الوسيلة: 195، الجميلة: 381
❷ الموضح: 653
❸ المغني: 142/1
❹ المهذب: 206/2
❺ المهذب: 207/2
❻ المهذب: 207/2
❼ المهذب: 208/2
❽ علم الصيغه:45

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❶

یاد رہے کہ ﴿صَرَّفْنٰهُ﴾ کی "ہٗ" ضمیر ما قبل ﴿وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا﴾ میں ﴿مَآءً﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

✿ لِيَذَّكَّرُوْا: یہ "ذَكَرَ يَذْكُرُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے اور "نِسْيَان" کی ضد ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور بلاشبہ یقیناً ہم اس (بارش کے پانی) کو (لوگوں) کے درمیان (طرح طرح سے) پھیرتے ہیں (چنانچہ کہیں زیادہ برستا ہے اور کہیں کم، سب جگہ ایک جیسا اور ایک وقت میں نہیں برستا)، تاکہ وہ (لوگ) نصیحت حاصل کریں۔" یعنی اسے محض موسم کا تغیر نہ سمجھیں بلکہ اپنے رب کو پہنچانیں اور اسے اس کا فضل اور رحمت سمجھیں اور اس کے برسنے پر اس کا شکر ادا کریں۔

❀ لِيَذَّكَّرُوْا: یہ "تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ یہ اصل میں "لِيَتَذَكَّرُ" تھا۔ قاعدے کے تحت اس کی 'تا' کو 'ذال' سے بدل کر 'ذال' کا 'ذال' میں ادغام کر دیا گیا۔

ترجمہ ہوگا: "اور بلاشبہ یقیناً ہم اس (بارش کے پانی) کو (لوگوں) کے درمیان (طرح طرح سے) پھیرتے ہیں (چنانچہ کہیں زیادہ برستا ہے اور کہیں کم، سب جگہ ایک جیسا اور ایک وقت میں نہیں برستا)، تاکہ وہ (لوگ) غور و فکر کریں (بار بار نصیحت حاصل کریں)۔" ❷

15 - ﴿الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا﴾ (رقم الآية : 59)

لفظ [فَسْـَٔلْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ النساء:32)

16 - ﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا﴾ (رقم الآية : 60)

لفظ [تَاْمُرُنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَاْمُرُنَا: یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ یعنی کفار نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "اور جب (مشرکین) سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمن کیا ہے؟ (اور

---

❶ لهجات العرب فی القرآن الكريم: 130

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 75/8 والكشف: 47/2 والموضح: 758

❸ المهذب: 209/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:) کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لیے تو ہمیں حکم دیتا ہے (یعنی بس جسے تو کہہ دے ہم اس کو سجدہ کرنے لگیں)۔ اور یہ (سجدہ کی دعوت) انہیں (حق سے باطل کی طرف) بھاگنے میں اور بڑھا دیتی ہے۔''

❁ **يَأْمُرُنَا** : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ یعنی کفار نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور جب (مشرکین) سے کہا جاتا ہے کہ رحمن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمن کیا ہے؟ (ایک دوسرے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں:) کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لیے وہ ہمیں حکم دیتا ہے (یعنی بس جسے وہ کہہ دے ہم اس کو سجدہ کرنے لگیں)۔ اور یہ (سجدہ کی دعوت) انہیں (حق سے باطل کی طرف) بھاگنے میں اور بڑھا دیتی ہے۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''مشرکین کبھی نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں: کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لیے تو ہمیں حکم دیتا ہے، یعنی بس جسے تو کہہ دے ہم اس کو سجدہ کرنے لگیں۔ اور کبھی ایک دوسرے کو آپ کے بارے میں کہتے ہیں: کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کے لیے وہ ہمیں حکم دیتا ہے، یعنی بس جسے وہ کہہ دے ہم اس کو سجدہ کرنے لگیں۔''[2]

17 - ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾﴾

(رقم الآية : 61)

لفظ [سِرٰجًا] میں دو قراءات ہیں:

❁ **سِرٰجًا** : یہ صیغہ مفرد ہے اور اس سے مراد 'سورج' ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا﴾ (نوح: 16) ''اور (اللہ) نے سورج کو چراغ بنایا۔''

ترجمہ ہوگا: ''بہت بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے، اور اس میں ایک چراغ (یعنی سورج) اور ایک روشنی کرنے والا چاند بنایا۔''

❁ **سُرُجًا** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس سے مراد 'ستارے' ہیں۔ کیونکہ ہر ستارہ چراغ ہے، اور یہ 'چاند' کے ساتھ ہی طلوع ہوتے ہیں۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ﴾ ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) کے ساتھ زینت بخشی ہے۔'' (الملك: 5) اس آیت میں ستاروں کو ﴿بِمَصَابِيْحَ﴾ 'چراغ' کہا گیا ہے۔ اور ﴿بِمَصَابِيْحَ﴾ اور ﴿سُرُجًا﴾ کا معنی

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 511

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 89/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''بہت بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں کئی چراغ (یعنی ستارے) اور ایک روشنی کرنے والا چاند بنایا۔''

18 - ﴿وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا﴾ (رقم الأية : 62)

لفظ [اَنْ یَّذَّكَّرَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' سے کسی فعل کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ،'' میں سے کوئی ہو تو ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ❷ جیسے: ''اَنْ یَّتَذَكَّرَ'' سے ﴿اَنْ یَّذَّكَّرَ﴾، ''یَتَطَهَّرُ'' سے ''یَطَّهَّرُ''۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❸

❁ اَنْ یَّذَّكَّرَ: یہ ''ذَكَرَ یَذْكُرُ'' باب ''نَصَرَ'' سے ثلاثی مجرد ہے اور ''نِسْیَان'' کی ضد ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا۔ (یہ ساری نشانیاں) اس شخص کے لیے ہیں جو (نشانیوں سے) نصیحت حاصل کرنا چاہے، یا (اپنے رب کا) شکر گزار ہونا چاہتا ہو۔''

❁ اَنْ یَّذَّكَّرَ: یہ ''تَذَكَّرَ یَتَذَكَّرُ'' باب ''تَفَعُّل'' سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ یہ اصل میں ''اَنْ یَّتَذَكَّرَ'' تھا۔ قاعدے کے تحت اس کی 'تا' کو 'ذال' سے بدل کر 'ذال' کا 'ذال' میں ادغام کر دیا گیا۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہی (اللہ) ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا۔ (یہ ساری نشانیاں) اس شخص کے لیے ہیں جو (نشانیوں میں) غور و فکر کرنا چاہے (بار بار نصیحت حاصل کرنا چاہے)، یا (اپنے رب کا) شکر گزار ہونا چاہتا ہو۔'' ❹

19 - ﴿وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾ (رقم الأية : 67)

---

❶ الكشف: 146/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 512

❷ علم الصيغه: 45 ❸ لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

❹ الكشف: 147/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 93/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [لَمْ يَقْتُرُوْا] میں تین قراءات ہیں:

- لَمْ يُقْتِرُوْا: یہ "أَقْتَرَ يُقْتِرُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔
- لَمْ يَقْتِرُوْا: یہ "قَتَرَ يَقْتِرُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔
- لَمْ يَقْتُرُوْا: یہ "قَتَرَ يَقْتُرُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

:..... ﴿لَمْ يَقْتِرُوْا﴾ اور ﴿لَمْ يَقْتُرُوْا﴾ میں وہی اختلاف ہے جو ﴿يَعْرِشُوْنَ﴾، ﴿يَعْرُشُوْنَ﴾ (الأعراف: 137) ﴿يَعْكُفُوْنَ﴾، ﴿يَعْكِفُوْنَ﴾ (الأعراف: 138) میں ہے، کیونکہ عربی زبان میں "قَتَرَ" سے "يَقْتِرُ، يَقْتُرُ"، "عَرَشَ" سے "يَعْرِشُ، يَعْرُشُ" اور "عَكَفَ" سے "يَعْكِفُ، يَعْكُفُ" دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اور دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔[1]

اسی طرح عربی زبان میں "قَتَرَ" ثلاثی مجرد سے، "أَقْتَرَ" باب "إِفْعَال" سے، اور "قَتَّرَ يُقَتِّرُ تَقْتِيْرًا" باب "تَفْعِيْل" سے سب کا معنی ایک ہی ہے: "اَلتَّضْيِيْقُ فِي النَّفَقَةِ" ''خرچ کرنے میں تنگی/بخل/کنجوسی کرنا۔''[2]

اس لیے تینوں قراءات ہم معنی ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (رحمٰن کے بندے) وہ لوگ (بھی ہیں) کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ خرچ میں تنگی کرتے ہیں اور ان کا (خرچ) اس کے درمیان معتدل ہوتا ہے۔''

20 - ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝﴾ (رقم الآية: 68، 69)

لفظ [يُّضٰعَفْ ... وَيَخْلُدْ] میں چار قراءات ہیں:

:..... ﴿وَيَخْلُدْ﴾ ماقبل ﴿يُضٰعَفْ﴾ کا معطوف ہے۔ اس لیے اس کا وہی اعراب ہوگا جو ﴿يُضٰعَفْ﴾ کا ہے۔

- يُضٰعَفْ ... وَيَخْلُدْ ❀ يُضَعَّفْ ... وَيَخْلُدْ : ان دونوں قراءات میں ﴿يُضٰعَفْ/يُضَعَّفْ﴾ ماقبل ﴿مَنْ يَّفْعَلْ﴾ شرط کی جزا ﴿يَلْقَ﴾ کا بدل اشتمال ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے، کیونکہ ﴿يَلْقَ﴾ فعل مجزوم ہے کہ اس آخر سے 'الف' حرف علت گر گیا ہے۔ اس لیے مبدل

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 514

[2] الموضح: 933 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 94/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

منہ (اس سے بدل) بننے والا فعل بھی مجزوم ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (رحمٰن کے بندے) وہ لوگ (بھی ہیں) کہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جسے (قتل کرنے کو) اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ، اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو یہ (کام) کرے گا وہ سخت گناہ (کی سزا/ انجام) کو ملے گا۔ یعنی اس کے لیے قیامت کے دن عذاب دوگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل کیا ہوا رہے گا۔''

❁ يُضْعَفُ ... وَيَخْلُدُ ❁ يُضَعَّفُ ... وَيَخْلُدُ : ان دونوں قراءت میں ﴿يُضْعَفُ/يُضَعَّفُ﴾ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ فعل مضارع جب حروف ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے اور یہ ماقبل ﴿يَلْقَ أَثَامًا﴾ کی تفسیر ہے، گویا پوچھا گیا: ﴿يَلْقَ أَثَامًا﴾ کیا ہے؟ تو اس کا جواب اس آیت میں دیا گیا۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور (رحمٰن کے بندے) وہ لوگ (بھی ہیں) کہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جسے (قتل کرنے کو) اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ، اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو یہ (کام) کرے گا وہ سخت گناہ (کی سزا/ انجام) کو ملے گا۔ (وہ سزا/ انجام کیا ہے؟) اس کے لیے قیامت کے دن عذاب دوگنا کیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل کیا ہوا رہے گا۔''

❁:..... ﴿يُضْعَفُ/يُضَعَّفُ﴾ ''ع'' کی تشدید اور تخفیف کی توجیہ کے لیے دیکھیے: [البقرة: 261] اور ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ کا معنی امام خلیل، سیبویہ اور ابو عمر شیبانی نے ''يَلْقَ جَزَاءَ الْأَثَامِ''، اور ابو عبیدہ نے ''يَلْقَ عُقُوْبَةَ'' کیا ہے۔ [2] اور ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔

21 - ﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ۝﴾ (رقم الآية: 74)

لفظ [ذُرِّيّٰتِنَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ ذُرِّيَّتِنَا : یہ صیغہ مفرد ہے، جنس کا معنی دے رہا ہے، اور واحد وجمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (رحمٰن کے بندے) وہ لوگ (بھی ہیں) جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں متقین کا امام بنا۔''

❁ ذُرِّيّٰتِنَا : یہ صیغہ جمع ہے، جس سے کثرتِ افراد کی صراحت ہوگئی۔ [3]

---

[1] الموضح: 935 وشرح الهداية: 446 و حجة القراءات لأبي زرعة: 514

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 514

[3] عنایات رحمانی: 2/ 416 والمهذب: 2/ 210

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور (رحمٰن کے بندے) وہ لوگ (بھی ہیں) جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں متقین کا امام بنا۔''

22 - ﴿أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾﴾

(رقم الآية : 75)

لفظ [يُلَقَّوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَلْقَوْنَ : یہ "لَقِيَ يَلْقَى" باب "سَمِعَ" ثلاثی مجرد سے جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہی وہ لوگ ہیں (یعنی عباد الرحمٰن جن کا ذکر پچھلی آیات میں ہوا ہے) جن کو جزا میں (جنت کا) بالا خانہ دیا جائے گا، اس لیے کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ اس (بالاخانے) میں (اللہ تعالیٰ یا فرشتوں کی طرف سے ملنے والی) زندگی کی دعا اور سلام کو ملیں گے۔''

❁ يُلَقَّوْنَ : یہ "لَقَّى يُلَقِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''یہی وہ لوگ ہیں (یعنی عباد الرحمٰن جن کا ذکر پچھلی آیات میں ہوا ہے) جن کو جزا میں (جنت کا) بالاخانہ دیا جائے گا، اس لیے کہ انہوں نے صبر کیا اور اس (بالاخانے) میں ان کا استقبال زندگی کی دعا اور سلام کے ساتھ کیا جائے گا۔''

❁:.....دونوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ ﴿يَلْقَوْنَ﴾ میں فعل کی نسبت عباد الرحمٰن کی طرف ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ یا فرشتوں کی طرف سے ملنے والی) زندگی کی دعا اور سلام کو ملیں گے اور ﴿يُلَقَّوْنَ﴾ میں فعل مجہول ہے جس کا معلوم فاعل 'اللہ تعالیٰ' یا 'فرشتے' ہیں۔ اس لیے فعل کی نسبت 'اللہ تعالیٰ' یا 'فرشتوں' کی طرف ہے کہ وہ ان کا استقبال زندگی کی دعا اور سلام کے ساتھ کریں گے۔'' [2]

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 515

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 100/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الشعراء

1 - ﴿طٰسٓمٓ ①﴾ (رقم الآية : 1)

لفظ [طٰسٓمٓ] میں 'سین' کے 'نون' اور 'میم' کے درمیان ادغام اور اظہار کے اعتبار سے دو قراءات ہیں:

✿ طٰسٓمٓ (اظہار) : حروفِ مقطعات کی ادائیگی میں اصل انفصال اور انقطاع (ہر حرف کو علیحدہ علیحدہ پڑھنا) ہے اور اس کے ہر حرف کو وقف کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس لیے ان حروف کے آخر کو اعراب نہیں دیا جاتا بلکہ 'ساکن' کر کے پڑھا جاتا ہے۔ اس لیے اس قراءت میں 'سین' کے 'نون' کو خوب ظاہر کرنے کے لیے اس کا 'میم' میں 'ادغام' نہیں کیا گیا بلکہ 'اظہار' کیا گیا ہے۔

❀ طٰسٓمٓ (ادغام) : رسم مصحف میں چونکہ حروفِ مقطعات ملا کر لکھے ہوئے ہیں اور ان کے بعد 'ہمزہ وصلی' آ جائے تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، انفصال اور انقطاع کا اعتبار کرتے ہوئے باقی نہیں رکھا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿الٓمّٓ اللّٰهُ﴾ تو اس قراءت میں اس پر قیاس کرتے ہوئے اور عمومی قاعدہ کا اعتبار کرتے ہوئے 'سین' کے 'نون' کا 'میم' میں 'ادغام' کر دیا گیا ہے۔ ❶

2 - ﴿اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ④﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [نُنَزِّلْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:90)

3 - ﴿وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑩ۙ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ⑪ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ⑫ وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ⑬﴾ (رقم الآية : 10۔13)

لفظ [وَيَضِيْقُ ... وَلَا يَنْطَلِقُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَيَضِيْقَ ... وَلَا يَنْطَلِقَ : اس قراءت میں یہ دونوں ماقبل ﴿يُّكَذِّبُوْنِ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ اصل عبارت ہو گی: "اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ وَاَنْ يَضِيْقَ صَدْرِيْ وَاَنْ لَا يَنْطَلِقَ۔" گویا اس صورت میں ﴿اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ﴾، ﴿وَيَضِيْقَ﴾ اور ﴿وَلَا يَنْطَلِقَ﴾ تینوں فعل کا

❶ الكشف: 150/2 والموضح: 939 ❷ المهذب: 211/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعلق پیچھے ﴿اَخَافُ﴾ کے ساتھ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جب تیرے رب نے (کوہ طور پر) موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی کہ ان (آل فرعون) ظالم لوگوں کے پاس جاؤ، یعنی فرعون کی قوم کی طرف، کیا وہ ڈرتے نہیں؟ (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے، اور یہ کہ میرا سینہ تنگ پڑتا ہے، اور یہ کہ میری زبان (روانی سے) نہیں چلتی، سو آپ ہارون کی طرف پیغام بھیجیے۔'' یعنی اتنے بڑے کام کے لیے جاتے ہوئے مجھے گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے اور میری زبان روانی سے بات نہیں کرسکتی۔

❀ وَيَضِيقُ ... وَلَا يَنْطَلِقُ : اس قراءت میں یہ دونوں ماقبل ﴿اَخَافُ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ اصل عبارت ہوگی: ''اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ وَاِنِّيْ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَاِنِّيْ لَا يَنْطَلِقُ۔''[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور جب تیرے رب نے (کوہِ طور پر) موسیٰ علیہ السلام کو آواز دی کہ ان (آلِ فرعون) ظالم لوگوں کے پاس جاؤ، یعنی فرعون کی قوم کی طرف، کیا وہ ڈرتے نہیں؟ (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: اے میرے رب! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے، اور بے شک میرا سینہ تنگ پڑتا ہے، اور بے شک میری زبان (روانی سے) نہیں چلتی، سو آپ ہارون کی طرف پیغام بھیجیے۔''

❁:..... دونوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ ﴿وَيَضِيقُ ... وَلَا يَنْطَلِقُ﴾ میں موسیٰ علیہ السلام خوف کا اظہار کر رہے ہیں کہ ایسا نہ ہو جائے، اور ﴿وَيَضِيقُ ... وَلَا يَنْطَلِقُ﴾ میں موسیٰ علیہ السلام تحقیق کے ساتھ یقینی خبر دے رہے ہیں کہ ایسا ہے۔[2]

دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! بے شک میں قوم فرعون کے جھٹلانے، اپنے سینہ تنگ پڑ جانے، اور زبان سے روانی سے بات نہ کرسکنے پر خوف کھاتا ہوں۔ اور واقعی بے شک میرا سینہ تنگ پڑتا ہے، اور میری زبان روانی سے بات نہیں کرسکتی، سو آپ ہارون کی طرف پیغام بھیجیے۔''[3]

4 - ﴿قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ (رقم الآية : 42)

لفظ [نَعَمْ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة الأعراف:44)

5 - ﴿قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ﴾ (رقم الآية : 36)

[1] الموضح: 939 ولطائف الإشارات: 3129/7

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 110/8

[3] لطائف الإشارات: 3129/7 [4] المهذب: 213/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [أَرْجِهْ] میں چھ قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الأعراف: 111)

❁:..... دونوں کا معنی: "أَخِّرْ، أَمْهِلْ" ہے۔ ترجمہ ہے: "پھر (وزیروں) نے (فرعون) سے کہا کہ موسیٰ اور اس کے بھائی کو مؤخر رکھ (مہلت دے دے) اور شہر میں جمع کرنے والے بھیج دو۔"

6 - ﴿ فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾ ﴾ (رقم الآية: 45)

لفظ [هِيَ تَلْقَفُ] میں یہاں اور سورة الأعراف: 117 میں تین قراءات ہیں:

❁:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَلَقَّفُ﴾ اصل میں "تَتَلَقَّفُ" اور ﴿تَظَّهَّرُونَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔ ❷

❁ هِيَ تَلْقَفُ : یہ "لَقِفَ يَلْقَفُ" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(مقابلہ کے لیے جادوگروں نے اپنے عصا اور لاٹھیاں پھینک دیں) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ (عصا) ان چیزوں کو نگلنے لگا جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔"

❁ هِيَ تَلَقَّفُ ❁ هِيَ تَّلَقَّفُ : یہ دونوں "تَلَقَّفَ يَتَلَقَّفُ" باب "تَفَعُّل" سے ہیں۔ جس کا معنی: "تَبْتَلِعُ الشَّيْءَ بِسُرْعَةٍ" "کسی چیز کو جلدی سے نگلنا۔" ❸

﴿هِيَ تَلَقَّفُ﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے اور ﴿هِيَ تَّلَقَّفُ﴾ میں دونوں 'تاؤں' کا آپس میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ ❹ مزید وضاحت دیکھیں: [سورة البقرة: 276]

ترجمہ ہوگا: "(مقابلہ کے لیے جادوگروں نے اپنے عصا اور لاٹھیاں پھینکی دیں) پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک تیزی سے وہ (عصا) ان چیزوں کو نگلنے لگا جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔"

7 - ﴿ قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ﴾ (رقم الآية: 49)

لفظ [آمَنتُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة طٰهٰ: 61)

8 - ﴿ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ ﴾ (رقم الآية: 52)

لفظ [أَنْ أَسْرِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورة طٰهٰ: 77)

❁:..... ترجمہ ہوگا: "اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ، یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔"

---

❶ المهذب: 213/2 ❷ علم الصيغة: 45
❸ الموضح: 842 ❹ المهذب: 214/2
❺ المهذب: 214/2 ❻ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 480، 481

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

9 - ﴿وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَٰذِرُونَ﴾ (رقم الآية : 56)

لفظ [حٰذِرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ حٰذِرُوْنَ : یہ "اَلْحَذْرُ" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی "خَائِفُوْنَ" ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک ہم یقیناً سب (اپنے دشمنوں سے) ڈرنے والے (اور احتیاط کرنے والے لوگ) ہیں۔''

❁ حَذِرُوْنَ : یہ "اَلْحَذْرُ" سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس کے دو معنی کیے گئے ہیں اور دونوں معنی قریب قریب ہیں:

❶ اس کا معنی: "مُسْتَعِدُّوْنَ بِالسِّلَاحِ" ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک ہم یقیناً سب (اسلحے کے ساتھ) چوکس/ ہوشیار رہنے والے (لوگ) ہیں۔''

❷ اس کا معنی: "مُتَيَقِّظُوْنَ" ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک ہم یقیناً سب (اپنے دشمنوں سے) بیدار رہنے والے (لوگ) ہیں۔''

❁:..... دونوں قراءات کے معنی قریب قریب ہے، کیونکہ ﴿حَٰذِرُوْنَ﴾ سے مراد دشمن سے چوکس، ہوشیار، بیدار رہنا ہے۔ اور ﴿حٰذِرُوْنَ﴾ سے مراد ایسا جبلی خوف ہے جو انسان کو دشمن سے بیدار اور چوکس رکھتا ہے۔ ❹

اور بعض علماء کے نزدیک دونوں قراءات ہم معنی ہیں اور امام کسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دونوں سے مراد یہ ہے کہ بے شک ہم یقیناً سب اسلحہ سے لیس ایک قوم ہیں، کیونکہ قتل کے خوف سے ہی اسلحہ اٹھایا جاتا ہے (اور چوکنا ہوا جاتا ہے) کہتے ہیں عرب اسلحہ اٹھانے والے کے لیے "حَاذِرٌ" اور "حَذِرٌ" دونوں لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ❺

آیت میں ذکر ہو رہا ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل پڑے تو فرعون نے اپنی قوم کو ان کا پیچھا کرتے وقت احتیاطی تدبیر دیتے ہوئے کہا ہم (اپنے دشمنوں سے) احتیاط اور چوکس، ہوشیار، بیدار رہنے والے لوگ ہیں۔ اس لیے ہمیں ان کا ہر حال میں پیچھا کرنا ہوگا۔ یہ بات اس نے اپنے خوف کو چھپانے کے لیے کی کہ اتنا بڑا بادشاہ ہو کر وہ ان بے سروسامان بنی اسرائیل سے ڈر رہا تھا۔

---

❶ المهذب: 214/2 والكشف: 151/2 ولطائف الإشارات: 3136/7

❷ الكشف: 151/2 ❸ المهذب: 2/ 216ولطائف الإشارات: 3136/7

❹ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 113/8

❺ حجة القراءات لأبي زرعة: 517، 518

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

10 - ﴿فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ﴾ (رقم الآية : 57)

لفظ [عُيُوْنٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الحجر: 45)

11 - ﴿قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ﴾ (رقم الآية : 111)

لفظ [وَاتَّبَعَكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَاَتْبَعُكَ : یہ "تَابِعٌ" کی جمع ہے۔ جیسے: "صَاحِبٌ" کی جمع "أَصْحَابٌ"، "شَرِيْفٌ" کی جمع "أَشْرَافٌ"، "نَاصِرٌ" کی جمع "أَنْصَارٌ" آتی ہے، مبتداء ہے اور آگے ﴿الْاَرْذَلُوْنَ﴾ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(جب نوح علیہ السلام نے قوم کو تبلیغ کی تو) وہ کہنے لگے: کیا ہم تجھ پر ایمان لے آئیں، حالانکہ تیرے پیروکار سب سے نیچ، کمتر اور ذلیل ترین لوگ ہیں۔"

❀ وَاتَّبَعَكَ : یہ "اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ" باب "اِفْتِعَال" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ ﴿الْاَرْذَلُوْنَ﴾ اس کا فاعل ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "(جب نوح علیہ السلام نے قوم کو تبلیغ کی تو) وہ کہنے لگے: کیا ہم تجھ پر ایمان لے آئیں، حالانکہ تیری پیروی کرنے والے سب سے نیچ، کمتر اور ذلیل ترین لوگ ہیں۔"

12 - ﴿اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ﴾ (رقم الآية : 115)

لفظ [اَنَا اِلَّا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:45)

13 - ﴿وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ﴾ (رقم الآية : 134)

لفظ [عُيُوْنٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الحجر: 45)

14 - ﴿قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴾ (رقم الآية : 137، 136)

لفظ [خُلُقُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ خُلُقُ : یہ "عَادَة" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: (جب ہود علیہ السلام نے قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دِلا کر عذابِ الٰہی سے ڈرایا تو) کہنے لگے: ہمارے لیے سب برابر ہے، خواہ تو (ہمیں) نصیحت کرے،

---

❶ المغني لمحمد سالم: 310/2، 311 ❷ المهذب: 218/2 والموضح: 943

❸ المهذب: 218/2 ❹ المغني لمحمد سالم: 310/2، 311

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ نہیں ہے یہ (بت پرستی، یادگاریں اور عالی شان عمارتیں بنانا) مگر پہلے لوگوں کی عادت، رَوش، شیوہ اور طریقہ۔'' یعنی یہ بت پرستی، یادگاریں اور عالی شان عمارتیں بنانا کوئی ہماری عادت اور شیوہ ہی نہیں، یہی کچھ ہمارے پہلے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ ان کا دین بھی یہی تھا اور تمدن بھی یہی، نہ ان پر کوئی عذاب آیا نہ ہم پر آئے گا۔ ❶

❀ **خَلْقُ**: اس کے دو معنی کیے گئے ہیں:

❶ امام مہدوی اور زجاج نے اس کا معنی **"إِنْ خَلْقُنَا إِلَّا خَلْقُ الْأَوَّلِينَ، أَيْ مِثْلَ خَلْقِ الْأَوَّلِينَ"** کیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....نہیں ہے یہ (ہماری تخلیق) مگر پہلے لوگوں کی تخلیق (کی طرح)۔'' یعنی ہم زندہ ہیں جس طرح وہ زندہ تھے، ہم مرجائیں گے جس طرح وہ مرگئے، اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ گویا وہ آخرت کا انکار کررہے ہیں۔ ❷

❷ ابن مریم، ابو زرعۃ اور محمد سالم محیسن نے اس کا معنی **"إِنْ هٰذَا الَّذِي جِئْنَا بِهِ إِلَّا اخْتِلَاقُ الْأَوَّلِينَ، أَيْ كِذْبُهُمْ"** کیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....نہیں ہے یہ (جو تم لے کر آئے ہو) مگر پہلے لوگوں کا جھوٹ۔'' ❸ یعنی یہ خود ساختہ اور گھڑا ہوا دین جو تم ہمارے پاس لے کر آئے ہو یہ پہلے لوگوں کا جھوٹ ہے۔ پہلے لوگ بھی لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے نیا دین پیش کرتے تھے۔ ہم پر اس کا کچھ اثر نہیں، نہ ہمیں کوئی عذاب ہوگا۔

❀:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''قوم ہود کہنے لگی: اے ہود! جو تم لے کر آئے ہو یہ پہلے لوگوں کا ہی گھڑا ہوا جھوٹ ہے، اور ہماری یہ تخلیق اور عادت یعنی بت پرستی، یادگاریں اور عالی شان عمارتیں بنانا، پہلے لوگوں سے ہی چلی آرہی ہے، کوئی نئی نہیں۔ ہم زندہ ہیں جس طرح وہ زندہ تھے، ہم مرجائیں گے جس طرح وہ مرگئے، اور ہم دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اور نہ ہمارا کوئی حساب ہوگا۔ ❹

15 - ﴿فِي جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾﴾ (رقم الآية : 147)

لفظ [**عُيُوْنٍ**] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة الحجر: 45)

16 - ﴿وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾﴾

(رقم الآية : 149، 150)

---

❶ تفسیر عبد السلام بھٹوی ❷ شرح الهداية: 449 وحجة القراءات لأبي زرعة: 518

❸ الموضح: 943 وحجة القراءات لأبي زرعة: 518 والمهذب: 219/2

❹ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 116/8

❺ المغني لمحمد سالم: 310/2، 311

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [بُيُوتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة: 189)

لفظ [فٰرِهِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فٰرِهِيْنَ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور "حَاذِقِيْنَ، أَيْ مَاهِرِيْنَ" کے معنی میں ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(صالح علیہ السلام نے قوم کو اللہ کے انعامات یاد دلاتے ہوئے فرمایا:) اور (اللہ کی دی ہوئی قوت سے) تم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، اس حال میں کہ (پہاڑ تراشنے میں) خوب ماہر ہو۔''

❁ فَرِهِيْنَ: یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، اور "أَشِرِيْنَ، أَيْ مَرِحِيْنَ" کے معنی میں ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''(صالح علیہ السلام نے قوم کو اللہ کے انعامات یاد دلاتے ہوئے فرمایا:) اور (اللہ کی دی ہوئی قوت سے) تم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، اس حال میں کہ (اپنی کاریگری میں) اکڑنے والے ہو۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''صالح علیہ السلام نے فرمایا: اور (اللہ کی دی ہوئی قوت سے) تم پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو، اس حال میں کہ (پہاڑ تراشنے میں) خوب ماہر ہو اور (اپنی کاریگری میں) اکڑنے والے ہو۔'' ❸

17 - ﴿ كَذَّبَ أَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴾ (رقم الآية: 176)

لفظ [لْـَٔيْكَةِ] میں یہاں اور سورۃ صٓ:13 میں دو قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ اصل میں "أَيْكَة" ہے، اس کے شروع میں الف لام تعریف کا ہے۔ عربوں کے ہاں یہ منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔

❁ لْـَٔيْكَةِ: اس قراءت میں اس کو 'منصرف' بنایا گیا ہے اور اضافت کی وجہ سے مجرور ہے۔

❁ لَيْكَةَ: اس قراءت میں اس کو 'غیر منصرف' بنایا گیا ہے، کیونکہ اس کے اندر 'عَلَم' اور 'تانیث' دو سبب پائے جاتے ہیں۔ اور غیر منصرف پر 'کسرہ' نہیں آتا بلکہ اس کی جگہ 'فتحہ' آتا ہے، اس لیے یہ منصوب ہے۔ ❹

❁:..... دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں، جبکہ ابو عبید فرماتے ہیں: ﴿لَيْكَةَ﴾ بستی کا نام ہے۔ اور ﴿لْـَٔيْكَةِ﴾ سے 'پورا شہر' مراد ہے۔ ❺

❁:..... یہ لفظ قرآن مجید میں چار جگہ آیا ہے۔ دو مقامات پر ایک قراءت ہے: سورة الحجر: 78، ق: 14۔ دو مقامات پر دو قراءت ہیں: سورة الشعراء: 176، صٓ: 13۔ مصحف کا رسم بھی اس کی تائید

❶ المهذب: 202/2 ❷ الكشف: 151/2 والمهذب: 219/2
❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 118/8
❹ الموضح: 726 ❺ لطائف الاشارات: 3145/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں: میں نے مصحف امام [1] میں الحجر: 78، ق: 14 کے مقام پر ﴿الْأَيْكَةِ﴾ اور الشعراء: 176، ص: 13 میں ﴿لَئَيْكَةِ﴾ لکھا ہوا دیکھا ہے اور اس کے بعد تمام مصاحف اسی طرح کتابت پر جمع ہیں، اور کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ [2]

18 - ﴿وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ﴾ (رقم الآية : 182)

لفظ [بِالْقِسْطَاسِ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة الإسراء:35)

19- ﴿فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝﴾ (رقم الآية: 187)

لفظ [كِسَفًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ كِسْفًا : یہ "كِسْفَةٌ" سے واحد کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(جب شعیب علیہ السلام نے اصحاب الایکہ کو تبلیغ کی تو وہ معجزے کا مطالبہ کرنے لگے اور کہنے لگے:) سو تو ہم پر آسمان سے کچھ ٹکڑے گرا دے، اگر تو سچوں میں سے ہے۔"

❀ كِسَفًا : یہ "كِسْفَةٌ" سے جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(جب شعیب علیہ السلام نے اصحاب الایکہ کو تبلیغ کی تو وہ معجزے کا مطالبہ کرنے لگے اور کہنے لگے:) سو تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا گرا دے، اگر تو سچوں میں سے ہے۔"

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اصحاب الایکہ شعیب علیہ السلام کو کہنے لگے: اگر تو سچوں میں سے ہے تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا یا کچھ ٹکڑے گرا دے۔" [4]

بعض کے نزدیک یہ دونوں "كِسْفَةٌ" کی جمع کے صیغے ہیں۔ [5]

20 - ﴿وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝﴾ (رقم الآية : 192، 193، 194)

لفظ [نَزَلَ ... الرُّوحُ الْأَمِينُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نَزَّلَ ... الرُّوحَ الْأَمِينَ : اس قراءت میں ﴿نَزَّلَ﴾ "نَزَّلَ يُنَزِّلُ" باب "تَفْعِيل" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے، اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے اور ﴿الرُّوحَ الْأَمِينَ﴾ موصوف، صفت مل کر اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

---

[1] جو عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی تلاوت کے لیے مختص کیا تھا۔ [2] لطائف الاشارات: 3145/7

[3] المهذب: 219/2

[4] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 121/8، 122

[5] المهذب: 220/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک یہ (قرآن) یقینا رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ اس (رب العالمین) نے اسے امانت دار فرشتے (جبریل) کو دے کر اتارا ہے۔ آپ کے دل پر، تا کہ آپ (انبیاء کی جماعت میں شامل ہو کر لوگوں کو) ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔''

❀ **نَزَلَ ... الرُّوحُ الْاَمِيْنُ**: اس قراءت میں ﴿نَزَلَ﴾ ''نَزَّلَ يُنَزِّلُ'' ثلاثی مجرد سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے اور ﴿الرُّوحُ الْاَمِيْنُ﴾ موصوف، صفت مل کر اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک یہ (قرآن) یقینا رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے۔ جسے امانت دار فرشتہ (جبریل) لے کر اترا ہے۔ آپ کے دل پر، تا کہ آپ (انبیاء کی جماعت میں شامل ہو کر لوگوں کو) ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔''

❁:..... دونوں قراءات کا معنی قریب قریب ہے کیونکہ جبریل علیہ السلام اس وقت اترتے ہی نہیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ انہیں اتارے۔ معنی ہوگا: ''رب العالمین نے قرآن کو امانت دار فرشتے (جبریل) کو دے کر اتارا ہے۔ تو امانت دار فرشتہ (جبریل) اسے لے کر اترا ہے، آپ کے دل پر۔'' ❷

21 - ﴿اَوَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ﴾ (رقم الآية: 197)

لفظ [يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... عربی زبان میں لفظ ''كَانَ'' فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ﴾ (البقرة: 280)

❁ **يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً**: اس قراءت میں ﴿يَكُنْ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ناقص ہے اور ﴿اٰيَةً﴾ اس کی خبر مقدم ہے، اور ﴿اَنْ يَّعْلَمَهٗ﴾ مصدر کی تاویل میں ہو کر اس کا اسم مؤخر ہے۔ اصل عبارت ہوگی: ''اَوَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عِلْمُ عُلَمَآءِ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اٰيَةً۔''

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا ان (مشرکین مکہ) کے لیے اس (قرآن) کو بنی اسرائیل کے علماء کا جاننا (اس کے حق ہونے کی) ایک نشانی (دلیل) نہیں ہے۔''

❀ **تَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةٌ**: اس کی چار توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❁ ﴿تَكُنْ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل ناقص ہے اور اس میں ضمیر قصہ اس کا اسم ہے۔ آگے ﴿اَنْ يَّعْلَمَهٗ﴾

❶ الموضح: 945 وشرح الهداية: 450 والكشف: 151/2

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 123/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مصدر کی تاویل میں ہوکر مبتداء ہے، اور ﴿اٰيَةً﴾ اس کی خبر مقدم ہے۔ مبتداء خبر مل کر ﴿تَكُنْ﴾ فعل ناقص کی خبر ہیں۔ اصل عبارت ہوگی: "أَوَ لَمْ تَكُنِ الْقِصَّةُ عِلْمُ عُلَمَآءِ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اٰيَةً لَّهُمْ۔" گویا اس صورت میں "عِلْمُ عُلَمَآءِ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اٰيَةً لَّهُمْ۔" مبتداء خبر ﴿تَكُنْ﴾ فعل ناقص کی ضمیر قصہ کی تفسیر ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس (قرآن) کو بنی اسرائیل کے علماء کا جاننا ان (مشرکین مکہ) کے لیے (اس کے حق ہونے کی) ایک نشانی (دلیل) ہے۔''

② ﴿تَكُنْ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل ناقص ہے اور ﴿لَّهُمْ﴾ اس کی خبر مقدم ہے، اور ﴿اٰيَةً﴾ اس کا اسم مؤخر ہے۔ یاد رہے یہاں ﴿اٰيَةً﴾ نکرہ کا فعل ناقص کا اسم بننا جائز ہے کیونکہ اس کی خبر ﴿لَّهُمْ﴾ جار مجرور بھی نکرہ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا (قرآن کے حق ہونے کی) یہ ایک نشانی (دلیل) نہیں ہے، ان (مشرکین مکہ) کے لیے کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء (بھی) جانتے ہیں۔

③ ﴿تَكُنْ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل تامہ ہے اور ﴿اٰيَةً﴾ اس کا اسم ہے۔ آگے والا جملہ ﴿اٰيَةً﴾ سے بدل ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "أَوَ لَمْ تَقَعْ لَّهُمْ اٰيَةً" پھر اس کا بدل لایا گیا اور کہا گیا: "عِلْمُ عُلَمَآءِ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ۔"

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا ان (مشرکین مکہ) کے لیے (قرآن کے حق ہونے کی) یہ ایک نشانی (دلیل) نہ ہوئی، یعنی (اس کو) بنی اسرائیل کے علماء کا جاننا۔''

④ ﴿تَكُنْ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل ناقص ہے اور ﴿اٰيَةً﴾ اس کا اسم ہے۔ آگے ﴿اَنْ يَّعْلَمَهٗ﴾ مصدر کی تاویل میں ہوکر اس کی خبر ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "أَوَ لَمْ تَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً عِلْمَ عُلَمَآءِ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ۔" یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں فعل ناقص کا اسم نکرہ اور خبر معرفہ بن رہی ہے، جبکہ لغت عربی میں ضروری ہے کہ اس کا اسم معرفہ ہو اور خبر نکرہ ہو۔ [1]

22- ﴿فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝﴾ (رقم الآية : 217، 216)

لفظ [وَ تَوَكَّلْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَتَوَكَّلْ : اس قراءت میں فعل 'فا' کے ساتھ ہے اور یہ ماقبل جواب شرط ﴿فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ﴾ سے

[1] الموضح: 947 وشرح الهداية: 451 والكشف: 152/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بدل ہے۔ گویا اصل عبارت ہے: "وَإِنْ عَصَوْكَ فَتَوَكَّلْ۔"

ترجمہ ہوگا: "پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو کہہ دیں کہ بے شک میں اس سے بری ہوں جو تم (شرک) کرتے ہو۔ سو آپ سب پر غالب، نہایت رحم فرمانے والے (اللہ) پر بھروسا کریں۔"

❀ وَتَوَكَّلْ: اس قراءت میں فعل 'واؤ' کے ساتھ ہے۔ اور اس کا ماقبل ﴿فَقُلْ﴾ پر عطف ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "پھر اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو کہہ دیں کہ بے شک میں اس سے بری ہوں جو تم (شرک) کرتے ہو۔ اور آپ سب پر غالب، نہایت رحم فرمانے والے (اللہ) پر بھروسا کریں۔"

✿:..... گذشتہ آیات میں نبی اکرم ﷺ کو اپنے عزیز واقارب کو ڈرانے کا کہا گیا ہے اور اگر وہ بات نہ مانیں تو ان دو آیات میں آپ کا کیا رویہ ہونا چاہیے؟ یہ بتایا جا رہا ہے۔

✿:..... لفظ ﴿وَتَوَكَّلْ﴾: مصحف مکی اور شامی میں: ﴿فَتَوَكَّلْ﴾ 'فا کے ساتھ' اور مصحف مدنی، بصری اور کوفی میں: ﴿وَتَوَكَّلْ﴾ 'واؤ کے ساتھ' مکتوب ہے۔ ❷

23 - ﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝﴾ (رقم الأية : 221، 222)

لفظ [مَنْ تَنَزَّلُ] اور [الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

24 - ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝﴾ (رقم الأية : 224)

لفظ [يَتَّبِعُهُمُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَتْبَعُهُمُ: یہ "تَبِعَ يَتْبَعُ" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور شاعر لوگ، ان کے پیچھے گمراہ لوگ لگتے ہیں۔"

❀ يَتَّبِعُهُمُ: یہ "اِتَّبَعَ يَتَّبِعُ" باب "اِفْتِعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور شاعر لوگ، ان کی اقتداء اور پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔"

✿:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں، جس طرح کہ قرآن مجید میں قصہ آدم میں سورة البقرة: 38 میں ﴿فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ﴾ ہے، اور سورة طٰهٰ: 123 میں ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ﴾ ہے، جبکہ بعض نے فرق کیا ہے۔ جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔ ❹

---

❶ الموضح: 947 ❷ الوسيلة: 175 ❸ المهذب: 221/2

❹ لطائف الاشارات: 2231/5

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة النمل

1 - ﴿إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا ۖ سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝٧﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [بِشِهَابٍ قَبَسٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **بِشِهَابٍ قَبَسٍ** : اس قراءت میں ﴿بِشِهَابٍ﴾ موصوف اور ﴿قَبَسٍ﴾ اس کی صفت ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(یاد کرو) جب موسیٰ علیہ السلام (مدین سے واپس مصر کے سفر میں راستہ بھول گئے تو آپ) نے اپنے گھر والوں سے کہا: بلاشبہ میں نے ایک آگ (سی) دیکھی ہے، میں (وہاں جاتا ہوں اور) عنقریب تمہارے پاس اس (آگ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں) سے یا تو (راستے کی) کوئی خبر لاؤں گا۔ یا تمہارے پاس وہاں سے سلگایا ہوا انگارا لے کر آؤں گا، تاکہ تم تاپ لو۔''

❀ **بِشِهَابِ قَبَسٍ** : اس قراءت میں ﴿بِشِهَابِ﴾ مضاف، اور ﴿قَبَسٍ﴾ اس کا مضاف الیہ ہے۔ اور یہ اہل حجاز، بنی تغلب اور بنو تمیم کی لغت ہے۔ وہ کلام میں بدل مبدل منہ اور موصوف صفت کی بجائے اضافت کو پسند کرتے ہیں۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''(یاد کرو) جب موسیٰ علیہ السلام (مدین سے واپس مصر کے سفر میں راستہ بھول گئے تو آپ) نے اپنے گھر والوں سے کہا: بلاشبہ میں نے ایک آگ (سی) دیکھی ہے، میں (وہاں جاتا ہوں اور) عنقریب تمہارے پاس اس (آگ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں) سے یا تو (راستے کی) کوئی خبر لاؤں گا۔ یا تمہارے پاس وہاں سے سلگائی ہوئی (لکڑی) سے کوئی انگارا لے کر آؤں گا، تاکہ تم تاپ لو۔''

2 - ﴿حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝١٨﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [لَا يَحْطِمَنَّكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا يَحْطِمَنَّكُمْ** : اس قراءت میں فعل 'نون تاکید خفیفہ' کے ساتھ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب (سلیمان علیہ السلام اپنے لاؤلشکر کے ساتھ) چونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی (باقی چیونٹیوں

[1] أثر اللهجات العربية في توجيه المعنى النحوي: 165

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے) کہنے لگی: اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔''

❀ **لَا يَحْطِمَنَّكُمْ**: اس قراءت میں فعل 'نون تاکید ثقیلہ' کے ساتھ ہے اور اس میں زیادہ تاکیدی معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب (سلیمان علیہ السلام اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ) چونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی (باقی چیونٹیوں سے) کہنے لگی: اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کے لشکر تمہیں کچل ہی ڈالیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔''[1]

✿:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ ﴿لَا يَحْطِمَنَّكُمْ﴾ قراءت، ﴿لَا يَحْطِمَنَّكُمْ﴾ قراءت پر دلالت کر رہی ہے کہ معنی میں تاکید اور مبالغہ ہے۔

3 - ﴿أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [لَيَأْتِيَنِّي] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ اصل میں '' لَيَأْتِيَ'' تھا۔ اس کے ساتھ 'نون تاکید ثقیلہ' لگایا گیا تو یہ ''لَيَأْتِيَنَّ'' ہو گیا۔ پھر 'یاء' متکلم لائی گئی، اور فعل کو 'کسرہ' سے بچانے کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا۔ تو یہ ﴿لَيَأْتِيَنِّي﴾ ہو گیا۔

✿ **لَيَأْتِيَنِّي**: اس قراءت میں 'نون' تاکید ثقیلہ اور 'نون وقایہ' دو 'نون' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

❀ **لَيَأْتِيَنِّي**: اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کے لیے 'نون وقایہ' کو حذف کر دیا گیا۔ اور 'یاء' کی مناسبت سے 'نون' تاکید ثقیلہ کو کسرہ دے دیا گیا ہے۔[2]

جبکہ مکی بن ابی طالب رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''لَيَأْتِيَ'' کے ساتھ 'نون تاکید خفیفہ' لگایا گیا تو یہ ''لَيَأْتِيَنْ'' ہو گیا۔ پھر 'یاء' متکلم لائی گئی، تو اجتماع ساکنین ہو گیا۔ دونوں ساکن مبنی تھے، لہٰذا کسرہ کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا اور 'نون' تاکید خفیفہ اور 'نون وقایہ' کا آپس میں ادغام کر دیا تو ﴿لَيَأْتِيَنِّي﴾ ہو گیا۔[3]

✿:..... لفظ ﴿لَيَأْتِيَنِّي﴾: مصحف مکی میں: ﴿لَيَأْتِيَنِّي﴾ 'دو نون کے ساتھ' اور باقی مصاحف میں: ﴿لَيَأْتِيَنِّي﴾ 'ایک نون کے ساتھ' مکتوب ہے۔[4]

4 - ﴿فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾﴾ (رقم الآية : 22)

---

[1] الموضح: 951 [2] الموضح: 952
[3] الكشف: 155/2 [4] الوسيلة: 196 والجميلة: 383

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [فَمَكَّنَّ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فَمَكُنَّ : "ك" کے ضمہ کے ساتھ

❁ فَمَكَّنَّ : "ك" کے فتحہ کے ساتھ

❁:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ❶

لفظ [سَبَإٍ] اور [لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ] (سبا:15) میں تین قراءات ہیں:

❁:.....اس کلمہ کے بارے میں عرب کے ہاں دو رائے پائی جاتی ہیں۔ بعض کے ہاں یہ 'غیر منصرف' ہے کیونکہ اس میں 'علم' اور 'تانیث' دو سبب پائے جاتے ہیں کہ یہ قبیلہ کا نام ہے۔ بعض کے ہاں یہ 'منصرف' ہے، کیونکہ اس کے اندر صرف 'علم' سبب پایا جاتا ہے کہ یہ قبیلہ کے بڑے رئیس کا نام ہے جو کہ مذکر تھا: سبا بن يشجب بن ماشين بن يعرب بن قحطان۔ ممکن ہے کہ بڑے رئیس کے نام پر ہی قبیلے کا نام ہو۔

❁ سَبَأً، لِسَبَأٍ : اس قراءت میں اس کو 'غیر منصرف' بنایا گیا ہے۔ غیر منصرف پر 'کسرہ' اور 'تنوین' نہیں آتی اور 'کسرہ' کی جگہ 'فتحہ' آتا ہے۔

❁ سَبَإٍ، لِسَبَإٍ : اس قراءت میں اس کو 'منصرف' بنایا گیا ہے۔

❁ سَبَأْ، لِسَبَأْ : اس قراءت میں وقف کا اعتبار کرتے ہوئے وصلاً بھی ساکن کر دیا گیا ہے۔ جیسے: ﴿كِتَابِيَهْ، حِسَابِيَهْ، مَالِيَهْ﴾ میں کیا گیا ہے۔ ❷ اور یہ قبیلہ أَزْدِ السَّرَاةِ کی لغت ہے۔ ❸

اور امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَسَكِّنْهُ وَانْوِ الْوَقْفَ زُهْرًا وَمَنْدَلًا" "اور اس (ہمزہ) کو قنبل کے لیے ساکن کر اور وقف کی نیت کر، کہ یہ لغت بھی روشن اور خوشبودار ہے۔" ❹

5 - ﴿فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝٢٤ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (رقم الآية : 25،24)

لفظ [أَلَّا يَسْجُدُوا] میں دو قراءات ہیں:

❁ أَلَا يَسْجُدُوا : اس قراءت میں ﴿أَلَا﴾ حرف تنبیہ ہے اور ﴿يَسْجُدُوا﴾ اصل میں "يَا هٰؤُلَاءِ اسْجُدُوا" ہے۔ جس طرح کہ امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "أَرَادَ أَلَا يَا هٰؤُلَاءِ اسْجُدُوا۔" "يَا" حرف ندا ہے، حرفِ ندا چونکہ افعال پر داخل نہیں ہوتا اس لیے منادی "هٰؤُلَاءِ" محذوف ہے۔

---

❶ شرح الهداية: 452 والموضح: 953

❷ الكشف: 156/2 ❸ قواعد بناء المفردات والجمل في لهجات قبائل الازد

❹ الشاطبية: 933

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"أُسْجُدُوْا" جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف کا صیغہ ہے۔ "یا" حرف ندا کا 'الف' اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہے، اور "اسْجُدُوْا" کا 'ہمزہ' ہمزہ وصلی ہونے کی وجہ سے محذوف ہے۔ اور رسم میں دونوں کو ملا کر ﴿يَسْجُدُوْا﴾ لکھا گیا ہے۔[1] جس طرح ﴿يَبْنَؤُمَّ﴾ (طٰہٰ: 94) اصل میں "يَا ابْنَ أُمَّ" ہے، حرفِ نداء کا 'الف' اور 'ہمزہ وصلی' حذف کر کے دونوں کو ملا کر لکھا گیا ہے۔[2]

اس قراءت میں یہاں سے نیا کلام شروع ہو رہا ہے اور اس کا سابقہ کلام سے کوئی تعلق نہیں۔ جس طرح کہ امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وَقِفْ لَهُ قَبْلَهُ" "﴿أَلَّا﴾ سے قبل ﴿فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ﴾ پر وقف کرو۔"[3]

ترجمہ ہوگا: "(قوم سبا سے واپس آ کر ہدہد نے اپنی آپ دیدہ سلیمان علیہ السلام اور ان کی قوم کو سناتے ہوئے کہا:) پس شیطان نے (قوم سبا) کو اصل راستے سے روک دیا ہے، پس (اس وجہ سے) وہ (راہِ) ہدایت نہیں پاتے۔ خبردار! اے قوم (کے لوگو)! تم اللہ کو سجدہ کیا کرو جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو نکالتا ہے....."

❀ **أَلَّا يَسْجُدُوْا**: اس قراءت میں ﴿أَلَّا﴾ اصل میں "أَنْ لَا" ہے۔ "أَنْ" حرفِ ناصبہ ہے۔ "لَا" حرفِ نفی ہے۔ رسم میں 'نون' کا 'لام' میں ادغام کر کے ﴿أَلَّا﴾ لکھا گیا ہے اور اس سے پہلے "لام علت" محذوف ہے، اصل عبارت ہے: "لِأَنْ لَّا" اور ﴿يَسْجُدُوْا﴾ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف کا صیغہ ہے۔[4]

ترجمہ ہوگا: "(قوم سبا سے واپس آ کر ہدہد نے اپنی آپ دیدہ سلیمان علیہ السلام اور ان کی قوم کو سناتے ہوئے کہا:) پس شیطان نے (قوم سبا) کو اصل راستے سے روک دیا ہے، پس وہ (راہِ) ہدایت نہیں پاتے۔ (اس لیے شیطان نے روکا ہے) تاکہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو نکالتا ہے....."

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "ہدہد نے کہا: شیطان نے (قوم سبا) کو سیدھے راستے سے ہٹا دیا ہے، اس لیے وہ راہِ ہدایت نہیں پاتے۔ اور شیطان کے سیدھے راستے سے ہٹانے کی وجہ یہ ہے تاکہ وہ اللہ کو سجدہ نہ کریں جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو نکالتا ہے۔ پھر اپنے سامنے موجود لوگوں سے کہا: خبردار! اے قوم کے لوگو! تم اللہ ہی کو سجدہ کیا کرو جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں کو نکالتا ہے۔"

---

[1] الموضح: 954
[2] شرح الهداية: 454
[3] الشاطبية: 935
[4] الموضح: 955

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

6 - ﴿وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [تُخْفُونَ ... تُعْلِنُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُخْفُونَ ... يُعْلِنُونَ : یہ جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''..... (ہدہد نے قوم سبا کی بداعمالیوں کی خبر دیتے ہوئے کہا:) اور وہ (اللہ سب کچھ) جانتا ہے جو کچھ وہ (قوم سبا والے) چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں۔''

❀ تُخْفُونَ ... تُعْلِنُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''..... (ہدہد نے سامنے موجود لوگوں کو مخاطب کر کے کہا:) اور وہ (اللہ سب کچھ) جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔''[1]

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ہدہد نے کہا: قوم سبا والے جو کچھ چھپاتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ پھر سامنے موجود لوگوں کو مخاطب کر کے کہا: اللہ وہ بھی جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔ اس لیے تمہیں بھی اپنے اعمال کی اصلاح کرتے رہنا چاہیے۔''

7 - ﴿فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ﴾ (رقم الآية : 36)

لفظ [أَتُمِدُّونَنِ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ اصل میں ''أَتُمِدُّونَ'' جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اس کے ساتھ 'یاء' متکلم لائی گئی، اور فعل کو 'کسرہ' سے بچانے کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا۔ تو یہ ﴿أَتُمِدُّونَنِي﴾ ہو گیا۔

✿ أَتُمِدُّونَنِي : اس قراءت میں اصل کے مطابق پڑھا گیا ہے۔

❀ أَتُمِدُّونِّي : اس قراءت میں 'نون' علامۃ مضارع مرفوع اور 'نون وقایہ' کا آپس میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

✿ أَتُمِدُّونَنِ : اس قراءت میں 'کسرہ' پر اکتفاء کرتے ہوئے 'یاء' کو گرا دیا گیا ہے۔[2]

8 - ﴿وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا﴾ (رقم الآية : 44)

لفظ [سَاقَيْهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ سَاقَيْهَا : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ ہمزہ کا ماقبل 'فتحہ' کی مناسبت سے 'الف' سے ابدال کر دیتے ہیں۔

---

[1] الموضح: 956 وحجة القراءات لأبي زرعة: 528

[2] الموضح: 958 وشرح الهداية: 455

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ سَأَقْتَبِسُ: یہ بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے۔ یہ اصل کے مطابق 'ہمزہ ساکنہ' سے پڑھتے ہیں۔ ❶

9 - ﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ﴾ (رقم الآية : 45)

لفظ [أَنِ اعْبُدُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

10- ﴿قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ﴾ (رقم الآية : 49)

لفظ [لَنُبَيِّتَنَّهُ... لَنَقُولَنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَتُبَيِّتُنَّهُ... لَتَقُولُنَّ: یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ قوم ثمود کے 9 فسادی لوگوں کا قول حکایت کیا جا رہا ہے جو انہوں نے صالح علیہ السلام کے قتل کی سازش پر ابھارتے ہوئے ایک دوسرے سے کہا۔

ترجمہ ہوگا: ''وہ (آپس میں ایک دوسرے سے) کہنے لگے: آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ (پختہ عہد کرو) کہ تم ضرور (آج) رات صالح اور اس کے گھر والوں پر حملہ (شب خون) کرو گے، پھر (اگر اس کا کوئی وارث خون کا مطالبہ کرے تو) تم ضرور اس کے وارث سے کہہ دو گے.....''

❀ لَنُبَيِّتَنَّهُ... لَنَقُولَنَّ: یہ دونوں جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ قوم ثمود کے 9 فسادی لوگوں کا قول حکایت کیا جا رہا ہے جو انہوں نے صالح علیہ السلام کے قتل کی سازش رچاتے ہوئے کہا۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''وہ (آپس میں ایک دوسرے سے) کہنے لگے: آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ (پختہ عہد کرو) کہ ہم ضرور (آج) رات صالح اور اس کے گھر والوں پر حملہ (شب خون) کریں گے، پھر (اگر اس کا کوئی وارث خون کا مطالبہ کرے گا تو) ہم ضرور اس کے وارث سے کہہ دیں گے.....''

✿:.....حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ افراد کے اعتبار سے الفاظ کا اختلاف ہے، کسی نے دوسروں کو مخاطب کر کے جمع مذکر مخاطب کا صیغہ بولا۔ تو کسی نے اپنے سمیت سب کو سازش میں شامل کرتے ہوئے جمع متکلم کا صیغہ بولا۔

11 - ﴿مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ﴾ (رقم الآية : 49)

لفظ [مَهْلِكَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ مَهْلَكَ: یہ "هَلَكَ يَهْلِكُ" سے "مَفْعَلٌ" کے وزن پر مصدر میمی ہے۔ معنی ہوگا: "مَا شَهِدْنَا هَلَاكَ أَهْلِهِ"

---

❶ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 431، 432 ❷ المهذب: 226/2

❸ المهذب: 226/2 ولطائف الاشارات:3186/7 والموضح: 965

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(قوم ثمود کے 9 فسادی لوگ کہنے لگے اگر صالح اور اس کے اہل کے قتل پر اس کا کوئی وارث خون کا مطالبہ کرے گا تو کہیں گے:) ہم اس کے گھر والوں کی ہلاکت میں موجود نہ تھے اور بلاشبہ ہم ضرور سچے ہیں۔''

❀ **مَهْلِكَ**: یہ "هَلَكَ يَهْلِكُ" سے "مَفْعِلٌ" کے وزن پر اسم ظرف مکان ہے۔ معنی ہوگا: "مَا شَهِدْنَا مَوْضِعَ هَلَاكِهِمْ۔"

ترجمہ ہوگا: ''ہم اس کے گھر والوں کی ہلاکت کی جگہ موجود نہ تھے اور بلاشبہ ہم ضرور سچے ہیں۔''

✿ **مُهْلَكَ**: یہ "أَهْلَكَ يُهْلِكُ" سے مصدر میمی اور اسم ظرف دونوں بن سکتا ہے، کیونکہ "أَهْلَكَ" سے مصدر میمی اور اسم ظرف دونوں "مُفْعَلٌ" کے وزن پر آتے ہیں، جیسا کہ اہل بصرہ کہتے ہیں۔

مصدر میمی کے اعتبار سے معنی ہوگا: "مَا شَهِدْنَا إِهْلَاكَ أَهْلِهِ۔" ترجمہ ہوگا: ''ہم اس کے گھر والوں کو ہلاک کرنے میں موجود نہ تھے اور بلاشبہ ہم ضرور سچے ہیں۔''

اسم ظرف مکان کے اعتبار سے معنی ہوگا: "مَا شَهِدْنَا الْمَوْضِعَ الَّذِيْ فِيْهِ إِهْلَاكُ أَهْلِهِ۔"

ترجمہ ہوگا: ''ہم اس کے گھر والوں کو ہلاک کرنے کی جگہ موجود نہ تھے اور بلاشبہ ہم ضرور سچے ہیں۔''[1]

12 - ﴿فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾﴾

(رقم الآية : 51)

لفظ [أَنَّا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ**: اس قراءت میں ﴿كَانَ﴾ فعل ناقصہ ہے، ﴿عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ﴾ اس کا اسم ہے، اور ﴿أَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ﴾ اس کی خبر ہے۔ درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''پس آپ دیکھیں (قوم ثمود) کے مکر (اور چال) کا انجام کیسا ہوا کہ بے شک ہم نے انہیں (یعنی قوم کے 9 فسادی لوگ) اور ان کی قوم، سب کو ہلاک کر دیا۔''

❀ **كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ إِنَّا دَمَّرْنٰهُمْ**: اس قراءت میں ﴿كَانَ﴾ فعل تامہ ہے، جو اسم پر پورا ہو جاتا ہے۔ ﴿عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ﴾ اس کا اسم ہے، ﴿إِنَّا دَمَّرْنٰهُمْ﴾ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے اور ماقبل ﴿عُقْبَةُ﴾ کی تفسیر ہے۔ ابتداء کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔[2]

---

[1] الموضح: 965 و حجة القراءات لأبي زرعة: 531

[2] الموضح: 966 وحجة القراءات لأبي زرعة: 532

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''پس آپ دیکھیں (قوم ثمود) کے مکر (اور چال) کا انجام کیسا ہوا؟ (انجام یہ ہوا:) بے شک ہم نے انہیں (یعنی قوم کے 9 فسادی لوگ) اور ان کی قوم، سب کو ہلاک کر دیا۔''

13 - ﴿فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا﴾ (رقم الآية : 52)

لفظ [بُيُوتُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:189)

14 - ﴿فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ﴾ (رقم الآية : 57)

لفظ [قَدَّرْنَاهَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة الحجر:60)

15- ﴿قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (رقم الآية : 59)

لفظ [يُشْرِكُونَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يُشْرِكُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے! سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام ہے اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چن لیا، کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں؟''

❁ تُشْرِكُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے کہ آپ مشرکین سے کہہ دیں۔ ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے! سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام ہے اس کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چن لیا۔ کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں تم لوگ شریک ٹھہرا رہے ہو؟''

❁:..... دونوں قراءات میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ مشرکوں سے کہہ دیں۔ عرب کے ہاں جب بالواسطہ (کسی کے ذریعے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غیب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کا سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غیب لانا۔ قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الأنفال: 38)، ﴿قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ﴾ (الجاثية: 14)، ﴿قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ﴾ (يونس: 18) اور اس جگہ دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ ❸

16 - ﴿قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ﴾ (رقم الآية : 62)

---

❶ المغني:236/1 ❷ المهذب: 228/2

❸ المهذب: 228/2 والموضح: 362، 967

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَذَكَّرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَذَكَّرُوْنَ" اور ﴿تَظَهَّرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: "تَتَذَكَّرُوْنَ" سے ﴿تَذَّكَّرُوْنَ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[2]

❁ تَذَكَّرُوْنَ ❁ تَذَّكَّرُوْنَ: یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں اور باب "تَفَعُّل" سے ہیں۔ ﴿تَتَذَكَّرُوْنَ﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ﴿تَذَّكَّرُوْنَ﴾ میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'ذال' سے بدل کر 'ذال' کا 'ذال' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

ان کی ماقبل ﴿وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ﴾ اور مابعد ﴿اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکوں سے خطاب کیا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بہت کم تم (مشرکین) نصیحت قبول کرتے ہو۔''

❁ يَذَّكَّرُوْنَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے، اور باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اصل میں یہ "يَتَذَكَّرُوْنَ" تھا۔ قاعدے کے تحت اس کی 'تا' کو 'ذال' سے بدل کر 'ذال' کا 'ذال' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

اس کی ماقبل ﴿بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ اور ﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکوں کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بہت کم یہ (مشرکین) نصیحت قبول کرتے ہیں۔''[3]

17 - ﴿وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ﴾ (رقم الآية: 63)

لفظ [الرِّيٰحَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:164)

لفظ [بُشْرًا] میں ہر جگہ چار قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورة الأعراف:57)

18 - ﴿بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا

---

[1] علم الصيغة: 45 [2] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130
[3] الكشف: 164/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 534
[4] المهذب: 228/2 [5] المهذب: 229/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ (رقم الآية : 66)

لفظ [بَلِ ادّٰرَكَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل ماضی کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو ان کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ اور ادغام کی صورت میں شروع میں ہمزہ وصلی لایا جائے گا کیونکہ ساکن سے ابتداء نہیں ہو سکتی۔ ❶ جیسے: "تَطَهَّرَ" سے "اِطَّهَّرَ"، "تَتَدَارَكَ" سے ﴿اِدّٰرَكَ﴾۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❷

❁ بَلِ ادّٰرَكَ : اس قراءت میں ﴿ادّٰرَكَ﴾ "تَدَارَكَ يَتَدَارَكُ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ قاعدے کے تحت اس کی 'تا' کو 'دال' سے بدل کر 'دال' کا 'دال' میں ادغام کر دیا گیا تو "دَّارَكَ" ہو گیا۔ ساکن سے ابتداء نہیں ہو سکتی، اس لیے شروع میں ہمزہ وصلی لائے تو یہ ﴿اِدّٰرَكَ﴾ ہو گیا۔ ❸ اور یہ "تَلَاحَقَ، تَتَابَعَ" کے معنی میں ہے۔

ترجمہ ہوگا: "بلکہ آخرت کے بارے میں (مشرکین) کا علم پیچھا کرنے سے (سوچنے سمجھنے سے) عاجز گیا ہے (کہ وہ کب واقع ہوگی، اور کیسی ہوگی؟) بلکہ وہ اس کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔" ❹

❁ بَلْ اَدْرَكَ : یہ "أَدْرَكَ يُدْرِكُ" باب "إِفْعَال" سے ہے اور "أَبْلَغَ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بلکہ آخرت کے بارے میں ان کا علم اس تک پہنچنے سے عاجز آ گیا ہے (کہ وہ کب واقع ہوگی، اور کیسی ہوگی) بلکہ وہ اس کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں، بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔" ❺

19 - ﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾﴾

(رقم الآية : 67)

لفظ [ءَاِذَا... اَىِٕنَّا] میں تین قراءات ہیں:

❁ ءَاِذَا... اَىِٕنَّا : اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

---

❶ علم الصيغة: 45، 46
❷ لهجات العرب في القرآن الكريم: 130
❸ لطائف الاشارات: 7/ 3193
❹ المهذب: 229/2
❺ الكشف: 164/2، 165

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور کافروں نے کہا: کیا جب ہم مٹی ہوجائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی، تو کیا واقعی ہم ضرور (پھر قبروں سے) نکالے جانے والے ہیں؟''

❀ ءَاِذَا ... اِنَّنَا: اس قراءت میں ﴿ءَاِذَا﴾ استفہام کے ساتھ ہے اور ﴿اِنَّنَا﴾ میں ''اِنَّ'' حرف مشبہ بالفعل ہے، اور ''نَا'' جمع متکلم کی ضمیر ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور کافروں نے کہا: کیا جب ہم مٹی ہوجائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی، تو بے شک واقعی ہم ضرور (پھر قبروں سے) نکالے جانے والے ہیں؟''

✿ اِذَا... اَاِنَّا: اس قراءت میں ﴿اِذَا﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿اَاِنَّا﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور کافروں نے کہا: جب ہم مٹی ہوجائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی، تو کیا واقعی ہم ضرور (پھر قبروں سے) نکالے جانے والے ہیں؟''

20 - ﴿وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ﴾ (رقم الآية : 70)

لفظ [ضَيْقٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة النحل:127)

21 - ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ﴾ (رقم الآية : 80)

لفظ [وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ] میں قرآن مجید میں تین جگہ آتا ہے اور تینوں جگہیں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ: اس قراءت میں ﴿لَا تُسْمِعُ﴾ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور ''أَسْمَعَ يُسْمِعُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ ﴿الصُّمَّ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''بے شک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر پلٹ جائیں۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ﴾ (الروم: 52)

❀ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ: اس قراءت میں ﴿لَا يَسْمَعُ﴾ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور ''سَمِعَ

❶ المهذب: 229/2 ❷ المهذب: 229/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"يَسْمَعُ" ثلاثی مجرد ہے۔ ﴿الصُّمُّ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: "بے شک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہرے پکار کو سن سکتے ہیں، جب وہ پیٹھ پھیر کر پلٹ جائیں۔"[1]

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ﴾ (الأنبياء:45)

22 - ﴿وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ﴾ (رقم الآية : 81)

لفظ [بِهَادِي الْعُمْيِ] میں یہاں سورۃ الروم:53 میں دو قراءات ہیں:

- **بِهَادِي الْعُمْيِ** : اس قراءت میں ﴿بِهَادِي﴾ اسم فاعل اور مضاف ہے اور ﴿الْعُمْيِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (ہٹا کر) راہِ ہدایت پر لانے والے ہیں۔"
- **تَهْدِي الْعُمْيَ** : اس قراءت میں ﴿تَهْدِي﴾ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿الْعُمْيَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (ہٹا کر) راہِ ہدایت پر لا سکتے ہیں۔"[2]

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ﴾ (يونس: 43)، ﴿أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَن كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ (الزخرف: 40)

23 - ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ (رقم الآية : 82)

لفظ [أَنَّ] میں دو قراءات ہیں:

- **أَنَّ النَّاسَ** : اس قراءت میں اس سے پہلے "بِأَنَّ" حرف جر محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "بِأَنَّ النَّاسَ۔" یہ "بِأَنَّ" تَعْدِيَه بھی ہو سکتی ہے اور سَبَبِيَّه بھی۔ درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔[3]

"بِأَنَّ" تَعْدِيَه ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: "اور جب (لوگوں) پر بات وقع ہو جائے گی (یعنی قیامت کا وقت آ جائے گا) تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے، جو ان سے کلام کرے گا کہ یقیناً فلاں فلاں لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔" یعنی وہ ایمان نہ لانے والوں کی نشاندہی کرے گا۔[4]

---

[1] الموضح: 970 [2] المهذب: 230/2 [3] المهذب: 231/2

[4] ترجمہ عبدالسلام بھٹوی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"بَا" سَبَبِيَّه ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''اور جب (لوگوں) پر بات وقع ہوجائے گی (یعنی قیامت کا وقت آجائے گا) تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے، جو ان سے کلام کرے گا، (کیونکہ) یقیناً لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔'' یعنی اس کا کلام کرنا ہی قیامت کی نشانی ہوگی۔

اس قراءت کی ایک قراءت شاذہ سے تائید بھی ہوتی ہے: "تُكَلِّمُهُمْ بِأَنَّ النَّاسَ۔"[1]

❁ إِنَّ النَّاسَ: اس قراءت میں اس سے پہلے "قَالَ" فعل محذوف ہونے کی وجہ سے "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہے، کیونکہ "قَالَ" فعل کے بعد "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ اصل عبارت ہے: "تُكَلِّمُهُمْ وَتَقُولُ إِنَّ النَّاسَ۔" جس طرح قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی ہے: ﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ (الرعد: 23،24) اصل میں "يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ" ہے۔ ﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ﴾ (الزمر:3) اصل میں "يَقُولُونَ مَا نَعْبُدُهُمْ" ہے اور ﴿وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ﴾ (الأنعام:93) اصل میں "يَقُولُونَ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمْ" ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''اور جب (لوگوں) پر بات وقع ہوجائے گی (یعنی قیامت کا وقت آجائے گا) تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے، جو ان سے کلام کرے گا (اور کہے گا:) یقیناً لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔'' یعنی اس کا کلام کرنا ہی قیامت کی نشانی ہوگی۔

❁:..... دونوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ "بِأَنَّ النَّاسَ" "بَا" تَعْدِيَه کے ساتھ اور "وَتَقُولُ إِنَّ النَّاسَ" میں ﴿النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ جانور کا کلام ہے۔ اور "بِأَنَّ النَّاسَ" "بَا" سَبَبِيَّه کے ساتھ ﴿النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ میں جانور کے نکلنے یا اس کے کلام کرنے کی وجہ بیان ہوئی ہے۔[3]

24 - ﴿وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ۝﴾ (رقم الآية : 87)

لفظ [أَتَوْهُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ أَتَوْهُ: یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جس دن صور پھونکا جائے گا، تو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، گھبرا جائے گا سوائے جسے اللہ چاہے گا (گھبراہٹ سے بچالے گا)، اور وہ سب اس (اللہ) کے سامنے عاجز اور ذلیل ہوکر آئیں گے۔''

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 534 [2] الموضح: 973
[3] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ أَتَوْهُ : یہ جمع مذکر اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جس دن صور پھونکا جائے گا، تو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، گھبرا جائے گا سوائے جسے اللہ چاہے گا (گھبراہٹ سے بچالے گا)، اور وہ سب اس (اللہ) کے سامنے عاجز اور ذلیل ہوکر آنے والے ہیں۔''[1]

25-﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ﴾ (رقم الآية : 88)

لفظ [تَحْسَبُهَا] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

26 - ﴿إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ﴾ (رقم الآية : 88)

لفظ [تَفْعَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَفْعَلُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے اور تمام بنی آدم سے خطاب ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: ''یقیناوہ (اللہ) اس سے خوب باخبر ہے جو کچھ تم (لوگ) کرتے ہو۔''

❀ يَفْعَلُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور ماقبل ﴿كُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ﴾ کے بارے میں خبر دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یقیناوہ (اللہ) اس سے خوب باخبر ہے جو کچھ وہ (زمین والے اور آسمان والے) کرتے ہیں۔''[4]

27 - ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ﴾

(رقم الآية : 89)

لفظ [فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ] میں تین قراءات ہیں:

✿ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ : اس قراءت میں ﴿فَزَعٍ﴾ مصدر ہے۔ اور غیر مضاف ہونے کی وجہ سے ''مُنَوَّن'' ہے اور ﴿يَوْمَئِذٍ﴾ اس کا مفعول ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کو اس (نیکی) سے بہتر بدلہ ملے گا، اور وہ (قیامت کے) دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔''[5]

❀ فَزَعِ يَوْمَئِذٍ ✿ فَزَعِ يَوْمِئِذٍ : ان دونوں قراءات میں ﴿فَزَعٍ﴾ مضاف ہونے کی وجہ سے ''غير مُنَوَّن'' ہے اور ﴿يَوْمَئِذٍ / يَوْمِئِذٍ﴾ اس کا مضاف الیہ ہے۔[6]

---

[1] الموضح: 973 والمهذب: 231/2
[2] المهذب: 213/2
[3] الموضح: 974
[4] حجة القراءات لأبي زرعة:539
[5] الكشف:169/2
[6] الموضح: 974

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کو اس (نیکی) سے بہتر بدلہ ملے گا، اور وہ (قیامت کے) دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔''

❁:..... ﴿يَوْمَئِذٍ﴾ اور ﴿يَوْمِئِذٍ﴾ کی توجیہ دیکھیے: [سورة هود: 66]

28- ﴿وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾﴾

(رقم الآية : 93)

لفظ [تَعْمَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ تَعْمَلُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿سَيُرِيكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ مشرکین سے کہہ دیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور آپ کہہ دیجئے! سب تعریف اللہ کے لیے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہنچان لوگے اور آپ کا رب ہرگز اس سے غافل نہیں جو تم (مشرکین) کرتے ہو۔''

❁ يَعْمَلُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس قراءت میں ﴿وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾﴾ نیا جملہ ہے اور اس کا ماقبل جملہ سے تعلق نہیں ہے۔ مشرکین کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور آپ کہہ دیجئے! سب تعریف اللہ کے لیے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہنچان لوگے۔ اور (یاد رکھو) آپ کا رب ہرگز اس سے غافل نہیں جو یہ (مشرکین) کرتے ہیں۔''[1]

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 541

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة القصص

1 - ﴿وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا] میں دو قراءات ہیں:

- **نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا** : اس قراءت میں ﴿نُرِيَ﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے، اور "أَرَى يُرِي" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ﴿فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (ہم نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل) کو زمین میں اقتدار دیں اور ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔''
- **يَرَى فِرْعَوْنُ وَهَامَانُ وَجُنُودُهُمَا** : اس قراءت میں ﴿يَرَى﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے، اور "رَأَى يَرَى" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ﴿فِرْعَوْنُ وَهَامَانُ وَجُنُودُهُمَا﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (ہم نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل) کو زمین میں اقتدار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر وہ دیکھیں جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔''

:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''موسیٰ علیہ السلام کو بھیج کر ہم نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل کو زمین میں اقتدار دیں اور ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ دکھائیں اور وہ دیکھیں کہ جس خطرے سے ڈرتے ہوئے انہوں نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنا شروع کیا تھا کہ کہیں ان کی تعداد اور قوت اتنی نہ بڑھ جائے کہ وہ ہماری حکومت پر قابض ہو جائیں، ہم بنی اسرائیل ہی کے ذریعے وہ خطرہ انہیں حقیقت بنا کر دکھا دیں۔ [1]

2 - ﴿فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [حَزَنًا] میں دو قراءات ہیں:

- **حَزَنًا** : یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ "ح، زا" کے فتحہ کے ساتھ [2]

---

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 23/9

[2] اتحاف فضلاء البشر: 341/2 ولطائف الإشارات: 3223/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ حُزْنًا: یہ باقی عرب قبائل کی لغت ہے۔ "ح" کے ضمہ، "زا" سکون کے ساتھ

✿:..... قرآن مجید میں دونوں طرح آیا ہے: ﴿وَ قَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ﴾(یوسف : 84) ، ﴿وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ﴾(فاطر: 34)

3 - ﴿فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا﴾ (رقم الآية : 19)

لفظ [يَّبْطِشَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الأعراف:195)

4 - ﴿وَ لَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ؕ وَ اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [يُصْدِرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَصْدُرَ: یہ "صَدَرَ يَصْدُرُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جب (موسیٰ علیہ السلام مصر سے) مدین کے ایک کنویں کے پاس پہنچے تو اس کنویں پر کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں۔ اور ان سے ایک طرف دو عورتیں دیکھیں جو (اپنے جانور کنویں سے) ہٹا رہی تھیں۔ پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم (اپنے جانوروں کو) پانی نہیں پلاتیں جب تک چرواہے (اپنے جانوروں کو پانی) پلا کر واپس نہ چلے جائیں، اور ہمارا والد بوڑھا ہے۔"

❀ يُصْدِرَ: یہ "أَصْدَرَ يُصْدِرُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جب (موسیٰ علیہ السلام مصر سے) مدین کے ایک کنویں کے پاس پہنچے تو اس کنویں پر کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ (اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں۔ اور ان سے ایک طرف دو عورتیں دیکھیں جو (اپنے جانور کنویں سے) ہٹا رہی تھیں۔ پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہم (اپنے جانوروں کو) پانی نہیں پلاتیں جب تک چرواہے (اپنے جانوروں کو پانی) پلا کر واپس نہ لے جائیں، اور ہمارا والد بوڑھا ہے۔"

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "وہ دو عورتیں موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگیں: ہم اس وقت تک اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلاتیں جب تک چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس نہ چلے جائیں اور اپنے جانور نہ لے جائیں، اور ہمارا والد بوڑھا ہے، (وہ کنویں پر پانی پلانے کے لیے نہیں آ سکتا)۔" ❷

✿:..... اس کلمہ میں "اشمام" اور "عدم اشمام" کی توجیہ کے لیے دیکھیے: [الأنعام: 46]

---

❶ المهذب: 235/2 ❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 28/9

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

5 - ﴿قَالَتْ إِحْدٰىهُمَا يٰٓأَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ﴾ (رقم الآية : 26)

لفظ [يٰٓأَبَتِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة يوسف:4)

6 - ﴿قَالَ إِنِّيٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلٰٓى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمٰنِيَ حِجَجٍ﴾ (رقم الآية : 27)

لفظ [هَاتَيْنِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة الأنبياء:19)

7 - ﴿قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوٓا إِنِّيٓ آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيٓ آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ﴾ (رقم الآية : 29)

لفظ [لِأَهْلِهِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة طٰه:10)

لفظ [جَذْوَةٍ] میں تین قراءات ہیں:

❁:..... اس کلمہ کی 'جیم' میں میں عربوں کے ہاں تینوں حرکات 'فتحہ، ضمہ، کسرہ' لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور سب کا معنی ایک ہی ہے۔ ❹ لیکن ابو زرعہ نے شیخ احمد بن فارس قزوینی نحوی سے ان تینوں کے معنی میں فرق نقل کیا ہے۔ ❺ جن کو ترجمہ میں واضح کیا جائے گا۔ جبکہ حقیقت میں تینوں کا معنی ایک ہی ہے۔

✿ **جِذْوَةٍ**: اس کا معنی "قِطْعَةٌ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(یاد کرو) جب موسیٰ علیہ السلام (اپنے سسر کے پاس 10 سال مدت پوری کر کے واپس مصر کے سفر میں راستہ بھول گئے تو آپ) نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم ٹھہرو، بے شک میں نے ایک آگ (سی) دیکھی ہے، میں (وہاں جاتا ہوں) ہوسکتا ہے کہ میں تمہارے پاس اس (آگ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں) سے (راستے کی) کوئی خبر لے آؤں، یا آگ سے (لکڑی کا) ٹکڑا (لے آؤں)، تاکہ تم تاپ لو۔"

❀ **جَذْوَةٍ**: اس کا معنی "جَمْرَةٌ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... یا آگ سے ایک انگارہ (لے آؤں)، تاکہ تم تاپ لو۔"

✿ **جُذْوَةٍ**: اس کا معنی "شُعْلَةٌ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... یا آگ سے ایک شعلہ (لے آؤں)، تاکہ تم تاپ لو۔"

8 - ﴿وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [الرَّهْبِ] میں تین قراءات ہیں:

❶ المهذب: 235/2 ❷ الموضح: 980 ❸ المهذب: 236/2
❹ المهذب: 237/2 والموضح: 980 ❺ حجة القراءات لأبي زرعة: 544

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ الرَّهَبِ: "رَا، هَا" کے فتحہ کے ساتھ

❀ الرَّهْبِ: "رَا" کے فتحہ، "هَا" کے سکون کے ساتھ

✿ الرُّهْبِ: "رَا" کے ضمہ، "هَا" کے سکون کے ساتھ

✿:..... یہ "رَهِبَ يَرْهَبُ" باب "فَتَحَ" سے مصدر ہے، اور اس میں چار لغات پائی جاتی ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں تین آئی ہیں۔ چوتھی لغت "الرُّهُبِ" ایک شاذ قراءت میں آئی ہے۔ سب کا معنی "اَلْخَوْف" ہے۔ ❶

9 - ﴿فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [فَذٰنِكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ "ذٰلِكَ" اسم اشارہ سے تثنیہ ہے۔ قیاسی طور پر تثنیہ "ذَانِ لَكَ" ہونا چاہیے، لیکن عرب خلافِ قیاس اس کو دو طرح پڑھتے ہیں۔

✿ فَذٰنِّكَ: یہ بنی تمیم اور قیس کی لغت ہے۔ وہ اس کے "لام" کو حذف کر کے اس کی جگہ "نون" لے آتے ہیں، اور دونوں 'نون' کا آپس میں ادغام کر دیتے ہیں، لہٰذا نون مشدد ہو گیا۔

❀ فَذٰنِكَ: یہ اہل حجاز اور بنو اسد کی لغت ہے۔ وہ تخفیف کی غرض سے "لام" محذوف کا عوض لائے بغیر پڑھتے ہیں۔ ❷

10 - ﴿وَأَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيْٓ﴾ (رقم الآية : 34)

لفظ [رِدْءًا] میں تین قراءات ہیں:

✿ رِدْءًا ❀ رِدًا ✿ رِدَا

✿:..... تینوں قراءات میں ﴿رِدْءًا﴾ اصل ہے، اور باقی دو تخفیف و آسانی کی صورتیں ہیں۔ جس طرح ﴿يُخْرِجُ الْخَبْءَ، بَيْنَ الْمَرْءِ﴾ میں وقفاً ہمزہ کے حذف کے ساتھ ﴿يُخْرِجُ الْخَبْ، بَيْنَ الْمَرْ﴾ تخفیف کی جاتی ہے۔ ❸

لفظ [يُّصَدِّقُنِيْٓ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُّصَدِّقُنِيْٓ: اس کی تین توجیہات بیان کی گئی ہیں:

---

❶ شرح الهداية: 462 و عنايات رحمانی: 3/158

❷ الحجة لابن خالويه: 121 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 471، 472

❸ الموضح: 983 والحجة للفارسي: 131/4

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❸ یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے، اصل میں "هُوَ يُصَدِّقُنِيْ" ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "(موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے اللہ!) اور میرا بھائی ہارون، وہ زبان (بولنے) میں مجھ سے زیادہ فصیح ہے، تو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج، وہ میری تصدیق کرے۔"

❷ یہ ماقبل ﴿رِدْاً﴾ کی صفت ہے، اصل میں "رِدْاً مُصَدِّقًا لِّيْ" ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "..... تو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے۔"

❸ یہ ماقبل ﴿فَأَرْسِلْهُ﴾ کی ضمیر ﴿هُ﴾ سے حال ہے، اصل میں "رِدْاً مُصَدِّقًا" ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "..... تو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج! اس حال میں کہ وہ میری تصدیق کرے۔"

تینوں صورتوں میں فعل مضارع اس لیے مرفوع ہے، کیونکہ فعل مضارع جب حروف ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔

❀ **يُصَدِّقْنِيْ**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿فَأَرْسِلْهُ﴾ کا جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ اصل عبارت ہے: "إِنْ تَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقْنِيْ۔" ❹

ترجمہ ہوگا: "..... تو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج! تاکہ وہ میری تصدیق کرے۔"

11 - ﴿وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [وَقَالَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **قَالَ**: اس قراءت میں جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہونے کی وجہ سے ﴿وَ﴾ حذف کر دی گئی ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(آل فرعون کے جھٹلانے پر) موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرا رب خوب جانتا ہے اس کو جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا۔"

❀ **وَقَالَ**: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور اس آیت کا ماقبل ﴿قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى﴾ پر عطف ہے۔ ❺

ترجمہ ہوگا: "اور (آل فرعون کے جھٹلانے پر) موسیٰ علیہ السلام نے کہا میرا رب خوب جانتا ہے اس کو جو اس کے پاس سے ہدایت لے کر آیا۔"

۞:..... لفظ ﴿وَقَالَ﴾: مصحف مدنی اور شامی میں: ﴿قَالَ﴾ بغیر 'واو' کے، اور باقی مصاحف میں:

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 545 والمهذب: 237/2

❷ الموضح: 983 والكشف: 174/2

❸ شرح الهداية: 462 وحجة القراءات لأبي زرعة: 546

❹ شرح الهداية: 462 ❺ المهذب: 238/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَالَ﴾ 'واو' کے ساتھ مکتوب ہے۔ ❶

12 - ﴿وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [تَكُوْنُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَكُوْنَ لَهٗ عَاقِبَةُ ❀ يَكُوْنَ لَهٗ عَاقِبَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ۔" یہاں فعل کا فاعل ﴿عَاقِبَةُ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

13 - ﴿وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية : 39)

لفظ [يُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (فرعون) اور اس کے لشکر بغیر کسی حق کے زمین پر بڑے بن بیٹھے اور انہوں نے سمجھا کہ بے شک وہ ہماری طرف واپس نہیں لائے جائیں گے۔''

❀ يَرْجِعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''اور (فرعون) اور اس کے لشکر بغیر کسی حق کے زمین پر بڑے بن بیٹھے اور انہوں نے سمجھا کہ بے شک وہ ہماری طرف واپس نہ آئیں گے۔''

14 - ﴿قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا﴾ (رقم الآية : 48)

لفظ [سِحْرٰنِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ سِحْرٰنِ : یہ "سِحْرٌ" کی تثنیہ ہے۔ اور ماقبل محذوف "هُمَا" مبتداء کی خبر ہے۔ اصل عبارت ہے: "هُمَا سِحْرَانِ" مبتداء ضمیر 'قرآن' اور 'تورات' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(یہود) نے کہا: یہ (تورات اور قرآن) دونوں جادو ہیں، جو ایک دوسرے کی مددگار (تصدیق کرتی) ہیں۔''

❀ سٰحِرٰنِ : یہ اسم فاعل سے تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اور ماقبل محذوف "هُمَا" مبتداء کی خبر ہے۔ اصل عبارت ہے: "هُمَا سَاحِرَانِ" مبتداء ضمیر 'موسیٰ علیہ السلام' اور 'محمد صلی اللہ علیہ وسلم' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ

❶ الوسيلة: 201 والجميلة: 288 ❷ المهذب: 238/2
❸ الموضح: 985

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہو گا: ''(یہود) نے کہا: (موسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں جادوگر ہیں، جو ایک دوسرے کے مددگار (تصدیق کرتے) ہیں۔''[1]

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''یہود بغض اور عناد میں آ کر کہتے ہیں: موسیٰ علیہ السلام بھی جادوگر تھے، اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی جادوگر ہیں۔ وہ ان کی پیش گوئی کرتے تھے یہ ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور جو یہ دونوں تورات اور قرآن لے کر آئے ہیں، وہ بھی جادو ہے۔ کہ تورات آخری کتاب (قرآن) کی پیش گوئی کرتی ہے، اور یہ (قرآن) تورات کی تصدیق کرتا ہے۔''[2]

15 - ﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا﴾ (رقم الآية : 57)

لفظ [يُجْبَىٰ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ ❁ تُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِينَةٌ، جَاءَتْ سَفِينَةٌ۔" یہاں فعل کا فاعل ﴿ثَمَرَاتُ﴾ ہے، جو کہ "ثَمَرَةٌ" کی جمع ہے، اور مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔[3]

16 - ﴿حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا﴾ (رقم الآية : 59)

لفظ [فِي أُمِّهَا] میں یہاں اور [وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ] (الزخرف:4) میں دو قراءات ہیں:

✿ فِي إِمِّهَا، فِي إِمِّ: اس قراءت میں تخفیف کی غرض سے ماقبل ﴿فِي﴾ کی یاء کی مناسبت سے ہمزہ کو کسرہ دے دیا گیا ہے اور یہ عرب میں عام ہے۔

❁ فِي أُمِّهَا، فِي أُمِّ: اس قراءت میں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہمزہ' کا ضمہ باقی رکھا گیا ہے۔[4]

❁:..... عربوں میں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ یاد رہے: ﴿أُمِّهَا﴾ اور ﴿أُمِّ﴾ سے ابتداء کی صورت میں صرف 'ہمزہ مضموم' ہے۔[5]

17 - ﴿وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَّ

---

[1] الكشف: 175/2 والمهذب: 238/2

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 41/9

[3] الموضح: 986

[4] الموضح: 1145

[5] المهذب: 240/2، 339

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿اَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 60)

لفظ [تَعْقِلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَعْقِلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ﴾، ﴿لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ﴾ اور ﴿يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار مکہ کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے سو وہ محض دنیوی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ تو کیا یہ (لوگ) سمجھتے نہیں؟''

❀ **تَعْقِلُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفارِ مکہ سے خطاب ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور تمہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہے سو وہ محض دنیوی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟''

18 - ﴿لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾

(رقم الآية : 70)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اسی (اللہ) کے لیے دنیا اور آخرت میں سب تعریف ہے، اور اسی کے لیے حکم (فرماں روائی) ہے، اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ **تَرْجِعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اسی (اللہ) کے لیے دنیا اور آخرت میں سب تعریف ہے، اور اسی کے لیے حکم (فرماں روائی) ہے، اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹو گے۔''

19 - ﴿مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ؕ﴾ (رقم الآية : 71)

لفظ [بِضِيَآءٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ یونس :5)

✿:.....ترجمہ ہے: ''تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس کوئی روشنی لے آئے؟''

---

❶ الكشف: 175/2 ولطائف الاشارات: 3234/7

❷ المهذب: 240/2 ❸ المهذب: 240/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

20 - ﴿لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا﴾ (رقم الآية : 82)

لفظ [لَخَسَفَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَخَسَفَ** : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قارون جیسی مال دولت کی تمنا کرنے والے اس کے دھنسنے کے بعد اللہ کا شکر بجالاتے ہوئے کہنے لگے:) اگر اللہ تعالیٰ ہم پر احسان نہ کرتا تو وہ ضرور ہمیں بھی دھنسا دیتا۔''

❀ **لَخُسِفَ** : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اگر اللہ تعالیٰ ہم پر احسان نہ کرتا تو ضرور ہمیں بھی دھنسا دیا جاتا۔''[1]

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں قارون کی طرح نہیں بنایا، ورنہ قارون کی طرح اللہ ہمیں بھی دھنسا دیتا، اور ہم زمین میں دھنسا دیے جاتے۔''

21 - ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية : 88)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) کی ذات کے علاوہ ہر چیز ہلاک (فنا) ہونے والی ہے۔ اسی کے لیے حکم (فرماں روائی) ہے، اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ **تَرْجِعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) کی ذات کے علاوہ ہر چیز ہلاک (فنا) ہونے والی ہے۔ اسی کے لیے حکم (فرماں روائی) ہے، اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹو گے۔''

---

[1] الموضح: 988 [2] الموضح: 988

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة العنكبوت

1- ﴿ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ ﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [تُرْجَعُونَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ تُرْجَعُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:) بلاشبہ اللہ کے علاوہ جن کی تم عبادت کرتے ہو تمہارے لیے کسی رزق (روزی) کے مالک نہیں ہیں، سو تم اللہ کے ہاں ہی روزق تلاش کرو (یعنی اسی سے طلب کرو)۔ اور اسی کی عبادت کرو، اور اس کا شکر (ادا) کرو، اسی کی طرف تم (سب) لوٹائے جاؤ گے۔''

❁ تَرْجِعُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''(ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:) بلاشبہ اللہ کے علاوہ جن کی تم عبادت کرتے ہو تمہارے لیے کسی رزق (روزی) کے مالک نہیں ہیں، سو تم اللہ کے ہاں ہی روزق تلاش کرو (یعنی اسی سے طلب کرو)۔ اور اسی کی عبادت کرو، اور اس کا شکر (ادا) کرو، اسی کی طرف تم (سب) لوٹو گے۔''

❁:.....موقع اور جگہ کے اعتبار سے فرق ہے کبھی ابراہیم علیہ السلام نے صیغہ معروف بولا اور کبھی صیغہ مجہول استعمال کیا۔

2- ﴿ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ ﴾

(رقم الآية : 19)

لفظ [لَمْ يَرَوْا] میں دو قراءات ہیں:

❁ لَمْ تَرَوْا : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿ وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ یہ ابراہیم علیہ السلام کے کلام کا حصہ ہے، کہ آپ نے قوم کو مخاطب کر کے کہا۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس طرح اللہ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوہرائے گا (دوبارہ پیدا کرے گا) بے شک یہ (دوبارہ پیدا کرنا) اللہ پر بہت آسان ہے۔''

---

[1] المهذب: 243/2 [2] حجة القراءات لأبي زرعة: 549

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ لَمْ يَرَوْا : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، آخرت کے منکرین کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''کیا انہوں نے (یعنی سابقہ اقوام نے جنہوں نے آخرت کا انکار کیا) دیکھا نہیں کہ کس طرح اللہ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اسے دوہرائے گا (دوبارہ پیدا کرے گا) بے شک یہ (دوبارہ پیدا کرنا) اللہ پر بہت آسان ہے۔''

3 - ﴿ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ﴾ (رقم الآية : 20)

لفظ [النَّشْأَةَ] میں یہاں اور سورۃ النجم: 47 ، الواقعة:62 میں دو قراءات ہیں:

✿ النَّشْأَةَ ❀ النَّشَاءَةَ

❁:..... امام فراء کہتے ہیں: یہ دونوں "نَشَأَ يَنْشَأُ" باب "فَتَحَ" سے مصدر ہیں۔ ﴿رَأْفَةٌ. رَأْفَةٌ﴾ (الحدید: 27) کی طرح۔ اور معنی میں کوئی فرق نہیں۔ ❷ اور بعض کے نزدیک ﴿النَّشَاءَةَ﴾ مد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کو ظاہر کر رہا ہے کہ پیدا کرنا کوئی عام کام نہیں ہے بلکہ یہ بہت عظیم کام ہے۔ ❸

4 - ﴿وَ قَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ مَّوَدَّةُ بَيْنِكُمْ : اس کی تین توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ اس سے پہلے ﴿إِنَّمَا﴾ دو کلمے ہیں، "إِنَّ" حرف مشبہ بالفعل اور "مَا" موصولہ اس کا اسم ہے۔ ﴿مَوَدَّةُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور ﴿بَيْنِكُمْ﴾ ماقبل ﴿مَوَدَّةَ﴾ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اصل عبارت ہے: "إِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذْتُمُوْهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ أَوْثَانًا مَّوَدَّةُ بَيْنِكُمْ ۔" ❹

ترجمہ ہوگا: ''اور (ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے) کہا: بے شک وہ جنہیں تم نے اللہ کے علاوہ بت (معبود) بنا رکھا ہے، دُنیوی زندگی میں تمہاری آپس کی محبت کی وجہ سے ہے۔''

❷ اس سے پہلے ﴿إِنَّمَا﴾ کی 'میم' "مَا" کافہ ہے، جو "إِنَّ" حرف مشبہ بالفعل کے عمل کو مانع ہے۔

---

❶ الموضح: 991 والكشف: 177/2

❷ المهذب: 243/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 686

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 174/12

❹ شرح الهداية: 464 والحجة للفارسي: 138/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ﴾ مضاف مضاف الیہ ہو کر مبتداء ہے۔ اور آگے ﴿فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ اس کی خبر ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''اور (ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے) کہا: بے شک وہ جنہیں تم نے اللہ کے علاوہ بت (معبود) بنا رکھا ہے، (وہ) تمہاری آپس کی محبت (کی وجہ سے) ہے دُنیوی زندگی میں۔''

❸ زجاج کہتے ہیں: اس سے پہلے ﴿إِنَّمَا﴾ کی 'میم' "مَا" کافہ ہے۔ جو "إِنَّ" حرف مشبہ بالفعل کے عمل کو مانع ہے۔ ﴿مَّوَدَّةُ بَيْنِكُمْ﴾ محذوف "هِيَ" مبتداء کی خبر ہے۔ ❷

ترجمہ ہو گا: ''اور (ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے) کہا: بے شک وہ جنہیں تم نے اللہ کے علاوہ بت (معبود) بنا رکھا ہے، وہ تمہاری آپس کی محبت (کی وجہ سے) ہے دُنیوی زندگی میں۔''

❀ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ ✿ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ : ان دونوں قراءت میں ماقبل ﴿إِنَّمَا﴾ کی 'میم' "مَا" کافہ ہے۔ جو "إِنَّ" حرف مشبہ بالفعل کے عمل کو مانع ہے۔ اور ﴿مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ/مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ﴾ ماقبل ﴿اتَّخَذْتُم﴾ کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا مفعول اوّل ﴿أَوْثَانًا﴾ ہے۔ اصل عبارت ہے: "اِتَّخَذْتُمْ أَوْثَانًا لِمَوَدَّةِ" ❸

﴿مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ﴾ قراءت میں:

❶ ﴿مَّوَدَّةَ﴾ عدم مضاف ہونے کی وجہ سے 'مُنَوَّن' ہے اور ﴿بَيْنِكُمْ﴾ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❹

ترجمہ ہو گا: ''اور (ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے) کہا: بے شک وہ جنہیں تم نے اللہ کے علاوہ بت (معبود) بنا رکھا ہے، دنیوی زندگی میں تمہاری آپس کی محبت کے لیے ہے۔

❷ یا ﴿بَيْنِكُمْ﴾ ماقبل ﴿مَّوَدَّةَ﴾ موصوف کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❺

ترجمہ ہو گا: ''اور (ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے) کہا: بے شک وہ جنہیں تم نے اللہ کے علاوہ بت (معبود) بنا رکھا ہے، دنیوی زندگی میں تمہاری آپس میں واقع محبت کے لیے ہے۔

﴿مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ﴾ قراءت میں: یہ مضاف، مضاف الیہ ہیں۔ اور ﴿بَيْنِكُمْ﴾ "وَصْلِكُمْ" کے معنی میں ہے۔ ❻

ترجمہ ہو گا: ''اور (ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے) کہا: بے شک وہ جنہیں تم نے اللہ کے علاوہ بت (معبود) بنا رکھا ہے، دنیوی زندگی میں تمہاری آپس کی محبت کی بقا کے لیے ہے۔

---

❶ الموضح: 993
❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 550، 551
❸ شرح الهداية: 464 والموضح: 993
❹ شرح الهداية: 464
❺ الكشف: 178/2
❻ الحجة لابن خالويه: 280

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....تینوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: اللہ رب العزت خبر دے رہے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے آگ سے نکلنے کے بعد بھی قوم کو نصیحت ترک نہیں کی، بلکہ سمجھایا کہ تمہارے ان بتوں کو شریک بنانے کی بنیاد کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں، محض ایک دوسرے کی دوستی کی وجہ سے تم نے انہیں شریک بنا رکھا ہے، یا اس لیے کہ یہ تمہاری اجتماعیت اور آپس کی دوستی کی بنیاد اور بقا ہیں، کہ اگر تم ان کی عبادت چھوڑ دو گے تو تمہاری قومیت اور دوستی کا شیرازہ بکھر جائے گا، لیکن یاد رکھو یہ صرف اندھی تقلید، قومی مروّت ولحاظ اور باہمی تعلقات کا دباؤ ہے جس کی وجہ سے تم ان کی عبادت پر اڑے ہوئے ہو، مگر تمہاری یہ دوستی اور شرک وکفر پر اجماع واتحاد صرف دنیا کی زندگی تک ہے۔ ❶

5 - ﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿28﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ﴾ (رقم الآية : 28، 29)

لفظ [إِنَّكُمْ ..... أَئِنَّكُمْ] میں تین قراءات ہیں:

❁ ءَإِنَّكُمْ ... أَئِنَّكُمْ : اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں۔ اور استفہام کا تکرار سے معنی میں زجر وتوبیخ پیدا کرنا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (ہم نے) لوط علیہ السلام کو (بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا بے شک تم یقینا ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی؟ کیا بے شک تم واقعی (عورتوں کو چھوڑ کر) مردوں کے پاس آتے ہو اور راہزنی کرتے ہو؟''

❁ إِنَّكُمْ ... أَئِنَّكُمْ : اس قراءت میں ﴿إِنَّكُمْ﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿أَئِنَّكُمْ﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں جملوں میں استفہامیہ کا معنی پیدا ہو گیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (ہم نے) لوط علیہ السلام کو (بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا: بے شک تم یقینا ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی۔ کیا بے شک تم واقعی (عورتوں کو چھوڑ کر) مردوں کے پاس آتے ہو اور راہزنی کرتے ہو؟'' ❷

6 - ﴿وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ﴾ (رقم الآية : 31)

لفظ [رُسُلُنَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة المائدة:32)

---

❶ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 69/9 وتفسیر عبدالسلام بھٹوی وتفسیر مکہ۔

❷ المهذب: 245/2 ❸ المهذب: 245/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [إِبْرٰهِيمَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:124)

7 - ﴿ لَنُنَجِّيَنَّهُۥ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [لَنُنَجِّيَنَّهُۥ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة الأنعام:63)

8 - ﴿ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴾ (رقم الآية : 33)

لفظ [مُنَجُّوْكَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الأنعام:63)

9 - ﴿ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ﴾ (رقم الآية : 34)

لفظ [مُنْزِلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُنْزِلُوْنَ : یہ "أَنْزَلَ يُنْزِلُ" باب "إِفْعَال" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

❀ مُنَزِّلُوْنَ : یہ "نَزَّلَ يُنَزِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

✿:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ ❹ کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيْل" اور "إِفْعَال" کبھی ہم معنی استعمال ہوجاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "أَبْكَرَ زَيْدٌ وَبَكَّرَ زَيْدٌ ۔" ❺ اور قرآن مجید میں ہے: ﴿ وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا ﴾ (ق: 9)، ﴿ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ﴾ (البقرة: 22)

10 - ﴿ وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَا۠ وَ قَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ﴾ (رقم الآية : 38)

لفظ [ثَمُوْدَا۠] میں دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورة هود:68)

11 - ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ﴾ (رقم الآية : 42)

لفظ [يَدْعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکین کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو جانتے ہیں جنہیں یہ (مشرکین) اس کے سوا پکارتے ہیں۔''

❀ تَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ مشرکین سے خطاب ہو رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کو جانتے ہیں جنہیں تم (مشرکین) اس کے سوا پکارتے ہو۔'' ❼

---

❶ المهذب: 245/2
❷ الكشف:31/2
❸ الكشف:31/2
❹ الموضح: 944 والكشف: 179/2
❺ خاصيات ابواب الصرف: 72
❻ الموضح: 653
❼ الكشف: 179/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

12 - ﴿وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِ﴾ (رقم الآية : 50)

لفظ [آيَاتٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ آيَةٌ : یہ مفرد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے، جو مفرد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(مشرکین آپ کے بارے میں) کہتے ہیں: اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اتارا گیا۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ﴾ (الأنعام: 37)

❀ آيَاتٌ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس سے مختلف نشانیوں کے طلب کی وضاحت ہوگئی۔ ترجمہ ہوگا: ''(مشرکین آپ کے بارے میں) کہتے ہیں: اس پر اس کے رب کی طرف سے کسی قسم کی نشانیاں (معجزات) کیوں نہیں اتارے گئے۔ ❶

✿:..... مشرکین کے دونوں قول ہیں، کبھی وہ کسی نشانی (معجزے) کا مطالبہ کرتے اور اور کبھی وہ مختلف قسم کی نشانیوں (معجزوں) کا مطالبہ کرتے۔ ❷

13 - ﴿وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (رقم الآية : 55)

لفظ [يَقُولُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَقُولُ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿وَكَفَرُوا بِاللَّهِ﴾ میں لفظ ''اللہ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (اللہ قیامت کے دن کافروں سے) کہے گا: چکھو (اس کے بدلے) جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔''

❀ نَقُولُ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم (قیامت کے دن کافروں سے) کہیں گے: چکھو (اس کے بدلے) جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔'' ❸

14 - ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ﴾ (رقم الآية : 57)

لفظ [تُرْجَعُونَ] میں تین قراءات ہیں:

---

❶ المهذب: 247/2 والموضح: 995

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 80/9

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 553

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ **تُرْجِعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ تمام بنی آدم سے خطاب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، پھر تم (سب) ہماری طرف ہی لوٹو گے۔''

❁ **تُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ تمام بنی آدم سے خطاب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، پھر تم (سب) ہماری طرف ہی لوٹائے جاؤ گے۔''

❁ **يُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿كُلُّ نَفْسٍ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، پھر وہ (ہر ایک) ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔''[1]

15-﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا﴾ (رقم الآية: 58)

لفظ [**لَنُبَوِّئَنَّهُمْ**] میں دو قراءات ہیں:

❁ **لَنُبَوِّئَنَّهُمْ** : یہ ''بَوَّأَ يُبَوِّءُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ اور اس کا معنی: ''أَنْزَلَ فِيْهِ، وَجُعِلَتْ لَهُ مَسْكَنًا'' ''اتارنا، اور اس جگہ کو اس کا مسکن بنا دینا'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ہم انہیں ضرور جنت کے اونچے گھروں میں اتاریں گے (جگہ دیں گے)۔'' جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (الحشر: 9) ''اور (ان انصار کے لیے بھی مال فے میں حصہ ہے) جنہوں نے (مہاجرین) سے پہلے اس گھر (مدینہ) میں اور ایمان میں اترے ہیں (جگہ بنالی ہے)۔'' یعنی وہ مدینہ میں مقیم ہیں اور ایمان میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

اور ﴿وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ﴾ (یونس: 93) ''اور یقینا بلاشبہ ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام میں) اتارا (ٹھکانہ دیا)، باعزت اتارنا (ٹھکانہ دینا)۔''

❁ **لَنُثْوِيَنَّهُمْ** : یہ ''أَثْوَى يُثْوِيْ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اور اس کا معنی: ''أَقَامَ بِهِ'' ''ٹھہرانا، قیام کرانا'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ہم انہیں ضرور جنت کے اونچے گھروں میں ٹھہرائیں گے (قیام کروائیں گے)۔'' جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ﴾ (القصص: 45) ''اور نہ آپ مدین کے مقیم (رہنے والے) تھے۔''[2]

❁:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں: کسی کو اتارنا، ٹھہرانا، جگہ دینا، قیام کروانا، سب کا معنی ایک ہی ہے۔[3]

---

[1] الموضح: 998

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 554 والموضح: 998، 999

[3] الكشف: 181/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

16 - ﴿وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا﴾ (رقم الآية : 60)

لفظ [كَأَيِّنْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:146)

17 - ﴿فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝﴾ (رقم الآية :65، 66)

لفظ [وَلِيَتَمَتَّعُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَلْيَتَمَتَّعُوا** : اس قراءت میں **"لَام"** لام امر ہے۔ اور اس میں زجر و توبیخ کا زیادہ معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر کہا گیا: ﴿اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ﴾ (فصلت: 40) ''تم جو چاہو عمل کرو۔''

ترجمہ ہوگا: ''پھر جب وہ (اللہ، مشرکین) کو (سمندر سے) بچا کر خشکی پر لے آتا ہے، تو فوراً ہی وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں، تاکہ جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس کی ناشکری کریں۔ اور چاہیے کہ وہ مزے اڑالیں۔ سو جلدی ہی انہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔''

❀ **وَلِيَتَمَتَّعُوا** : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ اس قراءت میں بھی **"لَام"** لام امر ہی ہے۔ کیونکہ لام امر اصل میں مکسور ہوتا ہے۔ اسے تخفیف کے لیے ساکن کیا جاتا ہے۔

❷ یہ **"لَام"** لامِ كَيْ بھی ہو سکتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب وہ (اللہ، مشرکین) کو (سمندر سے) بچا کر خشکی پر لے آتا ہے، تو فوراً ہی وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس کی ناشکری کریں اور تاکہ وہ مزے اُڑاتے رہیں۔ سو جلدی ہی انہیں (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔'' ❷

18 - ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (رقم الآية : 69)

لفظ [سُبُلَنَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ ابراھیم: 12)

❶ المهذب: 248/2 ❸ الموضح: 1000 وحجة القراءات لأبي زرعة:555

❷ المغني لمحمد سالم محيسن: 291/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الروم

1 - ﴿وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [رُسُلُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة المائدة:32)

2 - ﴿ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [كَانَ عَاقِبَةَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....عربی زبان میں ﴿كَانَ﴾ فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اور نحو کا قاعدہ ہے کہ جب اس کے بعد دو معرفہ آ جائیں تو التباس پیدا نہ ہونے کی صورت میں ان میں سے کسی کو بھی اسم اور خبر بنایا جا سکتا ہے۔ ❷ ﴿عَاقِبَةَ﴾ معروفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معروف ہے، اور ﴿السُّوْٓاٰى﴾ الف لام کی وجہ سے معرفہ ہے۔

✿ كَانَ عُقْبَةُ : اس قراءت میں ﴿عُقْبَةُ﴾ کو اسم اور ﴿السُّوْٓاٰى﴾ کو خبر بنایا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر ان لوگوں کا انجام جنہوں نے برائی کی، بہت برا ہی ہوا، اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اور وہ ان (آیات) کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔''

❀ كَانَ عُقْبَةَ : اس قراءت میں ﴿عُقْبَةُ﴾ کو خبر مقدم اور ﴿السُّوْٓاٰى﴾ کو اسم مؤخر بنایا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر بہت برا ہی ہوا ان لوگوں کا انجام جنہوں نے برائی کی، اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، اور وہ ان (آیات) کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔'' ❸

3 - ﴿اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں چار قراءات ہیں:

✿ تَرْجِعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ تمام بنی آدم سے خطاب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا (پہلی بار پیدا) کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم

---

❶ المهذب: 250/2 ❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 556

❸ المهذب: 250/2 وشرح الهداية:467

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(سب) اسی کی طرف لوٹو گے۔''

❀ **تُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔تمام بنی آدم سے خطاب ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا (پہلی بار پیدا) کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر تم (سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

✿ **یَرْجِعُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿یَبْدَؤُا الْخَلْقَ﴾ میں ﴿الْخَلْقَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ﴿الْخَلْقَ﴾ کے معنی کا اعتبار کرتے ہوئے ﴿یَرْجِعُوْنَ﴾ جمع کا صیغہ آیا ہے، کیونکہ اُس سے مراد: ''مخلوقات'' ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا (پہلی بار پیدا) کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر وہ سب (مخلوقات) اسی کی طرف لوٹیں گی۔''

❀ **یُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور اس کی ضمیر نائب فاعل ماقبل ﴿یَبْدَؤُا الْخَلْقَ﴾ میں ﴿الْخَلْقَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ﴿الْخَلْقَ﴾ کے معنی کا اعتبار کرتے ہوئے ﴿یَرْجِعُوْنَ﴾ جمع کا صیغہ آیا ہے، کیونکہ اُس سے مراد: ''مخلوقات'' ہیں۔ترجمہ ہوگا: ''اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کی ابتدا (پہلی بار پیدا) کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے گا پھر وہ سب (مخلوقات) اسی کی طرف لوٹائی جائیں گی۔''[1]

4 - ﴿یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾﴾ (رقم الآیۃ : 19)

لفظ [**الْمَیِّتِ . . . الْمَیِّتَ**] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

لفظ [**تُخْرَجُوْنَ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُخْرَجُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ (بنجر) ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔اور اسی طرح تم (بھی قیامت کے دن دوبارہ قبر سے زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے۔''

❀ **تَخْرُجُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ (بنجر) ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔اور اسی طرح تم (بھی قیامت کے دن دوبارہ قبر سے زندہ ہو کر) نکلو گے۔''[3]

---

[1] الموضح: 1003 والکشف: 183/2 [2] المهذب: 251/2 [3] الموضح: 1003

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جب اللہ تعالیٰ تم کو قبروں سے نکالیں گے تو تم نکلو گے۔'' جس طرح دوسرے مقام پر ہے: ﴿كَذٰلِكَ نُخْرَجُ الْمَوْتٰى﴾ (الأعراف: 57) ''اسی طرح ہم مردوں کو (قبروں سے) نکالیں گے۔''[1]

5 - ﴿إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝۲۲﴾ (رقم الأية : 22)

لفظ [لِّلْعٰلِمِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لِّلْعٰلِمِيْنَ : یہ ''عَالِمٌ'' کی جمع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک اس (زمین و آسمان کی تخلیق) میں علماء (دانش مندوں) کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔''

اس قراءت میں تخلیق کائنات میں غور و خوض اور تدبر و تفکر کی دعوت دانش مند، عقل و فہم رکھنے والوں کو دی جا رہی ہے، کیونکہ وہی تدبر و تفکر سے کام لیتے ہیں۔ جس طرح دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَمَا يَعْقِلُهَآ إِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝۴۳﴾ (العنكبوت: 43) ''اور صرف اہل علم (جاننے والے) ہی (زمین آسمان میں پھیلی ہوئے بے شمار نشانیوں پر) سوچ و بچار کرتے ہیں۔''

❁ لِّلْعٰلَمِيْنَ : یہ ''عَالَمٌ'' کی جمع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک اس (زمین و آسمان کی تخلیق) میں تمام جہانوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔''

اس قراءت میں تخلیق کائنات میں غور و خوض کی دعوت تمام جن و انس کو دی جا رہی ہے، کیونکہ تدبر و تفکر سے جاہل کی جہالت ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس قراءت میں عموم ہے اور اس سے سب عالم و جاہل پر حجت قائم کی جا رہی ہے تاکہ قیامت کے دن کسی کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔[2]

6 - ﴿وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيِۦ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ (رقم الأية : 24)

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:90)

7 - ﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾ (رقم الأية : 30)

لفظ [فِطْرَتَ] میں وقفاً دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

8 - ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۳۱ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا﴾ (رقم الأية : 32)

---

[1] الموضح: 1003

[2] الموضح: 1004 وحجة القراءات لأبي زرعة: 558 والكشف: 184/2

[3] المهذب: 252/2 [4] المهذب: 252/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [فَرَّقُوْا] میں یہاں اور سورۃ الأنعام:159 میں دو قراءات ہیں:

✿ فَرَّقُوْا: "فَرَّقَ يُفَرِّقُ تَفْرِيقًا" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ معنی ہے: "أَنَّهُمْ فَرَّقُوْهُ، فَآمَنُوْا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوْا بِبَعْضٍ۔"[1]

ترجمہ ہوگا: "اور تم (مسلمانوں) مشرکوں میں سے نہ ہو جانا، ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین میں تفریق کر دی۔ (کچھ حصہ پر ایمان لے آئے اور کچھ حصہ کا انکار کر دیا) اور (خود بھی) کئی گروہوں میں بٹ گئے۔"

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ﴾ (النساء: 150) "اور وہ (کافر) چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کر دیں۔" یعنی بعض پر ایمان لے آئیں اور بعض کا انکار کر دیں جیسے: یہودی موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کا انکار کرتے تھے۔ اور نصاریٰ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو مانتے مگر محمد ﷺ کا انکار کرتے۔

❀ فَرَّقُوْا: یہ "فَارَقَ يُفَارِقُ مُفَارَقَةً" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ اور "تَرَكُوْا" کے معنی میں ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور تم (مسلمانوں) مشرکوں میں سے نہ ہو جانا، ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو چھوڑ دیا (کنارہ کش ہو گئے)۔ اور (خود بھی) کئی گروہوں میں بٹ گئے۔"[2]

✿:..... حقیقت میں دونوں قراءات کا معنی ایک ہی ہے۔ کیونکہ جو بعض احکامات کا انکار کرتا ہے حقیقت میں وہ دین قیم کا انکار کر رہا ہوتا ہے۔[3]

9 - ﴿وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ﴾ (رقم الآية: 36)

لفظ [يَقْنَطُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورۃ الحجر:56)

10 - ﴿وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية: 39)

لفظ [مَآ اٰتَيْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَآ اٰتَيْتُمْ: یہ "أَعْطَيْتُمْ" کے معنی میں ہے۔

❀ مَآ اٰتَيْتُمْ: یہ "جِئْتُمْ" کے معنی میں ہے۔[5]

---

[1] الكشف: 458/1 [2] الموضح: 1005
[3] المهذب: 253/2 [4] المهذب: 253/2
[5] الموضح: 1005 وحجة القراءات لأبي زرعة: 558

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [لِّيَرْبُوَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِّيَرْبُوَا : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور "رَبَا يَرْبُوْ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿رِبًا﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

❀ لِّتُرْبُوْا : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ "أَرْبٰى يُرْبِيْ" باب "إِفْعَال" سے ہے اور اس کی ماقبل ﴿اٰتَيْتُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ [1]

✿:.....لفظ ﴿مَّآ اٰتَيْتُمْ﴾ اور ﴿لِّيَرْبُوَا﴾ کی قراءات کو ملائیں تو تین قراءات بنتی ہیں:

❶ ﴿وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''(سودی کاروبار کرنے والوں سے کہا جارہا ہے:) اور جو کوئی سودی قرض تم اس لیے دیتے ہو کہ لوگوں کے مالوں میں (شامل ہو کر) وہ بڑھ جائے (زیادہ ہو جائے)، تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا'' (یعنی آخر اس کا انجام تباہی ہوتا ہے۔)

❷ ﴿وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّتُرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''(سودی کاروبار کرنے والوں سے کہا جارہا ہے:) اور جو کوئی سودی قرض تم اس لیے دیتے ہو کہ تم اس (سود) کو لوگوں کے مالوں میں (شامل کر کے) بڑھا سکو (زیادہ کرسکو)، تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا'' (یعنی آخر اس کا انجام تباہی ہوتا ہے۔)

❸ ﴿وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''(سودی کاروبار کرنے والوں سے کہا جارہا ہے:) اور جو تم سودی قرض کی طرف اس لیے آتے ہو کہ لوگوں کے مالوں میں (شامل ہو کر) وہ بڑھ جائے (زیادہ ہو جائے)، تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا'' (یعنی آخر اس کا انجام تباہی ہوتا ہے۔)

11-﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ﴾ (رقم الآية : 40)

لفظ [يُشْرِكُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُشْرِكُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ سیاق آیت سے مشرکین سے خطاب ہو رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا

[1] المهذب: 254/2 والموضح :1005 والكشف:184/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کرے؟ وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو تم شریک ٹھہراتے ہو۔''

❀ يُشْرِكُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مشرکین کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کرے؟ وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ (مشرکین) شریک ٹھہراتے ہیں۔''

12 - ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (رقم الآية : 41)

لفظ [لِيُذِيقَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِيُذِيقَهُمْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ﴾ میں لفظ ﴿اللَّهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ہے (پھیل گیا ہے) ان گناہوں کی وجہ سے جو لوگوں نے کیے ہیں، (اور اللہ چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجتے رہے گا) تاکہ وہ (اللہ) انہیں اس کا کچھ مزہ چکھائے جو انہوں نے کیا ہے، تاکہ وہ باز آجائیں۔''

❀ لِنُذِيقَهُمْ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔[3] ترجمہ ہوگا: ''خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ہے (پھیل گیا ہے) ان گناہوں کی وجہ سے جو لوگوں نے کیے ہیں، (اور ہم چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجتے رہیں گے) تاکہ ہم انہیں اس کا کچھ مزہ چکھائیں جو انہوں نے کیا ہے، تاکہ وہ باز آجائیں۔''

13 - ﴿اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ﴾ (رقم الآية : 48)

لفظ [الرِّيَاحَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:164)

لفظ [كِسَفًا] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] الموضح: 1005 وحجة القراءات لأبي زرعة: 559

[2] الموضح: 1007 [3] حجة القراءات لأبي زرعة: 560

[4] المهذب: 254/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ كِسَفًا : یہ "كِسْفَةٌ" سے واحد کا صیغہ ہے۔ ابوعلی الفارسی کہتے ہیں: مابعد ﴿مِنْ خِلٰلِهٖ﴾ کی ضمیر اس کی طرف یا ﴿سَحَابًا﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ یاد رہے ﴿كِسَفًا﴾ قراءت کے ساتھ صرف ﴿الرِّيٰحَ﴾ صیغہ جمع کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ بادل کو اٹھاتی ہیں، پھر وہ جس طرح چاہتا ہے (بادل) کو آسمان میں پھیلاتا ہے اور اسے (یعنی بادل کو) ٹکڑا (ایک گہرا بادل) بنا دیتا ہے پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ وہ (بادل) -یا- (بادل کے ٹکڑے) کے درمیان سے نکل رہی ہے۔''

❁ كِسَفًا : یہ "كِسْفَةٌ" سے جمع کا صیغہ ہے۔ ابوعلی الفارسی کہتے ہیں: مابعد ﴿مِنْ خِلٰلِهٖ﴾ کی ضمیر ﴿سَحَابًا﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ یاد رہے ﴿كِسَفًا﴾ قراءت کے ساتھ ﴿الرِّيٰحَ﴾ صیغہ جمع اور ﴿الرِّيْحَ﴾ صیغہ مفرد دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اللہ وہ ہے جو ہوا/ ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ بادل کو اٹھاتی ہیں، پھر وہ جس طرح چاہتا ہے (بادل) کو آسمان میں پھیلاتا ہے اور اسے (یعنی بادل کو) ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تو بارش کو دیکھتا ہے کہ وہ (بادل) کے درمیان سے نکل رہی ہے۔''

❁: ..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اللہ تعالیٰ کبھی بادلوں مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہے اور کبھی ایک گہرا بادل بنا دیتا ہے۔'' ❷

بعض کے نزدیک یہ دونوں "كِسْفَةٌ" سے جمع کے صیغے ہیں۔ ❸

14 - ﴿وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ۝﴾

(رقم الأية : 49)

لفظ [يُّنَزَّلَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:90)

15- ﴿فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ (رقم الأية: 50)

لفظ [اٰثٰرِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ اَثَرِ : یہ واحد کا صیغہ ہے، اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سو اللہ کی رحمت کا اثر دیکھو وہ کس طرح زمین کو اس کے بنجر ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔

---

❶ الموضح: 1008

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 119/9

❸ شرح الهداية: 390 والمهذب: 254/2

❹ المهذب: 255/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **اَثٰرِ** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ترجمہ ہوگا: ''سو اللہ کی رحمت کے اثرات دیکھو وہ کس طرح زمین کو اس کے بنجر ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ ❶

✿:..... ﴿اٰثٰرِ﴾ جمع اس لیے ہے کہ بارش جس کو آیت میں ﴿رَحْمَتِ اللّٰهِ﴾ ''اللہ کی رحمت'' سے تعبیر کیا گیا ہے اس کے اثرات بہت سے ہیں، جیسے گرمی کا رفع ہونا، گھاس کا سرسبز ہونا، پھل اور نباتات کا اگنا وغیرہ۔ اور ﴿اَثَرِ﴾ واحد میں یہ جنس کا معنی دے رہا ہے جو واحد جمع دونوں کو شامل ہے۔ ❷

16 - ﴿فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝۵۲﴾

(رقم الأية : 52)

لفظ [لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ] قرآن مجید میں تین جگہ آتا ہے اور تینوں جگہیں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ** : اس قراءت میں ﴿لَا تُسْمِعُ﴾ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ ''أَسْمَعَ يُسْمِعُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے اور ﴿الصُّمَّ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ترجمہ ہوگا: ''سو بے شک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر پلٹ جائیں۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝۸۰﴾

(النمل: 80)

❀ **لَا يَسْمَعُ الصُّمُّ** : اس قراءت میں ﴿لَا يَسْمَعُ﴾ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، ''سَمِعَ يَسْمَعُ'' ثلاثی مجرد ہے اور ﴿الصُّمُّ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ترجمہ ہوگا: ''سو بے شک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں۔ اور نہ بہرے پکار کو سن سکتے ہیں جب وہ پیٹھ پھیر کر پلٹ جائیں۔'' ❸

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝۴۵﴾ (الأنبياء:45)

17 - ﴿وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ﴾ (رقم الأية : 53)

لفظ [بِهٰدِ الْعُمْيِ] میں یہاں اور سورۃ النمل:81 میں دو قراءات ہیں:

✿ **بِهٰدِ الْعُمْيِ / بِهٰدِ الْعُمْيِ** : اس قراءت میں ﴿بِهٰدِ / بِهٰدِ﴾ اسم فاعل اور مضاف ہے۔ اور ﴿الْعُمْيِ﴾ اس کا مضاف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (ہٹا کر) راہ (ہدایت) پر لانے والے ہیں۔''

---

❶ المهذب: 255/2 والموضح: 1008

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 122/9

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 561

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **تَهْدِ الْعُمْيَ**: اس قراءت میں ﴿**تَهْدِي**﴾ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور ﴿**الْعُمْيَ**﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (ہٹا کر) راہِ (ہدایت) پر لا سکتے ہیں۔''[1]

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿**اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ**﴾ (یونس: 43)، ﴿**اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ**﴾ (الزخرف: 40)

✿:..... ﴿**بِهٰدِ الْعُمْيِ**﴾ اور ﴿**تَهْدِ الْعُمْيَ**﴾ قراءت میں ﴿**بِهٰدِيْ**﴾ اور ﴿**تَهْدِيْ**﴾ کی ''یاء'' وصلاً اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئی ہے۔

اور وقف میں ﴿**بِهٰدِيْ**﴾ کی ''یاء'' کا اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'اثبات' اور 'رسم' کا اعتبار کرتے ہوئے 'حذف' دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ جبکہ ﴿**تَهْدِيْ**﴾ میں وقفاً صرف اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'اثبات' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔[2]

18 - ﴿اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً﴾ (رقم الآية : 54)

لفظ [**ضَعْفٍ**] دونوں جگہ، اور [**ضُعْفًا**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **ضَعْفٍ، ضَعْفًا**: ان سے مراد ''عقل اور رائے کی کمزوری'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اللہ وہ ہے جس نے تمہیں عقلی کمزوری کی حالت میں پیدا کیا، پھر (اس) عقلی کمزوری کے بعد قوت دی پھر قوت کے بعد عقلی کمزوری اور بڑھاپا بنا دیا۔''

❀ **ضُعْفٍ، ضُعْفًا**: ان سے مراد ''جسمانی اور بدنی کمزوری'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اللہ وہ ہے جس نے تمہیں بدنی کمزوری کی حالت میں پیدا کیا، پھر (اس) بدنی کمزوری کے بعد قوت دی پھر قوت کے بعد بدنی کمزوری اور بڑھاپا بنا دیا۔''[3]

✿:..... یہ ''**ضَعَفَ يَضْعَفُ**'' باب ''**فَتَحَ**'' سے مصدر ہے۔ اور اس کے مصدر میں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ﴿**ضَعْفٍ، ضَعْفًا**﴾ یہ قبیلہ تمیم کی، اور ﴿**ضُعْفٍ، ضُعْفًا**﴾ یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔[4]

امام فراء کہتے ہیں کہ دونوں ہم معنی ہیں، جبکہ خلیل بن احمد فراہیدی نے دونوں کے معنی میں فرق ہے۔

---

[1] المهذب: 255/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 561

[2] المهذب: 256/2 مزید وضاحت دیکھیے: (بَابُ يَاءَاتِ الزَّوَائِدِ)

[3] لطائف الاشارات: 3289/7

[4] القراءات القرآنية بين لغتي الحجاز وتميم: 96

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ اوپر ترجمہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ❶

19 - ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ﴾ (رقم الآية : 57)

لفظ [لَّا يَنفَعُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا يَنفَعُ ... مَعْذِرَتُهُمْ ❀ لَا تَنفَعُ ... مَعْذِرَتُهُمْ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِينَةٌ، جَاءَتْ سَفِينَةٌ۔" یہاں فعل کا فاعل ﴿مَعْذِرَتُهُمْ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

20 - ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝٦٠﴾ (رقم الآية: 60)

لفظ [لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ: اس قراءت میں فعل 'نون تاکید خفیفہ' کے ساتھ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پس آپ صبر کیجیے، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ آپ کو ہلکا نہ کر دیں جو (اللہ کے وعدوں پر) یقین نہیں رکھتے۔''

❀ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ: اس قراءت میں فعل 'نون تاکید ثقیلہ' کے ساتھ ہے اور اس میں زیادہ تاکیدی معنی پایا جاتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''پس آپ صبر کیجیے، یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ آپ کو ہرگز ہلکا نہ کر دیں جو (اللہ کے وعدوں پر) یقین نہیں رکھتے۔'' ❸

❶ لطائف الإشارات: 2283/5 ❷ الموضح: 1010
❸ الموضح: 1010، 1011

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة لقمان

1- ﴿تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 3،2)

لفظ [هُدًى وَّ رَحْمَةً] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... ﴿هُدًى وَّ رَحْمَةً﴾ دونوں آپس میں معطوف معطوف علیہ ہیں اور ﴿هُدًى﴾ کا اعراب اسم مقصور ہونے کی وجہ تقدیری ہے۔

✿ هُدًى وَّ رَحْمَةً : اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ یہ دونوں ماقبل ﴿تِلْكَ﴾ کی دوسری خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ﴿تِلْكَ﴾ مبتداء ﴿اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ﴾ خبر اوّل، اور ﴿هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ﴾ خبر ثانی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''یہ کمال حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں، نیکوکاروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔''

❷ یہ دونوں ماقبل محذوف "هُوَ" مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ کمال حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں، (وہ آیات) نیکوکاروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔''

❁ هُدًى وَّ رَحْمَةً : اس قراءت میں یہ دونوں ماقبل ﴿الْكِتٰبِ﴾ سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ کمال حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں، اس حال میں کہ وہ (کتاب) نیکوں کاروں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔''[1]

2- ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [لِيُضِلَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِيَضِلَّ : یہ "ضَلَّ يَضِلُّ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

❁ لِيُضِلَّ : یہ "أَضَلَّ يُضِلُّ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔[2]

لفظ [وَّ يَتَّخِذَهَا] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 563 والموضح: 1012

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 563

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ وَّيَتَّخِذَهَا : یہ ماقبل ﴿لِيَضِلَّ لِيُضِلَّ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❁ وَّيَتَّخِذُهَا : یہ ماقبل ﴿يَّشْتَرِيْ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶

❁:..... لفظ ﴿لِّيُضِلَّ﴾ اور ﴿وَّ يَتَّخِذَهَا﴾ کی قراءات کو ملائیں تو چار قراءات بنتی ہیں:

❶ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيَضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾ ❷

ترجمہ: ''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو (دلوں کو حق سے) غافل کرنے والی بات خریدتا (اختیار کرتا) ہے، تاکہ بے علمی کے ساتھ اللہ کے راستے سے وہ بھٹک جائے، اور تاکہ اس (دعوتِ حق) کو مذاق بنائے۔''

❷ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيَضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذُهَا هُزُوًا﴾

ترجمہ: ''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو (دلوں کو حق سے) غافل کرنے والی بات خریدتا (اختیار کرتا) ہے، تاکہ بے علمی کے ساتھ اللہ کے راستے سے وہ بھٹک جائے، اور وہ اس (دعوتِ حق) کو مذاق بناتا ہے۔''

❸ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾

ترجمہ: ''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو (دلوں کو حق سے) غافل کرنے والی بات خریدتا (اختیار کرتا) ہے، تاکہ بے علمی کے ساتھ وہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے گمراہ کرے، اور تاکہ اس (دعوتِ حق) کو مذاق بنائے۔''

❹ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذُهَا هُزُوًا﴾

ترجمہ: ''اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو (دلوں کو حق سے) غافل کرنے والی بات خرید تا (اختیار کرتا) ہے، تاکہ بے علمی کے ساتھ وہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے گمراہ کرے، اور وہ اس (دعوت حق) کو مذاق بناتا ہے۔''

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:67)

3 - ﴿كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [اُذُنَيْهِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة المائدة:45)

---

❶ الموضح: 1013 وحجة القراءات لأبي زرعة: 563

❷ ❁:..... ﴿لِّيَضِلَّ ... وَّيَتَّخِذَهَا﴾ یہ "قراءت رويس عن يعقوب" من طريق طيبة النشر ہے۔

❸ المغني: 142/1 ❹ المهذب: 257/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿وَهُوَ يَعِظُهُ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 13)

لفظ [يٰبُنَيَّ] میں یہاں اور آیت نمبر:17 میں تین قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے:(سورة هود: 42)

5 - ﴿يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ﴾ (رقم الآية : 16)

لفظ [يٰبُنَيَّ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے:(سورة هود: 42)

لفظ [تَكُ مِثْقَالَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....عربی زبان میں لفظ "كَانَ" فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ﴾ (البقرة: 280)

✿ تَكُ مِثْقَالُ : اس قراءت میں ﴿تَكُ﴾ فعل تامہ ہے۔ ﴿مِثْقَالُ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور ﴿تَكُ﴾ اپنے اسم ﴿مِثْقَالُ﴾ کے معنی کا اعتبار کرتے ہوئے مؤنث کا صیغہ آیا ہے، کیونکہ اُس سے مراد "الْحَسَنَةُ - يا - السَّيِّئَةُ" ہے۔ جو کہ مؤنث ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا) اے میرے پیارے بیٹے! بے شک کوئی چیز (نیکی یا برائی) کا اگر رائی کے ایک دانے کا وزن پایا گا، پھر وہ کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں یا زمین میں تو اللہا سے لے آئے گا۔"

❁ تَكُ مِثْقَالَ : اس قراءت میں ﴿تَكُ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اس میں "هِيَ" ضمیر اس کا اسم ہے جو "الْحَسَنَةُ - يا - السَّيِّئَةُ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو ماقبل ﴿فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ کے مفہوم سے نکلا ہے، کیونکہ پیچھے آیت میں اعمال کی بات ہو رہی ہے۔ اور ﴿مِثْقَالَ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اے میرے پیارے بیٹے! بے شک کوئی بھی اگر وہ (نیکی یا برائی) رائی کے ایک دانے کا وزن ہوگی، پھر وہ کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں یا زمین میں تو اسے اللہ لے آئے گا۔" ❸

6 - ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [لَا تُصَعِّرْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا تُصَعِّرْ : یہ بنی تمیم کی لغت ہے۔ اور "صَعَّرَ يُصَعِّرُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة:564 ❷ المهذب: 257/2

❸ الموضح: 1014، 1015 وحجة القراءات لأبي زرعة: 565

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ لَا تُصْعِرْ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور "صَاعَرَ يُصَاعِرُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ ❶

7 - ﴿اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً﴾ (رقم الآية: 20)

لفظ [نِعَمَهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نِعَمَهٗ: یہ "نِعْمَةٌ" کی جمع ہے اور ضمیر کی طرف مضاف ہے، جو لفظ "اللہ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے تمہاری خاطر مسخر کر دیا ہے، اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی ظاہری و باطنی (کھلی اور چھپی) نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں۔"

❀ نِعْمَةً: یہ واحد کا صیغہ ہے اور جمع کا معنی دے رہا ہے۔ جیسے: ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾ (ابراهيم: 34) میں لفظ مفرد بولا، حالانکہ اس سے مراد جمع اور کثرتِ نعم ہیں۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے تمہاری خاطر مسخر کر دیا ہے، اور اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی ظاہری و باطنی (کھلی اور چھپی) نعمت تم پر پوری کر دی ہے۔"

8 - ﴿وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ﴾ (رقم الآية: 23)

لفظ [فَلَا يَحْزُنْكَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة آل عمران: 176)

✿:.....ترجمہ ہے: "اور جس نے کفر کیا اس کا کفر تجھے غمزدہ نہ کرے۔"

9 - ﴿وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية: 27)

لفظ [وَّالْبَحْرُ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....اس آیت میں ﴿اَنَّمَا﴾ دو کلمے ہیں، "اَنَّ" حرف مشبہ بالفعل اور "مَا" موصولہ ہے، جو اس کا اسم ہے۔ رسم میں دونوں کو ملا کر لکھا گیا ہے اور ﴿اَقْلَامٌ﴾ اس کی خبر ہے۔

✿ وَالْبَحْرُ: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل ﴿اَنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل کے اسم ﴿مَا﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اگر واقعی ہی ایسا ہو کہ زمین میں جو بھی درخت ہیں قلمیں ہوں اور واقعی سمندر اس کی سیاہی ہو جس کے بعد سات سمندر اور ہوں، (اور تم اللہ کی باتیں لکھنے لگو) تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔"

---

❶ المهذب: 258/2 ❷ الموضح: 1016 والكشف: 189/2

❸ المغني: 379/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ وَّ الْبَحْرُ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے اور یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ آگے ﴿يَمُدُّهُ...﴾ اس کی خبر ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر واقعی ہی ایسا ہو کہ زمین میں جو بھی درخت ہیں قلمیں ہوں اور سمندر اس کی سیاہی ہو، جس کے بعد سات سمندر اور ہوں، (اور تم اللہ کی باتیں لکھنے لگو) تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔''

اس کی ایک شاذ قراءت سے تائید بھی ہوتی ہے: ''وَ بَحْرٌ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ.....''۔ ❷

10-﴿ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ﴾ (رقم الآية : 30)

لفظ [يَدْعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے اور اس کی ماقبل ﴿مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ سیاق آیت سے مشرکین سے خطاب ہو رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(زمین و آسمان کا) یہ (انتظامات اور نشانیاں یہ سب کچھ) اس لیے ہے کہ کیونکہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ بے شک اس کے علاوہ جن کو تم (مشرکین) پکارتے ہو، وہ باطل ہے۔

❀ يَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مشرکین کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(زمین و آسمان کا) یہ (انتظامات اور نشانیاں یہ سب کچھ) اس لیے ہے کہ کیونکہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ بے شک اس کے علاوہ جن کو وہ (مشرکین) پکارتے ہیں، وہ باطل ہے۔ ❸

11 - ﴿وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ﴾ (رقم الآية : 34)

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:90)

❶ الموضح: 1016 و شرح الهداية: 471
❷ الكشف: 189/2
❸ الموضح: 1017 وحجة القراءات لأبي زرعة: 567
❹ المهذب: 260/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة السجدة

1- ﴿الَّذِيٓ اَحۡسَنَ كُلَّ شَيۡءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِيۡنٍ ۚ﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [خَلَقَهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ خَلَقَهٗ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) وہ (ذات ہے) جس نے اچھا بنایا ہر چیز کو جو اس نے پیدا کی اور انسان کی پیدائش تھوڑی سی مٹی سے شروع کی۔''

❀ خَلْقَهٗ : یہ "خَلَقَ يَخْلُقُ" باب "نَصَرَ" مصدر ہے۔ اور ماقبل ﴿كُلَّ﴾ سے بدل اشتمال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) وہ (ذات ہے) جس نے ہر چیز کی پیدائش کو اچھا بنایا اور انسان کی پیدائش تھوڑی سی مٹی سے شروع کی۔''[1]

2 - ﴿وَقَالُوٓا ءَاِذَا ضَلَلۡنَا فِى الۡاَرۡضِ ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [ءَاِذَا... ءَاِنَّا] میں تین قراءات ہیں:

✿ ءَاِذَا... ءَاِنَّا : اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں۔ اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم زمین میں گم ہو گئے (مٹی میں مل کر فنا ہو گئے)؟ کیا واقعی ہم ضرور نئی پیدائش میں ہوں گے (از سر نو پیدا کیے جائیں گے)؟''

❀ ءَاِذَا... اِنَّا : اس قراءت میں ﴿ءَاِذَا﴾ استفہام کے ساتھ، اور ﴿اِنَّا﴾ اخبار کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم زمین میں گم ہو گئے (مٹی میں مل کر فنا ہو گئے) واقعی ہم ضرور نئی پیدائش میں ہوں گے (از سر نو پیدا کیے جائیں گے)؟''

---

[1] المهذب: 261/2 وشرح الهداية: 472

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ إِذَا... ءَإِنَّا : اس قراءت میں ﴿إِذَا﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿ءَإِنَّا﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں گم ہو گئے (مٹی میں مل کر فنا ہو گئے) کیا واقعی ہم ضرور نئی پیدائش میں ہوں گے (از سر نو پیدا کیے جائیں گے)؟''

3 - ﴿قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ (آخرت کے منکروں سے) کہہ دیں! تمہاری (جان) موت کا فرشتہ قبض کرے گا، جو تم پر (اللہ کی طرف سے) مقرر کیا گیا ہے، پھر تم اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ تَرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''آپ (آخرت کے منکروں سے) کہہ دیں! تمہاری (جان) موت کا فرشتہ قبض کرے گا، جو تم پر (اللہ کی طرف سے) مقرر کیا گیا ہے، پھر تم اپنے رب ہی کی طرف لوٹو گے۔''

4 - ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [مَّآ اُخْفِيَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَّآ أُخْفِيْ : یہ واحد متکلم، فعل مضارع معروف ہے اور ''أَخْفٰى يُخْفِيْ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''پس کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ (ان کے نیک اعمال کے بدلے میں) ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک میں نے ان کے لیے پوشیدہ رکھی ہے۔''

❀ مَّآ أُخْفِيَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے اور ''أَخْفٰى يُخْفِيْ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اس کی ضمیر نائب فاعل ماقبل ﴿مَا﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ نیکوں کاروں کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''پس کوئی شخص نہیں جانتا جو کچھ (ان کے نیک اعمال کے بدلے میں) ان کی آنکھوں کی

---

❶ الموضح: 1020 والمهذب: 261/2 ❷ المهذب: 262/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی ہوئی ہے۔"[1]

5 - ﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا﴾ (رقم الآية : 24)

لفظ [لَمَّا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَمَّا** : اس قراءت میں یہ مکمل کلمہ ہے، اور ظرف کا معنی دے رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور جب (بنی اسرائیل) نے صبر کیا (ثابت قدمی اختیار کی) تو ہم نے ان میں سے کئی امام (اور پیشوا) بنائے جو ہمارے حکم سے (ان کی) راہنمائی کرتے تھے۔"

اس قراءت میں بنی اسرائیل کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے کہ جب انہوں نے صبر اور استقامت اختیار کیا تو اللہ نے انہیں لیڈر شپ عطا کر دی اور ان میں سے کئی امام (پیشوا) بنا دیے۔

❀ **لِمَا** : اس قراءت میں یہ دو کلمہ ہے، ﴿لِ﴾ حرف جر ہے۔ اور ﴿مَا﴾ مصدریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور ہم نے (بنی اسرائیل) میں سے کئی امام (اور پیشوا) بنائے اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا (ثابت قدمی اختیار کی)، وہ (امام) ہمارے حکم سے (ان کی) راہنمائی کرتے تھے۔"

اس قراءت میں بنی اسرائیل کو لیڈر شپ عطا کرنے کی وجہ بیان کی جا رہی ہے کہ ان کے صبر کی وجہ سے ہم نے ان میں سے کئی امام (پیشوا) بنا دیے۔[2]

---

[1] الموضح: 1020 وحجة القراءات لأبي زرعة:569

[2] الموضح: 1021 وحجة القراءات لأبي زرعة:569

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الأحزاب

1- ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝١ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝٢﴾ (رقم الأية : 1،2)

لفظ [تَعْمَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَعْمَلُونَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے اور اس کی ماقبل ﴿وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کافر اور منافقین کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہیے، اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے، بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔ اور آپ اس کی پیروی کریں جو آپ کے رب کی جانب سے آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے، بے شک اللہ اس سے جو وہ (کافر اور منافقین) کرتے ہیں، ہمیشہ پورا باخبر ہے۔''

❀ **تَعْمَلُونَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے اور اس کی ماقبل ﴿وَاتَّبِعْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ آپ ﷺ اور امت کو خطاب کیا جا رہا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''ترجمہ ہوگا: ''اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہیے، اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے، بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔ اور آپ اس کی پیروی کریں جو آپ کے رب کی جانب سے آپ کی طرف وحی کی جاتی ہے، بے شک اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، ہمیشہ پورا باخبر ہے۔''

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''بے شک اللہ ہمیشہ سے پورا باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو اور جو یہ کافر اور منافقین کرتے ہیں۔''

2- ﴿وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ﴾ (رقم الأية : 4)

لفظ [تُظَاهِرُونَ] میں چار قراءات ہیں:

✿:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع

---

[1] الكشف:193/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 570

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَظْهَرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: "تَتَظَاهَرُوْنَ" سے ﴿تَظَّهَّرُوْنَ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[2]

✿ تَظْهَرُوْنَ ❀ تَظَّهَّرُوْنَ: یہ دونوں "تَظَاهَرَ يَتَظَاهَرُ" باب "تَفَاعُل" سے ہیں۔ ﴿تَظَّهَّرُوْنَ﴾ میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے اور ﴿تَظَّهَّرُوْنَ﴾ میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'ظاء' سے بدل کر 'ظاء' کا 'ظاء' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

✿ تَظَّهَّرُوْنَ: یہ "تَظَهَّرَ يَتَظَهَّرُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اور قاعدہ کے تحت اس 'تا' کو حذف کرنے کے بجائے اسے 'ظاء' سے بدل کر 'ظاء' کا 'ظاء' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

❀ تُظْهِرُوْنَ: یہ "ظَاهَرَ يُظَاهِرُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔

❀:..... یہ کلمہ "ظَهْرٌ" سے ہے، جس کا معنی "پشت" ہے۔ اور اس سے مراد 'ظہار' ہے۔ خاوند کا اپنی بیوی کو "أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّي" "تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے۔" کہنا ہے۔ یہ کلمہ تینوں بابوں سے استعمال ہوتا ہے اور معنی ایک ہے۔[3]

3 - ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ﴾ (رقم الآية: 9)

لفظ [تَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْمَلُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ اس کی ماقبل ﴿اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ایمان والوں سے خطاب ہو رہا ہے۔ ترجمہ ہو گا: "ایمان والو! اپنے آپ پر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم پر (غزوہ خندق کے موقع پر) کئی لشکر چڑھ آئے تو ہم نے ان (لشکروں) پر آندھی بھیج دی اور ایسے لشکر جنہیں تمنے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم (ایمان والے) کر رہے تھے (یعنی خندق کھود رہے تھے، بھوک پیاس اور خوف کی سختیاں برداشت کر رہے تھے اور استقامت اختیار

---

[1] علم الصيغه: 45 [2] لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

[3] الموضح: 1025 وحجة القراءات لأبي زرعة: 572

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیے ہوئے تھے) اللہ خوب دیکھنے والا تھا۔''

❀ **يَعْمَلُونَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ماقبل ﴿إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ﴾ میں ﴿جُنُودٌ﴾ کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔ترجمہ ہوگا: ''ایمان والو! اپنے آپ پر اللہ کی نعمت یاد کرو، جب تم پر (غزوہ خندق کے موقع پر) کئی لشکر چڑھ آئے تو ہم نے ان (لشکروں) پر آندھی بھیج دی اور ایسے لشکر جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ وہ (لشکر) کر رہے تھے (یعنی حق اور اسلام کو مٹانے کے لیے آخری حد کوشش کر رہے تھے) اللہ خوب دیکھنے والا تھا۔''[1]

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور جو کچھ تم اور وہ لشکر کر رہے تھے اللہ ہر ایک کو خوب دیکھنے والا تھا۔''

4 - ﴿وَإِذْ قَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا﴾

(رقم الآية : 13)

لفظ [لَا مُقَامَ] میں یہاں اور سورۃ مریم:73 ، الدخان: 51 میں دو قراءات ہیں:

❁ **لَا مُقَامَ** : یہ "أَقَامَ يُقِيمُ" باب "إِفْعَال" سے اسم ظرف یا مصدر ہے۔

اسم ظرف کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''اور جب (منافقوں) میں سے ایک گروہ نے (غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کی ہمتیں پست کرنے کے لیے) کہا: اے یثرب (مدینے) والو! تمہارے لیے (خندق کے پاس اب) کوئی ٹھہرنے کی جگہ نہیں۔ پس لوٹ چلو (مدینہ کی طرف یا پہلے دین کی طرف تاکہ مشرکین تمہیں نقصان نہ پہنچائیں)۔''

مصدر کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''.....اے یثرب (مدینے) والو! تمہارے لیے (خندق کے پاس اب) کوئی قیام اور ٹھہراؤ نہیں۔ پس لوٹ چلو۔''

❀ **لَا مَقَامَ** : یہ "قَامَ يَقُومُ" سے باب "نَصَرَ" اسم ظرف یا مصدر ہے۔

اسم ظرف کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''.....اے یثرب (مدینے) والو! تمہارے لیے (خندق کے پاس اب) کوئی پاؤں رکھنے کی بھی جگہ نہیں۔ پس لوٹ چلو۔''

مصدر کے اعتبار سے ترجمہ ہوگا: ''اے یثرب (مدینے) والو! تمہارے لیے (خندق کے پاس اب) کوئی ٹھہرنا نہیں ہے۔ پس لوٹ چلو۔''[2]

---

[1] الموضح: 1029 وحجة القراءات لأبي زرعة:570

[2] المهذب: 275/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....المعجم الوسیط میں ﴿مَقَامَ﴾ "مَوْضِعُ الْقَدَمَيْنِ۔" اور ﴿مُقَامَ﴾ "مَوْضِعُ الْإِقَامَةِ" معنی کیا گیا ہے۔ اور آیت کے ترجمہ میں اسی کے مطابق معنی کیا گیا ہے۔

5 - ﴿وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا﴾ (رقم الأية : 14)

لفظ [لَاٰتَوْهَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ لَاٰتَوْهَا : یہ "لَفَعَلُوْهَا" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہو گا: "اور اگر اس شہر (مدینہ) میں (منافقوں) پر داخل ہوا جاتا پھر انہیں فتنے کی طرف دعوت دی جاتی (یعنی اگر کفار مدینہ میں داخل ہو کر منافقین کو دعوت دیتے کہ مسلمانوں پر ہلہ بول دو) تو وہ اس کو کر گزرتے اور اس بارے میں بہت کم توقف کرتے (فوراً ان کی پیشکش قبول کرتے)۔"

❁ لَاٰتَوْهَا : یہ "لَأَعْطَوْهَا" کے معنی میں ہے۔[1] ترجمہ ہو گا: "اور اگر اس شہر (مدینہ) میں (منافقوں) پر داخل ہوا جاتا پھر انہیں فتنے کی طرف دعوت دی جاتی (یعنی اگر کفارِ مدینہ میں داخل ہو کر منافقین کو دعوت دیتے کہ مسلمانوں پر ہلہ بول دو) تو وہ اس کو بجا لیتے اور اس بارے میں بہت کم توقف کرتے (فوراً ان کی پیشکش قبول کرتے)۔"

6 - ﴿يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْـَٔلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ﴾ (رقم الأية : 20)

لفظ [يَحْسَبُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

لفظ [يَسْـَٔلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَسْـَٔلُوْنَ : یہ "سَأَلَ يَسْأَلُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہو گا: "(منافقین کی بزدلی اور خوف و دہشت کا حال یہ ہے کہ کافروں کے گروہ اگرچہ غزوہ خندق سے ناکام و نامراد واپس جا چکے ہیں، لیکن) وہ (اب تک) سمجھ رہے ہیں کہ (کفار کے لشکر واپس) نہیں گئے۔ اور اگر وہ لشکر دوبارہ مڑ کر آ جائیں تو ان کی خواہش ہو گی کہ کاش وہ (شہر سے نکل کر کسی) گاؤں میں چلے جائیں اور (وہاں بیٹھے کسی سے) تم (مسلمانوں) کے احوال معلوم کرتے رہیں (کہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے یا نہیں؟ یا لشکرِ کفار کامیاب رہا یا ناکام؟)"

❁ يَسَّآءَلُوْنَ : یہ "تَسَاءَلَ يَتَسَاءَلُ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ باب "تَفَاعُل" سے ہونے

---

[1] الموضح: 1030 [2] المهذب: 266/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے صرفی قاعدے کے تحت اس کی 'تاء' کو 'سین' سے بدل کر 'سین' کا 'سین' میں ادغام کر دیا گیا ہے اور اس کا معنی ہے: "يَسْأَلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔"[1]

ترجمہ ہوگا: ''وہ (اب تک) سمجھ رہے ہیں کہ (کفار کے لشکر واپس) نہیں گئے۔ اور اگر وہ لشکر دوبارہ مڑکر آجائیں تو ان کی خواہش ہوگی کہ کاش وہ (شہر سے نکل کر کسی) گاؤں میں چلے جائیں اور (وہاں بیٹھے) ایک دوسرے سے تم (مسلمانوں) کے احوال معلوم کرتے رہیں۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور اگر وہ کفار کے لشکر دوبارہ مڑکر آجائیں تو منافقین کی خواہش ہوگی کہ کاش وہ مدینہ شہر سے نکل کر کسی گاؤں میں چلے جائیں اور وہاں بیٹھے کسی آنے جانے والے سے یا ایک دوسرے سے تم (مسلمانوں) کے احوال معلوم کرتے رہیں کہ تمہارے پاس مسلمانوں کی کوئی خبر تو نہیں آئی؟ محمد ﷺ اور اس کے ساتھی ہلاک ہوئے یا نہیں؟

❁:..... لفظ ﴿يَسْئَلُوْنَ﴾ اکثر مصاحف میں بغیر الف کے اور بعض مصاحف میں ﴿يَسَّآءَلُوْنَ﴾ الف کے ساتھ مکتوب ہے۔[2]

7 - ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [اُسْوَةٌ] میں یہاں اور سورة الممتحة:4،6 میں دو قراءات ہیں:

❁ اُسْوَةٌ: یہ بنی تمیم، اسد اور بعض قبیلہ قیس کی لغت ہے۔ ''ہمزہ'' مضموم کے ساتھ

❁ اِسْوَةٌ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ''ہمزہ'' مکسور کے ساتھ[3]

8- ﴿وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا﴾ (رقم الآية : 26)

لفظ [الرُّعْبَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة آل عمران:151)

9- ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ﴾ (رقم الآية : 30)

لفظ [مُّبَيِّنَةٍ] میں دو قراءات ہیں:

❁ مُّبَيِّنَةٍ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ایسی بے حیائی جو (دیکھنے اور جاننے والے کو) واضح کر دینے والی ہو (کہ یہ فحاشی ہے)۔'' یعنی جو بالکل ظاہر ہو۔

---

[1] الموضح: 1031

[2] الوسيلة: 205 والجميلة: 429

[3] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 461 والمهذب: 267/2

[4] المغني: 367/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **مُّبَيِّنَةٍ** : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''ایسی بے حیائی جو واضح کر دی گئی ہو (دیکھنے اور جاننے والے کے لیے)۔'' یعنی جو اللہ نے تم پر واضح کر دی ہے کہ یہ بے حیائی ہے۔

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (آل عمران: 118) ''تحقیق ہم نے تمہارے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو (تو سمجھ جاؤ)'' یعنی اللہ تعالیٰ نے خیر و شر اور فحاشی و عفت ہر چیز واضح کر دی ہے۔

لفظ [يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ** ❀ **يُّضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ** : ان دونوں قراءات میں ﴿يُضٰعَفْ/ يُضَعَّفْ﴾ یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿الْعَذَابُ﴾ ان کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

✿ **نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابَ** : اس قراءت ﴿نُضَعِّفْ﴾ یہ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿الْعَذَابَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔[2]

✿:..... ﴿يُضَعَّفْ، نُضَعِّفْ﴾ ''تشدید العین'' کے ساتھ یہ اہل نجد کی، اور ﴿يُضٰعَفْ﴾ ''تخفیف العین'' کے ساتھ یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔[3]

✿:..... لفظ ﴿مُّبَيِّنَةٍ﴾ اور ﴿يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ﴾ کی قراءات کو ملائیں تو پانچ قراءات بنتی ہیں:

❶، ❷ ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ / يُّضَعَّفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ﴾

ترجمہ: ''اے نبی کی بیویو! تم میں سے جس کسی نے ایسی بے حیائی کا ارتکاب کیا جو (دیکھنے اور جاننے والے کو) واضح کر دینے والی ہو (کہ یہ فحاشی ہے، یعنی جو بالکل ظاہر ہو) تو اس کو (باقی لوگوں کی بنسبت) دوگنا عذاب دیا جائے گا۔''

❸ ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ نُضَعِّفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ﴾

ترجمہ: ''اے نبی کی بیویو! تم میں سے جس کسی نے ایسی بے حیائی کا ارتکاب کیا جو (دیکھنے اور جاننے والے کو) واضح کر دینے والی ہو (کہ یہ فحاشی ہے، یعنی جو بالکل ظاہر ہو) تو ہم اس کو (باقی لوگوں کی

---

[1] المهذب: 267/2

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 575 وشرح الهداية: 475

[3] الموضح: 332 وعنایاتِ رحمانی: 118/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بنسبت) دوگنا عذاب دیں گے۔''

④ ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ﴾

ترجمہ: ''اے نبی کی بیویو! تم میں سے جس کسی نے ایسی بے حیائی کا ارتکاب کیا جو واضح کر دی گئی ہو (یعنی جو اللہ نے تم پر واضح کر دی ہے کہ یہ بے حیائی ہے) تو ہم اس کو (باقی لوگوں کی بنسبت) دوگنا عذاب دیں گے۔''

⑤ ﴿يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ﴾

ترجمہ: ''اے نبی کی بیویو! تم میں سے جس کسی نے ایسی بے حیائی کا ارتکاب کیا جو واضح کر دی گئی ہو (یعنی جو اللہ نے تم پر واضح کر دی ہے کہ یہ بے حیائی ہے) تو اس کو (باقی لوگوں کی بنسبت) دوگنا عذاب دیا جائے گا۔''

✿:..... آیت میں امہات المومنین کو ادب سکھانے کے لیے نصیحت کی جا رہی ہے کیونکہ وہ امت کے لیے نمونہ ہیں۔ یہ نصیحت اور تنبیہ جملہ شرطیہ کے ساتھ کی جا رہی ہے، جس کا حقیقت میں واقع ہونا ضروری نہیں ہے۔ مقصود صرف انہیں ان کے مرتبے کے پیش نظر ان کو گناہ کے ارتکاب کی صورت میں دوگنا عذاب سے خبردار کرنا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ کو فحاشی سے بڑے بلکہ تمام گناہوں سے بڑے گناہ کے انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا: ﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾ (الزمر: 65) ''اگر آپ نے بھی شرک کیا تو آپ کے عمل بھی ضائع ہو جائیں گے۔''[1]

10 - ﴿وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ﴾

(رقم الآية: 31)

لفظ [تَعْمَلْ صٰلِحًا نُّؤْتِهَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْمَلْ صٰلِحًا نُّؤْتِهَا: اس قراءت میں ﴿تَعْمَلْ﴾ ماقبل ﴿مَنْ﴾ کے معنی کا اعتبار کرتے ہوئے واحد مؤنث غائب کا صیغہ آیا ہے۔ کیونکہ ﴿مَنْ﴾ کے بعد ﴿يَّقْنُتْ﴾ فعل کا فاعل ﴿مِنْكُنَّ﴾ مؤنث ہے۔ اور ﴿تَعْمَلْ﴾ کا عطف اگرچہ ماقبل ﴿يَّقْنُتْ﴾ فعل مذکر پر ہے، لیکن وہ معنوی طور پر مؤنث ہے۔ ﴿نُّؤْتِهَا﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اور تم (امہات المومنین) میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک عمل کرے گی، اس کو ہم دوگنا اجر دیں گے۔''

---

[1] تفسیر عبد السلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **يَعْمَلْ صَٰلِحًا يُؤْتِهَا**: اس قراءت میں ﴿يَعْمَلْ﴾ ماقبل ﴿مَنْ﴾ کے لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے واحد مذکر غائب کا صیغہ آیا ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يَقْنُتْ﴾ معطوف علیہ فعل کے ساتھ مناسبت بھی ہے اور ﴿يُؤْتِهَا﴾ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿وَمَنْ يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ میں لفظ ''اللہ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور تم (امہات المومنین) میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک عمل کرے گی، اس کو وہ (اللہ) دوگنا اجر دے گا۔''

11 - ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ (رقم الآية : 33)

لفظ [قَرْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **قَرْنَ**: یہ ''قَرَّ يَقَرُّ'' سے جمع مؤنث مخاطب کا صیغہ ہے۔

❀ **قِرْنَ**: یہ ''قَرَّ يَقِرُّ'' سے جمع مؤنث مخاطب کا صیغہ ہے۔ ❷

✿:.....قبیلہ قریش اور ان کے اردگرد قبائل کی ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ جبکہ بنی تمیم، اسد اور قیس کے ہاں صرف ﴿قِرْنَ﴾ لغت پائی جاتی ہے۔

جیسے قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا﴾ (مریم: 26) اس میں ﴿وَقَرِّي﴾، ''وَقِرِّيْ'' دونوں قبیلہ قریش اور ان کے اردگرد قبائل کی لغتیں ہیں، جبکہ صرف ''وَقِرِّيْ'' بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے لیکن یہ لغت قرآن مجید میں نہیں آئی۔ ❸

لفظ [وَلَا تَبَرَّجْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

12 - ﴿إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾

(رقم الآية : 36)

لفظ [يَكُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ** ❀ **تَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ**

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ''طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِينَةٌ، جَاءَتْ سَفِينَةٌ۔'' یہاں فعل کا فاعل ﴿الْخِيَرَةُ﴾ ہے، جو کہ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❺

---

❶ الموضح: 1033 وشرح الهداية: 476
❷ المهذب: 279/2
❸ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 483
❹ المهذب: 269/2
❺ المهذب: 269/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

13-﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (رقم الأية : 40)

لفظ [خَاتَمَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ خَاتَمَ : یہ "خَتَمَ يَخْتِمُ" سے اسم آلہ کا صیغہ ہے۔ معنی ہوگا: "مہر لگانے کا آلہ"۔

ترجمہ ہوگا: "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور انبیاء کے سلسلے پر مہر بند ہیں۔" (جن کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا)۔

امام حسن بصری نے اس کا ترجمہ "خَاتَمٌ هُوَ الَّذِيْ يُخْتَمُ بِهٖ" "آپ کے ذریعے انبیاء کے سلسلے کو ختم کیا گیا ہے" کیا ہے۔

❀ خَاتِمَ : یہ "خَتَمَ يَخْتِمُ" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں (یعنی سب سے آخر میں آئے ہیں)۔"[1]

14 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا﴾ (رقم الأية : 49)

لفظ [تَمَسُّوْهُنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَمَسُّوْهُنَّ : یہ "مَسَّ يَمَسُّ" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اس میں یک طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ اور مراد 'جماع' ہے۔ جس طرح کہ قصہ مریم علیہا السلام میں ہے: ﴿وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ﴾ (مریم: 20) "مجھے کسی بشر نے چھوا بھی نہیں (مراد جماع نہیں کیا)۔"

ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، پھر انہیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ انہیں ہاتھ لگاؤ (یعنی جماع کرو) تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت (بٹھانے کا کچھ حق) نہیں ہے جس کی تم گنتی کرو۔"

❀ تُمَاسُّوْهُنَّ : یہ "مَاسَّ يُمَاسُّ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جماع کے وقت میاں بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کے بدن کو چھوتا ہے۔ جس طرح کہ دوسرے مقام پر ہے: ﴿مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا﴾ (المجادلة: 3) "ظہار کی صورت میں ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے فدیہ دینا ہے۔"[2]

---

[1] الموضح: 1036 [2] المهذب: 269/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہو گا: ''جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ تم ایک دوسرے کو ہاتھ لگاؤ (یعنی جماع کرو) تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت (بٹھانے کا کچھ حق) نہیں ہے جس کی تم گنتی کرو۔''

15 - ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ (رقم الآية : 51)

لفظ [تُرْجِيْ] میں میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة التوبة :106)

❁:..... دونوں قراءات کا معنی: ''تُؤَخِّرُ'' ہے۔ ترجمہ ہے: ''(نبی ﷺ کی خصوصیت کا ذکر کیا جا رہا ہے، کہ بیویوں) میں سے جسے آپ چاہیں (باری میں) مؤخر کر دیں اور جسے چاہیں اپنے پاس جگہ دے دیں۔''

16- ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ﴾ (رقم الآية: 52)

لفظ [لَا يَحِلُّ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ ❁ لَا تَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ

❁:..... نحو کا قاعدہ ہے: ''جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث حقیقی ہو، فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ آ جائے تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ''حَضَرَتِ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ، حَضَرَ الْيَوْمَ فَاطِمَةُ۔'' یہاں فعل کا فاعل ﴿النِّسَآءُ﴾ ہے۔ جو کہ مؤنث حقیقی ہے۔ لیکن فعل اور فاعل کے درمیان ﴿لَكَ﴾ کے ساتھ فاصلہ آ گیا ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

لفظ [اَنْ تَبَدَّلَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

17 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ﴾ (رقم الآية : 53)

لفظ [بُيُوْتَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:189)

18 - ﴿وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ﴾ (رقم الآية : 53)

لفظ [فَسْـَٔلُوْهُنَّ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة النساء:32)

19-﴿وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا﴾ (رقم الآية: 67)

لفظ [سَادَتَنَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ سَادَتَنَا: یہ ''سَيِّدٌ'' کی جمع ہے۔ چونکہ جمع مکسر ہے، اس لیے نصبی حالت نصب کے ساتھ ہے۔

---

❶ المهذب: 271/2 ❷ الموضح: 1038، 1039

❸ المهذب: 271/2 ❹ المهذب: 271/2

❺ المهذب: 271/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ سَادَتِنَا : یہ "سَادَةٌ" جمع سے جمع الجمع ہے۔ چونکہ جمع مؤنث سالم ہے، اس لیے نصب بالجر آیا ہے۔ ❶

✿:.....دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❷

20- ﴿رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا﴾ (رقم الآية : 68)

لفظ [كَبِيْرًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ كَبِيْرًا : ترجمہ ہوگا: "(قیامت کے دن جہنمی کہیں گے) اے ہمارے رب! ان (ہمارے سرداروں اور ہمارے بڑوں) کو (ہم سے) دوگنا عذاب دے، (کیونکہ انہوں نے ہمیں سیدھے راستے سے گمراہ کیا) اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما" جو کبھی ختم نہ ہو۔

❀ كَثِيْرًا : ترجمہ ہوگا: "(قیامت کے دن جہنمی کہیں گے) اے ہمارے رب! ان (ہمارے سرداروں اور ہمارے بڑوں) کو (ہم سے) دوگنا عذاب دے، (کیونکہ انہوں نے ہمیں سیدھے راستے سے گمراہ کیا) اور ان پر بہت زیادہ لعنت نازل فرما" جو بار بار برستی رہے۔ ❸

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اے ہمارے رب! ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما جو کبھی ختم نہ ہو، اور اتنی لعنت نازل فرما جو بار بار برستی رہے۔" ❹

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 580 وشرح الهداية: 477

❷ الموضح: 1040 ❸ الموضح: 1040

❹ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 205/9

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة سباء

1 - ﴿ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ ﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [عٰلِمِ] میں تین قراءات ہیں:

✿ عٰلِمِ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اور ماقبل ﴿وَ رَبِّيْ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، جو ''واو'' قسمیہ کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کفار کہتے ہیں: ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے! کیوں نہیں، مجھے میرے کی قسم! جو غیب کو جاننے والا ہے، وہ (قیامت) یقینا تم پر آئے گی۔''

❀ عٰلِمُ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اور مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور مابعد ﴿لَا يَعْزُبُ عَنْهُ...﴾ اس کی خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کفار کہتے ہیں: ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے! کیوں نہیں، مجھے میرے کی قسم! وہ (قیامت) یقینا تم پر آئے گی۔ وہ (اللہ) غیب کو جاننے والا ہے۔''

✿ عَلَّامُ : یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور ماقبل ﴿وَ رَبِّيْ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، جو ''واو'' قسمیہ کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کفار کہتے ہیں: ہم پر قیامت نہیں آئے گی۔ آپ کہہ دیجئے! کیوں نہیں، مجھے میرے کی قسم! جو غیب کو بہت ہی زیادہ جاننے والا ہے، وہ (قیامت) یقینا تم پر آئے گی۔''[1]

2 - ﴿لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [يَعْزُبُ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة يونس:61)

3 - ﴿وَ الَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [مُعٰجِزِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُعٰجِزِيْنَ : یہ ''عَاجَزَ يُعَاجِزُ'' باب ''مُفَاعَلَة'' سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مقابلے میں نیچا دیکھانے کی کوشش

[1] الموضح: 1041 وحجة القراءات لأبي زرعة:581

[2] الموضح: 1042

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی.....'' یعنی انہوں نے کوشش کہ ہماری آیات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں نیچا دیکھادیں گے یا عاجز کردیں گے، کبھی ہماری آیات کو جھوٹا کہتے ہیں، کبھی جادو کہتے ہیں، کبھی کہانت، کبھی شعر اور کبھی پہلے لوگوں کی فرضی کہانیاں۔ ❶

❀ **مُعَجِّزِيْنَ**: یہ ''عَجَّزَ يُعَجِّزُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے اس کا معنی ''مُثَبِّطِيْنَ'' کیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کے بارے میں کوشش کی اس حال میں کہ (ایمان والوں کو نبی اکرم ﷺ سے) روکنے والے (دور کرنے والے) ہیں.....'' ❷

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں نیچا دیکھانے یا عاجز کرنے کی کوشش کی کہ کبھی ہماری آیات کو جھوٹا کہتے ہیں، کبھی جادو کہتے ہیں، کبھی کہانت، کبھی شعر اور کبھی پہلے لوگوں کی فرضی کہانیاں۔ اور یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں تاکہ ایمان والوں کو نبی اکرم ﷺ سے روک سکیں، دور کرسکیں.....''

4 - ﴿أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝٥﴾ (رقم الآية: 5)

لفظ [أَلِيمٌ] میں یہاں اور سورۃ الجاثیۃ:11 میں دو قراءات ہیں:

✿ **أَلِيمٌ** : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿عَذَابٌ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....یہی وہ لوگ ہیں ان کے لیے رسوائی سے دردناک عذاب ہے۔''

❀ **أَلِيمٍ** : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿رِّجْزٍ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....یہی وہ لوگ ہیں ان کے لیے دردناک رسوائی سے عذاب ہے۔'' ❸

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ان کے لیے قیامت کے دن رسوائی بھی بہت دردناک ہوگی کہ پوری انسانیت کے سامنے ان کو ذلیل ورسوا کیا جائے گا اور عذاب بھی بہت دردناک ہوگا۔''

5 - ﴿إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ﴾ (رقم الآية: 9)

لفظ [نَّشَأْ نَخْسِفْ... أَوْ نُسْقِطْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **نَّشَأْ نَخْسِفْ... أَوْ نُسْقِطْ** : یہ تینوں جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

---

❶ تفسیر عبد السلام بھٹوی

❷ الموضح: 886 وحجة القراءات لأبي زرعة:582 وشرح الهداية: 431

❸ الموضح: 1043 وشرح الهداية: 478

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ يَّشَأْ يَخْسِفْ ... اَوْ يُسْقِطْ : یہ تینوں واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ضمیر فاعل ﴿اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❶

لفظ [كِسَفًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ كِسْفًا : یہ "كِسْفَةٌ" سے واحد کا صیغہ ہے۔

❀ كِسَفًا : یہ "كِسْفَةٌ" سے جمع کا صیغہ ہے۔ ❷

✿:..... بعض کے نزدیک یہ دونوں "كِسْفَةٌ" سے جمع کے صیغے ہیں۔ ❷

✿:..... لفظ ﴿نَّشَأْ نَخْسِفْ ... اَوْ نُسْقِطْ﴾ اور ﴿كِسَفًا﴾ کی قراءات کو ملائیں تو تین قراءات بنتی ہیں:

❶ ﴿اِنْ نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾

ترجمہ: ''اگر ہم چاہیں تو ہم ان (کفار) کو زمین میں دھنسا دیں، یا آسمان کے کچھ ٹکڑے ان پر گرا دیں۔''

❷ ﴿اِنْ نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾

ترجمہ: ''اگر ہم چاہیں تو ہم ان (کفار) کو زمین میں دھنسا دیں، یا آسمان کا کوئی ٹکڑا ان پر گرا دیں۔''

❸ ﴿اِنْ يَّشَأْ يَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ﴾

ترجمہ: ''اگر وہ (اللہ) چاہے تو وہ ان (کفار) کو زمین میں دھنسا دے، یا آسمان کا کوئی ٹکڑا ان پر گرا دے۔''

6 - ﴿وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ﴾ (رقم الآية : 12)

لفظ [الرِّيْحَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ الرِّيْحُ : یہ واحد کا صیغہ ہے اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ تقدیری عبارت ہے: "وَلِسُلَيْمٰنَ تَسْخِيْرُ الرِّيْحِ۔" اس میں "تَسْخِيْرُ" مبتدا ہے جو "الرِّيْحِ" کی طرف مضاف ہو رہا ہے۔ لیکن جب مبتداء کو محذوف کیا اور "الرِّيْحِ" کو اس کی جگہ لائے تو یہ ابتداء کی وجہ سے ﴿الرِّيْحُ﴾ مرفوع ہو گیا۔

ترجمہ ہو گا: ''اور سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا مسخر (تابع) تھی، وہ صبح کے وقت ایک ماہ کی مسافت، اور شام کے وقت ایک ماہ کی مسافت طے کرتی تھی۔''

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 583 ❷ الموضح: 1008

❸ شرح الهداية: 390 والمهذب: 273/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **الرِّيْحَ**: یہ واحد کا صیغہ ہے اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ اور ماقبل "سَخَّرْنَا" محذوف فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَ لِسُلَيْمٰنَ سَخَّرْنَا الرِّيْحَ۔"

ترجمہ ہوگا: ''اور سلیمان ﷺ کے لیے ہم نے ہوا کو مسخر (تابع) کر دیا تھا، وہ صبح کے وقت ایک ماہ کی مسافت، اور شام کے وقت ایک ماہ کی مسافت طے کرتی تھی۔''

✿ **الرِّيٰحَ**: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ جس سے ہوا کی اقسام مراد ہیں۔ اور ماقبل "سَخَّرْنَا" محذوف فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَ لِسُلَيْمٰنَ سَخَّرْنَا الرِّيٰحَ۔"[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور سلیمان ﷺ کے لیے ہم نے ہواؤں کو مسخر (تابع) کر دیا تھا، وہ صبح کے وقت ایک ماہ کی مسافت، اور شام کے وقت ایک ماہ کی مسافت طے کرتی تھیں۔''

7 - ﴿فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ﴾ (رقم الأية : 14)

لفظ [**مِنْسَاَتَهٗ**] میں تین قراءات ہیں:

✿ **مِنْسَاَتَهٗ**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔[2]

❀ **مِنْسَأَتَهٗ**: یہ بنی تمیم اور قیس کی لغت ہے۔[3]

✿ **مِنْسَأْتَهٗ**: اس قراءت میں تخفیف کے لیے 'ہمزہ' کو ساکن کیا گیا ہے۔[4]

❀:..... یہ کلمہ "نَسَأَ يَنْسَأُ" سے "مِفْعَلَةٌ" کے وزن پر اسم آلہ ہے۔ جس کا معنی ''زجر و توبیخ کا آلہ'' اور یہ چھڑی اور لاٹھی پر بولا جاتا ہے۔ جس سے جانوروں کو ہانکا جاتا ہے۔[5]

لفظ [**تَبَيَّنَتِ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَبَيَّنَتِ**: یہ واحد مونث غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ﴿الْجِنُّ﴾ اس کا فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر جب ہم نے (سلیمان علیہ السلام) پر موت کا فیصلہ (صادر) کیا تو (جنوں) کو ان کی موت کی خبر کسی نے نہ دی، مگر گھن کے کیڑے نے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا، پھر جب وہ (سلیمان علیہ السلام) گر پڑے تو جنوں پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب کا علم جانتے ہوتے تو ایسے ذلت کے عذاب میں نہ پڑے رہتے۔''

❀ **تُبُيِّنَتِ**: یہ واحد مونث غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور ﴿الْجِنُّ﴾ اس کا نائب فاعل ہے۔ ترجمہ

---

[1] الموضح: 1045 والمهذب: 274/2
[2] المهذب: 275/2
[3] عنایاتِ رحمانی: 207/3
[4] المهذب: 275/2
[5] المهذب: 275/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوگا: ''پھر جب ہم نے (سلیمان علیہ السلام) پر موت کا فیصلہ (صادر) کیا تو (جنوں) کو ان کی موت کی خبر کسی نے نہ دی، مگر گھن کے کیڑے نے جو ان کے عصا کو کھاتا رہا، پھر جب وہ (سلیمان علیہ السلام) گر پڑے تو جنوں کو واضح کرادیا گیا کہ اگر وہ غیب کا علم جانتے ہوتے تو ایسے ذلت کے عذاب میں نہ پڑے رہتے۔''[1]

❁:..... آیت میں جنوں کے علم غیب جاننے کے رد پر اللہ تعالیٰ کی ایک عجیب حکمت ذکر کیا جارہا ہے۔ چونکہ سلیمان علیہ السلام کے دور میں بہت سے لوگ سمجھتے تھے کہ جنات غیب جانتے ہیں، جیسا کہ آج بھی اکثر لوگوں کا یہی حال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے علم غیب کی حقیقت واضح کرنے کے لیے ایک عجیب طریقہ اختیار فرمایا۔ وہ یہ کہ سلیمان علیہ السلام کی وفات اس حال میں کہ وہ عصا (لاٹھی) پر ٹیک لگا کر کھڑے تھے۔ جنات ان کاموں میں مصروف تھے جن کا حکم انہیں سلیمان علیہ السلام نے دے رکھا تھا، انہیں معلوم نہ ہوسکا کہ سلیمان علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔ اور وہ بدستور کام میں جتے رہے۔ دیمک ان کی لاٹھی کو اندر سے کھاتی رہی، جب لاٹھی اندر سے کھوکھلی ہوگئی اور سلیمان علیہ السلام کا بوجھ برداشت نہ کرسکی تو وہ گر پڑے، تب جا کر لوگوں اور جنوں کو ان کی وفات کا پتا چلا۔ اس واقعہ سے تمام لوگوں کے سامنے جنوں کی حقیقت کھل گئی کہ اگر وہ غیب کا علم جانتے ہوتے ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔[2]

8 - ﴿لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [لِسَبَإٍ] میں تین قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة النمل:22)

لفظ [مَسْكَنِهِمْ] میں تین قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ "سَكَنَ يَسْكُنُ" باب "نَصَرَ" سے اسم ظرف ہے۔

❁ مَسْكِنِهِمْ ❁ مَسْكَنِهِمْ : یہ دونوں واحد کے صیغے ہے۔ اور مراد ''شہر، بستی'' ہے۔ ﴿مَسْكِنِهِمْ﴾ "ك" کے کسرہ کے ساتھ، یہ اہل یمن کی لغت ہے۔[4] اور ﴿مَسْكَنِهِمْ﴾ "ك" کے فتحہ کے ساتھ، یہ باقی عرب قبائل کی لغت ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ یقیناً (قوم) سبا کے لیے ان کے رہنے کی جگہ (یعنی ان کی بستی) میں ایک نشانی تھی۔''

❁ مَسْكِنِهِمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے، اور اس کی جمع کی ضمیر کے ساتھ مناسبت بھی ہے۔ اور مراد ہر رہنے والے کا گھر ہے کیونکہ ہر رہنے والے کی علیحدہ ایک رہائش ہوتی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ یقیناً (قوم)

---

[1] الموضح: 1047 والمهذب: 275/2
[2] تفسیر عبدالسلام بھٹوی
[3] المهذب: 275/2
[4] المهذب: 275/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سبا کے لیے ان کے رہنے کی جگہوں میں ایک نشانی تھی۔"[1]

9 - ﴿فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴾ (رقم الآية : 16)

لفظ [اُكُلٍ خَمْطٍ] میں تین قراءات ہیں:

✿ اُكُلٍ خَمْطٍ ❀ اُكُلٍ خَمْطٍ : ان دونوں قراءت میں یہ موصوف صفت ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "پھر (قوم سبا) نے (ہمارے احکامات سے) منہ موڑ لیا تو ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب بھیج دیا، اور ہم نے ان کے دو باغوں کو بدمزہ پھل، جھاؤ، اور کچھ بیری والے دو باغوں میں بدل دیا۔"

✿ اُكُلِ خَمْطٍ : اس قراءت میں یہ مضاف مضاف الیہ ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "پھر (قوم سبا) نے (ہمارے احکامات سے) منہ موڑ لیا تو ہم نے ان پر بند توڑ سیلاب بھیج دیا، اور ہم نے ان کے دو باغوں کو کڑوے کانٹے دار درخت کے پھل، جھاؤ، اور کچھ بیری والے دو باغوں میں بدل دیا۔"[2]

✿:..... ﴿اُكُل﴾ "ك" کے ضمہ اور سکون کی توجیہ کے لیے دیکھیے: [البقرة: 265]

10 - ﴿ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ : اس قراءت میں ﴿نُجٰزِيْٓ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿الْكَفُوْرَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "یہ (سخت ترین عذاب کی) سزا ہم نے (قوم سبا) کو ان کی ناشکری کی وجہ سے دی۔ اور ہم یہ سزا نہیں دیتے مگر اسی کو جو بہت ناشکرا ہو۔"

❀ يُجٰزٰٓى اِلَّا الْكَفُوْرُ : اس قراءت میں ﴿يُجٰزٰى﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿الْكَفُوْرُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[3]

ترجمہ ہوگا: "یہ (سخت ترین عذاب کی) سزا ہم نے (قوم سبا) کو ان کی ناشکری کی وجہ سے دی۔ اور یہ سزا نہیں دی جاتی مگر اسی کو جو بہت ناشکرا ہو۔"

11 - ﴿فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ﴾ (رقم الآية : 19)

---

[1] الموضح: 1049 وحجة القراءات لأبي زرعة: 586

[2] الموضح: 1050 وشرح الهداية: 480 والكشف: 205/2 [3] الموضح: 1051

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [رَبَّنَا بٰعِدْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ رَبَّنَا بٰعِدْ ❀ رَبَّنَا بَعِّدْ : ان دونوں قراءت میں ﴿رَبَّنَا﴾ اپنے سے پہلے 'یا' حروف نداء محذوف کا منادیٰ ہے۔نحو کا قاعدہ ہے کہ منادیٰ جب مضاف ہوتو منصوب ہوتا ہے۔ یہاں لفظ ﴿رَبَّنَا﴾ اپنی ضمیر کی طرف مضاف ہے۔ اصل عبارت ہے: "یَا رَبَّنَا بٰعِدْ / بَعِّدْ"

اور ﴿بٰعِدْ﴾ یہ "بَاعَدَ یُبَاعِدُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ اور ﴿بَعِّدْ﴾ یہ "بَعَّدَ یُبَعِّدُ" باب "تَفْعِیْل" سے ہے۔ دونوں واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر کے صیغے ہیں۔ امام سیبویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دونوں کا معنی ایک ہے۔جس طرح "ضَاعَفَ" اور "ضَعَّفَ"، "قَارَبَ" اور "قَرَّبَ" کا معنی ایک ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''تو (اہل سبا) کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کردے۔ اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں افسانے بنا دیا اور انہیں بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔''

✿ رَبُّنَا بٰعَدَ : اس قراءت میں ﴿رَبُّنَا﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿بٰعَدَ﴾ "بَاعَدَ یُبَاعِدُ" باب "مُفَاعَلَة" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''تو (اہل سبا) کہنے لگے: ہمارے رب نے ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کردی ہیں۔ اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں افسانے بنا دیا اور انہیں بالکل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔''

✪:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے چونکہ قوم سبا کو بہت سی برکات سے نوازا تھا، انہیں سفر و حضر میں ہر طرح کی سہولتیں عطا فرمائی تھی۔لیکن انہوں نے شکر گزاری کے بجائے ناشکری اور نعمت کی ناقدری کا راستہ اختیار کیا اور کہنے لگے: اے ہمارے رب! ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کردے۔'' کیونکہ آبادی قریب ہونے سے ان کی دولت مندی لوگوں پر ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ اس لیے اس طرح کی دعا کی تاکہ جب وہ سواریوں پر سفر کر کے راستے میں مال خرچ کر کے راحت حاصل کریں گے تو اس سے ان کی غریب اور محتاجوں پر بڑائی ظاہر ہوگی۔ جس طرح قوم موسیٰ نے من وسلویٰ کی بجائے لہسن اور پیاز وغیرہ طلب کیا تھا اسی طرح سبا والوں نے عمدہ ترین راحتوں کی بجائے سفر کی مشقتیں طلب کیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے سفر کی مسافتیں لمبی کردیں اور سہولیات ختم کردیں تو پھر شکوہ شکایت پر اتر آئے اور کہنے لگے: '' ہمارے رب نے ہمارے سفر کی مسافتیں لمبی کردی ہیں۔'' اسی تکبر اور ناشکری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں افسانہ بنا دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا۔''

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 588

❷ الموضح: 1051 وإتحاف فضلاء البشر: 385

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

12 - ﴿وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (رقم الآية : 20)

لفظ [صَدَّقَ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... آیت میں موجود ﴿ظَنَّهٗ﴾ سے مراد شیطان کے یہ قول ہیں ﴿لَاُغْوِيَنَّهُمْ﴾ (ص: 82) ''میں بنی آدم کو ضرور بہکادوں گا۔'' ﴿وَلَاُضِلَّنَّهُمْ﴾ (النساء: 119) ''میں بنی آدم کو ضرور گمراہ کردوں گا۔'' وغیرہ وغیرہ

✿ صَدَقَ : یہ ''صَدَقَ يَصْدُقُ'' باب ''نَصَرَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقیناً (بنی آدم) پر ابلیس اپنے گمان میں سچا نکلا پس مومنوں کی ایک جماعت کے علاوہ سب اس کے پیچھے چل پڑے۔''

❀ صَدَّقَ : یہ ''صَدَّقَ يُصَدِّقُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ یقیناً ابلیس نے (بنی آدم) پر اپنا گمان سچا کر دکھایا پس مومنوں کی ایک جماعت کے علاوہ سب اس کے پیچھے چل پڑے۔''[1]

13 - ﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 22)

لفظ [قُلِ ادْعُوا] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

14 - ﴿وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [اَذِنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَذِنَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اس (اللہ) کے ہاں (کسی کی کوئی) سفارش کچھ فائدہ نہیں دیتی، مگر جس کے لیے وہ (اللہ) اجازت دے۔''

قرآن مجید میں دوسرے مقامات پر فاعل کی وضاحت ہے: ﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا﴾ (طٰہٰ: 109) ''(قیامت) کے دن (کسی کو) سفارش نفع نہ دے گی مگر جس کے لیے رحمٰن اجازت دے اور جس کے لیے وہ بات کرنا پسند فرمائے۔''

﴿وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

[1] الموضح: 1052 وحجة القراءات لأبي زرعة: 588

[2] المهذب: 276/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿يَرْضٰى﴾ (النجم: 26) ''اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش (کسی کے) کچھ کام نہیں آتی مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے جس کے لیے چاہے اور (جسے) پسند کرے۔''

❀ أُذِنَ: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اس (اللہ) کے ہاں (کسی کی کوئی) سفارش کچھ فائدہ نہیں دیتی، مگر جس کے لیے (سفارش کی) اجازت دی جاتی ہے۔''[1]

15 - ﴿حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ﴾ (رقم الآية: 23)

لفظ [فُزِّعَ] میں دو قراءات ہیں:

❀ فَزَّعَ: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے وہ (اللہ) گھبراہٹ دور کر دیتا ہے، تو وہ (آپس میں) پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ (اگلے فرشتے جواب میں) کہتے ہیں: حق (فرمایا) اور وہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے۔''

❀ فُزِّعَ: یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے، تو وہ (آپس میں) پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ (اگلے فرشتے جواب میں) کہتے ہیں: حق (فرمایا) اور وہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے۔''

❀: ..... آیت میں اللہ تعالیٰ کے وحی کے ذریعے فرشتوں سے کلام کی کیفیت بیان کی جا رہی ہے۔ جس کی وضاحت حدیث میں موجود ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو فرشتے اس کے فرمان کے سامنے عاجزی اختیار کرتے ہوئے اپنے پر پھڑ پھڑاتے ہیں (انہیں اللہ کا فرمان اس طرح سنائی دیتا ہے) جیسے وہ صاف چکنے پتھر پر زنجیر کی آواز ہو، تو جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے تو وہ (آپس میں) پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں: اس نے حق ہی فرمایا ہے اور وہی سب سے بلند، بہت بڑا ہے۔''[2]

16 - ﴿اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَزَاۗءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا﴾ (رقم الآية: 37)

لفظ [لَهُمْ جَزَاۗءُ الضِّعْفِ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] الموضح: 1054 وحجة القراءات لأبي زرعة: 589

[2] صحيح البخاري: 4701

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفُ** : اس قراءت میں ﴿جَزَآءً﴾ اپنی ضمیر مستتر سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿الضِّعْفُ﴾ مبتداء مؤخر ہے۔ اس کی خبر ماقبل ﴿لَهُمْ﴾ ہے۔ اصل عبارت ہے: "لَهُمُ الضِّعْفُ جَزَاءً" ترجمہ ہوگا: ''مگر جو شخص ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیا تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (ان کے اعمال کا) ڈبل (صلہ) ہے بطور جزا.....۔''[1]

❀ **لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ** : اس قراءت میں ﴿لَهُمْ﴾ خبر مقدم ہے۔ اور ﴿جَزَآءُ﴾ مبتداء مؤخر اور مضاف ہے۔ ﴿الضِّعْفِ﴾ مضاف الیہ ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''مگر جو شخص ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیا تو یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (ان کے اعمال کی) ڈبل جزا ہے.....۔''

17 - ﴿وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [الْغُرُفَاتِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **الْغُرُفَتِ** : یہ واحد کا صیغہ ہے جو اسم جنس کا معنی دے رہا ہے۔ اور واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....اور وہ اپنے بالاخانے میں بے خوف ہوں گے۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا﴾ (الفرقان:75) ''یہی (عباد الرحمٰن) وہ لوگ ہیں جنہیں بدلے میں بالاخانہ دیا جائے گا، اس لیے کہ انہوں نے صبر کیا۔''

❀ **الْغُرُفَاتِ** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ جس سے کثرت کی وضاحت ہوگئی ہے۔ کیونکہ جنت میں ہر رہنے والے کے لیے علیحدہ بالاخانہ (اونچا گھر) ہوگا۔ ترجمہ ہوگا: ''.....اور وہ اپنے بالاخانوں میں بے خوف ہوں گے۔''[3]

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا﴾ (العنکبوت: 58) ''(ایمان اور نیک عمل کرنے والوں) کو ہم یقیناً جنت کے بالاخانوں (اونچے گھروں) میں جگہ دیں گے۔''

18 - ﴿وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ﴾

(رقم الآية : 38)

لفظ [مُعَاجِزِينَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مُعْجِزِينَ** : یہ "عَاجَزَ يُعَاجِزُ" باب "مُفَاعَلَة" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس میں دو طرفہ

---

[1] الموضح: 1055 [2] المهذب: 378/2

[3] الموضح: 1056 والكشف: 208/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

معنی پایا جاتا ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو مقابلے میں نیچا دیکھانے کی کوشش کی یہی وہ لوگ ہیں جو عذاب میں حاضر کیے جانے والے ہیں۔'' یعنی انہوں نے کوشش کہ ہماری آیات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں نیچا دیکھادیں گے یا عاجز کر دیں گے، کبھی ہماری آیات کو جھوٹا کہتے ہیں، کبھی جادو کہتے ہیں، کبھی کہانت، کبھی شعر اور کبھی پہلے لوگوں کی فرضی کہانیاں۔ ❶

❀ **مُعَجِّزِيْنَ** : یہ ''عَجَّزَ يُعَجِّزُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔مجاہد بن جبر رحمہ اللہ نے اس کا معنی ''مُثَبِّطِيْنَ'' کیا ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کے بارے میں کوشش کی اس حال میں کہ (ایمان والوں کو نبی اکرم ﷺ سے) روکنے والے (دور کرنے والے) ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو عذاب میں حاضر کیے جانے والے ہیں۔'' ❷

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور جن لوگوں نے ہماری آیات کا مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں نیچا دِکھانے یا عاجز کرنے کی کوشش کی کہ کبھی ہماری آیات کو جھوٹا کہتے ہیں، کبھی جادو کہتے ہیں، کبھی کہانت، کبھی شعر اور کبھی پہلے لوگوں کی فرضی کہانیاں۔ اور یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں تاکہ ایمان والوں کو نبی اکرم ﷺ سے روک سکیں، دور کر سکیں، یہی وہ لوگ ہیں جو ہر وقت عذاب میں حاضر (گرفتار) رہیں گے، تھوڑی دیر کے لیے بھی اس سے غائب نہ ہو سکیں گے۔''

19 - ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ﴾ (رقم الآية : 40، 41)

لفظ [**يَحْشُرُهُمْ ... يَقُوْلُ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يَحْشُرُهُمْ ... يَقُوْلُ** : یہ دونوں واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ﴾ میں ﴿رَبِّيْ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن وہ (رب تعالیٰ) ان سب (مشرکین) کو جمع کرے گا پھر وہ فرشتوں سے کہے گا: کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے: تو پاک ہے، تو ہمارا دوست ہے نہ کہ وہ (مشرکین)۔'' یعنی ان مشرکین سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

❀ **نَحْشُرُهُمْ ... نَقُوْلُ** : یہ دونوں جمع متکلم، فعل مضارع معروف کے صیغے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❸

---

❶ تفسیر عبد السلام بھٹوی

❷ الموضح: 886 وحجة القراءات لأبي زرعة:582 وشرح الهداية:431

❸ الموضح: 1057 وحجة القراءات لأبي زرعة:590

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن ہم ان سب (مشرکین) کو جمع کریں گے پھر ہم فرشتوں سے کہیں گے: کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ کہیں گے: تو پاک ہے، تو ہمارا دوست ہے نہ کہ وہ (مشرکین)۔'' یعنی ان مشرکین سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

20 - ﴿قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ﴾ (رقم الآية : 46)

لفظ [ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تاء' مفتوح جمع ہوجائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: ﴿فَتَفَرَّقَ، هَلْ تَرَبَّصُونَ﴾ اصل میں "فَتَتَفَرَّقَ، هَلْ تَتَرَبَّصُونَ" ہیں۔

امام جَعْبَرِی، مکی بن ابی طالب اور ابن مریم کہتے ہیں: اسی طرح 'تائے مضارع' کا باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تاء' میں ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

✿ ثُمَّ تَفَكَّرُوا : یہ "تَفَاكَرَ يَتَفَاكَرُ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ دو مثلین حروف کا اجتماع ثقل (دشواری) کا باعث ہے۔ تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'تائے مضارع' کا باب "تَفَاعُل" کی 'تاء' میں ادغام کر دیا گیا، اور اس لیے بھی کہ باب "تَفَاعُل" کی 'تاء' کا آگے 'فاء' میں ادغام نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ عربی زبان میں 'تاء' کا 'فاء' میں ادغام نہیں ہوتا۔ اور یہ 'تاء' کا 'تاء' میں ادغام صرف ماقبل کلمہ کو ساتھ ملانے سے ہوگا، اس سے ابتداء کی صورت میں دونوں 'تاء' پڑھی جائیں گی، کیونکہ 'سکون' سے ابتداء نہیں ہوسکتی۔

❁ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا : اس قراءت میں بغیر ادغام اور حذف کے دونوں 'تاء' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔[2]

21 - ﴿قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾﴾ (رقم الآية : 48)

لفظ [الْغُيُوبِ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة المادة:109)

22 - ﴿وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾﴾ (رقم الآية : 52)

لفظ [التَّنَاوُشُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ التَّنَآؤُشُ : یہ اہل نجد کی لغت ہے۔ ''ہمزہ'' کے ساتھ[4]

❁ التَّنَاوُشُ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ''واو'' کے ساتھ[5]

---

[1] علم الصيغة: 45

[2] الموضح: 345، 1057 والمهذب: 280/2 ولطائف الإشارات: 1605/4 والكشف: 314/1

[3] المهذب: 2/280 [4] عنايات رحماني: 3/221 [5] عنايات رحماني: 3/220

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة فاطر

1 - ﴿هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [خَالِقٍ غَيْرُ] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... ﴿خَالِقٍ غَيْرُ﴾ دونوں آپس میں موصوف صفت ہیں۔

✿ خَالِقٍ غَيْرِ: اس قراءت میں ﴿غَيْرِ﴾ ماقبل ﴿خَالِقٍ﴾ کے لفظی اعراب کا اعتبار کرتے ہوئے مجرور ہے۔

❀ خَالِقٍ غَيْرُ: اس قراءت میں ﴿غَيْرُ﴾ ماقبل ﴿خَالِقٍ﴾ کے محلاً اعراب کا اعتبار کرتے ہوئے مرفوع ہے، کیونکہ وہ محلاً مبتداء ہے اور ﴿مِنْ﴾ زائدہ ہے، جس کا مقصد کلام میں تاکید اور حصر پیدا کرنا ہے۔ گویا اصل کلام ہے: "هَلْ خَالِقٌ غَيْرُ اللّٰهِ" "کیا اللہ کے علاوہ کوئی پیدا کرنے والا ہے؟"[1]

2 - ﴿وَإِنْ يُّكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ۝﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [تُرْجَعُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُرْجَعُ الْأُمُورُ: اس قراءت میں ﴿تُرْجَعُ﴾ "رَجَعَ يَرْجِعُ" سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿الْأُمُورُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور وہ (کفار) آپ کو جھٹلائیں تو یقیناً آپ سے پہلے کئی رسول جھٹلائے گئے، اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔"

❀ تَرْجِعُ الْأُمُورُ: اس قراءت میں ﴿تَرْجِعُ﴾ "رَجَعَ يَرْجِعُ" سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿الْأُمُورُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: "اور وہ (کفار) آپ کو جھٹلائیں تو یقیناً آپ سے پہلے کئی رسول جھٹلائے گئے، اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں۔"

---

[1] الكشف: 210/2 والموضح: 1061

[2] المهذب: 281/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

3 - ﴿فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝﴾ (رقم الأية : 8)

لفظ [فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ : اس قراءت میں ﴿تَذْهَبْ﴾ "ذَهَبَ يَذْهَبُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے اور ﴿نَفْسُكَ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''سو ان (کافروں) پر حسرت (اور افسوس) کی وجہ سے (کہ یہ ایمان نہیں لاتے) آپ کی جان نہ جاتی رہے (یعنی آپ کی جان نہ نکل جائے۔)، بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔''

❀ فَلَا تُذْهِبْ نَفْسَكَ : اس قراءت میں ﴿تُذْهِبْ﴾ "أَذْهَبَ يُذْهِبُ" باب "إِفْعَال" سے ہے اور ﴿نَفْسَكَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''سو ان (کافروں) پر حسرت (اور افسوس) کی وجہ سے (کہ یہ ایمان نہیں لاتے) اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالیے، بے شک اللہ اسے خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔''[1]

4 - ﴿وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ﴾ (رقم الأية : 9)

لفظ [الرِّيٰحَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:164)

لفظ [مَّيِّتٍ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

5 - ﴿وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ﴾ (رقم الأية : 11)

لفظ [لَا يُنْقَصُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا يُنْقَصُ : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور نہ کسی عمر پانے والے کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ اس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر سب کچھ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔''

❀ لَا يَنْقُصُ : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اصل عبارت ہے: "لَا يَنْقُصُ شَيْءٌ مِّنْ عُمُرِهٖ۔" ترجمہ ہوگا: ''اور نہ کسی عمر پانے والے کی عمر بڑھائی جاتی ہے اور نہ اس کی عمر میں کچھ کمی ہوتی ہے مگر سب کچھ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔''[4]

---

[1] لطائف الاشارات: 3426/8 [2] المهذب: 281/2
[3] المهذب: 281/2 [4] الموضح: 1062

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... آیت میں اللہ کی علم کی وسعتوں کا ذکر ہو رہا ہے کہ کسی زیادہ عمر والے کو زیادہ عمر دی جاتی ہے، یا کم عمر والے کو کم عمر دی جاتی ہے، تو یہ سب کچھ اللہ کے پاس ایک کتاب میں درج ہے۔

6 - ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ۚ﴾

(رقم الآية : 33)

لفظ [يَّدْخُلُوْنَهَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَّدْخُلُوْنَهَا: یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔

❁ يُدْخَلُوْنَهَا: یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ❶

لفظ [وَّ لُؤْلُؤًا] میں یہاں اور سورۃ الحج:23 میں دو قراءات ہیں:

❁ وَّ لُؤْلُؤًا: یہ ماقبل ﴿مِنْ اَسَاوِرَ﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، کیونکہ وہ ماقبل ﴿يُحَلَّوْنَ﴾ کا مفعول ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ یا یہ ماقبل "يُحَلَّوْنَ" فعل محذوف کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَيُحَلَّوْنَ لُؤْلُؤًا۔" دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہوگا۔

❁ وَّ لُؤْلُؤٍ: یہ ماقبل ﴿ذَهَبٍ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❷

❁:..... لفظ ﴿لُؤْلُؤًا﴾: بعض مصاحف میں: ﴿لُؤْلُؤًا﴾ 'بالالف' اور بعض میں: ﴿لُؤْلُؤٍ﴾ 'بغیر الف' کے مکتوب ہے۔ ❸

❁:..... لفظ ﴿يَّدْخُلُوْنَهَا﴾ اور ﴿وَّ لُؤْلُؤًا﴾ کی قراءات کو ملائیں تو تین قراءات بنتی ہیں:

❶ ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا﴾

ترجمہ: ''ہمیشگی کے باغات ہیں جن میں وہ (اللہ کی کتاب کے وارثین) داخل ہوں گے، ان میں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔''

❷ ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤٍ﴾

ترجمہ: ''ہمیشگی کے باغات ہیں جن میں وہ (اللہ کی کتاب کے وارثین) داخل ہوں گے، ان میں انہیں سونے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔''

❸ ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يُّدْخَلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤٍ﴾

---

❶ الموضح: 1063 ❷ الموضح: 876 وحجة القراءات لأبي زرعة: 474

❸ نثر المرجان: 531/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''ہمیشگی کے باغات ہیں جن میں وہ (اللہ کی کتاب کے وارثین) داخل کیے جائیں گے، ان میں انہیں سونے اور موتی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔''

7 - ﴿ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴾ (رقم الآية : 36)

لفظ [نَجْزِيْ كُلَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **نَجْزِيْ كُلَّ** : اس قراءت میں ﴿نَجْزِيْ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿كُلَّ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، (جس میں) نہ ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں (اور عذاب ختم ہو جائے) اور نہ ان سے اس کا کچھ عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ ایسے ہی ہم ہر ناشکرے کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔''

❀ **يُجْزٰى كُلُّ** : اس قراءت میں ﴿يُجْزٰى﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿كُلُّ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا﴾ اور ﴿وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، (جس میں) نہ ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں (اور عذاب ختم ہو جائے) اور نہ ان سے اس کا کچھ عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ ایسے ہی ہر ناشکرے کو بدلہ دیا جاتا ہے۔''

8 - ﴿ أَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ ﴾ (رقم الآية : 40)

لفظ [بَيِّنَتٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **بَيِّنَتٍ** : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یا ہم نے (مشرکین) کو کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی کسی دلیل پر قائم ہیں۔'' اس لیے شرک کر رہے ہیں۔

❀ **بَيِّنٰتٍ** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یا ہم نے (مشرکین) کو کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس میں موجود دلائل پر قائم ہیں۔'' اس لیے شرک کر رہے ہیں۔ [2]

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''یا ہم نے (مشرکین) کو کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس میں

---

[1] الموضح: 1051 [2] الكشف: 212/2 وشرح الهداية: 483

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

موجود کسی ایک یا زیادہ دلائل پر قائم ہونے کی وجہ شرک کر رہے ہیں۔''

9 - ﴿اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ﴾ (رقم الآية : 43)

لفظ [السَّيِّئِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ السَّيِّئِ: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ اس کے 'ہمزہ' کو وقف کا اعتبار کرتے ہوئے وصلاً بھی ساکن کر دیا گیا ہے۔[1] جیسے: ﴿كِتَابِيَهْ، حِسَابِيَهْ، مَالِيَهْ﴾ میں کیا گیا ہے۔ اور یہ قبیلہ أَزْدِ السَّرَاةِ کی لغت ہے۔[2]

❷ امام فراء کہتے ہیں: اس کے 'ہمزہ' کو توالی حرکت (پے در پے حرکات) کی وجہ سے تخفیف اور آسانی کے لیے وصلاً و وقفاً ساکن کر دیا گیا ہے۔ جیسے: ﴿يَأْمُرُكُمْ، يَنْصُرْكُمْ﴾ میں کیا گیا ہے۔[3]

❀ السَّيِّئِ: اس قراءت میں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہمزہ' کو مکسور پڑھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کلمہ مضاف الیہ ہے، اور مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے۔[4]

10 - ﴿فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ﴿٤٣﴾﴾ (رقم الآية : 43)

لفظ [سُنَّتَ] اور [لِسُنَّتِ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

---

❶ شرح الهداية: 483، 484 والموضح: 1065

❷ قواعد بناء المفردات والجمل في لهجات قبائل الأزد

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 594 ❹ المهذب: 285/2

❺ المهذب: 285/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة يٰسٓ

1 - ﴿تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝٥﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [تَنْزِيلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَنْزِيلُ** : اس قراءت میں یہ ماقبل محذوف "هٰذَا" مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اصل عبارت ہے: "هٰذَا تَنْزِيلُ۔" ترجمہ ہوگا: "یہ (قرآن) سب پر غالب اور نہایت مہربان (اللہ) کا نازل کیا ہوا ہے۔"

❀ **تَنْزِيلَ** : اس قراءت میں یہ محذوف فعل کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: "نَزَّلَ تَنْزِيلَ۔"[1]

ترجمہ ہوگا: "(قرآن) سب پر غالب اور نہایت مہربان (اللہ) کا نازل کیا ہوا ہے۔"

2 - ﴿وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [سَدًّا] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة الكهف:93)

3 - ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ﴾ (رقم الآية : 14)

لفظ [فَعَزَّزْنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَعَزَزْنَا** : یہ "عَزَزَ يَعْزُزُ" باب "نَصَرَ" سے ہے، اور "فَغَلَبْنَا" کے معنی میں ہے، اس کا مفعول "أَهْلَ الْقَرْيَةِ" محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "فَغَلَبْنَا أَهْلَ الْقَرْيَةِ بِثَالِثٍ۔"

ترجمہ ہوگا: "جب ہم نے (اصحاب القریہ) کے پاس دو (پیغمبر) بھیجے، تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے (ایک) تیسرے (رسول) کے ذریعے اس (بستی والوں) کو مغلوب کر دیا (یعنی ان پر اتمام حجت کر دی)۔"

قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی یہ "غَلَبَ" کے معنی میں استعمال ہوا ہے: ﴿وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝٢٣﴾ (ص: 23) "اور اس نے گفتگو میں مجھے دبا لیا ہے (مغلوب کر دیا ہے)۔"

❀ **فَعَزَّزْنَا** : یہ "عَزَّزَ يُعَزِّزُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے، اور "فَقَوَّيْنَا" کے معنی میں ہے، اور اس کا

[1] الموضح: 1069 [2] المهذب: 286/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مفعول "الرَّسُوْلَيْنِ" محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: " فَقَوَّيْنَا الرَّسُوْلَيْنِ بِثَالِثٍ ۔"[1]

ترجمہ ہوگا: "جب ہم نے (اصحاب القریہ) کے پاس دو (پیغمبر) بھیجے، توانہوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا، پھر ہم نے (ایک) تیسرے (رسول) کے ذریعے ان (پہلے دونوں رسولوں) کو قوت دی۔"

4 - ﴿قَالُوْا طٰٓئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝۱۹﴾ (رقم الأية : 19)

لفظ [اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ : اس قراءت میں ﴿اَئِنْ﴾ کا 'ہمزۂ استفہامیہ ہے، "إِنْ" شرطیہ ہے اور ﴿ذُكِّرْتُمْ﴾ "ذَكَّرَ يُذَكِّرُ" باب "تَفْعِيْل" سے جمع مذکر مخاطب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(تینوں رسولوں نے اصحاب القریۃ کے اس قول پر کہ ہم نے تمہیں منحوس پایا ہے) کہا: تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے، کیا اگر تمہیں بار بار نصیحت کی جاتی ہے (تو یہ نحوست کی بات ہے)؟ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔"

❀ اَئَنْ ذُكِّرْتُمْ : اس قراءت میں ﴿اَئَنْ﴾ کا 'ہمزۂ استفہامیہ ہے۔ اور "أَنْ" مصدریہ ہے۔ اور اس سے پہلے لام علت محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "لِأَنْ۔" اور ﴿ذُكِّرْتُمْ﴾ "ذَكَرَ يَذْكُرُ" باب "نَصَرَ" ثلاثی مجرد سے جمع مذکر مخاطب، فعل ماضی مجہول ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(تینوں رسولوں نے اصحاب القریۃ کے اس قول پر کہ ہم نے تمہیں منحوس پایا ہے) کہا: تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے، کیا اس وجہ سے کہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے (تو تم ہمیں منحوس سمجھنے لگ گئے ہو)؟ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔"[2]

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "تینوں رسولوں نے کہا: تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے، کیا اگر تمہیں بار بار نصیحت کی جاتی ہے تو یہ نحوست کی بات ہے؟ اور کیا صرف اس وجہ سے تم ہمیں منحوس سمجھنے لگ گئے ہو کہ تمہیں نصیحت کی جاتی ہے، بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔"

5 - ﴿وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۲﴾ (رقم الأية : 22)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] المهذب: 286/2 والموضح: 1070

[2] المهذب: 287/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 121/10

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ تُرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(اصحاب القریہ کا ایک مرد صالح رسولوں پر ایمان لاکر قوم کو تبلیغ کرنے لگا:.....) اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تم (سب) لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ تَرْجِعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اصحاب القریہ کا ایک مرد صالح رسولوں پر ایمان لاکر قوم کو تبلیغ کرنے لگا:.....) اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔''[1]

6 - ﴿إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ﴾ (رقم الآية : 29)

لفظ [كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....عربی زبان میں لفظ ''كَانَ'' فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہوجاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ﴾ (البقرة: 280)

اور ﴿صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ آپس میں موصوف صفت ہیں۔

✿ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةٌ وَّاحِدَةٌ : اس قراءت میں ﴿كَانَتْ﴾ فعل تامہ ہے۔ اور ﴿صَيْحَةٌ وَّاحِدَةٌ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ معنی ہوگا: '' مَا وَقَعَتْ إِلَّا صَيْحَةٌ وَّاحِدَةٌ ۔''

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ کی پکڑ کی) صرف ایک چیخ واقع ہوئی، تو وہ (اصحاب القریہ والے سب) اچانک بجھ کر رہ گئے۔''

❀ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً : اس قراءت میں ﴿كَانَتْ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اور اس میں ''هِيَ'' ضمیر اس کا اسم ہے جو ''الْأَخِذَةُ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو آیت کے مفہوم سے نکلا ہے۔ کیونکہ آیت میں اللہ کی پکڑ اور عذاب کا ہی ذکر ہو رہا ہے۔ اور ﴿صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ کی پکڑ) صرف ایک چیخ ہی تھی، تو وہ (اصحاب القریہ والے سب) اچانک بجھ کر رہ گئے۔''

7 - ﴿وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] المهذب: 287/2 [2] المهذب: 289/2 ولطائف الاشارات: 3461/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا : اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ نافیہ ہے۔ اور ﴿لَمَّا﴾ "إِلَّا" کے معنی میں ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی: "مَا كُلٌّ إِلَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ"۔

ترجمہ ہوگا: "اور نہیں ہیں وہ سب (میرے بندے) مگر (ایک دن) اکٹھے ہمارے پاس حاضر کیے جانے والے ہیں۔"

❀ وَإِنْ كُلٌّ لَّمَّا : اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے۔ اور ﴿لَمَّا﴾ کا "لَام" ماقبل ﴿إِنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" اور ﴿إِنْ﴾ نافیہ میں فرق کرنے کے لیے ہے۔ اور اس کی "میم" زائدہ، تاکید کے لیے ہے، اصل عبارت یوں ہوگی: "إِنْ كُلٌّ لَّجَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ"۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "اور بے شک وہ سب (میرے بندے ایک دن) اکٹھے ہمارے پاس حاضر کیے جانے والے ہیں۔"

۞:..... "إِنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "إِنْ" اصل میں "إِنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے، اور خبر باقی رکھی جاتی ہے لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (یونس:10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❷

8 - ﴿وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝۳۴﴾ (رقم الآية : 34)

لفظ [الْعُيُوْنِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الحجر:45)

9- ﴿وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝۳۳﴾ (رقم الآية : 33)

لفظ [الْمَيْتَةُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

10- ﴿لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝۳۵﴾ (رقم الآية : 35)

لفظ [ثَمَرِهٖ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة الأنعام:99)

لفظ [مَا عَمِلَتْهُ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 1071 والمهذب: 289/2
❷ الموضح: 908
❸ المهذب: 289/2
❹ المهذب: 289/2
❺ المهذب: 289/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ **مَا عَمِلَتْ:** یہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ﴿مَا﴾ نافیہ اور موصولہ دونوں ہوسکتی ہے۔

﴿مَا﴾ نافیہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(ہم نے ہر طرح کے باغ بنادیے) تاکہ وہ (میرے بندے) اس کے پھل سے کھائیں، اور حالانکہ ان کے ہاتھوں نے (یہ سب کچھ) نہیں بنایا، تو کیا وہ (پھر بھی) شکر نہیں کرتے۔''

﴿مَا﴾ موصولہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(ہم نے ہر طرح کے باغ بنادیے) تاکہ وہ (میرے بندے) اس کے پھل سے کھائیں، اور جو ان کے ہاتھوں نے بنایا (وہ کھائیں، مثلاً پھلوں کا رس یا چاٹ وغیرہ) تو کیا وہ (پھر بھی) شکر نہیں کرتے۔''

❀ **مَا عَمِلَتْهُ:** یہ واحد مؤنث غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر منفصل ماقبل ﴿ثَمَرِهٖ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور ﴿مَا﴾ نافیہ اور موصولہ دونوں ہوسکتی ہے۔ ❶

﴿مَا﴾ نافیہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(ہم نے ہر طرح کے باغ بنادیے) تاکہ وہ (میرے بندے) اس کے پھل سے کھائیں، اور حالانکہ ان (پھلوں) کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا، تو کیا وہ (پھر بھی) شکر نہیں کرتے۔''

﴿مَا﴾ موصولہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(ہم نے ہر طرح کے باغ بنادیے) تاکہ وہ (میرے بندے) اس کے پھل سے کھائیں، اور وہ (چیزیں بھی کھائیں) جن کو ان کے ہاتھوں نے بنایا (مثلاً پھلوں کا رس یا چاٹ وغیرہ) تو کیا وہ (پھر بھی) شکر نہیں کرتے۔''

۞:..... لفظ ﴿عَمِلَتْهُ﴾: مصحف کوفی میں: ﴿عَمِلَتْ﴾ اور باقی مصاحف میں: ﴿عَمِلَتْهُ﴾ مکتوب ہے۔ ❷

11 - ﴿وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝﴾ (رقم الآية: 39)

لفظ [وَالْقَمَرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَالْقَمَرُ:** اس قراءت میں یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''اور چاند، ہم نے اس کی منزلیں مقرر کردیں، یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی مانند ہوجاتا ہے۔''

❀ **وَالْقَمَرَ:** اس قراءت میں یہ ماقبل "قَدَّرْنَا" محذوف فعل کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَ قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ" اور اس طرح فعل کا حذف کرنا جائز ہے، امام سیبویہ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے جس طرح کہا جاتا ہے: "زَيْدًا ضَرَبْتُهُ" اور اس سے پہلے

❶ الموضح: 1072 و المهذب: 290
❷ الوسيلة: 209 والجميلة: 396
❸ الموضح: 1074

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"ضَرَبْتُ" محذوف ہے۔ اور یہ اس لیے جائز ہے کیونکہ بعد والا فعل ماقبل محذوف فعل پر دلالت کررہا ہوتا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور (ہم نے مقرر کردیں) چاند کی، اس کی منزلیں مقرر کردیں، یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی مانند ہوجاتا ہے۔''

12 - ﴿وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝﴾ (رقم الآية : 41)

لفظ [ذُرِّيَّتَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ ذُرِّيَّتَهُمْ : یہ صیغہ مفرد ہے، اور واحد وجمع دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ کی) ایک نشانی (لوگوں) کے لیے یہ ہے کہ بے شک ہم نے ان (کے اجداد) کی اولاد کو (نوح علیہ السلام کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا'' یعنی اگر اللہ تعالیٰ سوار نہ کرتا تو یہ سب ختم ہوجاتے۔

✿ ذُرِّيّٰتَهُمْ : یہ صیغہ جمع ہے، جس سے کثرتِ افراد کی صراحت ہوگئی۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ کی) ایک نشانی (لوگوں) کے لیے یہ ہے کہ بے شک ہم نے ان (کے اجداد) کی اولادوں کو (نوح علیہ السلام کی) بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔''

13-﴿مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية: 49)

لفظ [يَخِصِّمُوْنَ] میں چھ قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ اصل میں "يَخْتَصِمُوْنَ" تھا۔ جو "اِخْتَصَمَ يَخْتَصِمُ" سے باب "اِفْتِعَال" کے وزن پر ہے۔ اور صرف کا قاعدہ ہے کہ اگر باب "اِفْتِعَال" کے عین کلمہ میں 'ت، ث، ج، ز، ر، ذ، س، ش، ص، ض، ط، ظ' ان بارہ حروف میں سے کوئی حرف ہو تو باب "اِفْتِعَال" کی 'تاء' کو عین کلمہ کے ہم مثل بنا کر ادغام کرنا جائز ہے۔ ❸ مذکورہ قاعدہ کے مطابق جب ادغام کیا تو یہ ﴿يَخْصِّمُوْنَ﴾ ہوگیا۔ 'خا' اور 'صاد' دو ساکن جمع ہوگئے، پھر کچھ عرب اس کو اس کی حالت پر باقی رکھتے ہیں۔ اور کچھ اس کے اجتماع ساکنین کے ثقل کو مختلف طریقوں سے ختم کرتے ہیں:

✿ يَخَصِّمُوْنَ (اختلاس) : اس قراءت میں اجتماع ساکنین کو اختلاس (خفیف حرکت) سے ختم کیا گیا ہے۔ یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (کفار) انتظار نہیں کررہے مگر ایک ہی چیخ کا، جو انہیں پکڑ لے گی، جب کہ وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں۔''

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 599

❷ عنایاتِ رحمانی: 2/ 416 والمهذب: 290/2

❸ توضيحات علم الصيغة لمحمد ابراهيم:29

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ **يَخَصِّمُوْنَ** : اس قراءت میں محذوف 'تاء' کی حرکتِ فتحہ 'خا' کو دے دی گئی ہے۔ یہ بھی اہل حجاز کی لغت ہے۔

✿ **يَخِصِّمُوْنَ** : اس قراءت میں عربی کے قاعدہ " اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ "''جب ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے۔'' کے تحت 'خا' کو کسرہ دیا گیا ہے۔ اور یہ بنی کنانہ کی لغت ہے۔

❀ **يِخِصِّمُوْنَ** : اس قراءت میں بھی عربی کے قاعدہ "اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" ''جب ساکن کو حرکت دی جاتی ہے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے۔'' کے تحت 'خاء' کو کسرہ دیا گیا ہے۔ 'خا' مکسور کی اتباع (پیروی) میں 'یاء' کو بھی کسرہ دے دیا گیا ہے۔ اور اس لیے بھی تاکہ زبان کی ایک ہی کیفیت اور حالت رہے۔

✿ **يَخْصِّمُوْنَ** : اس قراءت میں اس کلمہ کو اس کی اصلی حالت میں باقی رکھا گیا ہے۔ اور یہ بکر بن وائل اور اکثر بنی تمیم کی لغت ہے۔ [1]

❀ **يَخْصِمُوْنَ** : یہ "خَصَمَ يَخْصِمُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور اس کا مفعول محذوف ہے، اصل عبارت ہے: "يَخْصِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔" ترجمہ ہوگا: ''اور (کفار) انتظار نہیں کر رہے مگر ایک ہی چیخ کا، جو انہیں پکڑ لے گی، جب کہ وہ ایک دوسرے سے جھگڑ رہے ہوں گے۔'' [2]

14 - ﴿قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ﴾ (رقم الأية : 52)

لفظ [مَّرْقَدِنَا هٰذَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مَّرْقَدِنَا سکت هٰذَا** : اس قراءت میں ﴿هٰذَا﴾ کو ماقبل ﴿مَّرْقَدِنَا﴾ سے جدا کرنے کے لیے دونوں کے درمیان سکتہ کیا گیا ہے۔

اور ملانے کی صورت میں سننے والے کو ﴿هٰذَا﴾ کا ماقبل ﴿مَّرْقَدِنَا﴾ کی صفت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح کفار اور فرشتوں یا ایمان والوں کا قول جمع ہو جاتا ہے جبکہ ﴿هٰذَا﴾ کا تعلق آگے ہے، ﴿هٰذَا﴾ مبتداء ہے، اور آگے ﴿مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ . . .﴾ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ ہے: ''(قیامت کے دن جب اللہ کفار کو ان کی قبروں سے نکالیں گے تو) وہ کہیں گے ہائے ہماری

---

[1] آثار اللهجات العربية فى القراءات السبع: 45

[2] لطائف الاشارات: 3470/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بربادی! کس نے ہمیں ہماری سونے کی جگہ سے اٹھا دیا؟ (فرشتے یا ایمان والے کہیں گے:) یہ وہ (قیامت) ہے جو رحمٰن نے وعدہ کیا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔''

❀ مَّرْقَدِنَا ترك السكت هٰذَا : اس قراءت میں اصل کے مطابق ﴿هٰذَا﴾ کو ماقبل ﴿مَّرْقَدِنَا﴾ سے ملا کر بغیر سکتہ کے پڑھا گیا ہے۔ ❶

15- ﴿إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾﴾

(رقم الأية: 53)

لفظ [صَيْحَةً وَّاحِدَةً] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....عربی زبان میں لفظ ''كَانَ'' فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ﴾ (البقرة: 280)

اور ﴿صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ آپس میں موصوف صفت ہیں۔

❀ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً : اس قراءت میں ﴿كَانَتْ﴾ فعل تامہ ہے۔ اور ﴿صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ معنی ہوگا: '' مَا وَقَعَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً ۔''

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ کی طرف سے) ایک چیخ ہی واقع ہوگی (مراد صور ہے)، تو اچانک وہ تمام (لوگ) ہمارے پاس حاضر کیے ہوئے ہوں گے۔''

❀ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً : اس قراءت میں ﴿كَانَتْ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اور اس میں ''هِيَ'' ضمیر اس کا اسم ہے جو ''الْأَخِذَةُ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو آیت کے مفہوم سے نکلا ہے۔ کیونکہ آیت میں اللہ کی پکڑ اور عذاب کا ہی ذکر ہو رہا ہے۔ اور ﴿صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''وہ (اللہ کی پکڑ) صرف وہ ایک چیخ ہی ہوگی (مراد صور ہے)، تو اچانک وہ تمام (لوگ) ہمارے پاس حاضر کیے ہوئے ہوں گے۔''

16 - ﴿إِنَّ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فٰكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلٰلٍ عَلَى الْأَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔونَ ﴿٥٦﴾﴾ (رقم الأية : 55، 56)

---

❶ الموضح: 1076 والكشف: 55/2

❷ المهذب: 289/2 ولطائف الاشارات: 3461/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [شُغُلٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **شُغُلٍ**: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "غ" کے سکون کے ساتھ

❀ **شُغُلٍ**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "غ" کے ضمہ کے ساتھ [1]

لفظ [فٰكِهُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَكِهُوْنَ**: یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بے شک اہل جنت آج کے دن مشغولیت میں ہیں، دوام کے ساتھ مزے اڑا رہے ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔"

❀ **فٰكِهُوْنَ**: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بے شک اہل جنت آج کے دن مشغولیت میں ہیں، مزے اڑانے والے ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں مسندوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔" [2]

لفظ [ظِلٰلٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **ظُلَلٍ**: یہ "ظُلَّةٌ" کی جمع ہے، جیسے: "حُلَّةٌ" کی جمع "حُلَلٌ" اور "غُرْفَةٌ" کی جمع "غُرَفٌ" ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿إِلَّآ أَن يَأْتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلْغَمَامِ﴾ (البقرة: 210)

❀ **ظِلٰلٍ**: یہ "ظُلَّةٌ" یا "ظِلٌّ" کی جمع ہے۔ جیسے: "قُلَّةٌ" کی جمع "قِلَالٌ" اور "صُفْرَةٌ" کی جمع "صِفَارٌ" ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿يَتَفَيَّؤُا۟ ظِلَٰلُهُۥ عَنِ ٱلْيَمِينِ وَٱلشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ﴾ (النحل: 48)

✿:..... دونوں جمع کے صیغے ہیں، معنوی طور پر دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ [3]

17 - ﴿وَأَنِ ٱعْبُدُونِى ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾﴾ (رقم الآية : 61)

لفظ [أَنِ اعْبُدُوْنِيْ] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

18 - ﴿وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ﴾ (رقم الآية : 62)

لفظ [جِبِلًّا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **جِبِلًّا**: یہ بنی کنانہ کی لغت ہے۔

❀ **جُبُلًّا**: یہ اہل تہامہ کی لغت ہے۔

✿ **جُبُلًّا**: یہ بکر بن وائل اور اکثر بنی تمیم کی لغت ہے۔

---

[1] المغني للدكتور محمد سالم محيسن: 180/3

[2] المهذب: 349/2 وطلائع البشر: 172

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 601 [4] المهذب: 292/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ جُبُلًّا : یہ بعض قبائل کی لغت ہے۔ ❶

✿:..... چاروں لغتوں کا معنی: "الْخَلْق" ہے۔ ❷

ترجمہ ہے: ''اور بلاشبہ یقیناً (شیطان) نے تم سے پہلے بہت سی مخلوق کو گمراہ کیا۔''

19 - ﴿وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ﴾ (رقم الأية : 67)

لفظ [مَكَانَتِهِمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مَكَانَتِهِمْ : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم چاہیں تو یقیناً (لوگوں) کی (جب وہ کفر و شرک کر رہے ہوں) ان کی جگہ ہی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیں، پھر نہ وہ آگے چل سکیں اور نہ واپس (گھر) آ سکیں۔''

❀ مَكَانٰتِهِمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر جمع "هِمْ" کے ساتھ مناسبت ہے۔ چونکہ ہر شخص کے رہنے کی الگ جگہ ہوتی ہے۔ اس لیے جمع کا صیغہ آیا ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم چاہیں تو یقیناً (لوگوں) کی (جب وہ کفر و شرک کر رہے ہوں) ان کی جگہوں ہی پر ان کی صورتیں مسخ کر دیں، پھر نہ وہ آگے چل سکیں اور نہ واپس (گھر) آ سکیں۔'' ❹

20 - ﴿وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ﴾ (رقم الأية : 68)

لفظ [نُنَكِّسْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نَنْكُسْهُ: یہ "نَكَسَ يَنْكُسُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جسے ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اسے بناوٹ (ساخت) میں ہم الٹا کر دیتے ہیں (یعنی جوانی سے بڑھاپے کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ بچپن کی طرح کمزور اور لاغر ہوا جاتا ہے).....۔''

❀ نُنَكِّسْهُ : یہ "نَكَّسَ يُنَكِّسُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں تدرج کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: "رَسَّلَ خَالِدٌ" ''خالد نے آہستہ آہستہ پڑھا۔''

ترجمہ ہوگا: ''اور جسے ہم زیادہ عمر دیتے ہیں اس کی بناوٹ (ساخت) کو آہستہ آہستہ ہم الٹا کرتے چلے جاتے ہیں (یعنی اس کی جوانی کو آہستہ آہستہ بڑھاپے کی طرف لے جاتے ہیں۔ وہ بچپن کی طرح کمزور اور لاغر ہوا جاتا ہے).....۔'' ❺

---

❶ آثار اللهجات العربية في القراءات السبع: 45 ❷ المهذب: 292/2

❸ المهذب: 226/1 ❹ المهذب: 226/1

❺ الموضح: 1079 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 150/10

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....بعض کے نزدیک دونوں کا معنی ایک ہی ہے، کیونکہ عربی زبان میں باب "تَفْعِيْل" اور باب "نَصَرَ" کبھی ہم معنی استعمال ہوجاتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے: "عَجَزَتِ الْمَرْءَةُ وَعَجَّزَتِ الْمَرْءَةُ۔"[1]

لفظ [يَعْقِلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ تَعْقِلُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ﴾ اور ﴿وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ تمام بنی آدم سے خطاب ہو رہا ہے، جس میں کفار بھی شامل ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ".....(زندگی کے ان انقلابات کو دیکھ کر بھی) کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔" کہ یہ انقلابات لانے والی ہستی کے لیے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا اور قیامت برپا کرنا کچھ مشکل نہیں۔

❁ يَعْقِلُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکین کے بارے میں کہا جا رہا ہے، کیونکہ پیچھے انہیں کا ذکر ہو رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ".....(زندگی کے ان انقلابات کو دیکھ کر بھی) کیا وہ (مشرکین) عقل سے کام نہیں لیتے۔" کہ یہ انقلابات لانے والی ہستی کے لیے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا اور قیامت برپا کرنا کچھ مشکل نہیں۔[2]

21 - ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (رقم الآية :69، 70)

لفظ [لِيُنْذِرَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لِتُنْذِرَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ نبی کریم ﷺ سے خطاب ہو رہا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر وضاحت ہے: ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ﴾ (الرعد: 7) "بلاشبہ آپ (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔"[3]

ترجمہ ہوگا: "(جو نبی اکرم ﷺ لے کر آئیں ہیں) وہ تو سراسر نصیحت اور واضح قرآن کے سوا کچھ نہیں، تاکہ آپ اسے ڈرائیں جو (دل اور بصیرت کے اعتبار سے) زندہ ہو، اور کافروں پر (اللہ کی) حجت پوری ہوجائے۔"

❁ لِيُنْذِرَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ﴾ میں ﴿قُرْاٰنٌ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(جو نبی اکرم ﷺ لے کر آئیں ہیں) وہ تو سراسر نصیحت

[1] شرح الهداية: 487 و خاصيات ابواب الصرف: 71

[2] الموضح: 1079 وحجة القراءات لأبي زرعة: 603

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 603

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور واضح قرآن کے سوا کچھ نہیں، تاکہ وہ (قرآن اسے ڈرائے جو (دل اور بصیرت کے اعتبار سے) زندہ ہو، اور کافروں پر (اللہ کی) حجت پوری ہو جائے۔"[1]

❁:.....حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی قرآن کے ذریعے ہی لوگوں کو ڈرانا ہے اور ڈرانے کی نسبت قرآن کی طرف اس لیے کی گئی ہے کیونکہ وہ ڈرانے کا ذریعہ بن رہا ہے۔

22 - ﴿فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾﴾ (رقم الآية : 76)

لفظ [فَلَا يَحْزُنْكَ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورۃ آل عمران:176)

❁:.....ترجمہ ہے: "اور ان کی بات تجھے غمزدہ نہ کرے، بے شک ہم ان کی چھپی اور ظاہر سب باتوں کو جانتے ہیں۔"

23 - ﴿أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾﴾ (رقم الآية : 81)

لفظ [بِقَادِرٍ] میں یہاں اور سورۃ الأحقاف :33 میں دو قراءات ہیں:

❁ يَقْدِرُ : یہ "قَدَرَ يَقْدِرُ" باب "نَصَرَ" سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہو گا: "اور کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس پر قدرت نہیں رکھتا کہ ان جیسے اور پیدا کر دے؟ کیوں نہیں، اور وہ (اللہ) سب کچھ پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

❁ بِقَادِرٍ : یہ "قَدَرَ يَقْدِرُ" باب "نَصَرَ" سے اسم فاعل ہے۔ اور اس کے ساتھ "بَا" جارہ تاکید کے لیے ہے۔[3] ترجمہ ہو گا: "اور کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور پیدا کر دے؟ کیوں نہیں، اور وہ (اللہ) سب کچھ پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

❁:.....قرآن مجید میں ایک جگہ یہ کلمہ صرف اسم فاعل کے ساتھ ہے: ﴿أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾﴾ (القيامة : 40)

24 - ﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾﴾ (رقم الآية : 82)

لفظ [فَيَكُونُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فَيَكُونَ : اس قراءت میں "فَا" حرف عاطفہ ہے۔ اور فعل ماقبل ﴿يَقُولَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ

---

[1] الموضح: 1080 وحجة القراءات لأبي زرعة: 603

[2] المغني: 379/1 [3] الموضح: 1081

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "أَنْ يَقُوْلَ فَيَكُوْنَ" ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) کا حکم تو، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کا سوا کچھ نہیں ہوتا کہ اسے کہتا ہے: ''ہوجا'' تو (اس کے کہنے سے) وہ (چیز) ہوجاتی ہے۔''

❀ **فَيَكُوْنُ** : اس قراءت میں "فَا" مستانفہ ہے۔ اور فعل جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور فعل مضارع جب حروف ناصب وجازم سے خالی ہوتو مرفوع ہوتا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "فَهُوَ يَكُوْنُ" ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) کا حکم تو، جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اس کا سوا کچھ نہیں ہوتا کہ اسے کہتا ہے: ''ہوجا'' پس وہ (چیز) ہوجاتی ہے۔'' ❶

25-﴿فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية : 83)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُرْجَعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی کامل بادشاہی ہے اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ **تَرْجِعُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''سو پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی کامل بادشاہی ہے اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹو گے۔''

❶ الموضح: 1081 وحجة القراءات لأبي زرعة:603

❷ المهذب: 293/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الصّٰفّٰت

1 - ﴿إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝٦﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ**: اس قراءت میں ﴿بِزِينَةٍ﴾ مبدل منہ، اور ﴿الْكَوَاكِبِ﴾ بدل ہے۔ترجمہ ہوگا: ''بے شک ہم نے ہی آسمان دنیا کو ایک زینت سے آراستہ کیا ہے، جو ستارے ہیں۔''[1]

❀ **بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبَ** : اس قراءت میں ﴿بِزِينَةٍ﴾ مصدر ہے، اور مصادر فعل والا عمل کرتے ہیں۔ اور ﴿الْكَوَاكِبَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ترجمہ ہوگا: ''بے شک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کے ساتھ زینت بخشتے ہوئے آراستہ کیا ہے۔''

✿ **بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ** : اس قراءت ﴿بِزِينَةٍ﴾ مصدر کو اس کے مفعول کی طرف مضاف کیا گیا ہے، اور ﴿الْكَوَاكِبِ﴾ مضاف الیہ ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''بے شک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا ہے۔''

2 - ﴿لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝٨﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [لَا يَسَّمَّعُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا يَسَّمَّعُونَ** : یہ ''سَمِعَ يَسْمَعُ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ترجمہ ہوگا: ''وہ (شیطان) عالم بالا (کی باتیں) نہیں سن سکتے، کیونکہ ان پر ہر طرف سے (شہاب) پھینکے جاتے ہیں۔''

❀ **لَا يَتَسَمَّعُونَ** : یہ ''سَمَّعَ يُسَمِّعُ'' باب ''تَفْعِيل'' سے ہے۔ترجمہ ہوگا: ''وہ (شیطان) عالم بالا (کی باتیں سننے کے لیے) کان نہیں لگا سکتے، کیونکہ ان پر ہر طرف سے (شہاب) پھینکے جاتے ہیں۔''[3]

✿:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔لیکن ﴿لَا يَتَسَمَّعُونَ﴾ قراءت میں زیادہ مبالغہ ہے۔کیونکہ جب کان نہیں لگا سکتے تو بالاولی وہ سن بھی نہیں سکتے۔[4]

---

[1] ترجمہ عبدالسلام بھٹوی
[2] الموضح: 1084 وحجة القراءات لأبي زرعة: 604
[3] الموضح: 1085
[4] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 174/10

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

3 - ﴿بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ﴾ (رقم الآية : 12)

لفظ [عَجِبْتَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ عَجِبْتُ : یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اور تعجب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے۔ گویا اللہ بھی تعجب کرتے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''بلکہ میں (ان کفار کے انکار آخرت پر) تعجب کرتا ہوں، اور وہ (آخرت کا) مزاق اڑاتے ہیں۔''

❁ عَجِبْتَ : یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور تعجب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی طرف کی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بلکہ آپ (ان کفار کے انکار آخرت پر) تعجب کرتے ہیں، اور وہ (آخرت کا) مزاق اڑاتے ہیں۔''

❁:..... ﴿عَجِبْتُ﴾ قراءت سے معلوم ہوا کہ علم قراءت علم العقیدہ میں بھی اپنا مقام رکھتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی صفت تعجب پر قرآن مجید میں صرف یہی ایک قراءت بطور دلیل ہے۔ اور حدیث مبارکہ بھی ہے:

''عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ''[1]

لیکن خالق و مالک کا تعجب مخلوق کے تعجب کی طرح نہیں ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں اس طرح کی اور بھی مثالیں ہیں: ﴿وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ﴾ (آل عمران: 54)، ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ﴾ (النساء: 142)، ﴿إِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ وَّأَكِيْدُ كَيْدًا ۝﴾ (الطارق: 15، 16)

قاضی شریح اس قراءت کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے: ''وَاللّٰهُ لَا يَعْجَبُ'' ''اللہ تعالیٰ تعجب نہیں کرتے'' یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت ''تعجب'' نہیں ہے۔ جبکہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہمیں قاضی شریح کی عقل پر تعجب ہے، اس قراءت کے وہ قاری ہیں جو ان سے بھی زیادہ علم رکھتے تھے۔'' یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔[2]

4 - ﴿أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ (رقم الآية : 16)

لفظ [أَإِذَا . . . أَإِنَّا] میں تین قراءات ہیں:

❁ أَإِذَا . . . أَإِنَّا : اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں۔ اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(کفار کہتے ہیں:) کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے؟ تو کیا واقعی ہم ضرور (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں؟''

---

[1] صحيح الجامع: 8102 [2] لطائف الاشارات: 3498/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ عَاِذَا... اِنَّا: اس قراءت میں ﴿عَاِذَا﴾ استفہام کے ساتھ، اور ﴿اِنَّا﴾ اخبار کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(کفار کہتے ہیں:) کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے تو واقعی ہم ضرور (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں؟''

✿ اِذَا... عَاِنَّا: اس قراءت میں ﴿اِذَا﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿عَاِنَّا﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(کفار کہتے ہیں:) جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے تو کیا واقعی ہم ضرور (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں؟''

لفظ [مِتْنَا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:157)

5 - ﴿اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [اَوَ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... لغت عربی میں حروف عاطفہ 10 ہیں: وَاو، فَا، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمَّا، اَوْ، اَمْ، بَلْ، لَا، لٰکِنْ۔

✿ اَوْ: اس قراءت میں یہ حرف عاطفہ ہے۔ اور ماقبل آیت ﴿عَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا عَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ﴾ کے استفہام میں داخل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یا ہمارے پہلے باپ دادا بھی (دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟'' گویا وہ اس بارے میں شک کا اظہار کر رہے ہیں۔

❀ اَوَ: اس قراءت میں '' اَ '' ہمزہ استفہام ہے، اور '' وَ '' حرف عاطفہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی (دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟'' یہ استفہام انکاری ہے۔ گویا وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ ❸

6 - ﴿قُلْ نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [نَعَمْ] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ الأعراف:44)

---

❶ المهذب: 295/2 ❷ المغني: 372/1

❸ الموضح: 1087 وحجة القراءات لأبي زرعة: 608

❹ المهذب: 296/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

7 - ﴿مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ﴿25﴾﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [لَا تَنَاصَرُونَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

8 - ﴿إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿40﴾﴾ (رقم الآية : 40، 74، 128، 160)

لفظ [الْمُخْلَصِينَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الْمُخْلَصِينَ : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی : "الَّذِيْنَ أَخْلَصَهُمُ اللّٰهُ لِطَاعَتِهٖ وَدِيْنِهٖ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے (برے انجام سے محفوظ رہیں گے)۔'' یعنی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور دین کے لیے چن لیا ہے۔

❀ الْمُخْلِصِينَ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی : "الَّذِيْنَ أَخْلَصُوْا لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''مگر اللہ کے مخلص بندے (برے انجام سے محفوظ رہیں گے)۔'' یعنی وہ جو اللہ کی عبادت میں مخلص ہیں۔ ❷

9 - ﴿لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿47﴾﴾ (رقم الآية : 47)

لفظ [يُنْزَفُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُنْزَفُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جنت میں جو شراب پلائی جائے گی) نہ اس سے سر چکرائے گا، اور نہ وہ اس سے مدہوش کیے جائیں گے۔'' یعنی وہ شراب ان کی عقل کو نقصان نہیں دے گی۔

❀ يُنْزِفُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جنت میں جو شراب پلائی جائے گی) نہ اس سے سر چکرائے گا، اور نہ وہ اس سے مدہوش ہوں گے۔'' یعنی شراب پینے کی وجہ سے ان کی عقل کو نقصان نہ ہوگا۔ ❸

10 - ﴿أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿53﴾﴾ (رقم الآية : 53)

لفظ [أَإِذَا . . . أَإِنَّا] میں تین قراءات ہیں:

✿ أَإِذَا . . . أَإِنَّا : اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں۔ اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے دن جب اللہ جنتی اور جہنمیوں کو آمنے سامنے کریں گے تو جنتی لوگ جہنمیوں سے کہیں گے کیا تم آخرت کا انکار کرتے ہوئے نہیں کہتے تھے:) کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے؟ تو کیا واقعی

❶ المهذب: 296/2 ❷ تفسير القرطبي: 70/15 ❸ المهذب: 297/2 والموضح: 1088

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہم ضرور (اپنی بداعمالیوں کی) جزا دیے جانے والے ہیں؟''

❀ عَإِذَا... إِنَّا : اس قراءت میں ﴿عَإِذَا﴾ استفہام کے ساتھ، اور ﴿إِنَّا﴾ اخبار کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے تو واقعی ہم ضرور (اپنی بداعمالیوں کی) جزا دیے جانے والے ہیں؟''

✿ إِذَا... عَإِنَّا : اس قراءت میں ﴿إِذَا﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿عَإِنَّا﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''(کفار کہتے ہیں:) جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو چکے تو کیا واقعی ہم ضرور (اپنی بداعمالیوں کی) جزا دیے جانے والے ہیں؟''

لفظ [مِتْنَا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورۃ آل عمران: 157)

11 - ﴿فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ۝﴾ (رقم الآية: 94)

لفظ [يَزِفُّونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَزِفُّونَ : یہ ''زَفَّ يَزِفُّ'' باب ''ضَرَبَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے بت توڑ دیے) تو وہ دوڑتے ہوئے ان کی طرف آئے۔''

❀ يُزِفُّونَ : یہ ''أَزَفَّ يُزِفُّ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اس کا ''أَنْفُسَهُمْ'' مفعول محذوف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے بت توڑ دیے) تو وہ اپنے آپ کو دوڑاتے ہوئے ان کی طرف آئے۔'' [3]

امام مہدوی اور مکی بن ابی طالب نے اس کا معنی ''يَحْمِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَلَى الْإِسْرَاعِ'' کیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے بت توڑ دیے) تو وہ ایک دوسرے کو دوڑاتے ہوئے ان کی طرف آئے۔'' یعنی وہ ایک دوسرے کو دوڑنے پر ابھار رہے تھے۔ [4]

---

[1] المهذب: 297/2

[2] المغني: 372/1

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 609

[4] شرح الهداية: 490 والكشف: 225/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جب ابراہیم علیہ السلام نے قوم کے بت توڑ دیے تو وہ دوڑتے ہوئے اور باقی لوگوں کو دوڑاتے ہوئے ان کی طرف آئے، کہ چلو جلدی چلو پتہ کریں کیوں بت توڑے گئے ہیں۔''

12 - ﴿قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (رقم الآية : 102)

لفظ [يٰبُنَيَّ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ ھود:42)

لفظ [تَرٰى] میں دو قراءات ہیں:

❁ تَرٰى : یہ ''رَأَى يَرَى'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ابراہیم علیہ السلام نے (اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اپنی خواب سناتے) کہا: بیٹا بلاشبہ میں خواب دیکھتا ہوں کہ بے شک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس تم غور کرو تمہاری (اس بارے میں) کیا رائے ہے؟ اس (بیٹے اسماعیل) نے کہا: اے میرے ابا جان! آپ کو جو (خواب میں) حکم دیا جا رہا ہے، کر گزریں، اگر اللہ نے چاہا تو آپ ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔''

❁ تُرِيْ : یہ ''أَرَى يُرِيْ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اور اس کے دونوں مفعول محذوف ہیں۔ اصل عبارت ہے: ''مَاذَا تُرِيْنِيْ مِنْ صَبْرِكَ۔'' ❷

ترجمہ ہوگا: ''ابراہیم علیہ السلام نے (اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اپنی خواب سناتے) کہا: بیٹا بلاشبہ میں خواب دیکھتا ہوں کہ بے شک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس تو دیکھ لے کہ تو (مجھے) کیا دکھاتا ہے (اپنا صبر سے۔ یعنی تو کس قدر صبر کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔) اس (بیٹے اسماعیل) نے کہا: اے میرے ابا جان! آپ کو جو (خواب میں) حکم دیا جا رہا ہے، کر گزریں، اگر اللہ نے چاہا تو آپ ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اپنا خواب سنا کر فرمایا: پس تم غور کرو تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اور تم دیکھ لو تم کس قدر صبر کا مظاہرہ کر سکتے ہو۔''

13 - ﴿قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ﴾ (رقم الآية : 102)

لفظ [يٰٓاَبَتِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ یوسف:4)

---

❶ المهذب: 298/2

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 609 والمهذب: 299/2

❸ المهذب: 299/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

14 - ﴿وَ اِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ (رقم الآية : 123)

لفظ [اِلْيَاسَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ اِلْيَاسَ ❁ اَلْيَاسَ

❁:..... یہ کلمہ اصلاً سریانی (عجمی) ہے۔ لہٰذا اہلِ عرب کبھی اس لفظ کو ہمزہ قطعی مکسور کے ساتھ پڑھتے ہیں اور کبھی ہمزہ وصلی مفتوح کے ساتھ۔ اور یہ زیادہ معروف ہے۔ ❶

امام فراء کہتے ہیں: یہ لفظ اصل میں "یَاسَ" ہے جسے معرفہ کرنے کے لیے "الف لام" لایا گیا ہے۔ ❷

15- ﴿اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ۙ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ﴾ (رقم الآية :125، 126)

لفظ [اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ] میں دو قراءات ہیں:

❁ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ رَبَّ : اس قراءت میں لفظ ﴿اللّٰهَ﴾ ماقبل ﴿اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿رَبَّكُمْ﴾ ماقبل لفظ ﴿اللّٰهَ﴾ کی صفت، اور ﴿وَ رَبَّ﴾ ماقبل ﴿رَبَّكُمْ﴾ کا معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کرتے ہوئے فرمایا:) کیا تم بعل (بت) کو پکارتے ہو، اور تخلیق کرنے والوں میں سے بہترین (خالق) کو چھوڑ دیتے ہو جو اللہ ہے، تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی۔"

❁ اللّٰهُ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ : اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿رَبُّكُمْ وَ رَبُّ...﴾ معطوف معطوف علیہ مل کر اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "(الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم کو تبلیغ کرتے ہوئے فرمایا:) کیا تم بعل (بت) کو پکارتے ہو، اور تخلیق کرنے والوں میں سے بہترین (خالق) کو چھوڑ دیتے ہو۔ اللہ وہ ہے، جو تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی۔"

16 - ﴿سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ﴾ (رقم الآية : 130)

لفظ [اِلْ يَاسِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ المهذب: 299/2 وطلائع البشر: 175

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 609

❸ المهذب: 300/2 والموضح: 1093

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁ اِلْ يَاسِيْنَ : اس قراءت میں الیاس علیہ السلام کے پیروکاروں کو سلامتی میں شامل کرنے کے لیے ﴿اِلْيَاسِيْنَ﴾ جمع کا صیغہ لائے ہیں۔ جیسے :عرب میں بولا جاتا ہے: "جَائَتْكُمُ الْمَهَالِبَةُ" اور اس سے مراد ہوتا ہے: کہ مہلب بادشاہ اور اس کے ساتھی آئے۔ اور "رَأَيْتُ الْمُحَمَّدِيْنَ" اور اس سے مراد ہوتا ہے: کہ میں نے نبی ﷺ اور ان کی امت دیکھی۔ گویا عرب کسی بڑے کی رعایا یا امت کو کسی حکم میں شامل کرنے کے لیے اس کے نام کی جمع لے آتے ہیں۔ جس سے وہ اور اس کی رعایا یا امت دونوں مراد ہوتے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''سلامتی ہو الیاس اور اس کے پیروکاروں پر۔''

❁ اٰلِ يَاسِيْنَ : اس قراءت میں ﴿اٰلِ﴾ کے ذریعے الیاس علیہ السلام کے پیروں کاروں کے ساتھ آپ کے اہل وعیال کو بھی سلامتی میں شامل کیا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سلامتی ہو الیاس کے اہل وعیال اور پیروکاروں پر۔''[1]

17 - ﴿ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۙ۝۱۵۱ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۵۲ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ۝۱۵۳ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۱۵۴ ﴾ (رقم الآية : 151 تا 154)

لفظ [اَصْطَفَى] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... یہ کلمہ اصل میں دو ہمزوں کے ساتھ "ءَ اِصْطَفَى" تھا۔ پہلا ہمزہ استفہام کا اور دوسرا فعل کا ہمزہ وصلی ہے۔

❁ اِصْطَفَى : اس قراءت میں ہمزہ استفہام کے بغیر پڑھا گیا ہے۔ یہ جملہ خبریہ ہے۔ سابقہ آیت میں مشرکین کا قول ہی حکایت کیا جا رہا ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''خبردار وہ (مشرکین) اپنی بہتان تراشی سے (یہ) بات کہتے ہیں کہ اللہ نے اولاد جنی ہے، اور بے شک وہ یقینا (اپنے اس قول میں) جھوٹے ہیں کہ اللہ نے اپنے لیے بیٹوں کی بجائے بیٹیاں پسند کرلیں ہیں۔ کیا ہے تمہیں تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟''

❁ اَصْطَفَى : اس قراءت میں ہمزہ استفہام آنے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کو گرا دیا گیا ہے۔ یہ جملہ استفہامیہ ہے، اور استفہام انکاری ہے، زجر وتوبیخ کا معنی دے رہا ہے، کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔[3]

ترجمہ ہوگا: ''خبردار وہ (مشرکین) اپنی بہتان تراشی سے (یہ) بات کہتے ہیں کہ اللہ نے اولاد جنی ہے،

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 611 والموضح: 1094

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 612

[3] الموضح: 1095

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور بے شک وہ یقیناً (اپنے قول میں) جھوٹے ہیں۔ (ان سے پوچھو) کیا (تمہارے گمان میں) اللہ نے اپنے لیے بیٹوں کی بجائے بیٹیاں پسند کرلیں ہیں؟ کیا ہے تمہیں تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟''

18 - ﴿أَفَلَا تَذَكَّرُونَ﴾ (رقم الأية : 155)

لفظ [تَذَكَّرُونَ] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

19 - ﴿وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ۝ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝﴾ (رقم الأية :167 تا 169)

لفظ [الْمُخْلَصِينَ] میں دوقراءات ہیں:

❁ **الْمُخْلَصِينَ** : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی: "الَّذِيْنَ أَخْلَصَهُمُ اللّٰهُ لِطَاعَتِهٖ وَدِيْنِهٖ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک وہ (کافر آپ کے آنے سے پہلے لوگوں سے) تو کہا کرتے تھے، اگر ہمارے پاس (بھی) پہلے لوگوں کی طرح کوئی نصیحت (آمیز کتاب) ہوتی تو ہم ضرور اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے۔'' یعنی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور دین کے لیے چن لیا ہے۔

❁ **الْمُخْلِصِينَ** : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی: "الَّذِيْنَ أَخْلَصُوْا لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک وہ (کافر آپ کے آنے سے پہلے لوگوں سے) تو کہا کرتے تھے، اگر ہمارے پاس (بھی) پہلے لوگوں کی طرح کوئی نصیحت (آمیز کتاب) ہوتی تو ہم ضرور اللہ کے مخلص بندے ہوتے۔'' یعنی ہم ان لوگوں میں ہوتے جو اللہ کی عبادت میں مخلص ہیں۔ ❷

❶ المهذب: 300/2 ❷ تفسير القرطبي: 70/15

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة صٓ

1 - ﴿وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ﴾ (رقم الآية : 13)

لفظ [لْـَٔيْكَةِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الشعراء:176)

2 - ﴿وَ مَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝۱۵﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [فَوَاقٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فُوَاقٍ: یہ بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے۔ "ف" کے ضمہ کے ساتھ

❀ فَوَاقٍ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ف" کے فتحہ کے ساتھ ❷

✿:..... اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں: صور پھونکنے اور قیامت کے زلزلے کے درمیان ﴿فَوَاق﴾ کے برابر بھی وقفہ نہ ہوگا۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ جب دودھ دوہنے والا ایک مرتبہ کچھ دودھ دوہ کر بچے کو اونٹنی یا گائے بھینس کے پاس چھوڑ دے تاکہ اس کے دودھ پینے سے تھنوں میں دودھ اتر آئے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد بچے کو زبردستی پیچھے ہٹا کر خود دودھ دوہنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان کا وقفہ ﴿فَوَاق﴾ کہلاتا ہے۔ ❸

3 - ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ﴾ (رقم الآية : 29)

لفظ [لِّيَدَّبَّرُوْٓا] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿لِّيَدَّبَّرُوْا﴾ اصل میں "لِّيَتَدَبَّرُوْا" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ ❹ جیسے: "لِّيَتَدَبَّرُوْا" سے ﴿لِّيَدَّبَّرُوْا﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

---

❶ المهذب: 302/2

❷ المهذب: 302/2 وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 458

❸ المهذب: 302/2 ❹ علم الصيغه: 45

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ ❶

✿ **لِّيَدَّبَّرُوْا**: یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور **"تَدَبَّرَ يَتَدَبَّرُ"** باب **"تَفَعُّل"** سے ہے۔ یہ اصل میں **"لِّيَتَدَبَّرُوْا"** تھا، قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں سے خطاب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''یہ ایک بہت بابرکت کتاب ہے، ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے، تاکہ تم (نبی اور مسلمان) اس کی آیات میں غور وفکر کرو اور تاکہ اہل دانش (عقل والے) نصیحت حاصل کریں۔''

❀ **لِّيَدَّبَّرُوْا**: یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور **"تَدَبَّرَ يَتَدَبَّرُ"** باب **"تَفَعَّل"** سے ہے۔ یہ اصل میں **"لِّيَتَدَبَّرُوْا"** تھا، قاعدے کے تحت اس کی 'تاء' کو 'دال' سے بدل کر 'دال' کا 'دال' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ مسلمانوں کے بارے کہا جا رہا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''یہ ایک بہت بابرکت کتاب ہے، ہم نے اسے تیری طرف نازل کیا ہے، تاکہ وہ (مسلمان) اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور تاکہ اہل دانش (عقل والے) نصیحت حاصل کریں۔''

✿:..... ﴿لِّيَدَّبَّرُوْا﴾ قراءت میں آیات الٰہیہ میں غور وفکر کا حکم مسلمانوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو بھی دیا جا رہا ہے۔ جبکہ ﴿لِّيَدَّبَّرُوْا﴾ قراءت میں آیات الٰہیہ میں غور وفکر کا حکم تو مسلمانوں کو دیا جا رہا ہے۔ اور چونکہ یہ بابرکت کتاب نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی ہے، اس لیے وہ پہلے سے ہی سب سے پہلے غور وفکر کرنے والے ہیں، اس لیے انہیں نہیں کہا گیا۔ ❸

4 - ﴿فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝۳۳﴾ (رقم الآية : 33)

لفظ [**بِالسُّوْقِ**] میں اور [**سُوْقِهٖ**] (الفتح:29) میں تین قراءات ہیں:

✿ **بِالسُّوْقِ، سُوْقِهٖ**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ ہمزہ کا ماقبل 'ضمہ' کی مناسبت سے 'واؤ' سے ابدال کر دیتے ہیں۔

❀ **بِالسُّؤْقِ، سُؤْقِهٖ** ✿ **بِالسُّؤُوْقِ، سُؤُوْقِهٖ**: یہ دونوں بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغتیں ہے۔ وہ اصل کے مطابق پڑھتے ہیں۔ ❹

---

❶ لهجات العرب في القرآن الكريم: 130

❷ الحجة للفارسي: 235/4

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 223/10

❹ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 431، 432

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... یہ " سَاق " کی جمع ہیں۔ اور اس میں عربوں کے ہاں تینوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ❶

5 - ﴿فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾﴾ (رقم الآية : 36)

لفظ [الرِّيحَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:164)

6 - ﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ ۘ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾﴾

(رقم الآية : 41)

لفظ [بِنُصْبٍ] میں تین قراءات ہیں:

❁:..... اس کلمہ میں عربوں کے ہاں تین لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور سب کا معنی ''تھکاوٹ'' اور ''مشقت'' ہے۔ ❸ لیکن (تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:228/10) میں تینوں کے معنی میں فرق نقل کیا ہے۔ جن کو ترجمہ میں واضح کیا جائے گا، جبکہ حقیقت میں تینوں کا معنی ایک ہی ہے۔

❁ بِنَصَبٍ : اس کا معنی "اَلتَّعْبُ وَالْمُشَقَّةُ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کا (لوگوں کے سامنے) ذکر کرو، جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک شیطان نے مجھے بہت تھکاوٹ، مشقت اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔''

❁ بِنُصُبٍ : اس کا معنی "اَلْبَلَاءُ وَالشَّرُّ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''..... بے شک شیطان نے مجھے بہت آزمائش، شر اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔''

❁ بِنُصْبٍ : اس کا معنی "اَلْوَجْعُ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''..... بے شک شیطان نے مجھے بہت درد اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔''

7 - ﴿وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾﴾

(رقم الآية : 45)

لفظ [عِبْدَنَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ عَبْدَنَا : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور مابعد ﴿إِبْرَاهِيمَ﴾ اس کا بدل ہے۔ اور ﴿وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ﴾ ماقبل ﴿عَبْدَنَا﴾ کا معطوف ہیں۔ گویا اصل عبارت تھی: "وَاذْكُرْ عَبْدَنَا إِبْرَاهِيمَ وَاذْكُرْ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ۔" اس قراءت میں اللہ رب العزت نے ابراہیم علیہ السلام کو "عَبْد" کے لقب سے نوازا ہے۔ اس اختصاص کی وجہ آپ کی تکریم اور رفعتِ منزلت ہے۔

---

❶ لطائف الإشارات: 3183/7 ❷ المهذب: 304/2

❸ المهذب: 304/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور ہمارے بندے ابراہیم کا اور اسحاق اور یعقوب کا ذکر کریں جو بڑی قوت اور بصیرت والے لوگ تھے۔''

❀ عِبٰدَنَآ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور مابعد ﴿اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ﴾ اس کا بدل ہیں۔ اس قراءت میں اللہ رب العزت نے تینوں انبیاء کرام کو "عَبْد" کے لقب سے نوازا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا ذکر کریں جو بڑی قوت اور بصیرت والے لوگ تھے۔''

8 - ﴿اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۚ﴾ (رقم الآية : 46)

لفظ [بِخَالِصَةٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ بِخَالِصَةٍ : اس قراءت میں یہ عدم مضاف ہونے کی وجہ سے مُنَوَّن ہے۔ اور مابعد ﴿ذِكْرَى الدَّارِ﴾ اس کا بدل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''بے شک ہم نے ان (پیغمبروں) کو (جن کا گذشتہ آیات میں ذکر ہوا ہے) ایک خاص صفت کے ساتھ چن لیا تھا، جو اصل گھر (آخرت) کی یاد تھی۔''

❀ بِخَالِصَةِ : اس قراءت میں یہ مضاف ہونے کی وجہ سے غیر مُنَوَّن ہے۔ اور مابعد ﴿ذِكْرَى الدَّارِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہے۔ ❷ اور یہ اہل حجاز، بنی تغلب اور بنو تمیم کی لغت ہے۔ وہ کلام میں بدل مبدل منہ اور موصوف صفت کی بجائے اضافت کو پسند کرتے ہیں۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''بے شک ہم نے ان (پیغمبروں) کو (جن کا گذشتہ آیات میں ذکر ہوا ہے) اصل گھر (آخرت) کی یاد کی خاص صفت کے ساتھ چن لیا تھا۔''

✿:..... آیت میں اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کی ایک ذمہ داری کا ذکر کر رہے ہیں کہ ہم نے انہیں ایک خاص مقصد کے لیے چن لیا تھا، اور وہ یہ تھا کہ وہ لوگوں کو آخرت کی طرف متوجہ کریں اور اصلی گھر کی یاد تازہ کروا کر اس کا شوق دلائیں اور دنیا سے بے رغبت بنائیں۔

9 - ﴿وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ﴾ (رقم الآية : 48)

لفظ [وَالْيَسَعَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الأنعام:86)

---

❶ الموضح: 1101

❷ الموضح: 1103 وحجة القراءات لأبي زرعة: 613

❸ أثر اللهجات العربية في توجيه المعنى النحوي: 165

❹ المهذب: 305/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

10 - ﴿هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ﴾ (رقم الآية : 53)

لفظ [تُوعَدُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُوعَدُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ﴾ میں ﴿لِلْمُتَّقِينَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "يُوعَدُ الْمُتَّقُونَ" متقین کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(گذشتہ آیات میں جنت کی نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد کہا جا رہا ہے:) یہ (وہ سب کچھ) ہے جس کا حساب کے دن کے لیے ان (متقین) سے وعدہ کیا جاتا ہے۔'' کہ یوم حساب کے دن انہیں یہ بطور جزاء سب کچھ ملے گا۔

❀ تُوعَدُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور خطاب نبی اکرم ﷺ اور ایمان والوں سے ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(گذشتہ آیات میں جنت کی نعمتوں کا ذکر کرنے کے بعد کہا جا رہا ہے:) یہ (وہ سب کچھ) ہے جس کا حساب کے دن کے لیے تم (نبی اور ایمان والوں) سے وعدہ کیا جاتا ہے۔'' کہ یوم حساب کے دن تمہیں یہ بطور جزاء سب کچھ ملے گا۔

11 - ﴿وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ﴾ (رقم الآية : 55، 56، 57)

لفظ [غَسَّاقٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ غَسَّاقٌ : یہ اسم مصدر ہے۔ جیسے: "اَلْعَذَاب، اَلنَّكَال، اَلشَّرَاب" اسم مصدر ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ سرکشوں کے لیے یقینا بدترین ٹھکانہ ہے۔ جہنم، وہ اس میں داخل ہوں گے، سو وہ بہت برا بچھونا ہے۔ یہ ہے (سزا) سو (اب) اسے چکھو، کھولتا ہوا پانی اور پیپ (جو کہ جہنمیوں کے چمڑوں سے بہہ رہی ہوگی)۔۔۔۔۔''

❀ غَسَّاقٌ : یہ اسم مبالغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ سرکشوں کے لیے یقینا بدترین ٹھکانہ ہے۔ جہنم، وہ اس میں داخل ہوں گے، سو وہ بہت برا بچھونا ہے۔ یہ ہے (سزا) سو (اب) اسے چکھو، کھولتا ہوا پانی اور بہت زیادہ پیپ (جو کہ جہنمیوں کے چمڑوں سے بہہ رہی ہوگی)۔۔۔۔۔'' ❷

12 - ﴿وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ﴾ (رقم الآية : 58)

---

❶ شرح الهداية: 494 والموضح: 1104

❷ المهذب: 2/ 443 وحجة القراءات لأبي زرعة: 615

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [أُخَرُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **أُخَرُ**: یہ واحد کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....(اسی طرح ان جہنمیوں کے لیے) اور دوسری اس جیسے (سزا) بھی ہے جو کئی قسموں والی ہے۔'' یعنی انہیں اس جیسے اور طرح طرح کے عذاب ہوں گے۔''

❀ **أُخَرُ**: یہ ''أُخْرٰى'' کی جمع ہے۔ جیسے ''كُبْرٰى'' کی جمع ''كُبَرُ'' آتی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''.....(اسی طرح ان جہنمیوں کے لیے) اور دوسری اس جیسے (سزائیں) بھی ہیں جو کئی قسموں والی ہیں۔'' یعنی انہیں اس جیسے اور کئی قسموں کے عذاب ہوں گے۔'' ❷

13 - ﴿وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝﴾ (رقم الآية: 62، 63)

لفظ [اَتَّخَذْنٰهُمْ] میں چار قراءات ہیں:

✿: ..... یہ کلمہ اصل میں ''ءَ اِتَّخَذْنٰهُمْ'' تھا۔

✿ **اَتَّخَذْنٰهُمْ**: اس قراءت میں ہمزہ استفہام آنے کی وجہ سے ہمزہ وصلی کو گرا دیا گیا ہے۔ یہ جملہ استفہامیہ ہے۔ یعنی کفار جہنم میں ایک دوسرے کو سوالیہ انداز میں کہیں گے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (جہنمی) کہیں گے: ہمیں کیا ہے کہ ہم ان آدمیوں کو (جہنم میں) نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم بدترین لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ کیا ہم نے (یونہی) ان کو مذاق بنائے رکھا؟ (لہٰذا آج وہ یہاں جہنم میں نہیں ہے)، یا (وہ جہنم میں ہی ہیں لیکن) ہماری آنکھیں ان سے پھر گئی ہیں (دیکھ نہیں پا رہیں)۔''

❀ **اِتَّخَذْنٰهُمْ**: اس قراءت میں ہمزہ استفہام کے بغیر پڑھا گیا ہے۔ یہ جملہ خبریہ ہے۔ اور مکمل جملہ ماقبل ﴿رِجَالًا﴾ کی دوسری صفت ہے۔ یعنی کفار جہنم میں ایک دوسرے کو اپنی بداعمالیوں کی خبر دیں گے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور (جہنمی) کہیں گے: ہمیں کیا ہے کہ ہم ان آدمیوں کو (جہنم میں) نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم بدترین لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ ہم نے تو انہیں مذاق بنایا ہوا تھا، یا (وہ جہنم میں ہی ہیں لیکن) ہماری آنکھیں ان سے پھر گئی ہیں (دیکھ نہیں پا رہیں)۔''

لفظ [سِخْرِيًّا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة المومنون: 110)

---

❶ الكشف: 233/2 والموضح: 1105

❷ ✿: ..... دونوں قراءات کا ترجمہ (عنایاتِ رحمانی: 254/3) کے مطابق کیا گیا ہے۔

❸ الموضح: 1106 ولطائف الإشارات: 3548/8 والمغني: 67/3

❹ المغني للدكتور محمد سالم: 67/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

14 - ﴿إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾﴾ (رقم الآية : 70)

لفظ [أَنَّمَا] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... آیت کا ترجمہ ہے: ''(آپ کہہ دیں) میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں صرف کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔''

✿ إِنَّمَا : اس قراءت میں اس کے ﴿إِ﴾ ہمزہ کو بطور اعراب حکائی مکسور پڑھا گیا ہے۔ جس طرح "سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا" جملہ میں " اَنْزَلْنٰهَا" کو مرفوع بطور اعراب حکائی پڑھا گیا ہے۔ یعنی آپ کہہ دیں کہ میری طرف یہ جملہ ﴿إِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ﴾ وحی کیا گیا ہے۔ گویا آپ سے کہا جا رہا ہے کہ "أَنْتَ نَذِيرٌ مُبِينٌ" ''آپ کھلم کھلا ڈرانے والے ہیں۔'' پھر اس معنی کو حکایت کے انداز میں آپ کی طرف سے کہا گیا۔ جس طرح عام زبان میں بھی انسان سے کہا جائے تو کہہ "إِنَّكَ عَالِمٌ" ''کہ تو عالم ہے۔'' تو وہ اس کا معنی حکایت کرتے ہوئے کہتا ہے: "أَنَا عَالِمٌ" ''میں عالم ہوں۔''

❁ أَنَّمَا : اس قراءت میں اس کو ﴿اَ﴾ ہمزہ کو قاعدے کے مطابق مفتوح پڑھا گیا ہے۔ کہ درمیان کلام میں "أَنَّ" ہمزہ مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے۔ ❶

15 - ﴿قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾﴾

(رقم الآية : 82، 83)

لفظ [الْمُخْلَصِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الْمُخْلَصِيْنَ : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی : "اَلَّذِيْنَ أَخْلَصَهُمُ اللّٰهُ لِطَاعَتِهٖ وَدِيْنِهٖ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(شیطان) کہنے لگا: (اے اللہ!) میں ہر صورت تمام (بنی آدم) کو گمراہ کردوں گا، مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو (تو نے اپنی اطاعت اور دین کے لیے) چنے ہوئے ہیں۔''

❁ الْمُخْلِصِيْنَ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کا معنی : "اَلَّذِيْنَ أَخْلَصُوْا لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(شیطان) کہنے لگا: (اے اللہ!) میں ہر صورت تمام (بنی آدم) کو گمراہ کردوں گا، مگر ان میں سے تیرے وہ بندے جو (تیری عبادت میں) مخلص ہیں۔'' ❷

16 - ﴿قَالَ فَالْحَقُّ ۖ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾﴾ (رقم الآية : 84، 85)

---

❶ لطائف الاشارات: 3551/8 والمهذب: 308/2 ❷ تفسير القرطبي: 70/15

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [فَالْحَقُّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَالْحَقُّ : اس قراءت میں یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور بعد کا جملہ ﴿ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ ... ﴾ اس کی خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے شیطان سے) فرمایا: پھر حق یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں، کہ میں ضرور بالضرور جہنم کو تجھ سے اور ان سب لوگوں سے بھر دوں گا، جو ان (بنی آدم) میں سے تیری پیروی کریں گے۔''

❀ فَالْحَقَّ : اس قراءت میں یہ ماقبل "أُحِقُّ" محذوف فعل کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہوگی: " فَأُحِقُّ الْحَقَّ "۔ جس طرح دوسرے مقامات پر ہے: ﴿ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ ﴾ (یونس: 82) ﴿ لِيُحِقَّ الْحَقَّ ﴾ (الأنفال: 8)

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ نے شیطان سے) فرمایا: پھر میں ہی حق کو ثابت کرتا ہوں اور میں حق ہی کہتا ہوں، کہ میں ضرور بالضرور جہنم کو تجھ سے اور ان سب لوگوں سے بھر دوں گا، جو ان (بنی آدم) میں سے تیری پیروی کریں گے۔'' [1]

[1] المغني: 202/3 والمهذب: 308/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الزمر

1 - ﴿يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ﴾ (رقم الأية : 6)

لفظ [بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ] میں تین قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة النحل:78)

2 - ﴿وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوا إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝﴾ (رقم الأية : 8)

لفظ [لِّيُضِلَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِّيَضِلَّ : یہ "ضَلَّ يَضِلُّ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے، اس حال میں کہ اس کی طرف رجوع کرنے والا ہوتا ہے۔ پھر جب وہ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس (مصیبت) کو بھول جاتا ہے، جس کی جانب سے وہ اس سے پہلے پکارا کرتا تھا اور وہ اللہ کے لیے کئی شریک بنالیتا ہے، تاکہ وہ (اللہ) کے راستے سے بھٹک جائے۔ آپ کہہ دیں: اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالو، یقیناً تو دوزخ میں جانے والا ہے۔"

❀ لِّيُضِلَّ : یہ "أَضَلَّ يُضِلُّ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: "..... اور وہ اللہ کے لیے کئی شریک بنالیتا ہے، تاکہ وہ (اللہ) کے راستے سے (لوگوں کو) گمراہ کرے۔ آپ کہہ دیں: اپنے کفر سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالو، یقیناً تو دوزخ میں جانے والا ہے۔"

✿: ..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اور وہ اللہ کے لیے کئی شریک بنالیتا ہے، تاکہ وہ اللہ کے راستے سے خود بھی بھٹک جائے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرے۔" ❸

---

❶ المهذب: 309/2

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 619

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 11/11

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

3- ﴿ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [أَمَّنْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **أَمَنْ** : اس قراءت میں ﴿أَ﴾ ہمزہ استفہام ہے، اور ﴿مَنْ﴾ اسم موصولہ ہے۔ سابقہ آیت میں اللہ کے ساتھ کفر وشرک کرنے والے کا ذکر ہو رہا ہے، اس کے مفہوم کو ساتھ ملانے سے تقدیر عبارت ہوگی: "أَ مَنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ كَمَنْ جَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا"[1]

ترجمہ ہوگا: ''کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ کے لیے بہت سے شریک بنالیے ہیں)؟''

❀ **أَمَّنْ** : اس قراءت میں ﴿أَمْ﴾ حرف عطف ہے، اور ﴿مَنْ﴾ اسم موصولہ ہے۔ مثلین ہونے کی وجہ سے دونوں 'میم' کا آپس میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ سابقہ آیت میں اللہ کے ساتھ کفر وشرک کرنے والے کا ذکر ہو رہا ہے، اس کے مفہوم کو ساتھ ملانے سے تقدیر عبارت یوں ہوگی: "أَ الْكَافِرُ بِرَبِّهِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ"[2]

ترجمہ ہوگا: ''(کیا اپنے رب کے ساتھ کفر کرنے والا بہتر ہے) یا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے؟''

4- ﴿ لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ ﴾ (رقم الآية : 20)

لفظ [لَكِنِ الَّذِينَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَكِنَّ الَّذِينَ** : اس قراءت میں ﴿لَكِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل ہے، اور ﴿الَّذِينَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔

❀ **لَكِنِ الَّذِينَ** : اس قراءت میں ﴿لَكِنِ﴾ حرف عطف ہے، جو بعد والے اسم میں کوئی عمل نہیں کرتا۔ اور ﴿الَّذِينَ﴾ مبتداء ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔ "لَكِنْ" کا 'نون' التقاء ساکنین کی وجہ سے مکسور ہے۔ کیونکہ عربی کا قاعدہ ہے: "اَلسَّاكِنُ إِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" ''جب ساکن کو

---

[1] الموضح: 1112 [2] الموضح: 1112

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حرکت دی جاتی ہے تو حرکتِ کسرہ دی جاتی ہے۔"[1]

❁:..... معنی میں کوئی فرق نہیں۔

5 - ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ﴾ (رقم الأية : 29)

لفظ [سَلَمًا] میں دو قراءات ہیں:

❁ سِلْمًا : یہ "سَلِمَ يَسْلَمُ" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اللہ تعالیٰ نے ایک غلام کی مثال بیان کی ہے جس (کے مالک ہونے) میں کئی جھگڑالو لوگ شریک ہیں، اور ایک اور شخص کی (مثال بیان کی ہے) جو (شراکت سے پاک) ایک ہی آقا کا (غلام) بننے والا ہے۔"

❁ سَلَمًا : یہ "سَلِمَ يَسْلَمُ" سے مصدر ہے، اور ماقبل ﴿رَجُلًا﴾ کی صفت ہے۔ اور مبالغہ کا معنی دے رہا ہے۔ یاد رہے "سَلِمَ يَسْلَمُ" سے دو طرح مصدر آتا ہے: ﴿سَلَمًا﴾، "سِلْمًا"۔ جیسے: "رَبِحَ" سے "رِبْحًا"، "رَبَحًا" دونوں طرح مصدر آتا ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: "اللہ تعالیٰ نے ایک غلام کی مثال بیان کی ہے جس (کے مالک ہونے) میں کئی جھگڑالو لوگ شریک ہیں، اور ایک اور شخص کی (مثال بیان کی ہے) جو (شراکت سے پاک) مکمل طور پر ایک ہی آقا کا (غلام) ہے۔"

❁:..... مثال کے ذریعے بیان کیا جا رہا ہے کہ جس طرح یہ دو غلام برابر نہیں ہیں، اسی طرح وہ مشرک، جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی بھی عبادت کرتا ہے اور وہ مخلص مومن، جو صرف اللہ کی عبادت کرتا ہے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، برابر نہیں ہو سکتے۔

6 - ﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ﴾ (رقم الأية : 36)

لفظ [عَبْدَهٗ] میں دو قراءات ہیں:

❁ عَبْدَهٗ : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس ہے، کیونکہ اس کے بعد ﴿وَيُخَوِّفُوْنَكَ﴾ میں آپ سے ہی خطاب ہو رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے (محمد ﷺ) کو کافی نہیں ہے۔ اور وہ (مشرکین) آپ کو (اللہ) کے سوا (جھوٹے معبودوں سے) ڈراتے ہیں۔"

---

[1] المهذب: 311/2

[2] المهذب: 311/2، 312 ولطائف الاشارات: 3575/8 والحجة للفارسي: 260/4

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ عِبَادَهُ: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس سے مراد تمام انبیاء کرام اور ان پر ایمان لانے والے ہیں۔

ترجمہ ہو گا: ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں (تمام انبیاء اور ان کے متبعین) کو کافی نہیں ہے۔ اور وہ (مشرکین) آپ کو (اللہ) کے سوا (جھوٹے معبودوں سے) ڈراتے ہیں۔''[1]

۞:..... لفظ ﴿عَبْدَهُ﴾: بعض مصاحف میں: ﴿عَبْدَهُ﴾ 'بغیر الف کے' اور بعض مصاحف میں: ﴿عِبَادَهُ﴾ 'الف کے ساتھ' مکتوب ہے۔[2]

7 - ﴿قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ﴾ (رقم الآية: 38)

لفظ [كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ ... مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ] میں دو قراءات ہیں:

۞:..... عربی زبان میں اسم فاعل فعل والا عمل کرتا ہے، اور بعد والا اسم اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ اور کبھی اس کو بعد والے اسم کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح بعد والا اسم اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ اور اسم فاعل کی اضافت قرآن مجید میں عام ہے۔ جیسے: ﴿بَٰلِغَ الْكَعْبَةِ﴾ (المائدة: 95)، ﴿فَالِقُ الْحَبِّ﴾ (الأنعام: 95)، ﴿فَالِقُ الْإِصْبَاحِ﴾ (الأنعام: 96)۔

❀ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ ... مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ: اس قراءت میں ﴿كَٰشِفَٰتُ ... مُمْسِكَٰتُ﴾ اسم فاعل ہیں اور ﴿ضُرِّهِۦٓ ... رَحْمَتِهِۦ﴾ ان کے مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

❀ كَٰشِفَٰتُ ضُرِّهِۦٓ ... مُمْسِكَٰتُ رَحْمَتِهِۦ: اس قراءت میں ﴿كَٰشِفَٰتُ ... مُمْسِكَٰتُ﴾ اسم فاعل ہیں اور مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر منوّن' ہیں۔ اور ﴿ضُرِّهِۦٓ ... رَحْمَتِهِۦ﴾ ان کے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ اور اسم فاعل حال یا مستقبل کا معنی دے رہا ہے۔

۞:..... دونوں قراءات میں صرف لفظی اختلاف ہے، جبکہ معنی کے اعتبار سے دونوں میں حال اور مستقبل کا معنی پایا جا رہا ہے۔ جبکہ بعض کے نزدیک اس میں مستقبل کا معنی ہی مراد لیں گے، کیونکہ یہ کام ابھی واقع نہیں ہوا۔[3]

ترجمہ ہے: ''آپ (مشرکین سے) کہہ دیں: کیا تم نے دیکھا ہے کہ وہ (معبود) جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو کیا وہ (تمہارے معبود) اس کے نقصان کو (مجھ سے) ہٹانے والے ہیں؟/ ہٹا لیں گے؟ یا (اللہ) مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روکنے والے ہیں؟/

[1] الحجة للفارسي: 261/4 والمهذب: 313/2

[2] الوسيلة:213، الجميلة:399

[3] شرح الهداية: 498 والموضح: 1114 والكشف: 239/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

روک سکیں گے؟''

8 - ﴿ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴾ (رقم الآية : 39، 40)

لفظ [مَكَانَتِكُمْ] میں یہاں اور سورۃ ھود:93، 121 والزمر:39 میں اور [مَكَانَتِهِمْ] (یٰسٓ:67) میں دو قراءات ہیں:

✿ مَكَانَتِكُمْ : یہ صیغہ مفرد ہے، جنس کا معنی دے رہا ہے، اور واحد و جمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجیے! اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرو، بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں، تو تم عنقریب جان لوگے کہ کون ہے جس پر وہ (اللہ کا عذاب) آتا ہے، جو اسے رسوا کردے گا، اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے۔''

❀ مَكَانَتِكُمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر جمع ''كُمْ'' کے ساتھ مناسبت ہے۔ چونکہ ہر شخص کے رہنے کی الگ جگہ ہوتی ہے۔ اس لیے جمع کا صیغہ آیا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجیے! اے میری قوم! تم اپنی جگہوں پر عمل کرو، بے شک میں (بھی) عمل کرنے والا ہوں، تو تم عنقریب جان لوگے کہ کون ہے جس پر وہ (اللہ کا عذاب) آتا ہے، جو اسے رسوا کردے گا، اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے۔''

9 - ﴿ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ﴾ (رقم الآية : 42)

لفظ [قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ: اس قراءت میں ﴿قَضٰى﴾ فعل ماضی معروف ہے، اور ﴿الْمَوْتَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اللہ (ہی) جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان (جانوں) کو جن کی موت (کا وقت ابھی) نہیں آیا، ان کی نیند میں، پھر وہ (اللہ) اس (جان) کو روک لیتا ہے، جس پر اس نے موت کا فیصلہ کیا۔ اور دوسری (جانوں) کو وہ ایک مقرر وقت تک (کے لیے) واپس بھیج دیتا ہے۔''

❀ قُضِيَ عَلَيْهَا الْمَوْتُ : اس قراءت میں ﴿قُضِيَ﴾ فعل ماضی مجہول ہے، اور ﴿الْمَوْتُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❷

---

❶ المهذب: 313/2 ❷ الموضح: 1114 وحجة القراءات لأبي زرعة:624

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اللہ (ہی) جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور ان (جانوں) کو جن کی موت (کا وقت ابھی) نہیں آیا، ان کی نیند میں، پھر وہ (اللہ) اس (جان) کو روک لیتا ہے، جس پر موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے۔ اور دوسری (جانوں) کو وہ ایک مقرر وقت تک (کے لیے) واپس بھیج دیتا ہے۔''

10 - ﴿قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (رقم الآية : 44)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے! سفارش ساری کی ساری اللہ ہی کے اختیار میں ہے، آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ پھر اسی (اللہ) کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ تَرْجِعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''کہہ دیجئے! سفارش ساری کی ساری اللہ ہی کے اختیار میں ہے، آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ پھر اسی (اللہ) کی طرف تم لوٹو گے۔''

11 - ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ﴾ (رقم الآية : 53)

لفظ [لَا تَقْنَطُوْا] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورۃ الحجر: 56)

12- ﴿وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۡ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْۗءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (رقم الآية : 61)

لفظ [يُنَجِّي] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورۃ الأنعام: 63)

لفظ [بِمَفَازَتِهِمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ بِمَفَازَتِهِمْ : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، ان کی (دنیا کے امتحان میں) کامیابی کی وجہ سے (انہیں ہر شدت اور ہولناکی سے) نجات دے گا، نہ انہیں برائی پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

❀ بِمَفَازَتِهِمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ کیونکہ کامیابی کی مختلف قسمیں اور اسباب ہوتے ہیں۔ [4] ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، ان کی (دنیا کے امتحان، آزمائش، اللہ کی اطاعت اور

---

[1] المهذب: 314/2 [2] المهذب: 315/2
[3] الموضح: 638 [4] حجة القراءات لأبي زرعة: 624 والكشف: 240/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شیطانی ہتھکنڈوں وغیرہ میں) کامیابیوں کی وجہ سے (انہیں ہر شدت اور ہولناکی سے) نجات دے گا، نہ انہیں برائی پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

13 - ﴿قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 64)

لفظ [تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ اصل میں "تَاْمُرُوْنَ" جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اس کے ساتھ 'یاء' متکلم لائی گئی، اور فعل کو 'کسرہ' سے بچانے کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا، تو یہ ﴿تَاْمُرُوْنَنِيْٓ﴾ ہو گیا۔ اس طرح کی صورت میں عربوں کے ہاں تین لغتیں پائی جاتی ہیں:

❶ دونوں 'نون' کے ساتھ پڑھنا۔ ❷ دونوں کا آپس میں 'ادغام' کر دینا۔

❸ ایک نون 'حذف' کر دینا۔

اور یہاں تینوں لغتوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

✿ تَاْمُرُوْنَنِيْٓ : اس قراءت میں اصل کے مطابق "دونون کے ساتھ" پڑھا گیا ہے۔

❀ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ : اس قراءات میں تخفیف کرتے ہوئے دونوں "نون" کا باہم ادغام کر دیا گیا ہے۔

✿ تَاْمُرُوْنِيْٓ : اس قراءات میں تخفیف کرتے ہوئے ایک "نون" حذف کر دیا گیا ہے۔ ❶

کون سا نون حذف ہوگا؟ امام سیبویہ کہتے ہیں: پہلا نون حذف ہوگا، جبکہ اخفش کہتے ہیں دوسرا نون ہوگا۔ ❷

✿:..... لفظ ﴿تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ﴾ : مصحف شامی میں: ﴿تَاْمُرُوْنَنِيْٓ﴾ 'دونون کے ساتھ' اور باقی مصاحف میں ﴿تَاْمُرُوْنِيْٓ﴾ 'ایک نون کے ساتھ' مکتوب ہے۔ ❸

14- ﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا﴾ (رقم الآية : 71)

لفظ [فُتِحَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فُتِحَتْ: یہ "فَتَحَ يَفْتَحُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور کافر لوگ گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ (جہنم) کے قریب پہنچیں گے، تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔"

---

❶ المهذب: 315/2 والموضح: 1116 ❷ لطائف الإشارات: 2064/5

❸ المقنع: 106، الوسيلة: 213

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ فُتِّحَتْ: یہ "فَتَّحَ يُفَتِّحُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کافر لوگ گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ (جہنم) کے قریب پہنچیں گے، تو اس کے سارے روازے کھول دیے جائیں گے۔''[1]

15 - ﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتّٰى إِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا﴾ (رقم الآية: 73)

لفظ [فُتِحَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فُتِحَتْ: یہ "فَتَحَ يَفْتَحُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ (جنت) کے قریب پہنچیں گے، تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔''

❀ فُتِّحَتْ: یہ "فَتَّحَ يُفَتِّحُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ اور جنتیوں کے اکرام اور مہمانوازی کی زیادہ وضاحت ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے، گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ (جنت) کے قریب پہنچیں گے، تو اس کے سارے روازے کھول دیے جائیں گے۔''[2]

[1] الموضح: 1118 والحجة للفارسي: 266/4

[2] الموضح: 1118 والحجة للفارسي: 266/4

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة المؤمن

1 - ﴿وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝﴾
(رقم الآية : 6)

لفظ [كَلِمَتُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ كَلِمَتُ : یہ صیغہ مفرد ہے، جنس کا معنی دے رہا ہے، اور واحد وجمع دونوں کو شامل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح تیرے رب کی بات کافروں پر ثابت ہوگئی کہ بے شک وہی آگ والے ہیں۔''

❀ كَلِمٰتُ: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اس سے مراد اللہ کے کلام کی اقسام ہیں، مثلاً: وعدہ، وعید، عقاب وغیرہ۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''اور اسی طرح تیرے رب کی باتیں کافروں پر ثابت ہوگئیں کہ بے شک وہی آگ والے ہیں۔''

2 - ﴿هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ﴾ (رقم الآية : 13)

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة البقرة:90)

3 - ﴿وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ﴾
(رقم الآية : 20)

لفظ [يَدْعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ گذشتہ آیات کے سیاق سے کفار کے بارے میں کہا جارہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ کے علاوہ جنہیں یہ (کفار) لوگ پکارتے ہیں وہ کسی بھی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے۔''

❀ تَدْعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ کفار سے خطاب ہورہا ہے۔ یا اس سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے کہ آپ ان سے کہہ دیجیے۔ [3]

---

[1] المهذب: 317/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:56/11
[2] المهذب: 318/2
[3] الحجة للفارسي:4/ 269 وطلائع البشر: 179

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ تعالیٰ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور اللہ کے علاوہ جنہیں تم (کفار) پکارتے ہو وہ کسی بھی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے۔''

4 - ﴿ أَوَ لَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۖ ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [مِنْهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مِنْهُمْ : اس قراءت میں غیب کی ضمیر سے اہل مکہ کا سابقہ اقوام کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿ أَوَ لَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ ﴾، ﴿ فَيَنظُرُوا ﴾ اور ﴿ مِن قَبْلِهِمْ ﴾ کے ساتھ مناسبت بھی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا یہ لوگ (کفار مکہ) زمین میں چلے پھیرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے، وہ (سابقہ اقوام) قوت وطاقت میں ان (کفار مکہ) سے بہت زیادہ سخت تھیں، اور زمین میں (زبردست) نشانات چھوڑنے کے اعتبار سے بھی، پھر اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔''

❀ مِنْكُمْ : اس قراءت میں اہل مکہ کو خطاب کی ضمیر سے مخاطب کیا گیا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور کیا یہ لوگ (کفار مکہ) زمین میں چلے پھیرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے تھے، وہ (سابقہ اقوام) قوت وطاقت میں تم (کفار مکہ) سے بہت زیادہ سخت تھیں، اور زمین میں (زبردست) نشانات چھوڑنے کے اعتبار سے بھی، پھر اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا۔''

❂:..... لفظ ﴿ مِنْهُمْ ﴾ : مصحف شامی میں: ﴿ مِنْكُمْ ﴾ ''ك'' کے ساتھ، اور باقی مصاحف میں: ﴿ مِنْهُمْ ﴾ ''هـ'' کے ساتھ مکتوب ہے۔ ❸

5 - ﴿ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ ﴾ (رقم الآية : 26)

لفظ [أَوْ أَنْ يُظْهِرَ ... الْفَسَادَ] میں چار قراءات ہیں:

---

❶ الكشف: 242/2 ❷ الموضح: 1122

❸ الوسيلة: 217، الجميلة: 400

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **أَوْ أَنْ يُّظْهِرَ ... الْفَسَادَ**: اس قراءت میں ﴿أَوْ﴾ حرف ابہامیہ ہے۔ جو شک کے لیے آیا ہے۔ اور ﴿يُّظْهِرَ﴾ "أَظْهَرَ يُظْهِرُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور ﴿الْفَسَادَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور فرعون (اپنے حاشیہ برداروں سے) کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کو پکار لے، بے شک مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارا دین بدل دے گا یا یہ کہ وہ ملک میں فساد پھلا دے گا۔"

❀ **وَ أَنْ يُّظْهِرَ ... الْفَسَادَ**: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ جو باہم دو چیزوں کو ملانے کے لیے آتا ہے۔ اور ﴿يُّظْهِرَ﴾ "أَظْهَرَ يُظْهِرُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور ﴿الْفَسَادَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور فرعون (اپنے حاشیہ برداروں سے) کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کو پکار لے، بے شک مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارا دین بدل دے گا اور یہ کہ وہ ملک میں فساد پھلا دے گا۔"

✿ **أَوْ أَنْ يَّظْهَرَ ... الْفَسَادُ**: اس قراءت میں ﴿أَوْ﴾ حرف ابہامیہ ہے۔ جو شک کے لیے آیا ہے۔ اور ﴿يَّظْهَرَ﴾ "ظَهَرَ يَظْهَرُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿الْفَسَادُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور فرعون (اپنے حاشیہ برداروں سے) کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کو پکار لے، بے شک مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارا دین بدل دے گا یا یہ کہ ملک میں فساد برپا ہو جائے گا۔"

❀ **وَ أَنْ يَّظْهَرَ ... الْفَسَادُ**: اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ جو باہم دو چیزوں کو ملانے کے لیے آتا ہے۔ ﴿يَّظْهَرَ﴾ "ظَهَرَ يَظْهَرُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿الْفَسَادُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[1]

ترجمہ ہوگا: "اور فرعون (اپنے حاشیہ برداروں سے) کہنے لگا: مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب کو پکار لے، بے شک مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارا دین بدل دے گا اور یہ کہ ملک میں فساد برپا ہو جائے گا۔"

---

[1] الموضح: 1123 والکشف: 243/2 وعنایاتِ رحمانی: 277/3

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:.....لفظ ﴿أَوْ﴾: مصحف کوفی میں: ﴿أَوْ﴾ ہمزہ کے ساتھ، اور باقی مصاحف میں: ﴿وَ﴾ ہمزہ کے بغیر مکتوب ہے۔ ❶

❁:..... یاد رہے لفظ ﴿أَوْ﴾ عربی زبان میں چار معنوں کے لے استعمال ہوتا ہے:

❶ شک کے لیے۔ ❷ اباحت کے لیے۔

❸ دو چیزوں میں اختیار دینے کے لیے۔ ❹ دو چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو قبول کرنے کے لیے۔ ❷

❁:..... ﴿أَوْ﴾ حرف ابہامیہ کے ساتھ قراءات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون ''تبدیلِ دین'' اور ''فساد فی الارض'' دونوں میں سے کسی ایک چیز کے وقوع سے ڈرتا تھا۔ اور ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ کے ساتھ قراءات سے معلوم ہوتا ہے فرعون تبدیلِ دین اور فساد فی الارض دونوں سے خوفزدہ تھا۔ درحقیقت وہ دونوں سے خائف تھا کیونکہ اس کے خیال میں تبدیلِ دین، مقصدِ نبوت تھا اور فساد فی الارض اس کا لازمی نتیجہ۔ وہ جانتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والے منکرین سے بحث وتکرار کریں گے جس سے ان کے درمیان لڑائی جھگڑا ہوگا جو فساد کا ذریعہ بنے گا۔

اور الفاظ کا اختلاف، ممکن ہے مجلس اور وقت کے اعتبار سے ہو کہ فرعون نے کبھی ﴿أَوْ﴾ حرف ابہامیہ بولا، تو کبھی ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ بولا۔

6 - ﴿كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾﴾ (رقم الآية : 35)

لفظ [قَلْبِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **قَلْبِ**: اس قراءت میں یہ مضاف ہونے کی وجہ سے ''غیر مُنَوَّن'' ہے۔ اور بعد والے کلمات ﴿مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾ موصوف، صفت مل کر اس کا مضاف الیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر، سرکش (شخص) کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

❁ **قَلْبٍ**: اس قراءت میں یہ موصوف ہے، اور غیر مضاف ہونے کی وجہ سے ''مُنَوَّن'' ہے۔ اور بعد والے کلمات ﴿مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ﴾ اس کی صفات ہیں۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر، سرکش دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

اس قراءات میں دل کو 'متکبر' اور 'سرکش' کہا گیا ہے، کیونکہ دل ہی ہے جو پوری جسم کو چلاتا ہے، اور یہیں سے تکبر اور سرکشی کے جذبات ابھرتے ہیں۔ اسی لیے نبی ﷺ کا فرمان بھی ہے:

---

❶ المقنع: 106، الوسيلة: 218، الجميلة: 401

❷ الحجة لابن خالويه: 313، 314

❸ المهذب: 320/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((أَلَا إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ))[1]

''خبردار! جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے، جب تک وہ درست رہتا ہے پورا جسم درست رہتا ہے، اور جب وہ سرکشی پر اُتر آئے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے، آگاہ رہو! وہ (ٹکڑا) دِل ہے۔''

یہ اسی طرح ہی ہے جیسے دوسرے مقام پر جھوٹ اور غلطی کی نسبت انسان کی پیشانی کی طرف گئی ہے کیونکہ کثرت جھوٹ اور غلطی سے جھوٹ اور خطا انسان کی پہچان بن جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾ (العلق: 16) ''پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے۔''

7 - ﴿وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا﴾ (رقم الآية : 37، 36)

لفظ [فَأَطَّلِعَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... نحو کا قاعدہ ہے جو فعل 'فاء' کے ساتھ 'امر، نہی، استفہام، ترجی کے جواب میں آئے تو وہاں 'فا' کے بعد "أَنْ" پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو 'فا' کے بعد والے فعل کو نصب دیتا ہے۔[2]

❁ فَأَطَّلِعَ : اس قراءت میں یہ فعل ماقبل ﴿لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ﴾ ترجّی کے جواب میں آیا ہے۔ اس لیے 'فاء' کے بعد "أَنْ" پوشیدہ ہونے کی وجہ سے یہ منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور فرعون (اپنے وزیر سے) کہنے لگا: اے ہامان! میرے لیے ایک بلند عمارت بناؤ تا کہ میں راستوں پر پہنچ جاؤں۔ آسمانوں کے راستوں پر، (اگر میں پہنچ گیا تو) پھر میں موسیٰ کے معبود کی طرف جھانک لوں، اور بے شک میں اسے یقیناً جھوٹا گمان کرتا ہوں۔''

❁ فَأَطَّلِعَ : اس قراءت میں 'فاء' حرف عاطفہ ہے۔ اور یہ فعل ماقبل ﴿اَبْلُغُ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ گویا یہ فعل جواب ترجّی کی بجائے ترجّی میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "لَعَلِّيْ أَبْلُغُ وَلَعَلِّيْ أَطَّلِعُ۔"

ترجمہ ہوگا: ''اور فرعون (اپنے وزیر سے) کہنے لگا: اے ہامان! میرے لیے ایک بلند عمارت بناؤ تا کہ میں راستوں پر پہنچ جاؤں۔ آسمانوں کے راستوں پر، سو تا کہ میں موسیٰ کے معبود کو (بھی) جھانک لوں، اور بے شک میں اسے یقیناً جھوٹا گمان کرتا ہوں۔''[3]

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''فرعون اپنے وزیر سے کہنے لگا: اے ہامان! میرے لیے

[1] صحيح البخاري: 2051 [2] الموضح: 1126
[3] الموضح: 1126

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایک بلند عمارت بناؤ تا کہ میں آسمانوں کے راستوں پر پہنچ جاؤں اور تا کہ میں موسیٰ کے معبود کو بھی جھانک لوں، اگر میں پہنچ گیا تو پھر میں ضرور موسیٰ کے معبود کی طرف جھانکوں گا لیکن میں اسے جھوٹا گمان کرتا ہوں۔"[1]

8 - ﴿وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَصُدَّ عَنِ ٱلسَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِى تَبَابٍ ﴿٣٧﴾﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [وَصُدَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَصَدَّ** : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿لِفِرْعَوْنَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور اسی طرح فرعون کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا، اور وہ (فرعون) سیدھی راہ سے (لوگوں کو) روکتا تھا، اور فرعون کی تدبیر تباہی میں ہی تھی۔"

❀ **وَصُدَّ** : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے اور اس کی ماقبل ﴿زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اسی طرح دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ﴾ (التوبة: 87)

ترجمہ ہوگا: "اور اسی طرح فرعون کے لیے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا اور وہ سیدھی راہ سے روک دیا گیا، اور فرعون کی تدبیر تباہی ہی میں تھی۔"[2]

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "اور اسی طرح اللہ نے فرعون کا برا عمل اس کے لیے خوشنما بنا دیا، اور چونکہ وہ لوگوں کو سیدھی راہ سے روکتا تھا، تو اللہ نے بھی اسے اس کی بداعمالیوں کی وجہ سے سیدھی راہ سے روک دیا، اور فرعون کی ساری تدبیر اس کے لیے تباہی کا سبب بنی اور بالآخر وہ اپنے لشکروں سمیت سمندر میں غرق کر دیا گیا۔"[3]

9 - ﴿وَمَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُو۟لَٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾﴾ (رقم الآية : 40)

لفظ [يَدْخُلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُدْخَلُونَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿يُرْزَقُونَ﴾ کے ساتھ

---

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 73/11

[2] الموضح: 1126 وحجة القراءات لأبي زرعة:632 والحجة للفارسي:277/4

[3] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:11/ 74، 75

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مناسبت ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور جس نے کوئی نیک عمل کیا، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو، تو یہی لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے، اس میں بے حساب رزق دیے جائیں گے۔''

❁ **يَدْخُلُوْنَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور جس نے کوئی نیک عمل کیا، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو، تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اس میں بے حساب رزق دیے جائیں گے۔''

10-﴿وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ﴾ (رقم الآية: 46)

لفظ [**اَدْخِلُوْٓا**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اَدْخِلُوْٓا** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور **"أَدْخَلَ يُدْخِلُ"** باب **"إِفْعَال"** سے ہے۔ اور ﴿**اٰلَ**﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن قیامت ہوگی، (اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے): آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔''

❁ **اُدْخُلُوْٓا** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور **"دَخَلَ يَدْخُلُ"** باب **"نَصَرَ"** سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ﴿**اٰلَ**﴾ اپنے سے پہلے **"يَا"** حروف نداء محذوف کا منادیٰ ہے۔

نحو کا قاعدہ ہے کہ منادیٰ جب مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے۔ یہاں لفظ ﴿**اٰلَ**﴾ مابعد ﴿**فِرْعَوْنَ**﴾ کی طرف مضاف ہے۔ اصل عبارت تھی: **"اُدْخُلُوْا يَا اٰلَ فِرْعَوْنَ"**[2]

ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن قیامت ہوگی، (اللہ تعالیٰ آل فرعون سے فرمائیں گے): اے آل فرعون سخت ترین عذاب میں داخل ہو جاؤ۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: '' اور جس دن قیامت ہوگی، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیں گے! آل فرعون کو (ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے) سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔ اور آل فرعون سے فرمائیں گے: اے آل فرعون سخت ترین عذاب میں داخل ہو جاؤ'' تو جب فرشتے انہیں داخل کریں گے تو وہ داخل ہو جائیں گے کیونکہ وہاں سے بھاگنا ناممکن ہوگا۔''[3]

11 - ﴿قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ﴾ (رقم الآية : 50)

لفظ [**رُسُلُكُمْ**] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة المائدة:32)

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 632

[2] الموضح: 1127 وحجة القراءات لأبي زرعة:633

[3] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:80/11 [4] إتحاف فضلاء البشر:438/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

12- ﴿إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ﴾ (رقم الآية : 51)

لفظ [رُسُلَنَا] میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورة المائدة:32)

13 - ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ﴾ (رقم الآية : 52)

لفظ [لَا يَنْفَعُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لَا يَنْفَعُ ... مَعْذِرَتُهُمْ ❁ لَا تَنْفَعُ ... مَعْذِرَتُهُمْ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِينَةٌ، جَاءَتْ سَفِينَةٌ۔" یہاں فعل کا فاعل ﴿مَعْذِرَتُهُمْ﴾ ہے، جو کہ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ [2]

14 - ﴿وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ﴾ (رقم الآية : 58)

لفظ [تَتَذَكَّرُونَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَتَذَكَّرُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور نہ اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتا ہے، اور نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور نہ وہ جو برائی کرنے والا ہے (برابر ہو سکتے ہیں۔ لیکن) بہت کم وہ (کفار) نصیحت حاصل کرتے ہیں۔'' (حالانکہ قیامت کے دلائل بالکل واضح ہیں)۔

❁ تَتَذَكَّرُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ کفار سے خطاب ہو رہا ہے۔ یا اس سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے۔ کہ آپ ان سے کہہ۔ [3]

ترجمہ ہوگا: ''اور نہ اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتا ہے، اور نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور نہ وہ جو برائی کرنے والا ہے (برابر ہو سکتے ہیں۔ لیکن) بہت کم تم (کفار) نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

---

[1] اتحاف فضلاء البشر:438/2

[2] الموضح: 1128

[3] الكشف:246/2 وشرح الهداية:502 وحجة القراءات لأبي زرعة:634

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

15 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝٦٠﴾

(رقم الآية : 60)

لفظ [سَيَدْخُلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ سَيُدْخَلُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، عنقریب وہ ذلیل ہوکر جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔''

❀ سَيَدْخُلُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں، عنقریب وہ ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جب اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں داخل کریں گے تو وہ داخل ہوں گے کیونکہ بھاگ تو سکیں گے نہیں۔ ❶

16 - ﴿ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا﴾ (رقم الآية : 67)

لفظ [شُيُوخًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ شُيُوخًا : یہ ''شَيْخٌ'' کی جمع ہیں، اس قراءت میں اصل کے مطابق 'شین' کو ضمہ دیا گیا ہے، کیونکہ ''فَعْلٌ'' کی جمع ''فُعُوْلٌ'' ہی آتی ہے۔ جیسے: ''قَلْبٌ'' سے ''قُلُوْبٌ۔''

❀ شِيُوخًا : اس قراءت میں تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'یاء' کی مناسبت سے ماقبل 'شین' کو کسرہ دے دیا گیا۔ ❷

✿:..... عربوں کے ہاں یہ دونوں لغتیں مشہور ہیں۔ اسی طرح ﴿الْغُيُوب، عُيُوْنٍ، العُيُوْنِ، بُيُوْت، جُيُوْبِ﴾ میں بھی یہی دونوں لغتیں ہیں۔

17 - ﴿فَإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝٦٨﴾ (رقم الآية : 68)

لفظ [فَيَكُوْنُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:117)

18 - ﴿الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٧٠﴾

(رقم الآية : 70)

لفظ [رُسُلَنَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة المائدة:32)

---

❶ الموضح: 1128، 1129 ❷ الموضح: 316

❸ المهذب: 325/2

❹ إتحاف فضلاء البشر: 438/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

19 - ﴿فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾﴾ (رقم الآية : 77)

لفظ [يُرْجَعُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُرْجَعُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سو آپ صبر کیجئے! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر اگر کبھی ہم واقعی آپ کو اس کا کچھ حصہ دکھا دیں جس کا ہم (کفار) سے وعدہ کرتے ہیں، یا (اس سے پہلے ہی) آپ کو (دنیا سے) اٹھا لیں۔ تو (بہر حال) یہ لوگ ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے۔''

❀ يَرْجِعُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''سو آپ صبر کیجئے! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے، پھر اگر کبھی ہم واقعی آپ کو اس کا کچھ حصہ دکھا دیں جس کا ہم (کفار) سے وعدہ کرتے ہیں، یا (اس سے پہلے ہی) آپ کو (دنیا سے) اٹھا لیں۔ تو (بہر حال) انہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔''

20 - ﴿فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ﴾ (رقم الآية : 83)

لفظ [رُسُلُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة المائدة:32)

21 - ﴿سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ﴾ (رقم الآية : 85)

لفظ [سُنَّتَ] میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

[1] المهذب: 325/2 [2] اتحاف فضلاء البشر:438/2
[3] المهذب: 325/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة حٰمٓ السجدة

1 - ﴿وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ أَقْوَاتَهَا فِيٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ ۖ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ ۝١٠﴾ (رقم الأية : 10)

لفظ [سَوَآءً] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سَوَآءً**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿أَقْوَاتَهَا﴾ سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) نے (زمین بنانے کے بعد) اس میں اس کے اوپر سے گڑے ہوئے پہاڑ بنائے، اور اس میں بہت برکت رکھی (یعنی خزانے ونباتات وغیرہ)، اور اس میں (سب طلب گاروں کے لیے) اس کی غذائیں اندازے کے ساتھ (ان کی ضرورت کے مطابق) رکھیں، چاردنوں میں، اس حال میں کہ سوال کرنے والوں کے لیے وہ (غذائیں، خوراک) برابر (پوری پوری) ہے۔'' یعنی اللہ نے روزی کا سوال کرنے والوں کے لیے ان کی خوراکیں پورے اندازے کے ساتھ زمین میں رکھ دی ہیں۔

❀ **سَوَآءٍ**: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿أَيَّامٍ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) نے (زمین بنانے کے بعد) اس میں اس کے اوپر سے گڑے ہوئے پہاڑ بنائے، اور اس میں بہت برکت رکھی (یعنی خزانے ونباتات وغیرہ)، اور اس میں (سب طلب گاروں کے لیے) اس کی غذائیں اندازے کے ساتھ (ان کی ضرورت کے مطابق) رکھیں، چار برابر دنوں میں، (یعنی پورے چار دنوں میں)، (یہ جواب ہے) سوال کرنے والوں کے لیے۔'' یعنی جو سوال کرتے ہیں کہ کتنے دنوں میں زمین بنائی گئی؟ [1]

✿ **سَوَآءٌ**: اس قراءت میں یہ ماقبل "هِيَ" محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اصل عبارت ہے: "هِيَ سَوَآءٌ"۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) نے (زمین بنانے کے بعد) اس میں اس کے اوپر سے گڑے ہوئے پہاڑ بنائے، اور اس میں بہت برکت رکھی (یعنی خزانے ونباتات وغیرہ)، اور اس میں (سب طلب گاروں کے

[1] یہ معنی امام سدی اور قتادہ نے کیا ہے، تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 92/11

[2] لطائف الاشارات: 3629/8 و الموضح: 1131 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 92/11

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیے) اس کی غذائیں اندازے کے ساتھ (ان کی ضرورت کے مطابق) رکھیں، چاردنوں میں، اس حال میں کہ وہ (دن) برابر ہیں (یعنی پورے پورے چار دن ہیں)، (یہ جواب ہے) سوال کرنے والوں کے لیے۔'' یعنی جو سوال کرتے ہیں کہ کتنے دنوں میں زمین بنائی گئی؟۔ ❶

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اللہ تعالیٰ نے اس زمین میں اس کی خوراکیں/غذائیں ایک اندازے کے ساتھ پوری پوری بغیر کسی کمی بیشی کے رکھ دیں ہیں، ضرورت اور حاجت مندوں کے لیے، جو اللہ سے اپنے رزق اور خوراک کا سوال کرتے ہوئے۔ اور یہ سارا کام اللہ نے چاردنوں میں کیا، جو بغیر کمی وزیادتی چاردن پورے تھے، اور یہ مدت بتانے کا مقصد ان لوگوں کو جواب دینا ہے جو سوال کرتے ہیں کہ کتنے دنوں میں زمین بنائی گئی؟'' ❷

2 - ﴿فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ﴾ (رقم الآية : 16)

لفظ [نَّحِسَاتٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ نَّحِسَاتٍ: '' ح '' کے کسرہ کے ساتھ

❀ نَّحْسَاتٍ: '' ح '' کے سکون کے ساتھ۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾﴾ (القمر: 19)

❁:..... امام کسائی اور فراء فرماتے ہیں: اس کلمہ میں دونوں لغتیں ہیں۔ اور معنی میں کوئی فرق نہیں۔ ❸

3 - ﴿وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾﴾ (رقم الآية : 19)

لفظ [يُحْشَرُ أَعْدَاءُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ: اس قراءت میں ﴿يُحْشَرُ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے اور اس کی مابعد ﴿فَهُمْ يُوزَعُونَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور ﴿أَعْدَاءُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔ پھر (ان کے جرائم کے مطابق) ان کی الگ الگ قسمیں بنائی جائیں گے۔''

❀ نَحْشُرُ أَعْدَاءَ: اس قراءت میں ﴿نَحْشُرُ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ماقبل آیت ﴿وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور ﴿أَعْدَاءَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی

❶ یہ معنی امام سدی اور قتادہ نے کیا ہے، تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 92/11
❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 92/11
❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 635

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے منصوب ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن ہم اللہ کے دشمنوں کو آگ کی طرف اکٹھا کریں گے۔ پھر (ان کے جرائم کے مطابق) ان کی الگ الگ قسمیں بنائی جائیں گے۔''

4 - ﴿ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُرْجَعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (قیامت کے دن جب کافروں کی (جلدیں) کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی تو) وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ کہیں گی: ہمیں اس اللہ نے گویائی دی (بولنے کی صلاحیت دی) جس نے ہر چیز کو گویائی دی اور اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا ہے، اور اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔''

❀ تَرْجِعُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور (قیامت کے دن جب کافروں کی (جلدیں) کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی تو) وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ کہیں گی: ہمیں اس اللہ نے گویائی دی (بولنے کی صلاحیت دی) جس نے ہر چیز کو گویائی دی اور اسی نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا ہے، اور اسی کی طرف تم لوٹ آئے ہو۔''

5 - ﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ﴾ (رقم الآية:29)

لفظ [الَّذَيْنِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ الأنبياء:19)

6 - ﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ ﴾ (رقم الآية : 39)

لفظ [وَرَبَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَرَبَتْ : یہ ''رَبَأَ يَرْبَأُ'' باب ''فَتَحَ'' سے ہے، اور ''اِرْتَفَعَتْ'' کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) کی نشانیوں میں ایک یہ (نشانی بھی) ہے کہ بے شک تو زمین کو دبی ہوئی (بنجر) دیکھتا ہے، پھر جب ہم (زمین) پر بارش برساتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہے اور اُبھرنے (پھولنے) لگتی ہے۔''

❀ وَرَبَتْ : یہ ''رَبَا يَرْبُوْ'' باب ''نَصَرَ'' سے ہے، اور ''زَادَتْ'' کے معنی میں ہے۔ ❹

❶ حجة القراءات لأبي زرعة:635 والموضح: 1132

❷ المهذب: 327/2 ❸ توجيه ما قرء به من لهجة أسد:472

❹ المغني: 47/3 والمهذب: 329/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) کی نشانیوں میں ایک یہ (نشانی بھی) ہے کہ بے شک تو زمین کو دبی ہوئی (بنجر) دیکھتا ہے، پھر جب ہم (زمین) پر بارش برساتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہے اور بڑھنے لگتی ہے۔''

❁:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ زمین کی کھیتی کا اُبھرنا، پھولنا، بڑھنا، سب کا معنی ایک ہی ہے۔

7 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا﴾ (رقم الآية : 40)

لفظ [يُلْحِدُونَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَلْحَدُونَ : یہ "لَحَدَ يَلْحَدُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔

❁ يُلْحِدُونَ : یہ "أَلْحَدَ يُلْحِدُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور یہ عربوں کے ہاں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

❁:..... "لَحَدَ" اور "أَلْحَدَ" دونوں کا معنی ''انحراف کرنا، کج روی اختیار کرنا، ٹیڑھا چلنا، ہٹنا، مائل ہونا'' ہے۔ اور لحد قبر کو بھی لحد اسی لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ نیچے سیدھا کھودنے کے بجائے کچھ نیچے جا کر ایک طرف کھود کر بنائی جاتی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''بے شک وہ لوگ جو ہماری آیات کے بارے میں ٹیڑھے چلتے ہیں/ (صحیح معنی سے باطل معنی کی طرف) مائل ہوتے ہیں، وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں۔''

8 - ﴿وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ﴾ (رقم الآية : 44)

لفظ [أَأَعْجَمِيٌّ] میں دو قراءات ہیں:

❁ أَعْجَمِيٌّ : اس قراءت میں یہ جملہ خبریہ ہے۔ کفار کے کلام کو بطورِ خبریہ حکایت کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر ہم قرآن کو کسی عجمی زبان میں بنا دیتے (نازل کر دیتے) تو وہ (کفار) کہتے اس کی آیات واضح (کھول کر) کیوں نہیں بیان کی گئیں کہ اس کا بعض حصہ عربی میں اور بعض حصہ عجمی میں ہوتا، (عربی حصہ عرب لوگ سمجھتے اور عجمی حصہ عجمی لوگ سمجھتے)۔'' ❷

❁ ءَأَعْجَمِيٌّ : اس قراءت میں یہ جملہ استفہامیہ ہے۔ کفار کے کلام کا رد کیا جا رہا ہے۔ اور ہمزہ استفہام بطور زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) کے لیے ہے۔ ❸

---

❶ المهذب: 89/2 ولطائف الاشارات: 2228/5

❷ ❁:..... ﴿أَعْجَمِيٌّ﴾ قراءت کا ترجمہ مکی بن ابی طالب (الكشف: 248/2) کے مطابق کیا گیا ہے۔

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 110/11، 111

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر ہم قرآن کو کسی عجمی زبان میں بنا دیتے (نازل کر دیتے) تو وہ (کفار) کہتے اس کی آیات واضح (کھول کر) کیوں نہیں بیان کی گئیں۔ (تو اللہ نے اس کا جواب دیا) کیا (قرآن) عجمی اور نبی عربی؟ (یہ ہوسکتا ہے؟)۔'' لہٰذا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عربی میں نازل کر کے ان کا اعتراض ختم کر دیا۔

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: '' اور اگر ہم قرآن کو کسی عجمی زبان میں بنا دیتے (نازل کر دیتے) تو کفار کہتے اس کی آیات واضح (کھول کر) کیوں نہیں بیان کی گئیں کہ اس کا بعض حصہ عربی میں اور بعض حصہ عجمی میں ہوتا، عربی حصہ عرب لوگ سمجھتے اور عجمی حصہ عجمی لوگ سمجھتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: کیا قرآن عجمی زبان میں اور نبی عربی؟ یہ ہوسکتا ہے؟۔''

9 - ﴿وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ﴾ (رقم الأية : 47)

لفظ [ثَمَرٰتٍ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **ثَمَرَتٍ**: یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے: ''جو بھی پھل'' ایک ہو یا زیادہ۔ اور اس کی مابعد ﴿اُنْثٰى﴾ کے ساتھ مناسبت بھی ہے کہ وہ بھی واحد اور جنس کا معنی دے رہا ہے: ''جو بھی مادہ'' وہ ایک ہو یا زیادہ۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کوئی پھل اپنے غلافوں سے نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس (اللہ) کے علم سے (یہ سب کچھ ہوتا ہے)۔''

❁ **ثَمَرٰتٍ**: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس سے پھلوں کی تمام اقسام اور انواع مراد ہیں۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور کسی قسم کے پھل اپنے غلافوں سے نہیں نکلتے اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس (اللہ) کے علم سے (یہ سب کچھ ہوتا ہے)۔''

❁:..... یعنی پھل ایک ہو یا زیادہ ہر ایک کا اپنے غلافوں سے نکلنا اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔

10 - ﴿وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ﴾ (رقم الأية : 51)

لفظ [وَنَاٰ] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة الإسراء:83)

---

[1] الموضح: 1135 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 114/11

[2] المهذب: 331/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الشوری

1 - ﴿كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝﴾ (رقم الأية : 3)

لفظ [يُوْحِيْٓ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُوْحِيْٓ : یہ واحد مذکر غائب ہے، فعل مضارع معروف ہے۔ اور لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ اس کا فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اسی طرح آپ کی طرف اور آپ سے پہلے پیغمبروں کی طرف اللہ (تعالیٰ) وحی کرتے ہیں جو سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

اس قراءت میں آیت کے درمیان وقف کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ﴿مِنْ قَبْلِكَ﴾ پر وقف کرنا فعل پر بلا فاعل وقف ہوگا۔ اور لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ پر وقف کرنا موصوف پر بلا صفت وقف ہوگا۔

❀ يُوْحٰٓى : یہ واحد مذکر غائب ہے، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿اِلَيْكَ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔ اور لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ ماقبل محذوف فعل کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی: "يُوْحِيْهِ اللّٰهُ"

ترجمہ ہوگا: ''اسی طرح وحی کی جاتی ہے آپ کی طرف اور ان پیغمبروں کی طرف جو آپ سے پہلے تھے، (یہ وحی کرتا ہے) اللہ جو سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

اس قراءت میں ﴿مِنْ قَبْلِكَ﴾ پر وقف کرنا ''وقف کافی'' ہے، کیونکہ بعد والا جملہ ماقبل جملے کی وضاحت کر رہا ہے۔ گویا پوچھا گیا: یہ وحی کرتا کون ہے؟ تو جواب دیا گیا: ''وہ اللہ جو سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''[1]

2 - ﴿تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ﴾ (رقم الأية : 5)

لفظ [تَكَادُ] میں یہاں اور سورۃ مریم:90 میں دو قراءات ہیں:

✿ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ ❀ يَكَادُ السَّمٰوٰتُ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔

[1] الكشف: 250/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جیسے: ﴿ وَ قَالَ نِسْوَةٌ ، قَالَتْ رُسُلُهُمْ ﴾۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿ السَّمٰوٰتُ ﴾ (جمع مونث سالم) مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❶

لفظ [يَتَفَطَّرْنَ] میں یہاں اور سورۃ مریم:90 میں دو قراءات ہیں:

✿ يَتَفَطَّرْنَ : یہ "تَفَطَّرَ يَتَفَطَّرُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اس میں کثرت اور مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہو گا: "(اللہ کے رعب وجلال کا یہ عالم ہے کہ اس کی ہیبت وقوت برداشت نہ کرتے ہوئے) قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر (کی جانب) سے پھٹتے ہی چلے جائیں۔" یعنی اوپر والا آسمان پھٹ کر نیچے والے آسمان پر گرے، وہ اس سے نچلے پر گرے، اسی طرح تمام آسمان پھٹیں اور نیچے والوں کے اوپر گر جائیں۔

❀ يَنْفَطِرْنَ : یہ "اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ" سے باب "اِنْفِعَال" سے ہے۔ ❷ ترجمہ ہو گا: "(اللہ کے رعب وجلال کا یہ عالم ہے کہ اس کی ہیبت وقوت برداشت نہ کرتے ہوئے) قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر (کی جانب) سے پھٹ پڑیں۔" ❸

3 - ﴿ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ﴾ (رقم الآية : 13)

لفظ [اِبْرٰهِيْمَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:124)

4- ﴿ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ﴾ (رقم الآية: 23)

لفظ [يُبَشِّرُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة آل عمران:39)

5 - ﴿ وَ هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [تَفْعَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَفْعَلُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿ عِبَادِهٖ ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہو گا: "اور وہی (اللہ) ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، اور (ان کی) برائیوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ (اس کے بندے) کرتے ہیں۔"

---

❶ الموضح: 1138 ❷ الموضح: 1138

❸ دونوں قراءات کا معنی (المهذب: 135/2) کے مطابق کیا گیا ہے۔

❹ المهذب: 334/2 ❺ المهذب: 334/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ تَفْعَلُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور تمام بنی آدم سے خطاب ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''اور وہی (اللہ) ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، اور (ان کی) برائیوں سے درگزر کرتا ہے۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم (لوگ) کرتے ہیں۔''

6 - ﴿وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ﴾ (رقم الآية : 27)

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:90)

7 - ﴿وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ﴾ (رقم الآية : 28)

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:90)

8 - ﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾ (رقم الآية : 30)

لفظ [فَبِمَا] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... ﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ﴾ میں ﴿مَا﴾ اسم موصولہ ہے۔ اور یہ مکمل جملہ مبتداء ہے۔ اور ﴿فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ﴾ اس کی خبر ہے۔ اور خبر پر ''فَا'' کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں۔ ❹

✿ بِمَا : ترجمہ ہوگا: ''اور جو بھی تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہاری ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے۔

❀ فَبِمَا: ترجمہ ہوگا: ''اور جو بھی تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہاری ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے۔

✿:..... لفظ ﴿فَبِمَا﴾: مصحف مدنی اور شامی میں: ﴿بِمَا﴾ ''فَا'' کے بغیر، اور باقی مصاحف میں: ﴿فَبِمَا﴾ ''فَا'' کے ساتھ مکتوب ہے۔ ❺

9 - ﴿اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ﴾ (رقم الآية : 33)

لفظ [الرِّيْحَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورة البقرة:164)

10- ﴿وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۵﴾ (رقم الآية: 35)

لفظ [وَيَعْلَمَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَيَعْلَمَ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور یہ ماقبل آیت ﴿اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ﴾ کی جزاء ﴿فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ... اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا﴾ پر معطوف ہے۔ اور ماقبل ''أَنْ''

---

❶ الكشف: 251/2
❷ المهذب: 336/2
❸ المهذب: 336/2
❹ الموضح: 1140
❺ الوسيلة:222، الجميلة:404
❻ المهذب: 336/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مقدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: "مَا تَصْنَعْ أَصْنَعْ مِثْلَهُ وَأَكْرَمَكَ۔" یہاں بھی "وَأَكْرَمَكَ" ماقبل "أَنْ" مقدر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

پچھلی آیات کو ساتھ ملانے سے ترجمہ ہوگا: ''اگر وہ (اللہ) چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو وہ (کفار) سمندر کی سطح پر کھڑے رہ جائیں..... یا انہیں ان کی کرتوتوں کی وجہ سے ہلاک کردے .....اور (اس لیے اللہ تعالیٰ سمندر کی ہوا روک دیں) یہ کہ جان لیں وہ لوگ جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں کہ ان کے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔''

❀ **وَيَعْلَمُ** : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے، یہاں سے نیا کلام شروع ہورہا ہے۔ ❶

پچھلی آیات کو ساتھ ملانے سے ترجمہ ہوگا: ''اگر وہ (اللہ) چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے تو وہ (کفار) سمندر کی سطح پر کھڑے رہ جائیں..... یا انہیں ان کی کرتوتوں کی وجہ سے ہلاک کردے۔ اور (یہاں سے نیا کلام شروع ہورہا ہے:) جان لیں وہ لوگ جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں کہ ان کے لیے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔''

11 - ﴿وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ﴾ (رقم الآية : 37، 36)

لفظ [كَبٰٓئِرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **كَبِيْرَ** : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور اس سے مراد ''شرک'' ہے، جس طرح کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: "عُنِيَ بِذٰلِكَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ۔" ❷

امام فراء کہتے ہیں یہ ﴿كَبِيْرَ الْاِثْمِ﴾ قراءت کا معنی ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے، ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو شرک اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔''

❀ **كَبٰٓئِرَ** : یہ "كَبِيْرَةٌ" سے جمع کا صیغہ ہے۔ اس سے مراد تمام بڑے گناہ ہیں جس میں شرک بھی آجاتا ہے۔ ❹ اور اس کی مابعد ﴿وَالْفَوَاحِشَ﴾ کے ساتھ مناسبت بھی ہے۔

---

❶ الموضح: 1141 وحجة القراءات لأبي زرعة:643

❷ حجة القراءات لأبي زرعة:643

❸ معاني القرآن للفراء:25/3

❹ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 147/11، 148

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے، ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں۔''

12 - ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ﴾ (رقم الاية : 51)

لفظ [اَوْ يُرْسِلَ ... فَيُوْحِيَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....لفظ ﴿يُرْسِلَ رَسُوْلًا﴾ اور ﴿فَيُوْحِيَ﴾ آپس میں معطوف معطوف علیہ ہیں۔ اس لیے دونوں کی اعرابی حالت ایک ہی ہوگی۔

❁ اَوْ يُرْسِلُ ... فَيُوْحِيُ: اس قراءت میں ﴿اَوْ﴾ مستانفہ ہے۔ اس لیے یہ دونوں فعل مرفوع ہیں اور مضارع جب حروف ناصب جازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کسی بشر کے لیے ممکن نہیں ہے کہ اللہ اس سے (بلاواسطہ) کلام کرے، مگر وحی کے ذریعے، یا پردے کے پیچھے سے، یا وہ کسی فرشتہ کو بھیجتا ہے، پس وہ (اللہ) کے حکم سے وحی کرتا ہے، جو وہ (اللہ) چاہتا ہے۔''

❁ اَوْ يُرْسِلَ ... فَيُوْحِيَ: اس قراءت میں ﴿اَوْ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور ﴿يُرْسِلَ﴾ سے پہلے "أَنْ" مقدر ہے، کیونکہ اس کا عطف ما قبل ﴿وَحْيًا﴾ پر ہے، جو کہ مصدر ہے۔ "أَنْ" کے آنے سے ﴿يُرْسِلَ﴾ فعل بھی مصدر کی تاویل میں ہوگیا۔ اب مصدر کا مصدر پر عطف ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور کسی بشر کے لیے ممکن نہیں ہے کہ اللہ اس سے (بلاواسطہ) کلام کرے، مگر وحی کے ذریعے، یا پردے کے پیچھے سے، یا یہ کہ وہ کوئی فرشتہ بھیجے، پھر وہ اللہ کے حکم سے وحی کرے، جو وہ (اللہ) چاہتا ہے۔''

[1] الموضح: 1144

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الزخرف

1 - ﴿وَ اِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ۝۴﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [فِیْۤ اُمِّ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة القصص:59)

2 - ﴿اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝۵﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [اَنْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ اِنْ : اس قراءت میں ﴿اِنْ﴾ شرطیہ ہے۔ اس میں مستقبل کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تو کیا اگر تم (کفار) حد سے بڑھے ہوئے لوگ ہوئے، تو ہم تم سے اعراض کرتے ہوئے اس (قرآنی) نصیحت کو ہٹا لیں گے؟'' یعنی ایسا نہیں ہوگا۔

❁ اَنْ : اس قراءت میں ﴿اَنْ﴾ مصدریہ ہے۔ اور اس سے پہلے لام علت محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: ''لِأَنْ'' اس میں ماضی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''تو کیا اس وجہ سے کہ تم (کفار) حد سے بڑھے ہوئے لوگ ہو، ہم تم سے اعراض کرتے ہوئے اس (قرآنی) نصیحت کو ہٹا لیں؟'' یعنی ایسا نہیں ہوگا۔

❁:..... دونوں قراءات کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ﴿اِنْ﴾ شرطیہ کے ساتھ قراءت نازل کی کہ اگر تم کفار کفر میں حد سے بڑھ بھی جاؤ تو قرآنی نصیحت کو ہم تم سے نہیں ہٹائیں گے۔ اور جب وہ کفر میں حد سے بڑھ گئے تو اللہ رب العزت نے دوسری قراءت ﴿اَنْ﴾ مصدریہ والی نازل فرمادی کہ تم چونکہ حد سے بڑھ گئے ہو لیکن پھر بھی ہم اس قرآنی نصیحت کو تم سے نہیں ہٹائیں گے۔ شاید کہ تم سمجھ جاؤ اور ایمان لے آؤ۔

3 - ﴿الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [مَهْدًا] میں یہاں اور سورة طٰہٰ:53 میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 1145

❷ المهذب: 339/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 644، 645

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ مَهْدًا : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا، اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے، تاکہ تم راہ پاؤ۔''

❀ مِهٰدًا : یہ صیغہ جمع ہے۔ ❶ کیونکہ ہر ایک کا بچھونا الگ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) وہ ذات جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونے بنایا، اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے، تاکہ تم راہ پاؤ۔''

✿:.....بعض کے نزدیک یہ دونوں مصدر ہیں، اور معنی ایک ہے۔ ❷

4 - ﴿ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا﴾ (البقرة: 260)

لفظ [جُزْءًا] میں تین قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:260)

5 - ﴿وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ (رقم الأية : 11)

لفظ [مَّيْتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

لفظ [تُخْرَجُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُخْرَجُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) وہ ہے جس نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی برسایا، پھر ہم نے اس کے ساتھ ایک مردہ (بنجر) شہر کو زندہ (آباد) کر دیا۔ اسی طرح تم بھی (قیامت کے دن قبروں سے زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے۔''

❀ تَخْرُجُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ❺ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) وہ ہے جس نے آسمان سے ایک اندازے کے مطابق پانی برسایا، پھر ہم نے اس کے ساتھ ایک مردہ (بنجر) شہر کو زندہ (آباد) کر دیا۔ اسی طرح تم بھی (قیامت کے دن قبروں سے زندہ ہو کر) نکلو گے۔''

6 - ﴿اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ﴾ (رقم الأية : 18)

لفظ [يُّنَشَّؤُا] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُّنَشَّؤُا : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ''نَشَأَ يُنَشِّئُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کیا (کفار نے اسے رحمٰن کی اولاد قرار دیا ہے) جس کی پرورش زیور میں کی جاتی ہے اور وہ جھگڑے میں اپنا مدعا پوری طرح واضح نہیں کرنے والی۔'' یعنی عورت۔

❀ يَّنْشَؤُا : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ''نَشَأَ يَنْشَأُ'' باب ''فَتَحَ'' سے

❶ شرح الهداية: 417 والمهذب: 339/2
❷ لطائف الإشارات: 2875/6
❸ المهذب: 340/2
❹ المهذب: 339/2
❺ المهذب: 339/2، 340

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کیا (کفار نے اسے رحمٰن کی اولاد قرار دیا ہے) جو زیور میں نشوونما پاتی ہے اور وہ جھگڑے میں اپنا مدعا پوری طرح واضح نہیں کرنے والی۔'' یعنی عورت۔

✿:..... آیت میں کفار مکہ کا رد کیا جارہا ہے جن کا عقیدہ تھا کہ فرشتے مؤنث ہیں اور اللہ کی اولاد (بیٹیاں) ہیں۔ ❶

7 - ﴿وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا﴾ (رقم الآية : 19)

لفظ [عِبٰدُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ عِبٰدُ : یہ ''عَبْدٌ'' کی جمع ہے۔ اس قراءت میں فرشتوں کی صفت ﴿عِبٰدُ﴾ مذکر لاکر ان کے مؤنث ہونے کی نفی کی گئی ہے، جس طرح کے مشرکین کا عقیدہ تھا۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (مشرکین) نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں، عورتیں قرار دے لیا ہے.....''

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ﴾ (الأنبياء: 26) ''اور (مشرکین) کہتے ہیں رحمٰن نے کوئی اولاد بنا رکھی ہے، وہ پاک ہے (ان کے باطل عقیدے سے) بلکہ وہ (فرشتے جنہیں یہ اولاد قرار دے رہے ہیں مؤنث نہیں اللہ کے) بندے ہیں جنہیں عزت دی گئی ہے۔''

❀ عِنْدَ : یہ اسم ظرف مکان ہے۔ اس قراءت میں فرشتوں کی اللہ کے ہاں ان کی قربت، اور ان کے مقام کو بیان کیا گیا ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور (مشرکین) نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے پاس (رہنے والے) ہیں، عورتیں قرار دے لیا ہے.....''

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ﴾ (الأعراف: 206) ''بے شک جو تیرے رب کے پاس ہیں (یعنی فرشتے) وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔''

8 - ﴿اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ﴾ (رقم الآية : 19)

لفظ [اَشَهِدُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَشَهِدُوْا : یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ''شَهِدَ يَشْهَدُ'' باب ''سَمِعَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....کیا وہ (مشرکین، فرشتوں) کی پیدائش کے موقع پر حاضر (موجود) تھے؟ ان کی (یہ) گواہی ضرور لکھی جائے گی، اور وہ (قیامت کے دن) پوچھے جائیں گے۔'' کہ انہیں

---

❶ الكشف: 255/2 والموضح: 1146

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 647 والكشف: 256/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کس نے بتایا کہ فرشتے مؤنث ہیں۔

❀ ءَاُشْهِدُوْا : یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ اور "أَشْهَدَ يُشْهِدُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ❶ ترجمہ ہوگا: ''.....کیا وہ (مشرکین، فرشتوں) کی پیدائش کے وقت حاضر کیے گئے تھے؟ ان کی (یہ) گواہی ضرور لکھی جائے گی، اور وہ (قیامت کے دن) پوچھے جائیں گے۔'' کہ انہیں کس نے بتایا کہ فرشتے مؤنث ہیں۔

9 - ﴿ قُلْ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴾ (رقم الآية : 24)

لفظ [قُلْ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ قُلْ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ : اس قراءت میں ﴿قُلْ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے، اور اس کی ضمیر ماقبل آیت میں ﴿مِنْ نَّذِيْرٍ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے اور ﴿جِئْتُكُمْ﴾ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اس (پیغمبر ڈرانے والے) نے کہا: اور کیا اگر میں تمہارے اس (راستے) سے زیادہ سیدھا راستہ لے آؤں، جس پر تم نے اپنے آباؤاجداد کو پایا (تو کیا تم پھر بھی انہی کے طریقے پر چلو گے)؟ (قوم) نے کہا: بے شک جس دین کی طرف بلانے کے لیے تم بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔''

❀ قُلْ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ : اس قراءت میں ﴿قُلْ﴾ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ حکایت کر رہے ہیں کہ ہم نے اُس وقت پیغمبر کی طرف یہ وحی کی کہ تم کفار کی بات کا اس طرح جواب دو۔ ❷ اور ﴿جِئْتُكُمْ﴾ واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''تم کہو: اور کیا اگر میں تمہارے اس (راستے) سے زیادہ سیدھا راستہ لے آؤں، جس پر تم نے اپنے آباؤاجداد کو پایا (تو کیا تم پھر بھی انہی کے طریقے پر چلو گے)؟ (قوم) نے کہا: بے شک جس دین کی طرف بلانے کے لیے تم بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔''

✿ قُلْ اَوَ لَوْ جِئْنٰكُمْ : اس قراءت میں ﴿قُلْ﴾ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ حکایت کر رہے ہیں کہ ہم نے اُس وقت پیغمبر کی طرف یہ وحی کی کہ تم کفار کی بات کا اس طرح جواب دو۔ اور ﴿جِئْنٰكُمْ﴾ جمع متکلم کا صیغہ ہے، اس کی مابعد ﴿اُرْسِلْتُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گویا پیغمبر نے جواب دیتے وقت اپنے ساتھ باقی پیغمبروں کو بھی شامل کرلیا۔ ❸

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 647، 648 والموضح: 1148

❷ الكشف: 258/2 وشرح الهداية: 507

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 171/11

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''تم کہو: اور کیا اگر ہم (رسول) تمہارے اس (راستے) سے زیادہ سیدھا راستہ لے آئیں، جس پر تم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا (تو کیا تم پھر بھی انہی کے طریقے پر چلو گے)؟ (قوم) نے کہا: بے شک جس دین کی طرف بلانے کے لیے تم بھیجے گئے ہو ہم اس کا انکار کرتے ہیں۔''

10- ﴿وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ﴾ (رقم الآية : 33)

لفظ [لِبُيُوْتِهِمْ] میں یہاں اور آیت نمبر 34 میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورة البقرة: 189)

لفظ [سُقُفًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ سَقْفًا : یہ واحد کا صیغہ ہے۔ اور جمع کے معنی میں ہے۔ جس کی دلیل ﴿لِبُيُوْتِهِمْ﴾ ہے جو جمع کے صیغہ سے آیا ہے۔ کیونکہ ہر مکان کی ایک چھت ہوتی ہے۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی امت ہو جائیں گے (سارے ہی کفر پر جمع ہو جائیں گے) تو یقیناً ہم ان لوگوں کے لیے جو رحمٰن کے ساتھ کفر کرتے ہیں، ان کے گھروں کی (ہر) چھت چاندی کی بنا دیتے، اور سیڑھیاں بھی، جن پر وہ چڑھتے ہیں۔'' کیونکہ یہ دنیا ہی ان کے لیے جنت ہے اور آخرت میں ان کے لیے کچھ نہیں ہے۔

❀ سُقُفًا : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ [3] ترجمہ ہوگا: ''اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی امت ہو جائیں گے (سارے ہی کفر پر جمع ہو جائیں گے) تو یقیناً ہم ان لوگوں کے لیے جو رحمٰن کے ساتھ کفر کرتے ہیں، ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے، اور سیڑھیاں بھی، جن پر وہ چڑھتے ہیں۔'' کیونکہ یہ دنیا ہی ان کے لیے جنت ہے اور آخرت میں ان کے لیے کچھ نہیں ہے۔

11 - ﴿وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (رقم الآية : 35)

لفظ [وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا : اس قراءت میں ﴿اِنْ﴾ نافیہ ہے۔ اور ﴿لَمَّا﴾ ''اِلَّا'' کے معنی میں ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی: ''وَمَا كُلُّ ذٰلِكَ اِلَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔'' ترجمہ ہوگا: ''اور نہیں ہے یہ (کفار کے لیے چیزوں کا سونے، چاندی کا بن جانا۔ جن کا ذکر گزشتہ آیات میں ہوا ہے) مگر دنیا کی زندگی

[1] المهذب: 342/2
[2] الكشف: 2/ 258 وشرح الهداية: 507
[3] الموضح: 1149

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کا سامان۔ اور آخرت تیرے رب کے ہاں متقین کے لیے ہے۔''

❀ وَإِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا : اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے۔ اور ﴿لَمَّا﴾ کا "لَام" ماقبل ﴿إِنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" اور ﴿إِنْ﴾ نافیہ میں فرق کرنے کے لیے ہے۔ اور اس کی ''میم'' زائدہ، تاکید کے لیے ہے، اصل عبارت یوں ہوگی: "وَإِنْ كُلُّ لَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔"[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک یہ (کفار کے لیے چیزوں کا سونے، چاندی کا بن جانا۔ جن کا ذکر گزشتہ آیات میں ہوا ہے) دنیا کی زندگی کا سامان ہے۔ اور آخرت تیرے رب کے ہاں متقین کے لیے ہے۔''

۞:..... "إِنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "إِنْ" اصل میں "إِنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے، اور خبر باقی رکھی جاتی ہے لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ (یونس: 10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[2]

12 - ﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿٣٦﴾﴾

(رقم الآية : 36)

لفظ [نُقَيِّضْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُقَيِّضْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے غفلت برتتا ہے، وہ (رحمٰن) اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتا ہے، پھر وہ (شیطان) اس کا ساتھی (ساتھ رہنے والا) بن جاتا ہے۔''

❀ نُقَيِّضْ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔[3] ترجمہ ہوگا: ''اور جو شخص رحمٰن کے ذکر سے غفلت برتتا ہے، ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں، پھر وہ (شیطان) اس کا ساتھی (ساتھ رہنے والا) بن جاتا ہے۔''

13 - ﴿وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٧﴾﴾

(رقم الآية : 37)

لفظ [يَحْسَبُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

---

[1] المهذب: 342/2 والموضح: 1150
[2] الموضح: 908
[3] الموضح: 1150
[4] المهذب: 342/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

14 - ﴿حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿٣٨﴾﴾ (رقم الآية : 38)

لفظ [جَآءَنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **جَآءَنَا**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿مَنْ يَّعْشُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب یہ شخص (رحمٰن کے ذکر سے غفلت برتنے والا) ہمارے پاس آئے گا تو (شیطان سے) کہے گا: اے کاش! میرے اور تیرے درمیان (دنیا میں) مشرق مغرب کا فاصلہ ہوتا تو تو بدترین ساتھی ثابت ہوا۔''

❀ **جَآءَنَا** : یہ تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿مَنْ يَّعْشُ﴾ اور ﴿شَيْطٰنًا﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''یہاں تک کہ جب یہ شخص (رحمٰن کے ذکر سے غفلت برتنے والا) اور شیطان ہمارے پاس آئیں گے، تو (یہ شخص شیطان سے) کہے گا: اے کاش! میرے اور تیرے درمیان (دنیا میں) مشرق مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ تو تو بدترین ساتھی ثابت ہوا۔''

15 - ﴿فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿٤١﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿٤٢﴾﴾ (رقم الآية : 41، 42)

لفظ [نَذْهَبَنَّ ... نُرِيَنَّكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **نَذْهَبَنَّ ... نُرِيَنَّكَ** : اس قراءت میں ان دونوں فعلوں کے ساتھ 'نون تاکید خفیفہ' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سو اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے جائیں (جس طرح کہ یہ کفار چاہتے ہیں) تو (تب بھی) بے شک ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں۔ یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دیکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں تو (بہر حال) بے شک ہم ان پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔''

❀ **نَذْهَبَنَّ ... نُرِيَنَّكَ** : اس قراءت میں ان دونوں فعلوں کے ساتھ 'نون تاکید ثقیلہ' ہے۔ اور اس میں زیادہ تاکیدی معنی پایا جاتا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''سو اگر ہم آپ کو (دنیا سے) لے ہی جائیں (جس طرح کہ یہ کفار چاہتے ہیں) تو (تب بھی) بے شک ہم ان سے انتقام لینے والے ہیں۔ یا ہم واقعی آپ کو وہ (عذاب) دیکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں تو (بہر حال) بے شک ہم ان پر پوری قدرت رکھنے والے ہیں۔''

❶ الموضح: 1151 والمهذب: 343/2 ❷ الموضح: 1152

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

16 - ﴿وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ﴾ (رقم الآية : 49)

لفظ [يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة النور: 32)

17 - ﴿فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ﴾ (رقم الآية : 53)

لفظ [أَسْوِرَةٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ أَسْوِرَةٌ : یہ "سِوَارٌ" کی جمع ہے۔

❀ أَسْوِرَةٌ : یہ ﴿أَسْوِرَةٌ﴾ سے جمع ہے۔ گویا یہ جمع الجمع ہے۔ یعنی "سِوَارٌ" کی جمع ﴿أَسْوِرَةٌ﴾ ہے اور اس کی جمع ﴿أَسْوِرَةٌ﴾ ہے۔ ❷

✿ :..... دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔ ❸

ترجمہ ہے: "(آل فرعون کہنے لگے) پس (اگر موسیٰ سچا ہے تو) اس پر سونے کے لگن کیوں نہیں ڈالے گئے؟ یا اس کے ہمراہ فرشتے مل کر کیوں نہیں آئے؟ (جو اس کی تصدیق کرتے)۔"

18 - ﴿فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ﴾ (رقم الآية : 56)

لفظ [سَلَفًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ سُلُفًا : یہ "سَلَفٌ" کی جمع ہے۔ جیسے: "أَسَدٌ" کی جمع "أُسُدٌ" آتی ہے۔

❀ سَلَفًا : یہ "سَالِفٌ" کی جمع ہے۔ جیسے: "خَادِمٌ" کی جمع "خَدَمٌ" آتی ہے۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ ﴿سَلَفًا﴾ واحد ہے اور جمع کا معنی دے رہا ہے، کیونکہ سلف از روئے معنی جمع کو شامل ہے۔ ❹ جیسے کہا جاتا ہے: "هُمْ لَنَا سَلَفٌ" "وہ ہمارے گزرے ہوئے بزرگ ہیں۔"

✿ :..... معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❺

19- ﴿وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ﴾ (رقم الآية : 57)

لفظ [يَصِدُّونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَصُدُّونَ : یہ "يُعْرِضُونَ" کے معنی میں ہے۔ ❻

---

❶ توجيه ماقرء به من لهجة اسد :445

❷ المهذب: 343/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 651

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 184/11

❹ الموضح: 1153 و لطائف الاشارات: 3684/8 ❺ الكشف: 260/2

❻ الموضح: 1154 وشرح الهداية: 509

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہو گا: ''اور جب ابن مریم کو بطورِ مثال بیان کیا گیا تو اچانک آپ کی قوم (کے لوگ) اس پر اعتراض کرنے لگے۔''

❀ **يَصِدُّوْنَ**: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کا معنی **"يَضِجُّوْنَ"** کیا ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''اور جب ابن مریم کو بطورِ مثال بیان کیا گیا تو اچانک آپ کی قوم (کے لوگ) اس پر شور مچانے لگے۔''

❁:..... امام کسائی، فراء اور نحویوں کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ دونوں قراءات کا معنی **"يَضِجُّوْنَ"** ہے، کیونکہ **"صَدَّ يَصِدُّ يَصُدُّ"** باب **"ضَرَبَ"** و **"نَصَرَ"** دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ ❷

اس آیت میں اس واقعے کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ ﴿**إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ**﴾ (الأنبياء: 98) ''تم بھی اور اللہ کے سوا تم جن چیزوں کی پوجا کرتے ہو، وہ سب جہنم کا ایندھن بنیں گے۔'' نازل فرمائی تو مشرکین مکہ شور مچانے لگے اور اعتراض اٹھایا کہ عبادت تو عیسیٰ علیہ السلام کی بھی کی جاتی ہے۔ تو کیا وہ بھی جہنم میں جائیں گے۔؟ پھر اس اعتراض کا خوب پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ عبد اللہ بن **الزِّبَعْرٰی** مشرک نے یہی سوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ خاموش رہے کیونکہ آپ خود جواب دینے کی بہ نسبت یہ بات زیادہ پسند کرتے تھے کہ مشرکوں کے ایسے اعتراضات کے جواب بذریعہ وحی نازل ہوں وہی ان کو جواب دیا جائے۔ آپ کی خاموشی پر مشرکین قہقہے لگانے لگے جس کا مطلب تھا کہ ہماری اس اعتراض نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چپ کرا دیا۔ تو اللہ رب العزت یہ آیت کریمہ نازل فرما دی: ﴿**إِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى ۙ أُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ**﴾ (الأنبياء: 101) یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ جن نیک لوگوں کی پرستش یہ لوگ کرتے ہیں جبکہ وہ لوگ اللہ کی اطاعت پر تھے شرک سے بیزار اور اس سے روکنے والے تھے اور ان کے بعد گمراہوں اور جاہلوں نے انہیں معبود بنا لیا تو وہ بے قصور ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس باطل اعتراض کی پوری طرح تردید کر دی۔ ❸

20 - ﴿يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ أَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ (رقم الآية: 68)

لفظ [**لَا خَوْفٌ**] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

❁ **لَا خَوْفٌ**: اس قراءت میں **"لَا"** مشابہ بہ **لَيْسَ** ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 652 ❷ شرح الهداية: 509

❸ تفسير تيسير القرآن

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیے ﴿خَوْفٌ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿عَلَيْكُمْ﴾ اس کی خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن متقین سے فرمائیں گے:) اے میرے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں ہے، اور نہ (آئندہ) تم (کبھی) غمگین ہوگے۔''

❀ **لَا خَوْفَ**: اس قراءت میں ''لَا'' لائے نفی جنس ہے، جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اس لیے ﴿خَوْفَ﴾ اس کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿عَلَيْكُمْ﴾ اس کی خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن متقین سے فرمائیں گے:) اے میرے بندو! آج تم پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہے، اور نہ (آئندہ) تم (کبھی) غمگین ہوگے۔''

✿:..... دونوں قراءات معنی کے لحاظ سے قریب ہیں۔ لیکن ''لَا'' مشابہ بہ لَيْسَ میں 'لائے نفی جنس' کے مقابلے میں نفی کم ہوتی ہے۔ اور 'لائے نفی جنس' میں زیادہ ہوتی ہے۔ ❶

21 - ﴿وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ﴾ (رقم الآية: 71)

لفظ [مَا تَشْتَهِيهِ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... ﴿مَا تَشْتَهِيهِ﴾ میں ﴿مَا﴾ اسم موصولہ ہے۔

✿ **مَا تَشْتَهِيهِ**: اس قراءت میں فعل کی ضمیر مفعول ماقبل ﴿مَا﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جنت کا تعارف کروایا جارہا ہے:).....اور اس (جنت) میں ہر وہ چیز ہوگی جس (چیز) کی نفس خواہش کریں گے، اور آنکھیں لذت پائیں گی۔''

❀ **مَا تَشْتَهِي**: اس قراءت میں فعل کی ضمیر مفعول تخفیف اور آسانی کے لیے حذف کردی گئی ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''(جنت کا تعارف کروایا جارہا ہے:).....اور اس (جنت) میں ہر وہ چیز ہوگی جو نفس خواہش کریں گے، اور آنکھیں لذت پائیں گی۔''

✿:..... اسم موصولہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر کا اثبات و حذف قرآن مجید میں عام ہے۔ جیسے: ﴿كَمَا يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ میں ضمیر کو ذکر کیا گیا ہے، جبکہ ﴿أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا﴾ میں ضمیر کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اصل میں ''بَعَثَهُ'' تھا۔ اسی طرح ﴿عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ﴾ اصل میں ''اصْطَفَاهُمْ'' تھا۔ اور ﴿إِلَّا مَن رَّحِمَ اللَّهُ﴾ اصل میں ''رَحِمَهُ'' تھا۔ ❸

✿:..... لفظ ﴿مَا تَشْتَهِيهِ﴾: مصحف مدنی اور شامی میں: ﴿مَا تَشْتَهِيهِ﴾ اور مکی، بصری اور کوفی

---

❶ الموضح: 1156 ❷ الموضح: 1157 والحجة للفارسي: 319/4

❸ الكشف: 262/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں: ﴿مَا تَشْتَهِي﴾ مکتوب ہے۔ ❶

22 - ﴿قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ ﴿٨١﴾﴾ (رقم الآية : 81)

لفظ [وَلَدٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَدٌ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیجئے ! اگر رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوں۔''

❀ وُلْدٌ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہہ دیجئے ! اگر رحمٰن کے کوئی اہل وعیال ہوں تو میں سب سے پہلے ان کی عبادت کرنے والا ہوں۔''

✿:.....توجیہ کی تفصیل دیکھیے: (سورة مريم : 77)

مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے، اور یہود عزیر علیہ السلام کو اور عیسائی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کو اللہ کا شریک سمجھتے تھے۔ آیت میں ان کا رد کیا جا رہا ہے اور نبی ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ کہہ دیں: اگر رحمٰن کی کوئی اولاد یا اہل وعیال ہیں تو میں سب سے پہلے ان کی عبادت کرنے والا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ کی اولاد یا اہل وعیال کا نہ ماننا اور ان کی عبادت سے انکار کسی ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر نہیں، بلکہ اس وجہ سے ہے کہ ممکن ہی نہیں کہ اس ذات پاک کی کوئی اولاد یا اہل وعیال ہوں، جس کا نام رحمٰن ہے۔

23 - ﴿فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾﴾

(رقم الآية : 83)

لفظ [يُلٰقُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَلْقَوْا : یہ ''لَقِيَ يَلْقَى'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کی بابت کہا جا رہا ہے:) پس آپ انہیں چھوڑ دیں وہ فضول بحث کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں، یہاں تک کہ اپنے اس دن کو جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔''

❀ يُلٰقُوا : یہ ''لَاقَى يُلَاقِي مُلَاقَاةً'' باب ''مُفَاعَلَة'' سے ہے۔ اور اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''(نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کی بابت کہا جا رہا ہے:) پس آپ انہیں چھوڑ دیں وہ فضول بحث کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں، یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملاقات کریں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔''

---

❶ الوسيلة: 223 والجميلة: 405 ❷ الموضح: 1157

❸ المهذب: 346/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

24 - ﴿ وَ تَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۚ وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۸۵ ﴾ (رقم الآية : 85)

لفظ [تُرْجَعُوْنَ] میں چار قراءات ہیں:

✿ يُرْجَعُوْنَ ❀ يَرْجِعُوْنَ : یہ دونوں جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ پچھلی آیات میں اللہ کے ساتھ شریک بنانے والوں کا ذکر اور ان کا رد ہو رہا ہے۔ تو اس آیت میں انہیں کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ❶

﴿ يُرْجَعُوْنَ ﴾: فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بہت برکت والا ہے وہ (اللہ) جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے، اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور اسی کی طرف وہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانے والے) لوٹائے جائیں گے۔''

﴿ يَرْجِعُوْنَ ﴾: فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بہت برکت والا ہے وہ (اللہ) جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے، اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور اسی کی طرف وہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانے والے) لوٹیں گے۔''

✿ تُرْجَعُوْنَ ❀ تَرْجِعُوْنَ : یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مشرکین سے خطاب ہو رہا ہے۔ اور اس میں زجر وتوبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) زیادہ ہے۔ ❷ یا اس سے پہلے '' قُلْ لَّهُمْ '' محذوف ہے۔ کہ آپ ان سے کہہ۔ ❸ یا تمام بنی آدم سے خطاب ہو رہا ہے، اور اس میں مشرکین بھی آجاتے ہیں۔ ❹

﴿ تُرْجَعُوْنَ ﴾: فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بہت برکت والا ہے وہ (اللہ) جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے، اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹائے جاؤ گے۔''

﴿ تَرْجِعُوْنَ ﴾: فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بہت برکت والا ہے وہ (اللہ) جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے، اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے، اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹو گے۔''

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 655

❷ حجة القراءات لأبي زرعة:655 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر:204/11)

❸ الموضح: 1158 ❹ الكشف: 262/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

25 - ﴿وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ﴾ (رقم الآية : 88)

لفظ [وَقِيْلِهٖ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... "قَالَ يَقُوْلُ" سے چار طرح مصدر استعمال ہوتا ہے: "قَوْلٌ، قَالٌ، قِيْلٌ، مَقَالٌ" اور سب کا معنی ایک ہوتا ہے۔ ❶

✿ وَقِيْلِهٖ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ میں ﴿السَّاعَةِ﴾ کے لفظ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَعِلْمُ قِيْلِهٖ۔"

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ کو علم ہے) رسول کے اس قول کا کہ اے میرے رب! بے شک یہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان نہیں لائیں گے۔''

❀ وَقِيْلَهٗ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ میں ﴿السَّاعَةِ﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ گویا اصل عبارت ہے: "وَ عِنْدَهٗ أَنْ يَّعْلَمَ السَّاعَةَ وَأَنْ يَّعْلَمَ قِيْلَهٗ" ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ جانتے ہیں) رسول کے اس قول کو کہ اے میرے رب! یہ ایسی قوم ہے جو ایمان نہیں لائے گی۔''

26 - ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴾ (رقم الآية : 89)

لفظ [يَعْلَمُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْلَمُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَقُلْ سَلٰمٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گویا آپ ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ یہ کہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''پس آپ ان سے درگزر کریے اور کہیے کہ سلام ہو تمہیں، عنقریب تم جان لوگے (کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟)۔''

❀ يَعْلَمُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نافرمان قوم کے متعلق خبر دے رہے ہیں۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''پس آپ ان سے درگزر کریے اور کہیے کہ سلام ہو تمہیں۔ عنقریب وہ (نافرمان لوگ) جان لیں گے (کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟)۔''

❶ المهذب: 347/2 وعناياتِ رحماني: 308/3

❷ الموضح: 1158، 1159 ❸ الموضح: 1160

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الدخان

1 - ﴿إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝٥ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٦ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ۝٧﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [رَبِّ] میں دوقراءات ہیں:

✿ رَبِّ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ﴾ میں ﴿رَبِّكَ﴾ کی صفت ہونے کی مجرور ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''بے شک ہم ہی (کتاب نازل کرتے وقت رسول کو) بھیجنے والے تھے، آپ کے رب کی رحمت کی بنا پر، یقیناً وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے، جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اوران چیزوں کا جوان دونوں کے درمیان ہے، اگر تم یقین کرنے والے ہو۔''

❀ رَبُّ : اس کی دوتوجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اور مابعد ﴿لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ﴾ اس کی خبر ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''.....آسمانوں اور زمین اوران دونوں کے درمیان چیزوں کا رب (اللہ) ہے، اگر تم یقین کرنے والے ہو۔''

❷ یہ ''هُوَ'' محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ترجمہ ہوگا: ''.....وہ (اللہ) رب ہے آسمانوں اور زمین کا اوران چیزوں کا جوان دونوں کے درمیان ہے، اگر تم یقین کرنے والے ہو۔''[1]

2 - ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ ۚ﴾ (رقم الآية : 16)

لفظ [نَبْطِشُ] میں دوقراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة الأعراف:195)

3 - ﴿فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ۝٢٣﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [فَأَسْرِ] میں دوقراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة الحجر: 65)

✿:.....ترجمہ ہے: ''سومیرے بندوں کورات کے کسی حصے میں چلاؤ (اوراس بستی سے نکل جاؤ)، بے شک تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔''

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة:656 وشرح الهداية:511 والكشف:364/2

[2] المهذب: 348/2 [3] توجيه ما قرء به من لهجة أسد:480، 481)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۙ﴿25﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿26﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۙ﴿27﴾﴾ (رقم الآية : 27، 26، 25)

لفظ [عُيُوْنٍ] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الحجر: 45)

لفظ [فٰكِهِيْنَ] میں دوقراءات ہیں:

✿ فٰكِهِيْنَ : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(آلِ فرعون کے بارے میں کہا جارہا ہے:) وہ کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے، اور کھیتیاں اور عمدہ محل، اور (عیش ونشاط کی) نعمتیں جن میں وہ مسلسل مزے میں تھے۔'' یعنی یہ سب کچھ دنیا میں ہی چھوڑ گئے ان کے کچھ کام نہ آیا۔

❀ فٰكِهِيْنَ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''(آل فرعون کے بارے میں کہا جارہا ہے:) وہ کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے، اور کھیتیاں اور عمدہ محل، اور (عیش ونشاط کی) نعمتیں جن میں وہ مزے اڑانے والے تھے۔''

5 - ﴿اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ﴿43﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۙ﴿44﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ﴿45﴾﴾ (رقم الآية : 45، 44، 43)

لفظ [شَجَرَتَ] میں وقفاً ہر جگہ دوقراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

لفظ [يَغْلِيْ] میں دوقراءات ہیں:

✿ يَغْلِيْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ کیونکہ اس کی ضمیر ماقبل ﴿طَعَامُ الْاَثِيْمِ﴾ میں ﴿طَعَامُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، جو مذکر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک تھوہر کا درخت، گناہ گار کا کھانا ہے، پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (وہ کھانا ان کے) پیٹوں میں کھولے گا۔''

❀ تَغْلِيْ : یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ کیونکہ اس کی ضمیر ماقبل ﴿شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ﴾ میں ﴿شَجَرَتَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، جو مؤنث ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''بے شک تھوہر کا درخت، گناہ گار کا کھانا ہے، پگھلے ہوئے تانبے کی طرح (وہ تھوہر کے درخت کا پھل ان کے) پیٹوں میں کھولے گا۔''

---

❶ المغني لمحمد سالم: 310/2، 311

❷ المهذب: 349/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 218/11

❸ المهذب: 250/2

❹ المهذب: 350/2 والموضح: 1163

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ کیونکہ جو تھوہر کا درخت ہے وہ جہنمیوں کا کھانا ہے۔ اور جو ان کا کھانا ہے وہ تھوہر کا درخت ہے۔ دونوں سے مراد ایک ہی ہے۔ ❶

6 - ﴿خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝﴾ (رقم الآية : 47)

لفظ [فَاعْتِلُوْهُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فَاعْتِلُوْهُ : " ت " کے کسرہ کے ساتھ

❁ فَاعْتُلُوْهُ : " ت " کے ضمہ کے ساتھ

❁:..... "عَتَلَ" سے مضارع " يَعْتِلُ، يَعْتُلُ " باب "ضَرَبَ" و" نَصَرَ" دونوں طرح عربوں کے ہاں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کا معنی ہوتا ہے: "کسی چیز کو سختی سے کھینچنا۔" ❷

7 - ﴿ذُقْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝﴾ (رقم الآية : 49)

لفظ [إِنَّكَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ أَنَّكَ : اس قراءت میں اس سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "لِأَنَّكَ۔" اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(قیامت کے دن جہنمی سے کہا جائے گا اب سزا) چکھو! اس وجہ سے کہ بے شک تو ہی وہ شخص ہے جو (دنیا والوں کے نزدیک اپنے آپ کو) بڑا زبردست اور بہت باعزت (سمجھتا) ہے۔"

❁ إِنَّكَ : اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❁ اس قراءت میں اس کے ﴿ا﴾ ہمزہ کو بطور اعراب حکائی مکسور پڑھا گیا ہے۔ جس طرح "سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ" جملہ میں "الْمُؤْمِنُوْنَ" کو مرفوع بطور اعراب حکائی پڑھا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جہنمی کے اس قول کو حکایت کر رہے ہیں جو وہ دنیا میں اپنے لیے بولا کرتا تھا، اور اس طرح اپنے آپ کو سمجھتا تھا۔

اور اکثر کے ہاں اس کا مخاطب ابوجہل ہے جو وہ اپنے لیے کہا کرتا تھا: "أَنَا أَعَزُّ الْوَادِيْ وَأَمْنَعُهُمْ" "میں اس وادی (مکہ) کا سب سے عزت دار ہوں اور ان پر طاقت رکھنے والا ہوں۔" ❸ "مَا بِالْوَادِيْ أَعَزُّ مِنِّيْ وَلَا أَكْرَمُ" "اس وادی (مکہ) میں مجھ سے زیادہ نہ کوئی عزت دار ہے اور نہ کوئی کریم (شرف) والا ہے۔" ❹ تو اللہ نے اس کی تکذیب کے لیے انہیں الفاظ کو حکایت کر دیا۔

---

❶ الكشف: 264/2 ❷ الكشف: 264/2 ولطائف الإشارات: 3708/8

❸ الكشف: 265/2 والحجة للفارسي: 328

❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 657

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❷ اس قراءات میں اس سے ماقبل ﴿ذُقْ﴾ پر کلام مکمل ہے، اور یہ آگے جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ ❶

دونوں صورتوں میں ترجمہ ہوگا: "(قیامت کے دن جہنمی سے کہا جائے گا اب سزا) چکھو! بے شک تو ہی وہ شخص ہے جو (دنیا والوں کے نزدیک اپنے آپ کو) بڑا زبردست اور بہت باعزت (سمجھتا) ہے۔"

8 - ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝٥١﴾ (رقم الأية : 51)

لفظ [مَقَامٍ] میں یہاں اور سورۃ مریم:73، الأحزاب: 13 میں دو قراءات ہیں:

✿ مُقَامٍ : یہ "أَقَامَ يُقِيمُ" باب "إِفْعَال" سے اسم ظرف ہے۔ جس کا معنی "مَكَانُ الْإِقَامَةِ" "ٹھہرنے کی جگہ" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بے شک متقین لوگ امن والی جگہ میں ٹھہریں گے۔"

❀ مَقَامٍ : یہ "قَامَ يَقُومُ" باب "نَصَرَ" سے اسم ظرف ہے۔ جس کا معنی "مَكَانُ الْقِيَامِ" "رہنے کی جگہ" ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "بے شک متقین لوگ امن والے مکان میں ہوں گے۔"

9 - ﴿فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝٥٢﴾ (رقم الأية : 52)

لفظ [عُيُونٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الحجر:45)

❶ المهذب: 350/2 والموضح: 1167

❷ الموضح: 1165 وحجة القراءات لأبي زرعة: 657

❸ المغني لمحمد سالم محيسن: 310/2، 311

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الجاثية

1 - ﴿ إِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَ فِيْ خَلْقِكُمْ وَ مَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ﴾

(رقم الآية : 5، 4، 3)

لفظ [اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ... اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں:

✿ اٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ... اٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ : اس قراءت میں یہ دونوں ماقبل ﴿إِنَّ﴾ کے اسم ﴿لَاٰيٰتٍ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔ اور ﴿اخْتِلَافِ الَّيْلِ﴾ سے پہلے "فِيْ" محذوف ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی: "إِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ..... وَ إِنَّ فِيْ خَلْقِكُمْ ..... وَ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ....." یعنی یہ دونوں پہلے ﴿لَاٰيٰتٍ﴾ کی تاکید ہیں، جب کلام طویل ہوگئی تو ان کو تاکید کے لیے دوبارہ لایا گیا۔ [1]

اور یہ بھی جائز ہے کہ دوسرا ﴿اٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾ پہلے ﴿اٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ پر مکرر ہونے وجہ سے منصوب ہے۔ تو اس صورت میں ﴿اخْتِلَافِ الَّيْلِ﴾ سے پہلے "فِيْ" محذوف نکالنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ [2]

ترجمہ ہوگا: "بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور بلاشبہ تمہارے پیدا کرنے میں اور ان جاندار چیزوں میں جنہیں وہ (زمین میں) پھیلاتا ہے، ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو یقین رکھتے ہیں۔ اور بلاشبہ رات اور دن کے بدلنے میں اور اس رزق میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا، (یعنی بارش) پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت (بنجر) ہونے کے بعد زندہ کر دیا اور ہواؤں کے پھیرنے میں ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھتے ہیں۔"

❀ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ... اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ : ان کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

---

[1] المهذب: 351/2 والكشف: 267/2 والموضح: 1167

[2] شرح الهداية: 512

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❶ یہ دونوں ماقبل ﴿اِنَّ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ کیونکہ وہ ابتداء کی وجہ سے حالت رفعی میں ہے۔

❷ یہ دونوں جملہ مستانفہ (نئے جملے) ہیں۔ ﴿اٰيٰتٌ﴾ مبتداء مؤخر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ماقبل ﴿وَفِيْ خَلْقِكُمْ﴾ اس کی خبر مقدم ہے۔ اس صورت میں جملہ کا جملہ پر عطف ہے۔ ❶

دونوں صورتوں میں ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور تمہارے پیدا کرنے میں اور ان جاندار چیزوں میں جنہیں وہ (زمین میں) پھیلاتا ہے، ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو یقین رکھتے ہیں۔ اور رات اور دن کے بدلنے میں اور اس رزق میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا، (یعنی بارش) پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت (بنجر) ہونے کے بعد زندہ کر دیا اور ہواؤں کے پھیرنے میں ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو سمجھتے ہیں۔''

لفظ [الرِّيٰحِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:164)

2 - ﴿تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [يُؤْمِنُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يُؤْمِنُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يُوْقِنُوْنَ ۝ ... يَعْقِلُوْنَ ۝﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یہ اللہ کی آیات ہیں، ہم انہیں آپ پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں، پھر اللہ اور اس کی آیات کے بعد وہ (کفار) کس بات پر ایمان لائیں گے؟'' یعنی اللہ اور اس کی آیات پر تو ایمان نہیں لا رہے، تو اس کے بعد کون سی بات رہ گئی ہیں جس پر وہ ایمان لائیں گے؟

❁ تُؤْمِنُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَفِيْ خَلْقِكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار سے خطاب ہو رہا ہے۔ یا اس سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے۔ کہ آپ ان سے کہہ۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''یہ اللہ کی آیات ہیں، ہم انہیں آپ پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں، پھر اللہ اور اس کی آیات کے بعد تم (کفار) کس بات پر ایمان لاؤ گے؟''

---

❶ المهذب: 351/2 والكشف: 267/2 والموضح: 1167

❷ المهذب: 351/2 ❸ الكشف: 267/2 والموضح: 1168

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

3 - ﴿وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:67)

4 - ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [أَلِيمٌ] یہاں اور سورة سبا:5 میں دو قراءات ہیں:

✿ أَلِيمٌ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿عَذَابٌ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جنھوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا ان لوگوں کے لیے رسوائی سے درد ناک عذاب ہے۔''

❀ أَلِيمٍ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿رِجْزٍ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور جنھوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا ان لوگوں کے لیے درد ناک رسوائی سے عذاب ہے۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ان کے لیے قیامت کے دن رسوائی بھی بہت دردناک ہوگی کہ پوری انسانیت کے سامنے ان کو ذلیل و رسوا کیا جائے گا اور عذاب بھی بہت دردناک ہوگا۔''

5 - ﴿قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (رقم الآية : 14)

لفظ [لِيَجْزِيَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ لِيَجْزِيَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل لفظ ﴿اللَّهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''آپ ایمان والوں سے کہہ دیں! کہ وہ ان لوگوں کو معاف کر دیں (ان سے درگزر کریں) جو اللہ کے (عذاب کے) دنوں کی امید نہیں رکھتے، تاکہ وہ (اللہ خود) کچھ لوگوں کو اس کا بدلہ دے جو وہ کماتے رہے تھے۔''

❀ لِنَجْزِيَ : یہ جمع متکلم، فعل مضارع معروف ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''آپ ایمان والوں سے کہہ دیں! کہ وہ ان لوگوں کو معاف کر دیں (ان سے درگزر کریں) جو اللہ کے (عذاب کے) دنوں کی امید نہیں رکھتے، تاکہ ہم (خود) کچھ لوگوں کو اس کا بدلہ دیں جو وہ کماتے

❶ المغني:142/1 ❷ المهذب: 352/2 والحجة للفارسي: 334/4
❸ الموضح: 1168، 1169

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے۔"

✿ **لِيَجْزِيَ** : یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور اس کا نائب فاعل "الْجَزَاءُ" محذوف ہے، اور ﴿قَوْمًا﴾ مفعول بہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "آپ ایمان والوں سے کہہ دیں! کہ وہ ان لوگوں کو معاف کردیں (ان سے درگزر کریں) جو اللہ کے (عذاب کے) دنوں کی امید نہیں رکھتے، تاکہ کچھ لوگوں کو اس کا بدلہ دیا جائے، جو وہ کماتے رہے تھے۔"

✿:..... فعل مجہول کا اس کے مفعول بہ کے علاوہ (جبکہ وہ موجود ہے) کسی اور کو نائب فاعل بنانا عرب کے ہاں کمزور ہے۔ لیکن امام اخفش اور کوفی نحاۃ[1] اس کی اجازت دیتے ہیں۔ کہ عرب میں بولا جاتا ہے "ضُرِبَ زَيْدًا"، جو کہ اصل میں "ضُرِبَ الضَّرْبُ زَيْدًا" ہے۔ اور یہ ﴿لِيَجْزِيَ قَوْمًا﴾ اور ﴿نُجِّي الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الأنبياء: 88) قراءات ان کی تائید کرتی ہیں۔[2]

6 - ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [تُرْجَعُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تُرْجَعُونَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: "جس نے کوئی نیک عمل کیا تو وہ اسی کے (فائدے) لیے ہے، اور جس نے برائی کی سو (اس کا وبال) اسی پر ہے، پھر تم (سب) اپنے رب ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

❀ **تَرْجِعُونَ** : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: "جس نے کوئی نیک عمل کیا تو وہ اسی کے (فائدے) لیے ہے، اور جس نے برائی کی سو (اس کا وبال) اسی پر ہے، پھر تم (سب) اپنے رب ہی کی طرف لوٹو گے۔"

7 - ﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [سَوَاءً] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سَوَاءً** : یہ ماقبل ﴿نَجْعَلَهُمْ﴾ کی "هُمْ" ضمیر سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ﴾ معطوف، معطوف علیہ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

---

[1] شرح التسهيل لابن مالك: 128/3

[2] المهذب: 353/2 ولطائف الإشارات: 3724/8 وحجة القراءات لأبي زرعة: 469

[3] المهذب: 353/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''یا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا، انہوں نے گمان کرلیا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں کی طرح کردیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے؟ اس حال میں کہ ان کا جینا اور مرنا برابر ہو جائے۔ برا ہے جو وہ فیصلہ (دعویٰ) کررہے ہیں۔'' یعنی جس طرح وہ دنیا میں خوشحالی دیے گئے وہ آخرت میں بھی مومنوں کی طرح سرخروں ہوں گے اور جنت کے حقدار بنیں گے۔

❀ **سَوَآءٌ**: یہ خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ﴾ معطوف، معطوف علیہ مبتداء مؤخر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''یا وہ لوگ جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا، انہوں نے گمان کرلیا ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں کی طرح کردیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے؟ کہ ان کا جینا اور مرنا برابر ہوگا۔ برا ہے جو وہ فیصلہ (دعویٰ) کررہے ہیں۔''

8 - ﴿وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً﴾ (رقم الآية : 24)

لفظ [غِشٰوَةً] میں دو قراءات ہیں:

✿ غِشٰوَةً ❀ غَشْوَةً

❁:..... اس کلمہ میں عربوں کے بہت سی لغتیں پائی جاتی ہیں۔ "غَشْوٌ، غُشْوَةٌ، غَشْوَةٌ، غِشَاوَةٌ، غَشَاوَةٌ، غُشَاوَةٌ، غَاشِيَةٌ، غُشْيَةٌ، غُشَايَةٌ، غِشَايَةٌ" ❷ لیکن قرآن مجید میں دو لغتیں آئی ہیں۔ اور سب کا معنی "الْغِطَاءُ" ''ڈھانپنا'' ہے۔ ❸

9 - ﴿فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [تَذَكَّرُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

10- ﴿وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ﴾ (رقم الآية : 28)

لفظ [كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ كُلَّ اُمَّةٍ تُدْعٰى: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً﴾ میں ﴿كُلَّ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، جو ماقبل ﴿تَرٰى﴾ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور آپ (قیامت کے دن) ہر امت کو گھٹنوں کے بل گری ہوئی دیکھیں گے، یعنی ہر امت اپنے نامہ اعمال کی طرف بلائی جارہی ہے۔''

---

❶ الكشف: 268/2 والمهذب: 353/2
❷ لسان العرب: 3261/5
❸ المهذب: 354/2
❹ المهذب: 354/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ : اس قراءت میں یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور مابعد ﴿تُدْعَىٰ﴾ اس کی خبر ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور آپ ہر امت کو گھٹنوں کے بل گری ہوئی دیکھیں گے۔ ہر امت اپنے نامہ اعمال کی طرف بلائی جائے گی۔''

11 - ﴿وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [وَالسَّاعَةُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَالسَّاعَةَ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ حرف عاطفہ ہے۔ اور یہ ما قبل ﴿إِنَّ﴾ کے اسم ﴿وَعْدَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿لَا رَيْبَ فِيهَا﴾، ﴿إِنَّ﴾ کی خبر ﴿حَقٌّ﴾ پر معطوف ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی: ''إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا۔''

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار سے فرمائیں گے).....اور (ایسا نہیں تھا کہ) جب کہا جاتا تھا کہ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور بے شک قیامت کہ اس میں کوئی شک نہیں، تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے، ہم تو محض معمولی سا گمان کرتے ہیں اور ہم ہرگز پورا یقین کرنے والے نہیں۔''

❀ وَالسَّاعَةُ : اس قراءت میں ﴿وَ﴾ مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے اور مبتدا ہونے کی وجہ مرفوع ہے۔ اور مابعد ﴿لَا رَيْبَ فِيهَا﴾ اس کی خبر ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار سے فرمائیں گے).....اور (ایسا نہیں تھا کہ) جب کہا جاتا تھا کہ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور جو قیامت ہے اس میں کوئی شک نہیں، تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے، ہم تو محض معمولی سا گمان کرتے ہیں اور ہم ہرگز پورا یقین کرنے والے نہیں۔''

12 - ﴿ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾﴾ (رقم الآية : 35)

لفظ [هُزُوًا] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:67)

لفظ [لَا يُخْرَجُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا يُخْرَجُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿يُسْتَعْتَبُونَ﴾ کے ساتھ

---

❶ الموضح: 1171 ❷ الموضح: 1171

❸ المغني: 142/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مناسبت ہے۔ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کفار سے کہیں گے:) یہ (آگ کا عذاب) اس لیے ہے کہ بے شک تم نے اللہ کی آیات کو مذاق بنالیا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیا، سو آج نہ وہ (اللہ کی آیات کو مذاق بنانے والے) اس (جہنم) سے نکالے جائیں گے اور نہ ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔''

❀ **لَا يُخْرَجُونَ** : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ترجمہ ہوگا: ''(اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کفار سے کہیں گے:) یہ (آگ کا عذاب) اس لیے ہے کہ بے شک تم نے اللہ کی آیات کو مذاق بنالیا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ دیا، سو آج نہ وہ (اللہ کی آیات کو مذاق بنانے والے) اس (جہنم) سے نکل سکیں گے اور نہ ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا۔''

اور اسی کی مثل دوسرے مقام پر ہے: ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا﴾ **(المائدة:37)** ''وہ (کفار) چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں، حالانکہ وہ اس سے ہرگز نکلنے والے نہیں۔''[1]

[1] الموضح: 1171، 1172

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الأحقاف

1 - ﴿إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝٩﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [أَنَا إِلَّا] میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورة البقرة:45)

2 - ﴿وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ۝١٢﴾ (رقم الآية : 12)

لفظ [لِّيُنذِرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِّيُنذِرَ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر ماقبل ﴿كِتَابٌ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (قرآن) سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی، اور یہ (قرآن، موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات کی) تصدیق کرنے والی ایک کتاب ہے، عربی زبان میں، تاکہ یہ کتاب (قرآن مجید) ان لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے ظلم کیا، اور نیکی کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔''

❀ لِتُنذِرَ : یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہو رہا ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ﴾ (الرعد: 7) ''بلاشبہ آپ (لوگوں کو اللہ کے عذاب سے) ڈرانے والے ہیں۔'' [2]

ترجمہ ہوگا: ''(قرآن) سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی، اور یہ (قرآن، موسیٰ علیہ السلام کی کتاب تورات کی) تصدیق کرنے والی ایک کتاب ہے، عربی زبان میں، تاکہ آپ (اس کے ذریعے) ان لوگوں کو ڈرائیں جنہوں نے ظلم کیا، اور نیکی کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے۔''

✿:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن کے ذریعے ہی لوگوں کو ڈرانا ہے۔ ڈرانے کی نسبت قرآن کی طرف اس لیے کی گئی ہے کیونکہ وہ ڈرانے کا ذریعہ بن رہا ہے۔

3 - ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [إِحْسَانًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ إِحْسَانًا : یہ ''أَحْسَنَ يُحْسِنُ إِحْسَانًا'' سے مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے انسان کو اس

[1] المهذب: 355/2 [2] حجة القراءات لأبي زرعة:662 والمهذب:356/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے ماں باپ کے ساتھ خوب احسان کرنے کی تاکید کی ہے.....۔''

❀ **حُسْنًا**: یہ "حَسُنَ يَحْسُنُ حُسْنًا" سے مصدر ہے۔ اس کا مضاف اور موصوف محذوف ہیں۔ اصل عبارت ہے: "أَمْرًا ذَا حُسْنٍ"۔ "أَمْرًا" کو حذف کر کے "ذَا حُسْنٍ" صفت کو اس کا قائم مقام بنا دیا گیا، پھر "حُسْنٍ" مضاف الیہ کو "ذَا" مضاف کے قائم مقام بنا دیا گیا تو ﴿حُسْنًا﴾ ہو گیا۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک (اچھائی والا معاملہ) کرنے کی تاکید کی ہے.....۔''

✿: .....لفظ ﴿إِحْسَٰنًا﴾: مصحف کوفی میں: ﴿إِحْسَٰنًا﴾، اور باقی مصاحف میں: ﴿حُسْنًا﴾ مکتوب ہے۔ ❷

4 - ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ﴾

(رقم الآية : 15)

لفظ [كُرْهًا] میں دونوں جگہ دو قراءات ہیں:

✿ **كُرْهًا**: یہ "الْمَشَقَّةُ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''.....(انسان) کی ماں نے اسے ناگواری/مشقت کی حالت میں اٹھائے رکھا اور اسے ناگواری/مشقت کی حالت میں جنا.....۔''

❀ **كَرْهًا**: یہ "إِجْبَارًا، أُجْبِرَ عَلَيْهِ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''.....(انسان) کی ماں نے اسے (اپنے آپ پر) جبر کرتے اٹھائے رکھا اور اسے (اپنے آپ پر) جبر کرتے ہوئے جنا.....۔''

✿: ..... امام اخفش کہتے ہیں: اس کلمہ میں "اَلضَّعْف، اَلضُّعْف" کی طرح دو لغتیں ہیں۔ اور دونوں لغتیں "الْمَشَقَّةُ" اور "إِجْبَارًا" کے معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔ جبکہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر علماء نے فرق کیا ہے، جس طرح ترجمہ میں واضح کیا گیا ہے۔ ❸

لفظ [وَفِصَٰلُهُۥ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَفِصَٰلُهُۥ**: یہ "فَاصَلَ يُفَاصِلُ" باب "مُفَاعَلَة" سے مصدر ہے۔

❀ **وَفَصْلُهُۥ**: یہ "فَصَلَ يَفْصِلُ فَصْلًا" باب "ضَرَبَ" ثلاثی مجرد سے مصدر ہے۔

✿: ..... یہ دونوں "اَلْعَظْمُ، اَلْعِظَامُ" کی طرح مصدر ہیں۔ ❹ اور معنی میں کوئی فرق نہیں۔ ترجمہ

---

❶ الموضح: 1173، 1174 ❷ الوسيلة: 227، الجميلة: 409

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 195/1 والكشف: 382/1

❹ إتحاف فضلاء البشر: 471/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے: ''.....اور (بچے) کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت 30 ماہ ہے۔''

عماد شعبان شریف کہتے ہیں: ہر قراءت کا ایک الگ معنی ہے، کہ ﴿فَصْلُهُ﴾ میں فعل کی نسبت ماں کی طرف ہے، کہ ماں بچے کو دودھ چھڑاتی ہے۔ اور ﴿فِصْلُهُ﴾ میں دوطرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ یعنی ماں بچے کو دودھ چھڑاتی ہے، وہ چھوڑتا ہے۔ [1]

5 - ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ﴾ (رقم الآية: 16)

لفظ [نَتَقَبَّلُ ... أَحْسَنَ ... وَنَتَجَاوَزُ] میں دو قراءات ہیں:

- يُتَقَبَّلُ ... أَحْسَنُ ... وَيُتَجَاوَزُ: اس قراءت میں ﴿يُتَقَبَّلُ﴾ اور ﴿يُتَجَاوَزُ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول کے صیغے ہیں۔ اور ﴿أَحْسَنُ﴾ نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(ماں باپ کے ساتھ احسان، ان کے لیے دعا، اللہ سے شکر اور عمل صالح کی توفیق مانگنے والے اور اولاد کے لیے اصلاح کی دعا کرنے والے، جن کا ذکر گزشتہ آیت میں ہوا ہے) یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے وہ سب سے اچھے عمل قبول کیے جاتے ہیں، اور ان کی برائیوں سے درگزر کیا جاتا ہے۔ (یہ لوگ) اہل جنت میں (سے) ہیں۔''

- نَتَقَبَّلُ ... أَحْسَنَ ... وَنَتَجَاوَزُ: اس قراءت میں ﴿نَتَقَبَّلُ﴾ اور ﴿نَتَجَاوَزُ﴾ جمع متکلم، فعل مضارع معروف کے صیغے ہیں۔ اور ﴿أَحْسَنَ﴾ مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کی ماقبل ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''(ماں باپ کے ساتھ احسان، ان کے لیے دعا، اللہ سے شکر اور عمل صالح کی توفیق مانگنے والے اور اولاد کے لیے اصلاح کی دعا کرنے والے، جن کا ذکر گزشتہ آیت میں ہوا ہے) یہی وہ لوگ ہیں کہ ہم ان سے وہ سب سے اچھے عمل قبول کرتے ہیں، اور ہم ان کی برائیوں سے درگزر کرتے ہیں۔ (یہ لوگ) اہل جنت میں (سے) ہیں۔''

6 - ﴿وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي﴾ (رقم الآية: 17)

---

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 262/11

[2] حجة القراءات لأبي زرعة: 664 والكشف: 272/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [أُفٍّ] میں ہر جگہ تین قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الإسراء:23)

لفظ [أَتَعِدَانِنِيٓ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ "وَعَدَ يَعِدُ" سے "تَعِدَانِ" تثنیہ مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اس کے ساتھ 'یاء' متکلم لائی گئی، اور فعل کو 'کسرہ' سے بچانے کے لیے 'نون وقایہ' لایا گیا، تو یہ ﴿تَعِدَانِنِيٓ﴾ ہو گیا۔ اس طرح کی صورت میں عربوں کے ہاں تین لغتیں پائی جاتی ہیں:

❶ دونوں 'نون' کے ساتھ پڑھنا۔ ❷ دونوں کا آپس میں 'ادغام' کر دینا۔

❸ ایک نون 'حذف' کر دینا۔

جبکہ یہاں صرف دو لغتیں آئی ہیں۔

✿ أَتَعِدَانِنِيٓ : اس قراءت میں اصل کے مطابق ''دونوں کے ساتھ'' پڑھا گیا ہے۔

❀ أَتَعِدَانِّيٓ : اس قراءت میں تخفیف کرتے ہوئے دونوں ''نون'' کا باہم ادغام کر دیا گیا ہے۔ ❷

7 - ﴿وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا۟ ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَٰلَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾﴾

(رقم الآية : 19)

لفظ [لِيُوَفِّيَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لِيُوَفِّيَهُمْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ ٱللَّهَ﴾ میں لفظ ﴿ٱللَّهَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور (مومن، کافر) ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کی وجہ سے (اللہ کے پاس) الگ الگ درجے ہیں۔ اور (یہ درجات اس لیے ہیں) تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

❀ لِنُوَفِّيَهُمْ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❸ ترجمہ ہو گا: ''اور (مومن، کافر) ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کی وجہ سے (اللہ کے پاس) الگ الگ درجے ہیں۔ اور (یہ درجات اس لیے ہیں) تاکہ ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

8 - ﴿وَيَوْمَ يُعْرَضُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَٰتِكُمْ فِى حَيَاتِكُمُ ٱلدُّنْيَا وَٱسْتَمْتَعْتُم بِهَا ۚ فَٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ﴾ (رقم الآية : 20)

لفظ [أَذْهَبْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

❶ المهذب: 357/2 ❷ المهذب: 357/2 ❸ الكشف: 273/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ **اَذْهَبْتُمْ** : اس قراءت میں یہ جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن کافر لوگ (جہنم کی) آگ پر پیش کیے جائیں گے، (کہا جائے گا) تم اپنی نیکیوں (کا صلہ) اپنی دنیا کی زندگی میں لے چکے، اور تم ان سے لطف اٹھا چکے، سو آج تمہیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا۔''

❀ **ءَاَذْهَبْتُمْ** : اس قراءت میں یہ جملہ استفہامیہ ہے۔ اور اس میں زیادہ زجر وتوبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جس دن کافر لوگ (جہنم کی) آگ پر پیش کیے جائیں گے، (کہا جائے گا) کیا تم اپنی نیکیوں (کا صلہ) اپنی دنیا کی زندگی میں لے چکے ہو، اور تم ان سے لطف اٹھا چکے ہو؟ سو آج تمہیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا۔''[1]

9 - ﴿قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [اُبَلِّغُكُمْ] میں یہاں اور سورة الأعراف : 62، 68 میں دو قراءات ہیں:

✿ **اُبْلِغُكُمْ** : یہ ''أَبْلَغَ يُبْلِغُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب قوم نے عذاب کا مطالبہ کیا تو ہود علیہ السلام نے) کہا: یہ علم تو اللہ کے پاس ہے (کہ وہ کب آئے گا؟) اور میں (تو) وہ پیغام پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اور لیکن میں تمہیں ایسے لوگ دیکھتا ہوں کہ تم (حق سے) جہالت برتتے ہو۔''

❀ **اُبَلِّغُكُمْ** : یہ ''بَلَّغَ يُبَلِّغُ'' باب ''تَفْعِيل'' سے ہے۔ اس میں مبالغہ (کثرت فعل) کا معنی پایا جاتا ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: (جب قوم نے عذاب کا مطالبہ کیا تو ہود علیہ السلام نے) کہا: یہ علم تو اللہ کے پاس ہے (کہ وہ کب آئے گا؟) اور میں (تو) وہ بار بار پیغام پہنچاتا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اور لیکن میں تمہیں ایسے لوگ دیکھتا ہوں کہ تم (حق سے) جہالت برتتے ہو۔''

10 - ﴿بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ﴾ (رقم الآية :24، 25)

لفظ [لَا يُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَا يُرَى إِلَّا مَسٰكِنُهُمْ** : اس قراءت میں ﴿لَا يُرَى﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿مَسٰكِنُهُمْ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جب قوم بادل دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا تو ہود علیہ السلام نے کہا:) بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جو تم نے جلدی مانگا تھا، آندھی ہے، جس میں

[1] الكشف: 273/2 [2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 274/11

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دردناک عذاب ہے، جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز تباہ کردے گی۔ پس وہ ایسے ہو گئے کہ ان کے رہنے کی جگہوں کے سوا کوئی چیز دیکھائی نہ دیتی تھی۔'' یعنی بس مکانات کے چند نشانات باقی رہ گئے اور مکین تباہ و برباد ہو گئے۔

❁ لَا تُرَىٰٓ إِلَّا مَسَٰكِنُهُمْ : اس قراءت میں ﴿لَا تُرَىٰ﴾ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿مَسَٰكِنُهُمْ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''(جب قوم بادل دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا تو ہود علیہ السلام نے کہا:) بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے جو تم نے جلدی مانگا تھا، آندھی ہے، جس میں دردناک عذاب ہے، جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز تباہ کردے گی۔ پس وہ ایسے ہو گئے کہ آپ کو ان کے رہنے کی جگہوں کے سوا کوئی چیز نظر نہ آئے گی۔''

11 - ﴿ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقَادِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۚ بَلَىٰٓ ﴾ (رقم الآية : 33)

لفظ [بِقَادِرٍ] میں یہاں اور سورۃ یٰسٓ:81 میں دو قراءات ہیں:

❁ يَقْدِرُ : یہ ''قَدَرَ يَقْدِرُ'' باب ''ضَرَبَ'' سے واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور کیا (کافروں) نے دیکھا نہیں کہ بے شک وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا، وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کردے؟ کیوں نہیں۔''

❁ بِقَادِرٍ : یہ ''قَدَرَ يَقْدِرُ'' باب ''ضَرَبَ'' سے اسم فاعل ہے۔ اور اس کے ساتھ ''بَا'' جارہ تاکید کے لیے ہے۔ ❷

ترجمہ ہو گا: ''اور کیا (کافروں) نے دیکھا نہیں کہ بے شک وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ ان کے پیدا کرنے سے نہیں تھکا، وہ اس بات پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کردے؟ کیوں نہیں۔''

❶ الكشف: 274/2 والموضح: 1178 ❷ الموضح: 1179

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة محمد ﷺ

1 - ﴿وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [قُتِلُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **قُتِلُوا** : یہ فعل ماضی مجہول، اور "قَتَلَ يَقْتُلُ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کر دیے گئے، وہ (اللہ) ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔''

❀ **قٰتَلُوا** : یہ فعل ماضی معروف، اور "قَاتَلَ يُقَاتِلُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔ اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، وہ (اللہ) ان کے اعمال ضائع نہیں کرے گا۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں خواہ شہید کر دیے جائیں یا غازی بن کر واپس لوٹ آئیں اللہ تعالیٰ دونوں کے اعمال ضائع نہیں کریں گے، بلکہ آخرت میں ان کو بدلے دیں گے۔''[2]

2 - ﴿وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ ۚ﴾ (رقم الآية: 13)

لفظ [كَأَيِّنْ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة آل عمران:146)

3 - ﴿مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ۚ﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [آسِنٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اٰسِنٍ** : یہ "أَسِنَ يَأْسَنُ" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اس جنت کا حال جس کا وعدہ متقی لوگوں سے کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں کئی نہریں ایسے پانی کی ہیں جو خراب ہونے والا نہیں ہے۔''

❀ **اٰسِنٍ** : یہ "أَسِنَ يَأْسَنُ" سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔[4] ترجمہ ہوگا: ''اس جنت کا حال جس کا وعدہ متقی لوگوں سے کیا گیا ہے، یہ ہے کہ اس میں کئی

---

[1] الكشف: 276/2 [2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 282/11
[3] المهذب: 361/2 [4] المهذب: 361/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہریں ایسے پانی کی ہیں جو کبھی بھی خراب ہونے والا نہیں۔''

❁:.....مکی بن ابی طالب کہتے ہیں۔ کہ یہ دونوں ''حَاذِرٌ، حَذِرٌ'' کی طرح اسم فاعل کے صیغے ہیں۔[1] اور دونوں کے معنی میں فرق یہ ہے کہ امام طبری کہتے ہیں کہ امام ابوالحسن نے فرمایا: ﴿اٰسِنٍ﴾ قراءت میں جنت کے پانی کی حالت بیان کی گئی ہے کہ وہ خراب (بدذائقہ) نہیں ہونے والا۔ اور ﴿اٰسِنٍ﴾ قراءت میں مستقبل کے بارے میں خبر دی گئی ہے کہ طویل زمانہ گزرنے کے ساتھ بھی اس پانی میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوگی۔[2]

4 - ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۭ﴾ (رقم الآية : 16)

لفظ [اٰنِفًا] میں دو قراءات ہیں:

❁ اٰنِفًا ❁ اٰنِفًا

❁:.....عربی زبان میں ''اِئْتَنَفَ يَأْتَنِفُ'' سے ''حَاذِرٌ، حَذِرٌ'' کی طرح، دونوں طرح اسم فاعل استعمال ہوتا ہے اور دونوں کا معنی ''السَّاعَة'' ''وقت'' ہے۔[3]

ترجمہ ہے: ''اور ان (منافقین) میں کچھ وہ ہیں جو آپ کی طرف (بات سننے کے لیے) کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے نکلتے ہیں تو ان لوگوں سے جنہیں علم دیا گیا ہے، (یعنی صحابہ سے) کہتے ہیں ابھی اس (نبی) نے کیا کہا تھا؟''

5 - ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾﴾

(رقم الآية : 22)

لفظ [عَسَيْتُمْ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة البقرة:246)

لفظ [تَوَلَّيْتُمْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ تَوَلَّيْتُمْ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پھر یقیناً تم بہت قریب ہو، اگر تم (زمین میں) حاکم بن جاؤ کہ تم زمین میں فساد کرو.....''

❁ تُوُلِّيْتُمْ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔[5] ترجمہ ہوگا: ''پھر یقیناً تم بہت قریب ہو، اگر

[1] الكشف: 277/2

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 284/11

[3] إتحاف فضلاء البشر: 477/2 ولطائف الإشارات: 3765/8

[4] المهذب: 362/2 [5] الموضح: 1183

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تم (زمین میں) حاکم بنائے جاؤ کہ تم زمین میں فساد کرو.....۔"[1]

لفظ [وَتُقَطِّعُوٓا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَتَقْطَعُوْا** : یہ "قَطَعَ يَقْطَعُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... اور اپنی رشتے داریوں کو توڑ دو۔"

❀ **وَتُقَطِّعُوْا** : یہ "قَطَّعَ يُقَطِّعُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ (تکثیر) کا معنی پایا جاتا ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: "..... اور اپنی رشتے داریوں کو بالکل ہی توڑ دو۔"

✿ :..... آیت میں منافقین سے کہا جا رہا ہے: "تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ اطاعت اور قول معروف اختیار کرو، کیونکہ اگر تم اسی نفاق کی حالت میں حاکم بن جاؤ یا حاکم بنا دیے جاؤ تو یقیناً تم سے بعید نہیں کہ تم ایمان سے خالی ہونے کی وجہ سے اسلام سے پہلے والی حالت کی طرف پلٹ جاؤ گے، اپنی خواہشاتِ نفس پوری کرنے کے لیے زمین میں فساد کرو گے اور اپنی رشتہ داریاں بری طرح توڑ دو گے۔"

6 - ﴿الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [وَاَمْلٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَاَمْلٰى** : یہ "أَمْلَى يُمْلِيْ" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "شیطان نے (منافقین) کے لیے (ان کا برا عمل) مزین کر دیا، اور ان کے لیے مہلت لمبی بتائی۔" یعنی ان کے دلوں میں ڈال دیا کہ اگر جہاد نہ کرو گے تو لمبی مدت تک زندہ رہو گے۔"

❀ **وَاُمْلِيَ** : یہ "أَمْلَى يُمْلِيْ" سے واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: "شیطان نے (منافقین) کے لیے (ان کا برا عمل) مزین کر دیا، اور (اللہ کی طرف سے) انہیں مہلت دے دی گئی ہے۔"

✿ **وَاُمْلِيْ** : یہ "أَمْلَى يُمْلِيْ" سے واحد متکلم، فعل ماضی معروف ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے متعلق بتا رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: "شیطان نے (منافقین) کے لیے (ان کا برا عمل) مزین کر دیا، اور میں نے انہیں مہلت دے دی ہے۔"[3]

7 - ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ﴾ (رقم الآية : 26)

لفظ [اِسْرَارَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اِسْرَارَهُمْ** : یہ "أَسَرَّ يُسِرُّ إِسْرَارًا" باب "إِفْعَال" سے مصدر ہے۔ اور جنس کا معنی دے

---

[1] ترجمہ سراج البیان [2] الموضح: 1183

[3] المُوْضَح: 1184 وشرح الهداية: 516

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے۔لیکن یہاں کثرت مراد ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ (منافقین) کی (باتیں) چھپانے کو جانتے ہیں۔'' یعنی ان کی ہر طرح کی پوشیدہ باتیں جانتے ہیں۔

❀ أَسْرَارَهُمْ : یہ "سِرٌّ" سے جمع ہے۔ اور جمع اس لیے لائی گئی ہے کیونکہ منافقین کی پوشیدہ باتیں مختلف موضوع پر ہوتی تھیں۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اور اللہ (منافقین) کے (پوشیدہ) رازوں کو جانتے ہیں۔''

8 - ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝﴾

(رقم الآية : 28)

لفظ [رِضْوَانَهٗ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:15)

9-﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝﴾

(رقم الآية : 31)

لفظ [لَنَبْلُوَنَّكُمْ ... نَعْلَمَ ... وَنَبْلُوَا] میں تین قراءات ہیں:

✿ لَنَبْلُوَنَّكُمْ ... نَعْلَمَ ... وَنَبْلُوَا : اس قراءت میں تینوں کلمات جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور ﴿وَنَبْلُوَا﴾ میں ''واو'' عاطفہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم ضرور ہی تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو جان لیں، اور (تاکہ) ہم تمہارے حالات جانچ لیں۔''

❀ لَنَبْلُوَنَّكُمْ ... نَعْلَمَ ... وَنَبْلُوَا : اس قراءت میں تینوں کلمات جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اور ﴿وَنَبْلُوَا میں ''واو'' مستانفہ ہے۔ اور یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ معنی ہوگا: "وَسَنَبْلُوْا أَخْبَارَكُمْ" اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اور ہم ضرور ہی تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو جان لیں اور ہم عنقریب تمہارے حالات جانچ لیں گے۔''

✿ لَيَبْلُوَنَّكُمْ ... يَعْلَمَ ... وَيَبْلُوَا : اس قراءت میں تینوں کلمات واحد مذکر غائب کے صیغے

---

❶ لطائف الاشارات: 3769/8 ❷ الموضح: 1185

❷ المهذب: 363/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور ان کی ضمیر ماقبل ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور ﴿وَيَبْلُوَا﴾ میں ''واو'' عاطفہ ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (اللہ) ضرور ہی تمہیں آزمائے گا یہاں تک کہ وہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو جان لے، اور (تاکہ) وہ تمہارے حالات جانچ لے۔''

10 - ﴿فَلَا تَهِنُوْا ❷ وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۚ﴾ (رقم الأية : 35)

لفظ [السَّلْمِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ السَّلْمِ ❀ السِّلْمِ

✿:..... یہ ''سَلِمَ يَسْلَمُ'' سے مصدر ہے، اور اس میں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ ❸ اور اس کا معنی ''اسلام اور اللہ کی فرمانبرداری'' بھی ہوتا ہے۔ اور ''صلح وسلامتی'' بھی۔ یہاں اور ﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا﴾ (الأنفال: 61) میں اس سے مراد: ''صلح وسلامتی'' ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''پس تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ (دشمن سے) صلح کی طرف درخواست کرو۔''

جبکہ ﴿ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ (البقرة: 208) میں اس سے مراد: ''اسلام اور اللہ کی فرمانبرداری'' ہے۔ جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ''﴿ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ﴾ يَعْنِي الْإِسْلَامَ'' ❹ کہ اس سے مراد: ''اسلام'' ہے۔ ❺

✿:..... ''صلح وسلامتی'' کے لیے عربوں کے ہاں: ﴿السَّلْمِ/السِّلْمِ﴾ 'سین' کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ جبکہ ''اسلام اور اللہ کی فرمانبرداری'' کے لیے ﴿السِّلْمِ﴾ عام، اور ﴿السَّلْمِ﴾ بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ ❻

11 - ﴿هَآاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ﴾ (رقم الأية : 38)

لفظ [هَآاَنْتُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ دیکھیے: (سورۃ ال عمران:66)

---

❶ الموضح: 1186 وحجة القراءات لأبي زرعة: 670

❷ ﴿فَلَا تَهِنُوْا﴾ کا معنی ''فَلَا تَضْعُفُوْا'' ہے۔ اور یہ قبیلہ قریش اور کنانہ کی لغت ہے۔ وہ ''تَضْعُفُوْا'' کی جگہ ﴿تَهِنُوْا﴾ بولتے ہیں۔ (لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم)

❸ المغني: 239/1 ❹ مختصر تفسير ابن كثير: 185/1

❺ الموضح: 321 ❻ الموضح: 321

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الفتح

1 - ﴿وَّ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [السَّوْءِ] میں یہاں اور سورة التوبة:98 میں دو قراءات ہیں:

✿ **السَّوْءِ** : اس سے مراد 'ہلاکت وفساد' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) ان منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا جو اللہ کے بارے میں گمان کرنے والے ہیں، برا گمان، (حقیقت یہ ہے کہ) ہلاکت وفساد کی گردش (کے دن) خود انہی پر (آنے والے) ہیں۔'' یعنی مسلمانوں کی بجائے ان کی ہلاکت اور فساد کے دن قریب ہیں۔

❀ **السُّوْءِ** : اس سے مراد 'آفات، بیماری اور شر' ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور (اللہ) ان منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا جو اللہ کے بارے میں گمان کرنے والے ہیں، برا گمان، (حقیقت یہ ہے کہ) آفات، بیماری اور شر کی گردش (کے دن) خود انہی پر (آنے والے) ہیں۔'' یعنی مسلمانوں کی بجائے ان کے آفت اور شر کے دن قریب ہیں۔

2 - ﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝﴾ (رقم الآية : 9،8)

لفظ [لِّتُؤْمِنُوْا ... وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لِيُؤْمِنُوْا ... وَيُعَزِّرُوْهُ وَيُوَقِّرُوْهُ وَيُسَبِّحُوْهُ** : اس قراءت میں یہ چاروں غیب کے صیغے ہیں۔ اور اللہ رب العزت نبی رحمت کی بعثت کا مقصد بتا رہے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''یقیناً ہم نے آپ کو (لوگوں کے سامنے حق کی) گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ وہ (لوگ) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں، اس کی مدد کریں، اور اس کا ادب کریں، اور (شکر کے طور پر) صبح وشام (اللہ کی) پاکی بیان کریں۔''

❀ **لِّتُؤْمِنُوْا ... وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ** : اس قراءت میں یہ چاروں خطاب کے صیغے

[1] الحجة للفارسي: 143/3 والكشف: 505

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور اللہ رب العزت خطاب کے ذریعے نبی رحمت کی بعثت کے مقابلے میں امت مسلمہ کو ذمہ داریوں سے آگاہ کر رہے ہیں۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''یقینا ہم نے آپ کو (لوگوں کے سامنے حق کی) گواہی دینے والا، خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم (لوگ) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اس کی مدد کرو، اور اس کا ادب کرو، اور (شکر کے طور پر) صبح وشام (اللہ کی) پاکی بیان کرو۔''

3 - ﴿وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [عَلَيْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **عَلَيْهِ**: اس قراءت میں ماقبل 'یاء' کی مناسبت سے 'ہائے ضمیر' کو کسرہ دے دیا گیا ہے۔

❀ **عَلَيْهُ**: اس قراءت میں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے 'ہائے ضمیر' کا ضمہ باقی رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اصل میں یہ "هُوَ" تھا، اور ماقبل اور مابعد ساکن کی وجہ سے "وَ" حذف ہوگئی اور "هَا" مضموم باقی رہ گئی۔ ❷

✿:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔

لفظ [فَسَيُؤْتِيهِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَسَيُؤْتِيهِ**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿عَلَيْهُ اللَّهَ﴾ میں لفظ ﴿اللَّهَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جس نے وہ بات پوری کی جس پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا (یعنی اللہ سے کیے ہوئے عہد کی پاسداری کی)، تو وہ (اللہ) اسے جلد ہی بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔''

❀ **فَسَنُؤْتِيهِ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور جس نے وہ بات پوری کی جس پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا (یعنی اللہ سے کیے ہوئے عہد کی پاسداری کی)، تو ہم اسے جلد ہی بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔''

4 - ﴿قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [ضَرًّا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **ضَرًّا**: ترجمہ ہوگا: ''(آپ بدویوں سے) کہہ دیجئے! (جو جہاد سے پیچھے گھروں میں بیٹھے رہے اور آپ کے سامنے حیلے بہانے تراشنے لگے، بتاؤ) پھر کون ہے جو تمہارے معاملے میں اللہ سے کسی چیز کا اختیار

❶ الكشف: 280/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 17/12

❷ الكشف: 2، 280 وحجة القراءات لأبي زرعة: 272

❸ الكشف: 2، 280 وحجة القراءات لأبي زرعة: 272

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہو اگر وہ تمہیں نفع نہ دینا چاہے یا نفع دینا چاہے؟''

❀ **ضُرًّا** : ترجمہ ہوگا: ''(آپ بدویوں سے) کہہ دیجئے! (جو جہاد سے پیچھے گھروں میں بیٹھے رہے اور آپ کے سامنے حیلے بہانے تراشنے لگے، بتاؤ) پھر کون ہے جو تمہارے معاملے میں اللہ سے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہو اگر وہ تمہیں کوئی نقصان/ تکلیف پہنچانا چاہے یا نفع دینا چاہے؟''

✿:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔لیکن ﴿ضَرًّا﴾ نفع کے مقابلے میں بولا جاتا ہے: ''عدم منفعت۔'' جبکہ ﴿ضُرًّا﴾ سے مراد ''بری حالت، تکلیف، بیماری ہے۔''[1] اور ترجمہ میں بھی اسی طرح واضح کیا گیا ہے۔

5 - ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [كَلٰمَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **كَلٰمَ** : یہ اسم مصدر ہے، اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔جو واحد اور جمع دونوں کو شامل ہے۔ترجمہ ہوگا: ''وہ (منافق) چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔''

❀ **كَلِمَ** : یہ ''كَلِمَةٌ'' سے جمع ہے۔ اس میں وضاحت ہوگئی کہ منافقین نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے متعدد کلمات کی مخالفت کی ہے۔ترجمہ ہوگا: ''وہ (منافق) چاہتے ہیں کہ اللہ کی باتوں کو بدل دیں۔''

✿:.....﴿كَلٰمَ﴾ یہ کم اور زیادہ دونوں کلمات پر بولا جاتا ہے۔کہ منافقین نے اللہ کے کلام کو بدلنا چاہا جو کم بھی ہوسکتا ہے اور زیادہ بھی۔جبکہ ﴿كَلِمَ﴾ چونکہ جمع کا صیغہ ہے، یہ تین سے کم کلمات پر نہیں بولا جاتا۔ اس میں وضاحت ہوگئی انہیں نے اللہ کی بہت سی باتوں کو بدلنا چاہا۔[2]

6 - ﴿وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [يُدْخِلْهُ ... يُعَذِّبْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُدْخِلْهُ ... يُعَذِّبْهُ** : یہ دونوں واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔اور ان کی ضمیر ماقبل ﴿يُّطِعِ اللّٰهَ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے گا وہ (اللہ) اسے جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اور جو شخص روگردانی کرے گا

---

[1] الكشف: 281/2 والموضح: 1190

[2] الموضح: 1191 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 31/12، 32

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ (اللہ) اسے دردناک سزا دے گا۔"

❀ نُدْخِلْهُ ... نُعَذِّبْهُ: یہ جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔[1] ترجمہ ہوگا: "اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے گا ہم اسے جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، اور جو شخص رُوگردانی کرے گا ہم اسے دردناک سزا دیں گے۔"

7 - ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا﴾ (رقم الآية : 24)

لفظ [تَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَعْمَلُوْنَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (اللہ) ہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں (حدیبیہ کے موقع پر) اس کے بعد کہ اس نے تمہیں (کفار) پر غلبہ دے دیا، (کفار) کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے (یعنی جنگ نہ ہونے دی)۔ اور اللہ اس کو جو وہ (کفار) کرتے ہیں، ہمیشہ سے خوب دیکھنے والا ہے۔"

❀ تَعْمَلُوْنَ: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَ اَيْدِيَكُمْ ... اَنْ اَظْفَرَكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ مسلمانوں سے خطاب ہو رہا ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: "اور (اللہ) ہی ہے جس نے مکہ کی وادی میں (حدیبیہ کے موقع پر) اس کے بعد کہ اس نے تمہیں (کفار) پر غلبہ دے دیا، (کفار) کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیے (یعنی جنگ نہ ہونے دی)۔ اور اللہ اس کو جو تم (مسلمان) کرتے ہو، ہمیشہ سے خوب دیکھنے والا ہے۔"

✿: ..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "جو کچھ کفار اور اے مسلمانوں تم کرتے ہو اللہ دونوں کو ہمیشہ سے خوب دیکھنے والا ہے۔"

8 - ﴿يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا﴾ (رقم الآية : 29)

لفظ [رِضْوَانًا] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة آل عمران:15)

9 - ﴿كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ﴾ (رقم الآية : 29)

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 674 [2] الموضح: 1192 والكشف: 282/2
[3] المهذب: 368/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [شَطْئَهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ شَطْئَهُ ❀ شَطَئَهُ

✿:..... عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور اس سے مراد: ''پودے کی وہ پہلی کونپل ہے جو دانہ پھاڑ کر اللہ کی قدرت سے باہر نکلتی ہے۔'' ❶

لفظ [فَآزَرَهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَآزَرَهُ: یہ ''فَعَلَ'' باب ''ضَرَبَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔

❀ فَآزَرَهُ: یہ ''فَاعَلَ'' باب ''مُفَاعَلَة'' سے ہے۔

✿:..... دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔ ❷ جیسے: ''أَجْرَكَ اللّٰهُ'' اور ''آجَرَكَ اللّٰهُ'' کا معنی ایک ہے۔ ❸ ترجمہ ہے: ''پھر اس (کھیتی) نے کونپل کو مضبوط کیا۔'' یعنی سہارا دیا۔

عادل عبد القادر الہور کہتے ہیں: ہر قراءت کا ایک الگ معنی ہے، کہ ﴿فَآزَرَهُ﴾ میں فعل کی نسبت کھیتی کی طرف ہے کہ کھیتی نے کونپل کو مضبوط کیا، سہارا دیا۔ اور ﴿فَآزَرَهُ﴾ میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ یعنی کھیتی اور اور کونپل نے ایک دوسرے کو مضبوط کیا۔ ایک دوسرے کے سہارا دیا۔ ❹

لفظ [سُوقِهِ] میں تین قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورۃ ص: 33)

❶ الموضح: 1192 والمهذب: 368/2

❷ الكشف: 280/2 ❸ الموضح: 1193

❹ تفسير القرآن بالقراء ات القرآنية العشر: 49/12

❺ لطائف الاشارات: 3183/7

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الحجرات

1 - ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (رقم الآية : 1)

لفظ [لَا تُقَدِّمُوْا] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿لَاتَقَدَّمُوْا﴾ اصل میں "لَا تَتَقَدَّمُوْا" اور ﴿تَظَّهَرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔

❁ لَاتُقَدِّمُوْا : یہ " قَدَّمَ يُقَدِّمُ " باب "تَفعِيْل" سے جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔

❁ لَاتَقَدَّمُوْا : یہ "تَقَدَّمَ يَتَقَدَّمُ" باب "تَفَعُّل" سے جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ یہ اصل میں "تَتَقَدَّمُوْا" تھا۔ قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔

❁:.....عربی زبان میں "قَدِمَ، قَدَّمَ، تَقَدَّمَ، اِسْتَقْدَمَ" سارے ایک ہی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ❶

ترجمہ ہے: ''اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو'' یعنی کسی بھی معاملے میں اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہ کرو، نہ اپنی سمجھ اور رائے کو ترجیح دو، بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

جبکہ عادل عبد القادر الہور کہتے ہیں: دونوں قراءت میں عموم وخصوص کا فرق ہے۔ ﴿لَا تُقَدِّمُوْا﴾ میں دین اور جنگ کے معاملے میں اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور ﴿لَاتَقَدَّمُوْا﴾ یہ پہلے سے عام اور ہر چیز کو شامل ہے، کہ قول، فعل، جگہ حتی کہ چلنے میں بھی رسول سے آگے نہ بڑھو۔ گویا اس میں دینی تعلیم کے ساتھ ادب بھی سکھایا جا رہا ہے۔ ❷

2 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝﴾

(رقم الآية : 4)

لفظ [الْحُجُرٰتِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ الْحُجُرٰتِ: " ج " کے ضمہ کے ساتھ

❶ الموضح: 1195 ❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 56/12

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ اَلْحُجَرٰتِ: " ج " کے فتحہ کے ساتھ

✿:.....عربی زبان میں "حُجْرَةٌ" سے دونوں طرح جمع آتی ہے۔ اور اس سے مراد "زمین کا وہ حصہ ہے جسے دیوار یا کسی اور چیز سے بند کیا گیا ہو۔"[1]

جبکہ عادل عبد القادر الہور کہتے ہیں: دونوں قراءت میں معمولی سا فرق ہے، کہ "حُجْرَةٌ" اس جگہ کا نام ہے جسے انسان نے اپنے لیے خاص کرلیا ہو، اور یہ جگہ اس کے لیے گھر کی مانند ہوگئی ہو، اب کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس حجرہ میں رہنے والے کو پریشان کرے اپنے قول، فعل یا بغیر اجازت کے دخول کے ساتھ، یہ بات دونوں قراءات کے اندر موجود ہے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ ضمہ (پیش) سب سے قوی اور مشکل حرکت ہے، تو ﴿اَلْحُجُرٰتِ﴾ قراءت بھی حجرے میں رہنے والوں کو پریشان نہ کرنے میں قوت اور شدت کا معنی دے رہی ہے۔ اور اس سے ڈرا رہی ہے۔ اور یہاں چونکہ ازواج مطہرات کے حجروں کی بات ہو رہی ہے۔ تو ﴿اَلْحُجُرٰتِ﴾ قراءت ان کے ساکنین کو کسی بھی طرح پریشان نہ کرنے میں قوت اور شدت کا معنی دے رہی ہے، کہ ان کو کسی بھی طرح پریشان نہ کیا جائے۔[2]

3 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ۝﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [فَتَبَيَّنُوْٓا] میں یہاں اور سورۃ النساء:94 میں دو قراءات ہیں:

✿ فَتَبَيَّنُوْٓا: یہ "تَبَيَّنَ يَتَبَيَّنُ تَبَيُّنًا" باب "تَفَعُّل" سے جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔"

❀ فَتَثَبَّتُوْٓا: یہ "تَثَبَّتَ يَتَثَبَّتُ تَثَبُّتًا" باب "تَفَعُّل" سے جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف ہے۔ اس میں زیادہ مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ کہ تحقیق کے بعد مزید ٹھہر کر اطمینان کیا کرو اور جب تک کچھ ثابت نہ ہو جائے قدم نہ اٹھایا کرو۔[3]

ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح ٹھہر کر اطمینان سے تحقیق کرلیا کرو جب تک کچھ ثابت نہ ہو جائے قدم نہ اٹھایا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو لاعلمی

[1] لطائف الاشارات: 3796/8

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 58/12

[3] الموضح: 1195، 1196 وحجة القراءات لأبي زرعة: 209

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے نقصان پہنچا دو، پھر جو تم نے کیا اس پر پشیمان ہو جاؤ۔"

4 - ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [أَخَوَيْكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ أَخَوَيْكُمْ : یہ "أَخٌ" کی تثنیہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے کہ پچھلی آیت میں مسلمانوں کے ان دو گروہ کا ذکر ہو رہا ہے جن کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو گیا ہو تو یہاں تثنیہ کے صیغے کے ساتھ ان کے درمیان صلح کرانے کا کہا جا رہا ہے۔ یا اس سے مراد یہ ہے کہ دو گروہ کے سرداروں کی آپس میں صلح کرا دو۔ یا اس سے مراد ہر دو مسلمان بھائی ہیں۔ اور "أَخَوَان" عام ہے کوئی بھی دو مسلمان بھائی ہو سکتے ہیں۔

ترجمہ ہو گا: "بلاشبہ مومن (آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔ پس (اگر ان کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو) تم اپنے دونوں بھائیوں کے درمیان صلح کروا دو۔"

❀ إِخْوَتِكُمْ : یہ "أَخٌ" کی جمع ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ میں ﴿إِخْوَةٌ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ پیچھے چونکہ جمع کا صیغہ آیا ہے تو یہاں بھی جمع کا صیغہ آ گیا ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: "بلاشبہ مومن (آپس میں) بھائی بھائی ہیں۔ پس (اگر ان کے درمیان جھگڑا ہو جائے تو) تم اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کروا دو۔"

5 - ﴿وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [لَا تَلْمِزُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ التوبۃ:58)

✿:.....ترجمہ ہے: "(ایمان والو!) ایک دوسرے پر عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں کے ساتھ پکارو۔"

لفظ [وَلَا تَنَابَزُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:267)

6 - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾ (رقم الآية : 12)

لفظ [وَلَا تَجَسَّسُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:267)

---

❶ الموضح: 1196 ❷ الموضح: 1197
❸ المهذب: 370/2 ❹ المهذب: 370/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [مَيْتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

7 - ﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾ (رقم الآية : 13)

لفظ [لِتَعَارَفُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

8 - ﴿وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا﴾ (رقم الآية : 14)

لفظ [لَا يَلِتْكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا يَأْلِتْكُمْ : یہ بنو غطفان اور اسد کی لغت ہے۔ اور "أَلَتَ يَأْلِتُ" سے ہے۔

❀ لَا يَلِتْكُمْ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور "لَاتَ يَلِيتُ" سے ہے۔ ❸

✿:..... یہ فعل جواب شرط ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ اور اس کا معنی: "لَا يَنْقُصُكُمْ" ہے۔ ❹

ترجمہ ہے: "(مسلمانوں) وہ (اللہ) تمہارے اعمال میں کمی نہیں کرے گا (پورا پورا اجر دے گا)۔"

9 - ﴿إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾

(رقم الآية : 18)

لفظ [تَعْمَلُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْمَلُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ بدویوں سے خطاب کیا جا رہا ہے، اور اس کی ماقبل ﴿لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ ... بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کیونکہ پچھلی آیت میں انہیں کا ذکر ہو رہا ہے، تو یہاں انہیں سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❺ اور اس میں زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) بھی زیادہ ہے۔ ❻

ترجمہ ہو گا: "بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو جانتا ہے، اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو کچھ تم (بدو لوگ) کر رہے ہو۔"

❀ يَعْمَلُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ کن لوگوں کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے؟

❀ بدویوں کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا﴾ کے ساتھ

---

❶ المهذب: 371/2 ❷ المهذب: 371/2

❸ المهذب: 372/2 ولطائف الإشارات: 3800/8

❹ الموضح: 1198

❺ الكشف: 284/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 677

❻ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 79/12

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مناسبت ہے۔ کیونکہ پچھلی آیت میں انہیں کا ذکر ہو رہا ہے، تو یہاں انہیں کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ❶

❷ ایمان والوں کے بارے میں میں کہا جا رہا ہے۔ کیونکہ پیچھے ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ میں ان کا ذکر ہو رہا ہے۔ ❷ بدو اور ایمان والے دونوں مراد ہو سکتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے عمل کو دیکھنے والا ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کو جانتا ہے، اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے جو کچھ وہ (بدولوگ یا ایمان والے) کر رہے ہیں۔''

❶ الكشف: 284/2 والمهذب: 372/2

❷ الموضح: 1198، 1199 وحجة القراءات لأبي زرعة: 677

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ قٓ

1 - ﴿ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [مِتْنَا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورۃ آل عمران:157)

2 - ﴿رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [مَيْتًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورۃ البقرۃ:173)

3- ﴿يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝۳۰﴾ (رقم الآية : 30)

لفظ [نَقُوْلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَقُوْلُ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''جس دن وہ (اللہ) جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی: کیا کچھ مزید ہے؟''

❀ نَقُوْلُ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ﴾ اور ﴿وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۲۹﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''جس دن ہم جہنم سے کہیں گے: کیا تو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی: کیا کچھ مزید ہے؟''

4 - ﴿وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝۳۱ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝۳۲﴾ (رقم الآية :31، 32)

لفظ [تُوْعَدُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُوْعَدُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ میں لفظ ﴿لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور جنت (قیامت کے دن) متقین (پرہیزگاروں) کے قریب کر دی جائے، جو (ان سے) کچھ دور نہ ہوگی۔ یہ وہ جنت ہے جس کا (متقین) سے وعدہ کیا جاتا ہے، (یہ) ہر اس شخص کے لیے (ہے) جو اپنے رب کی طرف بہت رجوع

❶ المغني:372/1 ❷ المهذب: 373/2
❸ الكشف: 285/2 ❹ الموضح: 1200 وحجة القراءات لأبي زرعة: 678

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا اور (اس کے احکامات کی) خوب حفاظت کرنے والا ہے۔"

❀ **تُوعَدُونَ**: یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کے دو معنی کیے گئے ہیں:

❶ اس سے پہلے "يُقَالُ لِلْمُتَّقِيْنَ" محذوف ہے۔ کہ جب قیامت کے دن جنت قریب لائی جائے گی تو اس وقت متقین سے کہا جائے گا۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "اور جنت (قیامت کے دن) متقین (پرہیز گاروں) کے قریب کردی جائے، جو (ان سے) کچھ دور نہ ہوگی۔ (تو متقین سے کہا جائے گا:) یہ وہ جنت ہے جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا، (یہ) ہر اس شخص کے لیے (ہے) جو اپنے رب کی طرف بہت رجوع کرنے والا اور (اس کے احکامات کی) خوب حفاظت کرنے والا ہے۔"

❷ اس سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے۔ کہ نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ متقین کو بتا دیں۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "اور جنت (قیامت کے دن) متقین (پرہیز گاروں) کے قریب کردی جائے، جو (ان سے) کچھ دور نہ ہوگی۔ (آپ متقین سے کہہ دیں:) یہ وہ جنت ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، (یہ) ہر اس شخص کے لیے (ہے) جو اپنے رب کی طرف بہت رجوع کرنے والا اور (اس کے احکامات کی) خوب حفاظت کرنے والا ہے۔"

5 - ﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ﴾ (رقم الآية : 40)

لفظ [وَاَدْبَارَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَاِدْبَارَ**: یہ "أَدْبَرَ يُدْبِرُ إِدْبَارًا" باب "إِفْعَال" سے مصدر ہے، اور اسم ظرف (زمان) ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے).....اور رات کے کچھ حصے میں پھر (اللہ) کی تسبیح بیان کیجئے، اور سجدوں (نمازوں) کے بعد کے وقت بھی۔"

❀ **وَاَدْبَارَ**: یہ "دُبُرٌ" کی جمع ہے۔ اور جمع اس لیے لائے ہیں کیونکہ اس کے بعد ﴿السُّجُوْدِ﴾ بھی جمع ہے، یعنی آپ تمام نمازوں کے بعد اللہ کی تسبیح بیان کیجئے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "(نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے).....اور رات کے کچھ حصے میں پھر (اللہ) کی تسبیح بیان کیجئے، اور سجدوں (نمازوں) کے بعد بھی۔"

6 - ﴿يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا﴾ (رقم الآية : 44)

لفظ [تَشَقَّقُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الفرقان:25)

---

❶ الموضح: 1201 وحجة القراءات لأبي زرعة: 678

❷ الكشف: 285/2 وشرح الهداية: 519

❸ الكشف: 285/2 ولطائف الاشارات: 3800/8 والموضح: 1201 ❹ المهذب: 374/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الذاريات

1 - ﴿فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝٣﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [يُسْرًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:185)

2 - ﴿اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٥﴾ (رقم الآية : 15)

لفظ [عُيُوْنٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة الحجر:45)

3 - ﴿فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝٢٣﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [مِّثْلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مِثْلُ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿لَحَقٌّ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''سو آسمانوں اور زمین کے رب کی قسم! بلاشبہ یہ (روز جزا وسزا) حق ہے اس (بات) کی طرح کہ بلاشبہ تم بولتے ہو۔'' یعنی جس طرح تمہارا گفتگو کرنا (برحق) ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تم بول سکتے ہو، اسی طرح قیامت کے آنے میں بھی شک نہیں۔

❀ مِثْلَ : اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ یہ ماقبل ﴿لَحَقٌّ﴾ کی ضمیر سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اصل عبارت ہے: "إِنَّهُ لَحَقٌّ كَائِنًا مِثْلَ نُطْقِكُمْ" ❸

ترجمہ ہوگا: ''سو آسمانوں وزمین کے رب کی قسم! بلاشبہ یہ (روزِ جزا وسزا) حق ہے اس حال میں اس (بات) کی طرح کہ بلاشبہ تم بولتے ہو'' یعنی جس طرح تمہارا گفتگو کرنا (برحق) ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تم بول سکتے ہو، اسی طرح قیامت کے آنے میں بھی شک نہیں۔

❷ یہ معنی میں تاکید پیدا کرنے کے لیے منصوب لایا گیا ہے۔ اصل عبارت ہے: "إِنَّهُ لَحَقٌّ حَقًّا مِثْلَ نُطْقِكُمْ" ❹

ترجمہ ہوگا: ''سو آسمانوں وزمین کے رب کی قسم! بلاشبہ یہ (روز جزا وسزا) حق ہے بالکل اس (بات)

❶ المهذب: 375/2 ❷ المغني لمحمد سالم: 310/2، 311

❸ المهذب: 376/2 والموضح: 1207، 1208

❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 679 ولطائف الاشارات: 3820/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی طرح کہ بلاشبہ تم بولتے ہو۔'' یعنی جس طرح تمہارا گفتگو کرنا (برحق) ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تم بول سکتے ہو، اسی طرح قیامت کے آنے میں بھی شک نہیں۔

4 - ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 14)

لفظ [اِبْرٰهِيْمَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:124)

5- ﴿اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [سَلٰمٌ] میں یہاں اور سورة هود:69 میں دو قراءات ہیں:

✿ سَلٰمٌ : ترجمہ ہوگا: ''اور جب وہ (فرشتے) ابراہیم علیہ السلام پر داخل ہوئے تو انہوں نے سلام کہا، ابراہیم علیہ السلام نے "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ" (تم پر بھی سلامتی ہو) کہا۔''

❀ سِلْمٌ : ترجمہ ہوگا: '' اور جب وہ (فرشتے) ابراہیم علیہ السلام پر داخل ہوئے تو انہوں نے سلام کہا، ابراہیم علیہ السلام نے "اَنْتُمْ سِلْمٌ" (تم سلامت رہو) کہا۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ابراہیم نے فرشتوں کے جواب میں کہا: تم پر بھی سلامتی ہو، تم سلامت رہو۔''

✿:..... امام فراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ جیسے "حَرَامٌ، حِرْمٌ، حَلَالٌ، حِلٌّ" ہیں۔ ❷ دونوں قراءات کا معنی ایک ہی ہے: سلام کہنا۔ لیکن امام طبری رحمہ اللہ نے فرق کیا ہے جس طرح کہ ترجمہ میں واضح کیا گیا ہے۔ ❸

6 - ﴿وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 44، 43)

لفظ [الصّٰعِقَةُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الصّٰعِقَةُ : یہ "فَاعِلَةٌ" کے وزن پر اسم فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (قوم) ثمود میں (تمہارے لیے عبرت ہے) جب ان سے کہا گیا ایک وقت تک فائدہ اٹھالو۔ (اس تنبیہ کے باجود) پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی، تو انہیں ایک آگ کے گولے نے (سخت کڑک اور چنگاڑ کے ساتھ) پکڑ لیا اور وہ دیکھ رہے تھے۔'' یعنی ان کے دیکھتے دیکھتے ہی انہیں آگ کے گولے نے سخت کڑک اور چنگار کے ساتھ پکڑ لیا۔

❀ الصَّعْقَةُ : یہ "صَعِقَ، يَصْعَقُ صَعْقَةً" سے "فَعْلَةٌ" کے وزن پر مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (قوم) ثمود میں (تمہارے لیے عبرت ہے) جب ان سے کہا گیا ایک وقت تک فائدہ اٹھالو۔

❶ المهذب: 376/2 ❷ عنايات رحماني: 501/2 والمهذب: 35/2
❸ جامع البيان: 9/7625، 7626

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(اس تنبیہ کے باجود) پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی، تو انہیں ایک (آگ کے گولے کی) کڑک/ چنگاڑ نے پکڑلیا اور وہ دیکھ رہے تھے۔'' یعنی ان کے دیکھتے دیکھتے ہی انہیں آگ کے گولے کی کڑک/ چنگاڑ نے پکڑلیا۔

❁:..... یہ کلمہ عربوں کے ہاں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے، دونوں کے معنی فرق یہ ہے کہ ﴿الصَّعِقَةُ﴾ اس آگ کے گولے کو کہا جاتا ہے جو آسمان سے سخت کڑک اور چنگار کے ساتھ گرتا ہے۔ اور ﴿الصَّعْقَةُ﴾ اس چنگاڑ اور کڑک کا نام ہے جو ﴿الصَّعِقَةُ﴾ ''آگ کے گولے'' کے ساتھ ہوتی ہے۔[1]

دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''تو ان کے دیکھتے دیکھتے ہی انہیں آگ کے ایسے گولے نے پکڑلیا جس کے ساتھ سخت کڑک اور چنگاڑ تھی۔''[2]

7 - ﴿وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾﴾ (رقم الآية : 46)

لفظ [وَقَوْمَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ وَقَوْمِ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿وَفِي ثَمُودَ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ جو ماقبل ﴿وَفِي مُوسَىٰ ... وَفِي عَادٍ﴾ پر معطوف ہے اور یہ سب ماقبل آیت ﴿وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً﴾ پر محمول ہیں۔ اصل عبارت ہوگی: "وَفِي قَوْمِ نُوحٍ آيَةً۔"

ترجمہ ہوگا: ''اور ان (قوم فرعون، عاد اور ثمود جن کا ذکر گزشتہ آیات میں ہوا ہے) سے پہلے قوم نوح میں (بھی تمہارے لیے عبرت ہے) یقیناً وہ نافرمان لوگ تھے۔''

اس قراءت کی ایک شاذ قراءت سے تائید بھی ہوتی ہے: "وَفِي قَوْمِ نُوحٍ"۔[3]

❁ وَقَوْمَ : اس قراءت میں یہ ماقبل "أَهْلَكْنَا" فعل محذوف کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ محذوف فعل ماقبل ﴿فَأَخَذْنَاهُ ... فَأَخَذْنَاهُمْ﴾ کے معنی کی مناسبت سے نکالا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "وَأَهْلَكْنَا قَوْمَ نُوحٍ۔"[4]

ترجمہ ہوگا: ''اور ان (قوم فرعون، عاد اور ثمود جن کا ذکر گزشتہ آیات میں ہوا ہے) سے پہلے قوم نوح کو (ہم ہلاک کیا) یقیناً وہ نافرمان لوگ تھے۔''

8 - ﴿وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾﴾ (رقم الآية : 49)

لفظ [تَذَكَّرُونَ] میں دو قراءات ہیں۔[5] دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

---

[1] الموضح: 1208 والمهذب: 377/2 [2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 117/12
[3] لطائف الإشارات: 3821/8 [4] المهذب: 377/2 والموضح: 1109
[5] المهذب: 377/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الطور

1 - ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾ فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ﴾ (رقم الآية : 18، 17)

لفظ [فَٰكِهِينَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَٰكِهِينَ : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ”بے شک متقی لوگ باغوں اور بڑی نعمت میں ہیں۔ مسلسل مزے میں ہیں، اس سے جو ان کے رب نے انہیں دیا ہے۔“

❀ فَٰكِهِينَ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ”بے شک متقی لوگ باغوں اور بڑی نعمت میں ہیں۔ مزے اٹھانے والے ہیں، اس سے جو ان کے رب نے انہیں دیا ہے۔“

2 - ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [وَٱتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ] میں تین قراءات ہیں:

✿ وَٱتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ / ذُرِّيَّٰتُهُمْ : اس قراءت میں ﴿ٱتَّبَعَتْهُمْ﴾ باب ”اِفْتِعَال“ سے واحد مؤنث غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ایک مفعول ﴿هُمْ﴾ ضمیر کی طرف متعدی ہے۔

اور ﴿ذُرِّيَّتُهُمْ﴾ صیغہ مفرد ہے، اور اسم جنس کا معنی دے رہا ہے، جو واحد و جمع دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ اور ﴿ذُرِّيَّٰتُهُمْ﴾ صیغہ جمع ہے، اس سے کثرتِ افراد کی صراحت ہوگئی ہے، کہ چاہے ان کی اولاد ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو۔[2] اور یہ دونوں فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ”اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد/ اولادوں نے کسی بھی درجے کے ایمان میں ان کی پیروی کی .....“

❀ وَٱتَّبَعْنَٰهُمْ ذُرِّيَّٰتُهُمْ : اس قراءت میں ﴿ٱتَّبَعْنَٰهُمْ﴾ باب ”إِفْعَال“ سے جمع متکلم، فعل ماضی معروف ہے۔ اور دو مفعولوں کی طرف متعدی ہے۔ ایک ﴿هُمْ﴾ ضمیر، دوسرا ﴿ذُرِّيَّٰتُهُمْ﴾ اور

---

[1] المهذب: 377/2

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 139/12

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿ذُرِّيَّتُهُمْ﴾ صیغہ جمع ہے، اور مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور ہم نے ان کی اولادوں کو کسی بھی درجے کے ایمان میں ان کی پیروی کی توفیق بخشی.....''

❁:..... دونوں قراءات کا ایک ہی مفہوم ہے۔ ﴿اتَّبَعَتْهُمْ﴾ میں ہے: اولاد نے ایمان لانے میں اپنے باپ دادا کی پیروی کی۔ اور ﴿أَتْبَعْنَا بِهِمْ﴾ میں یہ کہ ہم نے ان کی اولاد کو ایمان کی توفیق بخشی۔ چنانچہ اولاد کا ایمان لانا درحقیقت اللہ کی توفیق اور عطاء سے ہی منسلک ہے۔

3 - ﴿أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [ذُرِّيَّتَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

❁ ذُرِّيَّتَهُمْ : یہ صیغہ مفرد ہے، ، اور اسم جنس کا معنی دے رہا ہے، جو واحد و جمع دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ (جنت میں) ملا دیں گے۔''

❁ ذُرِّيَّاتُهُمْ : یہ صیغہ جمع ہے، اس سے کثرتِ افراد کی صراحت ہوگئی ہے، کہ چاہے ان کی اولاد ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''.....ہم ان کی اولادوں کو ان کے ساتھ (جنت میں) ملا دیں گے۔''

❁:..... آیت میں اہل جنت پر نعمتوں کی تکمیل کا ذکر ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ جنتی اور اس کی اولادوں کو ایک ساتھ ایک درجے میں جمع کر دیں گے۔ اس کی تفسیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَرْفَعُ لِلْمُؤْمِنِ ذُرِّيَّتَهُ وَإِنْ كَانُوا دُونَهُ فِي الْعَمَلِ، لِيُقِرَّ اللَّهُ بِهِمْ عَيْنَهُ" ❸ ''کہ اللہ تعالیٰ مومن کی خاطر اس کی اولاد کو (جنت میں) بلند مرتبہ دے دیں گے خواہ وہ عمل میں اس سے کم ہی کیوں نہ ہوں، تاکہ اللہ (اولاد) کے ذریعے اس کی آنکھ ٹھنڈی کرے۔''

4 - ﴿وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [أَلَتْنَاهُمْ] میں تین قراءات ہیں:

❁ أَلَتْنَاهُمْ : یہ بنو غطفان اور اسد کی لغت ہے اور "أَلَتَ يَأْلِتُ" باب "ضَرَبَ يَضْرِبُ" سے ہے۔

❁ أَلِتْنَاهُمْ : یہ بعض قبائل کی لغت ہے۔ اور "أَلِتَ يَأْلَتُ" باب "عَلِمَ يَعْلَمُ" سے ہے۔

❶ المهذب: 378/2 والموضح: 1211 والكشف: 290/2

❷ المهذب: 378/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 139/12

❸ تفسير الطبري: 326/22

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ أَلَتْنٰهُمْ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ اور "لَاتَ يَلِيتُ" سے ہے۔

✿:.....سب کا معنی "نَقَصْنٰهُمْ" ہے۔ ❶

ترجمہ ہے: ''اور ہم ان (جنتیوں کی اولادوں کو ان کے ساتھ جنت میں ایک درجے میں اکٹھا کرنے) سے ان کے اعمال میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے۔'' یعنی ایسا نہیں ہوگا کہ والدین کی نیکیاں اولاد کو دے کر اللہ والدین اور ان کی اولادوں کو جمع کریں گے، بلکہ اپنے فضل سے اولاد کو ان کے والدین کے مرتبے تک پہنچا دیں گے۔

5 - ﴿يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....نحو کا قاعدہ ہے کہ جب لائے نفی جنس کے بعد اسم نکرہ مفرد آ جائے اور اس کا دوسرے نکرہ کے ساتھ تکرار آ جائے تو اسے مبنی بر فتح یا مرفوع پڑھنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" میں علماء نحاۃ کے ہاں پانچ طرح کا اعراب جائز ہے۔ لیکن قرآن میں دو طرح کا اعراب آیا ہے:

❶ دونوں مفتوح بدون تنوین۔ ❷ دونوں مضموم با تنوین۔

✿ لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ : اس قراءت میں دونوں کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ ''لائے نفی جنس'' ہے۔ جو اپنے اسم مفرد کو مبنی بر فتح کر دیتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں کلمات مبنی بر فتح ہیں۔ اور ان کی خبر ﴿فِيهَا﴾ ہے۔ معنی کے لحاظ سے یہ زیادہ بلیغ ہے کیونکہ اس سے ان دونوں افعال کی کلی نفی ہو جاتی ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''وہ (جنتی) اس (جنت) میں ایک دوسرے سے شراب کا پیالہ لپک لپک لے رہے ہوں گے جس (کے پینے) میں کسی قسم کی نہ بے ہودہ گوئی ہوگی، اور نہ کسی کا قسم کا گناہ میں ڈالنا ہوگا۔'' یعنی اس کے پینے سے ان کی عقلوں پر پردہ نہیں پڑے گا کہ نشے کی حالت میں بے ہودہ گوئی اور گناہ کے کام کرنے لگیں۔

❀ لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ : اس قراءت میں دونوں کلمات کے ساتھ ﴿لَا﴾ "لَا" مشابہ بہ لَيْسَ ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ اس لیے یہ دونوں کلمات مرفوع ہیں۔ اور ان کی خبر ﴿فِيهِ﴾ ہے۔ ❷

ترجمہ ہو گا: ''وہ (جنتی) اس (جنت) میں ایک دوسرے سے شراب کا پیالہ لپک لپک لے رہے ہوں گے جس (کے پینے) میں نہ بے ہودہ گوئی ہوگی، اور نہ گناہ میں ڈالنا ہوگا۔''

❶ لطائف الاشارات: 3835/8

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 683 والمهذب: 379/2 والموضح: 1213

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

6 - ﴿قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ۝ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ۝﴾ (رقم الآية : 28، 27، 26)

لفظ [اِنَّهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اِنَّهٗ : اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور ابتداء کلام میں "اِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(جنتی لوگ ایک دوسرے سے) کہیں گے: بلاشبہ ہم اس (جنت میں آنے) سے پہلے (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں (اللہ سے) ڈرنے والے تھے۔ پھر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (جہنم کی) زہریلی لو کے عذاب سے بچالیا۔ بے شک ہم اس سے پہلے ہی (عالم دنیا میں) اسے پکارا کرتے تھے۔ واقعی وہ بہت احسان کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

❀ اَنَّهٗ : اس قراءت میں یہ جملہ ماقبل کلام کا حصہ ہے۔ اور اس سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "لِأَنَّهٗ" اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''(جنتی لوگ ایک دوسرے سے) کہیں گے: بلاشبہ ہم اس (جنت میں آنے) سے پہلے (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں (اللہ سے) ڈرنے والے تھے۔ پھر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (جہنم کی) زہریلی لو کے عذاب سے بچالیا۔ بے شک ہم اس سے پہلے ہی (عالم دنیا میں) اسے پکارا کرتے تھے، اس وجہ سے کہ وہ بہت احسان کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

7 - ﴿اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [الْمُصَيْطِرُوْنَ] میں اور [بِمُصَيْطِرٍ] (الغاشية:22) میں تین قراءات ہیں:

✿ صاد کے ساتھ: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔

❀ اشمام بالزای: یہ قبیلہ قیس کی لغت ہے۔

✿ سین کے ساتھ: یہ عرب کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔ [2]

8 - ﴿فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 45)

لفظ [يُلٰقُوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَلْقَوْا : یہ "لَقِيَ يَلْقَى" باب "سَمِعَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کی بابت کہا جارہا ہے:) پس آپ انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیں، یہاں تک کہ اپنے اس دن کو جالیں.....''

---

[1] المهذب: 380/2 والموضح: 1214 [2] المهذب: 45/1 و380/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **يُلْقُوْا**: یہ "لَاقٰى يُلَاقِيْ مُلَاقَاةً" باب "مُفَاعَلَةٌ" سے ہے۔ اور اس میں دوطرفہ معنی پایا جاتا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کی بابت کہا جا رہا ہے:) پس آپ انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیں، یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملاقات کریں.....۔''

لفظ [**يُصْعَقُوْنَ**] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُصْعَقُوْنَ**: یہ "أَصْعَقَ يُصْعِقُ" باب "إِفْعَال" سے فعل مضارع مجہول ہے۔ اس کا معنی ''بے ہوش کیے جانا'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''.....جس (دن) میں وہ (صور پھونکے جانے کی وجہ سے) بے ہوش کیے جائیں گے۔''

❀ **يَصْعَقُوْنَ**: یہ "صَعِقَ يَصْعَقُ" باب "سَمِعَ" ثلاثی مجرد سے فعل مضارع معروف ہے۔ اس کا معنی ''بے ہوش ہونا'' ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''.....جس (دن) میں وہ (صور پھونکے جانے کی وجہ سے) بے ہوش ہوں گے۔''

❶ المهذب: 381/2 ❷ الكشف: 292/2 والموضح: 1215

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة النجم

1 - ﴿مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ﴿١١﴾﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [كَذَبَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ كَذَبَ : یہ "كَذَبَ يَكْذِبُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''دل نے جھوٹ نہیں بولا (شک نہیں کیا)، جو اس (پیغمبر) نے دیکھا۔''

❀ كَذَّبَ : یہ "كَذَّبَ يُكَذِّبُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''دل نے جھٹلایا نہیں (بلکہ اللہ کی اس عظیم قدرت کو تسلیم کیا) جو اس (پیغمبر) نے دیکھا۔''[1]

✿:..... آیت کے سیاق میں نبی اکرم ﷺ اور جبرائیل امین علیہ السلام کی قربت کا ذکر ہو رہا ہے۔ یہ بعثت کے ابتدائی ادوار کا واقعہ ہے، جب نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پَر ہیں۔ ایک پَر مشرق و مغرب کے درمیان فاصلے جتنا تھا۔

﴿كَذَبَ﴾ قراءت میں بیان ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو جو دیکھا وہ وہم یا خیال نہیں تھا بلکہ سچ دیکھا اور دل بھی آپ کا سچا تھا، شک نہیں کر رہا تھا۔ اور ﴿كَذَّبَ﴾ قراءت میں بیان ہو رہا ہے کہ جب آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو آپ کے دل نے جھٹلایا نہیں بلکہ تصدیق اور تاکید کی۔

دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: جب آپ ﷺ نے جبریل ﷺ کو دیکھا تو یہ آپ کا وہم یا خیال نہیں تھا بلکہ سچ دیکھا اور دل بھی آپ کا سچا تھا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے دل نے جبریل علیہ السلام کو دیکھنے کو جھٹلایا نہیں بلکہ تصدیق اور تاکید کی۔[2]

2 - ﴿أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿١٢﴾﴾ (رقم الآية : 12)

لفظ [أَفَتُمَارُونَهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ أَفَتَمْرُوْنَهُ : یہ "مَرَى يَمْرِي" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور "جَحَدَ" کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(مشرکین سے کہا جا رہا ہے:) پھر کیا تم (پیغمبر) سے اس پر انکار کرتے ہو جسے

---

[1] الكشف: 294/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 685

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 155/12، 156

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔'' یعنی آپ ﷺ کا جبریل ﷺ کو دیکھنے کا تم انکار کرتے ہو، کہ ایسا کیسے ممکن ہے؟''

❀ **اَفَتُمٰرُوْنَهٗ**: یہ ''مَارٰی یُمَارِیْ'' باب ''مُفَاعَلَةٌ'' سے ہے اور ''جَادَلَ'' کے معنی میں ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(مشرکین سے کہا جارہا ہے:) پھر کیا تم (پیغمبر) سے اس پر جھگڑتے ہو جسے وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے؟'' یعنی آپ ﷺ کا جبریل ﷺ کو دیکھنے پر تم ان سے جھگڑتے ہو کہ ایسا کیسے ممکن ہے؟

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''مشرکوں! کیا تم نبی اکرم ﷺ کا جبریل ﷺ کو ان کی اصل شکل میں دیکھنے کے بارے میں ان کا انکار کرتے ہو؟ اور اس کے متعلق نبی سے جھگڑتے ہو؟'' ❷

3 - ﴿اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾﴾ (رقم الآية : 19)

لفظ [اللّٰتَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اللّٰتَ**: یہ بت کا نام ہے۔ جو طائف میں تھا، اور قبیلہ ثقیف والے اس کی عبادت کرتے تھے۔

❀ **اللّٰتَّ**: اس قراءت میں اس نام کی وجہ تسمیہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ ''لَتَّ'' سے اسم فاعل ہے۔ جس کا معنی: ''ستو بنانے والا'' ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص عکاظ کے بازار میں ایک چٹان پر بیٹھ کر ستو بنایا کرتا تھا اور حاجیوں کے لیے کھانا بھی پکایا کرتا تھا، جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس شخص کی تعظیم کی وجہ سے اس پتھر کی عبادت شروع کر دی کیونکہ وہ اس پر بیٹھا کرتا تھا۔ اور اس پتھر کا نام اس شخص کے لقب پر ﴿اللّٰتَّ﴾ رکھ دیا۔ ❸

4 - ﴿وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾﴾ (رقم الآية : 20)

لفظ [مَنٰوةَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مَنٰوةَ**: یہ ''مَنٰی یَمْنِیْ'' سے مشتق ہے، جس کا معنی ''بہانا'' ہے۔ چونکہ مشرکین اس کے پاس قربانیوں کا خون بہایا کرتے تھے۔

❀ **مَنْآةَ**: یہ ''اَلنَّوْءُ'' سے مشتق ہے، جس کا معنی ''اَلْمَطَرُ'' ''بارش'' ہے۔ چونکہ مشرکین اس سے بارش مانگتے تھے۔

✿:..... یہ بت مکہ اور مدینہ کے درمیان سمندر کے کنارے قدید کے مقام پر نصب تھا، جس کی قبیلہ ہذیل اور خزاعہ عبادت کرتے تھے۔ اہل حجاز اسے ﴿مَنٰوةَ﴾ اور بنی تمیم، اسد اور قیس اسے ﴿مَنْآةَ﴾ بولتے

---

❶ الكشف: 294/2، 295 والموضح: 1217

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 158/12

❸ المهذب: 381/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 160/12

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھے۔[1] کیونکہ مشرکین اس سے بارش بھی مانگتے تھے، اور اس کے پاس چڑھاوے کے طور پر قربانیوں کا خون بھی بہاتے تھے۔[2]

5 - ﴿تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿٢٢﴾﴾ (رقم الآية : 22)

لفظ [ضِيزَىٰ] میں دو قراءات ہیں:

✿ ضِيزَىٰ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ وہ ہمزہ کا ماقبل 'کسرہ' کی مناسبت سے 'یا' سے ابدال کر دیتے ہیں۔

❀ ضِئْزَىٰ : یہ بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے۔ یہ اصل کے مطابق پڑھتے ہیں۔[3]

✿:.....دونوں کا معنی: "جَائِرَةٌ" ہے۔ ترجمہ ہے: ''تب تو یہ ناانصافی والی تقسیم ہے۔''[4]

6- ﴿الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [كَبَائِرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ كَبِيرَ : یہ واحد کا صیغہ ہے اور اس سے مراد ''شرک'' ہے، جس طرح کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: "عُنِيَ بِذٰلِكَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ"[5] امام فراء کہتے ہیں یہ ﴿كَبِيرَ الْإِثْمِ﴾ قراءت کا معنی ہے۔[6]

ترجمہ ہو گا: ''وہ لوگ جو شرک اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں، مگر صغیرہ گناہ (کچھ چھوٹے گناہوں کے)، یقیناً تیرا رب وسیع بخشش والا ہے۔'' یعنی ان کو معاف کرنے والا ہے۔

❀ كَبَائِرَ : یہ "كَبِيرَةٌ" سے جمع کا صیغہ ہے۔ اس سے مراد تمام بڑے گناہ ہیں جس میں شرک بھی آ جاتا ہے۔[7] اور اس کی مابعد ﴿وَالْفَوَاحِشَ﴾ کے ساتھ مناسبت بھی ہے۔

ترجمہ ہو گا: '' وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں، مگر صغیرہ گناہ (کچھ چھوٹے گناہوں کے)، یقیناً تیرا رب وسیع بخشش والا ہے۔'' یعنی ان کو معاف کرنے والا ہے۔

7 - ﴿وَإِذْ أَنتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ﴾ (رقم الآية : 32)

---

[1] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 431، 432

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 162/12

[3] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 431، 432

[4] لطائف الاشارات: 3856/8 [5] حجة القراءات لأبي زرعة: 643

[6] معاني القرآن للفراء: 25/3

[7] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 147/11، 148

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ] میں تین قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة النحل:78)

8 - ﴿ وَإِبْرَٰهِيمَ ٱلَّذِى وَفَّىٰٓ ﴿٣٧﴾ ﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [إِبْرَٰهِيمَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:124)

9 - ﴿ وَأَنَّهُۥٓ أَهْلَكَ عَادًا ٱلْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ ﴾ (رقم الآية : 47)

لفظ [ٱلنَّشْأَةَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة العنكبوت:20)

10 - ﴿ وَأَنَّهُۥٓ أَهْلَكَ عَادًا ٱلْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ ﴾ (رقم الآية : 50)

لفظ [عَادًا ٱلْأُولَىٰ] میں پانچ قراءات ہیں:

❁:..... ﴿ ٱلْأُولَىٰ ﴾ میں عربوں کے ہاں پانچ لغات پائی جاتی ہیں: ❶ ﴿ ٱلْأُولَىٰ ﴾ یہ سب سے جید لغت ہے۔ ❷ ﴿ ٱلْوُلَىٰ ﴾ ❸ ﴿ لُوْلَىٰ ﴾۔ اور کچھ 'واو' کو 'ہمزہ' سے بدلتے ہیں: ❹ ﴿ ٱلْؤُلَىٰ ﴾ ❺ ﴿ لُؤْلَىٰ ﴾ ❹ اور پانچوں لغات قرآن مجید میں آئی ہیں۔

✿ عَادًا ٱلْأُولَىٰ : اس قراءت میں ﴿ ٱلْأُولَىٰ ﴾ پڑھا گیا ہے، اور ماقبل ﴿ عَادًا ﴾ کی تنوین اور ﴿ ٱلْأُولَىٰ ﴾ کے 'لام' ساکن کے اجتماع کی وجہ سے 'نون قطنی' لایا گیا ہے۔

❀ عَادًا لُّولَىٰ : اس قراءت میں ﴿ ٱلْوُلَىٰ ﴾ پڑھا گیا ہے۔ اور ماقبل ﴿ عَادًا ﴾ کا ﴿ ٱلْوُلَىٰ ﴾ کے 'لام' میں ادغام کیا گیا ہے۔ اور اس سے ابتداء کی صورت میں ﴿ ٱلْوُلَىٰ ﴾ اور ﴿ لُوْلَىٰ ﴾ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔

✿ عَادًا لُّؤْلَىٰ : اس قراءت میں ﴿ ٱلْؤُلَىٰ ﴾ پڑھا گیا ہے۔ اور ماقبل ﴿ عَادًا ﴾ کا ﴿ ٱلْؤُلَىٰ ﴾ کے 'لام' میں ادغام کیا گیا ہے۔ اور اس سے ابتداء کی صورت میں ﴿ ٱلْؤُلَىٰ ﴾ اور ﴿ لُؤْلَىٰ ﴾ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ ❺

11 - ﴿ وَثَمُودَا۟ فَمَآ أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾ ﴾ (رقم الآية : 51)

لفظ [ثَمُودَا۟] میں دو قراءات ہیں۔ ❻ دیکھیے: (سورة هود:68)

12 - ﴿ فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾ ﴾ (رقم الآية : 55)

لفظ [رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ﴿٥٥﴾] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تاء' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ ❼ جیسے: ﴿ فَتَفَرَّقَ ، هَلْ تَرَبَّصُونَ ﴾ اصل میں

❶ المهذب: 385/2 ❷ المهذب: 384/2 ❸ المهذب: 385/2
❹ الكشف: 296/2
❺ حجة القراءات لأبي زرعة: 687 والموضح: 1221 والحجة للفارسي: 390/4
❻ الموضح: 653 ❼ علم الصيغه: 45

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"فَتَتَفَرَّقَ، هَلْ تَتَرَبَّصُوْنَ" ہیں۔

امام جَعْبَرِی، مکی بن ابی طالب اور ابن مریم کہتے ہیں: اسی طرح 'تائے مضارع' کا باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تاء' میں ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

- **رَبِّكَ تَتَمَارٰى**: یہ "تَمَارٰى يَتَمَارٰى" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ دو مثلین حروف کا اجتماع ثقل (دشواری) کا باعث ہے۔ تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'تائے مضارع' کا باب "تَفَاعُل" کی 'تاء' میں ادغام کر دیا گیا، اور اس لیے بھی کہ باب "تَفَاعُل" کی 'تاء' کا آگے 'میم' میں ادغام نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ عربی زبان میں 'تاء' کا 'میم' میں ادغام نہیں ہوتا۔ یہ 'تاء' کا 'تاء' میں ادغام صرف ماقبل کلمہ کو ساتھ ملانے سے ہوگا، اس سے ابتداء کی صورت میں دونوں 'تاء' پڑھی جائیں گی، کیونکہ 'سکون' سے ابتداء نہیں ہوسکتی۔
- **رَبِّكَ تَتَمَارٰى**: اس قراءت میں بغیر ادغام اور حذف کے دونوں 'تاء' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ [1]

[1] الموضح: 1057، 1222 والمهذب: 386/2 ولطائف الإشارات: 1605/4 والكشف: 314/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة القمر

1 - ﴿وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [مُّسْتَقِرٌّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُسْتَقِرٍّ : اس قراءت یہ ماقبل ﴿أَمْرٍ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اور ﴿وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝٣﴾ مکمل جملے کا ماقبل ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ پر عطف ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور ہر انجام کام قریب ہے۔'' امام ابن عطیہ اور ابن عَجِیبَہ نے اس کا ترجمہ کیا ہے: یعنی قیامت کی نشانیاں قریب ہیں۔

❀ مُسْتَقِرٌّ : اس قراءت یہ ماقبل ﴿كُلُّ﴾ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''اور ہر کام انجام کو پہنچنے والا ہے۔'' جلد اس کا اچھا یا برا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ ❶

✿:.....﴿مُسْتَقِرٍّ﴾ قراءت میں بتایا جا رہا ہے کہ کفار جس قیامت کو جھٹلا رہے ہیں وہ آنے والی ہے اور اس کی نشانیاں ظاہر ہونے والی ہیں۔ اور ﴿مُسْتَقِرٌّ﴾ قراءت میں بتایا جا رہا ہے کہ کفار جو اللہ کے رسول کی تکذیب اور ایذا رسانی کرتے ہیں، ان کا دنیا کا جاہ جلال اور ان کی گمراہی ہمیشہ باقی رہنے والی نہیں۔ کیونکہ دنیا آخرت کا ہر کام ایک نا ایک دن اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے اور نتیجہ ظاہر ہونے والا ہے، کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر۔ ❷

2 - ﴿يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝٦﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [نُّكُرٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الكهف:74)

3 - ﴿خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [خُشَّعًا] میں دو قراءات ہیں:

✿:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ جب اسم فاعل کا فاعل جمع تو اسم فاعل کو واحد کے صیغہ سے بھی لا سکتے ہیں اور جمع تکسیر کے صیغہ سے بھی۔ ❹ یہاں ﴿خُشَّعًا﴾ کا فاعل ﴿أَبْصَارُهُمْ﴾ ہے۔ زجاج کہتے ہیں: اسم

❶ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 183/12

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 183/12، 184

❸ المهذب: 386/2

❹ عنایاتِ رحمانی:351/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فاعل جب جمع سے مقدم ہو تو اسے واحد مذکر مثلاً ﴿خٰشِعًا اَبْصَارُهُمْ﴾، واحد مؤنث مثلاً "خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ" اور جمع مذکر مثلاً ﴿خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ﴾ تینوں طرح لانا جائز ہے۔[1] لیکن قرآن مجید میں دو وجوہ آئی ہیں:

- ✿ خٰشِعًا: اس قراءت میں اسم فاعل، واحد کے صیغہ سے پڑھا گیا ہے۔
- ❀ خُشَّعًا: اس قراءت میں اسم فاعل، جمع تکسیر کے صیغہ سے پڑھا گیا ہے۔

4 - ﴿فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝۱۰ فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝۱۱﴾ (رقم الأية : 11، 10)

لفظ [فَفَتَحْنَاۤ] میں دو قراءات ہیں:

- ✿ فَفَتَحْنَاۤ: یہ "فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا" سے ثلاثی مجرد ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''(جب قوم نے نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا) تو انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک میں مغلوب ہو گیا ہوں، اب تو (ان سے) بدلہ لے۔ تو ہم نے ایسے پانی کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیے جو زور سے (شدت اور کثرت کے ساتھ) برسنے والا تھا'' اور انہیں غرق کر دیا۔

- ❀ فَفَتَّحْنَاۤ: یہ "فَتَّحَ يُفَتِّحُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔[2]

ترجمہ ہو گا: '' (جب قوم نے نوح علیہ السلام کو جھٹلا دیا) تو انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک میں مغلوب ہو گیا ہوں، اب تو (ان سے) بدلہ لے۔ تو ہم نے ایسے پانی کے ساتھ آسمان کے پورے دروازے کھول دیے جو زور سے (شدت اور کثرت کے ساتھ) برسنے والا تھا'' اور انہیں غرق کر دیا۔

اسی کے مثل دوسرے مقام پر ہے: ﴿جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ﴾ (ص: 50) ''ہمیشہ رہنے والی جنتیں، جن کے دروازے ان کے لیے پورے کھلے ہوں گے۔''[3]

5 - ﴿وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا﴾ (رقم الأية : 12)

لفظ [عُيُوْنًا] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة الحجر: 45)

6 - ﴿سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ۝۲۶﴾ (رقم الأية : 26)

لفظ [سَيَعْلَمُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

- ✿ سَيَعْلَمُوْنَ: یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ﴾ کے

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 688
[2] المهذب: 388/2
[3] الموضح: 468
[4] المغني لمحمد سالم: 310/2، 311

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مناسبت ہے۔ ترجمہ ہو گا: ''(جب قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو جھٹلا دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) عنقریب وہ کل (قیامت کے دن) جان لیں گے کہ بہت جھوٹا، متکبر کون ہے؟''

❀ **سَتَعْلَمُوْنَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ صالح علیہ السلام کا قول حکایت کیا جا رہا ہے جو انہوں نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''(جب قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو جھٹلا دیا تو انہوں نے کہا:) عنقریب تم کل (قیامت کے دن) جان لو گے کہ بہت جھوٹا، متکبر کون ہے؟''

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 689 ولطائف الإشارات: 3878/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الرحمٰن

1 - ﴿وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيهَا فَاكِهَةٌ ۖ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾﴾ (رقم الآية : 12، 11، 10)

لفظ [وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ] میں تین قراءات ہیں:

❁:..... ﴿ذُو الْعَصْفِ﴾ ماقبل ﴿الْحَبُّ﴾ کی صفت ہے۔ اس لیے دونوں کی اعرابی حالت ایک ہی ہوگی۔

✿ **وَالْحَبَّ ذَا الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانَ** : اس قراءت میں ﴿وَالْحَبَّ﴾ اور ﴿وَالرَّيْحَانَ﴾ کو ماقبل آیت ﴿وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا﴾ پر محمول کیا گیا ہے اور ﴿وَضَعَهَا﴾ سے مراد "خَلَقَهَا" ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "وَالْأَرْضَ خَلَقَهَا..... وَخَلَقَ الْحَبَّ ذَا الْعَصْفِ وَخَلَقَ الرَّيْحَانَ۔"

ترجمہ ہوگا: ''اور زمین، (اللہ) نے اسے مخلوق کے لیے بچھادیا۔ اس میں پھل ہیں اور کھجور کے درخت جو (خوشوں پر) غلافوں والے ہیں (یعنی ان کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں) اور (اللہ نے) اناج (پیدا کیا) جو بھوسے والے ہیں، اور خوشبودار پھول (پیدا کیے)۔''

❁ **وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانِ** : اس قراءت میں ﴿وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ﴾ کا عطف ماقبل ﴿فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّ النَّخْلُ﴾ پر ہے اور ﴿وَالرَّيْحَانِ﴾ کا عطف ماقبل ﴿الْعَصْفِ﴾ پر ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "فِيهَا فَاكِهَةٌ وَفِيهَا الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ ذُو الرَّيْحَانِ۔"

ترجمہ ہوگا: ''اور زمین، (اللہ) نے اسے مخلوق کے لیے بچھادیا۔ اس میں پھل ہیں اور کھجور کے درخت جو (خوشوں پر) غلافوں والے ہیں (یعنی ان کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں) اور (اس میں) اناج ہیں بھوسے والے اور خوشبو والے۔'' یعنی کچھ اناج بھی خوشبو والے ہوتے ہیں، جن سے خوشبو آتی ہے۔

✿ **وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ** : اس قراءت میں ﴿وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ﴾ کا عطف ماقبل ﴿فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّ النَّخْلُ﴾ پر ہے۔ اور ﴿وَالرَّيْحَانُ﴾ کا عطف ماقبل ﴿الْحَبُّ﴾ پر ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "فِيهَا فَاكِهَةٌ وَفِيهَا الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَفِيهَا الرَّيْحَانُ۔"[1]

---

[1] الموضح: 1228 وحجة القراءات لأبي زرعة: 690

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور زمین، (اللہ) نے اسے مخلوق کے لیے بچھا دیا۔ اس میں پھل ہیں اور کھجور کے درخت جو (خوشوں پر) غلافوں والے ہیں (یعنی ان کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں) اور (اس میں) اناج ہیں بھوسے والے اور خوشبودار پھول ہیں۔''

۞:..... لفظ ﴿ذُو الْعَصْفِ﴾: مصحف شامی میں: ﴿ذَا الْعَصْفِ﴾ 'الف کے ساتھ' اور باقی مصاحف میں: ﴿ذُو الْعَصْفِ﴾ 'واو کے ساتھ' مکتوب ہے۔ ❶

2 - ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝١٩ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝٢٠ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢١ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝٢٢﴾ (رقم الآية: 19-22)

لفظ [يَخْرُجُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **يَخْرُجُ**: یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) نے دو سمندروں کو ملا دیا، جو اس حال میں ایک دوسرے سے لگ کر چلتے ہیں کہ ان کے درمیان ایک پردہ حال ہے (جس سے) وہ آگے نہیں بڑھتے (اپنی اپنی حد میں رہتے ہیں)۔ پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟۔ ان دونوں (دریاؤں) سے موتی اور مرجان (مونگے) نکلتے ہیں۔''

❁ **يُخْرَجُ**: یہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) نے دو سمندروں کو ملا دیا، جو اس حال میں ایک دوسرے سے لگ کر چلتے ہیں کہ ان کے درمیان ایک پردہ حال ہے (جس سے) وہ آگے نہیں بڑھتے (اپنی اپنی حد میں رہتے ہیں)۔ پھر تم اپنے رب کی نعمتوں میں سے کس کس کو جھٹلاؤ گے؟۔ ان دونوں (دریاؤں) سے موتی اور مرجان (مونگے) نکالے جاتے ہیں۔''

۞:..... یعنی جب ان کو نکالا جاتا ہے تو وہ نکل آتے ہیں۔ ❷

3 - ﴿وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝٢٤﴾ (رقم الآية: 24)

لفظ [الْمُنْشَـَٔاتُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **الْمُنْشِئَاتُ**: یہ اسم فاعل ہے۔ اور ''رَافِعَات'' کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی (اللہ) کی (ملکیت) ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند اٹھے ہوئے بادبانوں کے ساتھ ہیں۔''

❁ **الْمُنْشَآتُ**: یہ اسم مفعول ہے۔ اور ''اَلْمَرْفُوْعَات'' کے معنی میں ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: ''اور اسی (اللہ) کی (ملکیت) ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند اٹھائے ہوئے بادبانوں کے

❶ المقنع: 108 والوسيلة: 231، الجميلة: 411
❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 691
❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 691 والموضح: 1231

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہیں۔‘‘

❁:..... آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی ایک نعمت کا ذکر کررہے ہیں جو جہاز ہیں جن میں بیٹھ کر انسان سمندروں اور دریاؤں کے سینے پر سفر کرتا ہے، واضح رہے کہ انجن کی ایجاد سے پہلے بحری جہازوں کا سفر موافق ہواؤں کے ذریعے سے ہوتا تھا، چنانچہ اونچے اونچے ستونوں کے ساتھ کپڑے باندھ دیے جاتے، ہوا انہیں دھکیلتی ہوئی منزل مقصود پر پہنچادیتی، انہیں بادبان کہا جاتا تھا، ’’باد‘‘ ہوا کو کہتے ہیں۔ اگر کہیں رکنا مقصود ہوتا تو وہ کپڑے اکٹھے کردیے جاتے، اسے بادبان گرانا کہا جاتا تھا۔ ❶

4 - ﴿سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ﴾ (رقم الآية : 31)

لفظ [سَنَفْرُغُ] میں دوقراءات ہیں:

❁ سَيَفْرُغُ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ﴾ میں ﴿رَبِّكَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ’’اے دو جماعتو (جن وانس)! عنقریب وہ (رب تعالیٰ) جلد ہی تمہارے لیے فارغ ہوجائے گا۔‘‘ یعنی وہ جلدی ہی تمہارا حساب لے گا۔ تمہاری طرف پوری طرح متوجہ ہوجائے گا۔‘‘

❁ سَنَفْرُغُ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ’’اے دو جماعتو (جن وانس)! عنقریب ہم جلد ہی تمہارے لیے فارغ ہوجائیں گے۔‘‘ یعنی وہ جلدی ہی تمہارا حساب لیں گے۔

❁:..... ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ’’یہ الفاظ اللہ کی طرف سے بندوں کے لیے وعید ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کو دوسرے کسی کام سے روکنے والی کوئی مشغولیت نہیں اور وہ فارغ ہے۔‘‘ ❸ کلام عرب میں یہ معروف ہے کہ کہا جاتا ہے: میں تمہارے لیے فارغ ہوں گا، حالانکہ اسے کوئی مشغولیت نہیں ہوتی۔ مطلب ہوتا ہے کہ میں تمہاری غفلت میں تمہیں پکڑوں گا۔

لفظ [اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ] میں دوقراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة النور: 32)

5 - ﴿يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ﴾ (رقم الآية : 35)

لفظ [شُوَاظٌ] میں دوقراءات ہیں:

❁ شُوَاظٌ ❁ شِوَاظٌ

---

❶ تفسیر عبدالسلام بھٹوی ❷ الکشف: 301/2

❸ تفسیر الطبری ❹ توجیه ماقرء به من لهجة اسد: 445

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

❁:.....عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور معنی میں کوئی فرق نہیں۔ عبداللہ بن عباس اور ابوعبیدہ فرماتے ہیں: یہ آگ کے ایسے شعلے کو کہا جاتا ہے جس میں دھواں نہ ہو۔ ❶

لفظ [وَّنُحَاسٌ] میں دو قراءات ہیں:

❁ وَّ نُحَاسٍ: اس قراءت یہ ماقبل ﴿ نَّارٍ ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تم پر آگ اور دھواں کا شعلہ چھوڑا جائے گا، (یعنی ایسا شعلہ جس کے ساتھ دھواں ہوگا) پھر تم اپنے آپ کو بچا نہیں سکو گے۔''

❁ وَّ نُحَاسٌ: اس قراءت یہ ماقبل ﴿شُوَاظٌ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا، پھر تم اپنے آپ کو بچا نہیں سکو گے۔''

❁:..... ﴿نُحَاس﴾ ''دُخَان'' ''دھواں'' کو کہا جاتا ہے۔ ❷ دونوں قراءات کو ملا کر معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اے جن وانس! اگر تم قیامت کے دن میدان محشر سے بھاگنا چاہو گے تو میرے فرشتے اور جہنم کے داروغے کبھی تم پر آگ کا شعلہ برسا کر اور کبھی دھواں چھوڑ کر (جو تمہارے سانس تک بند کر دے گا) اور کبھی دونوں آگ کا شعلہ برسا کر اور دھواں چھوڑ کر تمہیں واپس لوٹا لائیں گے، تم نہ ان کا مقابلہ کر سکو گے، نہ انہیں دفع کر سکو گے، نہ ان سے انتقام لے سکو گے۔ ❸

6 - ﴿مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ﴾ (رقم الآية : 54)

لفظ [مِنْ اِسْتَبْرَقٍ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....لفظ ﴿اِسْتَبْرَقٍ﴾ موٹے ریشم کو کہتے ہیں۔ اور عربوں کے ہاں اسے دو طرح پڑھا جاتا ہے۔ بعض عرب اسے ''ہمزہ وصلی'' کے ساتھ پڑھتے ہیں، کیونکہ یہ باب ''اِسْتِفْعَال'' سے ہے۔ اور باب ''اِسْتِفْعَال'' کا ہمزہ 'وصلی' ہوتا ہے۔

اور چونکہ یہ عجمی نام ہے اس لیے بعض عرب اسے ''ہمزہ قطعی'' کے ساتھ پڑھتے ہیں، کہ عجمی نام پر عربی زبان کے قواعد کی پابندی کرنا لازمی نہیں ہے۔ ❹

❁ مِنِ اسْتَبْرَقٍ: اس قراءت میں اسے ''ہمزہ وصلی'' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

❁ مِنْ اِسْتَبْرَقٍ: اس قراءت میں اسے ''ہمزہ قطعی'' کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

7 - ﴿لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ﴾ (رقم الآية : 74، 56)

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 693 ❷ الموضح: 1232

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 219/12

❹ الموضح: 1234

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [يَطْمِثْهُنَّ] دونوں جگہ میں دو قراءات ہیں:

❁ يَطْمِثْهُنَّ ❁ يَطْمُثْهُنَّ

❁:.....عربوں کے ہاں "طَمَثَ يَطْمِثُ / يَطْمُثُ" دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اور دونوں کا معنی: "لَمْ يَمَسَسْهُنَّ" ہے۔ ❶

ترجمہ ہے: "(جنت میں ایسی حوریں ہوں گی) جنہیں ان (جنتیوں) سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا ہوگا نہ جن نے۔"

8 - ﴿تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾﴾ (رقم الآية : 78)

لفظ [ذِي الْجَلٰلِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ ذُو الْجَلٰلِ : اس قراءت ﴿ذُو﴾ ماقبل ﴿اسْمُ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بہت برکت والا ہے آپ کے رب کا نام جو (نام) بڑی شان اور عزت والا ہے۔"

❁ ذِي الْجَلٰلِ : اس قراءت ﴿ذِي﴾ ماقبل ﴿رَبِّكَ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "بہت بابرکت ہے آپ کے اس رب کا نام جو (رب) بڑی شان اور عزت والا ہے۔"

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: "آپ کا رب بڑی شان اور عزت والا ہے اور اس کا نام بھی بڑی شان اور عزت والا ہے۔"

❁:.....لفظ ﴿ذِي الْجَلٰلِ﴾: مصحف شامی میں: ﴿ذُو الْجَلٰلِ﴾ 'واو کے ساتھ'، اور باقی مصاحف میں: ﴿ذِي الْجَلٰلِ﴾ 'یاء کے ساتھ' مکتوب ہے۔ ❸

❶ الكشف: 303/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 694

❷ الموضح: 1235 ❸ النشر: 382/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الواقعة

1 - ﴿لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ﴿١٩﴾﴾ (رقم الآية : 19)

لفظ [يُنْزِفُونَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ يُنْزَفُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جنت میں جو شراب پلائی جائے گی) وہ (جنتی) نہ اس سے دردِ سر میں مبتلا ہوں گے، اور نہ وہ اس سے مدہوش کیے جائیں گے۔'' یعنی وہ شراب ان کی عقل کو نقصان نہیں دے گی۔

❁ يُنْزِفُونَ : یہ جمع مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جنت میں جو شراب پلائی جائے گی) وہ (جنتی) نہ اس سے دردِ سر میں مبتلا ہوں گے، اور نہ وہ اس سے مدہوش ہوں گے۔'' یعنی شراب پینے کی وجہ سے ان کی عقل کو نقصان نہ ہوگا۔ ❶

2 - ﴿وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾﴾ (رقم الآية : 22)

لفظ [وَحُورٌ عِينٌ] میں دو قراءات ہیں:

❁ :..... ﴿حُورٌ عِينٌ﴾ آپس میں موصوف صفت ہیں۔ اس لیے دونوں کا اعراب ایک ہی ہوگا۔

❁ وَحُورٌ عِينٌ : اس کی دو توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ ابو عمرو بن علاء اور قطرب کہتے ہیں کہ یہ ماقبل ﴿يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ یعنی حوریں بھی جنتیوں پر ان کی مہمانوازی کرتے ہوئے چکر لگائیں گی جس طرح نوعمر لڑکے لگائیں گے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''(جنتیوں پر نوعمر لڑکے شراب کے جام، پھل اور گوشت وغیرہ لے کر چکر لگا رہوں گے) اور خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں بھی (چکر لگا رہی ہوں گی، ان کی مہمان نوازی کر رہی ہوں گی)۔''

❷ امام فراء کہتے ہیں کہ یہ ماقبل محذوف خبر ''لَهُمْ'' کا مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور (ان کے لیے وہاں) خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔''

---

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 694

❷ المهذب: 392/2 ولطائف الإشارات: 3916/8

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 695 والموضح: 1238

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **وَحُوْرٍ عِيْنٍ**: اس کی تین توجیہات بیان کی گئیں ہیں:

❶ یہ ماقبل ﴿فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ اور ان کا مضاف محذوف ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ وَ فِيْ مُقَارَنَةِ -أَوْ- مُصَاحَبَةِ حُوْرٍ عِيْنٍ"۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(جنتی لوگ نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے) اور خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوریں (کی رفاقت -یا- مصاحبت) میں۔''

❷ یہ ماقبل آیات کے معنی پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، کیونکہ پیچھے آیات میں جنت کی نعمتوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ اصل عبارت ہوگی: "يُنَعَّمُوْنَ بِذٰلِكَ وَبِحُوْرٍ عِيْنٍ"۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور (ان جنتیوں کو سابقہ آیات میں بیان کردہ تمام انعامات اور) خوبصورت موٹی آنکھوں والی حوروں سے (نوازا جائے گا)۔

❸ امام فراء کہتے ہیں: یہ ماقبل محذوف خبر "لَهُمْ" کا مبتداء ہی ہے، لیکن اس کو کسرہ "اَلْجَرُّ بِالْجَوَارِ" کی وجہ سے دیا گیا ہے۔ یعنی چونکہ ماقبل ﴿بِاَكْوَابٍ ... وَكَاْسٍ ... وَفٰكِهَةٍ ... وَلَحْمٍ ...﴾ اسم مجرور آ رہے ہیں۔ ان کی مناسبت سے اس مرفوع کو بھی جر دے دی گئی۔ اور یہ کلام عرب میں عام ہے۔ جس طرح کہا جاتا ہے: "جُحْرُ ضَبٍّ خَرِبٍ" اس مثال میں "خَرِبٍ" صفت تو "جُحْرُ" کی ہے، لیکن "اَلْجَرُّ بِالْجَوَارِ" کے تحت اس کو کسرہ دیا گیا ہے۔ ❸ اس صورت میں دونوں قراءات ہم معنی ہوں گی۔

3 - ﴿عُرُبًا اَتْرَابًا ۝۳۷﴾ (رقم الأية : 37)

لفظ [عُرُبًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **عُرُبًا**: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "را" کے سکون کے ساتھ

❀ **عُرُبًا**: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "را" کے ضمہ کے ساتھ ❹

4 - ﴿وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۚ اَئِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۴۷﴾

(رقم الأية : 47)

لفظ [اَئِذَا ... ءَاِنَّا] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 1237 والكشف: 304/2 والمهذب: 392/2

❷ شرح الهداية: 527 والموضح: 1238

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 695 وعنایات رحمانی: 366/3

❹ المغني لمحمد سالم محيسن: 281/3

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ أَإِذَا... عَإِنَّا : اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں۔ اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور (بائیں ہاتھ والے یعنی جہنمی عذاب میں ہوں گے کیونکہ) وہ (دنیا میں) کہا کرتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے؟ تو کیا واقعی ہم ضرور (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں؟''

❁ أَإِذَا... إِنَّا : اس قراءت میں ﴿أَإِذَا﴾ استفہام کے ساتھ، اور ﴿إِنَّا﴾ اخبار کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور (بائیں ہاتھ والے یعنی جہنمی عذاب میں ہوں گے کیونکہ) وہ (دنیا میں) کہا کرتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو واقعی ہم ضرور (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں؟''

لفظ [مِتْنَا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة آل عمران: 157)

5 - ﴿أَوَآبَآؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾﴾ (رقم الآية : 48)

لفظ [أَوَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....لغت عربی میں حروف عاطفہ 10 ہیں: وَاو، فَا، ثُمَّ، حَتّٰى، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، بَلْ، لَا، لٰكِنْ۔

❁ أَوْ : اس قراءت میں یہ حرف عاطفہ ہے۔ اور ماقبل آیت ﴿أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾﴾ کے استفہام میں داخل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یا ہمارے پہلے باپ دادا بھی (دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟'' گویا وہ اس بارے میں شک کا اظہار کر رہے ہیں۔

❁ أَوَ : اس قراءت میں ''أ'' ہمزہ استفہام ہے، اور ''وَ'' حرف عاطفہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی (دوبارہ اٹھائے جائیں گے)؟'' یہ استفہام انکاری ہے۔ گویا وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ [3]

6 - ﴿فَشَٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَٰرِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾﴾

(رقم الآية : 55، 54)

---

[1] المهذب: 392/2 [2] المغني: 372/1

[3] المهذب: 393/2 والموضح: 1087 وحجة القراءات لأبي زرعة: 608

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [شُرْبَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ شُرْبَ: یہ "شَرِبَ يَشْرَبُ" سے اسم مصدر ہے۔

❀ شَرْبَ: یہ "شَرِبَ يَشْرَبُ" سے مصدر ہے۔ ❶

✿:..... دونوں کا معنی ایک ہی ہے کیونکہ اردو زبان میں "پینا" مصدر اور اسم مصدر دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ اور یہی لغت عربی کی وسعت ہے، جبکہ English language میں بھی دونوں قراءات کا ایک ہی معنی ہے، کیونکہ Drink اسم مصدر اور مصدر دونوں کے لیے بولا جاتا ہے۔ ترجمہ ہے: "(کفار سے کہا جا رہا ہے: یقیناً جہنم میں تم) ..... پھر اس پر (یعنی تھوہر کا درخت کھانے کے بعد) کھولتے پانی سے پینے والے ہو۔ پھر پیاس کی بیماری والے اونٹوں کے پینے کی طرح پینے والے ہو۔"

اور بعض کے نزدیک یہ دونوں مصدر ہیں۔ امام کسائی کہتے ہیں: عرب میں کہا جاتا ہے: شَرِبْتُ شَرْبًا، وَشُرْبًا۔" اور دونوں کا معنی ایک ہی ہوتا ہے۔ ❷

7 - ﴿نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿60﴾﴾ (رقم الآية : 60)

لفظ [قَدَّرْنَا] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الحجر:60)

8 - ﴿وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿62﴾﴾ (رقم الآية : 62)

لفظ [النَّشْأَةَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة العنكبوت:20)

لفظ [تَذَكَّرُونَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة الأنعام:152)

9 - ﴿أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿63﴾ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ الزَّٰرِعُونَ ﴿64﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿65﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿66﴾﴾ (رقم الآية:66، 65، 64، 63)

لفظ [إِنَّا] میں دو قراءات ہیں:

✿ إِنَّا: اس قراءت میں جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: "(کفار سے کہا جا رہا ہے:) کیا بھلا تم نے دیکھا جو تم بوتے ہو (کاشتکاری کرتے ہو) کیا تم اسے اگاتے ہو (زمین سے نکالتے ہو بڑھاتے ہو) یا ہم ہی اگانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو ضرور اسے (یعنی اس دانے کو جو بویا گیا، زمین میں ہی) ریزہ ریزہ کر دیں، پھر تم تعجب سے باتیں بناتے رہ جاؤ کہ بے شک ہم پر تو تاوان ڈال دیا گیا ہے۔" خرچے کی چٹی پڑ گئی ہے، محنت ضائع ہو گئی ہے، ہاتھ کچھ نہیں آیا۔

---

❶ المهذب: 393/2 ❷ لطائف الإشارات: 3919/8

❸ المهذب: 293/2 ❹ المهذب: 393/2 ❺ المهذب: 394/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❀ ءَاِنَّا: اس قراءت میں جملہ استفہامیہ ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''(کفار سے کہا جارہا ہے:) کیا بھلا تم نے دیکھا جو تم بوتے ہو (کاشتکاری کرتے ہو) کیا تم اسے اُگاتے ہو (زمین سے نکالتے ہو بڑھاتے ہو) یا ہم ہی اگانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو ضرور اسے (یعنی اس دانے کو جو بویا گیا، زمین میں ہی) ریزہ ریزہ کردیں، پھر تم تعجب سے باتیں بناتے رہ جاؤ کہ کیا بے شک ہم پر تاوان ڈال دیا گیا ہے؟'' خرچے کی چٹی پڑ گئی ہے، محنت ضائع ہوگئی ہے اور ہاتھ کچھ نہیں آیا۔

❁:..... دونوں قراءات ملا کر معنی ہوگا: ''اگر اللہ تمہارے بوئے ہوئے دانے کو زمین میں ہی ریزہ ریزہ کردیں تو تعجب سے باتیں بناتے رہ جاؤ کہ ایسا کیسے ہوگیا، بے شک ہم پر خرچے کی چٹی پڑ گئی ہے، محنت ضائع ہوگئی ہے، اور ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ یا ایک دوسرے کو سوالیہ انداز میں کہنے لگ جاؤ کیا بے شک ہم پر خرچے کی چٹی پڑ گئی ہے، محنت ضائع ہوگئی ہے اور ہاتھ کچھ نہیں آیا۔''[2]

10 - ﴿فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُومِ ۝٧٥﴾ (رقم الآية : 75)

لفظ [بِمَوٰقِعِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ بِمَوْقِعِ: یہ صیغہ مفرد اور مصدر ہے۔ جو بطور جنس واحد اور جمع دونوں کو شامل ہوتا ہے۔ لیکن یہاں جمع کا معنی دے رہا ہے۔ کیونکہ یہ ﴿النُّجُومِ﴾ جمع کی طرف مضاف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پس میں ستاروں کے گرنے کی جگہ کی قسم کھاتا ہوں۔'' یعنی جب وہ غروب ہونے کے لیے یا شہاب ثاقب کی صورت میں شیاطین پر گرتے ہیں۔

❀ بِمَوٰقِعِ: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس سے کثرت کی وضاحت ہوگئی۔ کیونکہ ہر ستارے کے گرنے کی جگہ دوسرے سے جدا ہوتی ہے، جس طرح ستارے بہت ہیں، تو ان کے گرنے کی جگہیں بھی متعدد ہیں۔ اور اس کی مابعد ﴿النُّجُومِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔[3]

ترجمہ ہوگا: ''پس میں ستاروں کے گرنے کی جگہوں کی قسم کھاتا ہوں۔''

11 - ﴿فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝٨٩﴾ (رقم الآية : 89)

لفظ [فَرَوْحٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَرَوْحٌ: یہ مصدر ہے۔ اور '' الْاِسْتِرَاحَةُ '' کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''تو (اللہ کے مقرب بندے کے لیے) راحت اور خوشبودار پھول اور نعمت والی جنت ہے۔''

---

[1] لطائف الإشارات: 3921/9

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 254/12، 256

[3] الكشف: 306/2 وشرح الهداية: 528 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 260/12

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ فَرُوْحٌ: یہ اسم مصدر ہے۔ اور اس کے دو معنی بیان کیے گئے ہیں:

❶ یہ "اَلرَّحْمَةُ" کے معنی میں ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''تو (اللہ کے مقرب بندے کے لیے) رحمت اور خوشبودار پھول اور نعمت والی جنت ہے۔''

❷ اس سے مراد "اَلْحَيَاةُ الدَّائِمَةُ الَّتِيْ لَا مَوْتَ فِيْهَا" ''ہمیشہ کی زندگی جس میں موت نہ ہو'' ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''تو (اللہ کے مقرب بندے کے لیے) ہمیشہ کی زندگی اور خوشبودار پھول اور نعمت والی جنت ہے۔''

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝﴾ ❸

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ یہ آیت اس طرح پڑھا کرتے تھے: ﴿فَرُوْحٌ وَّرَيْحَانٌ﴾۔''

❶ المهذب: 395/2 ❷ الموضح: 1243

❸ سنن الترمذی: 2938 وصححه الألباني، والقراءات الواردة في السنة: 118

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الحديد

1 - ﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [تُرْجَعُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ : اس قراءت میں ﴿تُرْجَعُ﴾ "رَجَعَ يَرْجِعُ" سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿الْاُمُوْرُ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اسی (اللہ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔"

❀ تَرْجِعُ الْاُمُوْرُ : اس قراءت میں ﴿تَرْجِعُ﴾ "رَجَعَ يَرْجِعُ" سے واحد مؤنث غائب، فعل مضارع معروف ہے اور ﴿الْاُمُوْرُ﴾ اس کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: "اسی (اللہ) کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اور اللہ ہی کی طرف تمام امور لوٹتے ہیں۔"

2 - ﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ : اس قراءت میں ﴿اَخَذَ﴾ فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿بِاللّٰهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے اور ﴿مِيْثَاقَكُمْ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: "اور (لوگو) تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ جبکہ رسول تمہیں دعوت دے رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ، اور یقیناً وہ (اللہ) تم سے (عالم ارواح میں بھی اس کا) پختہ عہد لے چکا ہے، اگر تم (واقعی) ماننے والے ہو۔"

❀ اُخِذَ مِيْثَاقُكُمْ : اس قراءت میں ﴿اُخِذَ﴾ فعل ماضی مجہول ہے۔ اور ﴿مِيْثَاقُكُمْ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: "اور (لوگو) تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے؟ جبکہ رسول تمہیں دعوت دے رہا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ، اور یقیناً تم سے (عالم ارواح میں بھی اس کا) پختہ عہد لیا جا چکا ہے، اگر تم (واقعی) ماننے والے ہو۔"

---

[1] المهذب: 395/2 [2] الموضح: 1244

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

3 - ﴿هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (رقم الأية : 9)

لفظ [يُنَزِّلُ] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے:(سورة البقرة:90)

4 - ﴿وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (رقم الأية : 9)

لفظ [لَرَءُوْفٌ] میں ہر جگہ دوقراءات ہیں:

✿ لَرَؤُفٌ : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ اللہ تم پر ہمیشہ شفقت فرمانے والے ہیں، نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔''

❀ لَرَءُوْفٌ : یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿غَفُوْرٌ، شَكُوْرٌ، وَدُوْدٌ﴾ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور بلاشبہ اللہ تم پر بہت زیادہ شفقت فرمانے والے، نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔'' ❷

✿:.....امام قرطبی کہتے ہیں: ﴿لَرَؤُفٌ﴾ بنی اسد کی، اور ﴿لَرَءُوْفٌ﴾ اکثر اہل عرب کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ❸ جبکہ اکثر نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے، جس طرح اوپر واضح کیا گیا ہے۔

5 - ﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ (رقم الأية : 10)

لفظ [كُلًّا] میں دوقراءات ہیں:

✿:.....نحو کا قاعدہ ہے: مفعول بہ جب فعل سے مقدم آجائے تو اس پر فعل کا عمل کمزور ہوجاتا ہے۔ اس لیے مفعول بہ مقدم کو ابتداء (شروع) میں ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھا جائز ہے اور آگے والا جملہ اس کی خبر بن جائے گا۔ اور فعل کے ساتھ ''هُوَ'' ضمیر مستتر (پوشیدہ) مانی جائے گی جو ماقبل مفعول کی طرف لوٹے گی۔ جیسے ''زَيْدٌ ضَرَبْتُ''، یہ اصل میں ''زَيْدٌ ضَرَبْتُهُ'' بعض نحاۃ اس صورت کو کمزور سمجھتے ہیں کہ مفعول مقدم کو مرفوع پڑھنے کی صورت میں فعل سے ضمیر عائد کو (جو صفت یا صلہ کے علاوہ ہو) حذف کرنا ضعیف (کمزور) ہے۔ جبکہ ﴿وَكُلٌّ وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ قراءت ان کا رد کرتی ہے، کہ اس میں ﴿وَّعَدَ﴾ فعل کے ساتھ ضمیر عائد حذف ہے، جو کہ صفت اور صلہ کے علاوہ ہے۔ اصل عبارت ہے: ''وَكُلٌّ وَّعَدَهُ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔''

---

❶ المهذب: 396/2

❷ الحجة: 89 وعنايات رحماني: 2/ 68 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 336/12

❸ توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 463

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اس مفعول مقدم کو مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھنا بھی جائز ہے۔ جیسے: "زَيْدًا ضَرَبْتُ، زَيْدًا وَعَدْتُّ خَيْرًا"[1]

✿ كُلٌّ: اس قراءت میں اسے مفعول مقدم ہونے کی وجہ سے مبتداء بناتے ہوئے مرفوع پڑھا گیا ہے اور آگے ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ اس کی خبر ہے۔ ﴿وَعَدَ﴾ کا مفعول "ہٗ" ضمیر محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَكُلٌّ وَعَدَهُ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔" ترجمہ ہوگا: "اور سب (صحابہ) سے اللہ نے اچھی جزا کا وعدہ کیا ہے۔"

❀ كُلًّا: اس قراءت میں یہ مابعد فعل ﴿وَعَدَ﴾ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور (صحابہ میں سے) ہر ایک سے اللہ نے اچھی جزا کا وعدہ کیا ہے۔"

✿:..... دونوں قراءات کا معنی ایک ہی ہے۔ لیکن ﴿كُلًّا﴾ قراءت میں تخصیص کا معنی پایا جاتا ہے: "كُلُّ وَاحِدٍ"۔[2] اور اوپر ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا گیا ہے۔

✿:..... لفظ ﴿كُلًّا﴾: مصحف شامی میں: ﴿كُلٌّ﴾، اور باقی مصاحف میں: ﴿كُلًّا﴾ مکتوب ہے۔[3]

6 - ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ﴾ (رقم الآية: 11)

لفظ [فَيُضٰعِفَهٗ] میں چار قراءات ہیں:

✿ فَيُضٰعِفَهٗ ❀ فَيُضَعِّفَهٗ: ان دونوں قراءات میں فعل منصوب ہے، کیونکہ نحو کا قاعدہ ہے جو فعل 'فاء' کے ساتھ 'امر، نہی، استفہام، ترجی' کے جواب میں آئے تو وہاں 'فاء' کے بعد "أَنْ" پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو 'فاء' کے بعد والے فعل کو نصب دیتا ہے۔[4] یہاں فعل ماقبل ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ﴾ استفہام کا جواب استفہام ہے، اس لیے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: "کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے؟ کہ وہ (اللہ) اسے اس کے لیے کئی گنا کر دے۔"

✿ فَيُضٰعِفُهٗ ❀ فَيُضَعِّفُهٗ: ان دونوں قراءات میں ﴿فَ﴾ مستانفہ ہے، اور فعل مضارع جب حروفِ ناصب وجازم سے خالی ہو تو مرفوع ہوتا ہے۔ اس لیے یہ مرفوع ہے۔[5]

ترجمہ ہوگا: "جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے گا۔ پس وہ (اللہ) اسے اس کے لیے کئی گنا کر دے گا۔"

---

[1] الموضح: 1245 والكشف: 307/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 698

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 272/12

[3] الوسيلة: 232، 233 والجميلة: 413

[4] الموضح: 1126

[5] الموضح: 333، 334 والمهذب: 97/1 و حجة القراءات لأبي زرعة: 139

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

❁:.....﴿فَيُضَعِّفَهُ، فَيُضَعِّفُهُ﴾ ''عین کی تشدید'' کے ساتھ یہ اہل نجد کی، اور ﴿فَيُضْعِفَهُ، فَيُضْعِفُهُ﴾ ''عین کی تخفیف'' کے ساتھ یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ❶

7 - ﴿يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ﴾ (رقم الآية : 13)

لفظ [انْظُرُوْنَا] میں دو قراءات ہیں:

❁ أَنْظِرُوْنَا: یہ ''أَنْظَرَ يُنْظِرُ'' باب ''إِفْعَال'' سے ہے۔ اور ''أَمْهِلُوْنَا'' کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے) دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے: (جب وہ اپنے ایمان کی روشنی میں جنت کی طرف جا رہے ہوں گے، آہستہ چلو) ہمیں کچھ مہلت دو کہ ہم تمہاری روشنی سے کچھ روشنی حاصل کر لیں، ان سے کہا جائے گا، اپنے پیچھے لوٹ جاؤ، پس (وہاں سے) روشنی تلاش کرو، پھر (منافقین اور مومنین) کے درمیان دیوار حائل کر دی جائے گی، جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کی اندرونی جانب (جہاں مومن چلے جائیں گے)، اس میں رحمت ہوگی اور اس کی بیرونی جانب (جدھر منافق ہوں گے)، اس کی طرف عذاب ہوگا۔''

اسی کی مثل قرآن مجید میں دوسرے مقام پر ہے: ﴿قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ﴾ (الحجر: 36) ''(جب شیطان کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مردود قرار دے دیا تو) کہنے لگا: اے میرے رب! پھر مجھے اس دن تک مہلت دے دے جب وہ (بنی آدم) اٹھائے جائیں گے۔''

❁ أُنْظُرُوْنَا: یہ ''نَظَرَ يَنْظُرُ'' باب ''نَصَرَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ اور ''اِنْتَظِرُوْنَا'' کے معنی میں ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے) دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے (جب وہ اپنے ایمان کی روشنی میں جنت کی طرف جا رہے ہوں گے) ہمارا انتظار کرو کہ ہم تمہاری روشنی سے کچھ روشنی حاصل کر لیں.....''

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے: روکو ہمارا انتظار کرو یا آہستہ چلو ہمیں کچھ مہلت دو کہ ہم تمہاری روشنی سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔'' ❸

---

❶ الموضح: 332 وعنایات رحمانی: 118/2

❷ الموضح: 1246 وحجة القراءات لأبي زرعة: 699

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 279/12

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

8 - ﴿وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ (رقم الأية : 14)

لفظ [الْاَمَانِيُّ] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:78)

9 - ﴿فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (رقم الأية : 15)

لفظ [لَا يُؤْخَذُ] میں دوقراءات ہیں:

✿ لَا يُؤْخَذُ ... فِدْيَةٌ ❀ لَا تُؤْخَذُ ... فِدْيَةٌ

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ۔" یہاں فعل کا فاعل ﴿فِدْيَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

10- ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ﴾ (رقم الأية : 16)

لفظ [نَزَلَ] میں دوقراءات ہیں:

✿:..... ﴿وَمَا نَزَلَ﴾ میں ﴿مَا﴾ اسم موصولہ ہے اور اس کا عطف ما قبل ﴿لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ پر ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی: "اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ لِمَا نَزَلَ۔"

✿ نَزَلَ : یہ "نَزَلَ يَنْزِلُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: "کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے لیے اور اس حق (قرآن مجید) کے لیے جھک جائیں جو نازل ہوا ہے۔"

❀ نَزَّلَ : یہ "نَزَّلَ يُنَزِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اور اس ضمیر فاعل میں ﴿لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ لفظ ﴿اللّٰهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ❸ ترجمہ ہوگا: "کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے لیے اور اس حق (قرآن مجید) کے لیے جھک جائیں جو (اللہ) نے نازل کیا ہے۔"

11 - ﴿وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ (رقم الأية : 16)

لفظ [وَلَا يَكُوْنُوْا] میں دوقراءات ہیں:

---

❶ المهذب: 397/2 ❷ المهذب: 397/2

❸ الموضح: 1248 وشرح الهداية: 529

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ وَلَا يَكُوْنُوْا : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ ایمان والوں کے بارے میں کہا جارہا ہے، کیونکہ پیچھے انہیں ہی خشیت اور حق (قرآن) کو اپنانے کا کہا گیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (ایمان والے) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی، پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی (یعنی جیسے جیسے وہ انبیاء کے زمانے سے دور ہوتے گئے) تو ان کے دل سخت ہو گئے، اور ان میں اکثر نافرمان ہیں۔''

❀ وَلَا تَكُوْنُوْا : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ ایمان والوں سے خطاب ہو رہا ہے، کیونکہ پیچھے انہیں ہی خشیت اور حق (قرآن) کو اپنانے کا کہا گیا ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور تم (ایمان والو) ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی۔ پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی (یعنی جیسے جیسے وہ انبیاء کے زمانے سے دور ہوتے گئے) تو ان کے دل سخت ہو گئے، اور ان میں اکثر نافرمان ہیں۔''

12 - ﴿إِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَأَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ الْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقٰتِ : یہ ''صَدَّقَ يُصَدِّقُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ اور اس سے مراد ''ایمان'' ہے، کیونکہ ''ایمان'' اصل میں اس کی ''تصدیق'' کرنا ہے جو اللہ کے رسول لے کر آئے۔

ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ (رسول کی) تصدیق کرنے والے مرد اور تصدیق کرنے والی عورتیں (یعنی ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں) اور جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا، انہیں (بدلے میں) کئی گنا (بڑھا کر) دیا جائے گا اور ان کے لیے باعزت اجر ہے۔''

❀ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ : یہ ''تَصَدَّقَ يَتَصَدَّقُ'' باب ''تَفَعُّل'' سے ہے۔ یہ اصل میں ''الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ'' ہے، اور قاعدہ کے تحت ان کی 'تا' کو 'صاد' سے بدل کر 'صاد' کا 'صاد' میں ادغام کر دیا گیا ہے اور اس سے مراد ''صدقہ'' ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا، انہیں (بدلے میں) کئی گنا (بڑھا کر) دیا جائے گا اور ان کے لیے باعزت اجر ہے۔''

✿:..... ﴿الْمُصَدِّقِيْنَ وَالْمُصَدِّقٰتِ﴾ قراءت زیادہ عام ہے، اور ایمان اور صدقہ دونوں کو شامل ہے، کیونکہ صدقہ ایمان کا ہی حصہ ہے۔[2]

---

[1] الموضح: 1249 والمهذب: 398/2

[2] الموضح: 1249 والكشف: 310/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''بلاشبہ ایمان لانے والے مرد ہوں یا عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد ہوں یا عورتیں اور جنھوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا، ان سب کو (ان کا ثواب) کئی گنا (بڑھا کر) دیا جائے گا اور ان کے لیے باعزت اجر ہے۔''

لفظ [يُضٰعِفُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:261)

13 - ﴿وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ﴾ (رقم الآية : 20)

لفظ [رِضْوَانٌ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة آل عمران:15)

14 - ﴿لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [اٰتٰىكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اٰتٰىكُمْ : یہ ''جَآءَكُمْ'' کے معنی میں ہے۔ یعنی: ''جَآءَكُمْ مِنَ الْخَيْرِ'' ترجمہ ہوگا: ''(اللہ نے تمہارے پیدا کرنے سے پہلے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی ہے، اور یہ بات تمہیں اس لیے بتائی جارہی ہے) تاکہ نہ تم اس پر غم کرو جو (چیز) تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور اور اس پر نہ اِتراؤ (پھول نہ جاؤ) جو (خیر) تمہارے پاس آئے۔''

❀ اٰتٰىكُمْ : یہ ''أَعْطَاكُمْ'' کے معنی میں ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''(اللہ نے تمہارے پیدا کرنے سے پہلے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی ہے، اور یہ بات تمہیں اس لیے بتائی جارہی ہے) تاکہ نہ تم اس پر غم کرو جو (چیز) تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور اور اس پر نہ اتراؤ (پھول جاؤ) جو (اللہ) تمہیں عطا فرمائے۔''

✿:..... آیت میں بیان کیا جارہا ہے: اللہ نے تمہارے پیدا کرنے سے پہلے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی ہے، اور یہ بات اس لیے بتائی ہے، کیونکہ جب تم جان لوگے کہ ہر چیز اللہ کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے تو ہاتھ سے نکلنے والی چیز پر تم زیادہ غمگین نہیں ہوگے اور آنے والی خیر اور اللہ کی عطا کردہ نعمت پر اتراؤ گے نہیں۔ کیونکہ جسے معلوم ہو کہ جانے والی چیز نے جانا ہی تھا تو وہ اس کے جانے میں زیادہ جزع وفزع نہیں کرتا۔ ❹

15 - ﴿الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ﴾ (رقم الآية : 24)

لفظ [بِالْبُخْلِ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة النساء:37)

16 - ﴿وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ﴾ (رقم الآية : 24)

---

❶ المغني: 259/1 ❷ المهذب: 398/2

❸ الموضح: 1250 وحجة القراءات لأبي زرعة: 701

❹ تفسیر عبدالسلام بھٹوی ❺ المهذب: 399/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ] میں دو قراءات ہیں:

❁ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ : اس قراءت میں صفت اور خبر کے درمیان فرق کرنے کے لیے ضمیر فاصل لائی گئی ہے اور ضمیر فاصل یہ فائدہ بھی دیتی ہے کہ وہ خبر کو اس کے لیے خاص کر دیتی ہے جس کے بارے میں خبر دی جا رہی ہوتی ہے۔ گویا ضمیر فاصل نے ﴿الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ کو لفظ ﴿اللَّهَ﴾ کے ساتھ خاص کر دیا اور معنی میں حصر پیدا کر دیا۔

ترکیب اس طرح ہے کہ لفظ ﴿اللَّهَ﴾ ماقبل ﴿إِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہے۔ ﴿هُوَ﴾ مبتداء، اور ﴿الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ موصوف صفت مل کر اس کی خبر ہے۔ مبتداء خبر مل کر ﴿إِنَّ﴾ کی خبر ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''وہ لوگ جو (خرچ کرنے میں) بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور جو منہ موڑ جائے تو یقینا اللہ ہی ہے جو بڑا بے نیاز (بے پروا)، بہت تعریفوں والا ہے۔''

❁ فَإِنَّ اللَّهَ الْغَنِيُّ : اس قراءت میں ضمیر فاصل نہیں لائی گئی۔ کیونکہ ضمیر فاصل صفت اور خبر کے درمیان فرق کرنے کے لیے لائی جاتی ہے، اور یہاں کلام واضح ہے، کہ ﴿الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ ماقبل ﴿إِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل کی خبر ہے۔

ترکیب اس طرح ہے کہ لفظ ﴿اللَّهَ﴾ ماقبل ﴿إِنَّ﴾ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہے اور ﴿الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ موصوف صفت مل کر اس کی خبر ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''وہ لوگ جو (خرچ کرنے میں) بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بخل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور جو منہ موڑ جائے تو یقینا اللہ بڑا بے نیاز، بہت تعریفوں والا ہے۔''

❁:..... آیت میں بیان کیا جا رہا ہے: جو شخص خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے۔ اور جو صدقہ وخیرات کی اتنی نصیحت سن کر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے منہ موڑے اور سمجھے کہ اس کے خرچ نہ کرنے سے اسلام اور مسلمانوں کو کوئی نقصان ہو جائے گا تو اس کا خیال باطل ہے، کیونکہ آسمان وزمین کے تمام خزانوں کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اور غنی وہ اکیلا ہی ہے، دوسرے سب اس کے محتاج ہیں۔ جو کوئی بھی خرچ کرتا اس کے دیے میں سے خرچ کرتا ہے اور اپنے فائدے کے لیے خرچ کرتا ہے، اللہ اس کے خرچ کرنے سے بے نیاز ہے۔ [2]

❁:..... لفظ ﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ﴾: مصحف مدنی اور شامی میں: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ الْغَنِيُّ﴾، اور باقی مصاحف میں: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ﴾ مکتوب ہے۔ [3]

---

[1] الموضح: 1292 وحجة القراءات لأبي زرعة: 702

[2] تفسیر عبدالسلام بھٹوی

[3] الوسيلة: 232، 233 والجميلة: 413

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

17 - ﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [رُسُلَنَا] میں یہاں اور [بِرُسُلِنَا] (آیۃ: 27) میں دو قراءات ہیں۔[1] دیکھیے: (سورة المائدة:32)

18 - ﴿وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ﴾ (رقم الآية : 26)

لفظ [اِبْرٰهِيْمَ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:124)

19 - ﴿وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً﴾ (رقم الآية : 27)

لفظ [رَاْفَةً] میں دو قراءات ہیں:

- رَاْفَةً: اس کا معنی ''نرمی، شفقت'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے (عیسیٰ علیہ السلام) کی پیروی کی (یعنی جو ان کے حواری بنے)، نرمی اور رحم دلی رکھ دی۔'' یعنی انہیں ایسی کتاب سے نوازے جس میں خاص طور پر نرمی اور رحم دلی اختیار کرنے پر زور دیا گیا تھا۔
- رَاْفَةً: اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ معنی ہوگا ''بہت زیادہ نرمی، شفقت۔'' ترجمہ ہوگا: ''اور ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے (عیسیٰ علیہ السلام) کی پیروی کی (یعنی جو ان کے حواری بنے)، بہت زیادہ نرمی اور رحم دلی رکھ دی۔'' یعنی انہیں ایسی کتاب سے نوازے جس میں خاص طور پر بہت زیادہ نرمی اور رحم دلی اختیار کرنے پر زور دیا گیا تھا۔

:..... ''رَأَفَ يَرْأَفُ'' سے دونوں طرح مصدر آتا ہے۔ لیکن ﴿رَاْفَةً﴾ میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔[3]

لفظ [رِضْوَانِ] میں دو قراءات ہیں۔[4] دیکھیے: (سورة آل عمران:15)

---

[1] المهذب: 399/2 [2] المهذب: 399/2

[3] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 300/12

[4] المغني:320/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة المجادلة

1 - ﴿اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ﴾ (رقم الآية : 2)

لفظ [يُظٰهِرُوْنَ] میں یہاں اور آیت نمبر:3 میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو ان کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: "يَتَظَاهَرُوْنَ" سے ﴿يَظّٰهَرُوْنَ﴾، "يَتَظَهَّرُوْنَ" سے ﴿يَظَّهَّرُوْنَ﴾، "يَتَطَهَّرُ" سے "يَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔[2]

❁ يَظّٰهَرُوْنَ: یہ "تَظَاهَرَ يَتَظَاهَرُ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ اصل میں "يَتَظَاهَرُوْنَ" تھا، قاعدہ کے تحت اس کی 'تا' کو 'ظاء' سے بدل کر 'ظاء' کا 'ظاء' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

❁ يَظَّهَّرُوْنَ: یہ "تَظَهَّرَ يَتَظَهَّرُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔ اصل میں "يَتَظَهَّرُوْنَ" تھا، قاعدہ کے تحت اس کی 'تا' کو 'ظاء' سے بدل کر 'ظاء' کا 'ظاء' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

❁ يُظٰهِرُوْنَ: یہ "ظَاهَرَ يُظَاهِرُ" باب "مُفَاعَلَة" سے ہے۔

❁:..... یہ کلمہ "ظَهْرٌ" سے ہے، جس کا معنی "پشت" ہے۔ اور اس سے مراد 'ظہار' ہے۔ خاوند کا اپنی بیوی کو "أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ أُمِّيْ" "تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے۔" کہنا ہے۔ یہ تینوں بابوں سے استعمال ہوتا ہے۔ معنی ایک ہے۔[3]

2 - ﴿مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [مَا يَكُوْنُ] میں دو قراءات ہیں:

---

[1] علم الصيغه:45 [2] لهجات العرب في القرآن الكريم:130

[3] الموضح: 1253 وحجة القراءات لأبي زرعة:703

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

✿ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ❀ مَا تَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى

✿:.....نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ" اور یہی حکم "كَانَ" کے اسم کا ہے۔

یہاں ﴿مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى﴾ میں ﴿مِنْ﴾ زائدہ ہے۔ اور ﴿يَكُوْنُ﴾ فعل تامہ ہے، جو اسم پر پورا ہو گیا ہے اور اس کا اسم ﴿نَّجْوٰى﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ لیکن تانیث زیادہ مشہور ہے۔ جیسے: ﴿مَا تَأْتِيهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ﴾ (الانعام:4) اور ﴿مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا﴾ (الحجر: 5) میں فعل مونث لایا گیا ہے۔ ❶

لفظ [وَلَا اَكْثَرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَلَا اَكْثَرُ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿نَّجْوٰى﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ کیونکہ وہ ﴿مَا يَكُوْنُ﴾ کا اسم ہے، اور ﴿مِنْ﴾ زائدہ ہے۔

❀ وَلَا اَكْثَرَ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿نَّجْوٰى﴾ کے لفظ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ کیونکہ وہ ﴿مِنْ﴾ حرف جار کا مجرور ہے۔ اور اس پر فتحہ اس لیے ہے کہ یہ 'غیر منصرف' ہے کیونکہ اس کے اندر 'وصف' اور 'وزن فعل' دو سبب پائے جا رہے ہیں۔ اور غیر منصرف پر 'کسرہ' اور 'تنوین' نہیں آتی۔ اور 'کسرہ' کی جگہ 'فتحہ' آتا ہے۔ ❷

✿:.....معنی میں کوئی فرق نہیں۔

3 - ﴿وَ يَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [يَتَنٰجَوْنَ] اور [اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنٰجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ] (آیت:9) میں دو قراءات ہیں:

✿ يَنْتَجُوْنَ، تَنْتَجُوْا: یہ "اِنْتَجٰى يَنْتَجِيْ" باب "اِفْتِعَال" سے ہے۔

❀ يَتَنٰجَوْنَ، تَتَنٰجَوْا: یہ "تَنَاجٰى يَتَنَاجِيْ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔

✿:.....معنوی طور پر دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دونوں "النَّجْوٰى" سے ہیں، جس کا معنی: "سرگوشی کرنا" ہے۔ ❸

لفظ [مَعْصِيَتِ] میں یہاں اور آیت نمبر:9 میں وقفاً ہر جگہ دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (باب الوقف على مرسوم الخط)

---

❶ لطائف الإشارات: 3955/9 وطلائع البشر: 198

❷ المهذب: 401/2 والموضح: 1155

❸ الكشف: 314/2 والموضح: 1256 ❹ المهذب: 402/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [لِيَحْزُنَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة آل عمران:176)

❁:.....ترجمہ ہے: ''بے شک سرگوشی تو شیطان ہی کی طرف سے ہے، تاکہ وہ (منافقین کی سرگوشی کے ذریعے) ان لوگوں کو غم میں مبتلا کرے جو ایمان لائے ہیں۔''

5 - ﴿ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا۟ فِى الْمَجَٰلِسِ فَافْسَحُوا۟ يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [الْمَجَٰلِسِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **الْمَجْلِسِ** : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی مجلس ہے۔ اور خطاب صحابہ کرام کو ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس (رسول) میں کشادگی پیدا کرو (کھل جاؤ، دوسروں کو جگہ دو) تو کشادگی اختیار کیا کرو، اللہ تمہارے لیے (دنیا و آخرت کے ہر معاملے میں) فراخی کر دے گا۔''

❁ **الْمَجَٰلِسِ** : یہ جمع کا صیغہ ہے اور ہر مجلس کو شامل ہے، اور خطاب تمام مسلمانوں کو ہے۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو (کھل جاؤ، دوسروں کو جگہ دو) تو کشادگی اختیار کیا کرو، اللہ تمہارے لیے (دنیا و آخرت کے ہر معاملے میں) فراخی کر دے گا۔''

6 - ﴿ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا۟ فَانشُزُوا۟ ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [انشُزُوا۟ فَانشُزُوا۟] میں دو قراءات ہیں:

❁ **انْشُزُوا فَانْشُزُوا** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ش" کے ضمہ کے ساتھ

❁ **انْشِزُوا فَانْشِزُوا** : یہ باقی قبائل کی لغت ہے۔ "ش" کے کسرہ کے ساتھ ❸

❁:.....دونوں کا معنی ہے: ''اِرْتَفِعُوْا مِنْ مَكَانِكُمْ'' ''اپنی جگہوں سے کھڑے ہو جاؤ'' ❹

7 - ﴿ فَيَحْلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ ﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [وَيَحْسَبُونَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة البقرة:273)

---

❶ المغني: 379/1 ❷ الحجة في القراءة السبع لابن خالويه: 343 والموضح: 1256
❸ الهجات العربية في التراث: 561
❹ في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 97 ❺ المهذب: 403/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الحشر

1-﴿وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَ اَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (رقم الأية : 2)

لفظ [الرُّعْبَ] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة آل عمران:151)

لفظ [يُخْرِبُوْنَ] میں دوقراءات ہیں:

✿ يُخْرِبُوْنَ : یہ "أَخْرَبَ يُخْرِبُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ترجمہ ہوگا: ''(اللہ) ہی وہ ذات ہے جس نے اہل کتاب میں سے ان (قبیلہ بنونضیر کے) لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا پہلے اکٹھ ہی میں ان کے گھروں سے نکال باہر کیا (یعنی جلاوطن کردیا)۔تم (مسلمانوں) نے گمان نہ کیا تھا کہ وہ (بغیر لڑائی کے) نکل جائیں گے، اور انہوں نے سمجھ رکھا تھا کہ یقینا ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچانے والے ہیں تو اللہ ان کے پاس آیا جہاں سے انہوں نے گمان نہ کیا تھا اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، وہ (جاتے ہوئے) اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں کے ساتھ برباد کررہے تھے۔''

❀ يُخَرِّبُوْنَ : یہ "خَرَّبَ يُخَرِّبُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔اس میں مبالغہ (تکثیر) کا معنی پایا جاتا ہے۔یعنی انہوں نے اپنے گھروں کو بالکل ہی گرادیا / برباد کردیا، رہنے کے قابل نہ چھوڑا، اور مسلمانوں نے بھی رہی سہی پوری کردی۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''..... وہ (جاتے ہوئے) اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں کے ساتھ بالکل برباد کررہے تھے۔''

✿:..... آیت میں یہود کے قبیلہ بنونضیر کی جلاوطنی کا ذکر ہورہا ہے جب انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ بدعہدی کی تو انہیں جلاوطن کردیا گیا۔ اور جاتے ہوئے انہوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے گھروں کو گرانا شروع کردیا تاکہ یہ مسلمانوں کے کام نہ آسکیں۔ اور مسلمان بھی ان کے گرائے ہوئے گھروں سے باقی سامان نکالنے کے لیے انہیں مزید تہ و بالا کررہے تھے۔ ❸

لفظ [بُيُوْتَهُمْ] میں دوقراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة البقرة:189)

---

❶ المهذب: 404/1

❷ الكشف: 316/2 ولطائف الإشارات: 3969/8 وحجة القراءات لأبي زرعة: 705

❸ تفسیر عبدالسلام بھٹوی ❹ المغني:236/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

2 - ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ﴾

(رقم الأية : 7)

لفظ [لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....عربی زبان میں لفظ "كَانَ" فعل ناقص ہے، جو اپنے اسم کو رفع اور خبر نصب دیتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اور کبھی یہ فعل تامہ استعمال ہوتا ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے، اور وہ اسم اس کا فاعل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ﴾ (البقرة: 280)

اور نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ" اور یہی حکم "كَانَ" کے اسم کا ہے۔

❁ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةٌ ❁ لَا تَكُوْنَ دُوْلَةٌ : ان دونوں قراءت میں ﴿يَكُوْنَ﴾ اور ﴿تَكُوْنَ﴾ فعل تامہ ہے، جو اپنے اسم کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے۔ ﴿دُوْلَةٌ﴾ ان کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح اس لیے آیا ہے کیونکہ اس کا اسم ﴿دُوْلَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔

ترجمہ ہو گا: "جو بھی (مال فے) اللہ نے (کفار کی) کی بستیوں والوں سے (بغیر جنگ کے) اپنے رسول کو لوٹایا (دلوایا) تو وہ اللہ کے لیے اور رسول کے لیے اور قرابت دار، اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہے، تاکہ تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ ہوتا رہے۔"

❁ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةٌ : اس قراءت میں ﴿يَكُوْنَ﴾ فعل ناقصہ ہے۔ اور اس میں ضمیر اس کا اسم ہے جو "الْفَيْءُ" کی طرف لوٹ رہی ہے، جو ماقبل ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ﴾ کے مفہوم سے نکلا ہے، کیونکہ پیچھے مال فے کی بات ہو رہی ہیں اور ﴿دُوْلَةً﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ [1]

ترجمہ ہو گا: "..... تاکہ وہ (مال فے) تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔"

3 - ﴿يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾ (رقم الأية : 8)

لفظ [رِضْوَانًا] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة آل عمران:15)

4 - ﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

---

[1] الكشف: 316/2 والمهذب: 404/2

[2] المغني: 320/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾﴾

(رقم الآية : 10)

لفظ [رَءُوفٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **رَؤُفٌ** : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے، جس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (یہ مال فے ان کے لیے بھی ہے) جو ان کے بعد آئے (یعنی بعد میں مسلمان ہوئے) وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھنا، اے ہمارے رب! بلاشبہ آپ ہمیشہ شفقت فرمانے والے، نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔''

❀ **رَءُوفٌ** : یہ اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جس میں کثرت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: ﴿غَفُورٌ، شَكُورٌ، وَدُودٌ﴾ ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''.....اے ہمارے رب! بلاشبہ آپ بہت زیادہ/ بے حد شفقت فرمانے والے، نہایت رحم فرمانے والے ہیں۔''

✿:..... امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ﴿رَؤُفٌ﴾ بنی اسد کی، اور ﴿رَءُوفٌ﴾ اکثر اہل عرب کی لغت ہے۔ اور دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ [2] جبکہ اکثر نے دونوں کے معنی میں فرق کیا ہے۔ جس طرح کہ اوپر واضح کیا گیا ہے۔

5 -﴿لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ﴾ (رقم الآية: 14)

لفظ [جُدُرٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **جِدَارٍ** : یہ صیغہ مفرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(مسلمانوں) یہ (یہودی کبھی بھی) اکٹھے ہو کر (سامنے آ کر) تم سے نہیں لڑیں گے، مگر قلعہ بند بستیوں میں (بیٹھ کر) یا (قلعہ کی) دیوار کے پیچھے سے (چھپ کر لڑیں)۔''

❀ **جُدُرٍ** : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ [3] ترجمہ ہوگا: ''(مسلمانوں) یہ (یہودی کبھی بھی) اکٹھے ہو کر (سامنے آ کر) تم سے نہیں لڑیں گے، مگر قلعہ بند بستیوں میں (بیٹھ کر) یا (قلعہ کی) دیواروں کے پیچھے سے (چھپ کر لڑیں)۔''

---

[1] الحجة: 89 وعنایات رحمانی: 2/ 68 وتفسیر القرآن بالقراءات القرآنیة العشر: 336/12

[2] توجیه ما قرء به من لهجة أسد: 463

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 705

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:..... دونوں قراءات کو ملانے سے ترجمہ ہوگا: ''اگر وہ یہودی تم سے لڑیں گے تو قلعہ بند بستیوں میں (بیٹھ کر) یا قلعہ کی ایک یا زیادہ دیواروں کے پیچھے چھپ کر۔''[1]

6 - ﴿تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى﴾ (رقم الآية : 14)

لفظ [تَحْسَبُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔[2] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 339/12

[2] المهذب: 405/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الممتحنة

1 - ﴿لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ﴾ (رقم الأية : 3)

لفظ [يَفْصِلُ] میں چار قراءات ہیں:

✿ يَفْصِلُ ❀ يُفْصَلُ : یہ دونوں "فَصَلَ يَفْصِلُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہیں۔

﴿يَفْصِلُ﴾: فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر لفظ "اللہ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "قیامت کے دن ہرگز نہ تمہاری رشتہ داریاں تمہیں فائدہ دیں گی، اور نہ تمہاری اولاد، (اس دن) وہ (اللہ) تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔" کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے؟

اسی کی مثل دوسرے مقام پر ہے: ﴿إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ﴾ (السجدة: 25) "بے شک آپ کا رب قیامت کے دن ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جس میں وہ (اہل کتاب) اختلاف کرتے ہیں۔"

﴿يُفْصَلُ﴾: فعل مضارع مجہول ہے۔ کیونکہ فاعل کا سب کو علم ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... (اس دن) تمہارے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔" کہ کون جنتی ہے اور کون جہنمی ہے؟

✿ يُفَصِّلُ ❀ يُفَصَّلُ : یہ دونوں "فَصَّلَ يُفَصِّلُ" باب "تَفْعِيل" سے ہیں۔ اس میں کثرت اور شدت کا مفہوم پایا جاتا ہے اور احمد قسطلانی نے ان کا معنی: "فَرَّقَ" سے کیا ہے۔ [1]

﴿يُفَصِّلُ﴾: فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر لفظ "اللہ" کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "قیامت کے دن ہرگز نہ تمہاری رشتہ داریاں تمہیں فائدہ دیں گی، اور نہ تمہاری اولاد، (اس دن) وہ (اللہ) تمہارے درمیان (جنتی، جہنمی کے اعتبار سے) فرق کر دے گا۔"

﴿يُفَصَّلُ﴾: فعل مضارع مجہول ہے۔ کیونکہ فاعل کا سب کو علم ہے۔ ترجمہ ہوگا: "..... (اس دن) تمہارے درمیان (جنتی، جہنمی کے اعتبار سے) فرق کر دیا جائے گا۔"

---

[1] لطائف الإشارات: 3981/9 والحجة القراءات لأبي زرعة: 706

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2 - ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [أُسْوَةٌ] میں یہاں اور آیت : 6 میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الاحزاب:21)

لفظ [فِي إِبْرَاهِيمَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:124)

3 - ﴿وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [أَنْ تَوَلَّوْهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

4 - ﴿وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [لَا تُمْسِكُوا] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا تُمْسِكُوا : یہ "أَمْسَكَ يُمْسِكُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(ایمان والو) اور تم کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رکھو'' یعنی تم نے ایمان قبول کرلیا ہے اور تمہیں بیویاں کافر ہیں تو انہیں اپنے عقد میں نہ رکھو بلکہ طلاق دے دو۔

❀ لَا تُمَسِّكُوا : یہ "مَسَّكَ يُمَسِّكُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''(ایمان والو) اور تم کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں بالکل نہ روکے رکھو''

5 - ﴿وَسْئَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [وَسْئَلُوا] میں دو قراءات ہیں۔ ❺ دیکھیے: (سورة النساء:32)

❶ المهذب: 267/2 ❷ المهذب: 406/2

❸ المهذب: 408/2 ❹ الكشف: 319/2 ولطائف الإشارات: 3984/9

❺ المهذب: 408/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الصف

1 - ﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [سِحْرٌ] میں دو قراءات ہیں:

❁ سٰحِرٌ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿فَلَمَّا جَآءَهُمْ﴾ کی مناسبت سے اسم فاعل کا صیغہ آیا ہے، کیونکہ پیچھے اس نبی کا ذکر ہو رہا ہے جو واضح نشانیاں لے کر آیا، یعنی نبی کریم ﷺ۔ اصل عبارت ہوگی: " قَالُوْا هٰذَا الرَّجُلُ سٰحِرٌ مُّبِيْنٌ، اَلَّذِيْ جَآءَ بِالْبَيِّنٰتِ"۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات کی صورت میں ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے، (اس بشارت دینے کے باوجود) پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو (کفار) نے کہا: یہ (رسول) واضح جادوگر ہے۔''

❁ سِحْرٌ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿بِالْبَيِّنٰتِ﴾ کی مناسبت سے مصدر کا صیغہ آیا ہے۔ کیونکہ پیچھے ان نشانیوں کا ذکر ہو رہا ہے جو نبی لے کر آیا۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''..... (اس بشارت دینے کے باوجود) پھر جب وہ (رسول) ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو (کفار) نے کہا: یہ (واضح نشانیاں) واضح جادو ہے۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دینے کے باوجود جب وہ رسول ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو کفار نے کہا: یہ نشانیاں واضح جادو ہیں اور جو یہ نشانیاں لے کر آیا ہے وہ شخص بھی واضح جادوگر ہے۔'' ❷

2 - ﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 8،9)

لفظ [مُتِمُّ نُوْرِهٖ] میں دو قراءات ہیں:

❶ الموضح: 1264 ❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 1264/12

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....عربی زبان میں اسم فاعل فعل والا عمل کرتا ہے، بعد والا اسم اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور کبھی اس کو بعد والے اسم کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح بعد والا اسم اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ اور اسم فاعل کی اضافت قرآن مجید میں عام ہے۔ جیسے: ﴿بَالِغَ الْكَعْبَةِ﴾(المائدة: 95)، ﴿فَالِقُ الْحَبِّ﴾(الأنعام: 95)، ﴿فَالِقُ الْإِصْبَاحِ﴾(الأنعام: 96)۔

❁ **مُتِمُّ نُورَهُ** : اس قراءت میں ﴿مُتِمُّ﴾اسم فاعل ہے۔ اور ﴿نُورَهُ﴾اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❁ **مُتِمُّ نُورِهِ** : اس قراءت میں ﴿مُتِمُّ﴾اسم فاعل ہے اور مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر مُنَوَّن' ہے اور ﴿نُورِهِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❶

❁:.....دونوں قراءات میں صرف لفظی اختلاف ہے، جبکہ معنی کے اعتبار سے دونوں میں حال اور مستقبل کا معنی پایا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہے: ''(اللہ) وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اس (دین) کو تمام دینوں پر غالب کر دے، اور اللہ اپنے نور (دین حنیف) کو پورا کرنے والا ہے/ پورا کرے گا، اگرچہ مشرک لوگ ناپسند کریں۔'' ❷

3 - ﴿تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝١٠﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [تُنْجِيكُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة الأنعام:63)

4 - ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ﴾(رقم الآية : 14)

لفظ [أَنْصَارَ اللَّهِ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **أَنْصَارًا لِلَّهِ** : اس قراءت میں ﴿أَنْصَارًا﴾مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور ﴿لِلَّهِ﴾جار مجرور مل کر ماقبل ﴿أَنْصَارًا﴾ کے متعلق ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! اللہ کے لیے مددگار بن جاؤ'' یعنی اس کے دین کی حفاظت کے لیے ثابت قدم ہو جاؤ۔

❁ **أَنْصَارَ اللَّهِ** : اس قراءت میں ﴿أَنْصَارَ﴾مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر مُنَوَّن' ہے۔ اور لفظ ﴿اللَّهِ﴾ مضاف الیہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے ایمان والو! اللہ (کے دین) کے مددگار بن جاؤ'' ❹

---

❶ الموضح: 1265

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 707 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 365/12، 366

❸ الكشف:31/2 ❹ حجة القراءات لأبي زرعة: 708 والموضح: 1266

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة المنافقون

1 - ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ (رقم الأية : 4)

لفظ [خُشُبٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ خُشُبٌ : یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " ش " کے سکون کے ساتھ

❀ خُشُبٌ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " ش " کے ضمہ کے ساتھ [1]

2 - ﴿يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ﴾ (رقم الأية : 4)

لفظ [يَحْسَبُوْنَ] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

3 - ﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ﴾ (رقم الأية : 5)

لفظ [لَوَّوْا] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَوَوْا : یہ "لَوٰى يَلْوِيْ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب (منافقین) سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کے رسول تمہارے لیے بخشش کی دعا کریں تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں، اور آپ دیکھیں گے کہ وہ منہ پھیر لیں گے، اس حال میں کہ وہ تکبر کرنے والے ہیں۔''

❀ لَوَّوْا : یہ "لَوّٰى يُلَوِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب (منافقین) سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کے رسول تمہارے لیے بخشش کی دعا کریں تو وہ اپنے سر تیزی سے پھیر لیتے ہیں، اور آپ دیکھیں گے کہ وہ منہ پھیر لیں گے، اس حال میں کہ وہ تکبر کرنے والے ہیں۔'' [3]

✿ :..... قرآن مجید میں یہ صیغہ ایک جگہ ﴿وَرَاعِنَا لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ﴾ (النساء: 46) بالاتفاق تشدید کے ساتھ، اور تین جگہ ﴿لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ﴾ (آل عمران: 78)، ﴿وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا﴾ (النساء: 135)، ﴿اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ﴾ (آل عمران: 153) بالاتفاق تخفیف کے ساتھ آیا ہے۔ [4]

4 - ﴿فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ (رقم الأية : 10)

---

[1] المغني: 302/3 [2] المهذب: 412/2

[3] حجة القراءات لأبي زرعة:709 والكشف:322/2 [4] الكشف: 322/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [وَ أَكُنْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَ أَكُوْنَ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿فَاَصَّدَّقَ﴾ کے لفظ پر عطف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ کیونکہ وہ جواب امر ہے، اور ماقبل "أَنْ" پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ نحو کا قاعدہ ہے جو فعل 'فاء' کے ساتھ 'امر، نہی، استفہام، ترجی کے جواب میں آئے تو وہاں " فَا " کے بعد "أَنْ" پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو " فَا " کے بعد والے فعل کو نصب دیتا ہے۔ ❶

❀ وَ أَكُنْ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿فَاَصَّدَّقَ﴾ کے محل پر عطف ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ کیونکہ وہ " فَا " کے بغیر محض جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے۔ ❷

✪:.....لفظ ﴿وَ أَكُنْ﴾ مصحف امام ❸ میں: ﴿وَ أَكُوْنَ﴾ اور باقی مصاحف میں: ﴿وَ أَكُنْ﴾ مکتوب ہے۔

امام ابوالہیثم خالد بن خداش کہتے ہیں: میں نے مصحف امام میں ﴿وَ أَكُوْنَ﴾ لکھا دیکھا، اور میں نے اس مصحف میں عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے چھینٹے بھی دیکھے۔ ❹

5 - ﴿وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱﴾

(رقم الأية : 11)

لفظ [تَعْمَلُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْمَلُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور تمام بنی آدم سے خطاب ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور اللہ کسی جان کو ہرگز مہلت نہیں دے گا جب اس کا وقت (اجل) آ گیا۔ اور اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم (سب) کر رہے ہو۔"

❀ يَعْمَلُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ ﴿نَفْسًا﴾ اگرچہ واحد ہے لیکن جمع اور کثرت کا معنی دے رہا ہے: ہر مخلوق کی جان۔ ❺

ابن عطیہ کہتے ہیں: غیب کی صورت میں کفار کے بارے میں کہا جا رہا ہے۔ ❻

ترجمہ ہوگا: "اور اللہ کسی جان کو ہرگز مہلت نہیں دے گا جب اس کا وقت (اجل) آ گیا۔ اور اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو وہ (کفار) کر رہے ہیں۔"

---

❶ الموضح: 1126 ❷ الموضح: 1271 والكشف: 232/2

❸ وہ مصحف جس کو عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے خاص کیا۔

❹ المقنع: 35 ونقله الجعبري في الجميلة: 588

❺ الحجة للفارسي: 443/4 والموضح: 1272

❻ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 384/12

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة التغابن

1 - ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [رُسُلُهُمْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة المائدة:32)

2 - ﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [يَجْمَعُكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَجْمَعُكُمْ : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ میں لفظ ﴿اللّٰهُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''جس دن وہ (اللہ) تمہیں جمع کرنے کے دن کے لیے اکٹھا کرے گا، وہی ہار جیت کا دن ہے۔''

❀ نَجْمَعُكُمْ : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❷ ترجمہ ہوگا: ''جس دن ہم تمہیں جمع کرنے کے دن کے لیے اکٹھا کریں گے، وہی ہار جیت کا دن ہے۔''

3 - ﴿وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [يُّكَفِّرْ ... وَيُدْخِلْهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُّكَفِّرْ ... وَيُدْخِلْهُ : یہ دونوں واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ضمیر لفظ ﴿بِاللّٰهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ (اللہ) اس سے اس کی برائیاں دور کر دے گا اور اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں ہمیشہ، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

❀ نُكَفِّرْ ... وَنُدْخِلْهُ : یہ جمع متکلم کے صیغے ہیں۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ ❸

---

❶ المهذب: 413/2 ❷ الموضح: 1273

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 711

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے ہم اس سے اس کی برائیاں دور کردیں گے اور اسے ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں ہمیشہ، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

4 - ﴿إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [يُضَاعِفْهُ] میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورة البقرة:261)

[1] المغني:259/1

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الطلاق

1 - ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾ (رقم الأية : 1)

لفظ [بُيُوتِهِنَّ] میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورة البقرة:189)

لفظ [مُّبَيِّنَةٍ] میں دو قراءات ہیں:

- مُّبَيِّنَةٍ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی (طہر کی) عدت کے وقت طلاق دو اور (طلاق کے بعد ان کی) عدت شمار کرو، اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے، (عدت کے دنوں میں) انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں مگر یہ کہ وہ ایسی بے حیائی کا ارتکاب کریں جو (دیکھنے اور جاننے والے کو) واضح کر دینے والی ہو (کہ یہ فاشی ہے)۔'' یعنی جو بالکل ظاہر ہو۔
- مُّبَيَّنَةٍ : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی (طہر کی) عدت کے وقت طلاق دو اور (طلاق کے بعد ان کی) عدت شمار کرو، اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے، (عدت کے دنوں میں) انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ (خود) نکلیں مگر یہ کہ وہ ایسی بے حیائی کا ارتکاب کریں جو واضح کر دی گئی ہو (دیکھنے اور جاننے والے کے لیے)۔'' یعنی جو اللہ نے تم پر واضح کر دی ہے کہ یہ بے حیائی ہے۔

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (آل عمران: 118) ''تحقیق ہم نے تمہارے لیے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو (تو سمجھ جاؤ)'' یعنی اللہ تعالیٰ نے خیر و شر، اور فحاشی و عفت ہر چیز واضح کر دی ہے۔ [2]

2 - ﴿إِنَّ اللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ﴾ (رقم الأية : 3)

لفظ [بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ] میں دو قراءات ہیں:

- :.....عربی زبان میں اسم فاعل فعل والا عمل کرتا ہے اور بعد والا اسم اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے

[1] المهذب: 414/2 [2] الموضح: 410 والمهذب: 414/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

منصوب ہوتا ہے۔ کبھی اس کو بعد والے اسم کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح بعد والا اسم اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ اور اسم فاعل کی اضافت قرآن مجید میں عام ہے۔ جیسے: ﴿بَالِغَ الْكَعْبَةِ﴾ (المائدۃ: 95)، ﴿فَالِقُ الْحَبِّ﴾ (الأنعام: 95)، ﴿فَالِقُ الْإِصْبَاحِ﴾ (الأنعام: 96)۔

✿ **بَالِغٌ أَمْرَهُ**: اس قراءت میں ﴿بَالِغٌ﴾ اسم فاعل ہے۔ اور ﴿أَمْرَهُ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❀ **بَالِغُ أَمْرِهِ**: اس قراءت میں ﴿بَالِغُ﴾ اسم فاعل ہے اور مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر مُنَوَّن' ہے اور ﴿أَمْرِهِ﴾ اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❶

❁:..... دونوں قراءات میں صرف لفظی اختلاف ہے، جبکہ معنی کے اعتبار سے دونوں میں حال اور مستقبل کا معنی پایا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے/ پورا کر کے رہے گا (جو وہ اپنے بندوں سے چاہتا ہے)۔'' یعنی اس کی قضا وقدر کا نافذ ہونا لازمی امر ہے۔ ❷

3 - ﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ﴾ (رقم الآية: 6)

لفظ [مِّن وُجْدِكُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مِّن وُجْدِكُمْ**: ''واو'' کے ضمہ کے ساتھ۔ اس کا معنی **"اَلْوُسْعُ"** ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(مطلقہ عورتوں کے بارے میں مردوں سے کہا جا رہا ہے:) ان (مطلقہ عورتوں) کو وہاں سے اپنی وسعت کے مطابق رہائش دو جہاں تم رہتے ہو (یعنی دوران عدت انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو) اور انہیں (دورانِ عدت اپنے قول وفعل کے ذریعے) اس لیے تکلیف نہ پہنچاؤ کہ ان پر تنگی کرو'' کہ وہ تنگ آ کر عدت پوری کرنے سے پہلے ہی گھروں سے نکل جائیں۔

❀ **مِّن وِّجْدِكُمْ**: ''واو'' کے کسرہ کے ساتھ۔ اس کا معنی **"اَلْقُدْرَةُ"** ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(مطلقہ عورتوں کے بارے میں مردوں سے کہا جا رہا ہے:) ان (مطلقہ عورتوں) کو وہاں سے اپنی قدرت (طاقت) کے مطابق رہائش دو جہاں تم رہتے ہو، (یعنی دوران عدت انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو) اور انہیں (دوران عدت اپنے قول وفعل کے ذریعے) اس لیے تکلیف نہ پہنچاؤ کہ ان پر تنگی کرو'' کہ وہ تنگ آ کر عدت پوری کرنے سے پہلے ہی گھروں سے نکل جائیں۔

❁:..... اس کلمہ میں عربوں کے ہاں دونوں لغتیں پائی جاتی ہیں۔ اور دونوں کا معنی **"اَلْوُسْعُ"** ہے۔

---

❶ الموضح: 1275 ❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 712 والكشف: 324/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جب کہ بعض نے فرق کیا ہے، جس طرح کہ اوپر ترجمہ میں واضح کیا گیا ہے۔ اور حقیقت میں دونوں معنی ایک ہی ہیں۔ ❶

4 - ﴿سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝٧﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [عُسْرٍ يُّسْرًا] دونوں کلمات میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:185)

5 - ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝٨﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [كَاَيِّنْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة آل عمران:146)

لفظ [نُّكْرًا] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورة الكهف:74)

6 - ﴿رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [مُبَيِّنٰتٍ] میں دو قراءات ہیں:

❁ مُبَيِّنٰتٍ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''رسول تمہارے اللہ کی ایسی آیات پڑھتا ہے جو (اللہ کے احکامات حلال وحرام، اوامر ونواہی کو) بالکل واضح کر رہی ہوتی ہیں، تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے آئے جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔''

❁ مُبَيَّنٰتٍ : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''رسول وہ ہے جو تمہیں اللہ کی ایسی آیات سناتا ہے جو (اللہ کی طرف سے) بالکل واضح کی گئی ہوتی ہیں، تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لے آئے جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔''

❁ :..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''ایسی آیات جو اللہ کی طرف سے بالکل واضح کی گئی ہوتی ہیں، اور لوگوں پر اللہ کے احکامات کو بالکل واضح کر رہی ہوتی ہیں۔'' ❺

7 - ﴿مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝١١﴾ (رقم الآية : 11)

---

❶ الموضح: 1276 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 40/13

❷ المهذب: 415/2 ❸ المهذب: 415/2 ❹ المهذب: 415/2

❺ حجة القراءات لأبي زرعة: 498 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 36/8

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [يُدْخِلْهُ] میں دو قراءات ہیں:

- **يُدْخِلْهُ** : یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر لفظ ﴿بِاللَّهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جو (شخص) اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، وہ (اللہ) اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں ہمیشہ، بلاشبہ اللہ نے اس کے لیے اچھا رزق بنایا ہے۔''
- **نُدْخِلْهُ** : یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور جو (شخص) اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، ہم اسے ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں ہمیشہ، بلاشبہ اللہ نے اس کے لیے اچھا رزق بنایا ہے۔''

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 712

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة التحريم

1 - ﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [عَرَّفَ] میں دو قراءات ہیں:

- **عَرَّفَ** : یہ "عَرَّفَ یُعَرِّفُ" باب "تَفْعِیْل" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر (راز کی) کوئی بات کہی، پھر جب اس (بیوی) نے اس بات کی (دوسری بیویوں کو) خبر دے دی، اور اللہ نے (نبی) کو اس کی اطلاع دے دی۔ تو (نبی) نے اس (بات) کا کچھ حصہ اس (بیوی) کو بتا دیا، اور کچھ سے (جان بوجھ) درگزر کیا۔''
- **عَرَفَ** : یہ "عَرَفَ یَعْرِفُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے پوشیدہ طور پر (راز کی) کوئی بات کہی، پھر جب اس (بیوی) نے اس بات کی (دوسری بیویوں کو) خبر دے دی، اور اللہ نے (نبی) کو اس کی اطلاع دے دی۔ تو (نبی) نے (بیوی سے اس بات کی) کچھ خبر لی (یعنی تادیب کی) اور کچھ سے (کرم وعفو کی بنا پر) درگزر کیا۔''

:..... نبی ﷺ نے اپنی زوجہ حفصہ رضی اللہ عنہا یا ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اوپر شہد بند کر لینے کی خبر دی۔ اور فرمایا: اس کو راز میں رکھنا۔ اس بات کی خبر کسی اور کو مت دینا۔ لیکن انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا۔ اور اللہ نے آپ کو اس راز کے فاش ہوجانے کی خبر دے دی۔ ﴿عَرَّفَ﴾ قراءت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے خفگی ظاہر فرمائی اور معاملہ کی گفتگو ایسے طریقے سے فرمائی جس سے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چل گیا کہ آپ کو پورے واقعے کی اطلاع ہے۔ اور ﴿عَرَفَ﴾ قراءت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس پر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو تادیباً ڈانٹا بھی کہ انہوں نے راز کیوں فاش کیا ہے۔ [1]

2 - ﴿عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [یُّبْدِلَهٗۤ] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة الكهف:81)

---

[1] الموضح: 1278 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 54/13

[2] المهذب: 417/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

3 - ﴿وَإِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (رقم الأية : 4)

لفظ [تَظٰهَرَا] قرآن مجید میں دومرتبہ آتا ہے۔ یہاں اس میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:85) اور [قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا] (القصص:48) میں ایک قراءت ہے۔

لفظ [جِبْرِيْلُ] میں ہر جگہ چار قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:97)

4 - ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا﴾ (رقم الأية : 8)

لفظ [نَّصُوْحًا] میں دوقراءات ہیں:

✿ نُّصُوْحًا : یہ "نَصَحَ يَنْصَحُ" باب "فَتَحَ" سے مصدر ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! اللہ کی طرف توبہ کرو، خالص (پکی سچی) توبہ۔"

❀ نَّصُوْحًا : یہ "فَعُوْلٌ" کے وزن پر اسم مبالغہ ہے، جیسے: "ضَرُوْبٌ، قَتُوْلٌ" ہے۔ اور اس سے مراد "تَوْبَةً مُبَالِغَةً فِي النُّصْحِ" ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "اے ایمان والو! اللہ کی طرف توبہ کرو، بہت خالص (پکی سچی) توبہ۔"

✿:..... خالص توبہ یہ ہے کہ ① جس گناہ سے توبہ کررہا ہے اسے فوراً ترک کردے۔ ② اس پر اللہ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرے۔ ③ آئندہ اسے نہ کرنے کا عزم کرے۔ ④ اگر اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے تو جس کا حق غصب کیا ہے اس کا ازالہ کرے، جس کے ساتھ زیادتی کی ہے اس سے معافی مانگے۔ ❹

5 - ﴿وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ﴾ (رقم الأية: 12)

لفظ [وَكُتُبِهٖ] میں دوقراءات ہیں:

✿ وَكِتٰبِهٖ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کے معنی میں ہے، یہ ہر لکھی ہوئی چیز کو شامل ہے۔ یعنی تمام آسمانی کتب اور صحائف انبیاء اس میں آجاتے ہیں۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "اَلْكِتَاب" بہ نسبت "اَلْكُتُب" سے عام ہے۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں: قرآن مجید میں دوسرے مقام پر بھی یہ 'مفرد' اور 'جنس' کے معنی میں استعمال ہوا ہے: ﴿فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ﴾ (البقرة: 213)۔ ❺ اور قاری فتح محمد پانی پتی لکھتے ہیں: "﴿وَكِتٰبِهٖ﴾ کے ﴿وَكُتُبِهٖ﴾ سے

❶ المهذب: 417/2
❷ المهذب: 417/2
❸ الموضح: 1280 وحجة القراءات لأبي زرعة: 714
❹ تفسیر مکہ
❺ حجة القراءات لأبي زرعة: 152

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حروف زیادہ ہیں۔ اس لیے اس کو پڑھنے کا ثواب بھی زیادہ ہے۔''[1]

ترجمہ ہوگا: ''اور اس (مریم علیہا السلام) نے اپنے رب کی باتوں کی اور اس کی (طرف سے نازل کردہ) کتب وصحائف کی تصدیق کی اور وہ (اللہ کی) اطاعت کرنے والوں میں سے تھیں۔''

اور بعض کے نزدیک اس سے مراد ''انجیل'' ہے، کہ مریم علیہا السلام عیسیٰ علیہ السلام پر اترنے والی کتاب ''انجیل'' کی تصدیق کرنے والی تھیں۔

❀ **وَكُتُبِهٖ**: یہ جمع کا صیغہ ہے۔ اور اس سے مراد وہ تمام ''آسمانی کتب'' ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام اور ان سے پہلے انبیاء کرام پر نازل کی گئیں۔ یعنی مریم علیہا السلام عیسیٰ علیہ السلام اور ان سے پہلے انبیاء کرام پر نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی تھیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اور اس (مریم علیہا السلام) نے اپنے رب کی باتوں کی اور اس کی (طرف سے نازل کردہ) تمام کتب کی تصدیق کی اور وہ (اللہ کی) اطاعت کرنے والوں میں سے تھیں۔''[2]

[1] عنایات رحمانی: 150/2

[2] تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیة العشر: 62/13، 63

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الملک

1 - ﴿مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [تَفٰوُتٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَفٰوُتٍ: یہ "تَفَاوَتَ يَتَفَاوَتُ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔

❀ تَفَوُّتٍ: یہ "تَفَوَّتَ يَتَفَوَّتُ" باب "تَفَعُّل" سے ہے۔

✿:.....دونوں قراءات "اَلتَّعَهُّدُ، اَلتَّعَاهُدُ- اَلتَّظَهُّرُ، اَلتَّظَاهُرُ" کی طرح ایک ہی معنی میں استعمال ہوتی ہیں۔[1] اور دونوں کا معنی "مِنْ عَيْبٍ" ہے۔ یہ قبیلہ ہذیل کی لغت ہے۔ وہ "عَيْبٍ" کی جگہ ﴿تَفٰوُتٍ / تَفَوُّتٍ﴾ بولتے ہیں۔[2] ترجمہ ہے: "تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی عیب اور خلل نہیں دیکھو گے۔"

2 - ﴿تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [تَكَادُ تَمَيَّزُ] میں دو قراءات ہیں۔[3] دیکھیے: (سورة البقرة:267)

3 - ﴿فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [فَسُحْقًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَسُحْقًا: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ "ح" کے سکون کے ساتھ

❀ فَسُحُقًا: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ "ح" کے ضمہ کے ساتھ[4]

4 - ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ۝﴾ (رقم الآية : 27)

لفظ [تَدَّعُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَدْعُوْنَ: یہ "دَعَا يَدْعُوْ دُعَاءً" باب "نَصَرَ" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پس جب وہ (قیامت)

---

[1] المهذب: 419/2 ولطائف الاشارات: 4058/9

[2] لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم

[3] لطائف الإشارات: 4059/8

[4] المغني: 311/3

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو قریب دیکھیں گے تو ان لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا، اور (ان سے) کہا جائے گا یہی وہ (قیامت) ہے جسے تم مانگتے تھے (کہ وہ جلدی آ جائے)۔''

❀ تَدَّعُوْنَ: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ "الدَّعْوٰی" سے ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پس جب وہ (قیامت) کو قریب دیکھیں گے تو ان لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا، اور (ان سے) کہا جائے گا یہی وہ (قیامت) ہے جس کا تم دعویٰ کرتے تھے (کہ یہ جھوٹ ہے، اور قیامت نہیں آنے والی)۔''

❷ یہ "دَعَا يَدْعُوْ دُعَاءً" کے باب "اِفْتِعَال" سے فعل مضارع ہے۔ یہ اصل میں "تَتَدَعُوْنَ" ہے۔ صرفی قاعدے کے تحت تائے افتعال کو 'دال' سے بدل کر 'دال' کا 'دال' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اس صورت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں۔ ❶

5-﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾﴾

(رقم الآية : 29)

لفظ [فَسَتَعْلَمُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❀ فَسَيَعْلَمُوْنَ: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ﴾ میں لفظ ﴿الْكٰفِرِيْنَ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ (کفار سے) کہہ دیں: وہی (اللہ) بے حد رحم کرنے والا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اسی پر بھروسا کیا۔ پس وہ (کافر) عنقریب جان لیں گے کہ وہ کون ہے جو کھلی گمراہی میں ہے؟''

❀ فَسَتَعْلَمُوْنَ: یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ﴾ سے مناسبت ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''آپ (کفار سے) کہہ دیں: وہی (اللہ) بے حد رحم کرنے والا ہے، ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے اسی پر بھروسا کیا، تو تم (کافر) عنقریب جان لو گے کہ وہ کون ہے جو کھلی گمراہی میں ہے؟''

❀:.....دونوں قراءات میں نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ کافروں سے کہہ دیں۔ اور عرب کے ہاں جب بالواسطہ (کسی کے ذریعے) کسی کو خبر دینا ہو تو صیغہ غیب لانا یا مخاطب لانا دونوں طرح جائز ہے، یعنی اس کو مخاطب کرنے کی وجہ سے صیغہ خطاب لانا۔ یا اس کا سامنے نہ ہونے کی وجہ سے صیغہ غیب لانا۔

---

❶ الموضح: 1284 وطلائع البشر: 202

❷ الموضح: 1285 وحجة القراءات لأبي زرعة: 716

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ جیسے: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الأنفال: 38)، ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ﴾ (الجاثية: 14)، ﴿قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ﴾ (يونس: 18) اور اس جگہ دو قراءات کے ذریعے دونوں انداز اپنائے گئے ہیں۔ [1]

[1] الكشف: 335/1 والموضح: 362

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة القلم

1 - ﴿وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ۝١٠ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ۝١١ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝١٣ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝١٤ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ۝١٥﴾ (رقم الآية : 10-15)

لفظ [أَنْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ أَنْ : اس قراءت میں یہ جملہ خبریہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور آپ کسی (بھی) بہت قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہنا نہ مانیے، جو بہت طعنہ دینے والا، چغلی میں بہت دوڑ دھوپ کرنے والا ہے، خیر کو بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا، سخت گناہ گار ہے۔ سخت مزاج ہے، اس کے علاوہ (معاشرے میں) بدنام بھی ہے۔ اس لیے (وہ سرکش اور آپ کو جھٹلاتا ہے) کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے؟ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔''

❀ ءَأَنْ : اس قراءت میں یہ جملہ استفہامیہ ہے۔ اور اس میں زیادہ زجر وتوبیخ کا معنی پایا جاتا ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''.....کیا (اس کی سرکشی اور آپ کو جھٹلانا صرف اس لیے ہے کہ) وہ مال اور بیٹوں والا ہے؟ جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔''

✿:.....حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں، انداز گفتگو میں فرق ہے۔

2 - ﴿أَنِ ٱغْدُوا۟ عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰرِمِينَ ۝٢٢﴾ (رقم الآية : 22)

لفظ [أَنِ اغْدُوْا] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة البقرة:173)

3 - ﴿عَسَىٰ رَبُّنَآ أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ إِنَّآ إِلَىٰ رَبِّنَا رَٰغِبُونَ ۝٣٢﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [أَنْ يُّبْدِلَنَا] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة الكهف:81)

4 - ﴿وَإِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَٰرِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا۟ ٱلذِّكْرَ وَيَقُولُونَ

---

[1] الكشف: 331/2 والموضح: 1288 وحجة القراءات لأبي زرعة: 717

[2] المهذب: 422/2 [3] المهذب: 422/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾﴾ (رقم الآية : 51)

لفظ [لَيُزْلِقُونَكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لَيَزْلِقُونَكَ** : یہ "زَلَقَ يَزْلِقُ" باب "ضَرَبَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور کافر لوگ قریب ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے (گھور گھور) ضرور پھسلا دیں، جب وہ ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یقیناً آپ دیوانے ہیں۔''

❀ **لَيُزْلِقُونَكَ** : یہ "أَزْلَقَ يُزْلِقُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ [1] اس قراءت میں الفاظ کی زیادتی کی وجہ سے معنی میں مزید تاکید پیدا ہوگئی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور کافر لوگ قریب ہیں کہ آپ کو اپنی نظروں سے (گھور گھور) ضرور ہی پھسلا دیں، جب وہ ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یقیناً آپ دیوانے ہیں۔'' [2]

✿:..... آیت میں کفار کا ذکر ہو رہا ہے کہ جب آپ ان کو اللہ تعالیٰ کی آیات سناتے اور بت پرستی کی مذمت کرتے تو وہ سخت غصے میں آ کر آپ کو قہر کی نظر سے گھور گھور کر دیکھتے اور آپ کو دیوانہ قرار دیتے۔''

---

[1] الموضح: 1289 [2] ترجمہ عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الحاقة

1 - ﴿وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۚ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾﴾ (رقم الآية : 9،10)

لفظ [قَبْلَهٗ] میں دو قراءات ہیں:

✿ قِبَلَهٗ : یہ کلمہ عربی زبان میں " عِنْدَهٗ "اور "مَعَهٗ" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ [1] اور اس سے مراد ''فرعون کا لشکر اور اُس کے اصحاب (ساتھی)'' ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''اور فرعون نے اور اس کے حواریوں نے اور الٹ جانے والی بستیوں نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ پس انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو (اللہ) نے انہیں ایک سخت گرفت میں پکڑ لیا۔''

اس کی ایک قراءت شاذہ سے تائید بھی ہوتی ہے: "وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ مَعَهٗ"

❀ قَبْلَهٗ : یہ کلمہ عربی زبان میں " بَعْدُ " کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اس سے مراد ''فرعون سے پہلے گزرنے والی امتیں'' ہیں، جیسے قوم نوح اور قوم ہود وغیرہ۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''اور فرعون نے اور اس سے پہلے لوگوں نے (یعنی قوم نوح، ہود وغیرہ) اور الٹ جانے والی بستیوں نے گناہ کا ارتکاب کیا۔ پس انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی تو (اللہ) نے انہیں ایک سخت گرفت میں پکڑ لیا۔''

✿:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور فرعون نے اور اس کے حواریوں نے اور اس سے پہلے لوگوں نے (یعنی قوم نوح، ہود وغیرہ) اور اُلٹ جانے والی بستیوں نے گناہ کا ارتکاب کیا۔''

2 - ﴿لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾﴾ (رقم الآية : 12)

لفظ [اُذُنٌ] میں دو قراءات ہیں۔ [3] دیکھیے: (سورة المائدة:45)

3 - ﴿يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [لَا تَخْفٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ❀ لَا يَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ

[1] الحجة لابن خالويه: 351

[2] الموضح: 1290 وحجة القراءات لأبي زرعة: 718 [3] المهذب: 424/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِينَةٌ، جَاءَتْ سَفِينَةٌ۔" یہاں فعل کا فاعل ﴿خَافِيَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❶

4 - ﴿فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَا أَغْنٰى عَنِّي مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۝﴾ (رقم الآية: 25 - 29)

لفظ [كِتٰبِيَهْ... حِسَابِيَهْ... مَالِيَهْ... سُلْطَانِيَهْ، مَاهِيَهْ] اور [وَمَا أَدْرٰكَ مَاهِيَهْ ۝] (القارعة: 10) میں وصلاً دو قراءات ہیں:

✿ كِتٰبِيَ... حِسَابِيَ... مَالِيَ... سُلْطَانِيَ، مَاهِيَ: اس قراءت میں ان کلمات کے ساتھ "ہٗ" ہائے سکتہ تھی۔ جو وقف میں کلمہ کے آخری حرف کا اعراب بیان کرنے کے لیے لائی جاتی ہے۔ حالتِ وصل میں چونکہ حرکت خود ہی ظاہر ہو جاتی ہے، لہٰذا اس کی ضرورت نہیں رہتی اس لیے اسے حذف کر دیا گیا۔

❀ كِتٰبِيَهْ... حِسَابِيَهْ... مَالِيَهْ... سُلْطَانِيَهْ، مَاهِيَهْ: اس قراءت میں ان کلمات کے ساتھ "ہٗ" ہائے سکتہ ہے۔ اور وصل کو وقف کا حکم دے دیا گیا ہے۔ یہ قبیلہ أَزْدِ السَّرَاةِ کی لغت ہے۔ ❷

5 - ﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝﴾ (رقم الآية: 41، 42)

لفظ [تُؤْمِنُونَ... تَذَكَّرُونَ] میں تین قراءات ہیں:

✿ يُؤْمِنُونَ... يَذَّكَّرُونَ: یہ دونوں جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ماقبل ﴿إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝﴾ میں ﴿الْخَاطِئُونَ﴾ کے بارے میں خبر دے رہیں۔ جس سے مراد "کفار" ہیں۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "اور یہ (قرآن) کسی شاعر کا قول نہیں، (پھر بھی) وہ (لوگ) بہت کم ایمان لاتے ہیں۔ اور نہ کسی کاہن کا قول ہے، (پھر بھی) وہ (لوگ) بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہیں۔"

❀ تُؤْمِنُونَ... تَذَّكَّرُونَ / تَذَكَّرُونَ: یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ماقبل ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝﴾ اور مابعد ﴿فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ

❶ المهذب: 424/2

❷ قواعد بناء المفردات والجمل في لهجات قبائل الأزد، والمهذب: 2/424

❸ الكشف: 2/333 ولطائف الإشارات: 9/4092

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿حٰجِزِيْنَ ۝﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ تمام بنی آدم سے خطاب ہے، جس میں کفار بھی شامل ہیں۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''اور یہ (قرآن) کسی شاعر کا قول نہیں، (پھر بھی) تم (لوگ) بہت کم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کا قول ہے، (پھر بھی) تم (لوگ) بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

❁:.....لفظ ﴿تَذَكَّرُوْنَ﴾ اور ﴿تَذَّكَّرُوْنَ﴾ کی توجیہ دیکھیے: سورة الأنعام: 152

[1] الموضح: 1293 وحجة القراءات لأبي زرعة:720

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة المعارج

1 - ﴿سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴾ (رقم الآية : 1)

لفظ [سَاَلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ سَاَلَ : یہ "سَاَلَ يَسْاَلُ سُؤَالًا" باب "فَتَحَ" سے ہے۔ اور یہ مشہور لغت ہے۔

❀ سَالَ : یہ "سَالَ يَسَالُ" سے ہے۔ اور یہ لغت قریش ہے۔ امام سیبویہ کے نزدیک اس کے ہمزہ میں بغیر قیاس اور دلیل کے ابدال کیا گیا ہے۔ ❶

✿:..... ترجمہ ہوگا: ''ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے متعلق سوال کیا جو واقع ہونے والا ہے۔'' اس آیت کریمہ میں ابو جہل یا نضر بن حارث کے اس قول کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے: ﴿اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ﴾ (الأنفال: 32) ''اے اللہ اگر یہ نبی برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دے۔'' ❷

2 - ﴿تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [تَعْرُجُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ ❀ يَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ

نحو کا قاعدہ ہے: 'جب فاعل اسم ظاہر اور جمع مکسر ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آ سکتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ قَالَ نِسْوَةٌ ... قَالَتْ رُسُلُهُمْ﴾۔ یہاں فعل کا فاعل ﴿الْمَلٰٓئِكَةُ﴾ جمع مکسر ہے۔ اس لیے فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❸

3 - ﴿وَ لَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۙ﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [لَا يَسْـَٔلُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَا يَسْـَٔلُ : یہ فعل مضارع معروف ہے۔ اور ﴿حَمِيْمٌ﴾ اس کا فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (قیامت کے دن) کوئی دلی دوست کسی دلی دوست (کو دیکھنے پر بھی اس) کی خبر نہیں لے گا۔'' یعنی ہر ایک کو

❶ المهذب: 425 ولطائف الاشارات: 4101/9
❷ احسن البيان ❸ المهذب: 425/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اپنے اعمال کے حساب کی فکر ہوگی۔

❀ لَا يُسْئَلُ : یہ فعل مضارع مجہول ہے۔ اور ﴿حَمِيْمٌ﴾ اس کا نائب فاعل ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (قیامت کے دن) کسی دلی دوست سے کسی دلی دوست کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔'' یعنی ہر ایک کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ کسی کو کسی کے گناہ کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا۔ ❶

جیسے دوسرے مقام پر بھی ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ (الأعراف: 164) ''اور (قیامت کے دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

4 - ﴿لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [يَوْمِئِذٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة هود:66)

5 - ﴿كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى﴾ ﴿نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى﴾ (رقم الآية : 15، 16)

لفظ [نَزَّاعَةً] میں دو قراءات ہیں:

❀ نَزَّاعَةً : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿لَظٰى﴾ کا حال مؤکد ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ﴾ (فاطر: 31) کہ اس میں ﴿مُصَدِّقًا﴾ ماقبل ﴿الْحَقُّ﴾ کا حال مؤکد ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں، یقیناً وہ (جہنم) ایک شعلہ مارنے والی آگ ہے، اس حال میں کہ منہ اور سر کی کھال کو اتار کھینچنے والی ہے۔''

❀ نَزَّاعَةٌ : اس کی تین توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ ماقبل ﴿لَظٰى﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿لَظٰى﴾ ماقبل ﴿اِنَّهَا﴾ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اور اس کا اعراب اس لیے ظاہر نہیں ہوا کیونکہ اس کے آخر میں الف ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں، یقیناً وہ (جہنم) ایک شعلہ مارنے والی آگ ہے، یعنی منہ اور سر کی کھال کو اتار کھینچنے والی ہے۔''

❷ یہ ماقبل ﴿اِنَّهَا﴾ کی خبر ثانی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿لَظٰى﴾ اس کی خبر اوّل ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں، یقیناً وہ (جہنم) ایک شعلہ مارنے والی آگ ہے، منہ اور سر کی کھال کو اتار کھینچنے والی ہے۔''

❸ یہ ماقبل ''هِيَ'' محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❸

---

❶ الموضح: 1295 ❷ المهذب: 425/2

❸ الموضح: 1296، 1297 والكشف: 335/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 723

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں، یقیناً وہ (جہنم) ایک شعلہ مارنے والی آگ ہے۔ (وہ آگ) منہ اور سر کی کھال کو اتار کھینچنے والی ہے۔''

6 - ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾﴾ (رقم الآية : 32)

لفظ [لِأَمَانَاتِهِمْ] میں یہاں اور سورة المؤمنون:8 میں دو قراءات ہیں:

✿ لِأَمَانَتِهِمْ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور مصدر ہونے کی وجہ سے جنس کا معنی دے رہا ہے، اور قلت وکثرت (کم وزیادہ) دونوں کو شامل ہے۔ اور اس کی مابعد ﴿وَعَهْدِهِمْ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ جو اپنی امانت کا اور اپنے عہد (وعدے) کا لحاظ رکھنے والے ہیں (، یہی لوگ ہیں جنت میں عزت دیے جانے والے ہیں)۔''

❀ لِأَمَانَاتِهِمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ کیونکہ امانتیں مختلف طرح کی ہوتی ہیں، تو یہ ہر طرح کی امانت کو شامل ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿الَّذِينَ هُمْ﴾ ضمیر جمع کے ساتھ مناسبت ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ جو اپنی امانتوں کا اور اپنے عہد (وعدے) کا لحاظ رکھنے والے ہیں (، یہی لوگ ہیں جنت میں عزت دیے جانے والے ہیں)۔''

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''اور وہ لوگ جن کے پاس چاہے ایک امانت رکھی جائے یا زیادہ وہ ہر صورت میں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' ❷

7 - ﴿وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾﴾ (رقم الآية : 33)

لفظ [بِشَهَادَاتِهِمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ بِشَهَادَتِهِمْ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور مصدر ہونے کی وجہ سے جنس کا معنی دے رہا ہے، اور قلت و کثرت (کم وزیادہ) دونوں کو شامل ہے اور اس کی مابعد ﴿صَلَاتِهِمْ﴾ کے ساتھ مناسبت بھی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ جو اپنی گواہی پر قائم رہنے والے ہیں (، یہی لوگ جنت میں عزت دیے جانے والے ہیں)۔''

❀ بِشَهَادَاتِهِمْ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ کیونکہ گواہیاں مختلف طرح کی ہوتی ہیں، تو یہ ہر طرح کی گواہی کو شامل ہے۔ اس کی ماقبل ﴿الَّذِينَ هُمْ﴾ ضمیر جمع کے ساتھ مناسبت ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں (، یہی لوگ جنت میں عزت دیے جانے والے ہیں)۔''

---

❶ الموضح: 1297 والمهذب: 427/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 724

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 108/13

❸ الموضح: 1297، 1298 والمهذب: 427/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 724

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''وہ لوگ جو گواہی ایک ہو یا زیادہ وہ ہر صورت میں صحیح صحیح گواہی دینے والے ہیں۔ نہ اس کو چھپاتے ہیں، نہ اس میں تبدیلی کرتے ہیں۔''[1]

8 - ﴿فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾﴾

(رقم الآية : 42)

لفظ [يُلَٰقُوا] میں دو قراءات ہیں:

❁ يَلْقَوْا : یہ ''لَقِيَ يَلْقَى'' باب ''سَمِعَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نبی اکرم ﷺ کو کفار کی بابت کہا جارہا ہے:) پس آپ انہیں چھوڑ دیں وہ فضول بحث کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں، یہاں تک کہ اپنے اس دن کو جا ملیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔''

❁ يُلَٰقُوا : یہ ''لَاقَى يُلَاقِي مُلَاقَاةً'' باب ''مُفَاعَلَةٌ'' سے ہے۔ اور اس میں دو طرفہ معنی پایا جاتا ہے۔[2]

ترجمہ ہوگا: ''(نبی اکرم ﷺ کو کفار کی بابت کہا جارہا ہے:) پس آپ انہیں چھوڑ دیں وہ فضول بحث کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں، یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملاقات کریں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔''

9 - ﴿يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾﴾

(رقم الآية : 43)

لفظ [نُصُبٍ] میں دو قراءات ہیں:

❁ نَصْبٍ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور ''اَلصَّنَم'' ''بت'' کے معنی میں ہے، جسے عبادت کے لیے گاڑا گیا ہو۔ ترجمہ ہوگا: ''اس دن یہ (کفار) قبروں سے تیز دوڑتے ہوئے اس طرح (میدان محشر کی طرف) نکلیں گے، جیسے وہ گاڑے ہوئے بت کی طرف دوڑے جارہے ہیں۔''

❁ نُصُبٍ : یہ '' نَصْبٍ '' کی جمع ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: ''اس دن یہ (کفار) قبروں سے تیز دوڑتے ہوئے اس طرح (میدانِ محشر کی طرف) نکلیں گے، جیسے وہ گاڑے ہوئے بتوں کی طرف دوڑے جارہے ہیں۔''

[1] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 108/13

[2] المهذب: 428/2

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 724 و ولطائف الإشارات: 4107/9

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ نوح

1 - ﴿قَالَ نُوحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [وَ وَلَدُهٗۤ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَ وَلَدُهٗۤ : یہ صیغہ مفرد ہے۔ اور جنس کا معنی دے رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! بے شک (میری قوم) نے میری بات نہیں مانی اور (مجھے چھوڑ کر) اس کے پیچھے چل پڑی جس کے مال اور اولاد نے خسارے کے سوا اس کو کسی چیز میں زیادہ نہیں کیا'' یعنی اس کا مال اور اولاد اسے کوئی فائدہ پہنچانے کے بجائے اس کے لیے اور زیادہ خسارے کا باعث بن گئے۔

❀ وَوُلْدُهٗۤ : یہ جمع کا صیغہ ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! بے شک (میری قوم) نے میری بات نہیں مانی اور (مجھے چھوڑ کر) اس کے پیچھے چل پڑی جس کے مال اور اہل وعیال نے خسارے کے سوا اس کو کسی چیز میں زیادہ نہیں کیا'' یعنی اس کا مال اور اہل وعیال اسے کوئی فائدہ پہنچانے کے بجائے اس کے لیے اور زیادہ خسارے کا باعث بن گئے۔

✿:..... توجیہ کی تفصیل دیکھیے: سورۃ مریم: 77

2 - ﴿وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا﴾ (رقم الآية : 23)

لفظ [وَدًّا] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَدًّا : یہ بنی اسد کی لغت ہے۔ " واو " کے فتحہ کے ساتھ

❀ وُدًّا : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " واو " کے ضمہ کے ساتھ

✿:..... یہ قوم نوح کے ایک بت کا نام ہے۔ جس کی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔ اس کے تلفظ میں عربوں کے ہاں دو لغتیں پائی جاتی ہیں۔ جن کو امام فراء نے بیان کیا ہے۔ [2]

3 - ﴿مِمَّا خَطِيْٓـَٔاتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا﴾ (رقم الآية : 25)

---

[1] المهذب: 429/2 [2] توجيه ما قرء به من لهجة أسد: 496

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [خَطِيٰٓـَٔتِهِمْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ خَطِيٰٓـَٔتِهِمْ : یہ "خَطِيْئَةٌ" سے جمع مؤنث سالم ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(آخر) اپنے گناہوں ہی کی وجہ سے وہ (قوم نوح کے لوگ) غرق کیے گئے، پھر فوراً آگ میں داخل کیے گئے، پھر انہوں نے اللہ کے سوا اپنے لیے کوئی مدد کرنے والے نہ پائے۔'' یعنی انہوں نے کوئی سردار ایسا نہ پایا جو ان کی اللہ کے عذاب سے مدد کرتا۔

❀ خَطٰيٰهُمْ : یہ "خَطِيْئَةٌ" سے جمع مکسر ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''(آخر) اپنے بہت زیادہ گناہوں ہی کی وجہ سے وہ (قوم نوح کے لوگ) غرق کیے گئے، پھر فوراً آگ میں داخل کیے گئے، پھر انہوں نے اللہ کے سوا اپنے لیے کوئی مدد کرنے والے نہ پائے۔'' یعنی انہوں نے کوئی سردار ایسا نہ پایا جو ان کی اللہ کے عذاب سے مدد کرتا۔

✿:.....دونوں قراءات میں جمع کا معنی پایا جاتا ہے لیکن ﴿خَطٰيٰهُمْ﴾ میں کثرت پایا جاتا ہے۔ ❷

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 726 والكشف: 237/2

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 120/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الجن

1 - ﴿وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ۝﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [وَ اَنَّهٗ] میں اور اس سورت میں تمام [وَ اَنَّهٗ، وَ اَنَّا، وَ اَنَّهُمْ] میں (جو کہ 12 ہیں) دو قراءات ہیں:

✿ **وَ اِنَّهٗ، وَ اِنَّا، وَ اِنَّهُمْ** : اس قراءت میں ہر آیت کو الگ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) بنایا گیا ہے۔ اور شروع کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزۃ ہوتا ہے۔

اس صورت میں ہر آیت کا ترجمہ "اور بے شک/ بلاشبہ" سے شروع ہوگا۔

بعض کے نزدیک ان سب کلمات میں "إِنَّ" بکسر الہمزۃ اس لیے ہے کیونکہ یہ ماقبل ﴿فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا﴾ میں ﴿اِنَّا﴾ پر معطوف ہیں: "فَقَالُوْا إِنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا، فَقَالُوْا إِنَّا كُنَّا نَقْعُدُ، فَقَالُوْا إِنَّا لَا نَدْرِيْ....." یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں ﴿وَ اِنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ، وَ اِنَّهُمْ ظَنُّوْا، وَ اِنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ﴾ کا معنی "فَقَالُوْا إِنَّهُ كَانَ رِجَالٌ، فَقَالُوْا إِنَّهُمْ ظَنُّوْا، فَقَالُوْا لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ" کے ساتھ صحیح نہیں رہتا۔ کیونکہ تینوں جملے اللہ کا کلام ہیں، جنوں کا کلام نہیں ہے۔

❀ **وَ اَنَّهٗ، وَ اَنَّا، وَ اَنَّهُمْ** : اس قراءت میں ان سب کو ماقبل ﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ﴾ کے معنی محمول کیا گیا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ بے شک یہ ہر آیت میری طرف اس طرح وحی کی گئی ہے۔ اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزۃ ہوتا ہے۔

اس صورت میں ہر آیت کا ترجمہ "اور یہ کہ بے شک/ بلاشبہ" سے شروع ہوگا۔

بعض کے نزدیک ان سب کلمات میں "أَنَّ" بفتح الہمزۃ اس لیے ہے کیونکہ یہ ماقبل ﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ﴾ میں ﴿اَنَّهُ﴾ پر معطوف ہیں۔ یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں معنی صحیح نہیں رہتا۔ کیا ایسا معنی صحیح ہے؟ "أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّا لَمَسْنَا، أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ، أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّا لَا نَدْرِيْ، أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ....."

اور بعض کے نزدیک اس لیے "أَنَّ" بفتح الہمزۃ ہے، کیونکہ یہ ماقبل ﴿فَاٰمَنَّا بِهٖ﴾ میں ﴿بِهٖ﴾ ضمیر مجرور پر معطوف ہیں۔ اہل نحاۃ کے ہاں ضمیر مجرور پر بغیر حرف جر کے اعادہ کے عطف جائز نہیں۔ لیکن کوفی نحاۃ اس کی اجازت دیتے ہیں۔ اور بعض ان کو ﴿فَاٰمَنَّا بِهٖ﴾ میں ﴿بِهٖ﴾ کے محل پر عطف کیا ہے۔ گویا معنی ہوگا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"صَدَقْنَا أَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا، صَدَقْنَا أَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ، صَدَقْنَا أَنَّا لَا نَدْرِي....." لیکن "مشكل إعراب القرآن: 713" میں مکی بن ابی طالب نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے کہ یہ معنی بہت بعید ہے، کیونکہ جن خبر نہیں دے رہے: ﴿وَ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ﴾ ب۔ لکہ اللہ رب العزت ان کی عادت کو بیان کر رہے ہیں۔ ❶

✿:..... دونوں قراءات کے معنی میں فرق یہ ہے کہ ﴿وَ اَنَّهٗ، وَ اَنَّا، وَ اَنَّهُمْ﴾ 'ہمزہ مفتوح' کی صورت میں ان سب کلمات کو کلام وحی پر محمول کیا گیا ہے۔ کہ آپ کہہ دیں کہ بے شک یہ ہر آیت میری طرف اس طرح وحی کی گئی ہے۔ اور ﴿وَ اِنَّهٗ، وَ اِنَّا، وَ اِنَّهُمْ﴾ 'ہمزہ مکسور' کی صورت میں انہیں جنوں کے کلام پر محمول کیا گیا ہے کہ جنوں نے اس طرح ایک دوسرے سے کہا۔ ❷

لیکن تین مقامات: ﴿وَ اِنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ.....﴾، ﴿وَ اِنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ.....﴾، اور ﴿وَ اِنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ میں انہیں اللہ تعالیٰ کے کلام پر محمول کیا گیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ ❸

✿:..... لفظ ﴿وَ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ﴾ میں ﴿اَنَّ﴾ صرف 'ہمزہ مفتوح' کے ساتھ ہے۔ امام سیبویہ کہتے ہیں کہ مفسرین اسے ماقبل ﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ﴾ کے معنی پر محمول کرتے ہیں، گویا اصل عبارت ہے: "وَ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ" ترجمہ ہے: ''اور (میری طرف) یہ (وحی کی گئی ہے) کہ بلاشبہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں۔'' ❹

اور امام خلیل بن احمد فراہیدی کہتے ہیں کہ یہ اصل میں "وَلِأَنَّ" ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا لِأَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ" ❺

ترجمہ ہے: ''اور (تم اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو) اس لیے کہ بلاشبہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں۔''

2 - ﴿وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [لَّنْ تَقُوْلَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَّنْ تَقُوْلَ: یہ " قَالَتْ تَقُوْلُ قَوْلًا " سے ثلاثی مجرد ہے۔ جس کا معنی ''بولنا'' ہے۔ اور یاد رہے اس قراءات کے ساتھ ﴿وَ اِنَّا﴾ اور ﴿وَ اَنَّا﴾ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔

---

❶ لطائف الإشارات: 4123/9-4125

❷ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 129/13

❸ حجة القراءات لأبي زرعة: 727، 728

❹ الحجة للفارسي: 477/4 ❺ الكشف: 340/2 والموضح: 1304

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(جن کہنے گے) اور بے شک/ یہ کہ بے شک ہم نے گمان کیا کہ بے شک انسان اور جن اللہ پر ہرگز کوئی جھوٹ نہیں بولیں گے۔''

❀ **لَّنْ تَقَوَّلَ**: یہ '' تَقَوَّلَ يَتَقَوَّلُ'' باب ''تَفَعَّل'' سے ہے۔ جس کا معنی ''گھڑنا'' ہے۔ اور اس سے مراد: '' اَلِادِّعَاءُ عَلَى الْإِنْسَانِ مَا لَمْ يَقُلْهُ '' ''کسی انسان کے بارے میں ایسی بات کہنے کا دعویٰ کرنا جو اس نے کہی ہی نہیں'' ہے۔ عرب میں کہا جاتا ہے: '' قَوَّلَتْنِيْ مَا لَمْ أَقُلْ'' ''اس نے مجھ پر ایسی بات گھڑی جو میں نے نہیں کہی۔'' اور اسی سے قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے: ﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ﴾ (الحاقة: 44) ''اور اگر یہ (نبی) ہم پر کوئی بات بھی از خود اپنی طرف سے گھڑ لیتا۔'' [1] اور یاد رہے اس قراءات کے ساتھ صرف ﴿وَإِنَّا﴾ پڑھا گیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(جن کہنے گے) اور بے شک ہم نے گمان کیا کہ بے شک انسان اور جن اللہ پر ہرگز کوئی جھوٹ نہیں گھڑیں گے۔''

❁:..... دونوں قراءت کی صفت ﴿كَذِبًا﴾ آنے کی وجہ سے دونوں قراءات ہم معنی بن چکی ہیں۔ کہ 'جھوٹ بولنا، اور گھڑنا' ایک ہی بات ہے۔ [2]

3 - ﴿وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾﴾ (رقم الآية : 17)

لفظ [يَسْلُكْهُ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **يَسْلُكْهُ**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ضمیر ماقبل ﴿ذِكْرِ رَبِّهِ﴾ میں ﴿رَبِّهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور جو کوئی اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا، وہ (رب تعالیٰ) اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔''

❀ **نَسْلُكْهُ**: یہ جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿لَأَسْقَيْنَاهُمْ﴾ اور ﴿لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ اللہ رب العزت اپنی ذات کے بارے میں خبر دے رہے ہیں۔ [3]

ترجمہ ہوگا: ''اور جو کوئی اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا، ہم اسے سخت عذاب میں مبتلا کریں گے۔''

4 - ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾﴾ (رقم الآية: 19)

---

[1] الموضح: 1304، 1305 ۔ ولطائف الإشارات: 4127/9

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 131/13

[3] حجة القراءات لأبي زرعة: 729

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [لِبَدًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **لِبَدًا** : یہ **"الْجَمَاعَةُ"** ''جم غفیر'' کے معنی میں ہے۔ معنی ہوگا: **"كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ جَمَاعَاتٌ"** اور یاد رہے اس قراءات کے ساتھ ﴿وَاَنَّهٗ﴾ اور ﴿وَاَنَّهٗ﴾ دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''اور بے شک/ یہ کہ بے شک بات یہ ہے کہ جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا، وہ اسے پکارتا تھا، تو وہ (جن) قریب تھے کہ اس پر گروہ در گروہ (اکھٹے) ہو جائیں۔''

❀ **لُبَدًا** : یہ **"الْكَثِيْرُ"** کے معنی میں ہے۔ معنی ہوگا: **"كَادُوْا يَلْصُقُوْنَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ مِنَ الْكَثْرَةِ"** اور اسی سے قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے: ﴿يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا﴾ (البلد:6) (انسان فخر کے طور پر لوگوں سے) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال برباد کر ڈالا۔'' اور یاد رہے اس قراءات کے ساتھ صرف ﴿وَاَنَّهٗ﴾ 'ہمزہ' مفتوح کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور یہ کہ بے شک بات یہ ہے کہ جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوا، وہ اسے پکارتا تھا، تو وہ (جن) قریب تھے کہ اس پر تہ بہ تہ ہو جائیں۔'' یعنی ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے اس کی قراءات سنیں۔

✿:..... اس آیت کریمہ میں نبی اکرم ﷺ کا بطن نخلہ وادی میں نماز پڑھنے کے واقعے کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ جب آپ ﷺ بطن نخلہ میں نماز پڑھنے لگے، تو جن ان کا طرز عمل دیکھ کر اور قرآن مجید کی تلاوت سے متاثر ہو کر ان کے اردگرد ٹوٹ پڑے اور شدید اژدھام پیدا کر دیا۔ ❷ ﴿لِبَدًا﴾ قراءت میں ان کی کثرت کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ بہت زیادہ گروہ تھے۔ اور ﴿لُبَدًا﴾ قراءات میں ان کی حالت اور کیفیت کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر چڑھتے ہوئے آپ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ ❸

5 - ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا﴾ (رقم الآية : 20)

لفظ [قُلْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **قُلْ** : یہ واحد مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ (مشرکین سے) کہہ دیں میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

---

❶ الموضح: 1306 والكشف: 342/2

❷ الكشف: 342/2

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 134/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁ قَالَ : یہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر ما قبل ﴿قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جس سے مراد ''نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(اس بندے نے) کہا: میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔''

❁:..... دونوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ ﴿قُلْ﴾ قراءات کے ذریعے اللہ تعالیٰ نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کے سامنے یہ بات کہنے کا حکم دے رہے ہیں۔ اور آپ نے چونکہ یہ بات اللہ کے حکم پر کہہ دی۔ تو ﴿قَالَ﴾ قراءت کے ذریعے آپ کے کہنے کو امت مسلمہ کے لیے بطور خبر یہ بیان کیا جا رہا ہے۔ [1]

❁:..... لفظ ﴿قُلْ﴾: بعض مصاحف میں: ﴿قَالَ﴾، اور بعض مصاحف میں: ﴿قُلْ﴾ مکتوب ہے۔ [2]

6 - ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾﴾ (رقم الآية : 26-28)

لفظ [لِيَعْلَمَ] میں دو قراءات ہیں:

❁ لِيَعْلَمَ : یہ فعل مضارع معروف ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل کس کی طرف لوٹ رہی ہے؟ اس میں دو قول ہیں:

❁ اس کی ضمیر فاعل ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔ [3] اور اس کی مابعد ﴿وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى﴾ کے ساتھ مناسبت ہے، کہ ان دونوں فعل کی ضمیر فاعل بھی ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف لوٹ رہی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(وہ اللہ) غیب کو جاننے والا ہے، پس اپنے غیب پر وہ کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ مگر کوئی رسول (پیغمبر) جسے وہ پسند کر لے تو بے شک وہ اس کے آگے پیچھے (اپنے وحی کی حفاظت کے لیے) پہرا لگا دیتا ہے۔ تاکہ وہ (اللہ مشاہدے سے) جان لے کہ (فرشتوں) نے واقعی ہی اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں، (اور کوئی تبدیلی نہیں کی) اور اس نے ان تمام چیزوں کا احاطہ کر رکھا ہے جو ان کے پاس ہیں اور اس نے ہر چیز کو گن کر شمار کر رکھا ہے۔''

❁ اس کی ضمیر فاعل اس ''رسول'' کی طرف لوٹ رہی ہے، جس کی طرف وحی کی جا رہی ہے۔ [4]

---

[1] الحجة فی القراءات السبع لابن خالویه: 354
[2] المنقع: 98 والوسیلة: 236 والجمیلة: 418
[3] تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیة العشر: 137/13
[4] المهذب: 2/ 432ولطائف الاشارات: 4130/9

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(وہ اللہ) غیب کو جاننے والا ہے، پس اپنے غیب پر وہ کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ مگر کوئی رسول (پیغمبر) جسے وہ پسند کرلے تو بے شک وہ اس کے آگے پیچھے (اپنے وحی کی حفاظت کے لیے) پہرا لگا دیتا ہے۔ (یہ بات اس لیے بتائی جارہی ہے) تاکہ وہ (رسول جس کی طرف وحی کی جارہی ہے) جان لے کہ (فرشتوں) نے واقعی ہی اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں، (اور کوئی تبدیلی نہیں کی) اور اس نے ان تمام چیزوں کا احاطہ کر رکھا ہے جو ان کے پاس ہیں اور اس نے ہر چیز کو گن کر شمار کر رکھا ہے۔''

❀ لِيُعْلَمَ : یہ فعل مضارع مجہول ہے۔ یہاں فاعل معلوم ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ہے۔ وہ ''اللہ تعالیٰ'' ہیں یا اس کا ''رسول'' ہے جس کی طرف وحی کی جارہی ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''(وہ اللہ) غیب کو جاننے والا ہے، پس اپنے غیب پر وہ کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ مگر کوئی رسول (پیغمبر) جسے وہ پسند کرلے تو بے شک وہ اس کے آگے پیچھے (اپنے وحی کی حفاظت کے لیے) پہرا لگا دیتا ہے۔ تاکہ جان لیا جائے کہ (فرشتوں) نے واقعی ہی اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں، (اور کوئی تبدیلی نہیں کی) اور اس نے ان تمام چیزوں کا احاطہ کر رکھا ہے جو ان کے پاس ہیں اور اس نے ہر چیز کو گن کر شمار کر رکھا ہے۔''

[1] تفسیر القرآن بالقراءات القرآنیة العشر: 137/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة المزمل

1 - ﴿نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [اَوِ انْقُصْ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:173)

2 - ﴿اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ۝﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [وَطْاً] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَطْاً : یہ "وَطِئَ يَطَأُ وَطْئًا" باب "سَمِعَ" ثلاثی مجرد سے مصدر ہے۔ اور "اَلْمَشَقَّةُ" سے عبارت ہے۔

ترجمہ ہوگا: "بلاشبہ رات کو (تہجد کے لیے) اٹھنا (نفس کو) کچلنے میں زیادہ سخت ہے، اور قول (بات) کو زیادہ درست کرنے والا ہے۔" کیونکہ رات کی عبادت دن کے عمل سے زیادہ مشقت والی ہوتی ہے، انسان کو نیند اور سکون چھوڑنا پڑتا ہے، اور یہ نفس پر بہت بوجھل ہوتا ہے۔

❀ وِطَآءً : یہ "وَاطَأَ يُوَاطِئُ مُوَاطَأَةً / وِطَاءً" باب "مُفَاعَلَةً" سے مصدر ہے۔ اور "اَلْمُوَافَقَةُ" کے معنی ہے۔

ترجمہ ہوگا: "بلاشبہ رات کو (تہجد کے لیے) اٹھنا (زبان اور دل کی) موافقت پیدا کرنے میں زیادہ سخت ہے،، اور قول (بات) کو زیادہ درست کرنے والا ہے۔"

کیونکہ رات کے وقت کوئی مشغولیت نہیں ہوتی اور ہر طرف سناٹا ہوتا ہے، اس وقت نکلے ہوئے الفاظ زبان اور دل دونوں سے نکل رہے ہوتے ہیں۔ اور اس عمل میں کسی دکھاوے یا سناوے کی آمیزش بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ کوئی دوسرا دیکھ یا سن نہیں رہا ہوتا۔ اور تلاوت قرآن کا ہر حرف دل پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ ❷

3 - ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝﴾ (رقم الآية : 9،8)

لفظ [رَبُّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ رَبُّ : اس قراءت میں یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور بعد والا جملہ ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾

❶ المهذب: 432/2 ❷ الموضح: 1309 والكشف: 344/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کی خبر ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اوراپنے رب کا نام ذکر کرو اور سب سے کٹ کر اسی کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔ مشرق ومغرب کا رب (وہ) ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، سواس کو اپنا کارساز بنالو (اپنے سارے کام اس کے سپرد کردو)۔''

❀ رَبِّ: اس کی دوتوجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ ماقبل ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ﴾ میں ﴿رَبِّكَ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اوراپنے رب کا نام ذکر کرو اور سب سے کٹ کر اسی کی طرف متوجہ ہوجاؤ، جو رب ہے مشرق ومغرب کا، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، سواسی کو اپنا کارساز بنالو (اپنے سارے کام اس کے سپرد کردو)۔''

❷ یہ ماقبل ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ﴾ میں ﴿رَبِّكَ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اوراپنے رب کا نام ذکر کرو اور سب سے کٹ کر اسی کی طرف متوجہ ہوجاؤ، یعنی جو رب ہے مشرق ومغرب کا، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، سواسی کو اپنا کارساز بنالو (اپنے سارے کام اس کے سپرد کردو)۔''

4 - ﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ﴾

(رقم الآية : 20)

لفظ [ثُلُثَيِ] میں دوقراءات ہیں:

❀ ثُلُثَيِ: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " لام " کے سکون کے ساتھ

❀ ثُلُثَيِ: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " لام " کے ضمہ کے ساتھ ❸

لفظ [وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ] میں دوقراءات ہیں:

❀ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿أَدْنَىٰ﴾ پر معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں، جو کہ ماقبل ﴿تَقُومُ﴾ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک تیرا رب جانتا ہے کہ یقینا آپ رات کے دوتہائی کے قریب، اور آدھی رات، اور (رات) کا تیسرا حصہ قیام کرتے ہیں۔''

❀ وَنِصْفِهِ وَثُلُثِهِ: اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ﴾ میں ﴿ثُلُثَيِ﴾ پر معطوف ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔ ❹

---

❶ الكشف: 345/2
❷ المهذب: 433/2 والكشف: 345/2
❸ المغني لمحمد سالم محيسن: 329/3
❹ الموضح: 1310 والكشف: 345/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہو گا: ''بے شک تیرا رب جانتا ہے کہ یقیناً آپ رات کے دوتہائی، اور آدھی رات، اور (رات) کا تیسرا حصے کے قریب قیام کرتے ہیں۔''

❁:.....دو قراءات کے ذریعے آپ ﷺ کے قیام اللیل کی مختلف حالتیں بیان کی جارہی ہیں، کہ آپ رات کو تقریباً دوتہائی حصہ قیام کرتے ہیں، اور کبھی مکمل آدھی رات، یا تقریباً آدھی رات قیام کرتے ہیں، اور کبھی رات کا تیسرا حصہ یا تیسرے حصے کے قریب قیام کرتے ہیں۔ ❶

❶ تفسير القرآن بالقراء ات القرآنية العشر: 148/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة المدثر

1 - ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [وَالرُّجْزَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَالرِّجْزَ : اس سے مراد " الْعَذَاب " ہے۔ اور اس کا مضاف محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "وَذَا الرِّجْزِ فَاهْجُرْ" جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ﴾(الأعراف: 134) ''اور جب (قومِ فرعون) پر عذاب آتا۔''

ترجمہ ہوگا: ''(نبی اکرم ﷺ سے کہا جارہا ہے:) اور آپ عذاب والے کام سے کنارہ کشی اختیار کیجئے۔'' یعنی عذابِ الٰہی کی طرف لے جانے والے کاموں کو ترک کر دیں۔

﴿فَاهْجُرْ﴾ ''کنارہ کشی اختیار کیجئے'' کا معنی یہ ہے کہ ان کو چھوڑے رکھنے پر ہمیشگی اور مداومت رکھیں۔ کیونکہ آپ ﷺ ان سے پہلے ہی بری تھے۔

❀ وَالرُّجْزَ : اس سے مراد "الصَّنَم" ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(نبی اکرم ﷺ سے کہا جارہا ہے:) اور آپ بت پرستی سے کنارہ کشی اختیار کیجئے۔'' یعنی اس کو چھوڑے رکھنے پر ہمیشگی اور مداومت اختیار رکھیں۔

✿:..... دونوں قراءات کے یہ معنی امام مجاہد نے کیے ہیں۔ اور دونوں معنی قریب قریب ہیں، کیونکہ عذاب والا کام ''بت پرستی'' ہے، اور ''بت پرستی'' عذابِ الٰہی کی طرف لے جاتی ہے۔ ❶

جبکہ ابو عبید اور محمد سالم محیسن کہتے ہیں کہ دونوں قراءات کا معنی ''عذاب والا کام'' ہے: ﴿الرِّجْزَ﴾ لغت تمیم، اور ﴿الرُّجْزَ﴾ لغت اہل حجاز ہے۔ ❷

2 - ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝٣٠﴾ (رقم الآية : 30)

لفظ [تِسْعَةَ عَشَرَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❸ دیکھیے: (سورة التوبة:36)

3 - ﴿وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ۝٣٣﴾ (رقم الآية : 33)

---

❶ الكشف: 347/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 733 ولطائف الاشارات: 4148/9

❷ لطائف الإشارات: 4148/9 والمهذب: 434/2 وعناياتِ رحمانی: 429/3

❸ لطائف الإشارات: 2316/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [إِذْ أَدْبَرَ] میں دو قراءات ہیں:

❁:..... "إِذْ"، إِذَا "یہ دونوں اسم ظرفِ زمان ہیں۔ "إِذْ" ماضی کے اور "إِذَا" مستقبل کے لیے آتا ہے، پس "إِذْ" مستقبل کو ماضی کے اور "إِذَا" ماضی کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔

✿ إِذَا دَبَرَ : یہ "دَبَرَ يَدْبُرُ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے اور ﴿إِذَا﴾ نے ماضی کو مستقبل کے معنی میں کر دیا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''قسم ہے رات کی! جب وہ جانے لگے۔''

❀ إِذْ أَدْبَرَ : یہ "أَدْبَرَ يُدْبِرُ" باب "إِفْعَال" سے ہے۔ اور ماضی کے معنی میں ہی ہے۔ [1] ترجمہ ہوگا: ''قسم ہے رات کی! جب وہ چلی جائے۔''

4 - ﴿فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ۝ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ۝﴾

(رقم الآية : 50، 49)

لفظ [مُّسْتَنفِرَةٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ مُّسْتَنفِرَةٌ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پس (کفار) کو کیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں، جیسے وہ سخت بدکنے والے گدھے ہیں، جو شیر (کے خوف) سے بھاگے ہیں۔''

❀ مُّسْتَنفَرَةٌ : یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''پس (کفار) کو کیا ہے کہ نصیحت سے منہ موڑنے والے ہیں، جیسے وہ سخت بدکے ہوئے گدھے ہیں، جو شیر (کے خوف) سے بھاگے ہیں۔'' [2]

❁:..... آیت میں کفار کے نصیحت اور آیات قرآنی سننے سے بھاگنے کو ان جنگلی گدھوں کے ساتھ تشبیہ دی جا رہی ہے جو شیر کی آہٹ سے بدک کر بے تحاشا بھاگتے ہیں۔

5 - ﴿وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ﴾ (رقم الآية : 56)

لفظ [يَذْكُرُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يَذْكُرُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿كَلَّا بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ کفار کے بارے میں خبر دی جا رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار) نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔''

❀ تَذْكُرُونَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ کفار سے خطاب ہو رہا ہے۔ [3] اور اس میں زجر و توبیخ

---

[1] المهذب: 434/2 والموضح: 1312

[2] تيسير الرحمن

[3] المهذب: 434/2 والموضح: 1314

[4] الموضح: 1315

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(ڈانٹ ڈپٹ) زیادہ ہے۔ یا اس سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے، کہ آپ ان سے کہہ۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور تم (کفار) نصیحت حاصل نہیں کر سکتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔'' یعنی اللہ کی مشیئت اور توفیق کے بغیر تم ایمان نہیں لا سکتے۔

❶ الکشف: 348/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة القيامة

1 - ﴿لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١﴾ (رقم الآية : 1)

لفظ [لَآ أُقْسِمُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَآ أُقْسِمُ : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ اس قراءت میں ﴿لَا﴾ زائدہ ہے۔ جس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا، اور یہ عربی کا اسلوب ہے۔ جس طرح قرآن مجید میں اور مقامات پر بھی " لَا " آیا ہے۔ جیسے: ﴿مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ﴾ (الأعراف: 12) ''تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔؟'' اور ﴿لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتٰبِ﴾ (الحدید: 29) ''تا کہ اہل کتاب جان لیں۔''

ترجمہ ہوگا: ''میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔'' قیامت کے دن کی قسم کھانے کا مقصد اس کی اہمیت وعظمت کو واضح کرنا ہے۔

❷ یہ ﴿لَا﴾ اصلی ہے، کیونکہ قرآن مجید ایک سورت کی مانند ہے، اس کا ایک حصہ دوسرے کے ساتھ ملا ہوا ہے، اس کی ایک سورت میں ایک بات ذکر کی جاتی ہے اور اس کا جواب دوسری سورت میں ہوتا ہے۔ جیسے سورة الحجر: 6 میں کفار کی بات ذکر کی گئی: ﴿وَقَالُوا يٰٓأَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ۝٦﴾ ''اور (کفار) نے کہا: اے وہ شخص جس پر ذکر (قرآن) اتارا گیا ہے، بے شک تو تو مجنون (دیوانہ) ہے۔'' اور اس کا جواب سورة القلم: 2 میں دیا گیا ہے: ﴿مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ﴾ ''آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون (دیوانہ) نہیں ہیں۔''

اسی طرح یہاں بھی چونکہ پچھلی سورت "سورة المدثر" کے آخر میں دوبارہ جی اٹھنے کے منکروں کا ذکر ہو رہا ہے، تو اس سورت کے شروع میں ان کی بات کا رد کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''ایسی بات نہیں ہے (جو تم کہتے ہو کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں) میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔''[1]

✿ لَآ أُقْسِمُ : اس قراءت میں ﴿لَ﴾ لام تاکید ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''یقیناً میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔''

---

[1] الكشف: 349/2 والموضح: 1317

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

2 - ﴿فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [بَرِقَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ بَرَقَ ❀ بَرِقَ

✿:..... یہ فعل عربوں کے ہاں "بَرَقَ يَبْرُقُ" باب "نَصَرَ" اور "بَرِقَ يَبْرَقُ" باب "سَمِعَ" دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ جس کا معنی: ''دہشت کی وجہ سے آنکھوں کا پتھرا جانا، چندھیا جانا'' ہے۔ ❶ اخفش کہتے ہیں: عرب میں ﴿بَرِقَ﴾ 'کسرہ' کے ساتھ زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ ❷ اور بعض کے نزدیک ﴿بَرَقَ﴾ کا معنی ہے: ''دہشت کی وجہ سے آنکھیں جھپکے ہی نہ، بند ہی نہ ہوں۔'' اور ﴿بَرِقَ﴾ کا معنی ہے: ''خوف کی وجہ سے آنکھیں حیرت زدہ ہو جائیں۔'' ❸

3 - ﴿كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝٢١﴾ (رقم الآية : 20، 21)

لفظ [تُحِبُّونَ ... تَذَرُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُحِبُّونَ ... يَذَرُونَ : یہ دونوں جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ان کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿يُنَبَّؤُا الْإِنسَانُ﴾ میں ﴿الْإِنسَانُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جو کہ اسم جنس ہے اور جمع "النَّاس" کا معنی دے رہا ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں (اصل بات یہ ہے کہ) لوگ جلدی ملنے والی (دنیا) کو پسند کرتے ہیں۔ اور بعد میں آنے والی (آخرت) کو چھوڑ دیتے ہیں۔''

❀ تُحِبُّونَ ... تَذَرُونَ : یہ دونوں جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ کفار مکہ سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❺ اور اس میں زجر و توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) زیادہ ہے۔ یا اس سے پہلے " قُلْ لَّهُمْ " محذوف ہے، کہ نبی اکرم ﷺ سے کہا جا رہا ہے کہ آپ ان سے کہہ دیں۔ ❻

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں (اصل بات یہ ہے کہ) تم (کفار) جلدی ملنے والی (دنیا) کو پسند کرتے ہو۔ اور بعد میں آنے والی (آخرت) کو چھوڑ دیتے ہو۔''

---

❶ المهذب: 436/2

❷ عنایاتِ رحمانی: 435/3

❸ الموضح: 1317

❹ الموضح: 1318 وحجة القراءات لأبي زرعة: 736

❺ لطائف الاشارات: 4160/9

❻ الموضح: 1318

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝٢٦ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝٢٧﴾ (رقم الآية : 27، 26)

لفظ [مَنْ ۜ رَاقٍ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **مَنْ سكت رَاقٍ**: اس کی چار توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ اس قراءت میں 'نون' کو 'را' میں ادغام سے بچانے کے لیے دونوں کے درمیان سکتہ کیا گیا ہے، کہ یہ مثلین نہیں ہیں۔

❷ اور ادغام کرنے سے راء میں تکرار اور تشدید پیدا ہو جاتی ہے، جو کہ ادائیگی میں مشکل ہے۔

❸ اور اس لیے بھی کہ ادغام کرنے سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ **"اَلْمُرُوْق"** سے مبالغہ کا صیغہ ہے، جس کا معنی **"اَلْهُرُوْب"** ''بھاگنا'' ہے۔ جیسے عرب میں کہا جاتا ہے: **"رَجُلٌ مُّرَاقٌ"** ''بھاگنے والا مرد'' اور **"نَاقَةٌ مُّرَاقَةٌ"** ''بھاگنے والی اونٹنی'' جبکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ **"رَقٰى يَرْقِيْ رُقْيَةً"** سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، جس کا معنی: ''دم کرنا، جھاڑ پھونک کرنا'' ہے۔

❹ اسی طرح سکتہ کرنے سے معنی میں بھی زور پیدا ہو جاتا ہے۔ ترجمہ ہے: ''ہرگز نہیں، (وہ وقت یاد کرو) جب (جان) ہنسلیوں تک پہنچ جائے گی۔ اور کہا جائے گا: کون ہے؟ دم کرنے والا (طبیب جو دم کرے اور یہ موت سے بچ جائے)۔''

❁ **مَنْ ترك السكت رَّاقٍ**: اس قراءت میں اصل کے مطابق ادغام کے ساتھ پڑھا گیا ہے، کیونکہ یہ دونوں کلمات رسم میں اکٹھے لکھے ہوئے ہیں۔ اور ادغام متقاربین میں بھی ہو جاتا ہے۔ [1]

5 - ﴿أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ۝٣٦﴾ (رقم الآية : 36)

لفظ [يَحْسَبُ] میں دو قراءات ہیں۔ [2] دیکھیے: (سورة البقرة:273)

6 - ﴿أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ۝٣٧﴾ (رقم الآية : 37)

لفظ [يُمْنَىٰ] میں دو قراءات ہیں:

❁ **يُمْنَىٰ**: یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ کیونکہ اسے ماقبل ﴿مَّنِيٍّ﴾ پر محمول کیا گیا ہے، جو مذکر ہے۔ اور یہ اس کی صفت ہے۔

ترجمہ ہو گا: ''کیا (انسان) حقیر سے پانی کا ایک نطفہ (قطرہ) نہیں تھا جو (حقیر سا پانی رحم مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے۔''

---

[1] الحجة للفارسي: 528/4 والموضح: 1318، 1318 والكشف: 55/2، 56 وطلائع البشر: 11

[2] المهذب: 436/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❀ **تُمْنٰى**: یہ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ کیونکہ اسے ماقبل ﴿نُطْفَةً﴾ پر محمول کیا گیا ہے، جو مؤنث ہے اور یہ اس کی صفت ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''کیا (انسان) حقیر سے پانی کا ایک نطفہ (قطرہ) نہیں تھا جو (نطفہ/قطرہ رحم مادر میں) ٹپکایا جاتا ہے۔''

❁:..... حقیقت میں دونوں قراءات ہم معنی ہیں، کیونکہ ''حقیر سا پانی'' وہ ''نطفہ/قطرہ'' ہے، اور جو ''نطفہ/قطرہ'' ہے وہ ''حقیر سا پانی'' ہے۔

[1] الموضح: 1920-1319 والكشف: 351/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الدهر

1 - ﴿إِنَّآ أَعْتَدْنَا لِلْكَٰفِرِينَ سَلَٰسِلَا۠ وَأَغْلَٰلًا وَسَعِيرًا ۝٤﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [سَلَٰسِلَا۠] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....لفظ ﴿سَلَٰسِلَا۠﴾ عربوں کے ہاں منصرف اور غیر منصرف دونوں استعمال ہوتا ہے۔ اخفش کہتے ہیں: ''بنو اسد تمام غیر منصرف اسماء کو منصرف پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اسماء میں منصرف ہونا ہے اصل ہے اور غیر منصرف ہونا عارضی ہے۔'' [1] اور امام کسائی کہتے ہیں: ''بعض عرب اسم تفضیل کے علاوہ تمام غیر منصرف اقسام کو منصرف پڑھتے ہیں۔ اور باقی عرب قبائل اسے غیر منصرف پڑھتے ہیں۔ کیونکہ یہ "مَسَاجِد، مَحَارِيْب" کی طرح جمع تکسیر ہے۔ [2] اور نحو کا قاعدہ ہے: ہر وہ جمع تکسیر جس میں تیسری جگہ 'الف' ہو اور اس کے بعد دو یا تین حرف آ جائیں تو وہ 'جمع منتہی الجموع' ہوتی ہے۔ [3] اور 'جمع منتہی الجموع' اسباب منع منصرف میں سے ایسا سبب ہے، جو اکیلا دو کے قائم مقام ہوتا ہے۔

❁ سَلَٰسِلَا۠: اس قراءت میں اس کو 'غیر منصرف' پڑھا گیا ہے۔ اور غیر منصرف پر 'تنوین' نہیں آتی۔

❁ سَلَاسِلًا: اس قراءت میں اس کو 'منصرف' پڑھا گیا ہے۔

2 - ﴿كَانَتْ قَوَارِيرَا۠ ۝١٥ قَوَارِيرَا۠ مِن فِضَّةٍ﴾ (رقم الآية : 15-16)

لفظ [قَوَارِيرَا۠ ۝١٥ قَوَارِيرَا۠] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....لفظ ﴿قَوَارِيرَا۠﴾ عربوں کے ہاں منصرف اور غیر منصرف دونوں استعمال ہوتا ہے۔ اخفش کہتے ہیں: ''بنو اسد تمام غیر منصرف اسماء کو منصرف پڑھتے ہیں۔ کیونکہ اسماء میں منصرف ہونا ہے اصل ہے اور غیر منصرف ہونا عارضی ہے۔'' [4] اور امام کسائی کہتے ہیں: ''بعض عرب اسم تفضیل کے علاوہ تمام غیر منصرف اقسام کو منصرف پڑھتے ہیں۔ اور باقی عرب قبائل اسے غیر منصرف پڑھتے ہیں۔ کیونکہ یہ جمع تکسیر ہے۔ [5] اور نحو کا قاعدہ ہے: ہر وہ جمع تکسیر جس میں تیسری جگہ الف ہو اور اس کے بعد دو یا تین حرف آ جائیں تو وہ 'جمع منتہی الجموع' ہوتی ہے۔ [6] اور 'جمع منتہی الجموع' اسباب منع منصرف میں سے ایسا سبب ہے، جو اکیلا دو کے قائم

[1] لطائف الإشارات: 9/ 4169
[2] إتحاف فضلاء البشر: 576-577
[3] لطائف الإشارات: 9/ 4171
[4] لطائف الاشارات: 9/ 4169
[5] اتحاف فضلاء البشر: 576-577
[6] لطائف الاشارات: 9/ 4171

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مقام ہوتا ہے۔

✿ **قَوَارِيْرَا۠ ۝ قَوَارِيْرَا**: اس قراءت میں ان دونوں کو 'غیر منصرف' پڑھا گیا ہے۔ اور غیر منصرف پر 'تنوین' نہیں آتی۔

❀ **قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا**: اس قراءت میں ان دونوں کو 'منصرف' پڑھا گیا ہے۔

✪:.....لفظ ﴿قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ﴾: بعض مصاحف بصرہ میں ﴿قَوَارِيْرَ﴾ بغیر الف مکتوب ہے۔ ❶

3 - ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ﴾ (رقم الآية : 21)

لفظ [عٰلِيَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

✪:..... یہ کلمہ "عَلَا يَعْلُوْ عُلُوًّا" باب "نَصَرَ" سے اسم فاعل ہے۔ جس کا معنی "اوپر" ہے۔ (لطائف الإشارات: 9/ 4175)

✿ **عٰلِيَهُمْ**: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور آگے ﴿ثِيَابُ سُنْدُسٍ﴾ اس کی خبر ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: "(جنتیوں) کے (جسموں) پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور (ان پر) موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔"

❷ یہ خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور آگے ﴿ثِيَابُ سُنْدُسٍ﴾ اس کا مبتداء مؤخر ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: "باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے (جنتیوں) کے (جسموں) پر۔"

اصل میں یہ "عَالِيُهُمْ" تھا۔ 'يَا' پر ضمہ ثقیل تھا، لہٰذا اسے ساکن کر دیا گیا۔ اور نحوی قاعدے کے مطابق "هاء" کو کسرہ دے دیا گیا کیونکہ ماقبل 'یائے ساکنہ' ہے۔

❀ **عٰلِيَهُمْ**: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ ماقبل ﴿وَ لَقّٰهُمْ نَضْرَةً﴾ یا ﴿وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا﴾ کی ضمیر منصوب سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: "اس حال میں کہ (جنتیوں) کے (جسموں) پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور

---

❶ المقنع: 38 والجميلة: 433

❷ الموضح: 1323 وشرح الهداية: 544 والكشف: 354/2

❸ لطائف الاشارات: 9/ 4175 وإتحاف فضلاء البشر: 578/2

❹ الكشف: 354/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ان پر) موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔"

❷ یہ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، کیونکہ یہ "فَوْقَهُمْ" کے معنی میں ہے۔[1] اس کا ترجمہ ﴿عٰلِيَهُمْ﴾ "مبتداء" والا ہے۔

دونوں صورتوں میں آگے ﴿ثِيَابُ سُنْدُسٍ﴾ ابتداء میں ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

لفظ [خُضْرٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ خُضْرٍ : اس قراءات میں یہ ماقبل ﴿ثِيَابُ سُنْدُسٍ﴾ میں ﴿سُنْدُسٍ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے کیونکہ ﴿سُنْدُسٍ﴾ اسم جنس ہے، ابو الحسن فارسی کہتے ہیں: اسم جنس میں چونکہ واحد وجمع دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ اس لیے ﴿خُضْرٍ﴾ جمع کا ﴿سُنْدُسٍ﴾ اسم جنس کی صفت بننا صحیح ہے۔ جیسے دوسرے مقام پر بھی ہے: ﴿وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ﴾ (الرعد: 12) یہاں ﴿السَّحَابَ﴾ 'اسم جنس' کی صفت ﴿الثِّقَالَ﴾ 'جمع' لائی گئی ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(جنتیوں کے جسموں) پر سبز باریک ریشمی کپڑے ہوں گے۔"

❀ خُضْرٌ : اس قراءات میں یہ ماقبل ﴿ثِيَابُ سُنْدُسٍ﴾ میں ﴿ثِيَابُ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

ترجمہ ہوگا: "(جنتیوں کے جسموں) پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے۔"

لفظ [وَّاِسْتَبْرَقٌ] میں دو قراءات ہیں:

✿ وَّاِسْتَبْرَقٌ : اس قراءات میں یہ ماقبل ﴿ثِيَابُ سُنْدُسٍ﴾ میں ﴿ثِيَابُ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اصل عبارت ہے: "عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ وَّعَالِيَهُمْ اِسْتَبْرَقٌ۔" اور اس کا مضاف محذوف ہے، جسے حذف کر کے اسے اس جگہ اعراب دے دیا گیا ہے۔ اصل عبارت ہے: "ثِيَابُ اِسْتَبْرَقٍ"۔

ترجمہ ہوگا: "اور (ان پر) موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔"

❀ وَّاِسْتَبْرَقٍ : اس قراءات میں یہ ماقبل ﴿ثِيَابُ سُنْدُسٍ﴾ میں ﴿سُنْدُسٍ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اصل عبارت ہے: "ثِيَابُ سُنْدُسٍ وَّ ثِيَابُ اِسْتَبْرَقٍ۔"[2]

ترجمہ ہوگا: "اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔"

✿:..... لفظ ﴿عٰلِيَهُمْ﴾، ﴿خُضْرٌ﴾ اور ﴿وَّاِسْتَبْرَقٌ﴾ کی قراءات کو ملائیں تو سات

[1] الحجة للفارسي: 498/4

[2] الموضح: 1324 والحجة للفارسي: 500/4 والكشف: 355/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قراءات بنتی ہیں:

1 ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ﴾

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''مبتداء'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(جنتیوں) کے (جسموں) پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور (ان پر) موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔''

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''خبر مقدم'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے (جنتیوں) کے (جسموں) پر۔''

2 ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ﴾

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''مبتداء'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(جنتیوں) کے (جسموں) پر سبز باریک ریشمی کپڑے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔''

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''خبر مقدم'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''سبز باریک ریشمی کپڑے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے (جنتیوں) کے (جسموں) پر۔''

3 ﴿عٰلِيَهِمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٍ﴾

﴿عٰلِيَهِمْ﴾ ''مبتداء'' کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(جنتیوں) کے (جسموں) پر باریک ریشم کے سبز کپڑے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔''

﴿عٰلِيَهِمْ﴾ ''خبر مقدم'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''باریک ریشم کے سبز کپڑے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے (جنتیوں) کے (جسموں) پر۔''

4 ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ﴾

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''حال'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''اس حال میں کہ (جنتیوں) کے (جسموں) پر باریک ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور (ان پر) موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔''

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''ظرف'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ﴿عٰلِيَهِمْ﴾ ''مبتداء'' والا ہوگا۔

5 ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ﴾

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''حال'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''اس حال میں کہ (جنتیوں) کے (جسموں) پر سبز باریک ریشمی کپڑے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔''

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''ظرف'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ﴿عٰلِيَهِمْ﴾ ''مبتداء'' والا ہوگا۔

6 ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٍ﴾

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''حال'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''اس حال میں کہ (جنتیوں) کے (جسموں) پر باریک ریشم کے سبز کپڑے اور موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔''

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''ظرف'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ﴿عٰلِيهِمْ﴾ ''مبتداء'' والا ہوگا۔

❼ ﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ﴾

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''حال'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''اس حال میں کہ (جنتیوں) کے (جسموں) پر سبز باریک ریشمی کپڑے ہوں گے اور (ان پر) موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔''

﴿عٰلِيَهُمْ﴾ ''ظرف'' ہونے کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''(جنتیوں) کے (جسموں) پر سبز باریک ریشمی کپڑے ہوں گے اور (ان پر) موٹے ریشم کے (کپڑے) ہوں گے۔''

4 - ﴿وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۳۰﴾

(رقم الآية : 30)

لفظ [تَشَآءُوْنَ] میں دو قراءات ہیں:

❀ يَشَآءُوْنَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ماقبل ﴿نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ﴾ سے مناسبت ہے۔ کفار کے متعلق خبر دی جارہی ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (کفار کچھ بھی) چاہ نہیں سکتے، مگر یہ کہ اللہ چاہے، یقیناً اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔''

❀ تَشَآءُوْنَ : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ تمام بنی آدم سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور تم (سب، کچھ بھی) چاہ نہیں سکتے، مگر یہ کہ اللہ چاہے، یقیناً اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔''

❶ حجة القراءات لأبي زرعة: 741 ❷ الكشف: 356/2 والموضح: 1325

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ المرسلٰت

1 - ﴿عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [عُذْرًا... نُذْرًا] میں دو قراءات ہیں:

✿ عُذْرًا... نُذْرًا: یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " ذال " کے سکون کے ساتھ

❀ عُذُرًا ... نُذُرًا: یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " ذال " کے ضمہ کے ساتھ

✿:.....قرآن مجید میں ایک جگہ ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا﴾ میں ﴿عُذْرًا﴾ صرف 'سکون' کے ساتھ ہے۔ ❶

2 - ﴿وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝﴾ (رقم الآية : 11)

لفظ [اُقِّتَتْ] میں تین قراءات ہیں:

✿:..... یہ کلمہ "الْوَقْت" سے ہے۔عربی کا قاعدہ ہے: ہر وہ 'واو' مضموم جس کا ضمہ اصلی ہو اور وہ کلمہ کے شروع میں آجائے تو اس پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے اس کو 'ہمزہ' سے بدلنا جائز ہے۔جیسے: "وُجُوْهٌ، اُجُوْهٌ" ❷

✿ اُقِّتَتْ : اس قراءت میں قاعدے کے مطابق 'واو' کو 'ہمزہ' سے بدلا گیا ہے۔ یہ قبیلہ قیس کی لغت ہے۔ ❸

❀ وُقِّتَتْ ✿ وُقِتَتْ : ان دونوں قراءات میں اصل کے موافق 'واو' سے پڑھا گیا ہے۔اور 'قاف' کی تشدید اور تخفیف دونوں لغتیں ہیں۔ ❹

✿:.....امام زجاج کہتے ہیں کہ یہ کلمہ 'ہمزہ' سے ہو یا 'واو' سے دونوں کا معنی ایک ہی ہے۔ ❺

ترجمہ ہے: ''اور جب رسولوں کو وقت مقرر پر لایا جائے گا۔''

---

❶ المغني لمحمد سالم محيسن:340/3

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 743 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 193/13

❸ شرح الجعبرى على متن الشاطبية: 2468/5

❹ شرح الهداية: 546 والموضح: 1328 وطلائع البشر: 209

❺ معانى القرآن وإعرابه للزجاج: 208/5

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

3 - ﴿فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ﴾ (رقم الأية : 23)

لفظ [فَقَدَرْنَا] میں دوقراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے:(سورة الحجر:60)

4 - ﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ﴾

(رقم الأية : 30، 29)

لفظ [اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ] میں دوقراءات ہیں:

✿ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ : یہ جمع مذکر مخاطب، فعل امر حاضر معروف ہے۔ اس قراءات میں امر (حکم) کو مکرر لایا گیا ہے تاکہ اس کی طرف جلدی منتقل ہوا جائے۔ یعنی قیامت کے دن جہنمیوں سے کہا جائے گا۔ ترجمہ ہوگا: ''اس چیز کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے۔ چلو اس (دھویں کے) سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔''

❀ اِنْطَلَقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ : یہ جمع مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ جہنمیوں کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔ یعنی جب انہیں حکم دیا جائے گا تو وہ مجبوراً چل پڑیں گے اور حکم سے تاخیر کرنا ممکن نہ ہوگا۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اس چیز کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے۔ وہ چلے جائیں گے اس (دھویں کے) سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہوگا۔''

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''قیامت کے دن جہنمیوں سے کہا جائے گا: اس چیز کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے۔ چلو اس (دھویں کے) سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے، تو وہ چلے جائیں گے۔'' ❸

❁:..... آیت میں جہنمیوں کے عذاب کا ذکر کیا جارہا ہے کہ اس دن جہنم سے گرم بخارات اٹھیں گے جو جہنمیوں کے اوپر سایہ کردیں گے، یہ برائے نام سایہ ہوگا، مگر شدید گرم جو ان کو سایہ، ٹھنڈک یا سکون پہنچانے کے بجائے اپنی حرارت کی وجہ سے ان میں گھبراہٹ اور اضطراب پیدا کردے گا۔ یہ سایہ اوپر اٹھ کو تین بڑی شاخوں میں تقسیم ہوجائے گا۔ اور ان کے آگے سے، پیچھے سے اور اوپر سے۔ غرض ہر طرف سے انہیں گھیرے میں لے لے گا، اس دن اللہ کے فرمانبردار بندے عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔ اور نافرمانوں کو اگر سایہ مہیا کیا بھی جائے گا تو وہ ان کے عذاب میں اضافہ ہی کرے گا۔ ❹

---

❶ المهذب: 440/2

❷ لطائف الإشارات: 4191/6

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 197/13

❹ تفسير تيسير القرآن

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

5 - ﴿إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾﴾ (رقم الآية :32، 33)

لفظ [جِمَالَتٌ] میں تین قراءات ہیں:

✿ **جِمَالَتٌ** : یہ " جَمَلٌ " کی جمع ہے۔ جیسے: "حَجَرٌ" کی جمع " حِجَارَةٌ " آتی ہے۔ اس کے آخر میں 'تاء' جمع مونث سالم ہونے کی وجہ ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے دن) بلاشبہ وہ (جہنم کی آگ) محل جیسے (بڑے بڑے) شعلے پھینکے گی، جیسے وہ زرد (رنگ کے) اونٹ ہوں۔'' یعنی اس کے بلند شعلے اس طرح دِکھائی دیں گے جس طرح زرد رنگ کے اونٹوں کی جماعت ہو۔

❀ **جِمَالَتٌ** : یہ "جَمَلٌ " کی جمع الجمع ہے، کیونکہ " جَمَلٌ " کی جمع " جِمَلَتٌ " آتی ہے، اور اس کی جمع "جِمَالَتٌ" آتی ہے۔ جیسے: " بُيُوْتَاتٌ، اَلطُّرُقَاتُ، رِجَالَاتٌ "جمع الجمع ہے۔ ترجمہ وہی ہے۔

✿ **جُمَالَتٌ** : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❀ امام فراء کہتے ہیں: یہ " جَمَلٌ " ہی کی جمع الجمع ہے۔ کیونکہ " جَمَلٌ " سے "جِمَالَاتٌ، جُمَالَاتٌ" دونوں طرح جمع آتی ہے۔ ❶

❀ یہ " جُمَلٌ "کی جمع الجمع ہے، کیونکہ " جُمَلٌ "کی جمع " جُمَالٌ " آتی ہے، اور اس کی جمع "جُمَالَاتٌ" آتی ہے۔ اس کے آخر میں 'تاء' جمع مونث سالم ہونے کی وجہ ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ موٹی رسی ہے، جو کشتی کے بادبان میں باندھی جاتی ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے دن) بلاشبہ وہ (جہنم کی آگ) محل جیسے (بڑے بڑے) شعلے پھینکے گی، جیسے وہ زرد (رنگ کی) بادبان کی رسی ہو۔'' یعنی جس طرح وہ بادبان کی رسی بلند ہوتی ہے اس طرح وہ آگ بڑے بڑے بلند شعلے پھینکے گی۔ ❸

6 - ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾﴾ (رقم الآية : 41)

لفظ [عُيُوْنٍ] میں دو قراءات ہیں۔ ❹ دیکھیے: (سورۃ الحجر:45)

---

❶ الموضح: 1330

❷ الموضح: 1330 وإتحاف فضلاء البشر: 582/2 ولطائف الإشارات: 4192/9

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 199/13

❹ المغني لمحمد سالم محيسن:310/2، 311

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة النبأ

1 - ﴿وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿١٩﴾﴾ (رقم الآية : 19)

لفظ [فُتِحَتِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فُتِحَتِ : یہ "فَتَحَ يَفْتَحُ فَتْحًا" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور (قیامت کے دن) آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے دروازے ہوجائے گا۔''

یاد رہے افعال قلت اور کثرت دونوں پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ یہ مصادر سے ماخوذ ہوتے ہیں، جس طرح ان سے قلت کا معنی لیا جاتا ہے اسی طرح ان سے کثرت کا معنی بھی لیا جاسکتا ہے۔ تو اس قراءات سے کثرت ومبالغہ کا معنی لینا بھی صحیح ہے اگرچہ یہ باب "تَفْعِيْل" سے نہیں ہے۔ ❶

❀ فُتِّحَتِ : یہ "فَتَّحَ يُفَتِّحُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''اور (قیامت کے دن) آسمان پورا کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے دروازے ہوجائے گا۔''

اسی کے مثل دوسرے مقام پر ہے: ﴿جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ﴾ (ص: 50) ''ہمیشہ رہنے والی جنتیں، جن کے دروازے ان کے لیے پورے کھلے ہوں گے۔'' ❸

2 - ﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿٢١﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿٢٢﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿٢٣﴾﴾

(رقم الآية : 23، 22، 21)

لفظ [لّٰبِثِيْنَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لّٰبِثِيْنَ : یہ "لَبِثَ يَلْبَثُ" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اس میں صفت عارضی ہوتی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے۔ سرکشوں کے لیے ٹھکانہ ہے۔ وہ (سرکش) مدتوں اس میں رہنے والے ہیں۔''

❀ لَّبِثِيْنَ : یہ "لَبِثَ يَلْبَثُ" سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اور اس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے۔ سرکشوں کے لیے ٹھکانہ ہے۔ وہ (سرکش) مدتوں اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

---

❶ الموضح: 1118 ❷ المهذب: 443/2 ❸ الموضح: 468

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❁:.....صفت مشبہ اور اسم فاعل دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں، تاہم دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں صفت، عارضی ہوتی ہے اور صفت مشبہ میں دائمی اور لازمی۔[1] ﴿لٰبِثِيْنَ﴾ 'اسم فاعل' کے ساتھ قراءت میں بعد کا کلمہ ﴿اَحْقَابًا﴾ ہمیشگی کا مفہوم دے رہا ہے، جبکہ ﴿لَّبِثِيْنَ﴾ قراءت میں 'صفت مشبہ' اور بعد کا کلمہ ﴿اَحْقَابًا﴾ دونوں مل کر لامتناہی (کبھی نہ ختم ہونے والے) عذاب کا معنی دے رہے ہیں۔[2]

3 - ﴿لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝﴾ (رقم الآية: 25، 24)

لفظ [غَسَّاقًا] میں دو قراءات ہیں:

❁ غَسَّاقًا: یہ اسم مصدر ہے۔ جیسے: "اَلْعَذَاب، اَلنَّكَال، اَلشَّرَاب" اسم مصدر ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''(اہل جہنم، جہنم) میں نہ کوئی ٹھنڈ چکھیں گے اور نہ کوئی پینے کی چیز۔ مگر کھولتا ہوا پانی اور پیپ (جو کہ جہنمیوں کے چمڑوں سے بہہ رہی ہوگی)۔''

❁ غَسَّاقًا: یہ اسم مبالغہ ہے۔ جیسے: "ضَرَّابٌ" اسم مبالغہ ہے۔[3]

ترجمہ ہوگا: ''(اہل جہنم، جہنم) میں نہ کوئی ٹھنڈ چکھیں گے اور نہ کوئی پینے کی چیز۔ مگر کھولتا ہوا پانی اور بہت زیادہ پیپ (جو کہ جہنمیوں کے چمڑوں سے بہہ رہی ہوگی)۔''

4 - ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝﴾ (رقم الآية: 35)

لفظ [لَا كِذَّابًا] میں دو قراءات ہیں:

❁ لَا كِذَّابًا: اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❁ یہ "كَذَبَ يَكْذِبُ كِذْبًا وَكِذَابًا" باب "ضَرَبَ" سے مصدر ہے، جیسے: "حَسَبَ يَحْسِبُ حِسَابًا، كَتَبَ يَكْتُبُ كِتَابًا" ہے، اور یہ "صَدَقَ" کی ضد ہے۔ جس کا معنی: ''جھوٹ بولنا'' ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جنت) میں وہ (جنتی) نہ بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹی بات۔'' کہ کوئی جھوٹ بول رہا ہے۔

❁ یہ "كَاذَبَ يُكَاذِبُ مُكَاذَبَةً وَكِذَابًا" باب "مُفَاعَلَة" سے مصدر ہے۔ جس کا معنی: ''ایک دوسرے کو جھٹلانا'' ہے۔[4]

---

[1] تسهيل الصرف: 54

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 210/13

[3] المهذب: 443/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 211/13

[4] لطائف الإشارات: 4206/9 وحجة القراءات لأبي زرعة: 746

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(جنت) میں وہ (جنتی) نہ بے ہودہ بات سنیں گے، اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا'' کہ کوئی کسی کو جھوٹا کہہ رہا ہے۔

❀ لَا كِذَّابًا: یہ "كَذَّبَ يُكَذِّبُ تَكْذِيبًا وَكِذَّابًا" باب "تَفْعِيل" سے ہے اور "تَصْدِيقٌ" کی ضد ہے۔ جس کا معنی: ''جھٹلانا'' ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اس (جنت) میں نہ وہ بے ہودہ بات سنیں گے، اور نہ جھٹلانا'' کہ کوئی کسی کو جھوٹا کہہ رہا ہے۔

5 - ﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿36﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿37﴾﴾ (رقم الآية: 36، 37)

لفظ [رَبِّ السَّمٰوٰتِ ... الرَّحْمٰنِ] میں تین قراءات ہیں:

✿ رَبُّ ... الرَّحْمٰنُ: اس قراءت میں ﴿رَبُّ﴾ مبتداء اور ﴿الرَّحْمٰنُ﴾ اس کی خبر ہے، اس لیے دونوں مرفوع ہیں۔ اور ﴿لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا﴾ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(گزشتہ آیات میں جنت کے انعامات ذکر کرنے کے بعد کہا جا رہا ہے، یہ سب کچھ) آپ کے رب کی طرف سے (جنتیوں کے نیک اعمال کے) بدلے میں عطیہ ہے جو کافی ہوگا۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا رب، بے حد رحم فرمانے والا ہے، وہ (لوگ) اس سے (قیامت کے دن اس کے جاہ وجلال کی وجہ سے) کوئی بات کرنے کی قدرت (وطاقت) نہیں رکھیں گے۔''

❀ رَبِّ ... الرَّحْمٰنِ: اس قراءت میں ﴿رَبِّ﴾ اور ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ ماقبل ﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ﴾ میں ﴿رَبِّكَ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔

ترجمہ ہوگا: ''(گزشتہ آیات میں جنت کے انعامات ذکر کرنے کے بعد کہا جا رہا ہے، یہ سب کچھ) آپ کے رب کی طرف سے (جنتیوں کے نیک اعمال کے) بدلے میں عطیہ ہے جو کافی ہوگا۔ یعنی آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کے رب، بے حد رحم فرمانے والے (کی طرف سے)۔ وہ (لوگ) اس سے (قیامت کے دن اس کے جاہ وجلال کی وجہ سے) کوئی بات کرنے کی قدرت (وطاقت) نہیں رکھیں گے۔''

✿ رَبِّ ... الرَّحْمٰنُ: اس قراءت میں ﴿رَبِّ﴾ ماقبل ﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ﴾ میں ﴿رَبِّكَ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہے اور ﴿الرَّحْمٰنُ﴾ سے آگے جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے۔ اور یہ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور ﴿لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا﴾ اس کی خبر ہے۔ ❷

---

❶ المهذب: 443/2 والموضح: 1333

❷ الكشف: 360/2 والمهذب: 443/2 والموضح: 1334

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''(گزشتہ آیات میں جنت کے انعامات ذکر کرنے کے بعد کہا جارہا ہے، یہ سب کچھ) آپ کے رب کی طرف سے (جنتیوں کے نیک اعمال کے) بدلے میں عطیہ ہے جو کافی ہوگا۔ یعنی آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کے رب (کی طرف سے)۔ بے حد رحم فرمانے والا ہے وہ، کہ وہ (لوگ) اس سے (قیامت کے دن اس کے جاہ وجلال کی وجہ سے) کوئی بات کرنے کی قدرت (وطاقت) نہیں رکھیں گے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة النازعات

1 - ﴿يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۝١٠ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١﴾

(رقم الآية : 10، 11)

لفظ [أَإِنَّا ... أَإِذَا] میں تین قراءات ہیں:

- **أَإِنَّا ... أَإِذَا**: اس قراءت میں یہ دونوں استفہام کے ساتھ ہیں۔ اور استفہام کا تکرار معنی میں تاکید اور آخرت کے انکار میں مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''یہ (آخرت کے منکر) کہتے ہیں کہ کیا بے شک ہم یقینا پہلی حالت میں لوٹائے جانے والے ہیں (یعنی مر کر پھر پیدا کیے جانے والے ہیں)؟ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟''

- **أَإِنَّا ... إِذَا**: اس قراءت میں ﴿أَإِنَّا﴾ استفہام کے ساتھ، اور ﴿إِذَا﴾ اخبار کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''یہ (آخرت کے منکر) کہتے ہیں کہ کیا بے شک ہم یقینا پہلی حالت میں لوٹائے جانے والے ہیں (یعنی مر کر پھر پیدا کیے جانے والے ہیں) جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟''

- **إِنَّا ... أَإِذَا**: اس قراءت میں ﴿إِنَّا﴾ اخبار کے ساتھ، اور ﴿أَإِذَا﴾ استفہام کے ساتھ ہے۔ دونوں جملے چونکہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں اس لیے ایک استفہام کے ذریعے ہی دونوں کا انکار کیا جا رہا ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''یہ (آخرت کے منکر) کہتے ہیں کہ بے شک ہم یقینا پہلی حالت میں لوٹائے جانے والے ہیں (یعنی مر کر پھر پیدا کیے جانے والے ہیں) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے؟''

لفظ [نَّخِرَةً] میں دو قراءات ہیں:

- **نَّخِرَةً**: اس کے دو معنی کیے گئے ہیں:
  1. ﴿عِظَامًا نَّخِرَةً﴾ ''ایسی ہڈیاں جن سے گوشت اتر چکا ہو۔'' [2]

---

[1] المهذب: 444/2

[2] الحجة في القراءات السبع لابن خالويه: 362

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

❷ ﴿عِظَامًا نَّخِرَةً﴾ ''ایسی فارغ ہڈیاں جن سے ہوا گزرے تو آواز پیدا ہو جائے۔''❶

❀ نَّخِرَةً: ابن خالویہ نے اس کا معنی کیا ہے: ''ایسی پرانی ہڈیاں جو مٹی کے ساتھ مٹی ہو چکی ہوں۔''❷

✿:..... جبکہ ابو عمرو، امام فراء، امام مہدوی اور محمد سالم محیسن کہتے ہیں کہ دونوں قراءات کا معنی ''بَالِيَةً'' ''پرانی، بوسیدہ ہڈیاں'' ہے۔❸

2 - ﴿إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾﴾ (رقم الآية : 16)

لفظ [طُوًى] میں دو قراءات ہیں۔❹ دیکھیے: (سورة طٰہٰ:12)

3 - ﴿فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ﴿١٨﴾﴾ (رقم الآية : 18)

لفظ [تَزَكَّىٰ] میں دو قراءات ہیں:

✿:..... صرف کا قاعدہ ہے کہ باب ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَزَكَّىٰ﴾ اصل میں ''تَتَزَكَّى'' اور ﴿تَظَّهَّرُونَ﴾ اصل میں ''تَتَظَاهَرُونَ'' تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ ''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ'' میں سے کوئی ہو تو ''تَفَعُّل'' اور ''تَفَاعُل'' کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔❺ جیسے: ''تَتَزَكَّى'' سے ﴿تَزَكَّىٰ﴾، ''يَتَطَهَّرُ'' سے ''يَطَّهَّرُ''۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔❻

✿ تَزَكَّىٰ: اس قراءت میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔

❀ تَزَّكَّىٰ: اس قراءت میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'زا' سے بدل کر 'زا' کا 'زا' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔❼

4 - ﴿إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾﴾ (رقم الآية : 45)

❶ الموضح: 1336 والكشف: 361/2

❷ الحجة فى القراءات السبع: 362

❸ حجة القراءات لأبي زرعة:748 وشرح الهداية:547 والمهذب:444/2

❹ الموضح: 1337

❺ علم الصيغة:45

❻ لهجات العرب فى القرآن الكريم: 130

❼ الموضح: 1338 والمهذب: 444/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [مُنْذِرُ مَنْ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....عربی زبان میں اسم فاعل فعل والا عمل کرتا ہے، اور بعد والا اسم اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ اور کبھی اس کو بعد والے اسم کی طرف مضاف کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح بعد والا اسم اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ اور اسم فاعل کی اضافت قرآن مجید میں عام ہے۔ جیسے: ﴿بَٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ﴾ (المائدة: 95)، ﴿فَالِقُ ٱلْحَبِّ﴾ (الأنعام: 95)، ﴿فَالِقُ ٱلْإِصْبَاحِ﴾ (الأنعام: 96)۔

❁ مُنْذِرٌ مَّنْ : اس قراءت میں ﴿مُنْذِرٌ﴾ اسم فاعل ہے۔ اور ﴿مَّنْ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

❁ مُنْذِرُ مَنْ : اس قراءت میں ﴿مُنْذِرُ﴾ اسم فاعل ہے اور مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر مُنَوَّن' ہے اور ﴿مَنْ﴾ اس کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ [1]

❁:..... دونوں قراءات میں صرف لفظی اختلاف ہے، جبکہ معنی کے اعتبار سے دونوں میں حال اور مستقبل کا معنی پایا جا رہا ہے۔ [2]

ترجمہ ہو گا: ''آپ تو صرف اسے ڈرانے والے ہیں/ ڈرائیں گے جو اس (قیامت کے دن) سے ڈرتا ہے۔'' یعنی آپ کا کام قیامت کا وقت بتانا نہیں بلکہ اس سے ڈرانا ہے اور اگرچہ آپ کا فریضہ تمام دنیا کو اس سے ڈرانا ہے مگر اس کا فائدہ صرف اس کو ہو گا جس کے دل میں اس کا خوف ہے۔

[1] الموضح: 1338 [2] الموضح: 1338

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورۃ عبس

1 - ﴿عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝١ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝٣ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤﴾ (رقم الآية : 1-4)

لفظ [فَتَنْفَعَهُ] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....نحو کا قاعدہ ہے جو فعل 'فاء' کے ساتھ 'امر، نہی، استفہام، ترجی کے جواب میں آئے تو وہاں 'فاء' کے بعد "أَنْ" پوشیدہ ہوتا ہے۔ جو 'فاء' کے بعد والے فعل کو نصب دیتا ہے۔ ❶

❁ فَتَنْفَعَهُ: اس قراءت میں یہ فعل ماقبل ﴿لَعَلَّهٗ﴾ ترجی (امید) کے جواب میں آیا ہے۔ اس لیے 'فاء' کے بعد "أَنْ" پوشیدہ ہونے کی وجہ سے یہ منصوب ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''(نبی ﷺ) نے ماتھے پر شکن ڈالے اور منہ پھیر لیا، اس لیے کہ اس کے پاس نابینا (صحابی عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ) آئے۔ اور آپ کو کیا معلوم! شاید وہ پاکیزگی حاصل کرلے، یا نصیحت حاصل کرے تو وہ نصیحت اسے فائدہ دے۔''

❁ فَتَنْفَعُهُ: اس قراءت میں اس کو جواب ترجی بنانے کی بجائے 'فاء' کو حرف عاطفہ بنایا گیا ہے۔ اور یہ فعل ماقبل ﴿يَزَّكّٰٓى﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اصل عبارت ہے: "لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى أَوْ يَذَّكَّرُ فَلَعَلَّهٗ تَنْفَعُهُ الذِّكْرٰى" ❸

ترجمہ ہوگا: ''(نبی ﷺ) نے ماتھے پر شکن ڈالے اور منہ پھیر لیا، اس لیے کہ اس کے پاس نابینا (صحابی عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ) آئے۔ اور آپ کو کیا معلوم! شاید وہ پاکیزگی حاصل کرلے، یا نصیحت حاصل کرے تو شاید وہ نصیحت اسے فائدہ دے۔''

2 - ﴿فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٦﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [تَصَدّٰى] میں دو قراءات ہیں:

❁:.....صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تا' مفتوح جمع

---

❶ الموضح: 1126 ❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 749

❸ الموضح: 1340 والكشف: 362/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوجائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: ﴿تَصَدّٰی﴾ اصل میں "تَتَصَدّٰی" اور ﴿تَظَهَّرُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَظَاهَرُوْنَ" تھا۔

اور اگر ان دو بابوں کا 'فاء' کلمہ "ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ" میں سے کوئی ہو تو "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تا' کو 'فاء' کلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کرنا جائز ہے۔ [1] جیسے: "تَتَصَدّٰی" سے ﴿تَصَدّٰی﴾، "یَتَطَهَّرُ" سے "یَطَّهَّرُ"۔

ادغام کرنا: یہ بنو تمیم، طی ء، اسد، بکر بن وائل، تغلب اور عبد القیس کی لغت ہے۔ اور عدم ادغام: یہ قریش، ثقیف، کنانہ، انصار اور ہذیل کی لغت ہے۔ [2]

✿ **تَصَدّٰی**: اس قراءت میں قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔

❀ **تَصَّدّٰی**: اس قراءت میں 'تا' کو حذف کرنے کی بجائے قاعدے کے تحت اسے 'صاد' سے بدل کر 'صاد' کا 'صاد' میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ [3]

3 - ﴿فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۰﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [عَنْهُ تَلَهّٰى] میں دو قراءات ہیں۔ [4] دیکھیے: (سورة البقرة:267)

4 - ﴿فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ۝۲۴ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝۲۵ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝۲۶ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝۲۷﴾ (رقم الآية : 24-27)

لفظ [اَنَّا صَبَبْنَا] میں دو قراءات ہیں:

✿ **اَنَّا صَبَبْنَا**: اس قراءت میں اس سے پہلے 'لام علت' محذوف ہے۔ اصل عبارت ہے: "لِأَنَّا"۔ اور درمیان کلام میں "أَنَّ" بفتح الہمزہ ہوتا ہے۔ [5]

ترجمہ ہوگا: "سو انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے، (اس لیے) کہ (کس طرح) ہم نے بڑے زور سے پانی برسایا، پھر عجیب طریقے سے زمین کو پھاڑا، پھر اس میں اناج اگایا۔"

❀ **إِنَّا صَبَبْنَا**: اس قراءت میں یہ جملہ مستانفہ (نیا جملہ) ہے، اور ماقبل ﴿طَعَامِهٖ﴾ کی تفسیر ہے اور ابتداء کلام میں "إِنَّ" بکسر الہمزہ ہوتا ہے۔ [6]

ترجمہ ہوگا: "سو انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے، (وہ کھانا کس طرح اگتا ہے:) ہم نے بڑے زور سے پانی برسایا، پھر عجیب طریقے سے زمین کو پھاڑا، پھر اس میں اناج اگایا۔"

---

[1] علم الصيغه: 45
[2] لهجات العرب فی القرآن الكريم: 130
[3] الموضح: 1341 والمهذب: 446/2
[4] المهذب: 447/2
[5] المهذب: 447/2 والموضح: 1342
[6] شرح الهداية: 548 وحجة القراءات لأبي زرعة: 750

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة التكوير

1 - ﴿وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝٦﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [سُجِّرَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سُجِرَتْ** : یہ "سَجَرَ يَسْجُرُ" باب "نَصَرَ" سے ہے۔ اس میں قلت و کثرت (کمی و زیادتی) دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب سمندر بھڑکائے جائیں گے۔''

❀ **سُجِّرَتْ** : یہ "سَجَّرَ يُسَجِّرُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں صرف مبالغہ کا معنی پایا جا رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب سمندر خوب بھڑکائے جائیں گے (تو وہ ایک دوسرے کی طرف بہہ پڑیں گے، اور ایک سمندر بن جائیں گے)۔''[1]

2 - ﴿وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ۝٨ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝٩﴾ (رقم الآية : 8،9)

لفظ [قُتِلَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **قُتِلَتْ** : یہ "قَتَلَ يَقْتُلُ" باب "نَصَرَ" سے ہے۔ اس میں قلت و کثرت (کمی و زیادتی) دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب زندہ دفن کی گئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا؟ کہ وہ کس گناہ کے بدلے قتل کی گئی۔''

❀ **قُتِّلَتْ** : یہ "قَتَّلَ يُقَتِّلُ" باب "تَفْعِيْل" سے ہے۔ اس میں صرف مبالغہ کا معنی پایا جا رہا ہے۔[2] ترجمہ ہوگا: ''اور جب زندہ دفن کی گئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا؟ کہ وہ کس گناہ کے بدلے بے دردی سے قتل کی گئی۔''

صابر محمد احمد کہتے ہیں کہ اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ عرب نے بہت ساری بچیوں کو زندہ درگور کیا۔[3]

3 - ﴿وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠﴾ (رقم الآية : 10)

---

[1] الحجة في القراءات السبع لابن خالويه: 363 ولطائف الإشارات: 4236/9 والموضح: 1343

[2] المهذب: 448/2

[3] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 242/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظ [نُشِرَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **نُشِرَتْ** : یہ "نَشَرَ يَنْشُرُ" باب "نَصَرَ" سے ہے۔ اس میں قلت و کثرت (کمی و زیادتی) دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب اعمال نامے پھلا دیے جائیں گے۔'' کہ ہر عمل کرنے والا اپنے عمل خود پڑھ لے۔

❀ **نُشِّرَتْ** : یہ "نَشَّرَ يُنَشِّرُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں صرف مبالغہ کا معنی پایا جا رہا ہے۔[1] ترجمہ ہوگا: ''اور جب اعمال نامے پوری طرح پھلا دیے جائیں گے۔'' کہ ہر عمل کرنے والا اپنے عمل خود پڑھ لے۔

ابو عباس قسطلانی کہتے ہیں: یا اس میں مبالغہ اس معنی میں ہے، کہ قیامت کے دن اعمال ناموں کے جو صحیفے پھیلا دیے جائیں گے، وہ بہت ہی زیادہ ہوں گے۔[2]

4 - ﴿وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾﴾ (رقم الآية : 12)

لفظ [سُعِّرَتْ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **سُعِرَتْ** : یہ "سَعَرَ يَسْعَرُ" باب "فَتَحَ" سے ہے۔ اس میں قلت و کثرت (کمی و زیادتی) دونوں کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔''

❀ **سُعِّرَتْ** : یہ "سَعَّرَ يُسَعِّرُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں صرف مبالغہ کا معنی پایا جا رہا ہے۔[3] ترجمہ ہوگا: ''اور جب جہنم پوری طرح بھڑکائی جائے گی۔'' اور اتنا شعلہ زن ہو جائے گی کہ اس پہلے کبھی اتنا نا ہوئی ہوگی۔

ابو زرعہ نے اس کا معنی کیا ہے: ''اور جب جہنم بار بار بھڑکائی جائے گی۔''[4]

5 - ﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾﴾ (رقم الآية : 24)

لفظ [بِضَنِينٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **بِضَنِينٍ** : یہ " ضَنَّ يَضِنُّ " باب "ضَرَبَ" سے اسم فاعل ہے، اور "اَلْبَخِيْلُ" کے معنی میں ہے۔ کسی عمدہ چیز میں انتہائی بخل کرنے والے کو "ضَنِيْن" کہتے ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''اور یہ (نبی ﷺ) غیب (وحی) کی باتوں پر ہرگز بخل کرنے والا نہیں۔'' یعنی اللہ کی طرف سے جو احکام و فرائض آپ ﷺ کی طرف نازل کیے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ ان میں سے کوئی بات اپنے پاس نہیں

---

[1] المهذب: 448/2 والموضح: 1343
[2] لطائف الاشارات: 4239/9
[3] المهذب: 448/2 والموضح: 1343
[4] حجة القراءات لأبي زرعة: 751

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رکھتے بلکہ ہر بات اور ہر حکم امت تک پہنچا دیتے ہیں۔

❀ **بِظَنِيْنٍ**: یہ "ظَنَّ يَظُنُّ" باب "نَصَرَ" سے "فَعِيْلٌ" کے وزن پر ہے۔ اور "بِمُتَّهَمٍ" مفعول کے معنی میں ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''اور یہ (نبی ﷺ) غیب (وحی) کی باتوں پر ہرگز متہم (تہمت زدہ) نہیں۔'' یعنی آپ ﷺ کے بارے میں کوئی تہمت بھی نہیں ہے کہ آپ شریعت کے احکام میں کمی پیشی یا تحریف کرتے ہیں، بلکہ آپ ثقہ ہیں، اور وحی الٰہی ہو بہو امت تک پہنچاتے ہیں۔

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''نبی اکرم ﷺ وحی الٰہی امت کو بتانے میں نہ بخل سے کام لیتے ہیں کہ چھپا لیتے ہیں اور نہ آپ پر تہمت اور الزام ہے کہ آپ شریعت کے احکام میں کمی پیشی یا تحریف کرتے ہیں۔''

❁:..... ﴿بِضَنِيْنٍ﴾ کا معنی "بِبَخِيْلٍ" ہے۔ اور یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ وہ "بَخِيْل" کی جگہ ﴿ضَنِيْن﴾ بولتے ہیں اور ﴿بِظَنِيْنٍ﴾ کا معنی "بِمُتَّهَمٍ" ہے۔ اور یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔ وہ "مُتَّهَم" کی جگہ ﴿ظَنِيْن﴾ بولتے ہیں۔ ❷

❶ الموضح: 1344

❷ لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الإنفطار

1 - ﴿يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝٦ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝٧﴾ (رقم الآية : 6، 7)

لفظ [فَعَدَلَكَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَعَدَلَكَ : اس کے دو معنی کیے گئے ہیں:

❶ "صَرَفَكَ إِلَى شِبْهِ مَا شَاءَ مِنْ قَرَابَتِكَ ۔"❶

ترجمہ ہوگا: "اے انسان! تجھے تیرے نہایت کرم والے رب کے متعلق کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا۔ وہ ذات جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست کیا، پھر تجھے پھیر دیا۔" کسی کو باپ کے مشابہ، کسی کو چچا اور ماموں کے مشابہ، کسی کو خالہ اور کسی پھوپھی کے مشابہ۔

❷ "مُعْتَدِلُ الْخِلْقَةِ مُتَنَاسِبًا۔"❷

ترجمہ ہوگا: "..... وہ ذات جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست کیا، پھر (قدوقامت کے لحاظ سے) تجھے معتدل (برابر) بنایا۔" نہ زیادہ لمبا، نہ زیادہ چھوٹا۔

✿ فَعَدَّلَكَ : اس میں مبالغہ کا معنی پایا جارہا ہے۔ اور اس کا معنی "سَوَّى خَلْقَكَ وَعَدَّلَهُ وَجَعَلَكَ مُتَنَاسِبَ الْأَطْرَافِ" ہے۔❸

ترجمہ ہوگا: "..... وہ ذات جس نے تجھے پیدا کیا، پھر تجھے درست کیا، پھر تجھے بالکل مناسب بنایا۔" ایسا نہیں کیا کہ تیرا ایک ہاتھ چھوٹا اور ایک ہاتھ لمبا بنادیا ہو۔ ایک آنکھ چھوٹی اور ایک بڑی بنادی ہو۔ بلکہ ایک مناسب اندازے سے تیرے اعضاء بنائے۔

2 - ﴿كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝٩﴾ (رقم الآية : 9)

لفظ [تُكَذِّبُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ يُكَذِّبُونَ : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ کفار کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "ہرگز

❶ الكشف: 364/2 وطلائع البشر: 211

❷ الموضح: 1346 والحجة للفارسي: 525/4

❸ لطائف الإشارات: 4245/9 والمهذب: 2/ 449وطلائع البشر: 211

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں، بلکہ وہ (کفار) جزا وسزا (کے دن) کو جھٹلاتے ہیں۔''

❀ **تُكَذِّبُونَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔کفار سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❶ اور اس میں زجر وتوبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) زیادہ ہے۔ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں، بلکہ تم (کفار) جزا وسزا (کے دن) کو جھٹلاتے ہو۔''

3 - ﴿ثُمَّ مَآ أَدْرَىٰكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝١٨ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۝١٩﴾ (رقم الآية : 18، 19)

لفظ [**يَوْمَ**] میں دو قراءات ہیں:

❀ **يَوْمُ** : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ ماقبل ﴿مَا يَوْمُ الدِّينِ﴾ میں ﴿يَوْمُ﴾ سے بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''پھر آپ کو کیا معلوم کہ جزا وسزا کا دن کیا ہے؟ یعنی کوئی جان کسی جان کے لیے کوئی اختیار نہیں رکھے گی' کا دن۔اور اس دن حکم صرف اللہ کا ہوگا۔''

❷ یہ ماقبل "هُوَ" محذوف مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''پھر آپ کو کیا معلوم کہ جزا وسزا کا دن کیا ہے؟ (وہ) دن (کہ) کوئی جان کسی جان کے لیے کوئی اختیار نہیں رکھے گی۔اور اس دن حکم صرف اللہ کا ہوگا۔''

❀ **يَوْمَ** : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ ماقبل ﴿الدِّينِ﴾ مصدر سے مفعول فیہ (اسم ظرف) ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔جس سے مراد "الْجَزَاءُ" ہے، اصل عبارت ہوگی: "اَلْجَزَاءُ وَاقِعٌ فِيْ يَوْمٍ لَا تَمْلِكُ۔" گویا یہ "اَلْجَزَاءُ" کے بارے میں خبر دے رہا ہے۔ ❹

ترجمہ ہوگا: ''پھر آپ کو کیا معلوم کہ جزا وسزا کا دن کیا ہے؟ (یہ دن اس وقت ہوگا) جس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کوئی اختیار نہیں رکھے گی۔اور اس دن حکم صرف اللہ کا ہوگا۔''

❷ یہ ماقبل ﴿وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝١٤ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۝١٥﴾ میں ﴿يَوْمَ﴾ سے بدل ہونے کی

---

❶ لطائف الإشارات: 4246/9 طلائع البشر: 211

❷ الكشف: 365/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 753

❸ شرح الهداية: 549 والموضح: 1348 والمهذب: 449/2

❹ الموضح: 1344 والكشف: 365/2 ولطائف الإشارات: 4247/9

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے منصوب ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''پھر آپ کو کیا معلوم کہ جزا وسزا کا دن کیا ہے؟ (بے شک نافرمان لوگ یقینا بھڑکتی آگ میں داخل ہوں گے، وہ اس میں جزوسزا کے دن داخل ہوں گے) یعنی جس دن کوئی جان کسی جان کے لیے کوئی اختیار نہیں رکھے گی۔ اور اس دن حکم صرف اللہ کا ہوگا۔''

❶ الکشف: 365/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة المطففين

1 - ﴿إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾﴾ (رقم الآية : 13، 14)

لفظ [بَلْ ۜ رَانَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **بَلْ سکت رَانَ** : اس کی چار توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ اس قراءت میں 'لام' کو 'را' میں ادغام سے بچانے کے لیے دونوں کے درمیان سکتہ کیا گیا ہے، کہ یہ مثلین نہیں ہیں۔

❷ اور ادغام کرنے سے راء میں تکرار اور تشدید پیدا ہوجاتی ہے، جو کہ ادائیگی میں مشکل ہے۔ اور امام سیبویہ کہتے ہیں، جس نے یہاں ﴿بَلْ ۜ رَانَ﴾ میں ادغام نہیں کیا، اس نے اہل لغت کی موافقت کی ہے۔

❸ اور اس لیے بھی کہ ادغام کرنے سے وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ "بَرٌّ" (خشکی) سے تثنیہ کا صیغہ ہے، جو کہ "اَلْبَحْرُ" (تری) کی ضد ہے۔ جبکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ "رَانَ يَرُوْنُ رَوْنٌ" سے فعل ماضی ہے، جس کا معنی: "چڑھ جانا، چھا جانا، غالب آ جانا" ہے۔

❹ اسی طرح سکتہ کرنے سے معنی میں بھی زور پیدا ہوجاتا ہے۔ ترجمہ ہے: "جب (آخرت کے منکروں) کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ ..... (حقیقت اور اصل بات یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر زنگ بن کر چھا گیا ہے، جو وہ (برے اعمال) کماتے تھے۔"

✿ **بَلْ ترك السكت رَّانَ** : اس قراءت میں اصل کے مطابق ادغام کے ساتھ پڑھا گیا ہے، کیونکہ یہ دونوں کلمات رسم میں اکھٹے لکھے ہوئے ہیں۔ اور ادغام متقاربین میں بھی ہوجاتا ہے۔ [1]

2 - ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾﴾ (رقم الآية : 22-24)

---

[1] الحجة للفارسي: 528/4 والموضح: 1350 والكشف: 55/2، 56 وطلائع البشر: 11

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لفظ [تَعْرِفُ... نَضْرَةً] میں دو قراءات ہیں:

❁ تَعْرِفُ... نَضْرَةً: اس قراءت میں ﴿تَعْرِفُ﴾ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے، اور ﴿نَضْرَةَ﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے خطاب ہو رہا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بے شک نیک لوگ یقینا بڑی نعمت میں ہوں گے، مسندوں (تختوں) پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے، آپ ان کے چہروں میں نعمت کی تازگی پہنچانیں گے۔''

❁ تُعْرَفُ... نَضْرَةٌ: اس قراءت میں ﴿تُعْرَفُ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع مجہول ہے، اور ﴿نَضْرَةٌ﴾ اس کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''بے شک نیک لوگ یقینا بڑی نعمت میں ہوں گے، مسندوں (تختوں) پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے، ان کے چہروں میں نعمت کی تازگی پہنچانی جائے گی۔'' یعنی ہر دیکھنے والا دیکھتے ہی پہنچان جائے گا کہ یہ کس قدر نعمت اور عیش و آرام میں ہیں۔

3 - ﴿يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ﴾ (رقم الآية : 25،26)

لفظ [خِتٰمُهٗ] میں دو قراءات ہیں:

❁ خِتَامُهٗ: یہ ''خَتَمَ يَخْتِمُ خَتْمًا وَ خِتَامًا'' سے ہے۔ اور یہ اس چیز پر بولا جاتا ہے جس پر جام ختم ہو، گویا یہ ''آخِرُهٗ'' کے معنی میں ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(جنتیوں) کو ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگی ہوگی۔ اس کا آخری گھونٹ کستوری کا ہوگا۔''

❁ خِتْمُهٗ: یہ ''خَتَمَ يَخْتِمُ خَتْمًا وَ خِتَامًا'' سے مصدر ہے۔ اور ماقبل ﴿مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ﴾ میں ﴿مَّخْتُوْمٍ﴾ سے بدل ہے، اور اس کی حالت کو بیان کیا کر رہا ہے۔ ﴿خِتْمُهٗ﴾ اس چیز کو کہا جاتا ہے جس سے کسی چیز کو مہر بند کیا گیا ہو۔

ترجمہ ہوگا: ''(جنتیوں) کو ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگی ہوگی، اس کی مہر کستوری کی ہوگی۔'' یعنی شراب کو کستوری سے مہر بند کیا گیا ہوگا۔ ❷

❁: ..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''جنتیوں کو ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جو کستوری سے مہر بند ہوگی اور اس کا آخری گھونٹ بھی کستوری کا ہوگا۔ ❸ یعنی اس کا پہلا گھونٹ بھی کستوری کا ہوگا اور آخری گھونٹ بھی کستوری کا ہوگا۔''

---

❶ الموضح: 1351

❷ المهذب: 450/2 والكشف: 366/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 754

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 263/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝٢٩ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝٣٠ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝٣١﴾ (رقم الآية : 29-31)

لفظ [فَكِهِينَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ فَكِهِينَ : یہ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ اس میں دوام اور ہمیشگی کا معنی پایا جاتا ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے دن مجرموں کو اس لیے عذاب ہوگا، کیونکہ دنیا میں) بے شک مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو (ان کی تحقیر اور مذاق اڑانے کے لیے) ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کیا کرتے تھے۔ اور جب اپنے گھروں کو واپس آتے تو ہمیشہ (اہل ایمان کو موضوع بنا کر خوب باتیں بناتے ہوئے اور) خوش گپیاں کرتے ہوئے واپس آتے تھے۔''

❀ فَاكِهِينَ : یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''..... اور جب اپنے گھروں کو واپس آتے تو (اہل ایمان کو موضوع بنا کر خوب باتیں بناتے ہوئے اور) خوش گپیاں کرتے ہوئے واپس آتے تھے۔''

[1] المهذب: 450/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الإنشقاق

1- ﴿وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ یَصْلٰى سَعِیْرًا ؕ﴿۱۲﴾﴾ (رقم الأية : 10-12)

لفظ [وَّ یَصْلٰى] میں دو قراءات ہیں:

- **وَ یَصْلٰى** : یہ "صَلِيَ يَصْلٰى" باب "سَمِعَ" ثلاثی مجرد سے فعل مضارع معروف ہے۔ جس کا معنی "داخل ہونا" ہے۔ ترجمہ ہوگا: "اور لیکن وہ شخص جسے اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ پیچھے دیا گیا، تو عنقریب وہ (قیامت کے دن عذاب کے ڈر سے) بڑی ہلاکت (موت) کو پکارے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔"
- **وَ یُصَلّٰى** : یہ "صَلّٰى يُصَلِّيْ" باب "تَفْعِيْل" سے فعل مضارع مجہول ہے۔ جس کا معنی "داخل کیا جانا" ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: "اور لیکن وہ شخص جسے اس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ پیچھے دیا گیا، تو عنقریب وہ (قیامت کے دن عذاب کے ڈر سے) بڑی ہلاکت (موت) کو پکارے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کیا جائے گا۔"

2 - ﴿فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَ الَّیْلِ وَ مَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾﴾ (رقم الأية : 16-19)

لفظ [لَتَرْكَبُنَّ] میں دو قراءات ہیں:

- **لَتَرْكَبُنَّ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اصل میں یہ "تَرْكَبُوْنَ" تھا۔ اس کے آخر میں 'نون تاکید ثقیلہ' لائے، اور 'نون جمع' جو کہ مضارع کی علامت رفع ہے' اس کو حذف کر دیا، تو یہ "تَرْكَبُوْنَّ" ہوگیا۔ اور اجتماع ساکنین کی وجہ سے 'واو' حذف کر دی تو یہ "تَرْكَبُنَّ" ہوگیا۔ اور اس کی ماقبل ﴿يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ﴾ کی ساتھ مناسبت ہے۔ جمع کا صیغہ اس لیے آیا ہے کیونکہ ﴿الْاِنْسَانُ﴾ جنس کا معنی دے رہا ہے، ہر شخص مراد ہے۔

ترجمہ ہوگا: "پس میں شفق (شام کی آخری سرخی) کی قسم کھاتا ہوں، اور رات کی اور اس چیز کی جسے وہ

[1] الموضح: 1354 ولطائف الإشارات: 4263/9

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جمع کرتی ہے، اور چاند کی، جب وہ پورا ہوتا ہے، کہ تم (لوگ) ضرور (درجہ بدرجہ) ایک حالت سے دوسری حالت کو چڑھتے جاؤ گے۔'' یعنی تمہیں ایک حالت میں دوام نہیں ہے۔ مٹی سے پیدا ہو کر نطفہ، پھر ماں کی پیٹ کی مختلف حالتیں، پھر پیدائش، بچپن، جوانی، بڑھاپا، تندرستی، بیماری، فقر، غنا، پھر موت، قبر، پھر قیامت، غرض تم بے شمار احوال سے ہو کر گزرتے ہوئے، پل صراط پر چل کر جنت یا جہنم کو پہنچ جاؤ گے۔

❀ **لَتَرْكَبُنَّ**: یہ واحد مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے خطاب ہو رہا ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''..... کہ تم (نبی) ضرور (درجہ بدرجہ) ایک حالت سے دوسری حالت کو چڑھتے جاؤ گے۔'' اس کے دو معنی کیے گئے ہیں:

❀ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کا معنی **"نُغَيِّرُهَا حَالًا بَعْدَ حَالٍ"** کیا ہے۔ یعنی ہم تمہاری حالت بدلتے جائیں گے، تمہارے شرف، مرتبت، رفعت اور مقام میں اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔

❀ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا معنی **"لَتَرْكَبَنَّ السَّمَاءَ حَالًا بَعْدَ حَالٍ"** کیا ہے۔ یعنی سفرِ معراج کی طرف اشارہ ہو رہا ہے کہ آپ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف بڑھتے جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ کے قریب پہنچ جائیں گے۔ ❷

❀:..... دونوں قراءات میں فرق یہ ہے کہ ﴿لَتَرْكَبُنَّ﴾ میں صرف نبی اکرم ﷺ سے خطاب ہے اور ﴿لَتَرْكَبُنَّ﴾ میں تمام لوگوں سے خطاب ہے جس میں نبی اکرم ﷺ بھی شامل ہیں۔ کیونکہ ہر انسان وقت کے تغیر اور تبدل کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ ❸

❶ الكشف: 367/2 والمهذب: 452/2 والموضح: 1355

❷ الحجة للفارسي: 532/4 ولطائف الاشارات: 4264/9

❸ تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 273/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة البروج

1 - ﴿وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝١٤ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝١٥﴾ (رقم الآية : 15، 14)

لفظ [الْمَجِيدُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **الْمَجِيدُ**: اس قراءت پہ ماقبل ﴿ذُو﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ترجمہ ہوگا:''اور وہ (اللہ) بے حد بخشنے والا، نہایت محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک ہے، بڑی شان (وعظمت) والا ہے۔''

❀ **الْمَجِيدِ**: اس قراءت یہ ماقبل ﴿الْعَرْشِ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔[1]

ترجمہ ہوگا:''اور وہ (اللہ) بے حد بخشنے والا، نہایت محبت کرنے والا ہے، شان (وعظمت) والے عرش کا مالک ہے۔''

✿:.....دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا:''اللہ تعالیٰ خود بھی عظمت وشان والا ہے اور اس کا عرش بھی بہت عظیم ہے۔''[2]

2 - ﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ۝٢١ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ۝٢٢﴾ (رقم الآية : 22،21)

لفظ [مَّحْفُوظٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **مَّحْفُوظٌ** : اس قراءت یہ ماقبل ﴿قُرْآنٌ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔قرآن کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔

ترجمہ ہوگا:''بلکہ یہ بڑی شان والا قرآن ہے جو کہ محفوظ ہے، لوح (تختی) میں (لکھا ہوا) ہے۔''

جیسے دوسرے مقام پر ہے: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝٩﴾ (الحجر: 9) ''بے شک ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور بے شک ہم اس کی ضرور حفاظت کرنے والے ہیں۔''

❀ **مَّحْفُوظٍ** : اس قراءت یہ ماقبل ﴿لَوْحٍ﴾ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔'لوح' تختی کے بارے میں خبر دی جارہی ہے۔جس پر قرآن (اللہ کے پاس) لکھا ہوا ہے۔اور''لوح'' کو''محفوظ'' اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس میں تغیر وتبدل نہیں کیا جا سکتا۔

---

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 757 والمهذب: 452/2

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 282/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہوگا: ''بلکہ یہ بڑی شان والا قرآن ہے جو کہ اس لوح (تختی) میں (لکھا ہوا) ہے جس کی حفاظت کی گئی ہے۔''[1]

❁:..... دونوں قراءات کو ملا کر معنی ہوگا: ''قرآن مجید خود بھی محفوظ ہے اور جس تختی میں لکھا ہوا ہے اس کی بھی ہر طرح کی کمی و بیشی سے حفاظت کی گئی ہے۔''[2]

[1] المهذب: 452/2 والكشف: 369/2 والموضح: 1357

[2] تفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 284/13

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الطارق

1 - ﴿إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا] میں دو قراءات ہیں:

✿ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا : اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ نافیہ ہے۔ اور ﴿لَمَّا﴾ "إِلَّا" کے معنی میں ہے۔ اصل عبارت یوں ہوگی: "مَا كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ"۔ ترجمہ ہوگا: "نہیں کوئی جان مگر اس کے اوپر ایک محافظ/نگران/نگہبان مقرر ہے۔"

❀ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَا : اس قراءت میں ﴿إِنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے۔ اور ﴿لَمَا﴾ کا "لَام" ماقبل ﴿إِنْ﴾ "مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" اور ﴿إِنْ﴾ نافیہ میں فرق کرنے کے لیے ہے۔ اور اس کی "میم" زائدہ، تاکید کے لیے ہے، اصل عبارت یوں ہوگی: "إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَعَلَيْهَا حَافِظٌ"۔ ❶

ترجمہ ہوگا: "بے شک ہر جان، کہ اس کے اوپر ایک محافظ/نگران/نگہبان مقرر ہے۔"

۞:..... "إِنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" کا معنی یہ ہے کہ یہ "إِنْ" اصل میں "إِنَّ" حرف مشبہ بالفعل ہے جو اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جسے مخفف کر کے اس کے اسم کو حذف کر دیا جاتا ہے، اور خبر باقی رکھی جاتی ہے لہٰذا وہ مرفوع رہتی ہے۔ جس طرح کہ ﴿أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ (یونس: 10) میں "أَنْ" "أَنْ مُخَفَّفَة مِنَ الْمُثَقَّلَة" ہے، اور ﴿الْحَمْدُ﴾ اس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ ❷

---

❶ الموضح: 1358 والمهذب: 453/2

❷ الموضح: 908

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الأعلى

1 - ﴿وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝٣﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [قَدَّرَ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الحجر:60)

2 - ﴿وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۝٨﴾ (رقم الآية : 8)

لفظ [لِلْيُسْرَىٰ] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:185)

3 - ﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝١٦ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝١٧﴾ (رقم الآية : 16، 17)

لفظ [تُؤْثِرُونَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **يُؤْثِرُونَ** : یہ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کی ضمیر ماقبل ﴿وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝١١﴾ میں ﴿الْأَشْقَى﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، اگرچہ وہ واحد ہے لیکن جنس کا معنی دے رہا ہے۔ اس لیے فعل جمع آیا ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''(آپ کی نصیحت سے وہ علیحدہ رہے گا جو سب سے بڑا بدنصیب ہے) بلکہ وہ (سب بدنصیب) دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں، حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔''

❀ **تُؤْثِرُونَ** : یہ جمع مذکر مخاطب کا صیغہ ہے۔ اور تمام بنی آدم سے خطاب ہے۔ اس میں زجر وتوبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) زیادہ ہے یا اس سے پہلے " قُلْ لَّهُمْ " محذوف ہے، کہ آپ ان سے کہہ دیں۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''بلکہ تم (لوگ، یعنی نصیحت سے منہ موڑنے والے) دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔''

❶ الموضح: 1360 ❷ المهذب: 454/2

❸ الكشف: 370/2 والموضح: 1360

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الغاشية

1 - ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤﴾ (رقم الآية : 2-4)

لفظ [تَصْلٰى] میں دو قراءات ہیں:

✿ **تَصْلٰى** : یہ "صَلِيَ يَصْلٰى" باب "سَمِعَ" ثلاثی مجرد سے فعل مضارع معروف ہے۔ جس کا معنی ''داخل ہونا'' ہے۔ اس کی ضمیر فاعل ما قبل ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢﴾ میں ﴿وُجُوهٌ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے) دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے، عمل کرنے والے، تھک جانے والے، وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔''

❀ **تُصْلٰى** : یہ "أَصْلٰى يُصْلِي" باب "إِفْعَال" سے فعل مضارع مجہول ہے۔ جس کا معنی ''داخل کیا جانا'' ہے۔ اس کی ضمیر نائب فاعل ما قبل ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢﴾ میں ﴿وُجُوهٌ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے) دن کئی چہرے ذلیل ہوں گے، عمل کرنے والے، تھک جانے والے، وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل کیے جائیں گے۔''

2 - ﴿وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١﴾ (رقم الآية : 8-11)

لفظ [لَا تَسْمَعُ ... لَاغِيَةً] میں تین قراءات ہیں:

✿ **لَا تَسْمَعُ ... لَاغِيَةً** : اس قراءت میں ﴿لَا تَسْمَعُ﴾ واحد مؤنث غائب، فعل مضارع معروف ہے اور ﴿لَاغِيَةً﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے) دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنی جدوجہد پر خوش ہوں گے، بلند و بالا جنت میں ہوں گے، وہ اس میں کوئی بے ہودہ بات نہیں سنیں گے۔''

❀ **لَا تُسْمَعُ ... لَاغِيَةٌ** ✿ **لَا يُسْمَعُ ... لَاغِيَةٌ** : ان دونوں قراءت میں ﴿لَاغِيَةٌ﴾

[1] المهذب: 454/2 والموضح: 1362

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نائب فعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور ﴿لَا تُسْمَعُ﴾ واحد مؤنث غائب، اور ﴿لَا يُسْمَعُ﴾ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہے۔ ❶

ترجمہ ہو گا: ''(قیامت کے) دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے، اپنی جدوجہد پر خوش ہوں گے، بلندوبالا جنت میں ہوں گے، اس میں کوئی بے ہودہ بات نہیں سنائے جائیں گے۔'' انہیں ہمیشہ حق سچ ہی سننے کو ملے گا۔

فعل کی تذکیر وتانیث:

نحو کا قاعدہ ہے: جب فاعل اسم ظاہر اور مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل مذکر و مؤنث دونوں طرح کا صیغہ آ سکتا ہے۔ جیسے: "طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَاءَ سَفِيْنَةٌ، جَاءَتْ سَفِيْنَةٌ۔" اور یہی حکم نائب فاعل کا ہوتا ہے۔ یہاں فعل کا نائب فاعل ﴿لَاغِيَةٌ﴾ مؤنث غیر حقیقی ہے۔ اس لیے فعل ﴿لَا تُسْمَعُ / لَا يُسْمَعُ﴾ مذکر و مؤنث دونوں طرح آیا ہے۔ ❷

3 - ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾﴾ (رقم الآية : 22)

لفظ [بِمُصَيْطِرٍ] میں اور [الْمُصَيْطِرُوْنَ] (الطور: 37) میں تین قراءات ہیں:

✿ صاد کے ساتھ: یہ قبیلہ قریش کی لغت ہے۔

اس قراءت کی تائید اس حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ﴾ بِالصَّادِ.

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو اس طرح پڑھا: ﴿بِمُصَيْطِرٍ﴾ صاد کے ساتھ۔'' ❸

❀ اشمام بالزای: یہ قبیلہ قیس کی لغت ہے۔

✿ سین کے ساتھ: یہ عرب کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔ ❹

4 - ﴿إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾﴾ (رقم الآية : 25)

لفظ [إِيَابَهُمْ] میں دو قراءات ہیں:

---

❶ الموضح: 1363 ❷ المهذب: 454/2

❸ المستدرك للحاكم: 255/2 وصححه ووافقه الذهبي، والقراءات الواردة في السنة: 127

❹ المهذب: 454/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

✿ اِيَابَهُمْ: یہ "آبَ يَؤُوْبُ اِيَابًا" باب "نَصَرَ" سے مصدر ہے۔

❀ اِيَّابَهُمْ: یہ "اَيَّبَ يُؤَيِّبُ اِيَّابًا" باب "تَفْعِيْل" سے مصدر ہے۔

✿:.....عربوں کے ہاں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔جس کا معنی: "رَجَعَ" ہے۔[1]

ترجمہ ہوگا: "یقیناً ہماری ہی طرف (کفار) کا لوٹ کر آنا ہے۔"

[1] المهذب: 455/2 ولطائف الاشارات: 4295/9، 4296

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الفجر

1 - ﴿وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [وَالْوَتْرِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَالْوِتْرِ** : یہ بنی تمیم، اسد اور قیس کی لغت ہے۔ ''واو'' کے کسرہ کے ساتھ

❁:..... یہ لغت احادیث مبارکہ اور عام کلام عرب میں بکثرت استعمال ہوئی ہے۔ جیسے:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَأَوْتِرُوْا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ. ❶

اور کتب احادیث میں محدثین نے بھی اسی لغت کے موافق باب قائم کیے ہیں: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ، بَابُ سَاعَاتِ الْوِتْرِ، بَابُ الوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ، بَابٌ: لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا.

❁ **وَالْوَتْرِ** : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ ''واو'' کے فتحہ کے ساتھ ❷

2- ﴿وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝١٦﴾ (رقم الآية: 16)

لفظ [فَقَدَرَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **فَقَدَرَ** : یہ ''قَدَرَ يَقْدِرُ'' باب ''ضَرَبَ'' سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''اور لیکن جب وہ (اللہ انسان) کو آزمائے، پھر اس پر اس کی روزی تنگ کردے تو کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا ہے۔''

❁ **فَقَدَّرَ** : یہ ''قَدَّرَ يُقَدِّرُ'' باب ''تَفْعِيْل'' سے ہے۔ اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ ❸

ترجمہ ہوگا: ''اور لیکن جب وہ (اللہ انسان) کو آزمائے، پھر اس پر اس کی بہت زیادہ روزی تنگ کردے تو کہتا ہے: میرے رب نے مجھے ذلیل کردیا ہے۔''

❁:..... دونوں کا قراءت کا معنی: '' ضَيَّقَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَلَمْ يُوَسِّعْهُ لَهُ'' ہے۔ ❹

3 - ﴿ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝١٧ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝١٨ وَ

❶ جامع الترمذي:453

❷ المهذب: 2/:455وتوجيه ما قرء به من لهجة أسد: 460

❸ لطائف الإشارات: 4303/9 وتفسير القرآن بالقراء ات القرآنية العشر: 309/13

❹ طلائع البشر: 214

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝﴾ (رقم الآية : 17-20)

لفظ [لَّا تُكْرِمُوْنَ ... لَا تَحٰٓضُّوْنَ ... تَاْكُلُوْنَ ... وَّتُحِبُّوْنَ] میں تین قراءات ہیں:

- ﴿لَّا تُكْرِمُوْنَ ... لَا تَحٰٓضُّوْنَ ... تَاْكُلُوْنَ ... وَّتُحِبُّوْنَ﴾: اس قراءت میں ﴿لَّا تُكْرِمُوْنَ، تَاْكُلُوْنَ، وَّتُحِبُّوْنَ﴾ جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور ﴿لَا تَحٰٓضُّوْنَ﴾ جمع مذکر مخاطب، اور "تَحَاضَّ يَتَحَاضُّ" باب "تَفَاعُل" سے ہے۔ یہ اصل میں "لَا تَتَحَاضُّوْنَ" تھا۔ صرفی قاعدے کے تحت ایک 'تاء' کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ان چاروں کلمات سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے، کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں۔

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں، بلکہ تم (لوگ) یتیم سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ اور نہ تم مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو ترغیب دیتے ہو۔ اور تم وراثت کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور تم (لوگ) مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔''

- ﴿لَّا تُكْرِمُوْنَ ... لَا تَحُضُّوْنَ ... تَاْكُلُوْنَ ... وَّتُحِبُّوْنَ﴾: اس قراءت میں ﴿لَّا تُكْرِمُوْنَ، تَاْكُلُوْنَ، وَّتُحِبُّوْنَ﴾ جمع مذکر مخاطب کے صیغے ہیں۔ اور ﴿لَا تَحُضُّوْنَ﴾ جمع مذکر مخاطب، اور "حَضَّ يَحُضُّ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ان چاروں کلمات سے پہلے "قُلْ لَّهُمْ" محذوف ہے، کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں۔

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں، بلکہ تم (لوگ) یتیم سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ اور نہ تم مسکین کو کھانا کھلانے پر (کسی کو) ترغیب دیتے ہو۔ اور تم وراثت کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور تم (لوگ) مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو۔''

- ﴿لَّا يُكْرِمُوْنَ ... لَا يَحُضُّوْنَ ... يَاْكُلُوْنَ ... وَّيُحِبُّوْنَ﴾: اس قراءت میں ﴿لَّا يُكْرِمُوْنَ، يَاْكُلُوْنَ ... وَّيُحِبُّوْنَ﴾ جمع مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اور ﴿لَا يَحُضُّوْنَ﴾ جمع مذکر غائب، اور "حَضَّ يَحُضُّ" باب "نَصَرَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ان صیغوں کی ضمیر ماقبل ﴿فَاَمَّا الْاِنْسٰنُ﴾ میں ﴿الْاِنْسٰنُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے، اگرچہ وہ واحد ہے لیکن جنس کا معنی دے رہا ہے۔ اس لیے افعال جمع کے صیغے سے آئے ہیں۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''ہرگز نہیں، بلکہ لوگ یتیم سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ اور نہ وہ مسکین کو کھانا کھلانے پر (کسی کو) ترغیب دیتے ہیں۔ اور وہ وراثت کا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہیں۔ اور مال سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔''

---

[1] الموضح: 1369، 1370 والمهذب: 456/2 والكشف: 372/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

4 - ﴿فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿25﴾ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿26﴾﴾

(رقم الأية : 25-26)

لفظ [لَّا يُعَذِّبُ... لَا يُوْثِقُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَّا يُعَذِّبُ... لَا يُوْثِقُ: اس قراءت میں یہ دونوں واحد مذکر غائب، فعل مضارع معروف ہیں اور ﴿عَذَابَهٗٓ، وَثَاقَهٗٓ﴾ کی ضمیریں ''اللہ تعالیٰ'' کی طرف لوٹ رہی ہیں۔ ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے) دن اللہ کے عذاب جیسا عذاب کوئی نہیں کرے گا۔ اور نہ اس کے باندھنے (جکڑنے) جیسا کوئی باندھے (جکڑے) گا۔'' اس کی تین تفسیریں کی گئی ہیں:

❶ یعنی ''قیامت کے دن کوئی کسی کو اس طرح کی سزا نہیں دے گا جس طرح اللہ کافروں کو دیں گے۔ اور نہ کوئی کسی کو باندھے (جکڑے) گا جس طرح اللہ کافروں کو باندھے (جکڑے) گا۔'' کیونکہ اس دن سزا دینے والی اور جہنم کی قید میں جکڑنے والی صرف اللہ کی ذات ہوگی۔ ❶

❷ زجاج کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے: ''اس دن کوئی بھی اللہ کے عذاب پر متولی نہیں بن سکے گا۔'' کہ وہ کہے کہ اللہ کی جگہ میں عذاب دیتا ہوں، کیونکہ اس دن حکم صرف اللہ ہی کا چلے گا۔ ❷

❸ یعنی ''اللہ آخرت میں کافروں کو ایسی سزا دیں گے کہ اس جیسی سزا دنیا میں کوئی بھی نہیں دے سکتا اور نہ اس کے باندھے (جکڑے) جیسا کوئی باندھ (جکڑ) سکتا ہے۔'' کیونکہ اس کی سزا اور قید و بند سب سے بڑھ کر ہوگی۔ ❸

❀ لَّا يُعَذَّبُ... لَا يُوْثَقُ: اس قراءت میں یہ دونوں واحد مذکر غائب، فعل مضارع مجہول ہیں۔ اور ﴿عَذَابَهٗٓ، وَثَاقَهٗٓ﴾ کی ضمیریں ماقبل ﴿يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ﴾ میں ﴿الْاِنْسَانُ﴾ کی طرف لوٹ رہی ہیں۔ جس سے مراد ''کافر'' ہے۔ معنی ہوگا: "لَا يُعَذَّبُ أَحَدٌ مِثْلَ مَا يُعَذَّبُ هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَ أَرَادَ بِهِ الْكَافِرَ۔" ❹

ترجمہ ہوگا: ''(قیامت کے) دن اس جیسا عذاب کسی کو نہیں دیا جائے گا جو (کافر) کو دیا جائے گا۔ اور نہ اس جیسا کسی کو جکڑا جائے گا جس طرح (کافر) کو جکڑا جائے گا۔'' یعنی مسلمان گناہ گاروں کو بھی عذاب ہوگا۔ لیکن کافروں کو سب سے بڑھ کر عذاب ہوگا، اور ان کو سب سے بڑھ کر جکڑا جائے گا۔

---

❶ الحجة للفارسي: 551/4 والكشف: 373/2 والموضح: 1371

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 763 والموضح: 1371

❸ الحجة للفارسي: 551/4 والكشف: 373/2 والموضح: 1371

❹ الموضح: 1370، 1371 والكشف: 373/2

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة البلد

1 - ﴿ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ ﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [اَيَحْسَبُ] میں اور آیت نمبر :7 میں دو قراءات ہیں۔ [1] دیکھیے: (سورة البقرة: 273)

2 - ﴿ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ ﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [لُّبَدًا] میں دو قراءات ہیں:

- لُّبَدًا : یہ "لُبْدَةٌ" سے جمع کا صیغہ ہے۔ جیسے "لُعْبَةٌ" سے جمع کا صیغہ "لُعَبٌ" آتا ہے۔
- لُّبَدًا : یہ "لَابَدَ" سے جمع کا صیغہ ہے۔ جیسے "رَاكِعٌ" سے جمع کا صیغہ "رَاكِعُوْنَ، رُكَّعٌ" آتا ہے۔

:..... دونوں قراءات کا معنی : "اَلْكَثِيْرُ" ہے۔ [2] ترجمہ ہے: "(انسان فخریہ طور پر لوگوں سے) کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال برباد کر ڈالا" یعنی دین حق کی مخالفت میں یا جاہلانہ رسم ورواج میں روپیہ لٹانے کو بڑا کمال سمجھتا ہے۔

3 - ﴿ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ ﴾ (رقم الآية : 11-14)

لفظ [فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ] میں دو قراءات ہیں:

- فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ : اس قراءت میں ﴿ فَكُّ ﴾ ماقبل "هُوَ" مبتداء کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، اور مضاف ہونے کی وجہ سے 'غیر مُنَوَّن' ہے۔ اور ﴿ رَقَبَةٍ ﴾ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اور ﴿ اِطْعٰمٌ ﴾ باب "اِفْعَال" سے مصدر ہے۔ اور ماقبل ﴿ فَكُّ ﴾ پر عطف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

گویا اس قراءت میں ﴿ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ ﴾ کی وضاحت ﴿ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ ﴾ اسماء کے ساتھ کی گئی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پس اس نے دشوار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہیں کی۔

---

[1] المهذب: 458/2

[2] المهذب: 458/2 وتفسير القرآن بالقراءات القرآنية العشر: 321/13

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور آپ کو کیا علم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ (وہ کسی کی) گردن آزاد کرانا ہے۔ یا کسی فقر وفاقہ کے دن (کسی کو) کھانا کھلانا ہے (یعنی خود محتاج ہے لیکن اوروں کی ضرورت پوری کرنا ہے)۔"

❀ ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ أَوْ أَطْعَمَ﴾: اس قراءت میں ﴿فَكَّ﴾ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف ہے۔ اور ﴿رَقَبَةً﴾ اس کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اور ﴿أَطْعَمَ﴾ باب "إِفْعَال" سے فعل ہے۔ اور اس کا ماقبل ﴿فَكَّ﴾ پر عطف ہے۔ ❶

گویا اس قراءت میں ﴿فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝١١ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝١٢﴾ کی وضاحت ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ ۝١٣ أَوْ أَطْعَمَ﴾ فعل ماضی سے کی گئی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "پس اس نے دشوار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہیں کی۔ اور آپ کو کیا علم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ (وہ گھاٹی یہ ہے کہ وہ کسی کی) گردن آزاد کراتا۔ یا کسی فقر وفاقہ کے دن (کسی کو) کھانا کھلا دیتا۔ (یعنی خود محتاج ہے لیکن اوروں کی ضرورت پوری کرتا)۔"

✿:..... "عُقْبَةٌ" سے مراد وہ گھاٹی یا راستہ ہے جو پہاڑوں کے درمیان واقع ہو اور دشوار گزار ہو۔ یعنی نیکی کے کاموں کے لیے ایک انسان کو جو محنت اور مشقت کرنا پڑتی ہے وہ ایسے ہے جیسے گھاٹی پر چڑھنا۔

4 - ﴿عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝٢٠﴾ (رقم الآية: 20)

لفظ [مُّؤْصَدَةٌ] میں یہاں اور سورۃ الهمزة:8 میں دو قراءات ہیں:

✿ مُّؤْصَدَةٌ: یہ "آصَدَ يُؤْصِدُ" سے اسم مفعول ہے۔ جیسے "آمَنَ يُؤْمِنُ" سے اسم مفعول "مُؤْمَنَةٌ" آتا ہے۔

❀ مُّوْصَدَةٌ: یہ "أَوْصَدَ يُوْصِدُ إِيْصَادًا" سے اسم مفعول ہے۔ جیسے "أَوْصَلَ يُوْصِلُ" سے اسم مفعول "مُوْصَلَةٌ" آتا ہے۔

اسی کی مثل دوسرے مقام پر ﴿وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ﴾ (الكهف:18) کہ یہاں "بِالْأَصِيدِ" نہیں ہے۔

✿:..... عربوں کے ہاں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے: "آصَدْتُّ الْبَابَ، أَوْصَدْتُّ الْبَابَ، أَيْ أَطْبَقْتُهُ" دونوں قراءات کا معنی: "مُطْبَقَةٌ" ہے۔ ❷

ترجمہ ہے: "(ہماری آیات کے منکروں) پر (ہر طرف سے جہنم کی) آگ بند کی ہوئی ہوگی۔"

❶ الموضح: 1372 والمهذب: 458/2

❷ الحجة للفارسي: 555/4 والكشف: 377/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الشمس

1 - ﴿فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا ۖ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾﴾ (رقم الآية : 15، 14)

لفظ [وَلَا يَخَافُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **وَلَا يَخَافُ** : اس قراءت میں 'واو' حالیہ ہے یا بطور خبریہ مستانفہ ہے۔ اور فعل کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم﴾ میں ﴿رَبُّهُم﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

واو حالیہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''تو (قوم ثمود) نے (صالح) کو جھٹلا دیا، پس اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ دیں، تو ان کے رب نے انہیں ان کے گناہ کی وجہ سے پیس کر ہلاک کر دیا، پھر اس (بستی) کو برابر کر دیا۔ اس حال میں کہ وہ (رب تعالیٰ) اس (سزا) کے انجام سے نہیں ڈرتا'' جو اس نے قوم ثمود کو دی۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی طاقت نہیں۔ اللہ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ اس نے قوم صالح کو سزا دی ہے تو کوئی بڑی طاقت اس کا اس سے بدلہ لے گی، وہ اپنے انجام سے بے خوف ہے۔

واو مستانفہ کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''اور وہ (رب تعالیٰ) اس (سزا) کے انجام سے نہیں ڈرتا'' جو اس نے قوم ثمود کو دی۔

❀ **فَلَا يَخَافُ** : اس قراءت میں فعل 'فا' کے ساتھ ہے۔ اور اس کی ضمیر فاعل ماقبل ﴿فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم﴾ میں ﴿رَبُّهُم﴾ کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور اس کی ماقبل ﴿فَقَالَ لَهُمْ﴾ اور ﴿فَكَذَّبُوهُ﴾ کے ساتھ مناسبت ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''پس وہ (رب تعالیٰ) اس (سزا) کے انجام سے نہیں ڈرتا'' جو اس نے قوم ثمود کو دی۔

✪:..... لفظ ﴿وَلَا﴾: مصحف مدنی اور شامی میں: ﴿فَلَا﴾، اور مصحف مکی، بصری اور کوفی میں: ﴿وَلَا﴾ مکتوب ہے۔ [2]

---

[1] الموضح: 1377 والمهذب: 459/2 [2] الوسيلة: 117 والجميلة: 425

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الّيل

1 - ﴿ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۝ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ ﴾ (رقم الأية : 7-10)

لفظ [لِلْيُسْرٰى ... لِلْعُسْرٰى] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البقرة:185)

2 - ﴿ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ ﴾ (رقم الأية : 14)

لفظ [نَارًا تَلَظّٰى] میں دو قراءات ہیں۔ ❷ دیکھیے: (سورة البقرة:267)

❶ المهذب: 461/2

❷ الموضح: 1378

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الم نشرح

1 - ﴿فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٥ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦﴾ (رقم الآية : 5-6)

لفظ [الْعُسْرِ يُسْرًا] میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

- الْعُسْرِ يُسْرًا : یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " س " کے سکون کے ساتھ
- الْعُسْرِ يُسُرًا : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " س " کے ضمہ کے ساتھ [1]

[1] في رحاب القرآن الكريم، الفصل الثالث: 126

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة العلق

1 - ﴿أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ ۝٧﴾ (رقم الآية : 7)

لفظ [رَّآهُ] میں دو قراءات ہیں:

✿ رَّاٰهُ: اس قراءت میں تخفیف کی غرض سے مضارع کے لام کلمہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اور یہ عربوں کے ہاں مشہور ہے۔ جیسے: "أَصَابَ النَّاسَ جُهْدٌ وَلَوْ تَرَ أَهْلَ مَكَّةَ" اصل میں "تَرَى" ہے۔ 'الف' حذف کر دیا گیا۔

❀ رَّاٰهُ: اس قراءت میں اصل کے مطابق مضارع کے لام کلمہ کو ثابت رکھا گیا ہے۔ [1]

[1] شرح الهداية: 555 والموضح: 1382 والكشف: 383/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة القدر

1 - ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا﴾

(رقم الآية : 3، 4)

لفظ [شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ] میں وصلاً دو قراءات ہیں:

❁:.....قرآن مجید میں 31 تاءات ایسی ہیں جن میں احمد بن محمد بزی کے لیے تشدید وتخفیف دونوں وجہیں ہیں۔صرف کا قاعدہ ہے کہ باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" سے فعل مضارع میں دو 'تاء' مفتوح جمع ہوجائیں تو ان میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے۔[1] جیسے: ﴿تَنَزَّلُ، فَتَفَرَّقَ، هَلْ تَرَبَّصُوْنَ﴾ اصل میں "تَتَنَزَّلُ، فَتَتَفَرَّقَ، هَلْ تَتَرَبَّصُوْنَ" ہیں۔

امام جَعْبَری، مکی بن ابی طالب اور ابن مریم کہتے ہیں: اسی طرح 'تائے مضارع' کا باب "تَفَعُّل" اور "تَفَاعُل" کی 'تاء' میں ادغام کرنا بھی جائز ہے۔

❁ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ (وَصْلًا) : یہ اصل میں "تَتَنَزَّلُ" تھا۔ دو مثلین حروف کا اجتماع ثقل (دشواری) کا باعث ہے۔تخفیف اور آسانی کی غرض سے 'تائے مضارع' کا باب "تَفَعُّل" کی 'تاء' میں ادغام کردیا گیا، اور اس لیے بھی کہ باب "تَفَعُّل" کی 'تاء' کا آگے 'نون' میں ادغام نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ دونوں کا مخرج ایک دوسرے سے بہت دور ہے۔اور یہ 'تاء' کا 'تاء' میں ادغام صرف ماقبل کلمہ کو ساتھ ملانے سے ہوگا، اس سے ابتداء کی صورت میں ایک 'تاء' پڑھی جائیں گی، کیونکہ 'سکون' سے ابتداء نہیں ہوسکتی۔

❁ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ (وَصْلًا) : یہ اصل میں "تَتَنَزَّلُ" تھا۔قاعدے کے مطابق ایک 'تا' کو حذف کردیا گیا ہے۔[2]

❁:.....توجیہ کی مزید تفصیل دیکھیے: سورة البقرة: 267

---

[1] علم الصيغه: 45

[2] المهذب: 462/2 ولطائف الإشارات: 1605/4 والكشف: 314/1 والموضح: 345

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2 - ﴿سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝﴾ (رقم الآية : 5)

لفظ [مَطْلَعِ] میں دو قراءات ہیں:

- مَطْلَعِ : " لام " کے فتحہ کے ساتھ
- مَطْلِعِ : " لام " کے کسرہ کے ساتھ

:.....عربوں کے ہاں اس کلمہ کے بارے میں دو رائے پائی جاتی ہیں۔قبیلہ بنو تمیم کے نزدیک: "طَلَعَ يَطْلُعُ طُلُوْعًا" سے مصدر میمی ﴿مَطْلَعِ﴾ اور ﴿مَطْلِعِ﴾ دونوں طرح آتا ہے۔جبکہ اہل حجاز کے نزدیک : ﴿مَطْلَعِ﴾ مصدر میمی ہے، اور ﴿مَطْلِعِ﴾ اسم ظرف جو ''زمان'' بھی ہوسکتا ہے، اور ''مکان'' بھی۔لیکن یہاں ''اسم ظرف زمان'' ہے۔کیونکہ یہاں اسم مکان (طلوع کی جگہ) قرار دینے سے کوئی معنی نہیں بنتا۔ [1]

مصدر کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''وہ رات (لیلۃ القدر) فجر طلوع ہونے تک سراسر سلامتی والی ہے۔''

اسم ظرف زمان کی صورت میں ترجمہ ہوگا: ''وہ رات (لیلۃ القدر) فجر طلوع ہونے کے وقت تک سراسر سلامتی والی ہے۔''

[1] لطائف الاشارات: 4359/9 والحجة للفارسي: 566/4 وحجة القراءات لأبي زرعة: 768

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة البيّنة

1 - ﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝﴾ (رقم الآية : 7، 6)

لفظ [الْبَرِيَّةِ] میں دو جگہ دو قراءات ہیں:

✿ الْبَرِيْئَةِ : یہ "بَرَأَ يَبْرَأُ" سے "فَعِيْلَةٌ" کے وزن پر "مَفْعُوْلَةٌ" کے معنی میں ہے۔ جیسے: "قَتِيْلٌ" بمعنی "مَقْتُوْل" ہے۔[1] قرآن مجید میں اس فعل سے اسم فاعل بھی آیا ہے: ﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ﴾ (الحشر: 24)

❀ الْبَرِيَّةِ : اس قراءت میں کثرت استعمال اور تخفیف کی غرض سے 'ہمزہ' کا 'یاء' سے ابدال کر کے ادغام کر دیا گیا ہے۔

✿:.....دونوں قراءات "الْخَلِيْقَةٌ" "مخلوق" کے معنی میں ہے۔[2]

ترجمہ ہو گا: "بے شک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا جہنم کی آگ میں ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی لوگ مخلوق میں سب سے برے ہیں۔ اور بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، وہی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔"

[1] حجة القراءات لأبي زرعة: 769

[2] الكشف: 385/2 والموضح: 1386

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الزلزال

1 - ﴿يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا﴾ (رقم الآية : 6)

لفظ [يَّصْدُرُ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الأنعام:46)

❶ المهذب: 462/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة القارعة

1 - ﴿وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝﴾ (رقم الآية : 10)

لفظ [مَا هِيَهْ] میں وصلاً دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة الحاقة:25، 26)

❶ المهذب: 464/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورۃ التکاثر

1 - ﴿لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝﴾ (رقم الآية : 6، 7)

لفظ [لَتَرَوُنَّ] میں دو قراءات ہیں:

✿ لَتَرَوُنَّ : یہ "رَأى يَرَى" باب "فَتَحَ" سے جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع معروف ہے۔ اس کی مابعد ﴿ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ﴾ سے مناسبت بھی ہے۔

ترجمہ ہوگا: ''کہ یقیناً تم (سب لوگ) ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر یقیناً تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔''

❀ لَتُرَوُنَّ : یہ "أَرَى يُرِي" باب "إِفْعَال" سے جمع مذکر مخاطب، فعل مضارع مجہول ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''کہ یقیناً تم (سب لوگوں) کو ضرور جہنم دیکھائی جائی گی۔ پھر یقیناً تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔''

[1] الموضح: 1393

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الهمزة

1 - ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝٢﴾ (رقم الآية : 2، 1)

لفظ [جَمَعَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ جَمَعَ : یہ "جَمَعَ يَجْمَعُ" باب "فَتَحَ" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''بڑی ہلاکت ہے ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے، وہ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا (لیکن زکوۃ نہیں دی)۔''

❀ جَمَّعَ : یہ "جَمَّعَ يُجَمِّعُ" باب "تَفْعِيل" سے ہے۔ اس میں مبالغہ (کثرت) کا معنی پایا جاتا ہے اور اس کی مابعد ﴿عَدَّدَهُ﴾ سے مناسبت ہے۔ اس کے دو معنی کیے گئے ہیں:

❶ ابوالحسن اور ابوزرعۃ نے اس کا معنی: "أَنَّ جَمْعَهُ مِنْ هُنَا وَمِنْ هُنَا" کیا ہے۔ ❶

ترجمہ ہوگا: ''بڑی ہلاکت ہے ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے، وہ جس نے ہر جگہ سے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا (لیکن زکوۃ نہیں دی)۔''

❷ مکی بن ابی طالب اور ابن مریم نے اس کا معنی: "جَمَعَ شَيْئًا بَعْدَ شَيْءٍ" کیا ہے۔ ❷

ترجمہ ہوگا: ''بڑی ہلاکت ہے ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے، وہ جس نے بہت زیادہ مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا (لیکن زکوۃ نہیں دی)۔''

2 - ﴿يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝٣﴾ (رقم الآية : 3)

لفظ [يَحْسَبُ] اور اس جیسے کلمات میں ہر جگہ دو قراءات ہیں:

✿ يَحْسَبُ : یہ بنی تمیم اور جرہم کی لغت ہے۔ " س " کے فتحہ کے ساتھ ❸

❀ يَحْسِبُ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " س " کے کسرہ کے ساتھ ❹

---

❶ الحجة للفارسي: 577/4 وحجة القراءات لأبي زرعة: 772

❷ الموضح: 1397 والكشف: 389/2

❸ لغات القبائل الواردة في القرآن الكريم

❹ في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 97

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

3 - ﴿إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝﴾ (رقم الآية : 9، 8)

لفظ [مُّؤْصَدَةٌ] میں دو قراءات ہیں۔ ❶ دیکھیے: (سورة البلد:20)

لفظ [عَمَدٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ عُمُدٍ : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ "عِمَادٌ" کی جمع ہے۔ جیسے "حِمَارٌ" کی جمع "حُمُرٌ" آتی ہے۔ ❷

❷ یہ "عَمُوْدٌ" کی جمع ہے۔ جیسے "رَسُوْلٌ" کی جمع "رُسُلٌ" آتی ہے۔ ❸

❀ عَمَدٍ : اس کی تین توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❶ یہ بھی "عَمُوْدٌ" کی جمع ہے۔ جیسے "أَدِيْمٌ" کی جمع "أَدَمٌ" آتی ہے۔ 'یا' 'واؤ' کی طرح ہی ہوتی ہے۔ ❹

❷ یہ "عَمَدَةٌ" کی جمع ہے۔ جیسے "بَقَرَةٌ" کی جمع "بَقَرٌ" اور "تَمَرَةٌ" کی جمع "تَمَرٌ" آتی ہے۔ ❺

❸ یہ اسم جمع ہے۔ جس کی اس کے الفاظ سے واحد نہیں آتی۔ ❻

❁:..... سب کا معنی ایک ہی ہے۔ ترجمہ ہوگا: "بے شک وہ (جہنم کی آگ، جہنمیوں) پر (ہر طرف سے) بند کی گئی ہوگی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔" یعنی آگ کے لمبے لمبے ستونوں کے ساتھ جکڑ دیے جائیں گے۔ یا اس آگ کے شعلے لمبے لمبے ستونوں کی شکل میں ہوں گے۔

❶ المهذب: 465/2

❷ حجة القراءات لأبي زرعة: 773

❸ الكشف: 389/2

❹ الكشف: 389/2

❺ حجة القراءات لأبي زرعة: 773

❻ المهذب: 465/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة قريش

1 - ﴿ لِإِيلَٰفِ قُرَيْشٍ ① إِۦلَٰفِهِمْ رِحْلَةَ ٱلشِّتَآءِ وَٱلصَّيْفِ ② فَلْيَعْبُدُوا۟ رَبَّ هَٰذَا ٱلْبَيْتِ ③ ٱلَّذِىٓ أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَءَامَنَهُم مِّنْ خَوْفٍۢ ④ ﴾ (رقم الآية : 1-4)

لفظ [لِإِيلَٰفِ] میں تین قراءات ہیں:

- **لِإِيلَٰفِ** : یہ "اَلَفَ يُؤْلِفُ إِيْلَافًا" باب "إِفْعَال" سے مصدر ہے۔ یہ اصل میں "إِئْلَفٌ" تھا، جیسے "إِيْمَانٌ" اصل میں "إِئْمَانٌ" تھا۔ صرفی قاعدہ کے مطابق دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق 'یاء' سے بدل دیا گیا۔
- **لِيْلَٰفِ** : یہ بھی "اَلَفَ يُؤْلِفُ إِيْلَافًا" باب "إِفْعَال" سے مصدر ہے۔ یہ اصل میں "إِئْلَفٌ" تھا، جیسے " إِيْمَانٌ" اصل میں "إِئْمَانٌ" تھا۔ صرفی قاعدہ کے مطابق دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق 'یاء' سے بدل دیا گیا۔ پھر تخفیف اور آسانی کی غرض سے بغیر کسی قاعدہ کے 'ہمزہ' کو حذف کر دیا۔
- **لِاٰلْفِ** : یہ "أَلِفَ يَأْلَفُ أَلْفَةً وَ إِلْفًا وَ إِلَافًا" ثلاثی مجرد سے مصدر ہے۔ ❶

:..... "اَلَفَ يُؤْلِفُ" اور "أَلِفَ يَأْلَفُ" دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔ ❷ عرب میں دونوں طرح بولا جاتا ہے: "أَلَفْتُ كَذَا، آلَفْتُ كَذَا۔" ❸

لفظ [إِۦلَٰفِهِمْ] میں دو قراءات ہیں:

- **إِۦلَٰفِهِمْ** : یہ "اَلَفَ يُؤْلِفُ إِيْلَافًا" باب "إِفْعَال" سے ہے۔
- **إِلْفِهِمْ** : یہ "أَلِفَ يَأْلَفُ أَلْفَةً وَ إِلْفًا وَ إِلَافًا" سے ثلاثی مجرد ہے۔ ❹

:..... معنی میں کوئی فرق نہیں۔ جس طرح اوپر بات ہو چکی ہے۔ ترجمہ ہے: "قریش کے دل میں محبت کی وجہ سے، ان کے دل میں سردی اور گرمی کے سفر کی محبت ڈالنے کی وجہ سے۔ تو ان پر لازم ہے اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔ وہ جس نے انہیں بھوک سے (بچا کر) کھانا دیا اور خوف سے (بچا کر) امن دیا۔"

---

❶ الكشف: 390/2 والمهذب: 465/2 وحجة القراءات لأبي زرعة: 773
❷ الموضح: 1400 ❸ الكشف: 390/2 ❹ المهذب: 465/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة اللهب

1 - ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ۝١﴾ (رقم الآية : 1)

لفظ [اَبِيْ لَهَبٍ] میں دو قراءات ہیں:

✿ اَبِيْ لَهْبٍ : یہ بنی تمیم اور اسد کی لغت ہے۔ " ھـ " کے سکون کے ساتھ

❀ اَبِيْ لَهَبٍ : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " ھـ " کے فتحہ کے ساتھ [1]

2 - ﴿وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [حَمَّالَةَ] میں دو قراءات ہیں:

✿ حَمَّالَةَ : اس کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

❀ یہ ماقبل ﴿امْرَاَتُهٗ﴾ سے حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ [2]

ترجمہ ہوگا: ''اور (ابولہب کے ساتھ) اس کی بیوی ایندھن اٹھائے ہوئے (آگ میں داخل ہوگی)۔''

❀ یہ بطور مذمت منصوب ہے۔ کیونکہ وہ (ابولہب کی بیوی) اس کے ساتھ مشہور تھی، تو اسے بطور مذمت اس کی صفت بنا دیا گیا۔ اور اس کو نصب دینے والا "أَذُمُّ" یا "أَعِيْبُ" محذوف فعل ہے۔ [3]

ترجمہ ہوگا: ''اور (ابولہب کے ساتھ) اس کی بیوی (بھی آگ میں جھونکی جائے گی) جو ایندھن اٹھانے والی ہے۔''

❀ حَمَّالَةُ : اس قراءت میں یہ ماقبل ﴿امْرَاَتُهٗ﴾ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ [4]

ترجمہ ہوگا: ''اور (ابولہب کے ساتھ) اس کی بیوی ایندھن اٹھانے والی (بھی آگ میں جھونکی جائے گی)۔''

✿:.....اس آیت میں ابولہب کی بیوی کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔ جس کا نام اروی اور کنیت ام جمیل تھی۔ یہ ابوسفیان بن حرب کی بہن تھی۔ یہ جنگل سے خاردار جھاڑ جھنکار اُٹھا لاتی اور رات کے اندھیرے میں نبی اکرم ﷺ کے گھر کے آگے ڈال دیتی، تاکہ آپ صبح بیت اللہ کو جائیں تو آپ کے پاؤں میں کانٹے چبھ جائیں۔ [5]

---

[1] في رحاب القرآن لمحمد سالم محيسن: 127

[2] لطائف الإشارات: 4431/9 وطلائع البشر: 217

[3] الكشف: 390/2 والموضح: 1410

[4] المهذب: 466/2

[5] تفسیر تیسیر القرآن وتفسیر عبدالسلام بھٹوی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سورة الاخلاص

1 - ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝﴾ (رقم الآية : 4)

لفظ [كُفُوًا] میں تین قراءات ہیں:

- كُفُؤًا : یہ بنی تمیم، اسد اور قبیلہ قیس کے ہاں عام بولی جانے والی لغت ہے۔" ف " کے سکون کے ساتھ۔
- كُفُؤًا : یہ اہل حجاز کی لغت ہے۔ " ف " کے ضمہ کے ساتھ [1]
- كُفُوًا : یہ بھی اہل حجاز کی ہی لغت ہے۔ " ف " کے ضمہ کے ساتھ۔ اور 'ہمزہ' کا 'واو' سے ابدال تخفیف اور آسانی کے لیے کیا گیا ہے۔ [2]

[1] لطائف الاشارات: 4435/9

[2] لطائف الإشارات: 4435/9 والموضح: 1415

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سورة الفلق

1 - ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤﴾ (رقم الآية : 1-4)

لفظ [النَّفّٰثٰتِ] میں دو قراءات ہیں:

✿ **النَّفّٰثٰتِ** : یہ "نَفَثَ يَنْفُثُ" سے اسم فاعل "نَافِثَةٌ" کی جمع ہے۔ ترجمہ ہوگا: ''آپ کہیں میں مخلوق کے رب کی پناہ پکڑتا ہوں۔ اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے۔ اور گرہوں میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے۔''

❀ **النَّفّٰثٰتِ** : یہ "نَفَثَ يَنْفُثُ" سے اسم مبالغہ "نَفَّاثَةٌ" کی جمع ہے۔ [1]

ترجمہ ہوگا: ''..... اور گرہوں میں بہت زیادہ پھونک مارنے والیوں کے شر سے۔''

✿:..... "نَفَثَ يَنْفُثُ" ایسی پھونک کو کہتے ہیں جس میں تھوک نہ ہو۔ اور یہ "نَفَخٌ" کے معنی میں ہے۔ اور جس میں تھوک ہوتی ہے اسے "اَلتَّفْلُ" کہتے ہیں۔ [2] اور آیت میں جادو کرنے والی عورتوں سے مراد (ابوعبید کہتے ہیں) لبید بن اعصم یہودی کی بیٹیاں ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ پر جادو کیا تھا۔ [3]

جادوگر عموماً موم کے پتلے بنا کر اس میں سوئیاں چبھوتے ہیں اور کسی کے بال حاصل کر کے ان میں گرہیں لگاتے اور پھونکیں مارتے جاتے ہیں۔ آیت میں ایسے لوگوں سے پناہ طلب کی گئی ہے۔

تَمَّ الْكِتَابُ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

كَتَبَهُ الْعَبْدُ الْفَقِيْرُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَإِلٰى عَفْوِهٖ وَرَحْمَتِهٖ وَمَغْفِرَتِهٖ ،

الرَّاجِي مِنْهُ ـ سُبْحَانَهٗ ـ مَغْفِرَةَ ذُنُوْبِهٖ

لَطَفَ اللّٰهُ بِهٖ ، وَعَامَلَهٗ بِفَضْلِهٖ ، فَرَحِمَ اللّٰهُ كَاتِبَهٗ وَالْآمِرَ بِكَتْبِهٖ

وَقَارِئَهٗ ، وَلِمَنْ دَعَا لَهُمَا وَلِلْوَالِدَيْنِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ ،

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

---

[1] طلائع البشر:217 و لطائف الاشارات:4444/9

[2] الموضح: 1416 و لطائف الإشارات: 4444/9

[3] تفسیر اشرف الحواشی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

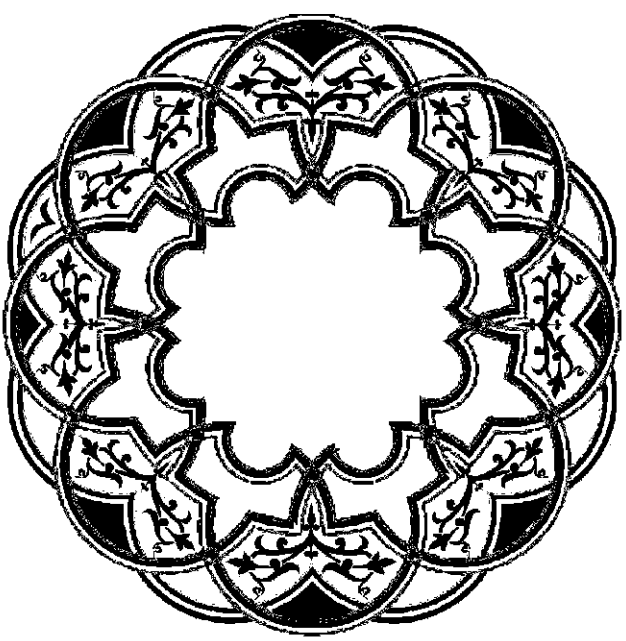

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أطيب النفحات في علم توجيه القراءات

باللغة العربية

تالیف

فضیلۃ الشیخ استاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

قام بتشکیلها
قاری بلال نذیر حفظہ اللہ

قام بمراجعتها وتصحیحها
فضیلۃ الشیخ مفتی عبدالولی خان حفظہ اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

المقدمة

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْنَا أَكْمَلَ كِتَابٍ ، فَهَدَانَا بِهٖ طَرِيْقَ الصَّوَابِ ، وَنَجَّانَا بِهٖ مِنْ ظُلُمَاتِ الْإِرْتِيَابِ ، وَأَجْزَلَ لَنَا بِهٖ مِنْ فَضْلِهٖ أَوْفَرَ الثَّوَابِ ، وَوَقَانَا بِهٖ بِرَحْمَتِهٖ سُوْءَ الْعَذَابِ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّحْمَةِ الْمُهْدَاةِ ، مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ وَالَاهُ ، أَمَّا بَعْدُ:

فَإِنَّ عُلَمَاءَ الْإِسْلَامِ الْأَئِمَّةَ الْأَعْلَامَ ، عَمَرُوْا بِخِدْمَةِ كِتَابِ اللّٰهِ اللَّيَالِيَ وَالْأَيَّامَ ؛ فَسَطَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مُشْرِقَ الصَّفَحَاتِ ، بِفَتْحِ الْمُقْفَلَاتِ ، وَجَلْيِ الْمُبْهَمَاتِ ، وَحَلِّ الْمُشْكِلَاتِ.

وَكَانَ مِنْ جَلِيْلِ الْإِنْتَاجِ ، وَبَدِيْعِ الْإِخْرَاجِ ، مَا سَطَرُوْهُ فِيْ عِلْمِ التَّوْجِيْهِ وَالْإِحْتِجَاجِ ؛ إِذْ وَجَّهُوْا بِهٖ قِرَاءَاتِ الْقُرْآنِ ، بِبَلَاغَةِ الْبَيَانِ ، وَقُوَّةِ الْبُرْهَانِ. ❶

وَذٰلِكَ اِنْتِصَارًا لِقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِ ، وَالذَّبِّ عَنْهَا ، وَتَبْرِئَتِهَا مِنْ أَيِّ ضَعْفٍ نُسِبَ إِلَيْهَا ، أَوْ إِنْكَارٍ وُجِّهَ إِلَيْهَا.

وَلِذٰلِكَ كَانَ عِلْمُ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ : مِنْ أَجَلِّ الْعُلُوْمِ ، وَأَدَقِّهَا ، وَأَكْثَرِهَا فَائِدَةً ؛ وَذٰلِكَ لِتَعَلُّقِهٖ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَقِرَاءَاتِهِ الْمُتَعَدِّدَةِ ؛ إِذْ بِهٰذَا الْعِلْمِ الْجَلِيْلِ تُوَجَّهُ الْقِرَاءَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ التَّوْجِيْهَ اللُّغَوِيَّ ، وَالنَّحْوِيَّ ، وَالْبَلَاغِيَّ ، وَالتَّفْسِيْرِيَّ ، وَالْفِقْهِيَّ ، وَلَوْ لَا هٰذَا الْعِلْمُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فِي الْقُرْآنِ ، وَقَدْ قِيْلَ!

وَسَنَرٰى ذٰلِكَ مِنْ خِلَالِ بَعْضِ مَطَالِبِ هٰذَا الْبَحْثِ ، فَقَدِ انْبَرَى الزَّنَادِقَةُ إِلَى

❶ موارد توجيه القراء ات القرآنية، المقدمة

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

هٰذِهِ الْمُهِمَّةِ (الْقَذِرَةِ) وَتَكَلَّمُوْا فِي الْقِرَاءَاتِ : لِمَ رَفَعَ نَافِعٌ مَا نَصَبَ عَاصِمٌ ؟ وَلِمَ قَدَّمَ ابْنُ كَثِيْرٍ مَا أَخَّرَ حَمْزَةُ ؟ وَلِمَ خَفَّفَ الْكُوْفِيُّوْنَ مَا ثَقَّلَ الْحِرْمِيَانِ ؟ وَهٰكَذَا أَخَذُوْا يُثِيْرُوْنَ الشُّبَهَ بِعُقُوْلٍ كَلِيْلَةٍ ، وَأَفْهَامٍ سَقِيْمَةٍ ؛ لِيُزَعْزِعُوْا ثِقَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِكِتَابِهِمُ الْمُقَدَّسِ، الَّذِيْ ﴿لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ﴾ [فصلت: 42] وَلٰكِنْ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ !

وَفِي الْمَيْدَانِ أُولٰئِكَ الرِّجَالُ الْأَفْذَاذُ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا أَنْفُسَهُمْ لِلْقُرْآنِ ، يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ ، وَيَدْفَعُوْنَ عَنْهُ شُبُهَاتِ أُولٰئِكَ الْأَحْدَاثِ الْأَغْرَارِ ، الَّذِيْنَ بَاعُوْا أَنْفُسَهُمْ بِثَمَنٍ بَخْسٍ لِلشَّيْطَانِ.

لَقَدْ هَيَّأَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رِجَالًا كَانُوْا أَكْبَرَ مِنْ حَجْمِ تِلْكَ الْهَجْمَةِ الشَّرِسَةِ (الْمُدَبَّرَةِ) ؛ فَنَسَفُوْا تِلْكَ الشُّبَهَ وَالْأَقَاوِيْلَ نَسْفًا ، فَلَمْ يَدَعُوْا فِيْهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا! وَوَجَّهُوا الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةَ تَوْجِيْهًا عِلْمِيًّا كَشَفَ عَنْ مَعَانِيْهَا ، وَعِلَلِهَا وَإِعْرَابِهَا مُسْنَدًا بِالدَّلِيْلِ ، قَائِمًا عَلَى الْحُجَّةِ ، لَا يُجَادِلُ فِيْ صِحَّتِهِ إِلَّا جَاهِلٌ بَيِّنٌ جَهْلُهُ ، أَوْ مُكَابِرٌ ظَاهِرٌ حِقْدُهُ ﴿وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [الإسراء: 81] وَخَابَ أُولٰئِكَ الْأَدْعِيَاءُ ، وَظَلَّتْ رَايَةُ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ خَفَّاقَةً فِيْ عَنَانِ السَّمَاءِ ، قَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ [الحجر: 9] ❶

وَاعْلَمْ ! أَنَّ دِرَاسَةَ التَّوْجِيْهِ هِيَ الْفَائِدَةُ الْعُظْمٰى مِنْ دِرَاسَةِ الْقِرَاءَاتِ ، بَعْدَ تَحْقِيْقِ فَرْضِ الْكِفَايَةِ ، بِضَبْطِ الْأَدَاءِ الْقُرْآنِيِّ لِلْقِرَاءَاتِ ، ضَبْطًا نَقِيًّا خَالِيًا مِنَ اللَّحْنِ وَالْوَهْمِ ، فَاعْتَنِ بِإِتْقَانِ عِلْمِ التَّوْجِيْهِ.

فَعِلْمُ الْقِرَاءَاتِ مِنْ أَجَلِّ عُلُوْمِ الْقُرْآنِ نَفْعًا إِذَا دُرِسَ بِإِتْقَانٍ مَعَ دِرَاسَةِ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ ؛ لِأَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنْ دِرَاسَةِ الْقِرَاءَاتِ: لَيْسَ فَقَطْ إِتْقَانُ اللَّفْظِ ، بَلْ يَجِبُ مَعَهُ مَعْرِفَةُ وَجْهِ الْقِرَاءَةِ وَأَثَرِهَا فِي الْمَعْنٰى. ❷

❶ فن توجيه القراءات القرآنية: 2 ❷ المرشد الأمين : 226، 210، 211 اقتباسات

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْإِمَامُ الزَّرْكَشِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- : [اَلنَّوْعُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرِيْنَ: مَعرِفَةُ تَوجِيْهِ القِرَاءَاتِ وَتَبْيِيْنُ وَجْهِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ كُلُّ قَارِئٍ] وَهُوَ فَنٌّ جَلِيْلٌ وَبِهِ تُعْرَفُ جَلَالَةُ الْمَعَانِيْ وَجَزَالَتُهَا وَقَدِ اعْتَنَى الأَئِمَّةُ بِهِ وَأَفْرَدُوْا فِيْهِ كُتُبًا. "❶

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ الْجَزَرِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- فِيْ مَعْرِضِ حَدِيْثِهِ عَنْ [فَوَائِدِ الْقِرَاءَاتِ وَتَنَوُّعِهَا] : "وَمِنْهَا إِعْظَامُ أُجُورِ هٰذِهِ الأُمَّةِ مِنْ حَيْثُ إِنَّهُمْ يُفْرِغُوْنَ جُهْدَهُمْ لِيَبْلُغُوْا قَصْدَهُمْ فِيْ تَتَبُّعِ مَعَانِيْ ذٰلِكَ وَاسْتِنْبَاطِ الْحِكَمِ وَالأَحْكَامِ مِنْ دِلَالَةِ كُلِّ لَفْظٍ وَاسْتِخْرَاجِ كَمِيْنِ أَسْرَارِهِ وَخَفِيِّ إِشَارَاتِهِ وَإِنْعَامِهِمُ النَّظَرَ وَإِمْعَانِهِمُ الكَشْفَ عَنِ التَّوْجِيْهِ وَالتَّعْلِيْلِ وَالتَّرْجِيْحِ وَالتَّفْصِيْلِ ، بِقَدْرِ مَا يَبْلُغُ غَايَةُ عِلْمِهِمْ ، وَيَصِلُ إِلَيْهِ نِهَايَةُ فَهْمِهِمْ ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ﴾ [آل عمران: 195] وَالأَجْرُ عَلَى قَدْرِ الْمَشَقَّةِ. "❷

وَيَقُوْلُ الْعَلَّامَةُ عَبْدُ الْفَتَّاحِ الْقَاضِيْ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- : "وَإِنِّيْ أَنْصَحُ لِكُلِّ مَنْ يَرُوْمُ دَرْسَ عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ وَتَحْصِيْلِهِ ، وَيُرِيْدُ أَنْ يَتَصَدَّى لِقِرَاءَتِهِ وَإِقْرَائِهِ ، وَتَعَلُّمِهِ وَتَعْلِيْمِهِ.....: أَنْ يَعْنِيَ الْعِنَايَةَ كُلَّ الْعِنَايَةِ بِحِفْظِ مُتُوْنِ الْقِرَاءَاتِ وَاسْتِظْهَارِهَا كَالشَّاطِبِيَّةِ وَالدُّرَّةِ وَالطَّيِّبَةِ ، وَالْوُقُوْفِ عَلَى دَقَائِقِهَا وَأَسْرَارِهَا ، وَمَعْرِفَةِ وَجْهِ كُلِّ قِرَاءَةٍ وَسِرِّهَا مِنْ لُغَةِ الْعَرَبِ ، بِحَيْثُ إِذَا قَرَأَ بِأَيَّةِ قِرَاءَةٍ أَوْ رِوَايَةٍ ، أَوْ سُئِلَ عَنْهَا ، أَوْ عَنْ تَوْجِيْهِهَا : لَا يَتَعَثَّرُ أَوْ يَتَرَدَّدُ ، بَلْ يَكُوْنُ دَائِمَ الاِسْتِحْضَارِ قَوِيَّ الاِسْتِبْصَارِ. "❸

❶ البرهان فی علوم القرآن : 339
❷ النشر: 53/1
❸ أبحاث في قراء ات القرآن: 31

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

التمهيد

وَفِيْهِ ثَلَاثَةُ مَطَالِبَ:

اَلْأَوَّلُ: .....تَعْرِيْفُ التَّوْجِيْهِ وَالِاحْتِجَاجِ.

اَلثَّانِيْ: ..... بَيَانُ الْمُصْطَلَحَاتِ الْمُرَادِفَةِ لَهُ.

اَلثَّالِثُ:..... اَلْفَرْقُ بَيْنَ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ وَتَرْجِيحِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ.

اَلْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ أَعْظَمُ كِتَابٍ ، أَنْزَلَهُ اللّٰهُ إِلَيْنَا هِدَايَةً وَنُوْرًا ، وَكُلُّ عِلْمٍ يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْكِتَابِ الْكَرِيْمِ فَهُوَ مِنْ أَشْرَفِ الْعُلُوْمِ قَدْرًا وَأَجَلِّهَا مَكَانَةً ، وَمِنْ بَيْنِ تِلْكَ الْعُلُوْمِ : عِلْمٌ جَلِيْلٌ ، يَشْتَهِرُ بِاسْمِ (تَوْجِيْهُ الْقِرَاءَاتِ) وَ (اَلِاحْتِجَاجُ لِلْقِرَاءَاتِ) [1]

وَفِيْمَا يَلِيْ بَيَانُ ثَلَاثَةِ مَطَالِبَ :

---

[1] المدخل إلى علم القراءات: 369

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الْأَوَّلُ:

تَعْرِيْفُ التَّوْجِيْهِ وَالْإِحْتِجَاجِ لُغَةً وَاصْطِلَاحًا

اَلتَّوْجِيْهُ لُغَةً: مَصْدَرُ (وَجَّهَ) الْمُتَعَدِّيْ بِالتَّضْعِيْفِ ، مِنْ بَابِ (التَّفْعِيْلِ) ، وَيَأْتِيْ بِمَعْنَيَيْنِ :

اَلْأَوَّلُ:....."وَجَّهَ الشَّيْءَ" أَيْ: جَعَلَهُ إِلى جِهَةٍ ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالىٰ: ﴿أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ﴾ [النحل: 76] ، أَيْ : إِذَا وَجَّهَهُ إِلَى أَيِّ جِهَةٍ لَا يَأْتِيْ بِخَيْرٍ قَطُّ.

اَلثَّانِيْ:....."وَجَّهَ الشَّيْءَ" أَيْ: بَيَّنَ وَجْهَهُ ، أَوْ جَعَلَهُ ذَا وَجْهٍ ، أَيْ: حُجَّةٍ وَدَلِيْلٍ وَبُرْهَانٍ ، وَيَقُوْلُوْنَ " لِكَلَامِكَ وَجْهٌ " ، أَيْ: صِحَّةٌ ، وَمِثْلُهُ : ﴿وَنَعَّمَهُ﴾ [الفجر: 15] أَيْ: جَعَلَهُ ذَا نِعْمَةٍ ، وَ " نَضَّرَ اللّٰهُ وَجْهَهُ " أَيْ : جَعَلَهُ ذَا نُضْرَةٍ ، وَهٰذَا الْمَعْنَى الثَّانِيْ هُوَ الَّذِيْ اشْتُقَّ مِنْهُ الْمَعْنَى الْإِصْطِلَاحِيْ. ❶

اَلِاحْتِجَاجُ لُغَةً: مَصْدَرُ (اِحْتَجَّ) مِنْ بَابِ (الِافْتِعَال) ، وَأَصْلُهُ مِنْ : (اَلْحُجَّةُ) وَمَعْنَاهُ : اَلدَّلِيْلُ وَالْبُرْهَانُ ، يُقَالُ: اِحْتَجَّ عَلَيْهِ ، أَيْ أَقَامَ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ ، وَالْجَمْعُ : حُجَجٌ وَحِجَاجٌ ، وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالىٰ: ﴿لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ﴾ [البقرة: 150]، وَ﴿فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ﴾ [الأنعام: 149]. ❷

اَلتَّوْجِيْهُ أَوِ الِاحْتِجَاجُ اِصْطِلَاحًا: عَرَّفَهُ الْعُلَمَاءُ بِتَعَارِيْفَ مُتَعَدِّدَةٍ. مِنْهَا:

① هُوَ عِلْمٌ يُقْصَدُ مِنْهُ : " تَبْيِيْنُ وُجُوْهِ وَعِلَلِ الْقِرَاءَاتِ وَالْإِيْضَاحِ عَنْهَا وَالِانْتِصَارِ لَهَا " (الدكتور حازم حيدر) ❸

② "عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ مَعَانِي الْقِرَاءَاتِ وَالْكَشْفِ عَنْ وُجُوْهِهَا فِي الْعَرَبِيَّةِ". (الدكتور عبدالعزيز الحربى). ❹

---

❶ مدخل إلى توجيه القراءات: 1 تعريفه

❷ المدخل إلى علم القراءات: 369، نقلًا عن لسان العرب : 2/ 226، معجم مقاييس اللغة: 29/2

❸ شرح الهداية قسم الدراسة: 18/1 ❹ توجيه مشكل القراءات العشرية الفرشية: 65

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

③ "هُوَ عِلْمٌ يُعْنٰى بِالْكَشْفِ عَنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَالْاِحْتِجَاجِ لَهَا ، سَوَاءً بِسَنَدِهَا أَوْ رَسْمِهَا أَوْ تَفْسِيْرِهَا أَوْ إِعْرَابِهَا أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ مَعَ ذِكْرِ الْأَدِلَّةِ". ❶

④ "عِلْمٌ يُبْحَثُ فِيْهِ عَنْ عِلَلِ وَحُجَجِ الْوُجُوْهِ الْقِرَائِيَّةِ ، نَقْلِيَّةً كَانَتْ أَوْ عَقْلِيَّةً، مِنْ حَيْثُ اللُّغَةُ وَالْإِعْرَابُ وَالْمَعْنٰى". (الدكتور عبد القيوم السندي)❷

⑤ "عِلْمٌ يَبْحَثُ عَنْ إِيْضَاحِ مَعَانِي الْقِرَاءَاتِ وَبَيَانِ وُجُوْهِهَا وَالْكَشْفِ عَنْ عِلَلِهَا وَحُجَجِهَا". ❸

⑥ "هُوَ فَنٌّ يُعْنٰى بِالْكَشْفِ عَنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا وَحُجَجِهَا وَبَيَانِهَا وَالْإِيْضَاحِ عَنْهَا". (الدكتور أحمد محمد سعد) ❹

⑦ "هُوَ عِلْمٌ يَبْحَثُ عَنِ الْقِرَاءَاتِ مِنْ جَوَانِبِهَا الصَّوْتِيَّةِ، وَالصَّرْفِيَّةِ، وَالنَّحْوِيَّةِ، وَالْبَلَاغِيَّةِ، وَالدَّلَالِيَّةِ". ❺

فائدة:..... وَفِيْ (مَنْهَج مَادَةِ مَدْخَلٍ لِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ) كَلَامٌ نَفِيْسٌ يَتَّصِلُ بِهٰذَا الْمَوْضُوْعِ ، كَمَا يَلِيْ:

وَفِي الْاِصْطِلَاحِ : هُوَ عِلْمٌ يَبْحَثُ فِيْ قِرَاءَاتِ الْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ : الْفَرْقُ بَيْنَ مَعَانِيْهَا ، وَمُرَجِّحَاتُ اِخْتِيَارِ كُلِّ قِرَاءَةٍ وَتَخْرِيْجُهَا فِيْ لُغَةِ الْعَرَبِ.

وَيُطْلَقُ عَلَيْهِ كَذٰلِكَ عِلْمُ (عِلَلِ الْقِرَاءَاتِ) ؛ لِأَنَّهُ يَبْحَثُ فِي الْقِرَاءَاتِ بِبَيَانِ عِلَلِهَا وَتَوْجِيْهِهَا ، أَيْ : أَنَّ عِلْمَ هٰذَا الْعِلْمُ يُبَيِّنُ مَعْنٰى كُلِّ قِرَاءَةٍ ، وَيُوَضِّحُ إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْقِرَاءَاتُ بِمَعْنًى وَاحِدٍ ، أَوْ بِمَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ ، مَثَلًا : قَوْلُهُ تَعَالٰى:

---

❶ المنهج الموحد لمقرر المدخل لعلم القراء ات: 31

❷ المدخل إلى علم القراء ات: 370

❸ رساله ماجستير: توجيه القراء ات بين المهدوى .....: 22

❹ التوجيه البلاغي للقراء ات القرآنية: 20

❺ المرشد الأمين: 225

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ﴾ [البقرة: 265]، قُرِئَتْ: ﴿بِرَبْوَةٍ﴾ بِفَتْحِ الرَّاءِ، وَ﴿بِرُبْوَةٍ﴾ بِالضَّمِّ، دَوْرُ عِلْمِ التَّوْجِيْهِ: أَنَّهُ يُبَيِّنُ مَعْنَى كُلِّ قِرَاءَةٍ وَيُوَضِّحُ الْفَرْقَ بَيْنَهَا، فَفِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ يُذْكَرُ أَنَّهُمَا لُغَتَانِ مَشْهُوْرَتَانِ، بِمَعْنًى وَاحِدٍ.

وَمِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا: قِرَاءَةُ ﴿الرُّعُبَ﴾ بِضَمِّ الْعَيْنِ وَإِسْكَانِهَا، وَ ﴿بِالْبَخَلِ﴾ بِفَتْحَتَيْنِ، وَ ﴿بِالْبُخْلِ﴾ بِضَمِّ الْبَاءِ وَإِسْكَانِ الْخَاءِ. فَهٰذِهِ كُلُّهَا لُغَاتٌ بِمَعْنًى وَاحِدٍ.

أَمَّا قَوْلُهُمْ: "مِنْ حَيْثُ مُرَجِّحَاتُ اِخْتِيَارِ كُلِّ قِرَاءَةٍ، وَتَخْرِيْجُهَا فِيْ لُغَةِ الْعَرَبِ" يَعْنِيْ: حِيْنَ يَخْتَلِفُ الْمَعْنَى، يَكُوْنُ دَوْرُ عِلْمِ(تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ) بَيَانُ مَعْنَى كُلِّ قِرَاءَةٍ أَوَّلًا، وَثَانِيًا: بَيَانُ مُرَجِّحَاتِ كُلِّ قِرَاءَةٍ، أَيْ يُبَيِّنُ الشَّوَاهِدَ الَّتِيْ تُؤَيِّدُ اِخْتِيَارَ كُلِّ قِرَاءَةٍ مِنْ هٰذِهِ الْقِرَاءَاتِ.

وَهٰذِهِ الشَّوَاهِدُ وَالْمُرَجِّحَاتُ، تَكُوْنُ مِنْ عِدَّةِ جِهَاتٍ، مِنْهَا:

أ- لُغَةُ الْعَرَبِ، فَقَدْ تَكُوْنُ إِحْدَى الْقِرَاءَتَيْنِ أَكْثَرَ شُهْرَةٍ فِيْ لُغَةِ الْعَرَبِ مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُخْرٰى.

ب- اَلْمَعْنٰى، حَيْثُ يَخْتَلِفُ الْمَعْنٰى. غَالِبًا. بِاخْتِلَافِ الْقِرَاءَاتِ، فَيَذْهَبُ كُلُّ عَالِمٍ إِلٰى اِخْتِيَارِ قِرَاءَةٍ دُوْنَ الْأُخْرٰى.

ج- شَوَاهِدُ الْقِرَاءَةِ، إِذْ يَكُوْنُ لِإِحْدَى الْقِرَاءَاتِ، أَوْ لِبَعْضِهَا أَوْ لَهَا جَمِيْعًا مَا يُؤَيِّدُهَا مِنَ الْأَلْفَاظِ الْأُخْرٰى الَّتِيْ لَا خِلَافَ فِيْ قِرَاءَتِهَا.

د- اَلسِّيَاقُ، وَهُوَ مِنَ الْمُرَجِّحَاتِ الْهَامَّةِ، إِذْ يَنْظُرُ كَثِيْرٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ إِلٰى بِدَايَةِ الْآيَةِ وَنِهَايَتِهَا، أَوْ إِلٰى مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا مِنَ الْآيَاتِ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ سَبَبًا فِي الِاخْتِيَارِ.

وَاللَّفْظُ تَوْقِيْفِيٌّ وَلَا شَكَّ، وَلٰكِنْ قَدْ يَأْتِيْ فِيْ حَدِيْثِ النَّبِيِّ -ﷺ- مَا يُرَجِّحُ مَعْنًى عِنْدَ الْبَعْضِ دُوْنَ الْآخَرِ.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَهٰذِهِ الْمُرَجِّحَاتُ إِذَنْ : قَدْ تَكُوْنُ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى ، أَوْ مِنْ حَيْثُ الْإِعْرَابُ ، أَوِ السِّيَاقُ ، أَوْ ذٰلِكَ كُلُّهُ ، فَمَثَلًا : قَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا﴾ قَرَأَ حَمْزَةُ : ﴿فَأَزَالَهُمَا﴾ بِأَلِفٍ مُخَفَّفَةٍ ، وَقَرَأَ الْبَاقُوْنَ : ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ بِغَيْرِ أَلِفٍ مُشَدَّدًا ؛ فَيَأْتِيْ عِلْمُ التَّوْجِيْهِ فَيُبَيِّنُ أَوَّلًا مَعْنٰى كُلِّ قِرَاءَةٍ مِنَ الْقِرَاءَاتِ الْوَارِدَةِ ، ثُمَّ يُبَيِّنُ ثَانِيًا الْمُرَجِّحَاتِ الَّتِيْ تُرَجِّحُ اخْتِيَارَ كُلِّ قِرَاءَةٍ.

فَأَمَّا قِرَاءَةُ التَّخْفِيْفِ فَهِيَ مِنَ الْإِزَالَةِ وَالتَّنْحِيَةِ ، وَأَمَّا قِرَاءَةُ التَّشْدِيْدِ فَهِيَ بِمَعْنَى الْإِيْقَاعِ فِي الزَّلَلِ.

وَحُجَّةُ مَنْ قَرَأَ ﴿فَأَزَالَهُمَا﴾ بِالتَّخْفِيْفِ مِنَ الزَّوَالِ وَالتَّنْحِيَةِ:

أ. أَنَّهُ اِتَّبَعَ فِيْ ذٰلِكَ مُطَابَقَةَ مَعْنٰى مَا قَبْلَهُ عَلَى الضِّدِّ فِيْ قَوْلِهِ : ﴿اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ [البقرة: 35] فَالسَّكَنُ ثَبَاتٌ فِي الْجَنَّةِ ، وَضِدُّهُ الزَّوَالُ ، فَسَعٰى إِبْلِيْسُ إِلٰى إِزَالَتِهِمَا.

ب. أَنَّهُ مُطَابِقٌ لِمَا بَعْدَهُ فِي الْمَعْنٰى ؛ لِأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى : ﴿فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ﴾ مَعْنَاهُ الزَّوَالُ ، فَلَفْظُ الْخُرُوْجِ يَدُلُّ عَلَى الزَّوَالِ.

أَمَّا مَنْ قَرَأَ ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ بِدُوْنِ أَلِفٍ، مُشَدَّدَةً ، فَحُجَّتُهُمْ:

أ ـ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ﴾ [آل عمران: 155] أَيْ: أَكْسَبَهُمُ الزَّلَّةَ.

ب ـ أَنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ قُدْرَةٌ عَلٰى إِزَالَةِ أَحَدٍ مِنْ مَكَانٍ إِلٰى مَكَانٍ وَإِنَّمَا قُدْرَتُهُ عَلٰى إِدْخَالِهِ فِي الزَّلَلِ ، بِدَلِيْلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَوَسْوَسَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ﴾.

ج ـ اِحْتِمَالٌ أَنْ تَكُوْنَ ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ مِنْ: زَلَّ عَنِ الْمَكَانِ ، إِذَا تَنَحّٰى عَنْهُ ، فَتَكُوْنُ الْقِرَاءَتَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ.

❁ **مِثَالٌ اٰخَرُ:** قَوْلُهُ تَعَالٰى:﴿وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ﴾ [البقرة: 48] قَرَأَ ابْنُ كَثِيْرٍ وَأَبُوْ عَمْرٍو ﴿تُقْبَلُ﴾ بِالتَّاءِ ، وَقَرَأَ الْبَاقُوْنَ :﴿يُقْبَلُ﴾ بِالْيَاءِ ، فَقِرَاءَةُ التَّاءِ ﴿تُقْبَلُ﴾ بِتَأْنِيْثِ الْفِعْلِ ، وَقِرَاءَةُ الْيَاءِ :﴿يُقْبَلُ﴾ بِالتَّذْكِيْرِ.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَحُجَّةُ مَنْ قَرَأَ ﴿تُقْبَلُ﴾ بِالتَّأْنِيثِ : أَنَّ لَفْظَ الشَّفَاعَةِ مُؤَنَّثٌ ، فَأُنِّثَ الْفِعْلُ لِتَأْنِيثِ الْفَاعِلِ وَهٰذَا ظَاهِرٌ.

وَحُجَّةُ مَنْ قَرَأَ ﴿يُقْبَلُ﴾ بِالتَّذْكِيرِ عِدَّةُ أُمُورٍ، مِنْهَا:

أ ـ أَنَّهُ فُصِلَ بَيْنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ فَحَسُنَ تَذْكِيرُ الْفِعْلِ.

ب ـ أَنَّ تَأْنِيثَ ﴿شَفَاعَةٌ﴾ غَيْرُ حَقِيقِيٍّ.

ج ـ أَنَّ ﴿شَفَاعَةٌ﴾ وَالشَّفِيعَ بِمَعْنًى وَاحِدٍ ، فَحُمِلَ اللَّفْظُ عَلَى التَّذْكِيرِ (الشَّفِيعِ).

● **مِثَالٌ ثَالِثٌ:** قَوْلُهُ تَعَالَى : ﴿وَلَا تُسْـَٔلُ عَنْ أَصْحَٰبِ ٱلْجَحِيمِ﴾ [البقرة: 119] قَرَأَ نَافِعٌ : ﴿وَلَا تَسْئَلْ﴾ بِفَتْحِ التَّاءِ وَالْجَزْمِ ، وَقَرَأَ الْبَاقُونَ: ﴿وَلَا تَسْئَلُ﴾ بِضَمِّ التَّاءِ وَالرَّفْعِ.

فَأَمَّا قِرَاءَةُ : ﴿وَلَا تَسْئَلْ﴾ فَمَعْنَاهَا النَّهْيُ عَنِ السُّؤَالِ عَنْ ذٰلِكَ ، وَفِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ تَعْظِيمُ مَا هُمْ فِيهِ مِن الْعَذَابِ ، أَيْ: لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ فَقَدْ بَلَغُوْا غَايَةَ الْعَذَابِ الَّتِيْ لَيْسَ بَعْدَهَا غَايَةٌ ، وَأَمَّا قِرَاءَةُ ﴿وَلَا تُسْـَٔلُ﴾ فَهِيَ إِخْبَارٌ بِأَنَّ النَّبِيَّ- ﷺ- لَا يُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ ، وَيَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْ مَوْضِعِ حَالٍ ، أَيْ : أَرْسَلْنَاكَ بَشِيْرًا ، وَنَذِيْرًا ، وَغَيْرَ مَسْئُوْلٍ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيْمِ ، أَوْ تَكُوْنَ الْجُمْلَةُ مُسْتَأْنِفًا ، قَالَ مَكِّيٌّ : وَيُقَوِّي الرَّفْعَ أَنَّ قَبْلَهُ خَبَرًا ، وَبَعْدَهُ خَبَرًا ، فَيَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا لِيُطَابِقَ مَا قَبْلَهُ وَمَا بَعْدَهُ . أهـ[1]

[1] منهج مادة مدخل لعلم القراءات: 29-27

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الثَّانِيْ:

اَلْمُصْطَلَحَاتُ الْمُرَادِفَةُ لِفَنِّ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ وَالِاحْتِجَاجِ لَهَا

لِهٰذَا الْفَنِّ أَسْمَاءٌ مُتَعَدِّدَةٌ ، وَيَدُلُّ عَلَيْهَا أَسْمَاءُ الْمُؤَلَّفَاتِ فِيْهِ. مِنْهَا:

- اَلْاِحْتِجَاجُ لِلْقِرَاءَاتِ. وَهُوَ مِنْ أَشْهَرِ الْمُسَمَّيَاتِ لِهٰذَا الْعِلْمِ عِنْدَ الْمُتَأَخِّرِيْنَ وَالْمُعَاصِرِيْنَ. وَمِنْهُ: (اِحْتِجَاجُ الْقِرَاءَةِ) لِلْمُبَرِّدِ ، وَابْنِ السِّرَاجِ (ت: 539).
- تَوْجِيْهُ الْقِرَاءَاتِ. وَمِنْهُ: (كِتَابُ الْجَمْعِ وَالتَّوْجِيْهِ لِمَا انْفَرَدَ بِهِ يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ الْبَصَرِيُّ) : لِأَبِي الْحَسَنِ شُرَيْحٍ مُحَمَّدٍ الرُّعَيْنِيِّ الْأَشْبِيْلِيِّ الْأَنْدَلُسِيِّ
- حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ. وَمِنْهُ : (اَلْحُجَّةُ فِيْ عِلَلِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ) لِلْحُسَيْنِ بْنِ خَالَوَيْهِ ، وَ(الْحُجَّةُ لِلْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ) لِأَبِيْ عَلِيٍّ الْفَارِسِيِّ ، وَ(حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ) لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَبِيْ زُرْعَةَ ، اَلْمَعْرُوْفِ بِابْنِ زَنْجَلَةَ، وَ(الْكَشْفُ عَنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ وَعِلَلِهَا وَحُجَجِهَا) لِمَكِّيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ الْقَيْسِيِّ
- تَعْلِيْلُ الْقِرَاءَاتِ. وَمِنْهُ كِتَابُ : (اَلتَّعْلِيْلُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ) لِأَبِي الْعَبَّاسِ الْمَوْصِلِيِّ
- عِلَلُ الْقِرَاءَاتِ. وَعَلَيْهِ كِتَابُ : (الْمُوْضِحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا) لِابْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ الشِّيْرَازِيِّ
- مَعَانِي الْقِرَاءَاتِ. وَعَلَيْهِ كِتَابُ : (مَعَانِي الْقِرَاءَاتِ) لِأَبِيْ مَنْصُوْرٍ الْأَزْهَرِيِّ (ت: 370)
- إِعْرَابُ الْقِرَاءَاتِ. وَعَلَيْهِ كِتَابُ : (إِعْرَابُ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ وَعِلَلِهَا) لِأَبِيْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالَوَيْه

❁ تَخْرِيْجُ الْقِرَاءَاتِ. وَهُوَ مُصْطَلَحٌ دَرَجَ عَلَيْهِ ابْنُ هِشَامٍ فِيْ مُصَنَّفَاتِهِ ، وَالسُّيُوْطِيُّ فِيْ مُؤَلَّفَاتِهِ ، يُرَادِفَانِ بِهِ التَّوْجِيْهَ. ❶

❁ تَأْوِيْلُ الْقِرَاءَاتِ. وَقَدْ دَرَجَ عَلَيْهِ أَبُوْ حَيَّانَ الْغَرْنَاطِيُّ. ❷

❁ إِيْضَاحُ الْقِرَاءَاتِ. وَمِنْهُ كِتَابُ : (اَلْمُحْتَسَبُ فِيْ تَبْيِيْنِ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَالْإِيْضَاحِ عَنْهَا) لِابْنِ جِنِّي، وَيَلْحَقُ بِهِ : (الْمُوْضِحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا) ❸ لِابْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ الشِّيْرَازِيِّ

❁ اَلْاِنْتِصَارُ لِلْقِرَاءَةِ. وَعَلَيْهِ كِتَابُ: (اَلْاِنْتِصَارُ لِقُرَّاءِ الْأَمْصَارِ) لِشَمْسِ الدِّيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ مِقْسَمٍ النَّحْوِيِّ

❁ نُكَاتُ الْقِرَاءَاتِ. وَعَلَيْهِ كِتَابُ: (نُكَاتُ الْقُرْآنِ) لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئِ (ت: 833هـ)

وَهَذِهِ الْمُصْطَلَحَاتُ مُتَقَارِبَةُ الْمَعْنَى، مُتَّفِقَةُ الْمَقْصُوْدِ، الْمَشْهُوْرُ مِنْهَا الِاثْنَانِ:

اَلْأَوَّلُ:..... (تَوْجِيْهُ الْقِرَاءَاتِ) : يُرَادُ بِهِ: بَيَانُ وَجْهِ الْقِرَاءَةِ الَّتِي اخْتَارَهَا الْقَارِئُ لِنَفْسِهِ ، اِعْتِمَادًا عَلَى آيَةٍ أُخْرَى ، أَوْ سَبَبِ نُزُوْلٍ ، أَوْ رَسْمِ مُصْحَفٍ ، أَوْ صِحَّةِ سَنَدٍ ، أَوْ مُوَافَقَةِ الْعَرَبِيَّةِ ، خَفِيَ ذٰلِكَ الْوَجْهُ عَلَى بَعْضِ النَّاسِ ، فَبِذٰلِكَ التَّوْجِيْهِ أَصْبَحَ جَلِيًّا.

وَالثَّانِيْ:..... (الِاحْتِجَاجُ) أَوْ (حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ) : وَهٰذَا الْمُصْطَلَحُ هُوَ الَّذِيْ عَلَيْهِ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ الْقُدَامٰى مِنْ أَئِمَّةِ الْقِرَاءَةِ وَتَوْجِيْهِهَا ، غَيْرَأَنَّ الْعُلَمَاءَ الْمُتَأَخِّرِيْنَ قَدْ آثَرُوْا اسْتِعْمَالَ مُصْطَلَحِ (اَلتَّوْجِيْهُ) عَلٰى مُصْطَلَحِ(الِاحْتِجَاجُ) ؛ فَعَمَدُوْا إِلٰى تَمْيِيْزِ الْقِرَاءَاتِ مِنْ ذٰلِكَ بِمُصْطَلَحِ (التَّوْجِيْهِ) ، بَلْ ذَهَبُوْا إِلٰى تَخْصِيْصِهِ

---

❶ فن توجيه القراء ات القرآنية: 3 ❷ المصدر السابق

❸ سُمِّيَ هٰذَا: (فِي الْمَدْخَلِ لِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ) : (اَلْإِيْضَاحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِالْبَحْثِ فِيْ وُجُوْهِ الْمَعَانِي الْمُرَتَّبَةِ عَلَى اخْتِلَافِ الْقِرَاءَاتِ[1] فَمَثَلًا نَجِدُ الزَّرْكَشِيَّ يَعْقِدُ فَصْلَهُ: الثَّالِثُ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ كِتَابِهِ (اَلْبُرْهَانُ) بِعُنْوَانِ"مَعرِفَةُ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ وَتَبْيِيْنُ وَجْهِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ كُلُّ قَارِءٍ " وَيَرَى أَنَّهُ (فَنٌّ جَلِيْلٌ وَبِهِ تُعْرَفُ جَلَالَةُ الْمَعَانِي وَجَزَالَتُهَا)[2]. وَهَكَذَا غَلَبَ لَفْظُ التَّوْجِيْهِ كَثِيْراً مِنْ جِهَتَيْنِ:

① فِيْ كَوْنِهِ صَارَ لَقَبًا لِهٰذَا الْفَنِّ دُوْنَ سَائِرِ الْأَسْمَاءِ الَّتِيْ كَانَ يَسْتَعْمِلُهَا الْعُلَمَاءُ فِيْ كُتُبِهِمْ.

② فِيْ كَوْنِهِ إِذَا أُطْلِقَ انْصَرَفَ إِلَى تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ ، وَلَمْ يَنْصَرِفْ إِلَى غَيْرِهِ مَعَ جَوَازِ ذٰلِكَ.[3]

فَائِدَةٌ:..... ذَهَبَ الْبَعْضُ إِلَى التَّفْرِيْقِ بَيْنَ مُصْطَلَحَيِ الْوَجْهِ وَالْحُجَّةِ ، فَالْوَجْهُ : بَيَانُ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ اللُّغَةُ وَالْإِعْرَابُ ، وَالْحُجَّةُ : مَا يُدَعَّمُ هٰذِهِ الْقِرَاءَةُ مِنَ الْأَدِلَّةِ ، وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَالَهُ مُحَقِّقُ كِتَابِ "الْمُوْضِحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا" فَقَالَ بَعْدَ تَعْرِيْفِ الْإِحْتِجَاجِ : ((وَكَانَ صَاحِبُنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ -"مُؤَلِّفُ الْكِتَابِ"- فِيْ كِتَابِهِ هٰذَا دَقِيْقاً فِي اسْتِعْمَالِ الْمُصْطَلَحَاتِ دِقَّةً تَدُلُّ عَلَى بُعْدِ نَظْرِهِ فِيْ هٰذَا الْفَنِّ ، فَقَدْ كَانَ يُطْلِقُ كَلِمَةَ الْوَجْهِ عَلَى الْوَجْهِ اللُّغَوِيِّ لِلْقِرَاءَةِ ، وَأَمَّا الْحُجَّةُ فَقَدْ كَانَ يَسْتَعْمِلُهَا فِيْمَا يَعْضِدُ الْقِرَاءَةَ مِنْ آيَاتٍ قُرْآنِيَّةٍ أُخْرَى بِمُخْتَلَفِ قِرَاءَاتِهَا ، وَلِذٰلِكَ سَمَّى كِتَابَهُ (الْمُوْضِحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا). [4]

---

[1] التجديد في توجيه القراءات القرآنية: (التمهيد أولًا: مفهوم التوجيه)، التوجيه البلاغي للقراءات القرآنية: 20

[2] البرهان في علوم القرآن: 339/1

[3] رساله ماجستير: توجيه القراءات بين المهدوى: 23، توجيه مشكل القراءات العشرية الفرشية: 66

[4] رساله ماجستير: توجيه القراءات بين المهدوى: 24، الموضح فى وجوه القراءات وعللها: 19/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الثَّالِثُ:

اَلْفَرْقُ بَيْنَ تَوْجِيهِ الْقِرَاءَاتِ وَتَرْجِيحِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ

مِمَّا هُوَ مَعْلُومٌ أَنَّ الْقِرَاءَاتِ تَنْقَسِمُ إِلَى قِسْمَيْنِ كَبِيرَيْنِ:

- قِرَاءَاتٌ مُتَوَاتِرَةٌ، وَهِيَ الْقِرَاءَاتُ الْعَشْرُ.
- وَقِرَاءَاتٌ شَاذَّةٌ، وَهِيَ مَا عَدَا تِلْكَ.

فَيَجُوْذُ وَيَحْسُنُ تَرْجِيْحُ الْقِرَاءَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَلَى الشَّاذَّةِ، وَكَذَا تَرْجِيْحُ الشَّاذَّةِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ.

أَمَّا التَّرْجِيْحُ بَيْنَ الْقِرَاءَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ فَهُوَ خَطَأٌ، وَخَاصَّةً بَعْدَ اسْتِقْرَارِهَا، وَتَمَيُّزِهَا عَنْ غَيْرِهَا، وَذٰلِكَ لِمَا تُوْهِمُهُ الْمَرْجُوْحِيَّةُ مِنْ ضَعْفٍ أَوْ خَلَلٍ لِقِرَاءَةٍ بَلَغَتْ حَدَّ التَّوَاتُرِ، وَتَلَقَّتْهَا الْأَجْيَالُ بِالْقَبُوْلِ. [1]

قَالَ الدُّكْتُوْرُ عَبْدُالْقَيُّوْمِ السِّنْدِيُّ: "كَلَامُ اللّٰهِ مِنْ حَيْثُ نِسْبَتُهُ إِلَيْهِ لَا يَتَفَاضَلُ، فَكُلُّ الْقُرْآنِ كَلَامُهُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ، وَلٰكِنْ قَدْ يَتَفَاضَلُ فِيْ جَوَانِبَ أُخْرٰى، وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الرَّاجِحُ".

وَقَالَ أَيْضًا: "لَا مَجَالَ لِتَفْضِيْلِ الْقِرَاءَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ بَعْضِهَا عَلَى بَعْضٍ مِنْ حَيْثُ الصِّحَّةُ وَالْإِسْنَادُ وَالتَّوَاتُرُ أَوْ مِنْ حَيْثُ كَوْنُهَا سُنَّةً مُتَّبَعَةً، فَالْكُلُّ قَدْ قَرَأَ بِهِ النَّبِيُّ-ﷺ-. أَمَّا عَلَى سَبِيْلِ اِخْتِيَارِ إِحْدَى الْقِرَاءَاتِ أَوْ تَرْجِيْحِهَا عَلَى أُخْرٰى مِثْلِهَا لِاعْتِبَارٍ مُعَيَّنٍ كَالتَّوْجِيْهِ الْإِعْرَابِيِّ، فَذَاكَ مُمْكِنٌ". [2]

قَالَ الزَّرْكَشِيُّ: نَقْلًا عَنِ الْكَوَاشِيِّ: "وَمِمَّا يَنْبَغِي التَّنْبِيْهُ لَهُ: أَنَّ بَعْضَ

[1] مدخل إلى علم توجيه القراءات: 6، 7

[2] المدخل إلى علم القراءات: 135، 136

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِ التَّوْجِيْهِ رُبَّمَا يُرَجِّحُ إِحْدَى الْقِرَائَتَيْنِ الْمُتَوَاتِرَتَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى تَرْجِيْحًا يَكَادُ يُسْقِطُ الْقِرَاءَةَ الْأُخْرٰى وَهٰذَا غَيْرُ مَرْضِيٍّ لِأَنَّ كِلتَيْهِمَا مُتَوَاتِرَةٌ".

قَالَ ثَعْلَبٌ (ت: 291) : "إِذَا اخْتَلَفَ الْإِعْرَابُ فِي الْقُرْآنِ عَنِ السَّبْعَةِ لَمْ أُفَضِّلْ إِعْرَابًا عَلَى إِعْرَابٍ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا خَرَجْتُ إِلَى الكَلَامِ (كَلَامِ النَّاسِ) فَضَّلْتُ الْأَقْوٰى وَهُوَ حَسَنٌ". ❶

وَقَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ النَّحَّاسُ : "اَلسَّلَامَةُ عِنْدَ أَهْلِ الدِّيْنِ إِذَا صَحَّتِ الْقِرَاءَتَانِ أَلَّا يُقَالَ: إِحْدَاهُمَا أَجْوَدُ لِأَنَّهُمَا جَمِيْعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَأْثَمُ مَنْ قَالَ بِذٰلِكَ ، (ذٰلِكَ لِأَنَّ اخْتِلَافَ الْقُرَّاءِ عِنْدَ الْمُسْلِمِيْنَ صَوَابٌ بِإِطْلَاقٍ ، وَلَيْسَ كَاخْتِلَافِ الْفُقَهَاءِ صَوَابًا يَحْتَمِلُ الْخَطَأَ ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الصَّحَابَةِ كَانَ يُفَضِّلُ قِرَاءَةً عَلَى قِرَاءَةٍ ، بَلْ يُنْكِرُوْنَ تَفْضِيْلَ قِرَاءَةٍ عَلَى قِرَاءَةٍ مِنْ أَيِّ وَجْهٍ)." ❷

وَقَالَ أَيْضًا. وَقَدْ حَكَى اخْتِلَافَهُمْ فِيْ تَرْجِيْحِ: ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ﴾ بِالْمَصْدَرِيَّةِ وَالفِعْلِيَّةِ : "وَالدِّيَانَةُ تَحْظُرُ الطَّعْنَ عَلَى الْقِرَاءَةِ الَّتِيْ قَرَأَ بِهَا الْجَمَاعَةُ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ مَأْخُوْذَةً إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَالَ: ((أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ)) فَهُمَا قِرَائَتَانِ حَسَنَتَانِ لَا يَجُوْزُ أَنْ تُقَدَّمَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى". ❸

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْهَيْتَمِيُّ : "وَمِمَّا يَجِبُ عَلَى الْمُتَكَلِّمِ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ أَنْ يُوَجِّهَ كُلًّا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِتَضْعِيْفِ قِرَاءَةٍ مُتَوَاتِرَةٍ وَمَا وَقَعَ مِنْ ذٰلِكَ لِلزَّمَخْشَرِيِّ وَغَيْرِهِ فِيْ مَوَاضِعَ فَهُوَ مِنْ زَلَلِهِمْ وَخَطَئِهِمْ". ❹

يَقُوْلُ الْإِمَامُ عَلَمُ الدِّيْنِ السَّخَاوِيُّ: "اِعْلَمْ أَنَّ الْغَرَضَ بِذِكْرِ حُجَجِ الْقُرَّاءِ ، اِبْدَاءُ وَجْهِ الْقِرَاءَةِ فِي الْعَرَبِيَّةِ ، لَا نَصْرُ إِحْدَى الْقِرَاءَتَيْنِ ، وَتَزْيِيْفُ الْأُخْرٰى ، لِأَنَّ الْكُلَّ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّتِهِ ، بِخِلَافِ الْخِلَافِ فِيْ مَسَائِلِ الْفِقْهِ".

---

❶ البرهان فی علوم القرآن: 339/1
❷ مدخل إلى علم توجيه القراءات: 7
❸ البرهان فی علوم القرآن: 339/1
❹ مدخل إلى علم توجيه القراءات: 7

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ ظَنَّ غَيْرَ هَذَا فَقَدْ اعْتَقَدَ خِلَافَ الْحَقِّ ؛ وَالْقِرَاءَةُ لَا رَأْيَ فِيهَا. ❶

وَقَالَ الشَّيْخُ شِهَابُ الدِّيْنِ أَبُوْ شَامَةَ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- : "قَدْ أَكْثَرَ الْمُصَنِّفُوْنَ فِي الْقِرَاءَاتِ وَالتَّفَاسِيْرِ مِنَ التَّرْجِيْحِ بَيْنَ قِرَاءَةِ ﴿مَلِكِ﴾ وَ ﴿مٰلِكِ﴾ حَتّٰى إِنَّ بَعْضَهُمْ يُبَالِغُ إِلٰى حَدٍّ يَكَادُ يُسْقِطُ وَجْهَ الْقِرَاءَةِ الْأُخْرٰى وَلَيْسَ هٰذَا بِمَحْمُوْدٍ بَعْدَ ثُبُوْتِ الْقِرَائَتَيْنِ وَاتِّصَافِ الرَّبِّ تَعَالٰى بِهِمَا ثُمَّ قَالَ حَتّٰى إِنِّيْ أُصَلِّيْ بِهٰذِهِ فِيْ رَكْعَةٍ وَبِهٰذِهِ فِيْ رَكْعَةٍ". ❷

وَمِمَّا يَجِبُ التَّنْبِيْهُ وَالتَّنَبُّهُ إِلَيْهِ : أَنَّ عِلْمَ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ لَيْسَ لِبَيَانِ حُجَّةِ الْقِرَاءَةِ لِتَكُوْنَ صَحِيْحَةً ، بَلِ التَّوْجِيْهُ لَاحِقٌ لِثُبُوْتِ الْقِرَاءَةِ وَفَرْعٌ عَنْهُ ، وَعَلَيْهِ فَمُهِمَّةُ التَّوْجِيْهِ: هِيَ تَلَمُّسُ التَّفْسِيْرَاتِ وَالتَّعْلِيْلَاتِ لِمَا صَحَّ مِنَ الْقِرَاءَاتِ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا.

وَلِأَجْلِ ذٰلِكَ آثَرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اِسْتِعْمَالَ مُصْطَلَحِ (التَّوْجِيْهِ) عَلٰى مُصْطَلَحِ (الْاِحْتِجَاجِ) ؛ لِئَلَّا يُوْهِمُ أَنَّ ثُبُوْتَ الْقِرَاءَةِ مُتَوَقِّفٌ عَلٰى صِحَّةِ تَعْلِيْلِهَا. وَنُقِلَ عَنِ الْكَوَاشِيِّ (ت: 680) وَفَائِدَةُ التَّوْجِيْهِ : أَنْ يَكُوْنَ دَلِيْلًا عَلٰى حَسَبِ الْمَدْلُوْلِ عَلَيْهِ ، أَوْ مُرَجِّحًا. أ هـ.

وَبِنَاءً عَلٰى هٰذَا ! فَقَدْ تَكُوْنُ بَعْضُ التَّوْجِيْهَاتِ اِجْتِهَادِيَّةً أَحْيَانًا ، أَوْ غَيْرَ مُقْنِعَةٍ أَحْيَانًا أُخْرٰى ، فَلَا يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ أَبَدًا أَيُّ تَأَثُّرٍ لِتِلْكَ الْقِرَاءَةِ . وَلَا يُقَلِّلُ ذٰلِكَ مِنْ مِصْدَاقِيَّتِهَا وَقَبُوْلِهَا. ❸

❶ المرشد الأمين: 213 ❷ البرهان في علوم القرآن: 340/1

❸ مدخل إلى علم توجيه القراء ات: 8، التجديد في توجيه القراء ات القرآنية: (التمهيد أولاً: مفهوم التوجيه

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المبحث الأول

وَفِيْهِ ثَلَاثَةُ مَطَالِب:

اَلْأَوَّلُ:..... أَهَمِّيَّةُ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ وَالْعُلُوْمِ ذَاتِ الصِّلَةِ بِهِ:

اَلثَّانِيْ:..... فَوَائِدُ وَثَمَرَاتُ عِلْمِ التَّوْجِيْهِ:

اَلثَّالِثُ:..... صِلَةُ عِلْمِ التَّوْجِيْهِ بِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الْأَوَّلُ:

أَهَمِّيَّةُ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ وَالْعُلُوْمِ ذَاتِ الصِّلَةِ بِهِ

اَلْعُلُوْمُ وَالْفُنُوْنُ تَدُوْرُ فِي الشَّرَفِ وَالرِّفْعَةِ وَالْأَهَمِّيَّةِ مَعَ مَوْضُوْعَاتِهَا ، اَلْمُتَعَلِّقَةِ بِهَا ، وَتَسْمُوْ وَتَعْظُمُ بِعِظَمِ تِلْكَ الْعُلُوْمِ ، وَشَرَفُ الْعِلْمِ وَفَضْلُهُ بِشَرَفِ الْمَعْلُوْمِ ، وَعِلْمُ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ : عِلْمٌ جَلِيْلُ الْقَدْرِ ، عَظِيْمُ الشَّأْنِ ، اِكْتَسَبَ تِلْكَ الْمَكَانَةَ لِأَهَمِّيَّةِ الْقُرْآنِ فِيْ حَيَاةِ النَّاسِ ، وَنَالَ ذَاكَ الشَّرَفَ لِشَرَفِ هٰذَا الْكِتَابِ الَّذِيْ جُعِلَ دَسْتُوْرًا لِحَيَاةِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ. ❶

وَلَا بُدَّ مِنْ مَعْرِفَةِ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ : إِذْ يَهْدِفُ إِلَى بَيَانِ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ عَلَى ضَوْءِ مَعَانِي الْقُرْآنِ وَتَفْسِيْرِهِ وَإِعْرَابِهِ ، وَقَوَاعِدِ النَّحْوِ وَاللُّغَةِ ، كَمَا يَهْدِفُ إِلَى رَدِّ الْاِعْتِرَاضَاتِ وَالْاِنْتِقَادَاتِ ، الَّتِيْ يُرِيْدُهَا بَعْضُ النُّحَاةِ وَاللُّغَوِيِّيْنَ وَالْمُفَسِّرِيْنَ عَلَى بَعْضِ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ. ❷

وَعَلَى أَهَمِّيَّةِ هٰذَا الْعِلْمِ : يَنْبَغِيْ عَلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِهِ : أَنْ يَتَأَمَّلَ جَيِّدًا فِي الْعُلُوْمِ ذَاتِ الصِّلَةِ بِهِ ، لِيَكُوْنَ ذَا دِرَايَةٍ.

فَصِلَةُ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ بِعَدَدٍ مِنَ الْعُلُوْمِ ، وَخَاصَّةً الْعُلُوْمُ الْعَرَبِيَّةُ (اَللُّغَةُ ، وَالنَّحْوُ ، وَالصَّرْفُ ، وَالْبَلَاغَةُ يَعْنُوْنَهَا الثَّلَاثَةَ : اَلْمَعَانِيْ وَالْبَيَانَ وَالْبَدِيْعَ) ، بِاِعْتِبَارِهَا أَصْلًا وَمُسْتَمِدًّا لَهُ ، وَيُضَافُ إِلَيْهَا عُلُوْمٌ أُخْرَى مِثْلُ:

۞ اَلتَّفْسِيْرُ: فَتَوْجِيْهُ الْقِرَاءَاتِ نَوْعٌ مِنْ تَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ ، وَكُلُّ تَفْسِيْرٍ لَا يُرَاعِي الْقِرَاءَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَعَانِيْ فَهُوَ قَاصِرٌ ، إِنَّمَا فَسَّرَ بَعْضَ الْآيَةِ وَتَرَكَ بَعْضًا آخَرَ ، وَبِاعْتِبَارِ كَوْنِ التَّفْسِيْرِ أَصْلًا لِعَدَدٍ آخَرَ مِنَ الْعُلُوْمِ الْإِسْلَامِيَّةِ ،

---

❶ المدخل إلى علم القراءات: 370

❷ المصدر السابق: 329

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَيَدْخُلُ بِهٰذَا الْاِعْتِبَارِ: اَلْعَقِيْدَةُ، وَالْفِقْهُ، وَرَسْمُ الْمُصْحَفِ. ❶

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ-رَحِمَهُ اللّٰهُ- : فِيْ مَعْرِضِ حَدِيْثِهٖ عَنِ الْعُلُوْمِ الَّتِيْ تَلْزَمُ الْمُقْرِئَ :

"أَنْ يَّعْلَمَ مِنَ الْفِقْهِ مَا يُصْلِحُ بِهٖ أَمْرَ دِيْنِهٖ بِحَيْثُ إِنَّهٗ يُرْشِدُ طَلَبَتَهٗ وَغَيْرَهُمْ إِذَا وَقَعَ لَهٗ شَيْءٌ."

وَيَعْلَمَ مِنَ الْأُصُوْلِ قَدْرَ مَا يَدْفَعُ بِهٖ شُبْهَةَ مَنْ يَطْعَنُ فِيْ بَعْضِ الْقِرَاءَاتِ.

وَأَنْ يُحَصِّلَ جَانِبًا مِنَ النَّحْوِ وَالصَّرْفِ بِحَيْثُ إِنَّهٗ يُوَجِّهُ مَا يَقَعُ لَهٗ مِنَ الْقِرَاءَاتِ، وَهٰذَانِ مِنْ أَهَمِّ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ، وَإِلَّا، يُخْطِئُ فِيْ كَثِيْرٍ مِمَّا يَقَعُ فِيْ وَقْفِ حَمْزَةَ، وَالْإِمَالَةِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الْوَقْفِ وَالْإِبْتِدَاءِ وَغَيْرِهٖ؛ وَمَا أَحْسَنَ قَوْلَ الْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْغَنِيِّ الْحُصْرِيِّ (ت: 488هـ) فِيْ قَصِيْدَتِهِ الرَّائِيَّةِ فِيْ قِرَاءَةِ نَافِعٍ (الْأَبْيَات):

وَأَحْسِنْ كَلَامَ الْعُرْبِ إِنْ كُنْتَ مُقْرِئًا ❖ وَإِلَّا فَتُخْطِيْ حِيْنَ تَقْرَأُ أَوْ تُقْرِيْ

لَقَدْ يَدَّعِيْ عِلْمَ الْقِرَاءَاتِ مَعْشَرٌ ❖ وَبَاعُهُمْ فِي النَّحْوِ أَقْصَرُ مِنْ شِبْرِ

فَإِنْ قِيْلَ: مَا إِعْرَابُ هٰذَا وَ وَزْنُهٗ؟ ❖ رَأَيْتَ طَوِيْلَ الْبَاعِ يَقْصُرُ عَنْ فِتْرِ

وَلْيُحَصِّلْ طَرَفًا مِنَ اللُّغَةِ وَالتَّفْسِيْرِ.....

وَيَلْزَمُهٗ أَيْضًا أَنْ يَحْفَظَ كِتَابًا مُشْتَمِلًا عَلَى مَا يُقْرِءُ بِهٖ مِنَ الْقِرَاءَاتِ أُصُوْلًا وَفَرْشًا .....

وَأَنْ يَحْذَرَ الْإِقْرَاءَ بِمَا يَحْسُنُ فِيْ رَأْيِهٖ دُوْنَ النَّقْلِ، أَوْ وَجْهِ إِعْرَابٍ أَوْ لُغَةٍ دُوْنَ رِوَايَةٍ. ❷

وَفِيْ تَفْسِيْرِ الْقُرْطُبِيِّ : قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا- : لَبَعْضُ

---

❶ مدخل إلى علم توجيه القراءات: 7

❷ المرشد الأمين: 214، 215

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

إِعْرَابِ الْقُرْآنِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ حِفْظِ حُرُوْفِهِ. ❶

وَقَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ : إِعْرَابُ الْقُرْآنِ أَصْلٌ فِي الشَّرِيْعَةِ لِأَنَّ بِذٰلِكَ تُقَوَّمُ مَعَانِيْهِ الَّتِيْ هِيَ الشَّرْعُ " ..... وَقَالَ الْحَسَنُ : أَهْلَكَتْهُمُ الْعَجَمَةُ يَقْرَأُ أَحَدُهُمُ الآيَةَ فَيَعْيَى بِوُجُوْهِهَا حَتّٰى يَفْتَرِيَ عَلَى اللّٰهِ فِيْهَا. ❷

وَقَالَ الْإِمَامُ الدَّانِيُّ (ت: 444هـ) فِي "الْأُرْجُوْزَةِ الْمُنَبِّهَةِ" فِيْ "صِفَةِ مَنْ لَا يُؤْخَذُ عَنْهُمُ الْعِلْمُ". ❸

وَكُلَّ مَنْ لَا يَعْرِفُ الْإِعْرَابَا ❖ فَرُبَّمَا قَدْ يَتْرُكُ الصَّوَابَا
وَرُبَّمَا قَدْ قَوَّلَ الْأَئِمَّهْ ❖ مَا لَا يَجُوْزُ وَيَنَالُ إِثْمَهْ ❹

وَقَالَ صَاحِبُ (الْمُرْشِدِ الْأَمِيْنِ) : عُلُوْمٌ يَتِمُّ بِهَا حَالُ طَالِبِ الْقُرْآنِ:
وَهٰذِهِ الْعُلُوْمُ هِيَ : النَّحْوُ ، وَالصَّرْفُ ، وَالْوَقْفُ وَالِابْتِدَاءُ ، وَرَسْمُ الْمُصْحَفِ.

❶ عِلْمُ النَّحْوِ:

قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- مَنْ لَحَنَ فِي الْقُرْآنِ فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ.

قَالَ يَحْيَى بْنُ عَتِيْقٍ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ الرَّجُلُ يَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّةَ يَلْتَمِسُ بِهَا حُسْنَ الْمَنْطِقِ وَيُقِيْمُ بِهَا قِرَاءَتَهُ قَالَ: الْحَسَنُ: يَا بُنَيَّ ! فَتَعَلَّمْهَا فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقْرَأُ الْآيَةَ فَيَعْيَا بِوَجْهِهَا فَيَهْلِكُ فِيْهَا. (وَالْمَعْنٰى : أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ يَقْرَأُ الْآيَةَ فَيُخْطِئُ فِيْ فَهْمِهَا لِجَهْلِهِ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَرُبَّمَا تَرَتَّبَ عَلَى هٰذَا الْخَطَأِ فَسَادٌ فِي الْعَقِيْدَةِ ، فَيَهْلِكُ الرَّجُلُ لِجَهْلِهِ بِالْعَرَبِيَّةِ.

وَقَالَ شُعْبَةُ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- مَثَلُ صَاحِبِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ لَا يَعْرِفُ الْعَرَبِيَّةَ مَثَلُ الْحِمَارِ عَلَيْهِ مِخْلَاةٌ لَا عَلَفَ فِيْهَا. (وَالْمَعْنٰى: أَنَّ صَاحِبَ الْحَدِيْثِ أَوْ حَافِظَ الْقُرْآنِ بِغَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِالنَّحْوِ ، مَعَهُ صُوْرَةُ الْعِلْمِ فَارِغَةٌ عَنِ الْفَهْمِ.

❶ القرطبي: 23/1 ❷ المحرر الوجيز: 155/1-158
❸ البيتان: 499، 500 ❹ مدخل إلى علم توجيه القراءات: 6 فضله4

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2 عِلْمُ الصَّرْفِ: وَهُوَ مِنْ أَهَمِّ عُلُوْمِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ.

3 عِلْمُ الْوَقْفِ وَالْإِبْتِدَاءِ: قَالَ الْإِمَامُ الزَّرْكَشِيُّ-رَحِمَهُ اللّٰهُ-: مُوَضِّحًا أَهَمِّيَّةَ عِلْمِ الْوَقْفِ وَالْإِبْتِدَاءِ وَمَا يَلْزَمُ لِإِحْكَامِهِ مِنَ الْعُلُوْمِ : وَهُوَ فَنٌّ جَلِيْلٌ وَبِهِ يُعْرَفُ : كَيْفَ أَدَاءُ الْقُرْآنِ وَيَتَرَتَّبُ عَلٰى ذٰلِكَ فَوَائِدُ كَثِيْرَةٌ وَاسْتِنْبَاطَاتٌ غَزِيْرَةٌ ، وَبِهِ تَتَبَيَّنُ مَعَانِي الْآيَاتِ ، وَيُؤْمَنُ الْاِحْتِرَازُ عَنِ الْوُقُوْعِ فِي الْمُشْكِلَاتِ.....

وَهٰذَا الْفَنُّ مَعْرِفَتُهُ تَحْتَاجُ إِلٰى عُلُوْمٍ كَثِيْرَةٍ ، قَالَ أَبُوْبَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ : لَا يَقُوْمُ بِالتَّمَامِ فِي الْوَقْفِ إِلَّا نَحْوِيٌّ ، عَالِمٌ بِالْقِرَاءَاتِ ، عَالَمٌ بِالتَّفْسِيْرِ وَالْقِصَصِ وَتَخْلِيْصِ بَعْضِهَا مِنْ بَعْضٍ ، عَالِمٌ بِاللُّغَةِ الَّتِيْ نَزَلَ بِهَا الْقُرْآنُ. ، وَقَالَ غَيْرُهُ: وَكَذَا عِلْمُ الْفِقْهِ.

4 عِلْمُ رَسْمِ الْمُصْحَفِ: قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ مَكِّيٌّ نَصْرٌ : (وَكَانَ شَيْخُنَا الشَّيْخُ نُوْرُ الدِّيْنِ الْمَنْزَلِيُّ يَقُوْلُ : لَا يَجُوْزُ لِشَيْخٍ أَنْ يُقْدِمَ عَلٰى إِقْرَاءِ النَّاسِ حَتّٰى يَعْرِفَ ثَلَاثَةَ عُلُوْمٍ : عِلْمُ الرَّسْمِ ، وَعِلْمُ التَّجْوِيْدِ ، وَعِلْمُ الْقِرَاءَاتِ ؛ وَيُعَلِّلُ بِأَنَّهُ رُبَّمَا رَأَى شَيْئًا فِي الْمَصَاحِفِ مِنَ الرَّسْمِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهِ فَيُغَيِّرُهُ ، وَرُبَّمَا رَأَى قِرَاءَةً تُخَالِفُ مَحْفُوْظَهُ فَيُغَيِّرُهَا ، فَيَحْرُمُ عَلَيْهِ. [1]

[1] المرشد الأمين: 181-176اقتباسات

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الثَّانِيْ:

فَوَائِدُ وَثَمَرَاتُ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ

ثَمَرَةُ هٰذَا الْعِلْمِ الْعَامَّةُ. هِيَ: حِمَايَةُ الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ مِنَ الطَّعْنِ فِيْهَا مِنَ النَّاحِيَةِ اللُّغَوِيَّةِ.

وَيَتَفَرَّعُ عَنْ هٰذِهِ الْفَائِدَةِ عِدَّةُ فَوَائِدَ. مِنْهَا :

- اَلثِّقَةُ بِصِحَّةِ الْقِرَاءَاتِ وَمُوَافَقَتِهَا لِشَرْطِ اللُّغَةِ.
- تَثْبِيْتُ مَعْلُوْمَاتِ طَالِبِ عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ الْقِرَائِيَّةِ بِحِمَايَتِهَا مِنَ التَّشْكِيْكِ أَوِ النَّفْيِ.
- تَكْثِيْرُ مَعَانِي الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ بِقِرَاءَتِهَا عَلَى وُجُوْهٍ لِكُلٍّ مِنْهَا مَعْنًى.
- تَخْصِيْصُ عَامٍ أَوْ تَقْيِيْدُ مُطْلَقٍ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ.
- اَلتَّعَرُّفُ عَلَى أَوْجُهٍ مُتَعَدِّدَةٍ مِنَ الْإِعْجَازِ الْبَلَاغِيِّ لِلْقُرْآنِ.
- اَلتَّعَرُّفُ عَلَى كَثِيْرٍ مِنَ اللَّهْجَاتِ الْعَرَبِيَّةِ.
- اَلْمَعُوْنَةُ عَلَى التَّدَبُّرِ.
- إِكْسَابُ الطَّالِبِ عُلُوْمًا لُغَوِيَّةً مُتَعَدِّدَةً. [1]

كَمَا تَظْهَرُ فَائِدَةُ هٰذَا الْعِلْمِ : بِسَبَبِ تَعَلُّقِهِ الشَّدِيْدِ بِعِلْمِ التَّفْسِيْرِ ؛ لِأَنَّ فَهْمَ دِلَالَاتِ الْأَلْفَاظِ الْقُرْآنِيَّةِ يَتَوَقَّفُ عَلَى فَهْمِ تَوْجِيْهِهَا ، إِذْ كُلُّ قِرَاءَةٍ بِمُفْرَدِهَا بِمَنْزِلَةِ آيَةٍ ،[2] وَقَدْ نَصَّ عَلَى ذٰلِكَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنِ تَيْمِيَّةَ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- فَقَالَ: "إِنَّ الْقِرَاءَتَيْنِ كَالْآيَتَيْنِ ، فَزِيَادَةُ الْقِرَاءَاتِ كَزِيَادَةِ الْآيَاتِ". أ هـ [3]

وَتَوْجِيْهُ الْقِرَاءَةِ : يَكْشِفُ الْقِنَاعَ عَنْ حَقِيْقَةِ الْخِلَافِ بَيْنَ الصَّحَابَةِ وَغَيْرِهِمْ

---

[1] مدخل إلى توجيه القراءات: 4
[2] المدخل إلى علم القراءات: 370
[3] مجموع الفتاوى: 400/13

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَ حَمْلِهِمْ لِلْآيَةِ فِي التَّفْسِيرِ عَلَى الْقِرَاءَاتِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَعْنٰى.

قَالَ السُّيُوْطِيُّ: ((مِنَ الْمُهِمِّ مَعْرِفَةُ التَّفَاسِيرِ الْوَارِدَةِ عَنِ الصَّحَابَةِ بِحَسَبِ قِرَاءَةٍ مَخْصُوْصَةٍ وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَرِدُ عَنْهُمْ تَفسِيرَانِ فِي الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ مُخْتَلِفَانِ فَيُظَنُّ اخْتِلَافٌ وَلَيْسَ بِاخْتِلَافٍ ، وَإِنَّمَا كُلُّ تَفسِيرٍ عَلٰى قِرَاءَةٍ)). ❶

❶ الإتقان : 365/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الثَّالِثُ:

صِلَةُ عِلْمِ تَوْجِيهِ الْقِرَاءَاتِ بِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ

صِلَتُهُ بِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ : عِلْمُ تَوْجِيهِ الْقِرَاءَاتِ أَلْصَقُ الْعُلُوْمِ بِالْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ ، فَعِلْمُ الْقِرَاءَاتِ عِلْمُ رِوَايَةٍ ، وَعِلْمُ التَّوْجِيهِ عِلْمُ دِرَايَةٍ ، [1] بِحَيْثُ لَنْ تَجِدَ قِرَاءَةً أَوْ رِوَايَةً أُصُوْلِيَّةً أَوْ فَرْشِيَّةً إِلَّا وَلَهَا تَوْجِيْهٌ لُغَوِيٌّ أَوْ مَعْنَوِيٌّ أَوْ تَفْسِيْرِيٌّ.....

فَعِلْمُ الْقِرَاءَاتِ : يَبْحَثُ عَنِ الْوُجُوْهِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمُتَعَدِّدَةِ ، وَمَنْ قَرَأَ بِهَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْقُرَّاءِ أَوْ رُوَاتِهِمْ..... وَهَلْ هِيَ صَحِيْحَةٌ أَوْغَيْرُ صَحِيْحَةٍ ، مُتَوَاتِرَةٌ أَوْ غَيْرُ مُتَوَاتِرَةٍ ؟

أَمَّا عِلْمُ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ فَيَبْحَثُ عَنْ عِلَلِهَا اللُّغَوِيَّةِ وَالْمَعْنَوِيَّةِ وَالتَّفْسِيْرِيَّةِ..... وَهٰكَذَا.

وَيَتَّضِحُ مِنْ هٰذَا: أَنَّ عِلْمَ الْقِرَاءَاتِ يَتَعَلَّقُ بِتِلَاوَةِ كِتَابِ اللّٰهِ ، وَعِلْمُ التَّوْجِيْهِ يَتَعَلَّقُ بِفَهْمِ تِلْكَ التِّلَاوَةِ ، فَالْقِرَاءَاتُ أَصْلٌ ، وَعِلْمُ التَّوْجِيْهِ فَرْعٌ عَنْهَا. [2]

وَسَيَأْتِيْ تَوْضِيْحُ ذٰلِكَ بِالْأَمْثِلَةِ ضمن (أَقْسَامُ الْاِحْتِجَاجِ لِلْقِرَاءَاتِ) بِإِذْنِ اللّٰهِ.

---

[1] مفتاح السعادة لطاش كبرى زادة: 335/3

[2] المدخل إلى علم القراءات: 371

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المبحث الثاني:[1]

أَهَمُّ مَقَاصِدِ عِلْمِ تَوْجِيهِ الْقِرَاءَاتِ

وَفِيهِ أَرْبَعَةُ مَطَالِب:

اَلْمَطْلَبُ الْأَوَّلُ:

اَلدِّفَاعُ عَنْ كِتَابِ اللهِ -عَزَّوَجَلَّ- ضِدَّ مَنْ تَوَهَّمَ اللَّحْنَ وَالتَّنَاقُضَ فِي الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ

فَمُنْذُ شَعَ نُوْرُ الْإِسْلَامِ فِيْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا ، وَارْتَفَعَتْ رَايَاتُهُ خِفَاقَةً فِيْ عَنَانِ السَّمَاءِ مَا فَتِئَ أَعْدَاؤُهُ الْأَلِدَّاءُ ، اَلَّذِيْنَ نَظَرُوْا إِلَيْهِ بِعَيْنِ الْبَغْضَاءِ ، وَتَكَلَّمُوْا فِيْهِ بِلِسَانِ الْفَحْشَاءِ ، يُثِيْرُوْنَ حَوْلَهُ الشُّبُهَاتِ ، وَيَخْتَلِقُوْنَ الْأَكَاذِيْبَ ، وَيَخْدَعُوْنَ الْعَوَامَّ ، وَيَلْبَسُوْنَ عَلَيْهِمُ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ، لَا سِيَّمَا الصِّنْفُ الَّذِيْ أَعْلَنَ الْإِسْلَامَ ظَاهِرًا. وَأَخْفَى الْكُفْرَ بَاطِنًا وَهُمُ الْمُسَمَّوْنَ بِالزَّنَادِقَةِ.[2]

وَقَدْ نَالَ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى الَّذِيْ ﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ﴾ [فصلت: 42]. اَلْقِسْطَ الْأَكْبَرَ مِنْ كَيْدِهِمْ ، وَمَكْرِهِمْ ، وَحِقْدِهِمْ ، قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ الدِّيْنُوْرِيُّ فِيْ مُقَدِّمَةِ كِتَابِهِ: (تَأْوِيْلِ مُشْكَلِ الْقُرْآنِ).

وَقَدِ اعْتَرَضَ عَلَى كِتَابِ اللهِ بِالطَّعْنِ مُلْحِدُوْنَ وَلَغَوْا فِيْهِ ، وَهَجَرُوْا وَاتَّبَعُوْا ﴿مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ﴾ ، بِأَفْهَامٍ كَلِيْلَةٍ ، وَأَبْصَارٍ عَلِيْلَةٍ ، وَنَظَرٍ مَدْخُوْلٍ ، فَحَرَّفُوا الْكَلَامَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ، وَعَدَلُوْا عَنْ سُبُلِهِ ، ثُمَّ قَضَوْا عَلَيْهِ

---

[1] هذا المبحث نقل من بحث (فن توجيه القراء ات القرآنية) : للدكتور فائز محمد الغرازي. أستاذ القراء ات المشارك : كلية التربية النادرة، جامعة إب

[2] الزَّنديق: لفظ أعجمي معرب أخذ من كلام الفرس بعد ظهور الإسلام، وعرّب، ويطلق على كل إنسان تشكك فى الدين أويجحد شيئًا مما ورد فيه، أو يتهاون فى أداء عباداته ينظر: الموسوعة المسيرة فى الأديان والمذاهب والأحزاب والمعاصرة: 1075/2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِالتَّنَاقُضِ ، وَالِاسْتِحَالَةِ ، وَاللَّحْنِ ، وَفَسَادِ النَّظْمِ ، وَالِاخْتِلَافِ ، وَأَدْلَوْا فِيْ ذٰلِكَ بِعِلَلٍ رُبَّمَا أَمَالَتِ الضَّعِيْفَ الْغَمْرَ ، وَالْحَدَثَ الْغِرَّ ، وَاعْتَرَضَتِ الشُّبَهُ فِي الْقُلُوْبِ ، وَقَدَحَتْ بِالشُّكُوْكِ فِي الصُّدُوْرِ ، وَلَوْ كَانَ مَا نَحَلُوْا إِلَيْهِ عَلٰى تَقْرِيْرِهِمْ وَتَأْوِيْلِهِمْ ، لَسَبَقَ إِلَى الطَّعْنِ بِهٖ مَنْ لَّمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ -ﷺ- يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ وَيَجْعَلُهُ الْعَلَمَ لِنُبُوَّتِهٖ ، وَالدَّلِيْلَ عَلٰى صِدْقِهٖ ، وَيَتَحَدَّاءَ فِيْ مَوْطِنٍ بَعْدِ مَوْطِنٍ عَلٰى أَنْ يَأْتِيَ بِسُوْرَةٍ مِنْ مِثْلِهٖ ، وَهُمُ الْفُصَحَاءُ وَالْبُلَغَاءُ ، وَالْخُطَبَاءُ وَالشُّعَرَاءُ ، وَالْمُخَصِّصُوْنَ بَيْنَ جَمْعِ الْأَنَامِ بِالْأَلْسِنَةِ الْحِدَادِ ، وَاللُّدَدِ فِي الْخِصَامِ.[1]

وَقَدْ أَصَابَ الْقِرَاءَاتِ شَرَرٌ مِنْ كَيْدِ الْكَائِدِيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْعُصُوْرِ الَّتِيْ شَاعَتْ فِيْهَا الزَّنْدِقَةُ وَتَغَشَّاهَا الْإِلْحَادُ ، مَاسَنَدُ هٰذِهِ الْقِرَاءَاتِ ؟ وَمَا حُجَّتُهَا ؟ وَلِمَ ذَهَبَ ذٰلِكَ الْقَارِئُ هٰذَا الْمَذْهَبَ ؟ وَهَلْ لَهٗ مُعْتَمَدٌ فِي اللُّغَةِ وَالنَّحْوِ ؟ وَمِنْ هُنَا تَجَرَّدَ النُّحَاةُ فِيْمَا أَلَّفُوْهُ مِنْ كُتُبِ الِاحْتِجَاجِ لِلرَّدِّ عَلٰى هٰؤُلَاءِ ، وَآثَرُوْا الْقِيَاسَ وَالنَّظَرَ وَأَعْمَلُوْهَا فِيْمَا هُوَ ثَابِتٌ بِالنَّقْلِ وَالْأَثَرِ ؛ حَتّٰى يَتَصَدُّوْا لِهٰؤُلَاءِ الْمَعَانِدِيْنَ ، وَيُوَاجِهُوْهُمْ بِأَسْلِحَتِهِمْ نَفْسِهَا الَّتِيْ جَرَّدُوْهَا فِيْ وُجُوْهِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَكِتَابِهِمُ الْمُبِيْنِ.[2]

وَمِنْ مَطَاعِنِ الطَّاعِنِيْنَ حَوْلَ (الْقُرْآنِ وَالْقِرَاءَاتِ) أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾ [النساء: 82] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَا يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ﴾ [فصلت: 42].

قَالُوْا : وَقَدْ وَجَدْنَا الصَّحَابَةَ ﷺ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْحَرْفِ ، فَابْنُ

---

[1] تأويل مشكل القرآن لابن قتيبة: 22، 23

[2] الاحتجاج للقراء ات بواعثه، تصوره للدكتور عبد الفتاح شلبى (بحث منشور فى مجلة البحث العلمى والتراث الاسلامي العدد الرابع عام 1401هـ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عَبَّاسٍ ﷺ يَقْرَأُ: (وَادَّكَرَ بَعْدَ أَمَهٍ)[1] وَغَيْرُهُ يَقْرَأُ: ﴿وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ﴾ [يوسف: 45] ، وَعَائِشَةُ ﷺ تَقْرَأُ: (وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ) وَالنَّاسُ يَقْرَءُوْنَ: ﴿وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ﴾ [ق: 19] ، وَقَرَأَ بَعْضُ الْقُرَّاءِ: ﴿وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً﴾ وَقَرَأَ النَّاسُ: ﴿وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً﴾ [يوسف: 31] ، وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَقْرَأُ: (إِنْ كَانَتْ إِلَّا زَقِيَّةً وَّاحِدَةً) وَالنَّاسُ يَقْرَءُوْنَ: ﴿إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً﴾ [يس:29]

وَيُقْرَأُ: (كَالصَّوْفِ الْمَنْفُوْشِ) [القارعة: 5] مَعَ أَشْبَاهٍ لِهٰذَا كَثِيْرَةٍ.....قَالُوْا وَالْقُرَّاءُ يَخْتَلِفُوْنَ: فَهٰذَا يَرْفَعُ مَا يَنْصِبُهُ ذَاكَ! وَذَاكَ يَخْفِضُ مَا يَرْفَعُهُ هٰذَا! وَأَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ هٰذَا كُلَّهُ كَلَامُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَأَيُّ شَيْءٍ بَعْدَ هٰذَا الِاخْتِلَافِ تُرِيْدُوْنَ؟ وَأَيُّ بَاطِلٍ بَعْدَ الْخَطَأِ وَاللَّحْنِ تَتَّبِعُوْنَ؟[2]

قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةُ: أَمَّا مَا اعْتَلُّوْا بِهِ مِنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ مِنَ الِاخْتِلَافِ فَإِنَّا نَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ فِيْهِ بِقَوْلِ النَّبِيِّ -ﷺ- ((أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافٍ كَافٍ فَاقْرَؤُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ))[3] وَكُلُّ هٰذِهِ الْحُرُوْفِ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ﴾ عَلَى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ -ﷺ- وَذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ يُعَارِضُهُ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ مِنْ شُهُوْرِ رَمَضَانَ بِمَا اجْتَمَعَ عِنْدَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَيُحْدِثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَشَاءُ، وَيَنْسَخُ مَا يَشَاءُ، وَيُيَسِّرُ عَلَى عِبَادِهِ مَا يَشَاءُ، فَكَانَ مِنْ تَيْسِيْرِهِ أَنْ أَمَرَهُ بِأَنْ يُقْرِئَ كُلَّ قَوْمٍ بِلُغَتِهِمْ وَمَا جَرَتْ عَلَيْهِمْ عَادَتُهُمْ فَالْهُذَلِيُّ يَقْرَأُ: (عَتَّى حِيْنٍ) يُرِيْدُ: ﴿حَتّٰى حِيْنٍ﴾ [يوسف: 35] لِأَنَّهُ هٰكَذَا يَلْفِظُ بِهَا وَيَسْتَعْمِلُهَا ، وَالْأَسَدِيُّ يَقْرَأُ: ﴿تَعْلَمُوْنَ﴾ [البقرة: 22] وَ ﴿تَعْلَمُ﴾ [البقرة: 106] ﴿وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾ [آل عمران: 106] وَ ﴿اَلَمْ اَعْهَدْ﴾ [يس: 60] بِكَسْرِ حَرْفِ الْمُضَارَعَةِ (تِعْلَمُوْنَ ، تِعْلَمْ ، تِسْوَدُّ ، إِعْهَدْ) وَالتَّمِيْمِيُّ يَهْمِزُ، وَالْقُرَشِيُّ لَا يَهْمِزُ ، وَالْآخَرُ يَقْرَأُ: ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ﴾ [البقرة: 11] ،

---

[1] تأويل مشكل القرآن لابن قتيبة: 24، 25 بتصرف

[2] المصدر نفسه

[3] أورده الطبري في تفسيره: 18/10

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَغِيضَ الْمَاءُ﴾ [هود: 44] بِإِشْمَامِ الضَّمِّ مَعَ الْكَسْرِ.....وَهٰكَذَا.

وَلَوْ أَنَّ كُلَّ فَرِيْقٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ أُمِرَ أَنْ يَّزُوْلَ عَنْ لُغَتِهِ وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ اِعْتِيَادُهُ طِفْلًا ، وَنَاشِئًا ، وَكَهْلًا لَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ، وَلَعَظُمَتِ الْمِحْنَةُ فِيْهِ ، وَلَمْ يُمَكِّنْهُ إِلَّا بَعْدَ رِيَاضَةٍ لِلنَّفْسِ طَوِيْلَةٍ ، وَتَذْلِيْلٍ لِّلِسَانِ ، وَقَطْعٍ لِلْعَادَةِ ، فَأَرَادَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ وَلُطْفِهِ أَنْ يَجْعَلَ لَهُمْ مُتَّسَعًا فِي اللُّغَاتِ ، وَمُتَصَرَّفًا فِي الْحَرَكَاتِ ، كَتَيْسِيْرِهِ عَلَيْهِمْ فِي الدِّيْنِ ، حِيْنَ أَجَازَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ - ﷺ - أَنْ يَأْخُذُوْا بِاخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ مِنْ صَحَابَتِهِ ، فِيْ فَرَائِضِهِمْ وَأَحْكَامِهِمْ ، وَصَلَاتِهِمْ وَصِيَامِهِمْ ، وَزَكَاتِهِمْ وَحَجِّهِمْ ، وَطَلَاقِهِمْ وَعِتْقِهِمْ وَسَائِرِ أُمُوْرِ دِيْنِهِمْ.....

لَقَدْ حَاوَلَ خُصُوْمُ الْإِسْلَامِ . قَدِيْمًا وَحَدِيْثًا. الطَّعْنَ فِيْ صِحَّةِ الْقُرْآنِ ، وَمَصْدَرُهُ الْإِلٰهِيِّ مِنْ خِلَالِ تَنَوُّعِ قِرَاءَاتِهِ ، فَتَصَدَّى الْعُلَمَاءُ الْأَفْذَاذُ لِشُبُهَاتِهِمُ الْمُغْرِضَةِ فَدَحَضُوْهَا بِالْحُجَجِ الْبَاهِرَةِ ، وَالْبَرَاهِيْنِ السَّاطِعَةِ ، وَالْوَسَائِلِ الدَّامِغَةِ ، فَتَحَطَّمَتْ تِلْكَ الشُّبُهَاتُ الزَّائِغَةُ عَلٰى صَخْرَةِ الْمُعْجِزَةِ الْخَالِدَةِ الصَّلْبَةِ ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [الإسراء: 81]

❶ تأويل مشكل القرآن لابن قتيبة: 42-33

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الثَّانِي:

اَلدِّفَاعُ عَنْ صِحَّةِ لُغَةٍ مِنْ لُغَاتِ الْعَرَبِ

يَعْنِي : الدِّفَاعَ عَنِ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ (لُغَةِ الْقُرْآنِ) ضِدَّ بَعْضِ النُّحَاةِ الَّذِيْنَ تَوَهَّمُوا الضُّعْفَ وَالرَّدَاءَةَ فِيْ بَعْضِ لَهَجَاتِهَا الصَّحِيْحَةِ الفَصِيْحَةِ المَنْسُوْبَةِ إِلَى القَبَائِلِ العَرَبِيَّةِ الشَّهِيْرَةِ.

وَمِنَ الْمَعْلُوْمِ أَنَّ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ : رُكْنٌ مِنَ الْأَرْكَانِ الثَّلَاثَةِ ، الَّتِيْ وَضَعَهَا الْعُلَمَاءُ لِبَيَانِ الْقِرَاءَاتِ الصَّحِيْحَةِ مِنْ غَيْرِهَا ، وَهُوَ بَحْرٌ عَمِيْقٌ لَا يُدْرَكُ قَعْرُهُ ، وَلَا يُحَاطُ بِسَاحِلِهِ مِنْ حَيْثُ مَبْنَاهَا وَمَعْنَاهَا ، وَعِلْمُ الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ ، وَاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ أَمْرَانِ مُتَلَازِمَانِ ، تَلَازُمَ الشَّيْءِ وَظِلِّهِ ، وَلَا غَرَابَةَ أَنْ كَانَ مَشَايِخُ الْقِرَاءَةِ هُمْ مَشَايِخُ الْعَرَبِيَّةِ ، كَأَبِيْ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ ، وَالْكِسَائِيِّ ، وَيَعْقُوْبَ الْحَضْرَمِيِّ، وَغَيْرِهِمْ.....

وَلَكِنْ مَعَ هٰذَا التَّلَازُمِ الْوَثِيْقِ وُجِدَتْ بَعْضُ الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ الَّتِيْ اِتَّخَذَهَا النُّحَاةُ سَبِيْلًا لِلرَّدِّ وَالتَّضْعِيْفِ ! وَمَا ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُمْ قَعَّدُوا الْقَوَاعِدَ ، وَأَصَّلُوْا الْأُصُوْلَ ثُمَّ أَجْرَوْا عَلَيْهَا الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ فَمَا وَافَقَ قَوَاعِدَهُمْ وَأُصُوْلَهُمْ أَخَذُوْا بِهِ وَمَا خَالَفَ رَمَوْهُ بِالضُّعْفِ وَالرَّدَاءَةِ! حَتّٰى وَلَوْ كَانَ الْقَارِئُ مِنَ السَّبْعَةِ الْمَشْهُوْرِيْنَ بِقُوَّةِ الْحِفْظِ ، وَدِقَّةِ النَّقْلِ ، وَكَانَ الْأَصْلُ أَنْ يُقَعِّدُوْا قَوَاعِدَهُمْ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، اَلْمَعِيْنِ الصَّافِيْ ، اَلَّذِيْ يَنْهَلُ مِنْهُ النَّاهِلُوْنَ عُلُوْمَهُمْ ، وَيَقْتَبِسُ مِنْهُ الْمُقْتَبِسُوْنَ قَوَاعِدَهُمْ ، وَأُصُوْلَهُمْ ، ثُمَّ يُجْرُوْا عَلَيْهِ شَوَاهِدَهُمْ ، فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللّٰهِ أَخَذُوْا بِهِ ، وَمَا لَمْ يُوَافِقْ يَضْرِبُوْنَ عَنْهُ صَفْحًا ! وَعَلٰى سَبِيْلِ الْمِثَالِ لَا الْحَصْرِ.

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْقِرَاءَاتِ الَّتِيْ ضَعَّفَهَا النُّحَاةُ وَأَجْرَوْهَا عَلَى قَوَاعِدِهِمْ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ﴾ [النساء: 1] فَقَدْ قَرَأَ حَمْزَةُ بْنُ حَبِيْبٍ الزَّيَّاتُ (أَحَدُ الْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ) بِخَفْضِ مِيْمِ ﴿وَالْأَرْحَامِ﴾، فَاسْتَنْكَرَ بَعْضُ النُّحَاةِ هٰذِهِ الْقِرَاءَةَ حَتّٰى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدٍ الْمُبَرِّدُ (ت: 285هـ): "لَوْ صَلَّيْتُ خَلْفَ إِمَامٍ يَقْرَأُ ﴿وَالْأَرْحَامِ﴾ -يَقْصِدُ بِكَسْرِ الْمِيْمِ- لَأَخَذْتُ نَعْلِيْ وَمَضَيْتُ".[1] وَالسَّبَبُ فِيْ نَظَرِهِمْ: أَنَّهُ عَطْفُ الِاسْمِ الظَّاهِرِ عَلَى الْمُضْمِرِ، وَهٰذَا لَا يَجُوْزُ فِيْ قَوَاعِدِهِمْ، قَالَ الزَّجَّاجُ: "أَمَّا الْعَرَبِيَّةُ فَإِجْمَاعُ النَّحْوِيِّيْنَ أَنَّهُ يَقْبُحُ أَنْ يُنْسَقَ بِاسْمٍ ظَاهِرٍ عَلَى اسْمٍ مُضْمِرٍ فِيْ حَالِ الْخَفْضِ إِلَّا بِإِظْهَارِ الْخَافِضِ يَسْتَقْبِحُ النَّحْوِيُّوْنَ (مَرَرْتُ بِهِ وَزَيْدٍ)، (وَمَرَرْتُ بِكَ وَزَيْدٍ) إِلَّا مَعَ إِظْهَارِ الْخَافِضِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا (بِكَ وَبِزَيْدٍ)" أهـ[2]

وَالزَّجَّاجُ . عَلَى جَلَالَةِ قَدْرِهِ وَعُلُوِّ كَعْبِهِ فِيْ عُلُوْمِ الْعَرَبِيَّةِ، لَا يُوَافِقُ عَلَى أَنَّ النُّحَاةَ قَدْ أَجْمَعُوْا!

لِأَنَّ الْإِجْمَاعَ مَعْنَاهُ: أَنْ يَكُوْنَ النُّحَاةُ جَمِيْعُهُمْ، بِمُخْتَلِفِ مَدَارِسِهِمْ . قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَى رَأْيٍ مَا، أَوْ قَاعِدَةٍ مَا، وَحُصُوْلُ هٰذَا مُتَعَذِّرٌ، وَالرَّأْيُ الَّذِيْ يُدَافِعُ عَنْهُ الزَّجَّاجُ لَا يَعْدُوْ أَنْ يَكُوْنَ رَأْيَ (مَدْرَسَةِ الْبَصْرَةِ) فَحَسْب! وَقَدْ صَرَّحَ بِذٰلِكَ ابْنُ خَالَوَيْهِ حَيْثُ قَالَ: (فَالْبَصْرِيُّوْنَ أَنْكَرُوا الْخَفْضَ، وَلَحَّنُوا الْقَارِئَ بِهِ وَأَبْطَلُوْهُ.....)[3]

وَهُنَا يَرِدُ عَلَيْنَا سُؤَالٌ وَجِيْهٌ مَفَادُهُ: هَلِ اسْتَوْعَبَتْ مَدْرَسَتَا: (الْبَصْرَةِ وَالْكُوْفَةِ) جَمِيْعَ لَهَجَاتِ الْقَبَائِلِ الْعَرَبِيَّةِ الْفَصِيْحِ وَالْأَفْصَحِ، وَالْمُجْمَعِ عَلَيْهِ وَالْمُخْتَلَفِ فِيْهِ؟ اَلْجَوَابُ لَا . لِأَنَّنَا كَمَا قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ عَاشُوْرٍ: (لَا ثِقَةَ لَنَا

---

[1] الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: 3/5 [2] حجة القراءات لابن زنجلة: 188، 189
[3] الحجة لابن خالوية: 118، 119

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِانْحِصَارِ فَصِيحِ الْعَرَبِ فِيمَا صَارَ إِلَى نُحَاةِ الْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ)[1] وَأَيْضًا لِمَ لَا تَكُوْنُ هٰذِهِ الْقِرَاءَةُ قَدْ جَاءَ تْ عَلٰى لُغَةٍ عَرَبِيَّةٍ قَدِيْمَةٍ ، قَدْ طَالَ عَهْدُهَا ، وَعَفَا رَسْمُهَا ، وَهُنَاكَ مِنَ اللُّغَةِ الْكَثِيْرُ وَالْكَثِيْرُ الَّتِيْ لَمْ يَصِلْنَا ، قَالَ أَبُوْ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ: (مَا انْتَهٰى إِلَيْكُمْ مِمَّا قَالَتِهِ الْعَرَبُ إِلَّا أَقَلُّهُ ، لَوْ جَاءَ كُمْ وَافِرًا لَجَاءَ كُمْ عِلْمٌ وَشِعْرٌ كَثِيْرٌ). [2]

إِذَنْ : فَلِمَ لَا تَكُوْنُ هٰذِهِ الْقِرَاءَةُ خَفْضِ ﴿وَالْأَرْحَامِ﴾ مِنْ صَمِيْمِ لُغَةِ الْعَرَبِ ، الَّتِيْ خَفِيَتْ قَوَاعِدُهَا عَلٰى بَعْضِ النُّحَاةِ ! وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهُ وَرَدَ عَنِ الْعَرَبِ مَا يُفِيْدُ عَطْفَ الِاسْمِ الظَّاهِرِ عَلَى الْمُضْمَرِ ، قَالَ شَاعِرُهُمْ:[3]

فَالْيَوْمَ أَصْبَحْتَ تَهْجُوْنَا وَتَشْتُمُنَا ❖ فَاذْهَبْ فَمَا بِكَ وَالْأَيَّامِ مِنْ عَجَبٍ

فَفِيْ هٰذَا الْبَيْتِ عَطْفُ الِاسْمِ الظَّاهِرِ : (الْأَيَّامِ) عَلَى الْمُضْمَرِ: (بِكَ) وَالْعَرَبُ أَدْرٰى بِلُغَتِهِمْ !

قَالَ ابْنُ زَنْجَلَةَ فِيْ سِيَاقِ دِفَاعِهِ عَنْ هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ : وَأَنْكَرَ أَهْلُ التَّفْسِيْرِ أَنَّ الظَّاهِرَ لَا يُعْطَفُ عَلَى الْمُضْمَرِ الْمَجْرُوْرِ إِلَّا بِإِظْهَارِ الْخَافِضِ وَلَيْسَ بِمُنْكَرٍ وَإِنَّمَا الْمُنْكَرُ أَنْ يُعْطَفَ الظَّاهِرُ عَلَى الْمُضْمَرِ الَّذِيْ لَمْ يَجْرِ لَهُ ذِكْرٌ فَتَقُوْلُ (مَرَرْتُ بِهِ وَزَيْدٍ) وَلَيْسَ هٰذَا بِحَسَنٍ ، فَأَمَّا أَنْ يَتَقَدَّمَ لِلْهَاءِ ذِكْرٌ فَهُوَ حَسَنٌ وَذٰلِكَ (عَمْرٌو مَرَرْتُ بِهِ وَزَيْدٍ) فَكَذٰلِكَ الْهَاءُ فِيْ قَوْلِهِ ﴿تَسَاءَلُوْنَ بِهِ﴾ وَتَقَدَّمَ ذِكْرُهَا وَهُوَ قَوْلُهُ ﴿وَاتَّقُوااللّٰهَ﴾ وَمِثْلُهُ قَوْلُ الشَّاعِرِ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْبَيْتَ السَّالِفَ ذِكْرُهُ. [4]

وَهُنَاكَ الْكَثِيْرُ مِنَ الْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ الَّتِيْ نَالَ بَعْضُ النُّحَاةِ مِنْهَا ، وَ لَا يَتَّسِعُ الْمَقَامُ لِذِكْرِهَا ، وَلَا يَسَعُنَا فِيْ خِتَامِ هٰذَا الْمَطْلَبِ إِلَّا أَنْ نُتَوِّجَهُ بِكَلَامِ عَلَّامَةِ

---

[1] التحرير والتنوير: 61/1 [2] البحر المحيط: 230/4

[3] البيت لم يعلم قائله، ينظر: الكتاب لسيبويه: 383/2بلفظ فاليوم قد بتّ، الحجة لابن خالويه: 118، 119

[4] حجة القراءات لابن زنجلة: 190

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الْمَغْرَبِ (ابْنِ حَزْمٍ الظَّاهِرِيِّ) حَيْثُ قَالَ: "وَلَا عَجَبٌ أَعْجَبُ مِمَّنْ إِنْ وَجَدَ لِامْرِئِ الْقَيْسِ أَوْ لِزُهَيْرٍ أَوْ لِجَرِيرٍ أَوِ الْحُطَيْئَةِ أَوِ الطِّرِمَّاحِ أَوْ لِأَعْرَابِيٍّ أَسَدِيٍّ أَوْ اَسْلَمِيٍّ أَوْ تَمِيمِيٍّ أَوْ مِنْ سَائِرِ أَبْنَاءِ الْعَرَبِ بَوَّالٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لَفْظًا فِيْ شِعْرٍ أَوْ نَثْرٍ جَعَلَهُ فِي اللُّغَةِ وَقَطَعَ بِهِ وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ . ثُمَّ إِذَا وَجَدَ لِلّٰهِ تَعَالَى خَالِقِ اللُّغَاتِ وَأَهْلِهَا كَلَامًا لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ وَلَا جَعَلَهُ حُجَّةً وَجَعَلَ يَصْرِفُهُ عَنْ وَجْهِهِ وَيُحَرِّفُهُ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَتَحَيَّلُ فِيْ إِحَالَتِهِ عَمَّا أَوْقَعَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ....." ❶

❶ الفصل في الملل والنحل: 192/3

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الثَّالِثُ:

بَيَانُ إِعْجَازِ الْقُرْآنِ مِنْ خِلَالِ الْقِرَاءَاتِ الْمُتَعَدِّدَةِ لِلْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ

بَعْدَ أَنْ صَدَعَ النَّبِيُّ - ﷺ - بِدَعْوَتِهِ الْمُبَارَكَةِ ؛ تَلْبِيَةً لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ﴾ [الحجر: 94] مَا كَانَ مِنْ أُولَئِكَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَّا أَنْ تَصَدُّوْا لِهٰذِهِ الدَّعْوَةِ وَصَاحِبِهَا بِكُلِّ مَا أُوْتُوْا مِنْ قُوَّةٍ ، وَمَكْرٍ ، وَخِدَاعٍ ، بَلْ تَفَنَّنُوْا فِيْ طُرُقٍ وَآلَاتِ التَّعْذِيْبِ ؛ لِيُذِيْقُوْا الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّادِقِيْنَ سُوْءَ الْعَذَابِ ، فَيَصْرِفُوْهُمْ عَنِ دِيْنِهِمْ ، ﴿وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ [التوبة: 32] !

وَمَعَ هٰذَا الْعَدَاءِ الشَّدِيْدِ إِلَّا أَنَّ ثَمَّةَ شَيْئًا أَذْهَبَ أَبْصَارَهُمْ ، وَأَخْرَسَ أَلْسِنَتَهُمْ ، وَأَعْجَزَ قَرَائِحَهُمْ ، وَتَرَكَهُمْ حِيَارَى لَا يَلْوُوْنَ عَلَى شَيْءٍ!

إِنَّهُ الْقُرْآنُ : مُعْجِزَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ - ﷺ -الْخَالِدَةُ: ((مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ ، وإِنَّما كانَ الَّذِيْ أُوْتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ ، فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَومَ القِيامَةِ.)). [1]

لَقَدْ جَاءَ هٰذَا الْقُرْآنُ مُكَوَّنًا مِنْ أَحْرُفٍ عَرَبِيَّةٍ مَحْضَةٍ بَرَعُوْا فِيْ فُنُوْنِ اسْتِخْدَامِهَا (شِعْرًا وَنَثْرًا) فَعَجِزُوْا عَنِ الْإِتْيَانِ بِسُوْرَةٍ مِنْ مِثْلِهِ ! فَمَا كَانَ مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ خَاصَمُوْا ، وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ، بَلْ وَصَلَ بِهِمُ السَّفَهُ أَنْ يُغَرُّوْا صِبْيَانَهُمْ وَسُفَهَاءَ هُمْ أَنْ يَلْغُوْا فِيْهِ وَيَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ تِلَاوَتِهِ ؛ لِئَلَّا يَسْمَعُوْهُ ؛ فَيَقَعُ الْإِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ﴾ [فصلت: 26]

---

[1] أخرجه البخاري في كتاب فضائل القرآن، باب كيف نزل الوحي: 4981

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الدُّكْتُوْرُ مُحَمَّد حَسَن هِيْتُوْ: "لَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ - ﷺ - مُعْجِزَةً لَهُ مِنْ نَوْعِ مَا يَتَعَارَفُ عَلَيْهِ قَوْمُهُ ؛ لِيَكُوْنُوْا أَقْدَرَ عَلَى إِدْرَاكِهَا ، وَمَعْرِفَةِ حَقِيْقَتِهَا ، وَلِكَيْ لَا يَضْطَرِبُوْا فِيْ شَأْنِهَا ، هَلْ هِيَ تَمْوِيْهٌ ، أَوْ سِحْرٌ ، أَوْشَعْوَذَةٌ ، أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْأُمُوْرِ الَّتِيْ يُنْسَبُ إِلَيْهَا كُلُّ مَنْ أَتَى بِأَمْرٍ يَخْرُجُ عَنِ الْمُعْتَادِ الْمَأْلُوْفِ ، لَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى مُحَمَّدٍ - ﷺ - مُعْجِزَةٌ لَهُ ، وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ - ﷺ - بِتِلَاوَتِهِ عَلَيْهِمْ فَمَا سَمِعَهُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ إِلَّا وَمَلَكَ عَلَيْهِ قَلْبَهُ ، وَاسْتَأْثَرَ بِعَقْلِهِ ، لِمَا فِيْهِ مِنَ الْبَلَاغَةِ وَالْبَيَانِ ، وَالْجَمَالِ وَالدِّقَّةِ ، وَالرَّوْعَةِ وَالْإِتْقَانِ ، وَهِيَ الْأُمُوْرُ الَّتِيْ مَارَسَهَا الْعَرَبِيُّ ، وَكَانَ قَلْبُهُ يَذُوْبُ فِيْهَا ، إِنَّهُمْ عَرَفُوا الشِّعْرَ ، فَمَا هُوَ بِالشِّعْرِ ، وَعَرَفُوا النَّثْرَ ، فَمَا هُوَ بِالنَّثْرِ ، وَعَرَفُوْا زَمْزَمَةَ الْكُهَّانِ ، فَمَا هُوَ بِمُزَمْزَمَتِهِمْ....." ❶

وَمِمَّا زَادَ إِعْجَازُ الْقُرْآنِ فَخَامَةً وَرَوْعَةً: تَنَوُّعُ الْقِرَاءَاتِ فِي الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ ، وَهٰذَا أَتَاحَ لِلْعُلَمَاءِ أَنْ يَدْلُوْا بِدِلَائِهِمْ فَيَغْتَرِفُوْا مِنْ سَلْسَبِيْلٍ لَا يَنْضُبُ ، فَلِلْفَقِيْهِ أَنْ يَتَوَسَّعَ فِيْ أَحْكَامِهِ الْفِقْهِيَّةِ الْمُخْتَلِفَةِ ، وَلِلْمُفَسِّرِ أَنْ يَسْبُرَ أَغْوَارَ الْمَعَانِي الرَّصِيْنَةِ ، وَلِلنَّحْوِيِّ أَنْ يَتَفَنَّنَ فِيْ قَوَاعِدِ إِعْرَابِهِ ، دُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ هُنَاكَ تَضَادٌّ ، أَوْ تَنَاقُضٌ ، بَلْ كُلُّهُ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضًا ، وَيَشْهَدُ بَعْضُهُ لِبَعْضٍ، ﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾. [فصلت: 42]

قَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: " فَهٰذِهِ الْقِرَاءَاتُ الَّتِيْ يَتَغَايَرُ فِيْهَا الْمَعْنٰى كُلُّهَا حَقٌّ ، وَكُلُّ قِرَاءَةٍ مِنْهَا مَعَ الْقِرَاءَةِ الْأُخْرٰى بِمَنْزِلَةِ الْآيَةِ مَعَ الْآيَةِ ، يَجِبُ الْإِيْمَانُ بِهَا كُلِّهَا وَاتِّبَاعُ مَا تَضَمَّنَتْهُ مِنَ الْمَعْنٰى عِلْمًا وَعَمَلًا ، لَا يَجُوْزُ تَرْكُ مُوْجِبِ إِحْدَاهُمَا لِأَجْلِ الْأُخْرٰى ظَنًّا أَنَّ ذٰلِكَ تَعَارُضٌ ، بَلْ كَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه : مَنْ كَفَرَ بِحَرْفٍ مِنْهُ فَقَدْ كَفَرَ بِهِ كُلِّهِ". ❷

---

❶ المعجزة القرآنية: 28-30 ❷ مجموع الفتاوى: 391/13

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ: " قَدْ بَيَّنَّا أَنَّ الْقِرَاءَتَينِ كَالْآيَتَينِ ، فَزِيَادَةُ الْقِرَاءَاتِ كَزِيَادَةِ الآيَاتِ." ❶

وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ الْجَزَرِيِّ فِيْ مَعْرِضِ حَدِيْثِهِ عَنْ فَوَائِدِ الْقِرَاءَاتِ وَتَنَوُّعِهَا : "وَمِنْهَا مَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ نِهَايَةِ الْبَلَاغَةِ وَكَمَالِ الْإِعْجَازِ وَغَايَةِ الِاخْتِصَارِ وَجَمَالِ الْإِيْجَازِ إِذْ كُلُّ قِرَاءَةٍ بِمَنْزِلَةِ الْآيَةِ إِذْ كَانَ تَنَوُّعُ اللَّفْظِ بِكَلِمَةٍ تَقُوْمُ مَقَامَ آيَاتٍ وَلَوْ جُعِلَتْ دَلَالَةُ كُلِّ لَفْظٍ آيَةً عَلٰى حِدَتِهَا لَم يَخْفَ مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ التَّطْوِيْلِ". ❷

وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْعَظِيْمِ الزُّرْقَانِيُّ: "إِنَّ تَنَوُّعَ الْقِرَاءَاتِ يَقُوْمُ مَقَامَ تَعَدُّدِ الْآيَاتِ ، وَذٰلِكَ ضَرْبٌ مِنْ ضُرُوْبِ الْبَلَاغَةِ ، يَبْتَدِئُ مِنْ جَمَالِ هٰذَا الْإِعْجَازِ ، وَيَنْتَهِيْ إِلٰى كَمَالِ الْإِعْجَازِ". ❸

وَقَالَ الْعَلَّامَةُ الشَّنْقِيْطِيُّ: "تَنَوُّعُ الْقِرَاءَاتِ بِمَنْزِلَةِ تَعَدُّدِ الْآيَاتِ ، وَتَعْنِيْ: أَنَّهُ إِذَا تَعَدَّدَتْ أَوْجُهُ الْقِرَاءَةِ فِي الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ إِلٰى قِرَاءَتَيْنِ مُتَوَاتِرَتَيْنِ ، وَكَانَ لِكُلٍّ مِّنْهُمَا مَعْنًى مُغَايِرٌ لِلْأُخْرٰى ، فَإِنْ أَمْكَنَ الْحَمْلُ عَلَيْهَا لَزِمَ ذٰلِكَ ، وَإِلَّا فَهُمَا بِمَنْزِلَةِ آيَتَيْنِ لِكُلٍّ مِنْهُمَا مَعْنًى مُسْتَقِلٌّ".

❶ المصدر نفسه: 400/13 ❷ النشر: 52/1

❸ مناهل العرفان: 149/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَطْلَبُ الرَّابِعُ:

تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ

لَقَدْ كَانَتْ . وَمَا زَالَتْ . اَلْقِرَاءَةُ الْقُرْآنِيَّةُ بِقِسْمَيْهَا (اَلْمُتَواتِرِ وَالشَّاذِ) اَلْآلَةَ الْأُوْلى لِلْمُفَسِّرِ ، وَمَا مِنْ مُفَسِّرٍ يَقْدَمُ عَلى تَفْسِيْرِهٖ دُوْنَ الْإِلْمَامِ بِعِلْمِ الْقِرَاءَاتِ إِلَّا كَانَ تَفْسِيْرُهٗ بَاهِتًا ! وَمَعْلُوْمَتُهٗ نَاقِصَةً !

وَلِذَا حَرَصَ مُؤَلِّفُوْ كُتُبِ الْمَعَانِيْ وَالتَّوْجِيْهِ أَنْ يَّكُوْنَ بَيَانُ مَعْنَى الْآيَةِ - مِنْ خِلَالِ الْقِرَاءَاتِ- فِيْ مُقَدِّمَةِ أَوْلَوِيَّاتِهِمْ ، فَجَاءَ تْ تَآلِيْفُهُمْ حِسَانًا ذَاتَ فَائِدَةٍ وَكَمْ مِنْ آيَةٍ قُرْآنِيَّةٍ ظَلَّ مَعْنَاهَا مُشْكِلًا حَتّٰى أَزَالَ الْإِشْكَالَ قِرَاءَةٌ أُخْرٰى ! وَكَمْ مِنْ آيَةٍ قُرْآنِيَّةٍ ظَلَّ مَعْنَاهَا غَامِضًا حَتّٰى أَزَالَ الْغُمُوْضَ قِرَاءَةٌ أُخْرٰى !

وَالْأَمْثِلَةُ الْآتِيَةُ تُوَضِّحُ قِيْمَةَ الْقِرَاءَةِ الْقُرْآنِيَّةِ فِي التَّفْسِيْرِ:

۞ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ أَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [المائدة: 112]

قَرَأَ الْكِسَائِيُّ: ﴿هَلْ تَسْتَطِيْعُ﴾ بِالْخِطَابِ ﴿رَبَّكَ﴾ بِالنَّصْبِ.

وَقَرَأَ بَاقِي الْعَشَرَةِ: ﴿هَلْ يَسْتَطِيْعُ﴾ بِالْغَيْبِ ﴿رَبُّكَ﴾ بِالرَّفْعِ.

مَعْنَى الْقِرَاءَتَيْنِ:

قِرَاءَةُ الْكِسَائِيِّ مَعْنَاهَا : هَلْ تَقْدِرُ يَا عِيْسٰى أَنْ تَسْأَلَ رَبَّكَ؟ هَلْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَنَا وَهٰذَا كَمَا تَقُوْلُ لِلرَّجُلِ: هَلْ تَسْطِيْعُ أَنْ تُكَلِّمَنِيْ ، وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّهٗ مُسْتَطِيْعٌ لِذٰلِكَ وَإِنَّمَا مَعْنَاهُ: اِفْعَلْ ذٰلِكَ.[1]

وَقِرَاءَةُ بَقِيَّةِ الْعَشَرَةِ مَعْنَاهَا: هَلْ يَسْتَجِيْبُ لَكَ رَبُّكَ إِنْ سَأَلْتَهٗ ذٰلِكَ؟ فَهُمْ كَانُوْا عَالِمِيْنَ بِاسْتِطَاعَةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ.

[1] معاني القرآن للفراء: 325/1، الكشف: 422/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَاصِلُ الْقِرَاءَتَيْنِ:

بَيَّنَتْ قِرَاءَةُ الْكِسَائِيِّ (بِالْخِطَابِ) الْمُرَادَ مِنَ الْقِرَاءَةِ (بِالْغَيْبَةِ) ، وَنَفَتْ إِشْكَالًا قَدْ يُفْهَمُ مِنْهَا وَذٰلِكَ أَنَّ الْقِرَاءَةَ بِالْغَيْبَةِ قَدْ يُفْهَمُ مِنْهَا أَنَّهُ سُؤَالٌ شَكَّ فِيْ قُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَهٰذَا يُنَافِي الْإِيْمَانَ الَّذِيْ أَثْبَتَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْحَوَارِيِّيْنَ فِي الْآيَةِ قَبْلَهَا: ﴿ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴾ [المائدة: 111] فَكَيْفَ يَكُوْنُ سُؤَالُهُمْ شَكًّا فِيْ قُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُمْ مُؤْمِنُوْنَ.[1]

❁ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ ﴾ [الإسراء: 93]

قَدْ يَبْدُوْ لِلْقَارِئِ مِنْ أَوَّلِ وَهْلَةٍ أَنَّ (الزُّخْرُفَ) الْوَارِدَ فِي الْآيَةِ مَأْخُوْذٌ لُغَةً مِنْ مَادَةِ (زُخْرُفَ) الَّذِيْ هُوَ التَّزْيِيْنُ[2] وَلٰكِنَّ الْبَوْنَ شَاسِعٌ بَيْنَ الْمَعْنَيَيْنِ ، فَالزُّخْرُفُ هُنَا تَعْنِيْ : (الذَّهَبَ) فَعَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ رحمه الله قَالَ : "كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا الزُّخْرُفُ حَتّٰى رَأَيْنَاهُ فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: (اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ ذَهَبٍ)."[3] وَجَاءَ عَنْ مُجَاهِدٍ رحمه الله أَنَّهُ قَالَ: "عَرَضْتُ الْقُرْآنَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ أَقِفُهُ عِنْدَ كُلِّ آيَةٍ أَسْأَلُهُ فِيْمَ نَزَلَتْ ، وَلَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه لَمْ أَحْتَجْ أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ."[4]

❁ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴾ [الكهف: 16]

مَا نَوْعُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْآيَةِ ؟ هَلْ هُوَ مُنْقَطِعٌ ، فَيَكُوْنُ الَّذِيْنَ فَرَّ أَهْلُ الْكَهْفِ مِنْهُمْ لَا يَعْرِفُوْنَ اللّٰهَ وَلَا عِلْمَ لَهُمْ بِهٖ وَإِنَّمَا يَعْتَقِدُوْنَ الْأَصْنَامَ فِيْ أُلُوْهِيَّتِهِمْ فَقَطْ،

---

[1] الكشف: 422/1، حجة القراءات لابن زنجلة: 240، القراءات وأثرها في التفسير والأحكام: 664/2

[2] مختار الصحاح مادة(زخرف [3] جامع البيان: 188/15، البحر المحيط: 80/6

[4] مقدمة في أصول التفسير لابن تيمية: 102، 103

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أَوْ مُتَّصِلٌ فَيَكُوْنُ الْقَوْمُ كَأَهْلِ مَكَّةَ يَعْرِفُونَ اللّٰهَ لٰكِنَّهُمْ يُشْرِكُوْنَ أَصْنَامَهُمْ مَعَهُ فِي الْعِبَادَةِ ،[1] أَوْ أَنَّ جُمْلَةَ ﴿وَمَا يَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللّٰهَ﴾ كَلَامٌ مُعْتَرِضٌ إِخْبَارٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنِ الْفِتْيَةِ أَنَّهُمْ لَمْ يَعْبُدُوْا غَيْرَ اللّٰهِ[2] إِشْكَالٌ وَاضِحٌ جَعَلَ الْمُفَسِّرِيْنَ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَيُدْلُوْنَ بِآرَائِهِمْ وَاللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ حَمَّالَةُ أَوْجُهٍ - كَمَا هُوَ مَعْلُوْمٌ- وَبِبَسَاطَةٍ رُوِيَتْ قِرَاءَةٌ شَاذَّةٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: (وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ)[3] فَأَزَالَتِ الْإِشْكَالَ ، وَوَضَّحَتِ الْمَعْنٰى ، وَأَرَاحَتِ الْقَارِئَ مِنَ الْوُلُوْجِ فِيْ بَابِ الِاسْتِثْنَاءِ وَأَنْوَاعِهِ !

[1] الجامع لأحكام القرآن للقرطبي: 367/10

[2] البحر المحيط: 106/6 [3] جامع البيان: 241/15

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَبْحَثُ الثَّالِثُ:

نشأة علم التوجيه ومراحلة

اِهْتَمَّتِ الْأُمَّةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ بِكِتَابِ رَبِّهَا وَأَوْلَتْهُ عِنَايَةً فَائِقَةً بِمُخْتَلِفِ جَوَانِبِهِ ، حِفْظًا ، وَتِلَاوَةً ، وَتَفْسِيرًا ، وَكَذٰلِكَ تَوْجِيهًا لِقِرَاءَاتِهِ الْمُتَعَدِّدَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ ؛ تَيْسِيرًا عَلَى الْأُمَّةِ وَرِعَايَةً لِحَالِهَا ، فَقَدْ قَالَ -ﷺ- ((إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ، فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)) ❶

فَأَخَذَتِ الْأُمَّةُ بِهٰذِهِ الرُّخْصَةِ مُدَّةً مِنَ الزَّمَنِ ، ثُمَّ جَمَعَهَا عُثْمَانُ عَلَى مُصْحَفٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلٍ عَلَى بَعْضِ هٰذِهِ الْأَحْرُفِ ، مِمَّا اسْتَقَرَّ فِي الْعَرْضَةِ الْأَخِيرَةِ ، وَوُجِّهَ إِلَى كُلِّ مِصْرٍ بِمُصْحَفٍ وَقَارِئٍ، فَالْتَفَّ أَهْلُ الْأَمْصَارِ حَوْلَ قُرَّائِهِمْ يَضْبِطُوْنَ حُرُوْفَهُمْ وَيَحْتَجُّوْنَ لَهَا ؛ رَدًّا عَلَى كُلِّ مُرْتَابٍ أَوْ طَاعِنٍ فِيْهَا ، وَقَدْ مَرَّ عِلْمُ التَّوْجِيْهِ بِمَرَاحِلَ❷ حَتَّى اسْتَقَرَّ عِلْمًا نَاضِجًا قَائِمًا عَلَى سُوْقِهِ ؛ فَعِلْمُ التَّوْجِيْهِ قَامَ عَلَى أَكْتَافِ عِدَّةِ عُلُوْمٍ : عِلْمِ اللُّغَةِ وَالتَّفْسِيْرِ وَالْقِرَاءَاتِ. ❸

وَيُمْكِنُ إِجْمَالُ هٰذِهِ الْمَرَاحِلِ فِي الْآتِيْ:

❶ اَلْمَرْحَلَةُ الْأُوْلٰى:..... اَلتَّوْجِيْهَاتُ الْفَرْدِيَّةُ قَبْلَ التَّدْوِيْنِ لِبَعْضِ أَلْفَاظِ الْقِرَاءَاتِ:❹

وَقَدْ بَدَأَتْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةُ مُنْذُ وَقْتٍ مُبَكِّرٍ وَذٰلِكَ مِنْ عَهْدِ الصَّحَابَةِ الْكِرَامِ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ- ، وَنُقِلَ التَّوْجِيْهُ لِلْقِرَاءَاتِ عَنْ بَعْضِ الْأَئِمَّةِ الْمَشْهُوْرِيْنَ ، مِنْ بَيْنِهِمْ : عَاصِمِ الْجَحْدَرِيِّ ، وَعِيْسَى بْنِ عُمَرَ ، وَعَلِيٍّ الْكِسَائِيِّ.

❶ صحيح البخاري(كتاب فضائل القرآن، باب: أنزل القرآن على سبعة أحرف): 4992

❷ رساله ماجستير: توجيه القراءات بين المهدوي .....: 38

❸ مصادر علم توجيه القراءات: 2

❹ رساله ماجستير: توجيه القراءات بين المهدوى .....: 38

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مَا الَّذِي تَمَيَّزَ بِهِ التَّدْوِيْنُ فِيْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ؟

كَانَتِ التَّدْوِيْنُ فِيْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ عِبَارَةٌ اجْتِهَادَاتٍ فَرْدِيَّةٍ ، ذَكَرَ فِيْهَا أَصْحَابُهَا حُجَجًا لُغَوِيَّةً وَنَحْوِيَّةً لِبَعْضِ الْقِرَاءَاتِ ، وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ تَدْوِيْنٌ وَلَا وَضْعٌ لِكُتُبٍ[1] وَيُسَمَّى هٰذِهِ الْمَرْحَلَةُ بِالتَّوْجِيْهِ الشِّفَاهِيِّ لِلْقِرَاءَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ ، وَخُلَاصَتُهَا: أَنْ يَقْرَأَ الْقَارِئُ قِرَاءَةً (مُعَيَّنَةً) يَمِيْلُ إِلَى اخْتِيَارِهَا عَلَى مَا سِوَاهَا ، ثُمَّ يَحْتَجُّ لِاخْتِيَارِهِ ، وَيُبَرِّرُهُ بِتَوْجِيْهٍ لُغَوِيٍّ ، أَوْ مَعْنَوِيٍّ ، أَوْ تَفْسِيْرِيٍّ.[2]

❷ اَلْمَرْحَلَةُ الثَّانِيَةُ:.....اَلتَّوْجِيْهَاتُ لِلْقِرَاءَاتِ الْمَبْثُوْثَةِ فِي الْعُلُوْمِ الْمُرْتَبِطَةِ بِكِتَابِ اللّٰهِ:

سَطَرَ الْعُلَمَاءُ الْأَجِلَّاءُ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ- صَفَحَاتٍ مُنِيْرَةً فِيْ عِنَايَتِهِمْ بِالْقُرْآنِ وَعُلُوْمِهِ ؛ فَبَذَلُوْا جُهُوْدًا عَظِيْمَةً ، وَوَقَفُوْا فِيْ وَجْهِ أَعْدَاءِ الْإِسْلَامِ الَّذِيْنَ أَخَذُوْا يُثِيْرُوْنَ الشُّبُهَاتِ وَالْفِتَنِ ، وَعَمَدُوْا إِلَى التَّشْكِيْكِ فِي الْقِرَاءَاتِ وَأَسَانِيْدِهَا ؛ فَتَصَدَّى لَهُمُ الْعُلَمَاءُ لِلرَّدِّ عَلَيْهِمْ وَأَخَذُوْا يَحْتَجُّوْنَ لِلْقِرَاءَاتِ بِأَسَانِيْدِهَا الْمُخْتَلِفَةِ.

مَا الَّذِي تَمَيَّزَ بِهِ التَّدْوِيْنُ فِيْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ؟

بَدَأَ الْعُلَمَاءُ فِيْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ بِالتَّأْلِيْفِ وَالتَّدْوِيْنِ فِيْ عِلْمِ التَّوْجِيْهِ ، وَكَانَ الِاحْتِجَاجُ لِلْقِرَاءَاتِ ضِمْنَ الْعُلُوْمِ الْمُتَّصِلَةِ بِالْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ ، وَلَمْ تُفْرَدْ بِدَايَةً بِالتَّأْلِيْفِ.[3]

وَالْمَصَادِرُ وَالْمُؤَلَّفَاتُ فِيْ عِلْمِ التَّوْجِيْهِ فِيْ هٰذِهِ الْمَرْحَلَةِ تَنْقَسِمُ عُمُوْمًا إِلَى ضَرْبَيْنِ:

❁ اَلضَّرْبُ الْأَوَّلُ:..... آرَاءٌ وَ إِلْمَاحَاتٌ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ دُوِّنَتْ تَضْمِيْنًا وَهِيَ مَنْثُوْرَةٌ فِيْ بُطُوْنِ الْكُتُبِ ؛ وَالْكُتُبُ الَّتِيْ احْتَفَلَتْ وَرَبَأَتْ بِالِاحْتِجَاجِ لِلْقِرَاءَاتِ يُمْكِنُ حَصْرُهَا كَالْآتِيْ:

---

[1] منهج مادة مدخل لعلم القراءات: 29

[2] منهج مادة مدخل لعلم القراءات: 29، فن توجيه القراءات القرآنية: 8

[3] رساله ماجستير: توجيه القراءات بين المهدوى .....: 38

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

أَوَّلًا:... كُتُبُ اللُّغَةِ:

إِنَّ أَوَّلَ كِتَابٍ تَشْخَصُ إِلَيْهِ الْأَبْصَارُ فِيْ مَجَالِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ مِنْ كُتُبِ اللُّغَةِ هُوَ كِتَابُ سِيْبَوَيْهِ أَبِيْ بِشْرٍ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ قَنْبَرٍ(ت180هـ) ؛ فَهُوَ كِتَابٌ نَاجِعٌ ، وَسَفَرٌ مَاتِعٌ ؛ قَدِ احْتَفَلَ بِآرَاءٍ اِحْتِجَاجِيَةٍ ، وَفَوَائِدَ تَوْجِيْهِيَّةٍ لِلْأَحْرُفِ وَالْقِرَاءَاتِ ؛ فَهُوَ يُعَدُّ النَّوَاةَ الْأُوْلَى الَّتِيْ اِنْطَلَقَ مِنْهَا مَنْ أَلَّفَ فِي الِاحْتِجَاجِ بَعْدَ ذٰلِكَ؛ فَهُوَ مُعْتَمَدُهُمْ وَمُسْتَنَدُهُمْ فِيْ تَوَالِيْفِهِمْ.

ثَانِيًا:... كُتُبُ الْمَعَانِيْ:

فِيْ صَدْرِ الْقَرْنِ الثَّالِثِ الْهِجْرِيِّ بَدَأَ الْعُلَمَاءُ يَكْتُبُوْنَ فِيْ مَعَانِي الْقُرْآنِ ، وَكَانَ مِمَّا رَامُوْهُ فِيْ هٰذِهِ الْكُتُبِ: التَّفْسِيْرُ اللُّغَوِيُّ لِلْأَحْرُفِ الَّتِيْ اِخْتَلَفَ فِيْهَا الْقُرَّاءُ ؛ لِذٰلِكَ قَدِ احْتَوَتْ كُتُبُهُمُ الْعَدِيْدَ مِنَ الْإِضَاءَاتِ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ.

مِنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ: "مَعَانِي الْقُرْآنِ" لِلْفَرَّاءِ(ت207هـ) ، وَ "مَعَانِي الْقُرْآنِ" لِلْأَخْفَشِ الْأَوْسَطِ (ت215هـ) ، وَ "مَعَانِي الْقُرْآنِ وَإِعْرَابُهُ" لِلزَّجَّاجِ(ت311هـ). ❶

فَهٰذِهِ الْكُتُبُ مِنْ أَوَائِلِ الْكُتُبِ الَّتِيْ أُلِّفَتْ فِيْ بَيَانِ مَعَانِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ الَّتِيْ جَادَ بِهَا الزَّمَانُ ، وَازَّيَّنَ بِهَا الْمَكَانُ ، وَقَدْ أَلَّفَهَا أَصْحَابُهَا وَهُمْ فِيْ قِمَّةِ النُّضْجِ الْفِكْرِيِّ وَاللُّغَوِيِّ ، فَجَاءَتْ مَلِيْئَةً (لُغَةً ، وَنَحْوًا ، وَشِعْرًا ، وَقِرَاءَةً ، وَتَفْسِيْرًا) فَكَانَتْ كَوَابِلٍ صَيِّبٍ عَمَّ خَيْرُهُ أَرْجَاءَ الْأَرْضِ ، وَالنَّاظِرُ بِعَيْنِ الْعَدْلِ وَالْإِنْصَافِ إِلَى مُؤَلَّفَاتِ مَنْ جَاءَ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مِنْ عُلَمَاءِ الْقَرْنِ (الرَّابِعِ وَالْخَامِسِ) الْهِجْرِيِّ يَجِدُ أَنَّهُمْ لَمْ يَسْتَغْنَوْا عَنْ كُتُبِ الْمَعَانِيْ فَجَعَلُوْهَا مَصَادِرَ أَسَاسِيَّةً مِنْ مَصَادِرِ كُتُبِهِمُ الَّتِيْ أَلَّفُوْهَا فِيْ: (النَّحْوِ ، وَالْبَلَاغَةِ ، وَالتَّفْسِيْرِ ، وَالْمَعَانِيْ). ❷

ثَالِثًا:... كُتُبُ الْإِعْرَابِ:

قَدِ اعْتَنَتْ هٰذِهِ الْكُتُبُ بِإِعْرَابِ الْقِرَاءَاتِ وَتَوْجِيْهِهَا لُغَوِيًّا مِمَّا جَعَلَهَا

❶ مصادر علم توجيه القراءات: 5-2 ❷ فن توجيه القراءات القرآنية: 11

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَحْتَضِنُ بَيْنَ طَيَّاتِهَا تَوْجِيْهًا وَاحْتِجَاجًا لِلْقِرَاءَاتِ ؛ نَحْو كِتَابِ "إِعْرَابِ الْقُرْآنِ" لِلنَّحَّاسِ(ت338هـ) ، وَ "مُشْكَلِ إِعْرَابِ الْقُرْآنِ" لِمَكِّيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ (ت437هـ) ، وَ "إِمْلَاءِ مَا مَنَّ بِهِ الرَّحْمٰنُ مِنْ وُجُوْهِ الْإِعْرَابِ وَالْقِرَاءَاتِ فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْآنِ" لِأَبِي الْبَقَاءِ الْعَكْبَرِيِّ (ت616هـ) إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ. ❶

رَابِعًا:... كُتُبُ التَّفْسِيْرِ:

إِنَّ التَّزَاوُجَ بَيْنَ عِلْمَيِ التَّفْسِيْرِ وَالْقِرَاءَاتِ أَمْرٌ لَا بُدَّ مِنْهُ ؛ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْمُفَسِّرِ لِلْقِرَاءَاتِ مِنَ الْأَهَمِّيَّةِ بِمَكَانٍ ؛ وَإِنَّ النَّاظِرَ بِعَيْنِ الْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ لَيَجِدُ أَنَّ كَثِيْرًا مِنَ الْمُفَسِّرِيْنَ كَانُوْا قُرَّاءً بَلْ أَلَّفُوْا كُتُبًا فِي الْقِرَاءَاتِ كَابْنِ جَرِيْرٍ ، وَأَبِيْ حَيَّانَ ، وَالسَّمِيْنِ الْحَلَبِيِّ ، وَغَيْرِهِمْ.

وَإِنَّكَ لَتَجِدُ فِيْ أَغْلَبِ كُتُبِ التَّفَاسِيْرِ عِنَايَةً تَأْخُذُ بِالْأَلْبَابِ فِيْ إِيْرَادِ الْقِرَاءَاتِ وَتَوْضِيْحِهَا وَتَوْجِيْهِهَا كَمَا فِيْ "جَامِعِ الْبَيَانِ" لِلطَّبَرِيِّ(ت310هـ) ، وَ "بَحْرِ الْعُلُوْمِ" لِأَبِي اللَّيْثِ السَّمَرْقَنْدِيِّ (ت375هـ) ، وَ "الْكَشْفِ وَالْبَيَانِ" لِأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّعَالَبِيِّ (ت428هـ) ، وَ "النُّكَتِ وَالْعُيُوْنِ" لِلْمَاوَرْدِيِّ (ت450هـ) ، وَ "الْوَسِيْطِ" لِلْوَاحِدِيِّ (ت468هـ) ، وَ "الْكَشَّافِ" لِلزَّمَخْشَرِيِّ (ت538هـ) ، وَ "الْمُحَرَّرِ الْوَجِيْزِ" لِابْنِ عَطِيَّةَ (ت546هـ) ، وَ "الْجَامِعِ لِأَحْكَامِ الْقُرْآنِ" لِلْقُرْطُبِيِّ (ت671هـ) ، وَ "الْبَحْرِ الْمُحِيْطِ" لِأَبِيْ حَيَّانَ (ت745هـ) ، وَ "الدُّرِّ الْمَصُوْنِ" لِلسَّمِيْنِ الْحَلَبِيِّ (ت: 756هـ) وَ "التَّحْرِيْرِ وَالتَّنْوِيْرِ" لِابْنِ عَاشُوْرٍ (ت1393هـ) إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ.

فَإِنَّ فِيْ هٰذِهِ التَّفَاسِيْرِ وَغَيْرِهَا الْجَوَاهِرَ السَّاطِعَةَ ، وَالدُّرَرَ اللَّامِعَةَ فِيْ تَوْجِيْهِهِمْ لِلْقِرَاءَاتِ مُتَوَاتِرِهَا وَشَاذِّهَا ؛ فَعَلٰى طَالِبِ الْقِرَاءَاتِ أَنْ يَضَعَهَا نَصْبَ عَيْنَيْهِ ، وَأَنْ يَهْتَمَّ بِهَا ، وَيَحْرِصَ عَلَيْهَا.

---

❶ مصادر علم توجيه القراءات: 5-2

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خَامِسًا:... شُرُوْحَاتُ الْقَصِيْدِ:

قَدِ اسْتَحْوَذَتْ لَامِيَةُ الشَّاطِبِيِّ إِعْجَابَ النَّاسِ ، وَاسْتَوْلَتْ عَلَى أَقْلَامِهِمْ ؛ فَصَارَ النَّاسُ يَتَسَابَقُوْنَ إِلَى شَرْحِهَا ، وَبَيَانِ مَعَانِيْهَا ، وَتَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ فِيْهَا ؛ مِمَّا جَعَلَ شُرُوْحَاتِهَا تَسْعَدُ بِالْجَلِيْلِ الْجَمِيْلِ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ.

وَمِنْ شُرُوْحَاتِ اللَّامِيَةِ الْبَارِزَةِ الَّتِي اهْتَمَّتْ بِالتَّوْجِيْهِ: "فَتْحُ الْوَصِيْدِ" لِلسَّخَاوِيِّ (ت643هـ) ، وَ "اللَّآلِئُ الْفَرِيْدَةُ" لِلْفَاسِيِّ (ت656هـ) ، وَ "إِبْرَازُ الْمَعَانِيِّ" لِأَبِيْ شَامَةَ (ت665هـ) ، وَ "كَنْزُ الْمَعَانِي" لِلْجَعْبَرِي (732هـ).

۞ اَلضَّرْبُ الثَّانِيْ: اَلتَّصْنِيْفُ الْمُسْتَقِلُّ فِيْ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ.[1] وَهٰذَا الضَّرْبُ الثَّانِيْ هُوَ:

۞ اَلْمَرْحَلَةُ الثَّالِثَةُ:..... اَلتَّدْوِيْنُ فِيْ كُتُبٍ مُسْتَقِلَّةٍ بِالتَّوْجِيْهِ وَالِاحْتِجَاجِ: أُفْرِدَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ مُؤَلَّفَاتٌ لِلِاحْتِجَاجِ وَالتَّوْجِيْهِ لِلْقِرَاءَاتِ.[2]

يَقُوْلُ أَهْلُ التَّحْقِيْقِ : إِنَّ أَوَّلَ مَنْ تَتَبَّعَ وُجُوْهَ الْقِرَاءَاتِ ، وَالشَّاذَ مِنْهَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ مُوْسَى الْأَزْدِيُّ الْعَتَكِيُّ الْأَعْوَرُ الْمُتَوَفّٰى نحو170 مِنَ الْهِجْرَةِ فِيْ كِتَابِهِ الْمَوْسُوْمِ بِـ"وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ".

يَقُوْلُ أَبُوْ حَاتِمٍ السِّجِسْتَانِيُّ: "كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَمِعَ بِالْبَصْرَةِ وُجُوْهَ الْقِرَاءَاتِ وَأَلَّفَهَا وَتَتَبَّعَ الشَّاذَ مِنْهَا فَبَحَثَ عَنْ إِسْنَادِهِ هَارُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْأَعْوَرُ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ."

ثُمَّ تَتَابَعَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ جُهُوْدُ الْعُلَمَاءِ بِالتَّأْلِيْفِ وَالتَّدْوِيْنِ فِيْ هٰذَا الْعِلْمِ الْجَلِيْلِ إِلَى عَصْرِنَا الْحَاضِرِ وَوُضِعَتِ الْكُتُبُ الْكَثِيْرَةُ. وَفِيْمَا يَلِيالْمُؤَلَّفَاتِ الْمَطْبُوْعَةَ الْمُرَتَّبَةَ حَسْبَ تَارِيْخِ وَفَيَاتِ أَصْحَابِهَا:

---

[1] مصادر علم توجيه القراءات: 8-5 باختصار

[2] رساله ماجستير: توجيه القراءات بين المهدوى .....: 39

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

① "إِعْرَابُ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ وَعِلَلُهَا" لِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ابْنِ خَالَوَيْهِ الْهَمْذَانِيِّ النَّحْوِيِّ (ت370هـ).

② "اَلْحُجَّةُ فِي الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ" لِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ ابْنِ خَالَوَيْهِ الْهَمْذَانِيِّ النَّحْوِيِّ (ت370هـ).

③ "عِلَلُ الْقِرَاءَاتِ" لِأَبِيْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَزْهَرِيِّ (ت370هـ).

④ "اَلْحُجَّةُ لِلْقُرَّاءِ السَّبْعَةِ" لِأَبِيْ عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْفَارِسِيِّ (ت377هـ).

⑤ "اَلْمُحْتَسَبُ فِيْ تَبْيِيْنِ وُجُوْهِ شَوَاذِ الْقِرَاءَاتِ وَالْإِيْضَاحِ عَنْهَا" لِأَبِي الْفَتْحِ عُثْمَانَ بْنِ جِنِّيٍّ (ت: 392هـ).

⑥ "حُجَّةُ الْقِرَاءَاتِ" لِأَبِيْ زُرْعَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجَلَةَ (ت نَحْو403هـ).

⑦ "اَلْكَشْفُ عَنْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ السَّبْعِ" لِأَبِيْ مُحَمَّدٍ مَكِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ الْقَيْسِيِّ (ت: 437هـ).

⑧ "شَرْحُ الْهِدَايَةِ" لِأَبِي الْعَبَّاسِ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّارٍ الْمَهْدَوِيِّ (ت نَحْو440هـ).

⑨ "اَلْمُوْضَحُ لِمَذَاهِبِ الْأَئِمَّةِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِي الْفَتْحِ وَالْإِمَالَةِ" لِأَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الدَّانِيِّ (ت 444هـ).

⑩ "اَلْكِتَابُ الْمُخْتَارُ فِيْ مَعَانِيْ قِرَاءَاتِ أَهْلِ الْأَمْصَارِ" لِأَحْمَدَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيْسَ (مِنْ عُلَمَاءِ الْقَرْنِ الْخَامِسِ).

⑪ "اَلْجَمْعُ وَالتَّوْجِيْهُ لِمَا انْفَرَدَ بِهِ الْإِمَامُ يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ" لِأَبِي الْحُسَيْنِ شُرَيْحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرُّعَيْنِيِّ (ت539هـ).

⑫ "كَشْفُ الْمُشْكَلَاتِ وَإِيْضَاحُ الْمُعْضَلَاتِ" لِأَبِي الْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَاقُوْلِيِّ الْأَصْبَهَانِيِّ الْمَعْرُوْفِ بِجَامِعِ الْعُلُوْمِ (ت543هـ).

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

⑬ "مَفَاتِيْحُ الْأَغَانِي فِي الْقِرَاءَاتِ وَالْمَعَانِيْ" لِأَبِي الْعَلَاءِ الْكِرْمَانِيِّ (ت بَعْدَ 563هـ).

⑭ "اَلْمُوْضَحُ فِيْ وُجُوْهِ الْقِرَاءَاتِ وَعِلَلِهَا" لِنَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الشِّيْرَازِيِّ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ (ت 565هـ).

⑮ "شَرْحُ الْعُنْوَانِ" لِعَبْدِ الظَّاهِرِ بْنِ نَشْوَانَ الْجُذَامِيِّ (ت 649هـ).

⑯ "تُحْفَةُ الْأَقْرَانِ فِيْ مَا قُرِئَ بِالتَّثْلِيْثِ مِنْ حُرُوْفِ الْقُرْآنِ" لِأَبِيْ جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ الرُّعَيْنِيِّ (ت 779هـ)

⑰ "إِتْحَافُ فُضَلَاءِ الْبِشْرِ فِي الْقِرَاءَاتِ الْأَرْبَعِ عَشَرَ" لِأَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الدِّمْيَاطِيِّ الشَّهِيْرِ بِالْبَنَّا (ت 1117هـ).

أَمَّا الْمُؤَلَّفَاتُ الْمُعَاصِرَةِ فِيْ عِلْمِ التَّوْجِيْهِ فَهِيَ كَثِيْرَةٌ وَ وَفِيْرَةٌ ؛ وَجُلُّ اعْتِمَادِهَا عَلَى كُتُبِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ؛ أَذْكُرُ مِنْهَا مَا اشْتَهَرَ وَابْتَكَرَ:

① "اَلْقِرَاءَاتُ الشَّاذَّةُ وَتَوْجِيْهُهَا مِنْ لُغَاتِ الْعَرَبِ" لِلشَّيْخِ عَبْدِ الْفَتَّاحِ الْقَاضِيْ (ت1403هـ).

② "طَلَائِعُ الْبِشْرِ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ" لِمُحَمَّدٍ الصَّادِقِ قَمْحَاوِيٍّ.

③ "اَلْمُغْنِيْ فِيْ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ الْمُتَوَاتِرَةِ" وَ "الْمُسْتَنِيْرُ فِيْ تَخْرِيْجِ الْقِرَاءَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ" كِلَاهُمَا لِلدُّكْتُوْرِ مُحَمَّد سَالِم مُحَيْسِن. (ت: 1422هـ).

④ "تَوْجِيْهُ مُشْكَلِ الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِيَّةِ الْفَرْشِيَّةِ" لِلدُّكْتُوْرِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْحَرْبِي.

إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكُتُبِ الْكَثِيْرَةِ. ❶

❶ مصادر علم توجيه القراءات: 8-11

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَبْحَثُ الرَّابِعُ:

أَقْسَامُ الِاحْتِجَاجِ لِلْقِرَاءَاتِ مِنْ جِهَةِ أُصُوْلِ الْعِلَلِ وَأَنْوَاعِهَا

صُوَرُ الِاحْتِجَاجِ لِلْقِرَاءَاتِ مُتَعَدِّدَةٌ وَمُتَنَوِّعَةٌ، مِنْهَا:

1. اَلِاحْتِجَاجُ لِلْقِرَاءَاتِ بِالْآيَاتِ الْقُرْآنِيَةِ الْأُخْرٰى. مِثَالُهُ: قَالَ ابْنُ خَالَوَيْهِ: "وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُوْلٰى﴾ [طه: 133]، قَرَأَ أَبُوْ عَمْرٍو وَنَافِعٌ وَحَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ بِالتَّاءِ لِتَأْنِيْثِ الْبَيِّنَةِ، وَقَرَأَ الْبَاقُوْنَ بِالْيَاءِ ؛ لِأَنَّ تَأْنِيْثَ ﴿بَيِّنَةُ﴾ غَيْرُ حَقِيْقِيٍّ..... ، وَالِاخْتِيَارُ التَّاءُ ؛ لِأَنَّ الْقُرْآنَ يَشْهَدُ لِبَعْضٍ ، وَكَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ يَحْتَجُّوْنَ بِبَعْضِ الْقُرْآنِ لِبَعْضٍ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾ [البينة:4]، فَهٰذَا شَاهِدٌ ﴿أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ﴾".
2. اَلِاحْتِجَاجُ لِلْقِرَاءَاتِ بِرَسْمِ الْمُصْحَفِ. هُنَاكَ الْعَدِيْدُ مِنَ الْقِرَاءَاتِ الَّتِيْ يُوَجِّهُهَا أَهْلُ التَّوْجِيْهِ بِقَوْلِهِمْ: "وَهِيَ كَذٰلِكَ فِيْ مُصْحَفِ أَهْلِ الشَّامِ" ، أَوْ "أَهْلِ مَكَّةَ" وَغَيْرِهَا.
3. اَلِاحْتِجَاجُ بِالْمَعْنٰى وَالتَّفْسِيْرِ. وَهُوَ كَثِيْرٌ فِيْ كُتُبِ التَّوْجِيْهِ. مِثَالُهُ: تَوْجِيْهُ الْقِرَاءَاتِ الْوَارِدَةِ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ﴾ [البقرة: 37]، قَالَ ابْنُ زَنْجَلَةَ فِيْ كِتَابِهِ (حُجَّةِ الْقِرَاءَاتِ) : "وَحُجَّتُهُمْ مَا رُوِيَ فِي التَّفْسِيْرِ فِيْ تَأْوِيْلِ قَوْلِهِ: ﴿فَتَلَقّٰى﴾ أَيْ: قَبِلَهَا ، فَإِذَا كَانَ آدَمُ الْقَابِلَ ، وَالْكَلِمَاتِ الْمَقْبُوْلَةُ".[1]
4. اَلِاحْتِجَاجُ بِالْإِسْنَادِ: لَمَّا كَانَ التَّوَاتُرُ- عِنْدَ الْجَمْهُوْرِ- ، وَصِحَّةُ الْإِسْنَادِ

[1] المنهج الموحد لمقرر(المدخل لعلم القراءات: 38

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

-عِنْدَ الْبَعْضِ- مِنْ أَهَمِّ أَرْكَانَ قُبُوْلِ الْقِرَاءَاتِ وَشُرُوْطِهِ ، لِذَا اِهْتَمَّ الْعُلَمَاءُ وَأَئِمَّةُ الْقِرَاءَاتِ بِالْأَسَانِيْدِ وَطُرُقِهَا الْمُتَعَدِّدَةِ ، وَبِالتَّأَكُّدِ مِنْ صِحَّتِهَا حَسْبَ مَنَاهِجِ الْمُحَدِّثِيْنَ فِيْ قَبُوْلِ الْأَحَادِيْثِ وَمَقَايِيْسِهِمْ. [1]

وَيَتَّضِحُ ذٰلِكَ جَلِيًّا مِنَ النَّظَرِ فِيْ كُتُبِ الْقُرَّاءِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَمُؤَلَّفَاتِهِمْ ، حَيْثُ يُوْرِدُوْنَ كُلَّ الْخِلَافَاتِ الْقِرَآئِيَّةِ مَقْرُوْنَةً بِالْأَسَانِيْدِ.

وَمَنْ رَامَ مِنْهُمُ الِاخْتِصَارَ فِي التَّأْلِيْفِ ذَكَرَ أَسَانِيْدَ الْقِرَاءَاتِ الَّتِيْ أَوْرَدَهَا فِيْ كِتَابِهِ فِيْ مُقَدِّمَةِ تَأْلِيْفِهِ حَسْبَمَا وَصَلَتْ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ قَارِئٍ ، فَيَأْخُذُ مِنَ الْأَوْجُهِ الَّتِيْ صَحَّ سَنَدُهَا مِنْهُ إِلَى الرَّسُوْلِ ﷺ وَيَتْرُكُ مَا عَدَاهَا -إِنْ تُكُلِّمَ فِيْ رِجَالِهَا- ، وَيَتَّضِحُ ذٰلِكَ مِنْ مَنْهَجِ ابْنِ مُجَاهِدٍ فِيْ كِتَابِهِ السَّبْعَةِ ، وَالدَّانِيِّ فِيْ جَامِعِ الْبَيَانِ وَالتَّيْسِيْرِ ، وَابْنِ الْبَاذِشِ فِي الْإِقْنَاعِ ، وَابْنِ الْجَزَرِيِّ فِي النَّشْرِ وَالتَّحْبِيْرِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ كَتَبَ فِي الْقِرَاءَاتِ.

وَلَمَّا اسْتَقَرَّتِ الْقِرَاءَاتُ وَدُرِسَتْ ، وَصَحَّتْ أَسَانِيْدُهَا وَهُذِّبَتْ ، اِنْتَهَجَ الْقُرَّاءُ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْهَجَ التَّلْخِيْصِ وَالتَّهْذِيْبِ فِيْ تَوَالِيْفِهِمْ ، فَبَدَءُوْا يَذْكُرُوْنَ الْقِرَاءَاتِ بِعَزْوِهَا لِنَاقِلِيْهَا ، وَيَتَّضِحُ ذٰلِكَ مِنْ مَنْهَجِ ابْنِ الْجَزَرِيِّ فِي: النَّشْرِ ، وَتَقْرِيْبِهِ ، وَتَحْبِيْرِ التَّيْسِيْرِ ، وَغَيْرِهَا مِنَ الْكُتُبِ ، وَمَشٰى عَلَيْهِ الصَّفَاقِسِيُّ فِيْ غَيْثِ النَّفْعِ ، كَمَا مَشٰى عَلَيْهِ قَبْلَهُمَا أَبُوْ عَمْرٍو الدَّانِيُّ، وَأَبُوْ طَاهِرٍ الْأَنْدَلُسِيُّ (ت: 455هـ) صَاحِبُ (الْعُنْوَانِ) ، وَأَبُوْ مَعْشَرٍ الطَّبَرِيُّ (ت: 478) مُؤَلِّفُ (التَّلْخِيْصِ) وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْمُؤَلِّفِيْنَ.

ثُمَّ اتَّجَهَ الْعُلَمَاءُ إِلٰى عَمَلِ طَبَقَاتٍ لِلْقُرَّاءِ وَوَضْعِ تَرَاجُمَ لِأَعْلَامِهِمْ فِيْ مُؤَلَّفَاتٍ خَاصَّةٍ - عَلٰى نَهْجِ تَرَاجُمِ رِجَالِ الْحَدِيْثِ- ، وَمِنْ أَشْهَرِ الْمُؤَلَّفَاتِ

[1] مِنْ هُنَا إِلٰى آخِرِ الْمَبْحَثِ الرَّابِعِ أَكْثَرُهُ مَنْقُوْلٌ مِنَ (الْمَدْخَلِ إِلٰى عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ: لِلدُّكْتُوْرِ عَبْدِ الْقَيُّوْمِ السِّنْدِيِّ، ص: 385-380

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فِيْ ذٰلِكَ:

① "مَعْرِفَةُ الْقُرَّاءِ الْكِبَارِ" لِلذَّهَبِيِّ (ت748) ، وَقَدْ رَتَّبَهُ عَلَى الطَّبَقَاتِ فَجَعَلَهُ فِيْ: ثَمَانِيَ عَشْرَةَ طَبْقَةً بَدْءًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَانْتِهَاءً بِعَصْرِهِ.

② "نِهَايَةُ الدِّرَايَاتِ فِيْ أَسْمَاءِ رِجَالِ الْقِرَاءَاتِ" لِابْنِ الْجَزَرِيِّ (ت833هـ)

③ "غَايَةُ النِّهَايَةِ فِيْ طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ" لِابْنِ الْجَزَرِيِّ كَذٰلِكَ.

④ اَلِاحْتِجَاجُ النَّحْوِيُّ وَاللُّغَوِيُّ: إِذَا أُطْلِقَ (الِاحْتِجَاجُ) : فَهُوَ يَنْصَرِفُ إِلَى هٰذَا الْقِسْمِ مِنْهُ. وَيَشْمَلُ الْخِلَافَاتِ: اَلْأُصُوْلِيَّةَ، وَالْفَرْشِيَّةَ.

☆..... اَلِاحْتِجَاجُ لِلْأُصُوْلِ:

إِنَّ الْأُصُوْلَ الدَّائِرَةَ عَلَى اخْتِلَافِ الْقِرَاءَاتِ: أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِيْنَ أَصْلًا حَسْبَمَا تَضَمَّنَتْهَا : الشَّاطِبِيَّةُ وَالدُّرَّةُ وَالطَّيِّبَةُ وَأُصُوْلُهَا.

وَتَفْصِيْلُهَا كَالْآتِيْ:

اَلْإِظْهَارُ ، وَالْإِدْغَامُ ، وَالْإِخْفَاءُ ، وَالْإِقْلَابُ ، وَالصِّلَةُ ، وَالْمَدُّ ، وَالْقَصْرُ ، وَالتَّوَسُّطُ ، وَالْإِشْبَاعُ ، وَالتَّحْقِيْقُ ، وَالتَّسْهِيْلُ ، وَالْإِبْدَالُ ، وَالْإِسْقَاطُ ، وَالنَّقْلُ ، وَالتَّخْفِيْفُ ، وَالْحَذْفُ ، وَالْفَتْحُ ، وَالتَّقْلِيْلُ ، وَالْإِمَالَةُ ، وَالتَّرْقِيْقُ ، وَالتَّفْخِيْمُ ، وَالتَّغْلِيْظُ ، وَالِاخْتِلَاسُ ، وَالْإِخْفَاءُ ، وَالتَّتْمِيْمُ ، وَالْإِرْسَالُ ، وَالتَّشْدِيْدُ ، وَالتَّثْقِيْلُ ، وَالْوَقْفُ ، وَالسَّكْتُ ، وَالْقَطْعُ ، وَالْإِسْكَانُ ، وَالرَّوْمُ ، وَالْإِشْمَامُ ، وَيَاءَاتُ الْإِضَافَةِ ، وَيَاءَاتُ الزَّوَائِدِ. ❶

وَأَغْلَبُ هٰذِهِ الْأُصُوْلِ يَرْجِعُ الِاخْتِلَافُ فِيْهِ إِلَى وُجُوْدِهِ فِي اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَثُبُوْتِهِ مِنْ حَيْثُ الْقِرَاءَةِ. وَفِيْمَا يَلِيْ نَذْكُرُ نَمَاذِجَ مِنَ التَّوْجِيْهَاتِ لِبَعْضِ هٰذِهِ الْأُصُوْلِ:

❶ الإيضاءة في بيان وأصول القراءة للشيخ علي الضباع، ص: 12وما بعدها، وفيه تعارف لغة واصطلاحا بالتفصيل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

① اَلْإِظْهَارُ وَالْإِدْغَامُ:

اَلْإِظْهَارُ: لُغَةً: اَلْإِبَانَةُ وَالْإِيْضَاحُ.

وَاصْطِلَاحًا: "فَصْلُ الْحَرْفِ الْأَوَّلِ مِنَ الْحَرْفِ الثَّانِيْ مِنْ غَيْرِ سَكْتٍ عَلَيْهِ".

وَالْإِدْغَامُ: لُغَةً: اَلْإِدْخَالُ وَالسَّتْرُ ، يُقَالُ: أَدْغَمْتُ اللِّجَامَ فِيْ فَمِ الْفَرَسِ ، أَيْ: أَدْخَلْتُهُ فِيْ فِيْهِ.

وَاصْطِلَاحًا: "اَلنُّطْقُ بِالْحَرْفَيْنِ حَرْفًا كَالثَّانِيْ مُشَدَّدًا".

وَالْإِظْهَارُ وَالْإِدْغَامُ : لُغَتَانِ وَارِدَتَانِ عَنِ الْعَرَبِ.

وَالْإِظْهَارُ: هُوَ الْأَصْلُ، لِعَدَمِ احْتِيَاجِهِ إِلَى سَبَبٍ ، وَلِأَنَّهُ هُوَ الْأَكْثَرُ فِي الْحُرُوْفِ ، وَلِأَنَّ فِيْهِ إِعْطَاءَ كُلِّ حَرْفٍ حَقَّهُ مِنْ إِعْرَابِهِ وَحَرْكَةِ بِنْيَتِهِ الَّتِيْ اسْتَحَقَّهَا.

وَالْإِدْغَامُ: مُتَوَقِّفٌ عَلَى سَبَبٍ ، وَهُوَ: إِرَادَةُ التَّخْفِيْفِ ، وَلِأَنَّ اللِّسَانَ إِذَا لَفَظَ بِالْحَرْفِ مِنْ مَخْرَجِهِ ثُمَّ عَادَ مَرَّةً أُخْرَى لِلْمَخْرَجِ بِعَيْنِهِ لِيَلْفِظَ بِحَرْفٍ آخَرَ مِثْلَهُ صَعُبَ عَلَيْهِ.

وَشَبَّهَهُ بَعْضُهُمْ بِإِعَادَةِ الْحَدِيْثِ مَرَّتَيْنِ ، وَذٰلِكَ ثَقِيْلٌ عَلَى السَّامِعِ ، [1] وَقَدْ وَرَدَ الْإِدْغَامُ عَنْ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ كَثِيْرًا ، وَقَالَ: الْإِدْغَامُ كَلَامُ الْعَرَبِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى أَلْسِنَتِهَا وَلَا يُحْسِنُوْنَ غَيْرَهُ ، وَمِنْ شَوَاهِدِ الْإِدْغَامِ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

عَشِيَّةَ تَّمَنّٰى أَنْ تَكُوْنَ حَمَامَةً

بِمَكَّةَ يُؤْوِيْكَ السِّتَارُ الْمُحَرَّمُ [2]

وَلَا يَنْتَظِمُ الْبَيْتُ إِلَّا بِإِدْغَامِ التَّائَيْنِ مِنْ : (عَشِيَّةَ تَّمَنّٰى). [3]

---

[1] الإدغام الكبير في القرآن للداني: 40

[2] النشر: 275/1، وفي الإيضاء ة: 14: يغشاها الشتا والمحرم

[3] الإضاء ة: 14-12، وطلائع البشر: 7، 8

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَاقْرَأْ فِيْهِ كِتَابَ الدَّانِي "الْإِدْغَامِ الْكَبِيْرِ فِي الْقُرْآنِ"!.

② اَلْمَدُّ وَالْقَصْرُ:

اَلْمَدُّ هُوَ: ..... "إِطَالَةُ زَمَنِ صَوْتِ حَرْفِ الْمَدِّ أَوِ اللِّيْنِ عِنْدَ مُلَاقَاةِ هَمْزٍ أَوْ سُكُوْنٍ".

وَالْقَصْرُ هُوَ:..... "إِثْبَاتُ حَرْفِ الْمَدِّ أَوِ اللِّيْنِ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلَيْهِ".

اَلْقَصْرُ هُوَ الْأَصْلُ لِعَدَمِ احْتِيَاجِهِ إِلَى سَبَبٍ ، وَالْمَدُّ فَرْعٌ عَنْهُ لِاحْتِيَاجِهِ إِلَى سَبَبٍ.

وَجْهُ الْمَدِّ:.....اَلِاسْتِعَانَةُ عَلَى النُّطْقِ بِالْهَمْزِ مُحَقَّقًا ، وَبَيَانًا لِحَرْفِ الْمَدِّ وَصُعُوْبَةِ الْهَمْزَةِ بَعْدَهُ -لِأَنَّهُ مِنْ حُرُوْفِ الشِّدَّةِ- فَزِيْدَ فِيْ حَرْفٍ خَوْفًا مِنْ سُقُوْطِهَا عِنْدَ الْإِسْرَاعِ لِخِفَائِهِ وَصُعُوْبَةِ الْهَمْزَةِ بَعْدَهُ - لِأَنَّهُ مِنْ حُرُوْفِ الشِّدَّةِ- فَزِيْدَ فِيْ حَرْفِ الْمَدِّ لِيَظْهَرَ ، وَلِئَلَّا يَزْدَادَ خِفَاءً بِمُلَاصَقَتِهِ لِلْهَمْزِ الَّذِيْ هُوَ حَرْفٌ قَوِيٌّ شَدِيْدٌ. [1]

③ اَلْفَتْحُ وَالْإِمَالَةُ:

اَلْفَتْحُ:..... عِبَارَةٌ عَنْ فَتْحِ الْفَمِ بِلَفْظِ الْحَرْفِ. وَقَدْ يُعَبَّرُ عَنْهُ بِـ(التَّفْخِيْمِ).

وَالْإِمَالَةُ:..... أَنْ تَنْحُوَ بِالْفَتْحَةِ نَحْوَ الْكَسْرَةِ ، وَبِالْأَلِفِ نَحْوَ الْيَاءِ.

وَتَنْقَسِمُ إِلَى قِسْمَيْنِ:

أ. اَلْكُبْرَى:.....وَيُقَالُ لَهَا: (الْإِضْجَاعُ) أَوِ(الْبَطْحُ) أَوِ (الْإِمَالَةُ الْمَحْضَةُ) ، وَهِيَ الْمُرَادُ عِنْدَ الْإِطْلَاقِ ، كَإِمَالَةِ حَمْزَةَ وَالْكِسَائِيِّ فِيْ نَحْوِ ﴿قَلَى﴾، ﴿الْأُولَى﴾ مِنْ رُؤُوْسِ آيِ سُوْرَةِ الضُّحَى ، وَمِنْهَا: إِمَالَةُ حَفْصٍ فِيْ ﴿مَجْرِيهَا﴾ [هود: 41]

ب. اَلصُّغْرَى:..... وَيُقَالُ لَهَا (التَّقْلِيْلُ) ، أَوْ(بَيْنَ بَيْنَ) ، أَوْ(بَيْنَ اللَّفْظَيْنِ) ، أَيْ: بَيْنَ لَفْظِ الْفَتْحِ وَلَفْظِ الْإِمَالَةِ ، كَمَا فِيْ رِوَايَةِ وَرْشٍ ، وَقِرَاءَةِ أَبِيْ عَمْرٍو.

---

[1] المنهج الموحد لمقرر(المدخل لعلم القراءات: 39

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تَوْجِيْهُ الْفَتْحِ وَالْإِمَالَةِ:

هُمَا لُغَتَانِ فَصِيْحَتَانِ نَزَلَ بِهِمَا الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ ، اَلْفَتْحُ لُغَةُ: أَهْلِ الْحِجَازِ، وَالْإِمَالَةُ (بِنَوْعَيْهَا) : لُغَةُ عَامَّةِ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ تَمِيْمٍ وَقَيْسٍ وَأَسَدٍ.

وَفَائِدَتُهَا: سُهُوْلَةُ اللَّفْظِ بِالْحَرْفِ ، لِأَنَّ اللِّسَانَ يَرْتَفِعُ بِالْفَتْحِ وَيَنْحَدِرُ بِالْإِمَالَةِ ، وَالِانْحِدَارُ أَخَفُّ مِنَ الِارْتِفَاعِ. ❶

☆..... اَلِاحْتِجَاجُ لِلْفَرْشِ:

أَيِ الْكَلِمَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ الْمُنْتَشِرَةِ فِي السُّوَرِ الَّتِيْ ذُكِرَتْ فِيْهَا أَوْجُهٌ مُتَعَدِّدَةٌ وَنُسِبَتْ إِلَى الْقُرَّاءِ الْمَشْهُوْرِيْنَ ، وَهُوَ بَابٌ طَوِيْلٌ ، وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ بِهِ ، وَالْمَعْنِيُّ مِنَ الِاحْتِجَاجِ عِنْدَ إِطْلَاقِهِ ، وَقَدِ انْصَرَفَتْ جُهُوْدُ الْقُرَّاءِ وَالنَّحْوِيِّيْنَ إِلَى هٰذَا الْبَابِ مِنَ الِاحْتِجَاجِ.

وَفِيْمَا يَلِيْ نَذْكُرُ نَمَاذِجَ مِنَ الِاحْتِجَاجِ فِيْ كَلِمَاتٍ مِنَ الْقِرَاءَاتِ الْمُتَوَاتِرَةِ:

❶ قَالَ تَعَالَى: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ [الفاتحة: 4]

كَلِمَةُ ﴿مٰلِكِ﴾ قُرِئَتْ: بِإِثْبَاتِ الْأَلِفِ بَعْدَ الْمِيْمِ (مَالِكِ) وَهِيَ قِرَاءَةُ عَاصِمٍ ، وَالْكِسَائِيِّ ، وَيَعْقُوْبَ ، وَخَلَفِ الْعَاشِرِ.

وَبِحَذْفِ الْأَلِفِ ﴿مَلِكِ﴾ وَهِيَ قِرَاءَةُ الْبَاقِيْنَ مِنَ الْعَشَرَةِ ، وَهُمْ: أَبُوْ جَعْفَرٍ، وَنَافِعٌ ، وَابْنُ كَثِيْرٍ ، وَأَبُوْ عَمْرٍو ، وَابْنُ عَامِرٍ ، وَحَمْزَةُ. ❷

تُوْجِيْهُ الْقِرَاءَةُ الْأُوْلَى:

كَلِمَةُ ﴿مٰلِكِ﴾ - بِالْأَلِفِ - : اِسْمُ فَاعِلٍ مِنْ: مَلَكَ يَمْلِكُ مِلْكًا -بِكَسْرِ الْمِيْمِ- ، أَيْ مَالِكُ مَجِيْءِ يَوْمِ الدِّيْنِ ، وَالْمَالِكُ: "هُوَ الْمُتَصَرِّفُ فِي الْأَعْيَانِ الْمَمْلُوْكَةِ كَيْفَ شَاءَ" ، وَقَدْ أَجْمَعَ الْقُرَّاءُ عَلَى إِثْبَاتِ الْأَلِفِ لَفْظًا فِيْ: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ﴾ [ال عمران: 26] ، رَغْمَ كَوْنِهَا مَحْذُوْفَةَ الْأَلِفِ رَسْمًا.

---

❶ الإضاءة: 35 ـ 38، طلائع البشر: 14، 15 ❷ النشر: 271، الإتحاف: 363/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ﴿مٰلِكِ﴾ أَمْدَحُ مِنْ ﴿مَلِكِ﴾ وَأَعَمُّ ، حَيْثُ تَقُوْلُ: هُوَ مَالِكُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ وَالدَّوَابِّ..... ، وَلَا تَضِيْفُ ﴿مَلِكِ﴾ إِلَى هٰذِهِ الْأَصْنَافِ.

كَمَا أَنَّ زِيَادَةَ الْمَبْنٰى -كَمَا فِيْ ﴿مٰلِكِ﴾- تَدُلُّ عَلٰى زِيَادَةِ الْمَعْنٰى.

تُوْجِيْهُ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ:

كَلِمَةُ ﴿مَلِكِ﴾ عَلٰى وَزْنِ: فَقِه ، صِفَةٌ مُّشَبَّهَةٌ ، أَيْ: قَاضِيْ يَوْمِ الدِّيْنِ ، وَ ﴿مَلِكِ﴾: هُوَ الْمُتَصَرِّفُ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ فِي الْمَأْمُوْرِيْنَ مِنَ (الْمُلْكِ) بِضَمِّ الْمِيْمِ.

وَ﴿مَلِكِ﴾ أَبْلَغُ مِنْ ﴿مٰلِكِ﴾ ، لِأَنَّ كُلَّ مَلِكٍ: مَالِكٌ ، وَلَيْسَ الْعَكْسُ ، كَمَا أَنَّ الْقُرَّاءَ أَجْمَعُوْا عَلٰى حَذْفِ الْأَلِفِ مِنْهُ فِيْ مَوَاضِعَ ، نَحْوُ: ﴿الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ﴾[الحشر: 23] ، ﴿الْمَلِكُ الْحَقُّ﴾ [المؤمنون: 116] ، ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ [الناس: 2].

❷ قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ﴾ [البقرة: 9]

فِيْ كَلِمَةِ ﴿يَخْدَعُوْنَ﴾ -الثَّانِيَةِ- الْمَسْبُوْقَةِ بِـ(وَمَا) قِرَاءَتَانِ:

﴿يَخْدَعُوْنَ﴾ : بِفَتْحِ الْيَاءِ وَسُكُوْنِ الْخَاءِ وَفَتْحِ الدَّالِ. وَهِيَ قِرَاءَةُ: أَبِيْ جَعْفَرٍ ، وَيَعْقُوْبَ ، وَابْنِ عَامِرٍ ، وَالْكُوْفِيِّيْنَ.

﴿يُخٰدِعُوْنَ﴾ : بِضَمِّ الْيَاءِ وَفَتْحِ الْخَاءِ وَأَلِفٍ بَعْدَهَا وَكَسْرِ الدَّالِ، وَهِيَ قِرَاءَةُ: نَافِعٍ ، وَابْنِ كَثِيْرٍ ، وَأَبِيْ عَمْرٍو. ❶

تُوْجِيْهُ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى:

﴿يَخْدَعُوْنَ﴾ : مُضَارِعُ (خَدَعَ) ، عَلٰى أَنَّ الْخِدَاعَ مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ ، مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ.

تُوْجِيْهُ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ:

﴿يُخٰدِعُوْنَ﴾ : مِنْ بَابِ (الْمُفَاعَلَةِ) ، قُرِئَتْ هٰكَذَا لِمُنَاسَبَةِ الْكَلِمَةِ الْأُوْلٰى فِي الْآيَةِ ، وَالْمُفَاعَلَةُ: إِمَّا عَلٰى بَابِهَا، فَتَكُوْنُ مِنْ جَانِبَيْنِ ؛ إِذْ هُمْ يُخَادِعُوْنَ أَنْفُسَهُمْ

❶ النشر: 207/2، الإتحاف: 377/1

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِمَا يَمُنُّونَهَا مِنَ الْأَبَاطِيلِ ، وَتَمَنِّيهِمْ أَنفُسَهُمْ كَذٰلِكَ.

وَإِمَّا أَنْ تَكُوْنَ مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ -كَمَا فِي الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى- وَالْمُفَاعَلَةُ لَا تَكُوْنُ عَلٰى بَابِهَا ،[1] كَقَوْلِ الْقَاضِي: عَاقَبْتُ اللِّصَّ، وَالْمُعَاقَبَةُ مِنَ الْقَاضِيِّ وَحْدَهُ.

قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ : خَدَعَ وَخَادَعَ بِمَعْنًى وَاحِدٍ ، وَالْخِدَاعُ: إِظْهَارُ خِلَافِ مَا فِي النَّفْسِ ، وَأَيَّدَهَا الرَّسْمُ الْمُصْحِفِ تَحْقِيْقًا.

[1] الحجة لأبى علي الفارسي: 1/319-312

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْمَبْحَثُ الْخَامِسُ:

حُكْمُ تَعَلُّمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ، وَمِنَ الَّذِيْ يَصِحُّ أَخْذُ الْقُرْآنِ وَالْقِرَاءَاتِ عَنْهُ؟

أَوَّلًا:... حُكْمُ تَعَلُّمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ:

بَعْدَ مَعْرِفَةِ أَهَمِّيَّةِ هٰذَا الْعِلْمِ وَضَرُوْرَتِهِ ، فَمِنَ الْمَعْلُوْمِ أَنَّهُ لَيْسَ مِمَّا يَضْطَرُّ إِلَيْهِ كُلُّ مُسْلِمٍ ، فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ ، وَمَا كَانَ بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ فَإِنَّ الْعُلَمَاءَ يَعُدُّوْنَهُ مِنْ فُرُوْضِ الْكِفَايَاتِ ، الَّتِيْ تَجِبُ عَلَى الْمَجْمُوْعِ بِحَيْثُ إِذَا قَامَ بِهِ مَنْ يَكْفِيْ سَقَطَ الْوُجُوْبُ عَنِ الْبَاقِيْنَ.

إِلَّا أَنَّهُ يَبْقَى دُوْنَ دَرَجَةِ الْوُجُوْبِ دَرَجَاتٌ مِنَ الطَّلَبِ ، وَيَتَأَكَّدُ الطَّلَبُ. لِهٰذَا الْعِلْمِ. فِيْ حَقِّ حَافِظِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ ، وَهُوَ فِيْ حَقِ طَالِبِ الْقِرَاءَاتِ آكَدُ.

قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ مُجَاهِدٍ. شَيْخُ الصَّنْعَةِ وَمُسَبِّعُ السَّبْعَةِ. (ت: 324) : مُبَيِّنًا أَنْوَاعَ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ : وَ مِنْهُمْ مَنْ يُؤَدِّيْ مَا سَمِعَهُ مِمَّنْ أَخَذَ عَنْهُ لَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا الْأَدَاءُ لِمَا تَعَلَّمَ لَا يَعْرِفُ الْإِعْرَابَ وَلَا غَيْرَهُ فَذٰلِكَ الْحَافِظُ فَلَا يَلْبَثُ مِثْلُهُ أَنْ يَنْسٰى إِذَا طَالَ عَهْدُهُ فَيُضِيْعُ الْإِعْرَابَ لِشِدَّةِ تَشَابُهِهِ وَكَثْرَةِ فَتْحِهِ وَضَمِّهِ وَكَسْرِهِ فِي الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ لِأَنَّهُ لَا يَعْتَمِدُ عَلٰى عِلْمٍ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَا بَصَرٍ بِالْمَعَانِيْ يَرْجِعُ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا اعْتِمَادُهُ عَلٰى حِفْظِهِ وَسَمَاعِهِ وَقَدْ يَنْسَى الْحَافِظُ فَيُضَيِّعُ السَّمَاعَ وَتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْحُرُوْفُ فَيَقْرَأُ بِلَحْنٍ لَا يَعْرِفُهُ وَتَدْعُوْهُ الشُّبْهَةُ إِلٰى أَنْ يَرْوِيَهُ عَنْ غَيْرِهِ وَيُبَرِّءَ نَفْسَهُ وَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ النَّاسِ مُصَدَّقًا فَيُحْمَلُ ذٰلِكَ عَنْهُ وَقَدْ نَسِيَهُ وَوَهِمَ فِيْهِ وَجَسَرَ عَلٰى لُزُوْمِهِ وَالْإِصْرَارِ عَلَيْهِ أَوْ يَكُوْنُ قَدْ قَرَأَ عَلٰى مَنْ نَسِيَ وَضَيَّعَ الْإِعْرَابَ وَدَخَلَتْهُ الشُّبْهَةُ فَتَوَهَّمَ فَذٰلِكَ لَا يُقَلَّدُ الْقِرَاءَةَ وَلَا يُحْتَجُّ بِنَقْلِهِ. [1]

---

[1] مدخل إلى علم توجيه القراءات: 6

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثَانِيًا: ... مِنَ الَّذِي يَصِحُّ أَخْذُ الْقُرْآنِ وَالْقِرَاءَاتِ عَنْهُ؟

وَلَمَّا كَانَ تَلَقِّي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ فِي غَايَةِ الْأَهَمِّيَّةِ بَيَّنَ أَئِمَّةُ الْقِرَاءَةِ صِفَةَ مَنْ يَصِحُّ التَّلَقِّي مِنْهُ وَالْأَخْذُ عَنْهُ، وَهٰذَا مَا نَقَلَ أَبُو الْقَاسِمِ الْهُذَلِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ:

لَا تَغْتَرُّوا بِكُلِّ مُقْرِئٍ، إِذِ النَّاسُ عَلَى طَبَقَاتٍ:

- فَمِنْهُمْ مَنْ حَفِظَ الْآيَةَ وَالْآيَتَيْنِ، وَالسُّورَةَ وَالسُّورَتَيْنِ، وَلَا عِلْمَ لَهُ غَيْرُ ذٰلِكَ، فَلَا تُؤْخَذُ عَنْهُ الْقِرَاءَةُ، وَلَا تُنْقَلُ عَنْهُ الرِّوَايَةُ، وَلَا يُقْرَأُ عَلَيْهِ.
- وَمِنْهُمْ مَنْ حَفِظَ الرِّوَايَاتِ، وَلَمْ يَعْلَمْ مَعَانِيَهَا، وَلَا اسْتِنْبَاطَهَا مِنْ لُغَاتِ الْعَرَبِ وَنَحْوِهَا، فَلَا تُؤْخَذُ عَنْهُ لِأَنَّهُ رُبَّمَا يُصَحِّفُ.
- وَمِنْهُمْ مَنْ يَعْلَمُ الْعَرَبِيَّةَ، وَلَا يَتَّبِعُ الْأَثَرَ وَالْمَشَايِخَ فِي الْقِرَاءَةِ، فَلَا تُنْقَلُ عَنْهُ الرِّوَايَةُ؛ لِأَنَّهُ رُبَّمَا حَسَّنَتْ لَهُ الْعَرَبِيَّةُ حَرْفًا، وَلَمْ يُقْرَأْ بِهِ، وَالرِّوَايَةُ مُتَّبَعَةٌ، وَالْقِرَاءَةُ سُنَّةٌ يَأْخُذُهَا الْآخِرُ عَنِ الْأَوَّلِ.
- وَمِنْهُمْ مَنْ فَهِمَ التِّلَاوَةَ، وَعَلِمَ الرِّوَايَةَ، وَأَخَذَ حَظًّا مِنَ الدِّرَايَةِ مِنَ النَّحْوِ وَاللُّغَةِ، فَتُؤْخَذُ عَنْهُ الرِّوَايَةُ، وَيُقْصَدُ لِلْقِرَاءَةِ. أهـ [1]

وَقَدِ افْتَتَحَ بِهِ الْإِمَامُ ابْنُ مُجَاهِدٍ كِتَابَهُ (السَّبْعَةُ فِي الْقِرَاءَاتِ) لِيَكُونَ طَالِبُ الْقُرْآنِ عَلَى بَصِيرَةٍ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ، فَقَالَ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-:

① فَمِنْ حَمَلَةِ الْقُرْآنِ الْمُعْرِبُ الْعَالِمُ بِوُجُوهِ الْإِعْرَابِ وَالْقِرَاءَاتِ، الْعَارِفُ بِاللُّغَاتِ وَمَعَانِي الْكَلِمَاتِ، الْبَصِيرُ بِعَيْبِ الْقِرَاءَاتِ، الْمُنْتَقِدُ لِلْآثَارِ، فَذٰلِكَ الْإِمَامُ الَّذِي يَفْزَعُ إِلَيْهِ حُفَّاظُ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ مِصْرٍ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ.

② وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْرِبُ وَلَا يَلْحَنُ وَلَا عِلْمَ لَهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ؛ فَذٰلِكَ كَالْأَعْرَابِيِّ الَّذِي يَقْرَأُ بِلُغَتِهِ، وَلَا يَقْدِرُ عَلَى تَحْوِيلِ لِسَانِهِ، فَهُوَ مَطْبُوعٌ عَلَى كَلَامِهِ.

---

[1] المرشد الأمين: 216

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

③ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُؤَدِّيْ مَا سَمِعَهُ مِمَّنْ أَخَذَ عَنْهُ لَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا الْأَدَاءُ لِمَا تَعَلَّمَ لَا يَعْرِفُ الْإِعْرَابَ وَلَا غَيْرَهُ فَذٰلِكَ الْحَافِظُ فَلَا يَلْبَثُ مِثْلُهُ أَنْ يَنْسٰى إِذَا طَالَ عَهْدُهُ فَيُضَيِّعُ الْإِعْرَابَ لِشِدَّةِ تَشَابُهِهٖ وَكَثْرَةِ فَتْحِهٖ وَضَمِّهٖ وَكَسْرِهٖ فِي الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ لِأَنَّهُ لَا يَعْتَمِدُ عَلٰى عِلْمٍ بِالْعَرَبِيَّةِ وَلَا بَصَرٍ بِالْمَعَانِيْ يَرْجِعُ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا اعْتِمَادُهُ عَلٰى حِفْظِهٖ وَسَمَاعِهٖ وَقَدْ يَنْسَى الْحَافِظُ فَيُضَيِّعُ السَّمَاعَ وَتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْحُرُوْفُ فَيَقْرَأُ بِلَحْنٍ لَا يَعْرِفُهُ وَتَدْعُوْهُ الشُّبْهَةُ إِلٰى أَنْ يَرْوِيَهُ عَنْ غَيْرِهٖ وَيُبَرِّئُ نَفْسَهُ وَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَ النَّاسِ مُصَدَّقًا فَيُحْمَلُ ذٰلِكَ عَنْهُ وَقَدْ نَسِيَهُ وَوَهِمَ فِيْهِ وَجَسَرَ عَلٰى لُزُوْمِهٖ وَالْإِصْرَارِ عَلَيْهِ أَوْ يَكُوْنُ قَدْ قَرَأَ عَلٰى مَنْ نَسِيَ وَضَيَّعَ الْإِعْرَابَ وَدَخَلَتْهُ الشُّبْهَةُ فَتَوَهَّمَ فَذٰلِكَ لَا يُقَلَّدُ الْقِرَاءَةَ وَلَا يُحْتَجُّ بِنَقْلِهٖ.

④ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْرِبُ قِرَاءَتَهٗ وَيُبْصِرُ الْمَعَانِيَ وَيَعْرِفُ اللُّغَاتِ ، وَلَا عِلْمَ لَهٗ بِالْقِرَاءَاتِ وَاخْتِلَافِ النَّاسِ وَالْآثَارِ ، فَرُبَّمَا دَعَاهُ بَصَرُهٗ بِالْإِعْرَابِ إِلٰى أَنْ يَقْرَأَ بِحَرْفٍ جَائِزٍ فِي الْعَرَبِيَّةِ لَمْ يَقْرَأْ بِهٖ أَحَدٌ مِنَ الْمَاضِيْنَ فَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ مُبْتَدِعًا). أهـ [1]

وَيُمْكِنُنَا [2] مِنْ خِلَالِ كَلَامِ الْإِمَامِ ابْنِ مُجَاهِدٍ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- أَنْ نُقَسِّمَ الْمُتَصَدِّرِيْنَ لِتَدْرِيْسِ الْقُرْآنِ فِيْ أَيَّامِنَا هٰذِهٖ إِلٰى أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ:

اَلْأَوَّلُ:..... مَنْ أَخَذَ الْقُرْآنَ وَالتَّجْوِيْدَ رِوَايَةً وَدِرَايَةً فَأَتْقَنَ الْأَدَاءَ: بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الشُّيُوْخِ الْمُتْقِنِيْنَ ، وَدَرَسَ الْأَحْكَامَ التَّجْوِيْدِيَّةَ وَتَعَلَّمَ عِلَلَهَا وَضَوَابِطَهَا مِنَ الْكُتُبِ الْمُعْتَمَدَةِ عِنْدَ أَئِمَّةِ الْقِرَاءَةِ ، فَهٰذَا هُوَ الْمُقْرِئُ الَّذِيْ يُقْصَدُ لِلْقِرَاءَةِ عَلَيْهِ ، وَيَسْتَحِقُّ الرِّحْلَةَ مِنْ أَقْصَى الْأَرْضِ إِلَيْهِ.

---

[1] السبعة فی القراءات للإمام ابن مجاهد: 45، 46

[2] قَالَ بِهٖ صَاحِبُ كِتَابِ (الْمُرْشِدِ الْأَمِيْنِ) إِلٰى آخِرِ أَرْبَعَةِ أَقْسَامٍ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلثَّانِيْ :..... مَنْ لَمْ يَتَلَقَّ الْقُرْآنَ عَنِ الشُّيُوْخِ ، وَلَمْ يَتَعَلَّمْ أَحْكَامَ الْقِرَاءَةِ مِنَ الْكُتُبِ ؛ فَهٰذَا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَصَدَّرَ لِلْإِقْرَاءِ وَالتَّعْلِيْمِ لَا لِلْكِبَارِ وَلَا لِلصِّغَارِ ؛ وَقَدْ كَثُرَ هٰذَا النَّوْعُ -لَا كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ- فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْكَتَاتِيْبِ وَالْحَضَانَاتِ ، وَظَنُّوْا خَطَأً أَنَّ الْقُرْآنَ يُمْكِنُ لِكُلِّ أَحَدٍ أَنْ يُدَرِّسَهُ مُبَاشَرَةً دُوْنَ الرُّجُوْعِ إِلَى التَّلَقِّي عَنِ الْأَئِمَّةِ الْأَثْبَاتِ مِنَ الْقُرَّاءِ.

فَيَا مَنْ تَصَدَّرْتَ لِلتَّعْلِيْمِ دُوْنَ أَنْ تَتَعَلَّمَ: اِعْلَمْ أَنَّكَ إِنْ لَمْ تَتَعَلَّمِ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ عَلَى شَيْخٍ فَلَا يَجُوْزُ لَكَ أَنْ تُدَرِّسَ الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ ؛ وَلَوْ كَانَ مَعَكَ أَعْلَى الشَّهَادَاتِ ، فَاجْتَهِدْ فِي الْبَحْثِ عَنْ شَيْخٍ وَاذْهَبْ إِلَيْهِ حَتّٰى تَتَعَلَّمَ ، وَإِلَّا فَأَنْتَ آثِمٌ بِكُلِّ حَرْفٍ تُخْطِئُ فِيْ تَعْلِيْمِهِ ، لِأَنَّ ذٰلِكَ كَذِبٌ فِي الرِّوَايَةِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى ؛ فَاتَّقِ اللّٰهَ، وَابْدَأْ فِي التَّعَلُّمِ ، وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَيْسَ الْمَطْلُوْبُ مِنْكَ أَنْ تَنْقَطِعَ عَنِ الْعَمَلِ حَتّٰى تُجَوِّدَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ أَوَّلًا ، وَإِنَّمَا الْمَطْلُوْبُ مِنْكَ أَنْ تُصَحِّحَ الْقَدْرَ الَّذِيْ سَتُعَلِّمُهُ غَيْرَكَ ، سَوَاءٌ كَانُوْا كِبَارًا أَوْ أَطْفَالًا؛ وَاللّٰهُ سَيُوَفِّقُكَ إِنْ صَدَقْتَ.

اَلثَّالِثُ:..... مَنْ أَخَذَ الْقِرَاءَةَ عَنِ الشُّيُوْخِ ، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَتَعَلَّمْ أَحْكَامَ الْقِرَاءَةِ ، فَهٰذَا لَمْ يُؤَسِّسْ قِرَاءَتَهُ عَلَى أَصْلٍ ، وَيُوْشِكُ مَعْ طُوْلِ الْعُمُرِ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ التَّحْرِيْفُ وَالتَّبْدِيْلُ دُوْنَ أَنْ يَدْرِيَ ، وَلَا سِيَّمَا مَنْ يُقْرِئُ بِالْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ ، لَا سِيَّمَا فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ تَحْتَاجُ إِلَى ضَبْطٍ وَإِتْقَانٍ ، مِثْلِ مَوَاضِعِ الْإِمَالَاتِ ، وَتَسْهِيْلِ الْهَمَزَاتِ ، وَوَقْفِ حَمْزَةَ وَهِشَامٍ ، فَقَدْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ الْوَهْمُ ، وَلَيْسَ عِنْدَهُ مِنَ الْعِلْمِ مَا يُمَكِّنُهُ مِنْ إِزَالَةِ ذٰلِكَ الْوَهْمِ ، فَيُقْرِئُ بِمَا تَوَهَّمَهُ ، وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِ الْإِمَامِ ابْنِ مُجَاهِدٍ -رَحِمَهُ اللّٰهُ- (وَقَدْ يَنْسَى الْحَافِظُ فَيُضَيِّعُ السَّمَاعَ وَتَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْحُرُوْفُ فَيَقْرَأُ بِلَحْنٍ لَا يَعْرِفُهُ) ، فَهٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْقُرَّاءِ لَا يَجُوْزُ لَهُ التَّصَدُّرُ لِلْإِقْرَاءِ - مَهْمَا عَلَتْ أَسَانِيْدُهُ- إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَتَعَلَّمَ مِنَ الْقَوَاعِدِ وَالضَّوَابِطِ مَا يَحْفَظُ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قِرَاءَتَهُ بِهِ مِنَ التَّغْيِيرِ وَالتَّبْدِيلِ. ❶

اَلرَّابِعُ:..... مَنْ تَعَلَّمَ الْقَوَاعِدَ الْعَرَبِيَّةَ وَأَتْقَنَهَا -فِيمَا يَظُنُّ- وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَتَلَقَّ الْقُرْآنَ عَنِ الشُّيُوخِ وَهٰذَا الصِّنْفُ قَدْ كَثُرَ الْيَوْمَ أَيْضًا -لَا كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ- وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ يَزْعُمُ عَدَمَ حُجِّيَّةِ التَّلَقِّي عَنِ الْقُرَّاءِ وَالْمُقْرِئِينَ الْمُعَاصِرِينَ. ﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ﴾، وَفِي كُلِّ يَوْمٍ يَخْرُجُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ بِبِدْعَةٍ جَدِيدَةٍ تُخَالِفُ التَّلَقِّيَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَئِمَّةِ الْقُرَّاءِ.

هٰذِهِ أَقْسَامُ الْمُقْرِئِينَ فِي أَيَّامِنَا ؛ فَاجْتَهِدْ أَنْ تَتَلَقَّى عَنْ شَيْخٍ ضَبَطَ التَّجْوِيدَ رِوَايَةً، وَدَرَسَهُ دِرَايَةً ، فَإِذَا وَجَدْتَهُ فَالْزَمْهُ حَتّٰى تُتْقِنَ مَا عِنْدَهُ ضَبْطًا مُحْكَمًا ، وَاسْأَلْهُ عَنْ كُلِّ مَا يُشْكِلُ عَلَيْكَ ، وَاسْأَلْهُ أَنْ يَشْرَحَ لَكَ كِتَابًا -وَلَوْ مُخْتَصَرًا- فِي التَّجْوِيدِ ؛ فَهٰذَا طَرِيقُ الْإِتْقَانِ فَالْزَمْهُ. أهـ ❷

❶ وَقَدِ ابْتُلِينَا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ بِأَمْرَيْنِ، نَتِيجَةَ التَّسَاهُلِ الْمَذْمُومِ مِنْ بَعْضِ الْمُقْرِئِينَ، مَعَ فَسَادِ نِيَّةِ بَعْضِ الطَّلَبَةِ:

اَلْأَمْرُ الْأَوَّلُ:..... طَلَبُ السَّنَدِ الْعَالِي دُونَ الْبَحْثِ عَنِ الْإِتْقَانِ وَالضَّبْطِ، فَيَنْبَغِي عَلَى الطَّالِبِ أَنْ يَبْحَثَ عَنْ شَيْخٍ ضَابِطٍ، يُعَلِّمُهُ وَيَصْبِرُ عَلَيْهِ ، فَإِذَا أَتْقَنَ الْقِرَاءَةَ فَيُسْتَحَبُّ لَهُ أَنْ يَتَشَرَّفَ بِتَلَقِّي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ بِالسَّنَدِ الْعَالِي ، وَذٰلِكَ بِأَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ كَامِلًا عَلَى الشَّيْخِ.

اَلْأَمْرُ الثَّانِي:..... (فَوْضَى الْإِجَازَاتِ) فَقَدْ تَسَاهَلَ بَعْضُ الْمُقْرِئِينَ فِي مَنْحِ الْإِجَازَاتِ لِغَيْرِ الْمُؤَهَّلِينَ ، وَهٰذِهِ الطَّامَّةُ يُعَانِي مِنْهَا الْيَوْمَ مَنْ يَبْحَثُ عَنِ الْإِتْقَانِ مِنْ طُلَّابِ الْقُرْآنِ ، وَيُعَانِي مِنْهَا عُلَمَاءُ الْقِرَاءَةِ الْمُتْقِنُونَ ، فَنَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَهْدِيَ عُلَمَاءَ الْقِرَاءَةِ الْيَوْمَ إِلَى طَرِيقَةٍ يُوَاجِهُونَ بِهَا تِلْكَ الْفَوْضَى ، اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ قَيِّضْ لِهٰذِهِ الْفِتْنَةِ -اَلْعَمْيَاءِ الصَّمَّاءِ- مَنْ يَتَصَدَّى لَهَا وَيَمْحُو أَثَرَهَا. وَيَنْبَغِي عَلَى مَنْ حَصَلَ عَلَى تِلْكَ الْإِجَازَةِ بِغَيْرِ حَقٍّ أَنْ يَعْلَمَ: أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَسْأَلُهُ عَنْهَا يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ، فَلْيُعِدَّ لِلسُّؤَالِ جَوَابًا. وَالْوَاجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَعَلَّمَ حَتّٰى يُتْقِنَ ، ثُمَّ يَتَصَدَّرَ لِلْإِقْرَاءِ إِذَا شَاءَ ، وَأَمَّا قَبْلَ التَّعَلُّمِ فَلَا. أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ فَاشْهَدْ.

تَنْبِيهٌ مُهِمٌّ:..... لَا يَجُوزُ أَنْ يَحْتَجَّ مُبْطِلٌ عَلَى بُطْلَانِ الْإِجَازَاتِ بِمَا سَبَقَ مِنَ الْكَلَامِ ، فَالْخَيْرُ بَاقٍ لَا يَنْقَطِعُ ، وَعُلَمَاءُ الْقِرَاءَةِ الْأَكَابِرُ سِنًّا وَفَضْلًا وَعِلْمًا بَاقُونَ عَلَى الْعَهْدِ الْأَوَّلِ ؛ وَإِنَّمَا نَشَأَتِ الْفِتْنَةُ مِنْ تَسَاهُلِ بَعْضِ الْمُقْرِئِينَ ؛ وَأَمَّا أَهْلُ الْأَدَاءِ الْأَثْبَاتُ فَهُمْ قَائِمُونَ عَلَى الثَّغْرِ، مُحَافِظُونَ عَلَى جَوْدَةِ الْأَدَاءِ ، مُلْتَزِمُونَ بِمَا تَلَقَّوْهُ عَنْ شُيُوخِهِمْ ، لَا يَحِيدُونَ عَنْهُ مُطْلَقًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. أهـ (المرشد الأمين : 174)

❷ من كتاب (المرشد الأمين) : 175-172 بتصرف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْخَاتِمَةُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ ، مِلْ ءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْ ءَ الْأَرْضِ وَمِلْ ءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْ ءَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْ ءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ.

أَحْمَدُ رَبِّيَ الْكَرِيْمَ الْمَنَّانَ عَلٰى مَا وَفَّقَ وَأَعَانَ مِنْ إِتْمَامِ هٰذَا الْبَحْثِ ، وَأَسْأَلُهُ تَعَالٰى أَنْ يَّجْعَلَهُ لَبِنَةً صَالِحَةً فِيْ إِبْرَازِ (أَهَمِّيَّةِ الْقِرَاءَاتِ وَتَوْجِيْهِهَا) دِفَاعًا:

عَلٰى مَا يُسْمَعُ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ مِنْ طَلَبِ بَعْضِ النَّاسِ قَصْرَ الِاهْتِمَامِ عَلٰى قِرَاءَةٍ وَاحِدَةٍ وَادِّعَاءُ أَنَّ (عِلْمَ الْقِرَاءَاتِ) أَقَلُّ أَهَمِّيَّةٍ مِنْ غَيْرِهِ. [1]

وَعَلٰى مَا يَقُوْلُ الْبَعْضُ: إِنَّ الِاشْتِغَالَ بِالْقِرَاءَاتِ لَا قِيْمَةَ لَهَا.

وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى جَهْلِ الْقَائِلِيْنَ ، وَعَدَمِ إِنْصَافِهِمْ ، كَمَا يُقَالُ: مَنْ جَهِلَ شَيْئًا عَادَاهُ ، وَمَنْ تَكَلَّمَ فِيْ غَيْرِ فَنِّهِ أَتٰى بِالْعَجَائِبِ ، وَفَاقِدُ الشَّيْ ءِ لَا يُعْطِيْهِ ، وَمَنْ قَلَّ عِلْمُهُ كَثُرَ غَلَطُهُ ، فَمَنْ لَمْ يَعْرِفْ قِيْمَةَ عِلْمِ الْقِرَاءَاتِ عَادَاهُ ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً عَرَفَ قَدْرَ نَفْسِهِ.

وَمَنْ قَرَأَ كُتُبَ التَّفْسِيْرِ وَبِخَاصَّةٍ الْمُهْتَمَّةِ بِآيَاتِ الْأَحْكَامِ ، وَتَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ أَدْرَكَ شَيْئًا كَثِيْرًا مِمَّا كَانَ يَجْهَلُهُ ، فَلِكُلِّ عِلْمٍ أَهْلُهُ ، وَلِكُلِّ فَنٍّ فُرْسَانُهُ (كُلُّ عِلْمٍ يُسْأَلُ عَنْهُ أَهْلُهُ)

يَا بَارِيَ الْقَوْسِ بَرْيًا لَسْتَ تُحْسِنُهَا
لَا تُفْسِدَنْهَا وَأَعْطِ الْقَوْسَ بَارِيْهَا

[1] أجوبة القراء الفضلاء للشيخ إيهاب فكري: 9

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَصَدَقَ مَنْ قَالَ:

مَهْلًا هَدَاكَ اللّٰهُ مَا الْحَدِيْثُ لَكَ
مَنْ خَاضَ فِي اللَّجَاجِ حَتْمًا قَدْ هَلَكَ
لَا تَحْسَبَنْ أَنَّ بِالْكُتْبِ مِثْلَنَا سَتَصِيْرُ
فَلِلدَّجَاجَةِ رِيْشٌ لٰكِنَّهَا لَا تَطِيْرُ

وَقَالَ آخَرُ:

فَدَعْ عَنْكَ الْكِتَابَةَ لَسْتَ مِنْهَا
وَلَوْ سَوَّدْتَّ وَجْهَكَ بِالْمِدَادِ ❶

وَعِلْمُ الْقِرَاءَاتِ مِنَ الْعُلُوْمِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَى الْأُمَّةِ أَنْ تَحْفَظَهَا ؛ لِأَنَّهُ مُتَعَلِّقٌ بِكَلَامِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- وَالْقِرَاءَاتُ الْمُتَوَاتِرَةُ هِيَ مِنْ جُمْلَةِ مَا تَكَلَّمَ اللّٰهُ بِهِ سُبْحَانَهُ ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ الِاشْتِغَالُ بِهِ لَا قِيْمَةَ لَهُ؟! ❷

وَأَعُوْدُ لِلتَّفْصِيْلِ فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-: (أَمَّا الْعِلْمُ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ عَيْنًا كَعِلْمِ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ وَمَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ مُقَدَّمٌ عَلَى حِفْظِ مَا لَا يَجِبُ مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ الْأَوَّلِ وَاجِبٌ وَطَلَبُ الثَّانِيْ مُسْتَحَبٌّ وَالْوَاجِبُ مُقَدَّمٌ عَلَى الْمُسْتَحَبِّ.

وَأَمَّا طَلَبُ حِفْظِ الْقُرْآنِ : فَهُوَ مُقَدَّمٌ عَلَى كَثِيْرٍ مِمَّا تُسَمِّيْهِ النَّاسُ عِلْمًا..... وَهُوَ أَيْضًا مُقَدَّمٌ فِي التَّعَلُّمِ فِيْ حَقِّ مَنْ يُرِيْدُ أَنْ يَتَعَلَّمَ عِلْمَ الدِّيْنِ مِنَ الْأُصُوْلِ وَالْفُرُوْعِ فَإِنَّ الْمَشْرُوْعَ فِيْ حَقِّ مِثْلِ هٰذَا فِيْ هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ أَنْ يَبْدَأَ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ أَصْلُ عُلُوْمِ الدِّيْنِ..... وَالْمَطْلُوْبُ مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ فَهْمُ مَعَانِيْهِ وَالْعَمَلُ بِهِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ هٰذِهِ هِمَّةَ حَافِظِهِ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ). ❸

❶ السُّبُل النيرات فى أهمية علم القراءات : 8، 9 (بتصرف)
❷ السُّبُل النيرات فى أهمية علم القراءات : 10)
❸ مجموع الفتاوى : 54-23 (باختصار)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-: (اِعْلَمْ أَنَّهُ لَوِ اتَّسَعَ الْعُمُرُ لَمْ أَمْنَعْ مِنَ الْإِيْغَالِ فِيْ كُلِّ عِلْمٍ إِلَى مُنْتَهَاهُ ، غَيْرَ أَنَّ الْعُمُرَ قَصِيْرٌ ، وَالْعِلْمُ كَثِيْرٌ ، فَيَنْبَغِيْ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَقْتَصِرَ مِنَ الْقِرَاءَاتِ إِذَا حَفِظَ الْقُرْآنَ عَلَى الْعَشْرِ). ❶

وَلْيَحْذَرْ طَالِبُ الْعِلْمِ الِاهْتِمَامَ الزَّائِدَ بِالْقِرَاءَاتِ وَالْغُلُوَّ فِيْهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَ ذٰلِكَ إِلَى التَّفْرِيْطِ فِي الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ. ❷

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-: (فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَشْتَغِلُ بِالْقِرَاءَاتِ الشَّاذَّةِ وَتَحْصِيْلِهَا ، فَيُفْنِيْ أَكْثَرَ عُمُرِهِ فِيْ جَمْعِهَا وَتَصْنِيْفِهَا وَالْإِقْرَاءِ بِهَا ، وَيُشْغِلُهُ ذٰلِكَ عَنْ مَعْرِفَةِ الْفَرَائِضِ وَالْوَاجِبَاتِ ، فَرُبَّمَا رَأَيْتُ إِمَامَ مَسْجِدٍ تَصَدَّرَ لِلْإِقْرَاءِ وَلَا يَعْرِفُ مَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ) ❸

وَقَالَ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-: (قَدْ ثَبَتَ بِالدَّلِيْلِ شَرَفُ الْعِلْمِ وَفَضْلُهُ ، إِلَّا أَنَّ طُلَّابَ الْعِلْمِ اِفْتَرَقُوْا ، فَكُلٌّ تَدْعُوْهُ نَفْسُهُ إِلَى شَيْءٍ ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَذْهَبَ عُمُرَهُ فِي الْقِرَاءَاتِ ، وَذَاكَ تَفْرِيْطٌ فِي الْعِلْمِ ؛ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَعْتَمِدَ عَلَى الْمَشْهُوْرِ مِنْهَا لَا عَلَى الشَّاذِّ ، وَمَا أَقْبَحَ الْقَارِئَ ! يُسْأَلُ عَنْ مَسْأَلَةِ الْفِقْهِ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ ، وَلَيْسَ مَا شَغَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ إِلَّا كَثْرَةُ الطُّرُقِ فِيْ رِوَايَاتِ الْقِرَاءَاتِ). ❹

تِلْكَ زُفُرَاتٌ وَحَسَرَاتٌ صَادِرَةٌ مِنْ قَلْبٍ مَكْلُوْمٍ جَرِيْحٍ

هٰذَا. مَا تَيَسَّرَ إِعْدَادُهُ ، وَتَهَيَّأَ إِيْرَادُهُ فِيْ بَحْثِيْ (أَطْيَبُ النَّفَحَاتِ فِيْ عِلْمِ تَوْجِيْهِ الْقِرَاءَاتِ) وَلَيْسَ لِيْ فِيْهِ غَيْرُ الْجَمْعِ وَالتَّرْتِيْبِ.

فَإِنْ كُنْتَ قَدْ وُفِّقْتَ فِيْمَا رُمْتُ فَهُوَ بِتَوْفِيْقٍ مِنَ الْبَارِيْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَفَضْلٍ مِنْهُ ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ مِنْ نَفْسِيْ ، فَتِلْكَ طَبِيْعَةُ الْبَشَرِ.

---

❶ صيد الخاطر لابن الجوزي: 441، 442

❷ السُّبُل النيرات في أهمية علم القراءات: 12

❸ تلبيس إبليس: 665/2

❹ صيد الخاطر لابن الجوزي: 322

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

يَقُوْلُ الْعِمَادُ الْأَصْفَهَانِيُّ: "إِنِّيْ رَأَيْتُ أَنَّهُ لَا يَكْتُبُ إِنْسَانٌ كِتَابًا فِيْ يَوْمِهِ إِلَّا قَالَ فِيْ غَدِهِ: لَوْ غُيِّرَ هٰذَا لَكَانَ أَحْسَنَ وَ لَوْ زِيْدَ هٰذَا لَكَانَ يُسْتَحْسَنُ وَ لَوْ قُدِّمَ هٰذَا لَكَانَ أَفْضَلَ وَلَوْ تُرِكَ هٰذَا لَكَانَ أَجْمَلَ وَ هٰذَا مِنْ أَعْظَمِ الْعِبَرِ وَهُوَ دَلِيْلٌ عَلَى اسْتِيْلَاءِ النَّقْصِ عَلَى كَافَّةِ الْبَشَرِ". أهـ

وَلَا يَفُوْتُنِيْ أَنْ أَقُوْلَ بِحَقٍّ: هُوَ أَنَّنِيْ لَا أَحْسَبُ نَفْسِيْ بِأَنَّنِيْ أَضَفْتُ إِلَى بَحْثِيْ هٰذَا الْإِضَافَاتِ الْجَدِيْدَةِ ، بَلْ جَمَعْتُ الشَّتَّاتِ وَالْفَتَّاتِ مِنْ هُنَا وَهُنَاكَ حَتَّى تَمَّ هٰذَا الْبَحْثُ فِيْ هٰذِهِ الْوُرَيْقَاتِ.

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ أُحِبُّ كِتَابَكَ وَأُحِبُّ كَلَامَكَ وَدِيْنَكَ ، الَّذِي ارْتَضَيْتَ لِعِبَادِكَ ؛ فَانْفَعْ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ أَهْلَ الْقُرْآنِ ، الَّذِيْنَ هُمْ أَهْلُكَ وَخَاصَّتُكَ . يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ .

ثُمَّ أَتَوَجَّهُ بِوَافِرِ الشُّكْرِ وَعَظِيْمِ التَّقْدِيْرِ إِلَى شَيْخِنَا وَحَبِيْبِنَا فَضِيْلَةِ الشَّيْخِ الْمُفْتِي عَبْدِ الْوَلِي خَان حَفِظَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى مَا أَوْلَانِيْ فِيْ مُرَاجَعَةِ رِسَالَتِيْ .

أَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يَجْزِيَهُ خَيْرَا الْجَزَاءِ ، وَأَنْ يُبَارِكَ فِيْ عِلْمِهِ وَعَمَلِهِ وَأَنْ يُطِيْلَ فِيْ عُمُرِهِ ، وَ يَمُنَّ عَلَيْهِ بِالْعَافِيَةِ وَيَخْتِمَ لَهُ بِالْحُسْنٰى ، إِنَّهُ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

وَالشُّكْرُ وَالتَّقْدِيْرُ أَيْضًا لِكُلِّ مَنْ أَسْدٰى إِلَيَّ مَعْرُوْفًا ، وَقَدَّمَ لِيْ مُسَاعَدَةً فِيْ تَشْكِيْلِ الرِّسَالَةِ وَأَخُصُّ بِالذِّكْرِ تَلْمِيْذِيَ الرَّشِيْدَ الْحَبِيْبَ الْحَافِظَ فَيْضَ اللّٰهِ نَاصِر. الَّذِيْ قَامَ بِتَرْجَمَةِ تَقْدِيْمِ الْكِتَابِ وَالرِّسَالَةِ إِلَى اللُّغَةِ الْأُرْدِيَّةِ.

وَفِي الْخِتَامِ أَقُوْلُ -كَمَا قَالَ الْإِمَامُ الشَّاطِبِيُّ -رَحِمَهُ اللّٰهُ-: فِيْ آخِرِ مَنْظُوْمَتِهِ(الشَّاطَبِيَّةِ) :

وَقَدْ وَفَّقَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ بِمَنِّهِ ❖ لِإِكْمَالِهَا حَسْنَاءَ مَيْمُوْنَةَ الْجِلَا
وَتَمَّتْ بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي الْخَلْقِ سَهْلَةً ❖ مُنَزَّهَةً عَنْ مَنْطِقِ الْهُجْرِ مِقْوَلَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَلَيْسَ لَهَا إِلَّا ذُنُوْبُ وَلِيِّهَا ❖ فَيَا طَيِّبَ الْأَنْفَاسِ أَحْسِنْ تَأَوُّلَا
وَقُلْ رَحِمَ الرَّحْمٰنُ حَيًّا وَمَيِّتًا ❖ فَتًى كَانَ لِلْإِنْصَافِ وَالْحِلْمِ مَعْقِلَا
عَسَى اللّٰهُ يُدْنِيْ سَعْيَهُ بِجَوَازِهِ ❖ وَإِنْ كَانَ زَيْفًا غَيْرَ خَافٍ مُزَلَّلَا
فَيَا خَيْرَ غَفَّارٍ وَيَا خَيْرَ رَاحِمٍ ❖ وَيَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ جَدًا وَتَفَضُّلَا
أَقِلْ عَثْرَتِيْ وَانْفَعْ بِهَا وَبِقَصْدِهَا ❖ حَنَانَيْكَ يَا اللّٰهُ يَا رَافِعَ الْعُلَا
وَآخِرُ دَعْوَانَا بِتَوْفِيْقِ رَبِّنَا ❖ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَحْدَهُ عَلَا
وَبَعْدُ صَلَاةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهُ ❖ عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ الرِّضَا مُتَنَخِّلَا
مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ لِلْمَجْدِ كَعْبَةً ❖ صَلَاةً تُبَارِي الرِّيْحَ مِسْكًا وَمَنْدَلَا
وَتُبْدِيْ عَلٰى أَصْحَابِهِ نَفَحَاتِهَا ❖ بِغَيْرِ تَنَاهٍ زَرْنَبًا وَقَرَنْفُلَا

وَأَرْفَعُ أَكُفَّ الضَّرَاعَةِ إِلَى الْمَوْلٰى عَزَّوَجَلَّ ، رَاجِيًا مِنْ جَلَالِهِ: أَنْ يَحْفَظَ الْقُرْآنَ وَقِرَاءَاتِهِ ، تَحْقِيْقًا لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾[الحجر: 9] ، وَأَنْ يَجْعَلَ الْقُرْآنَ حُجَّةً لَّنَا وَلَا يَجْعَلَهُ حُجَّةً عَلَيْنَا ، وَأَنْ يَتَقَبَّلَ مِنِّيْ هٰذَا الْعَمَلَ بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ ، وَأَنْ يَّحْفَظَهُ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِأَسَاتِذَتِيْ وَلِجَمِيْعِ مَنِ اسْتَفَادَ مِنْهُ: ذُخْرًا عِنْدَهُ ، ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝﴾[الشعراء: 88 ، 89]

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ الطَّاهِرِيْنَ ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

وَكَانَ الْفَرَاغُ مِنْ تَبْيِيْضِ هٰذِهِ الرِّسَالَةِ الْمُبَارَكَةِ: 2021/8/3

كَتَبَهَا

أبو عويمر

محمد إبراهيم مير محمدي

غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِأَسَاتِذَتِهِ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

علم قراءات کی عظمت و رِفعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب اللہ سے متعلق علم ہے۔ اس سے الفاظِ قرآنی کی ادائیگی کی کیفیت کا پتا چلتا ہے، اسی کے باعث کتاب اللہ کی تحریف و تغییر سے حفاظت ہوتی ہے اور اسی کے سبب ہی صحیح اور غیر صحیح قراءت کی پہچان ہوتی ہے۔ اس لیے سلف و خلف نے اس کو بڑی اہمیت دی ہے اور انہوں نے اپنا سب سے بڑا شغف اسی سے منسلک رکھا۔ انہوں نے اس کے قواعد و احکام کو مرتب کیا، اس کی شروحات رقم کیں اور اس کے دفاع میں خدمات انجام دیں۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ علم مقام و مرتبے کے لحاظ سے دیگر جملہ علوم کی نسبت اعلیٰ و اَرفع ہے، بلکہ یہ بالعموم جمیع علومِ عربیہ کا اور بالخصوص علومِ شریعت کا مصدر ہے۔ ہر مقرئ، مفسر، محدث، فقیہ اور لغوی اس کا یکساں محتاج ہے۔

علم قراءات کی ایک شاخ ''علم توجیہ القراءات'' ہے۔ یہ بہت اہم علم ہے۔ توجیہ القراءات سے مراد ایسا علم ہے جو قراءتِ قرآنی کی وجوہ اور اسے نحوی و لغوی قواعد کے ساتھ اس کے اتفاق کو بیان کرتا ہے، تاکہ کسی بھی صحیح قراءت کا معروف رُکن ثابت ہو سکے اور لغت کے ساتھ اس کی موافقت معلوم ہو سکے، خواہ کسی ایک وجہ میں ہی ہو۔ یہ بڑا خوب صورت اور دلچسپ علم ہے۔ یہ آپ کو متعدد علوم کی فضا میں اُڑا لے جاتا ہے اور علمی دنیا کی سیر کراتا ہے۔ بعض دفعہ یہ آپ کے سامنے ایک اعرابی وجہ آشکار کرتا ہے اور بسا اوقات علم تفسیر کے کئی پرت کھولتا جاتا ہے۔ کبھی نادر الفاظ زیرِ بحث آتے ہیں تو کبھی ان سب پر آیاتِ قرآنیہ، اشعارِ عرب اور اقوال و امثال سے استدلال و استشہاد کیا جاتا ہے۔ یہ کیا ہی عمدہ علم ہے!

اس عظیم الشان علم کی اہمیت کے باعث **کلیۃ القرآن الکریم** کے طلبہ پر ''توجیہ القراءات'' کا مضمون پڑھنا لازم کیا گیا ہے، تاکہ وہ قراءات سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان کے مختلف معانی اور اسرار و وجوہ پر بھی کامل دسترس پیدا کر سکیں، نیز ایک ہی لفظ کی مختلف قراءات کے مابین سببِ اختلاف، ان کا باہمی تعلق اور تفسیری فروق جان سکیں۔

یہ کتاب؛ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، اردو زبان میں ''توجیہ القراءات العشر'' پر ایک قیمتی کتاب ہے، جو کہ پاکستان میں موجود تمام کلیات القرآن الکریم کے طلبہ کے لیے ایک بیش قیمت تحفہ ثابت ہوگی (ان شاء اللہ) اس لیے کہ انہیں ایسی کتاب کی اشد ضرورت تھی۔

میری ان احباب کو نصیحت ہے جو اس مبارک علم (علم القراءات) کو سیکھنے اور سکھانے سے منسلک ہیں، کہ وہ ''علم توجیہ القراءات'' کو خاص توجہ دیں، تاکہ ان کے لیے قراءات کو سمجھنا اور ان کے معانی میں تدبر کرنا آسان ہو جائے۔ تمام طلبہ قراءات کو اسی طریق پر لوٹنا چاہیے جس پر ائمہ مقرئین قائم تھے، یعنی وہ بقیہ علوم سیکھنے اور سکھانے کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کے معانی کی سمجھ بوجھ اور اس کی قراءات کی توجیہ پر بھی توجہ دیا کرتے تھے۔ لہٰذا اس تدارک کی بہت ضرورت ہے۔

وباللہ التوفیق والمنۃ

فضیلۃ الشیخ الاستاذ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾

Designed By: عبدالواسع 0307-4122161

دار المصنفین
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
G/F-6 ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
0321-4697056 0300-4262092
Facebook/Dar-ul-Musannifeen
darulmusannifeen@gmail.com
1234567898